دفتر حضرت آیة الله العظمی وحید خراسانی
www.vahid-khorasani.ir

توضیح المسائل

حضرت آیة الله العظمیٰ حاج شیخ حسین وحید خراسانی مدظله العالی

Presented by Ziaraat.Com

توضیح المسائل

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ حاج شیخ حسین وحید خراسانی مدظلہ العالی

ناشر: مدرسۃ الامام الباقر العلوم علیہ السلام

توضیح المسائل
حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ حاج شیخ حسین وحید خراسانی مدظلہ العالی
ناشر: مدرسۃ الامام الباقر العلوم علیہ السلام
دوسرا ایڈیشن: ۱۴۲۸ھ، مطابق ۲۰۰۷
پریس: نگارش
ملنے کا پتہ: قم، صفائیہ روڈ، گلی نمبر ۳۷، مکان نمبر ۲۱، ٹیلیفون: ۷۷۴۳۲۵۶ ـ ۰۲۵۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ لَا سِیَّمَا بَقِیَّۃِ اللّٰہِ فِي الْاَرَضِیْنَ، وَ اللَّعْنَۃُ الدَّائِمَۃُ عَلٰی اَعْدَائِہِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

تقلید کے احکام

مسئلہ۱انسان کے لئے ضروری ہے کہ اصول دین ِاسلام پراس کے عقیدے کی بنیاد یقین پر ہو۔ اصول دین میں تقلید یعنی یقین حاصل کئے بغیر کسی کی پیروی کرنا، باطل ہے، لیکن احکام دین میں ضروری اور قطعی امور اور اسی طرح وہ موضوعات جو دلیل کے محتاج ہیں، کے علاوہ ضروری ہے کہ:

۱)یا خود مجتہد ہو کہ اپنی ذمہ داریوں کو دلیل کے ساتھ جان سکے۔

۲)یا کسی ایسے مجتہدکے احکامات پرعمل کرے(تقلید کرے)جس کی شرائط کاتذکرہ آئندہ بیان ہوگا۔

۳)یا احتیاط کرتے ہوئے اپنا فریضہ اس طرح انجام دے کہ اسے اپنی ذمہ داری پوری ہونے کا یقین ہوجائے مثلاً اگر چند مجتہد کسی عمل کو حرام قرار دیں اور چند دوسروں کا کہنا ہو کہ حرام نہیں ہے تو اس عمل سے باز رہے اور اگر کسی عمل کو بعض مجتہد واجب اور بعض جائز سمجھتے ہوں تو

Presented by Ziaraat.Com

اس عمل کو بجالائے، لہٰذا جو اشخاص نہ تو مجتھد ھوں اور نہ ھی احتیاط پر عمل پیرا ھوسکیں ان کے لئے واجب ھے کہ تقلید کریں۔

مسئلہ۲گذشتہ میں بیان کی گئی چیزوں میں تقلید کامطلب یہ ھے کہ کسی مجتھد کے فتوے پر عمل کیا جائے اور مقلدکے لئے ایسے مجتھد کا قول حجّت ھے جو:

۱) مرد

۲) عاقل

۳) شیعہ اثناء عشری

۴) حلال زادہ

۵) زندہ : اگرچہ مقلد نے ممیز ھونے کے زمانے میں مجتھد کو پایا ھو

۶) عادل

۷) بنا بر احتیاط واجب بالغ ھو۔

عادل وہ شخص ھے جو ان اعمال کو بجالائے جو اس پر واجب ھیں اور ان باتوں کو ترک کردے جو اس پر حرام ھیں۔

عادل ھونے کی نشانی یہ ھے کہ وہ بظاھر ایک اچھا شخص ھو کہ اگر اس کے اھل محلہ یا ھمسایوں یا ا س سے میل جول رکھنے والے افراد سے اس کے بارے میں دریافت کیا جائے تو وہ اس کی اچھائی کی تصدیق کریں۔

اگر در پیش مسائل میں مجتھدین کے فتوے مختلف ھونے کا، مجملاً ھی سھی، علم ھو تو ضروری ھے کہ اس مجتھد کی تقلید کی جائے جو اعلم ھو یعنی اپنے زمانے کے دوسرے مجتھدوں کے مقابلے میں احکام الھی اور مقررہ ذمہ داریوں کو عقلی اور شرعی دلیلوں کے ذریعے سمجھنے کی بہتر صلاحیت رکھتا ھو، سوائے اس کے کہ غیر اعلم کا قول احتیاط کے مطابق ھو۔

مسئلہ۳مجتھد اور اعلم کی پہچان چند طریقوں سے ھو سکتی ھے:

۱)انسان کو خود یقین ھو جائے مثلاً وہ خوداتنا صاحب علم ھو کہ مجتھد اوراعلم کو پہچان سکے۔

۲)دو ایسے عالم اور عادل افراد جو مجتھد اور اعلم کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتے ھوں،کسی کے مجتھد یا اعلم ھونے کی تصدیق کریں بشرطیکہ دو ایسے ھی عالم اور عادل اشخاص ان کی تردید نہ کریں۔

اور اقویٰ یہ ھے کہ کسی کا مجتھد یا اعلم ھونا ایک ایسے قابل اعتماد شخص کے قول سے بھی ثابت ھو جاتا ھے جو اھل خبرہ سے ھو جب کہ اس کی کھی ھوئی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ھو۔

۳)کچھ اھل علم جو مجتھد اور اعلم کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتے ھوں اور ان کی بات سے اطمینان آجاتا ھو کسی کے مجتھد یا اعلم ھونے کی تصدیق کریں۔

مسئلہ۴ اگر در پیش فتاویٰ میں دو یا زیادہ مجتھدین کے درمیان، اجمالاً ھی سھی، اختلاف کا علم ھو تو اگر خود علم رکھتا ھو یا حجتِ شرعیہ اس بات پر قائم ھوجائے کہ دونوں علم کے اعتبار سے مساوی ھیں تو ضروری ھے کہ اس کے فتوے پرعمل کرے جس کا فتویٰ احتیاط کے مطابق ھو اور اگر ان میں سے کسی کا فتویٰ احتیاط کے مطابق نہ ھومثلاً ایک پوری نماز پڑھنے کا فتویٰ دے جب کہ دوسرا قصر نماز پڑھنے کا فتویٰ دے تو ضروری ھے کہ احتیاط کرتے ھوئے دونوں کے مسائل پر عمل کرے۔

اور اگر احتیاط ممکن نہ ھو، مثلاًایک مجتھد کسی عمل کے واجب ھونے کا فتویٰ دے جب کہ دوسرا اسی کے حرام ھونے کا فتویٰ دے یا احتیاط پر عمل کرنا مشقت کا باعث ھو تو احتیاط کی بنا پر اس کے فتوے پر عمل کرے جو فتویٰ دینے میں زیادہ صاحبِ ورع ھو اور اگر ورع کے اعتبار سے بھی مساوی ھوں تو پھر اختیار ھے کہ جس کے فتوے پر چاھے عمل کرے۔ یھی حکم اس صورت میں بھی لگے گا کہ جب کسی ایک کے اعلم ھونے کا یقین ھو لیکن معیّن نہ ھو کہ کون اعلم ھے یا کسی ایک کے اعلم ھونے کا احتمال ھو، جب کہ احتیا ط پر عمل کرنا ممکن ھو اور مشقت کا باعث نہ ھو۔

پس اگر احتیاط کرنا ممکن نہ ھو یا مشقت کا باعث ھو تو پھلی صورت میں، جب کہ کسی ایک کے اعلم ھونے کا یقین ھے لیکن معین نھیں ھے کہ کون اعلم ھے، اگر کسی ایک میں اعلمیت کا احتمال زیادہ ھو تو ضروری ھے کہ اس کے فتاویٰ کے مطابق عمل کرے اور اگر دونوں میں اعلمیت کا احتمال برابر ھو تو احتیاط واجب یہ ھے کہ جو فتویٰ دینے میں زیادہ صاحب ورع ھو اس کے فتاویٰ کے مطابق

Presented by Ziaraat.Com

عمل کرے اور اگر اس اعتبار سے بھی مساوی ھوں تو پھر اختیار ھے کہ ان دو میں سے جس کی چاھے تقلید کرلے۔

اور دوسری صورت میں، کہ جب اعلم کے وجود کا احتمال ھو، احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ جس کے بارے میں اعلم ھونے کا گمان یا احتمال ھو یا جس کے بارے میں اعلمیت کا احتمال زیادہ قوی ھو اس کے فتاویٰ کے مطابق عمل کرے ورنہ احتیاط واجب کی بنا پر فتویٰ دینے کے معاملے میں زیادہ صاحب ورع کے فتاویٰ پر عمل کرے اور اگر اس اعتبار سے بھی مساوی ھوں تو اختیار ھے کہ کسی کے بھی فتاویٰ پر عمل کرے۔

مسئلہ۵کسی مجتھد کا فتویٰ حاصل کرنے کے چار طریقے ھیں:

۱)خود مجتھد سے (اس کا فتویٰ) سننا۔

۲)ایسے دو عادل اشخاص سے سننا جو مجتھد کا فتویٰ بیان کریں۔

۳)مجتھد کا فتویٰ کسی قابل اعتماد شخص سے سننا جس کی کھی ھوئی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ھو، یا اس کی بات پر اطمینان ھو۔

۴)اس فتوے کامجتھد کی مسائل کے بارے میںتحریرکردہ کتاب میںپڑھنا بشرطیکہ اس کتاب کے درست ھونے کے بارے میں اطمینان ھو۔

مسئلہ۶جب تک انسان کو یہ یقین نہ ھو جائے کہ مجتھد کا فتویٰ تبدیل ھو چکا ھے وہ اس مسئلے پر عمل کر سکتا ھے اور اگر فتوے کے بدلے جانے کا احتمال ھو تو چھان بین ضروری نھیں۔

مسئلہ۷اگر مجتھد اعلم کسی مسئلے میںکوئی فتویٰ دے تو جس شخص کی ذمہ داری اس مجتھد کی تقلید کرنا ھے، اس مسئلے میں کسی دوسرے مجتھد کے فتوے پر عمل نھیں کر سکتا، لیکن اگر وہ مجتھد اعلم فتویٰ نہ دے بلکہ یہ فرمائے کہ احتیاط اس میں ھے کہ یوں عمل کیا جائے مثلاً یہ فرمائے کہ احتیاط اس میں ھے کہ چار رکعتی نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں تین مرتبہ کھے : سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَر، تو مقلد کے لئے ضروری ھے کہ یا تو اس احتیاط پر، جسے احتیاط واجب کہتے ھیں، عمل کرے یا کسی ایسے دوسرے مجتھد کے فتوے پرجو اس کے بعد دوسروں کے مقابلے میںاعلم ھو، عمل کرے جو ایک مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھنے کو کافی سمجھتا ھو۔

اسی طرح اگر مجتھد اعلم کسی مسئلے کے بارے میں یہ فرمائے کہ محل تامل یامحل اشکال ھے تو اس کا بھی یھی حکم ھے۔

اور اس رسالے میں تحریر کئے گئے مستحبات کو انجام دیتے اور مکروھات کو ترک کرتے وقت رجاء کی نیت کی جائے۔

مسئلہ۸اگر مجتھد اعلم کسی مسئلے میں فتویٰ دینے کے بعد یا اس سے پھلے احتیاط کا تذکرہ کرے مثلاً یہ فرمائے کہ نجس برتن ایسے پانی میں جس کی مقدار ایک کُرکے برابر ھو ایک مرتبہ دھونے سے پاک ھو جاتا ھے اگر چہ احتیاط اس میں ھے کہ تین مرتبہ دھوئے، تو مقلد کو اس بات کی اجازت ھے کہ اس احتیاط کو جسے احتیاطِ مستحب کہتے ھیں ترک کر دے۔

مسئلہ۹وہ مجتھد جس کی تقلید کرنا انسان کی ذمہ داری تھی اگر اس دنیا سے انتقال کر جائے تو اس صورت میں کہ فوت شدہ مجتھد کے مقابلے میں زندہ مجتھد کا اعلم ھونا اس کے نزدیک ثابت ھوجائے، در پیش مسائل میں اگر زندہ اور فوت شدہ مجتھد کے فتاویٰ میں اجمالاً ھی سھی۔اختلاف کا علم ھو تو واجب ھے کہ زندہ کے مسائل پر عمل کرے اور اگر میت کا اعلم ھونا اس کے نزدیک ثابت تھا تو جب تک زندہ کا اعلم ھونا اس کے نزدیک ثابت نہ ھو جائے ضروری ھے کہ فوت شدہ مجتھد کے فتاویٰ کے مطابق عمل کرے، چاھے اس کی زندگی میں اس کے فتوے پر عمل کرنے کا ملتزم تھا یا نھیں، چاھے اس کی زندگی میں اس کے فتاویٰ پر عمل کیا ھو یا نہ کیا ھواور چاھے اس کی زندگی میں اس کے فتاویٰ کو سیکھا ھو یا نہ سیکھا ھو۔

مسئلہ۱۰اگر کسی مسئلے میں ایک شخص کی ذمہ داری یہ ھو کہ زندہ مجتھد کے فتوے کے مطابق عمل کرے تو وہ اس مسئلے میں دوبارہ فوت شدہ مجتھد کی تقلید نھیں کر سکتا۔

مسئلہ۱۱ جو مسائل انسان کو عموماً در پیش آتے ھوں ان کا سیکھنا واجب ھے۔

مسئلہ۱۲اگر کسی شخص کو کوئی ایسا مسئلہ پیش آئے جس کا حکم اسے معلوم نہ ھو تو ضروری ھے کہ احتیاط کرے یا مذکورہ شرائط کے مطابق تقلید کرے، لیکن اگر اسے اعلم اور غیر اعلم کی آراء کے مختلف ھونے کا، مجملاً ھی سھی، علم ھو اوراعلم کے فتوے تک رسائی نہ ھو اور اعلم کا

Presented by Ziaraat.Com

فتویٰ معلوم ہونے تک تاخیر کرنا یا احتیاط پر عمل کرنا ممکن نہ ہو یا حرج کا سبب ہو تو غیر اعلم کی تقلید جائز ہے۔

مسئلہ۱۳اگر کوئی شخص کسی مجتھد کا فتویٰ کسی دوسرے شخص کو بتائے اور پھر مجتھد اپنا سابقہ فتویٰ بدل دے تو اُس کے لئے اُس دوسرے شخص کو فتوے کی تبدیلی کی اطلاع دینا ضروری نہیں، لیکن اگر فتویٰ بتانے کے بعد یہ معلوم ہوکہ فتویٰ بتانے میں غلطی ہوگئی ہے تواگراس کی وجہ سے وہ شخص کسی حکم الزامی(واجب/حرام) کی مخالفت میں پڑ رہا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس غلطی کا ازالہ ضروری ہے۔

مسئلہ۱۴اگر کوئی مکلف ایک مدت تک بغیر کسی کی تقلیدکئے اعمال بجالاتارہے تو اگر اس کا عمل واقع کے مطابق ہویااس مجتھد کے فتاویٰ کے مطابق ہو کہ جس کی تقلیدکرنافی الحال اس کی ذمہ داری ہے تواس کے اعمال صحیح ہیں۔

احکام طہارت

مطلق اور مضاف پانی

مسئلہ۱۵پانی یا مطلق ہوتا ہے یا مضاف۔ مضاف پانی وہ ہوتا ہے جسے کسی چیز سے حاصل کیا جائے، مثلاًتربوز کا پانی یا گلاب کا عرق۔ اس پانی کو بھی مضاف کہتے ہیں جو کسی دوسری چیز سے ملا ہوا ہومثلاً وہ پانی جو اس حد تک مٹی وغیرہ سے ملا ہوا ہو کہ پھر اسے پانی نہ کہا جاسکے۔ ان کے علاوہ جو پانی ہو اسے 'آب ِمطلق' کہتے ہیں اور اس کی پانچ قسمیں ہیں :

۱)کرُ پانی
۲)قلیل پانی
۳)جاری پانی
۴)بارش کاپانی
۵)کنویں کا پانی

۱۔ کرُ پانی

مسئلہ۱۶ پانی کی وہ مقدار ایک کُر ہے جو ایک ایسے برتن کو بھر دے جس کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی تین تین بالشت ہو۔

مسئلہ۱۷ کوئی عین نجس چیز مثلاً پیشاب یا خون یا وہ چیز جو نجس ہوگئی ہو جےسے کہ نجس لباس، اگر ایسے پانی میں گرجائے جس کی مقدار ایک کُرکے برابر ہو اور اس کے نتےجے میں پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ بدل جائے تو پانی نجس ہوجائے گا، لیکن اگر ایسی کوئی تبدیلی واقع نہ ہو تو نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ۱۸کرُ پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ اگر نجاست کے علاوہ کسی اور چیز سے تبدیل ہوجائے تو وہ پانی نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ۱۹ کوئی عین نجس چیز مثلاً خون، اگر ایسے پانی میں جا گرے جس کی مقدار ایک کرُ سے زیادہ ہو اور اس کے ایک حصے کی بو، رنگ یا ذائقہ تبدیل کر دے تو اس صورت میں اگر پانی کے اس حصّے کی مقدار جس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ایک کُر سے کم ہو تو سارا پانی نجس ہوجائے گا لیکن اگر اس کی مقدار ایک کُر یا اُس سے زیادہ ہو تو صرف وہ حصّہ نجس ہوگا جس کی بو، رنگ یا ذائقہ تبدیل ہوا ہے۔

مسئلہ۲۰فوارے کا پانی اگر کرُ پانی سے متصل ہوتو نجس پانی کو پاک کردیتا ہے لیکن اگر نجس پانی پر فوارے کا پانی قطروں کی صورت میں گرے تو اسے پاک نہیں کرتا، البتّہ اگر فوارے کے سامنے کوئی چیز رکھ دی جائے جس کے نتےجے میں اس کا پانی قطرہ قطرہ ہونے سے پہلے نجس پانی سے متصل ہوجائے تو نجس پانی کو پاک کردیتا ہے اوراحتیاطِ مستحب یہ ہے کہ فوارے کا پانی نجس پانی سے مخلوط ہوجائے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۱اگر کسی نجس چیز کوکرُپانی سے متصل نل کے نیچے دھوئیں اور اس چیز کی دھوون اس پانی سے متصل ہوجائے جس کی مقدار ایک کُر سے کم نہ ہو تو وہ دھوون پاک ہوگی بشرطےکہ اس میں نجاست کی بو، رنگ یا ذائقہ پیدا نہ ہو۔

مسئلہ۲۲ اگر کُر پانی کا کچھ حصّہ جم کر برف بن جائے اور جو حصّہ پانی کی شکل میں باقی رہے اس کی مقدار ایک کرُ سے کم ہو تو جونھی کوئی نجاست اس پانی کو چھوئے گی وہ نجس ہوجائے گا اور برف پگھلنے پر جو پانی بنتا جائے گا وہ بھی نجس ہوگا۔

مسئلہ۲۳ اگر پانی کی مقدار ایک کرُ کے برابر ہو اور بعد میں شک ہو کہ آیا اب بھی کرُ کے برابر باقی ہے یا نہیں تو اس کی حیثیت ایک کرُ پانی ہی کی ہوگی یعنی وہ نجاست کو بھی پاک کرے گا اور نجاست کے اتّصال سے نجس بھی نہیں ہوگا۔ اس کے برعکس جو پانی ایک کرُ سے کم تھا اگر اس کے متعلق شک ہو کہ اب اس کی مقدار ایک کُرکے برابر ہوگئی ہے یانہیں تو اسے ایک کُرسے کم ہی سمجھا جائے گا۔

مسئلہ۲۴ پانی کا ایک کُر کے برابر ہونا چند طریقوں سے ثابت ہو سکتا ہے:

۱) انسان کو خود اس بارے میں یقین یا اطمینان ہو۔

۲) دو عادل مرد اس کے بارے میں خبر دیں۔

۳)کوئی قابل اعتماد شخص خبر دے کہ جس کی کہی ہوئی بات کے بر خلاف بات کا گمان نہ ہو۔

۴)جس شخص کے اختیار میں پانی ہے وہ اطلاع دے جب کہ اسے جھوٹا نہ کہا جاتا ہو۔

۲. قلیل پانی

مسئلہ۲۵ قلیل پانی، وہ پانی ہے جو زمین سے نہ اُبلے اور جس کی مقدار ایک کُرسے کم ہو۔

مسئلہ۲۶ جب قلیل پانی کسی نجس چیزپرگرے یاکوئی نجس چیزاس سے آملے توپانی نجس ہوجائے گا، البتّہ اگر پانی نجس چیزپرزورسے گرے تواس کاجتناحصّہ اس نجس چیزسے مل جائے گانجس ہوجائے گالیکن باقی پاک رہے گا۔

مسئلہ۲۷ جو قلیل پانی کسی چیز پر عین نجاست دُور کرنے کے لئے ڈالا جائے وہ اس سے جداھونے پر نجس ہوتا ہے، لیکن وہ قلیل پانی جو عین نجاست کے الگ ہوجانے کے بعد نجس چیز کو پاک کرنے کے لئے اس پر ڈالا جائے اور اس سے جدا ہوجائے تو احتیاطِ واجب کی بنا پر اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ۲۸ جس پانی سے پیشاب یا پاخانہ کے خارج ہونے کے مقامات دھوئے جائیں وہ اگر مندرجہ ذیل پانچ شرائط پوری کرتا ہو تو کسی پاک چیز سے ملنے پر اُسے نجس نہیں کرے گا :

۱) پانی میں نجاست کی بُو، رنگ یا ذائقہ پیدا نہ ہوا ہو۔

۲)باھر سے کوئی نجاست اس پانی سے نہ آملی ہو۔

۳)کوئی اور نجاست مثلاً خون، پیشاب یا پاخانے کے ساتھ خارج نہ ہوئی ہو۔

۴)بنابر احتیاط پاخانے کے ذرّے پانی میں دکھائی نہ دیں۔

۵)پیشاب یا پاخانہ خارج ہونے کے مقامات پر معمول سے زیادہ نجاست نہ لگی ہو۔

۳. جاری پانی

جاری پانی وہ ہے جو زمین سے اُبلے اور بہتا ہو مثلاً چشمے یا کارےز کا پانی۔

مسئلہ۲۹ جاری پانی اگرچہ کُرسے کم ہی کیوں نہ ہو، نجاست کے آملنے سے جب تک نجاست کی وجہ سے اس کی بُو، رنگ یا ذائقہ نہ بدل جائے پاک ہے۔

مسئلہ۳۰ اگر نجاست جاری پانی سے آملے تو اس کی اتنی مقدار جس کی بُو، رنگ یا ذائقہ نجاست کی وجہ سے بدل جائے نجس ہے، البتہ اس پانی کا وہ حصّہ جو چشمے سے متصل ہو پاک ہے خواہ اس کی مقدار کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو، جب کہ ندی کی دوسری طرف کا پانی اگر ایک کُر جتنا ہو یا اس پانی کے ذریعے جس میں (بُو، رنگ یا ذائقے کی) کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی چشمے کی طرف کے پانی سے ملا ہو تو پاک ہے ورنہ نجس ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۳۱ اگر کسی چشمے کا پانی جاری نہ ہو لیکن صورت یہ ہو کہ اگر اس میں‌سے پانی نکال لیں تو دوبارہ اس کا پانی اُبل پڑتا ہو تو وہ بھی جاری پانی کے حکم میں آتا ھے یعنی اگر نجاست اس سے آملے تو جب تک نجاست کی وجہ سے اس کی بُو، رنگ یا ذائقہ بدل نہ جائے پاک ھے۔

مسئلہ۳۲ ندی یا نہر کے کنارے کا پانی جو ساکن ہو اور جاری پانی سے متصل ہو اس وقت تک نجس نہیں ہوتا جب تک کسی نجاست کے آملنے کی وجہ سے اس کی بُو، رنگ یا ذائقہ تبدیل نہ ہوجائے۔

مسئلہ۳۳ اگر ایک ایسا چشمہ ہو جو مثال کے طور پر سردیوں میں پھوٹتا ہو لیکن گرمیوں میں پھوٹنا بند ہوجاتا ہو، صرف پھوٹتے وقت جاری پانی کا حکم رکھتاھے۔

مسئلہ۳۴ اگر کسی حمام کے حوضچے کا پانی ایک کُر سے کم ہو لیکن وہ پانی کے ایک ایسے ذخیرے سے متصل ہو جس کا پانی حوض کے پانی سے مِل کر ایک کُر بن جاتا ہو، جاری پانی کی طرح ھے۔

مسئلہ۳۵ حمام اور عمارات کے پائپوں‌کا پانی جو ٹونٹیوں اور شاور کے ذریعے بہتا ھے اگر ایسے ذخیرے سے متصل ہو جس کا پانی ایک کُر سے کم نہ ہو تو نلکوں وغیرہ کا پانی، جاری پانی کا حکم رکھتا ھے۔

مسئلہ۳۶ جو پانی زمین پر بہہ رہا ہو لیکن زمین سے نہ پھوٹتا ہو اگر وہ ایک کُر سے کم ہو اور اس میں نجاست مِل جائے تو وہ نجس ہوجائے گا، لیکن اگر وہ پانی تیزی سے بہہ رہا ہواور نجاست اس کے نچلے حصے کو لگے تو اس کا اوپر والا حصہ نجس نہیں ہوگا۔

۴. بارش کا پانی

مسئلہ۳۷ جس نجس چیز میں عین نجاست نہ ہو اگر اس پر ایک مرتبہ بارش ہو جائے تو جہاں جہاں بارش کا پانی پہنچ جائے وہ جگہ پاک ہو جاتی ھے اورقالین و لباس وغیرہ کا نچوڑنا بھی ضروری نہیں ھے، لیکن بارش کے دو تین قطرے کافی نہیں ھیں بلکہ اتنی بارش ضروری ھے کہ کہا جائے کہ بارش ہو رہی ھے، بلکہ احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ اتنی بارش ہو کہ اگر سخت زمین ہو تو پانی بھنا شروع ہوجائے۔

مسئلہ۳۸ اگر بارش کا پانی عین نجس پر برسے اور پھر وہاں سے رس کر دوسری جگہ پہنچے لیکن عین نجاست اس میں شامل نہ ہو اور نجاست کی بُو، رنگ یا ذائقہ بھی اس میں پیدا نہ ہوا ہو تو وہ پانی پاک ھے، پس اگر بارش کا پانی خون پر برسنے کے بعد رسے اور اس میں خون کے ذرّات شامل ہوں یا خون کی بُو، رنگ یا ذائقہ پیدا ہوگیا ہو تو وہ پانی نجس ہوگا۔

مسئلہ۳۹ اگر مکان کی نچلی یا بالائی چھت پر عین نجاست موجود ہو تو بارش کے دوران جو پانی نجاست کو چُھو کر نچلی چھت سے ٹپکے یا پرنالے سے گرے پاک ھے، لیکن جب بارش تھم جائے اور یہ بات علم میں آئے کہ اب جو پانی گر رہا ھے وہ کسی نجس چیز سے لگ کر آرھا ھے تو وہ پانی نجس ہوگا۔

مسئلہ۴۰ جس نجس زمین پر بارش برس جائے پاک ہوجاتی ھے اور اگر بارش کا پانی زمین پر بہنے لگے اور بارش کے دوران ھی کسی ایسے نجس مقام پر پہنچ جائے جوچھت کے نیچے ہو تو اسے بھی پاک کردے گا۔

مسئلہ۴۱ جس نجس مٹی کے اجزاء تک بارش کا مطلق پانی پہنچ جائے تو مٹی پاک ہوجائے گی چاھے بارش کی وجہ سے کیچڑ ھی بن جائے۔

مسئلہ۴۲ اگر بارش کا پانی ایک جگہ جمع ہوجائے خواہ اس کی مقدار ایک کُر سے کم ھی کیوں نہ ہو، اگر بارش کے دوران ھی کوئی نجس چیز اس میں دھوئی جائے اور نجاست کی وجہ سے اس کی بُو، رنگ یا ذائقہ تبدیل نہ ہو تو وہ نجس چیز پاک ہوجائے گی۔

مسئلہ۴۳ اگر نجس زمین پر بچھے ہوئے پاک قالین پر بارش برسے اور اس کا پانی نجس زمین تک پہنچ جائے تو فرش بھی نجس نہیں ہوگا اور زمین بھی پاک ہوجائے گی۔

مسئلہ۴۴ اگر بارش کا پانی ایک گڑھے میں جمع ہوجائے اور اس کی مقدار ایک کُر سے کم ہو تو بارش تھمنے کے بعد نجاست کی آمیزش سے نجس ہوجائے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

۵. کنویں کا پانی

مسئلہ۴۵ ایک ایسے کنویں کا پانی جو زمین سے اُبلتا ہو اگرچہ مقدار میں ایک کُر سے کم ہو، نجاست پڑنے پر جب تک اس نجاست کی وجہ سے اس کی بُو، رنگ یا ذائقہ تبدیل نہ ہوجائے پاک ہے، لیکن مستحب ہے کہ بعض نجاستوں کے گرنے پر کنویں سے تفصیلی کتابوں میں درج شدہ مقدار کے مطابق پانی نکال دیا جائے۔

مسئلہ۴۶ اگر کوئی نجاست کنویں میں گر جائے اور اس کے پانی کی بُو، رنگ یا ذائقے کو تبدیل کر دے تو جب کنویں کے پانی میں پیدا شدہ یہ تبدیلی ختم ہوجائے گی پانی پاک ہوجائے گا اوراحتیاطِ مستحب یہ ہے کہ یہ پانی کنویں کے منبع سے اُبلنے والے پانی میں مخلوط ہوجائے۔

پانی کے احکام

مسئلہ۴۷ مضاف پانی، جس کے معنی مسئلہ”۱۵“ میں بیان ہوچکے ہیں، کسی نجس چیز کو پاک نہیں کرتا۔ ایسے پانی سے وضو اور غسل کرنا بھی باطل ہے۔

مسئلہ۴۸ مضاف پانی چاہے قلیل ہو یا کثیر، نجاست سے ملنے پر نجس ہوجاتا ہے اگرچہ اس حکم کا بعض کثیر تعداد کے مضاف پانیوں کے لئے بھی عام ہونا محل اشکال ہے، البتہ اگر ایسا پانی کسی نجس چیز پر زور سے گرے تو اس کا جتنا حصّہ نجس چیز سے متصل ہوگا نجس ہوجائے گا اور جو متصل نہیں ہوگا پاک رہے گا مثلاً اگر عرق گلاب کو گلابدان سے نجس ہاتھ پر چھڑکا جائے تو اس کا جتنا حصّہ ہاتھ کو لگے گا نجس ہوجائے گا اور جو نہیں لگے گا وہ پاک رہے گا۔

مسئلہ۴۹ اگرنجس مضاف پانی ایک کُر کے برابر پانی یا جاری پانی سے یوں مل جائے کہ پھر اسے مضاف پانی نہ کہا جاسکے تو وہ پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ۵۰ اگر ایک پانی مطلق تھا اور بعد میں اس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ مضاف ہوجانے کی حد تک پہنچا ہے یا نہیں تو وہ مطلق پانی کی طرح ہے، یعنی نجس چیز کو پاک کرے گا اور اس سے وضو اور غسل کرنا بھی صحیح ہوگا اور اگرایک پانی مضاف تھا اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ مطلق ہوا یا نہیں تو وہ مضاف پانی کی طرح ہے، یعنی کسی نجس چیز کو پاک نہیں کرے گا اور اس سے وضو اور غسل کرنا بھی باطل ہوگا۔

مسئلہ۵۱ ایسا پانی جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہوکہ مطلق ہے یامضاف اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ پہلے مطلق تھا یا مضاف، نجاست کوپاک نہیں کرتااوراس سے وضو و غسل کرنا بھی باطل ہے، لیکن اگر وہ ایک کرُ یا اس سے زیادہ ہو تو نجاست ملنے کی صورت میں بھی اس پر پاک پانی کا حکم لگے گا۔

مسئلہ۵۲ ایسا پانی جس میں کوئی عین نجاست مثلاً خون یا پیشاب گر جائے اور اس کی بُو، رنگ یا ذائقے کو تبدیل کردے نجس ہوجاتا ہے خواہ وہ کُر یا جاری پانی ہی کیوں نہ ہو، تاھم اگر اس پانی کی بُو، رنگ یا ذائقہ کسی ایسی نجاست سے تبدیل ہو جو اس سے باہر ہے مثلاً قریب پڑے ہوئے مردار کی وجہ سے اس کی بُو، بدل جائے تو پھر وہ پانی نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ۵۳ وہ پانی جس کی بُو، رنگ یا ذائقہ کسی عینِ نجس مثلاً خون یا پیشاب گرنے کی وجہ سے تبدیل ہو چکاھو، اگر کُر یا جاری پانی سے متصل ہوجائے یا اس پر بارش کا پانی برسے یا ھوا، بارش کا پانی اس پر گرائے یا بارش کا پانی بارش کے دوران ھی پرنالے سے اس پر گرے اور ان تمام صورتوں میں اس میں واقع شدہ تبدیلی زائل ہوجائے تو ایسا پانی پاک ہوجاتا ہے، لیکن احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ بارش کا پانی یاکُر یا جاری پانی اس نجس پانی میں مخلوط ہوجائے۔

مسئلہ۵۴ اگر کسی نجس چیز کو کُر یا جاری پانی میں پاک کیا جائے تو جس دھونے میں وہ چیز پاک ہوتی ہے اس کے بعد وہ پانی جو باھر نکالنے کے بعد اس چیزسے ٹپکے، پاک ہوگا۔

مسئلہ۵۵ جو پانی پہلے پاک ہو اور یہ علم نہ ہو کہ بعد میں نجس ہوا یا نہیں وہ پاک ہے اور جو پانی پہلے نجس ہو اور معلوم نہ ہو کہ بعد میں پاک ہوا یا نہیں وہ نجس ہے۔

مسئلہ۵۶ کتے، سوٴر اور غیرکتابی کافرکا جھوٹا نجس ہے اور اس کا کھانا اور پینا حرام ہے مگر حرام گوشت جانوروں کا جھوٹا پاک ہے اور بلی کے علاوہ اس قسم کے باقی تمام جانوروں کا جھوٹا کھانا اور پینا مکروہ ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

بیت الخلاء کے احکام

مسئلہ۵۷ انسان پر واجب ہے کہ پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت اور دوسرے مواقع پر اپنی شرمگاہوں کو ان لوگوں سے جو اچھے اور برے کی تمیز رکھتے ہوں‌خواہ وہ اس کے محرم ہی کےوں نہ ہوں، چاہے مکلف ہوں یا نہ ہوں، چھپا کر رکھے، لیکن بیوی اور شوہر کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو بیوی اور شوہر کے حکم میں آتے ہیں مثلاً کنےز اور اس کے مالک کے لئے ، اپنی شرمگاہوں کو ایک دوسرے سے چھپانا ضروری نہیں۔

مسئلہ۵۸ اپنی شرمگاہوں کو کسی مخصوص چیز سے ڈھانپنا ضروری نہیں مثلاً اگر ہاتھ سے بھی ڈھانپ لیا جائے تو کافی ہے۔

مسئلہ۵۹ پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت ضروری ہے کہ بدن کا اگلا حصّہ یعنی پیٹ اور سےنہ روبہ قبلہ یا پشت بقبلہ نہ ہو۔

مسئلہ۶۰ اگر پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت کسی شخص کے بدن کا اگلا حصہ رو بقبلہ یا پشت بقبلہ ہو اور وہ اپنی شرمگاہ کو قبلے کی طرف سے موڑلے تو یہ کافی نہیں‌ہے اور اگر اس کے بدن کا اگلا حصّہ روبقبلہ یا پشت بقبلہ نہ ہو تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ شرمگاہ کو روبقبلہ یا پشت بقبلہ نہ موڑے۔

مسئلہ۶۱ احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ استبرا کے موقع پر، جس کے احکام بعد میں بیان کےے جائیں گے اور پیشاب اور پاخانہ خارج ہونے کے مقامات کو پاک کرتے وقت بدن کا اگلا حصّہ رو بقبلہ یا پشت بقبلہ نہ ہو۔

مسئلہ۶۲ اگر کیفیت یہ ہو کہ یا وہ فرد جو شرمگاہ کے حوالے سے نا محرم ہے وہ شرمگاہ پر نظر ڈالے اور یا پھر روبقبلہ یا پشت بقبلہ بیٹھے تو نا محرم سے شرمگاہ کو چھپانا واجب ہے اور اس صورت میں احتیاطِ واجب یہ ہے کہ پشت بقبلہ بےٹھے (یعنی رو بقبلہ نہ بےٹھے)۔ اسی طرح اگر کسی اور وجہ سے رو بقبلہ یا پُشت بقبلہ بےٹھنے پر مجبور ہو تب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ۶۳ احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ بچّے کو رفع حاجت کے لئے رُو بقبلہ یا پشت بقبلہ نہ بٹھایا جائے۔

مسئلہ۶۴ چار مقامات پر رفع حاجت حرام ہے:

۱) بند گلیوں میں جب کہ گلی والوں نے اس کی اجازت نہ دی ہو۔

۲)کسی ایسے شخص کی زمین میں جس نے رفع حاجت کی اجازت نہ دی ہو۔

۳) ان جگھوں میں جو مخصوص افراد کے لئے وقف ہوں مثلاً بعض مدرسے۔

۴)ہر اس جگہ جہاں رفع حاجت کسی مومن کی بے حرمتی یا دین یا مذہب کی کسی مقدس چیز کی توھین کا باعث ہو۔

مسئلہ۶۵ تین صورتوں میں پاخانہ خارج ہونے کا مقام(مقعد) صرف پانی سے پاک ہوسکتا ہے:

۱)پاخانے کے ساتھ کوئی اور نجاست مثلاً خون، باھر آئی ہو۔

۲) کوئی بیرونی نجاست پاخانے کے مخرج پر لگ گئی ہو۔

۳)پاخانے کے مخرج کے اطراف معمول سے زیادہ آلودہ ہوگئے ہوں۔

ان تےنوں صورتوں کے علاوہ پاخانے کے مخرج کو یا تو پانی سے دھویا جاسکتا ہے اور یا بعد میں بیان کئے جانے والے طریقے کے مطابق کپڑے یا پتھر وغیرہ سے بھی پاک کیا جاسکتا ہے، اگرچہ پانی سے دھونا بہتر ہے۔

مسئلہ۶۶ پیشاب کا مخرج پانی کے علاوہ کسی چیز سے پاک نہیں ہوتااور اسے کرُ یا جاری پانی سے ایک مرتبہ دھونا کافی ہے، لیکن قلیل پانی سے احتیاط واجب کی بنا پر دو مرتبہ دھونا ضروری ہے، جب کہ اگر پیشاب معمول کے علاوہ کسی مقام سے خارج ہو رہا ہو تو پھر اقویٰ یہ ہے کہ دو مرتبہ دھویا جائے اور بہتر یہ ہے کہ تےن مرتبہ دھوئیں۔

مسئلہ۶۷ اگرپاخانے کے مخرج کو پانی سے دھویا جائے توضروری ہے کہ اس میں پاخانے کا کوئی ذرہ باقی نہ رھے، البتّہ رنگ یا بُو باقی رہ جانے میں کوئی حرج نہیں اور اگر پہلی بار ہی وہ مقام ےوں‌دھل جائے کہ پاخانے کا کوئی ذرّہ اس میں باقی نہ رہے تو دوبارہ دھونا ضروری نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۶۸ پتّھر، ڈھیلا یا کپڑا یا انھی جےسی دوسری چیزیں اگر خشک اور پاک ہوں تو ان سے پاخانہ خارج ہونے کے مقام کو پاک کیا جاسکتا ہے اور اگر ان میں معمولی نمی بھی ہو جو پاخانہ خارج ہونے کے مقام تک نہ پہنچے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۶۹ احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ پتھر، ڈھیلا یا کپڑا جس سے پاخانہ صاف کیا جائے اس کے تین ٹکڑے ہوں اورتےن سے کم میں اگر مقعد مکمل طور پر صاف ہوجائے تو اس پر اکتفاء کیا جاسکتا ہے اور اگر تین ٹکڑوں سے صاف نہ ہو سکے تواتنے مزےد ٹکڑوں کا اضافہ کرنا ضروری ہے کہ پاخانہ خارج ہونے کا مقام بالکل صاف ہوجائے، البتہ ایسے آثار کے باقی رہ جانے میں جو پتھر وغیرہ جےسی چیز سے صاف کئے جانے سے عام طور پر باقی رہ جاتے ہیں، کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۷۰ پاخانے کے مخرج کو ایسی چیزوں سے پاک کرنا حرام ہے جن کا احترام ضروری ہو مثلاً ایسا کاغذ جس پر خدا ئے تعالیٰ، پےغمبروں یا ائمہ علیھم السلام کے نام لکھے ہوں یا اس کے علاوہ ایسی چیزیں جن کا شریعت میں احترام ضروری ہے، لیکن اگر کوئی ان سے استنجاء کرلے تو طہارت حاصل ہوجائے گی۔

اور مخرج کا ہڈی یا گوبر سے پاک ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ۷۱ اگر شک ہو کہ پاخانہ خارج ہونے کا مقام پاک کیا ہے یا نہیں تو اسے پاک کرنا واجب ہے اگرچہ پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد وہ ھمےشہ متعلقہ مقام کو فوراً پاک کرتا ہو۔

مسئلہ۷۲ اگر نماز کے بعدشک ہو کہ آیا نماز سے پہلے مخرج کوپاک کیا تھا یا نہیں تو اگر نماز سے پہلے، طہارت سے غافل ہونے کا ےقےن نہ ہو تو نماز صحیح ہے جب کہ مخرج کو نجس ہوگا۔

استبراء

مسئلہ۷۳استبرا ایک ایساعمل ہے جو مرد پیشاب کرچکنے کے بعد اس غرض سے انجام دیتے ہیں کہ اس کے بعد نالی سے نکلنے والی رطوبتوں پر پیشاب کا حکم نہ لگے۔ اس کی کئی ترکےبیں ہیں، جن میں سے بہترےن یہ ہے کہ پیشاب آنا بند ہوجانے کے بعدتےن دفعہ بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کے سا تھ مقعد سے لے کر عضوِ تناسل کی جڑ تک سونتے اور اس کے بعد انگھوٹے کو عضوِ تناسل کے اوپر اور انگھوٹے کے ساتھ والی انگلی کو اس کے نیچے رکھے اور تےن بار ختنے کی جگہ تک سونتے اور پھر تےن دفعہ حشفہ کو دبائے۔

مسئلہ۷۴وہ پانی جو کبھی کبھی عورت سے چھیڑ چھاڑ یا ھنسی مذاق کرنے کے بعد انسان کے بدن سے خارج ہوتا ہے پاک ہے، اسی طرح وہ پانی جو کبھی کبھارمنی کے بعد خارج ہوتا ہے جب کہ منی اس سے نہ ملی ہو اور وہ پانی بھی جو کبھی کبھا رپیشاب کے بعد نکلتا ہے جب کہ پیشاب اس سے نہ ملا ہو، پاک ہے۔

اور اگر انسان پیشاب کے بعد استبرا کرے اور پھر کوئی ایسی رطوبت خارج ہو جس کی بارے میں شک ہوجائے کہ پیشاب ہے یا منی کے علاوہ کوئی اور رطوبت، تو اس رطوبت کو پاک ہے۔

مسئلہ۷۵ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ استبرا کیا ہے یا نہیں اور اس کے بدن سے رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں وہ نہ جانتا ہو کہ پاک ہے یا نہیں تو وہ نجس ہے اور اگر وہ وضو کرچکا ہو تو وہ بھی باطل ہوجائے گا، لیکن اگر اسے اس بارے میں شک ہو کہ جو استبرا اس نے کیا تھا وہ صحیح تھا یا نہیں اورکوئی رطوبت اس کے بدن سے خارج ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ یہ رطوبت پاک ہے یا نہیں تو وہ پاک ہوگی اور اس سے وضو بھی باطل نہ ہوگا۔

مسئلہ۷۶ اگر کسی شخص نے استبرا نہ کیا ہو اور پیشاب کرنے کے بعد کافی وقت گزر جانے کی وجہ سے اسے ےقےن یا اطمینان ہو کہ پیشاب نالی میں باقی نہیں رہا اورکوئی ایسی رطوبت خارج ہوجس کے بارے میں شک ہو کہ پاک ہے یا نہیں تو وہ رطوبت پاک ہے اور اس سے وضو بھی باطل نہ ہوگا۔

مسئلہ۷۷اگر کوئی شخص پیشاب کے بعد استبرا کر کے وضو کرلے اور اس کے بعدایسی رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں جانتا ہو کہ یا پیشاب ہے یا منی تو اس پرواجب ہے کہ احتیاطاً غسل کرے اور وضو بھی کرے، البتہ اگر اس نے پہلے وضو نہ کیا ہوتو وضو کرلےنا کافی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۷۸ عورت کے لئے پیشاب کے بعد استبرا نہیں ھے، پس اگر کوئی رطوبت خارج ھو اور شک ھو کہ یہ پیشاب ھے یا نہیں تووہ رطوبت پاک ھوگی اور اس سے وضو یا غسل بھی باطل نہیں‌ھو گا۔

رفع حاجت کے مستحبات اور مکروھات

مسئلہ۷۹ ھر شخص کے لئے مستحب ھے کہ جب وہ رفع حاجت کے لئے جائے تو :
۱)ایسی جگہ بےٹھے جھاں اسے کوئی نہ دےکھے۔
۲)بیت الخلاء میں داخل ھوتے وقت پھلے بایاں پاؤں اندر رکھے اور نکلتے وقت پھلے دایاں پاوٴں باھر رکھے۔
۳)رفع حاجت کے وقت سر ڈھانپ کر رکھے۔
۴)بدن کا بوجھ بائیں پاوں پر ڈالے۔

مسئلہ۸۰ رفع حاجت کے مکروھات :
۱)سورج اور چاند کی جانب منہ کر کے بےٹھنا لیکن اپنی شرمگاہ کو کسی طرح ڈھانپ لے تو مکروہ نہیں ھے۔
۲) ھوا کے رخ کے با لمقابل بیٹھنا۔
۳)گلی کوچوں میں بیٹھنا۔
۴)راستوں میں بیٹھنا۔
۵)مکان کے دروازے کے سامنے بیٹھنا۔
۶)میوہ دار درخت کے نیچے بےٹھنا۔
۷)اس دوران کوئی چیز کھانا
۸)زیادہ دیر بیٹھنا
۹)سیدھے ھاتھ سے طھارت کرنا
۱۰)باتیں کرنا لیکن اگر مجبوری ھو یا ذکر خدا کرے جو کہ ھر حال میں مستحب ھے تو کوئی حرج نھیں۔

مسئلہ۸۱ کھڑے ھو کر، سخت زمین پر، جانوروں کے بلوں میں یا پانی میں بالخصوص ساکن پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ھے۔

مسئلہ۸۲ پیشاب اور پاخانہ روکنا مکروہ ھے اور اگر بدن کے لئے بطورکلی مضر ھو تو حرام ھے۔

مسئلہ۸۳نماز سے پھلے، سونے سے پھلے، مباشرت کرنے سے پھلے اور منی خارج ھونے کے بعد پیشاب کرنا مستحب ھے۔

نجاسات

مسئلہ۸۴ دس چیزیں نجس ھیں:
۱)
پیشاب
۲)
پاخانہ
۳)
منی

۴)
مردار
۵)
خون

۶)
کتا

۷)
سو ٔر
۸)
کافر
۹)
شراب

۱۰)
فقاع (جَو کی شراب)

(۲.۱) پیشاب اور پاخانہ

مسئلہ۸۵ انسان اورخون جھندہ رکھنے والے، یعنی اگر اس کی رگ کاٹی جائے تو خون اچھل کر نکلے، ھر حرام گوشت حیوان کا پیشاب اور پاخانہ نجس ھے اور خون جھندہ نہ رکھنے والے حرام گوشت جانور مثلاًحرام مچھلی کا پاخانہ، اسی طرح گوشت نہ رکھنے والے چھوٹے حےوانوں مثلاً مچھر اور مکھی کا فضلہ بھی پاک ھے اور احتیاطِ مستحب یہ ھے کہ ایسے حرام گوشت جانور کے پیشاب سے اجتناب کیا جائے جو خون جھندہ نھیں رکھتا۔

مسئلہ۸۶ جن پرندوں کا گوشت حرام ھے ان کا پیشاب اور فضلہ پاک ھے لیکن ان سے پرھےز احوط ھے۔

مسئلہ۸۷ نجاست خور حےوان کا، اس چوپائے کا جس سے کسی انسان نے بد فعلی کی ھواوراس بکری کے بچے کا پیشاب اور پاخانہ جس نے سو ٔرنی کا دودھ پیا ھو، اس تفصیل کی بنا پر جو بعد میں آئے گی، نجس ھے اور اسی طرح احتیاطِ واجب کی بنا پر اس بھےڑ کے بچے کا پیشاب اور پاخانہ بھی نجس ھے جس نے سو ٔرنی کا دودھ پیا ھو۔

۳. منی

مسئلہ۸۸ انسان کی اور ھرخونِ جھندہ رکھنے والے حرام گوشت جانور کی منی نجس ھے، اسی طرح احتیاطِ واجب کی بناپرخونِ جھندہ رکھنے والے حلال گوشت جانوروں کی منی بھی نجس ھے۔

۴. مردار

مسئلہ۸۹ انسان کی اور خونِ جھندہ رکھنے والے ھر حےوان کی لاش نجس ھے خواہ وہ خود مرا ھو یا اسے شرع کے مقرّر کردہ طریقے کے علاوہ کسی طریقے سے مار ا گیا ھو۔

مچھلی چونکہ خون جھندہ نھیں رکھتی اس لئے پانی میں بھی مرجائے تو پاک ھے۔

مسئلہ۹۰ لاش کے وہ اجزاء جن میں جان نھیں ھوتی پاک ھیںمثلاًاون، بال اور گرک(mink) بشرطےکہ وہ مردار زندگی میں نجس العین نہ ھوں۔

مسئلہ۹۱ اگرکسی انسان یا خونِ جھندہ رکھنے والے حےوان کے بدن سے اس کی زندگی میں ھی گوشت یا کوئی دوسرا ایسا حصّہ جس میں جان ھو جُدا کرلیا جائے، نجس ھے۔

مسئلہ۹۲ اگر ھونٹوں یا کسی دوسری جگہ سے ذرا سی کھال نکال دی جائے تو وہ پاک ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۹۳ مُردہ مُرغی کے پیٹ سے جو انڈا نکلے اگر اس کا چھلکا سخت ہوگیا ہو تو پاک ہے، لیکن مردار سے مس ہوجانے کی وجہ سے اس کا چھلکا دھونا ضروری ہے اور اگر اس کی کھال سخت نہ ہوئی ہو تو اس کے نجس ہونے میں اشکال ہے۔

مسئلہ۹۴ اگر بھیڑ یا بکری کا بچہ چرنے کے قابل ہونے سے پہلے مرجائے تو وہ پنیر مایہ جو اس کے شیر دان میں ہوتا ہے پاک ہے، لیکن احتیاطِ واجب کی بنا پر اسے باہر سے دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ۹۵ بہنے والی دوائیاں، عطر،تیل، گھی، جوتوں کا پالش اور صابن جنھیں کافر ممالک سے لایا جاتا ہے اگر ان کی نجاست کے بارے میں یقین نہ ہو تو پاک ہیں۔

مسئلہ۹۶ گوشت، چربی اور چمڑا اگر مسلمانوں کے بازار سے لئے جائیں تو پاک ہیں۔ اسی طرح اگر کسی مسلمان کے ہاتھ میں ہوں جو اس کو شرعاً ذبح شدہ جانور کے طور پر استعمال کرے، سوائے اس کے کہ اس نے کسی کافر سے حاصل کی ہواور اس بات کی تحقیق نہ کی ہو کہ آیا یہ اس جانور کے ہیں جن کو شریعت کے طریقے کے مطابق ذبح کیاگیا ہے یا نہیں۔

۵. خون

مسئلہ۹۷ انسان اور خون جہندہ رکھنے والے ہر حیوان، یعنی وہ حیوان جس کی رگ کاٹی جائے تو اس میں سے خون اُچھل کر نکلے، کا خون نجس ہے، پس ایسے جانوروں مثلاًمچھلی اور مچھرکا خون، جو اُچھلنے والا خون نہیں رکھتے پاک ہے۔

مسئلہ۹۸ حلال گوشت جانور کو اگر شرع کے مقرر کردہ قواعد کے مطابق ذبح کیا جائے اور معمول کے مطابق اس کا خون خارج ہوجائے تو جو خون بدن میں باقی رہ جائے وہ پاک ہے لیکن اگر جانور کے سانس لینے سے یا اس کا سراونچی جگہ پر ہونے کی وجہ سے بدن میں پلٹ جائے تو وہ خون نجس ہوگا۔

مسئلہ۹۹ انڈے کی زردی میں بننے والا خون کھانا حرام ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر نجس ہے۔

مسئلہ۱۰۰ وہ خون جو بعض اوقات دودھ دوہتے ہوئے نظر آتا ہے نجس ہے اور دودھ کو نجس کردیتا ہے۔

مسئلہ۱۰۱ منہ میں آنے والا خون مثلاًدانتوں کی ریخوں سے نکلنے والا خون اگر لعاب دھن سے مل کر ختم ہوجائے تو لعاب دھن سے پرہیزضروری نہیں ہے اور اگر خون منہ میں گھل کر ختم نہ ہو اور منہ سے باہر آجائے تو اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ۱۰۲ جو خون چوٹ لگنے کی وجہ سے ناخن یا کھال کے نیچے مر جائے اگر اس کی شکل ایسی ہو کہ لوگ اسے خون نہ کہیں تو پاک اور خون کہیں تو نجس ہوگا اور اس صورت میں اگر کھال یا ناخن میں سوراخ ہوجائے اور کوئی رطوبت باہر سے اس سے آملے تو وہ نجس ہو جائے گی اور اس صورت میں اگر اس مقام سے خون کو نکال کر وضو یا غسل کے لیے پاک کرنا حرج کا باعث ہو تو تیمم کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ۱۰۳ اگر کسی شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ کھال کے نیچے خون مرگیا ہے یا چوٹ لگنے کی وجہ سے گوشت نے ایسی شکل اختیار کرلی ہے تو وہ پاک ہے۔

مسئلہ۱۰۴ اگر کھانا پکاتے ہوئے خون کا ایک ذرّہ بھی اس میں گر جائے تو سارے کا سارا کھانا اور برتن نجس ہوجائے گا۔ اُبال، حرارت اور آگ اُنھیں پاک نہیں کرسکتے۔

مسئلہ۱۰۵ جو زرد مادہ زخم کی حالت بہتر ہونے پر اس کے چاروں طرف پیدا ہوجاتا ہے اگر اس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ اس میں خون ملا ہوا ہے تو وہ پاک ہوگا۔

(۶-۷) کتا اور سوُر

مسئلہ۱۰۶ وہ کتا اور سوُر جو خشکی میں رہتے ہیں نجس ہیں حتیٰ کہ ان کے بال، ہڈیاں، ناخن اور رطوبتیں بھی نجس ہیں، البتّہ دریائی کتا اور سؤر پاک ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

۸. کافر

مسئلہ۱۰۷ کافر یعنی وہ شخص جو خدا یا حضرت خاتم الانبیاء(ص) کی رسالت یا قیامت کا منکر ہو یا خدا اور رسول(ص) میں شک رکھتا ہو، یا کسی کو خدا کا شریک گردانتا ہو یا خدا کے ایک ہونے کے بارے میں مشکوک ہو، نجس ہے۔

اسی طرح خوارج یعنی وہ افراد جو امام معصوم علیہ السلام کے خلاف خروج کریں، غلات یعنی وہ افراد جو کسی بھی امام علیہ السلام کی خدائی کے قائل ہوں یا یہ کہتے ہوں کہ خدا ان میں حلول کر گیا ہے اور نواصب یعنی ہر وہ فرد جو کسی بھی امام علیہ السلام یا جناب سیدہ حضرت فاطمہ زھرا علیھا السلام کا دشمن ہو(نجس ہیں) اور (اسی طرح) ہر وہ فرد جو ضروریات دین مثلاً نماز اور روزے میں سے کسی کا یہ جاننے کے باوجود کہ ضروریاتِ دین میں سے ہے، منکر ہوجائے نجس ہے۔

اور اھل کتاب یعنی یہودی اور عیسائی اقویٰ یہ ہے کہ پاک ہیں، اگر چہ احوط یہ کہ ان سے پرہیز کیا جائے۔

مسئلہ۱۰۸ کافر کا تمام بدن حتیٰ اس کے بال، ناخن اور رطوبتیں بھی نجس ہیں۔

مسئلہ۱۰۹ اگر نابالغ بچے کے باپ، ماں، دا دا اور دادی کافر ہوں تو وہ بچہ بھی نجس ہے سوائے اس کے کہ ممیز ہو اور اسلام کا اظہار کرتا ہواور اگر ان میں سے ایک بھی مسلمان ہو تو بچہ پاک ہے مگر یہ کہ ممیز ہو اور کفر کا اظہار کرتا ہو۔

مسئلہ۱۱۰ جس شخص کے متعلق یہ علم نہ ہو کہ مسلمان ہے یا نہیں تو وہ پاک مانا جائے گا لیکن اس پر اسلام کے دوسرے احکام کا اطلاق نہیںہوگا، مثلاًنہ ہی وہ مسلمان عورت سے شادی کرسکتا ہے اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ۱۱۱ جو شخص چودہ معصومین علیھم السلام میں سے کسی ایک کو بھی دشمنی کی بناپر گالی دے، نجس ہے۔

۹. شراب

مسئلہ۱۱۲ شراب اور نشہ آور نبیذ نجس ہے۔ اس کے علاوہ بہنے والی نشہ آور چیزوں میں سوائے فقاع کے کہ جس کا حکم بعد میں آئے گا، احتیاط مستحب اجتناب ہے ا ور اگر بھنگ و چرس کی طرح بہنے والی نہ ہوں تو پاک ہیں چاہے ان میں کوئی چیز ڈال کر انہیں رواں بنا دیا جائے۔

مسئلہ۱۱۳ صنعتی الکحل جو دروازے، کھڑکیاں، میزیں اورکرسیاں وغیرہ رنگنے کے لئے استعمال ہوتی ہیں ان کی تمام قسمیں پاک ہیں۔

مسئلہ۱۱۴ اگر انگور یا انگور کے رس میں پکانے پر ابال آجائے تو پاک ہیں لیکن ان کا کھانا پینا حرام ہے اور اگر آگ کے علاوہ کسی اور چیز سے ابال آجائے تو ان کا کھانا پینا حرام ہے اور احتیاط کی بنا پر نجس ہیں۔

مسئلہ۱۱۵ کھجور، منقیٰ، کشمش اور ان کے رس میں اگرچہ ابال بھی آجائے، پاک ہیں اور ان کا کھانا حلال ہے۔

۱۰. فقاّع (جوَ کی شراب)

مسئلہ۱۱۶ فقاع جو کہ جَوسے تیار ہوتی ہے اور اسے آبِ جوَکہتے ہیں نجس ہے لیکن وہ پانی جو طب کے قاعدے کے مطابق جَو سے حاصل کیا جاتا ہے اور ماء الشعیر کھلاتا ہے پاک ہے۔

مسئلہ۱۱۷ جو شخص فعل حرام سے جنب ہوا ہو اس کاپسینہ پاک ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے اور حالت حیض میں بیوی سے صحبت کرنا بھی حرام سے جنب ہونے کا حکم رکھتا ہے۔

مسئلہ۱۱۸ اگر کوئی شخص ان اوقات میں بیوی سے جماع کرے جن میں جماع حرام ہوتا ہے، مثلاً رمضان المبارک میں دن کے وقت، تو اس کا پسینہ پاک ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ۱۱۹ اگر حرام سے جنب ہونے والا غسل کے بجائے تیمم کرے اور تیمم کے بعد اسے پسینہ آجائے تو احتیاط واجب کی بنا پراس پسینے کا حکم وھی ہے جو تیمم سے پہلے والے پسینے کا تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۲۰ اگر کوئی شخص حرام سے جنب ہوجائے اور پھر اس عورت سے جماع کرے جو اس کے لئے حلال ھے تو اس کے لئے احتیاط واجب یہ ھے کہ اس پسینے کے ساتھ نماز نہ پڑھے، اور اگر پھلے اس عورت سے جماع کرے جو حلال ھو اور بعد میں حرام کا مرتکب ھو تو اس کا پسینہ حرام سے جنب ہونے والے کے پسینے کا حکم نہیں رکھتا۔

مسئلہ۱۲۱ انسانی نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ احتیاط کی بنا پر نجس ھے۔ اس کے علاوہ ھر اس حیوان کا پسینہ جسے انسانی نجاست کھانے کی عادت ھو اگر چہ پاک ھے لیکن ان میں سے کسی کے ساتھ نماز جائز نہیں ھے۔

نجاست ثابت ہونے کے طریقے

مسئلہ۱۲۲ کسی بھی چیز کی نجاست تین طریقوں سے ثابت ھوتی ھے:

۱)یہ کہ خود انسان کو یقین یا اطمینان ھوجائے کہ فلاں چیز نجس ھے اور اگر کسی چیز کے متعلق گمان ھو کہ نجس ھے تو اس سے پرھیز کرنا ضروری نہیں ھے، لہٰذایسے قھوہ خانوں اور ھوٹلوں سے کھانا کھانے میں، جھاں لاپروا اور نجاست و طھارت کا لحا ظ نہ رکھنے والے افراد بھی کھانا کھاتے ھوں، جب تک انسان کو اطمینان نہ ھو جائے کہ اس کے لئے لایا جانے والا کھانا نجس ھے، کوئی حرج نہیں۔

۲)جس شخص کے اختیار میں کوئی چیز ھو وہ اس کے بارے میں کھے کہ نجس ھے جب کہ وہ جھوٹا نہ سمجھا جاتا ھو مثلاً کسی شخص کی بیوی یا نوکر یاملازمہ جب کہ وہ جھوٹے نہ ھوں کھیں کہ برتن یا کوئی دوسری چیز جو ان کے اختیار میں ھے نجس ھے۔

۳)دو عادل مرد کھیں کہ ایک چیز نجس ھے تو وہ نجس ھوگی، بلکہ ایک عادل شخص یا ایک قابل اعتماد شخص جو خواہ عادل نہ بھی ھو کسی چیز کے بارے میں کھے کہ نجس ھے ا ور اس کی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ھو تو اس چیزسے اجتناب کرنا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۲۳اگر کوئی شخص مسئلے سے عدم واقفیت کی بنا پر یہ نہ جان پائے کہ ایک چیز نجس ھے یا پاک مثلاً اسے یہ علم نہ ھو کہ خون پاک ھے یا نجس توضروری ھے کہ مسئلہ پوچھ لے اور مسئلہ معلوم ھونے تک احتیاط کرے، لیکن اگر مسئلہ جانتا ھو اور کسی چیز کے بارے میں صرف شک ھو کہ پاک ھے یا نہیں مثلاً اسے شک ھو کہ وہ چیز خون ھے یا نہیں یا یہ تو جانتا ھو کہ خون ھے لیکن یہ نہ جانتا ھو کہ مچھر کا خون ھے یا انسان کا،تو وہ چیز پاک ھوگی اور اس کے بارے میں چھان بین کرنا یا پوچھنا ضروری نہیں ھے۔

مسئلہ۱۲۴ اگر کسی نجس چیز کے بارے میں شک ھو کہ پاک ھوئی ھے یا نہیں تو وہ نجس ھے اور اگر کسی پاک چیز کے بارے میں شک ھو کہ نجس ھوگئی ھے یا نہیں تو وہ پاک ھے اور اگر کوئی شخص ان چیزوں کے نجس یا پاک ھونے کے متعلق معلوم بھی کر سکتا ھو تو تحقیق ضروری نہیں ھے۔

مسئلہ۱۲۵ اگر کوئی شخص جانتا ھو کہ جو دو برتن یا دو کپڑے وہ استعمال کرتا ھے ان میں سے ایک نجس ھو گیا ھے لیکن اسے یہ علم نہ ھو کہ ان میں سے کون سا نجس ھوا ھے تو ضروری ھے کہ دونوں سے اجتناب کرے اور مثال کے طور پر اگر یہ نہ جانتا ھو کہ خود اس کا کپڑا نجس ھوا ھے یا کسی دوسرے کا جو اس کے زیر اختیار نہیں ھے اور کسی دوسرے شخص کی ملکیت ھے تو اپنے کپڑے سے اجتناب کرنا ضروری نہیںھے۔

پاک چیز کیسے نجس ہوتی ہے

مسئلہ۱۲۶ اگر ایک پاک چیز ایک نجس چیز سے متصل ھوجائے اور دونوں یا ان میں سے ایک اس قدر تر ھو کہ ایک کی رطوبت دوسری تک پھنچ جائے تو پاک چیز بھی نجس ھوجائے گی، لیکن اگر تری اتنی کم ھو کہ رطوبت ایک شے سے دوسری شے تک نہ پھنچے تو پھر پاک چیز نجس نہ ھوگی۔

اور مشھور قول ھے کہ جو چیز نجس ھو گئی ھو وہ خود دوسری چیز کو مطلقاً نجس کر دیتی ھے، لیکن یہ حکم پھلے واسطے کے علاوہ، جب کہ آب قلیل یا دوسرے مایعات کے علاوہ کسی اور چیز

Presented by Ziaraat.Com

سے ملاقات کرے، محل اشکال ھے اوردوسرے اور تیسرے واسطے کے ذریعے نجس ھونے والی چیزسے احتیاط کی مراعات ترک نہ کی جائے۔

مسئلہ۱۲۷ اگر کوئی پاک چیز کسی نجس چیز کو لگ جائے اورشک ھو کہ آیا یہ دونوں یاان میں سے کوئی ایک تر تھی یا نھیں، تو پاک چیز نجس نھیں ھوتی۔

مسئلہ۱۲۸ اگر دو چیزوں کے بارے میں یہ علم نہ ھو کہ ان میں سے کون سی پاک ھے اور کون سی نجس، جب کہ علم نہ ھو کہ پھلے یہ دونوں نجس تھیں اور پھر ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ایک پاک اور تر چیز مس ھو جائے تو وہ نجس نھیں ھوگی۔

مسئلہ۱۲۹ اگر زمین اور کپڑا یا انھی جیسی اور چیزوں میں منتقل ھونے والی رطوبت ھو تو ان کے جس جس حصے کو نجاست لگے گی وہ نجس ھو جائے گا اور باقی حصہ پاک رھے گا۔ یھی حکم کھیرے، خربوزے اور ان جیسی چیزوں کے بارے میں ھے۔

مسئلہ۱۳۰ جب شیرے، تیل، گھی یا ایسی ھی کسی اور چیز کی صورت ایسی ھو کہ اگر اس کی کچھ مقدار نکال لی جائے تو اس کی جگہ خالی نہ رھے تو جوں ھی وہ ذرہ بھر بھی نجس ھوگا سارے کا سارا نجس ھو جائے گا، لیکن اگر اس کی صورت ایسی ھو کہ نکالنے کے مقام پر جگہ خالی رھے اگرچہ بعد میں پرُ ھوجائے، تو صرف وھی حصہ نجس ھوگا جسے نجاست لگی ھے، لہٰذا اگر چوھے کی مینگنی اس میں گر جائے تو جھاں وہ مینگنی گری ھے وہ جگہ نجس اور باقی پاک ھوگی۔

مسئلہ۱۳۱ اگر مکھی یا اس جیسی کوئی اور جاندار چیزایک ایسی تر چیز پر بیٹھے جو نجس ھو اور بعد ازاںایک تراور پاک چیز پر جا بیٹھے اور یہ یقین ھوجائے کہ اس جاندار کے ساتھ نجاست تھی تو پاک چیز نجس ھو جائے گی اور اگر یقین نہ ھو تو پاک رھے گی۔

مسئلہ۱۳۲اگر بدن کے کسی حصے پر پسینہ ھو اور وہ حصہ نجس ھوجائے اور پھر پسینہ اس جگہ سے بہہ کر بدن کے دوسرے حصوں تک چلا جائے تو جھاں جھاں پسینہ بھے گا بدن کے وہ حصے نجس ھوجائیں گے، لیکن اگر پسینہ آگے نہ بھے تو باقی بدن پاک رھے گا۔

مسئلہ۱۳۳جوگاڑھی اخلاط (بلغم) یا غیر بلغم ناک یا گلے سے خارج ھوتی ھیں اگر ان میں خون ھو تو وہ مقام جھاں خون ھوگا نجس اور باقی حصہ پاک ھوگا لہٰذا اگر یہ اخلاط ناک یا ھونٹوں کے باھر لگ جائیں تو بدن کے جس مقام کے بارے میں یقین ھو کہ نجاست والا حصہ وھاں پھنچا ھے وہ نجس ھوگا اور جس مقام کے بارے میں شک ھو کہ وھاں نجاست والا حصہ پھنچا ھے یا نھیں وہ پاک ھوگا۔

مسئلہ۱۳۴اگر ایک ایسا لوٹا جس کے پیندے میں سوراخ ھو نجس زمین پر رکھ دیا جائے اور اس کا پانی بھنا بند ھو کر لوٹے کے نیچے اس طرح جمع ھو جائے کہ اسے اور لوٹے کے پانی کو ایک ھی پانی سمجھا جائے تو لوٹے کا پانی نجس ھو جائے گالیکن اگر لوٹے کا پانی تیزی سے بھتا رھے تو نجس نھیں ھوگا۔

مسئلہ۱۳۵اگر کوئی چیز بدن میں داخل ھو کر نجاست سے جاملے لیکن بدن سے باھر آنے پر نجاست سے آلودہ نہ ھو تو وہ چیز پاک ھے، چنانچہ اگر انیما کا سامان یا اس کاپانی پاخانہ کے مخرج میں داخل کیا جائے یا سوئی، چاقو یا کوئی اور ایسی چیز بدن میں گھس جائے اور باھر نکلنے پر نجاست سے آلودہ نہ ھو تو نجس نھیں ھے۔ اسی طرح اگر تھوک اور ناک کا پانی جسم کے اندر خون سے جاملے لیکن باھر نکلنے پر خون آلودہ نہ ھو پاک ھے۔

احکام نجاسات

مسئلہ۱۳۶قرآن مجید کی تحریر اور ورق کو نجس کرنا جب کہ یہ فعل قرآن مجید کی بے حرمتی کا باعث ھو بلا شبہ حرام ھے اور اگر نجس ھوجائے تو فوراً پاک کرنا ضروری ھے، بلکہ اگر بے حرمتی کا پھلو نہ بھی نکلے تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر یھی حکم ھے۔

مسئلہ۱۳۷اگر قرآن مجید کی جلد نجس ھو جائے اور اس سے قرآن مجید کی بے حرمتی ھو توضروری ھے کہ جلد کو پاک کیا جائے۔

مسئلہ۱۳۸قرآن مجید کو کسی خشک عین نجس پر رکھنا اگر بے حرمتی کا سبب ھو تو حرام ھے اور اسے اٹھانا واجب ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۳۹ قرآن مجید کو نجس روشنائی سے لکھنا خواہ ایک حرف ھی کیوں نہ ھو اسے نجس کرنے کا حکم رکھتا ھے، اور اگر لکھا جا چکا ھو تو اسے پانی سے دھو کر یا ایسے ھی کسی اور طریقے سے مٹانا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۴۰ اگر کافر کو قرآن مجید دینا قرآن مجید کی بے حرمتی کا باعث ھو تو حرام ھے اور اس سے قرآن مجید لے لینا واجب ھے۔

مسئلہ۱۴۱ اگر قرآن مجید کا ورق یا کوئی ایسی چیز جس کا احترام ضروری ھو مثلاً ایسا کاغذ جس پر اللہ تعالیٰ، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا معصومین علیھم السلام میں سے کسی کا نام لکھا ھوا ھو، بیت الخلاء میں گر جائے تو اس کا باھر نکالنا اور اسے دھونا واجب ھے خواہ اس پر کچھ رقم ھی کیوں نہ خرچ کرنی پڑے اور اگر اس کا باھر نکالنا ممکن نہ ھو تو ضروری ھے کہ اس وقت تک اس بیت الخلاء کو استعمال نہ کیا جائے جب تک یہ یقین نہ ھوجائے کہ وہ گل کر ختم ھو گیا ھے۔

اسی طرح اگر خاک شفا بیت الخلاء میں گرجائے اور اس کا نکالنا ممکن نہ ھو تو جب تک یہ یقین نہ ھو جائے کہ وہ بالکل ختم ھو چکی ھے اس بیت الخلاء کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

مسئلہ۱۴۲ کسی عین نجس یا نجس شدہ چیز کا کھانا پینا حرام ھے۔ یھی حکم کسی اور کو کھلانے پلانے کا ھے لیکن بچے یا پاگل کو کھلانا جائزھے اور اگر بچہ یا دیوانہ شخص نجس غذا کھائے یا پئے یا نجس ھاتھ سے غذا کو نجس کردے اور کھائے تو اسے روکنا ضروری نہیں۔

مسئلہ۱۴۳ ایسی نجس چیز کا بیچنا یا عاریۃ دینا جو پاک ھو سکتی ھو اشکال نہیں رکھتا، ھاں اگر عاریۃ لینے والا یا خریدار اس کو کھانے پینے جیسی چیزوں میں استعمال کرنے والا ھو تو اسے نجاست کے بارے میں بتانا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۴۴اگر ایک شخص کسی دوسرے کو نجس چیز کھاتے یا نجس لباس سے نماز پڑھتے دیکھے تو اسے اس بارے میں کچھ کہنا ضروری نہیں۔

مسئلہ۱۴۵ اگر کسی کے گھر کا کوئی حصہ یا فرش نجس ھو اور وہ دیکھے کہ اس کے گھر آنے والوں کا بدن، لباس یا کوئی اور چیز تری کے ساتھ نجس جگہ سے جا لگی ھے تو اگر صاحب خانہ اس کا سبب ھو اور ممکن ھو کہ نجاست کھانے پینے کی چیزوں میں سرایت کر جائے گی تو ان لوگوں کو اس بارے میں آگاہ کردینا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۴۶اگر میزبان کو کھانا کھانے کے دوران پتہ چلے کہ غذا نجس ھے تو اس کے لئے ضروری ھے کہ مھمانوں کو اس کے متعلق آگاہ کردے لیکن اگر مھمانوں میں سے کسی کو اس بات کا علم ھو جائے تو اس کے لئے دوسروں کو بتانا ضروری نہیں، البتہ اگر وہ ان کے ساتھ یوں گھل مل کر رہتا ھو کہ ان لوگوں کے نجس ھونے کی وجہ سے وہ خود بھی نجس کھانے پینے میں مبتلا ھوجائے گا توضروری ھے کہ کھانا کھا چکنے کے بعد انھیں اطلاع دے دے۔

مسئلہ۱۴۷ اگر کوئی ادھار لی ھوئی چیز نجس ھو جائے اور اس کا مالک اسے کھانے پینے میں استعمال کرتا ھو جیسے برتن تو ادھار لینے والے پر واجب ھے کہ مالک کو اس کے نجس ھوجانے کے متعلق بتادے، لیکن اگر اس چیز کی نوعیت لباس کی ھو تو اس کے نجس ھونے کی اطلاع مالک کو دینا ضروری نہیں خواہ یہ علم ھو کہ وہ اس لباس کے ساتھ نماز پڑھتا ھے سوائے اس کے کہ لباس کا مالک واقعی پاک لباس کے ساتھ نماز پڑھنا چاھے کہ اس صورت میں احتیاط واجب یہ ھے کہ نجاست کی اطلاع دے دی جائے۔

مسئلہ۱۴۸ اگر بچہ کھے کہ کوئی چیز نجس ھے یا یہ کہ اس نے کسی چیز کو دھولیا ھے تو اس کی بات پر اعتبار نہیںکیا جا سکتا لیکن اگر بچہ ممیز ھو اور کھے کہ اس نے ایک چیز پانی سے دھوئی ھے جب کہ وہ بچہ قابل اعتماد ھو اور اس کی بات کے بر خلاف بات کا گمان نہ ھو تو اس کی بات قبول کر لی جائے گی۔ اسی طرح اگر کسی چیز کی نجاست کی اطلاع دے تب بھی یھی حکم ھے۔

مطھرات

مسئلہ۱۴۹ بارہ چیزیں نجاست کو پاک کرتی ھیں اور انھیںمطھرات کھا جاتاھے:

(۱)
پانی

(۲)
زمین

(۳)
سورج
(۴)
استحالہ

(۵)
انقلاب
(۶)
انتقال

(۷)
اسلام
(۸)
تبعیت

(۹)
عین نجاست کا زائل ہو جانا
(۱۰)
نجاست خور جانور کا استبراء

(۱۱)
مسلمان کا غائب ہو جانا
(۱۲)
ذبح کئے گئے جانور کے بدن سے معمول کے مطابق خون کا نکل جانا۔
ان سب کے تفصیلی احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

۱۔ پانی

مسئلہ ۱۵۰ پانی چار شرائط کے ساتھ نجس چیز کو پاک کرتاھے:
۱)پانی مطلق ہو، لہذامضاف پانی جیسے گلاب کا پانی یا عرق بید نجس چیز کو پاک نہیں کر سکتا ھے۔
۲)پانی پاک ہو۔
۳)نجس چیز کو دھونے کے دوران پانی مضاف نہ بن جائے اور جس دھونے کے بعد مزید دھونا ضروری نہ ہو تو یہ بھی ضروری ھے کہ پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ نجاست کی وجہ سے بدل نہ جائے، لیکن آخری دھونا نہ ہونے کی صورت میںپانی کے بدل جانے میں کوئی حرج نہیں، مثلاًاگر کسی چیز کو دو مرتبہ دھونا ضروری ہو تو خواہ پانی کا رنگ، بویا ذائقہ پھلی مرتبہ دھونے کے وقت بد ل جا ئے لیکن دوسری مرتبہ استعمال کئے جانے والے پانی میں ایسی کوئی تبدیلی رونما نہ ہو تو وہ چیز پاک ہو جائے گی۔
۴)نجس چیزکوپاک کرنے کے بعد اس میںعین نجاست کے ذرات باقی نہ رھیں۔

Presented by Ziaraat.Com

نجس چیز کو قلیل پانی یعنی ایک کرُسے کم پانی سے پاک کرنے کی کچھ اور شرائط بھی ھیں جن کا ذکر بعد میں کیا جائے گا۔

مسئلہ۱۵۱ نجس برتن کے اندرونی حصے کو قلیل پانی سے تین مرتبہ دھونا ضروری ھے، جب کہ کرُ یا جاری پانی میں ایک مرتبہ دھونا کافی ھے لیکن وہ برتن جس میں سے کتے نے کوئی سیاّل(بھنے والی)چیز پی ھو تو پھلے ضروری ھے کہ اسے پاک مٹی سے مانجھ کرمٹی ہٹالی جائے اور پھر پانی ملی ھوئی مٹی سے مانجھا جائے۔ ان دونوں طریقوں کو اختیار کرنااحتیاط واجب کی بنا پر ضروری ھے اور اس کے بعد پانی ڈال کر برتن سے مٹی صاف کر لیں اورپھر کرُ یا جاری پانی سے ایک مرتبہ یا احتیاط واجب کی بنا پرقلیل پانی سے دو مرتبہ دھوئیں۔

کتے کے چاٹے ھوئے برتن کو پاک کرنے کے لئے بھی احتیاط واجب کی بناپریھی طریقہ اختیار کرنا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۵۲جس برتن میں کتے نے منہ ڈالا ھو اگر اس کامنہ اتنا تنگ ھو کہ اسے مٹی سے مانجھانہ جا سکتا ھو، چنانچہ ممکن ھو تو کپڑا یا اسی طرح کی کوئی چیز لکڑی پر لپیٹ کراس کی مدد سے برتن کو مٹی سے مانجھے، پھر اس مٹی کو صاف کر کے دوبارہ پانی ملی ھوئی مٹی سے مانجھے، (خیال رھے)ان دونوں طریقوں کو اختیار کرنا احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ھے۔ اگر یہ ممکن نہ ھو تو پھر مٹی برتن میں ڈال کر زور سے ھلانے کے ذریعے اس طریقے پر عمل کریں، پھرپچھلے مسئلے میںبتائے گئے طریقے کے مطابق برتن کو دھولیں۔

مسئلہ۱۵۳جس برتن میں سؤرنے کوئی سیال (بھنے والی) چیز پی ھو یا صحرائی چوھا مر گیا ھو، اسے سات مرتبہ دھونا ضروری ھے، خواہ قلیل پانی سے دھویا جائے یا کرُ یا جاری پانی سے اور بنابر احتیاط واجب یھی حکم اس برتن کا ھے جسے سؤر نے چاٹا ھو۔

مسئلہ۱۵۴شراب سے نجس شدہ برتن کو تین مرتبہ دھونا ضروری ھے۔ اس میں قلیل، کرُ اور جاری پانی میں کوئی فرق نھیںھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ سات مرتبہ دھوئے۔

مسئلہ۱۵۵جو کوزہ نجس مٹی سے بنایا گیا ھو یا ا س میں نجس پانی سرایت کر گیا ھو، تو اسے کرُ یا جاری پانی میں ڈالنے پر جھاں جھاں پانی پھنچے گا، کوزہ پاک ھو جائے گا اور اگر کوزے کے اندرونی اجزاء کو بھی پاک کرنا مقصود ھو تو اسے کرُیا جاری پانی میں اتنی دیر تک پڑے رھنے دینا ضروری ھے کہ پانی تمام کوزے میں سرایت کر جائے اور اگر اس کوزے میں کوئی ایسی رطوبت ھو جو پانی کو کوزے کے اندرونی حصوں تک نہ پھنچنے دے تو ضروری ھے کہ اسے خشک کرنے کے بعد کرُیا جاری پانی میں ڈالا جائے۔

مسئلہ۱۵۶نجس برتن کو قلیل پانی سے دو طریقے سے دھویا جا سکتا ھے:

۱)برتن کو تین مرتبہ پانی سے بھرا جائے اور ھر مرتبہ خالی کر دیا جائے۔

۲)برتن میں تین بار مناسب مقدار میں پانی ڈالیں اور ھر بار پانی کو اس میں یوں گھمائیں کہ وہ تمام نجس مقامات تک پھنچ جائے اور پھر اسے پھینک دیں۔

مسئلہ۱۵۷اگر ایک بڑا برتن مثلاًدیگ یا مرتبان نجس ھو جائے تو تین بار پانی سے بھرنے اور ھربار خالی کرنے کے بعد پاک ھو جاتا ھے۔ اسی طرح اگر اس میں تین مرتبہ اوپر سے اس طرح پانی اُنڈیلیں کہ اس کی تمام نجس اطراف تک پھنچ جائے اور ھر بار اس کی تہہ میں جمع شدہ پانی کو باھر نکال دیں تو پاک ھو جائے گا اور احتیاط واجب یہ ھے کہ دوسری اور تیسری بار جس برتن کے ذریعے پانی باھر نکالنا ھو،اسے بھی دھو لیا جائے۔

مسئلہ۱۵۸نجس تانبے وغیرہ کو، جنھیں پگھلایا جاتا ھے، اگر پانی سے دھو لیا جائے تو اس کا ظاھری حصہ پاک ھو جائے گا۔

مسئلہ۱۵۹ پیشاب سے نجس شدہ تنور میںاگر اوپر سے اس طرح پانی ڈالا جائے کہ اس کی تمام نجس اطراف تک پھنچ جائے تو تنور پاک ھو جائے گا اور اگر تنور پیشاب کے علاوہ کسی اور چیز سے نجس ھو تو نجاست دور کرنے کے ساتھ مذکورہ طریقے کے مطابق اس میں ایک بار پانی ڈالنا کافی ھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ عین نجاست کو زائل کرنے کے بعد پانی ڈالا جائے اور بھتر یہ ھے کہ تنور کی تہہ میں ایک گڑھا کھود لیا جائے جس میں پانی جمع ھو سکے، پھر اس پانی کو نکال لیا جائے اور گڑھے کوپاک مٹی سے پُر کر دیا جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۶۰ اگر کسی نجس چیز کو کُر یا جاری پانی میں ایک مرتبہ یوں ڈبو دیاجائے کہ پانی اس کے تمام نجس مقامات تک پہنچ جائے تو وہ پاک ہو جائے گی اور قالین اور لباس وغیرہ کو نچوڑنا یا اس جیسا کوئی طریقہ جیسے ملنا یا پاؤں مارناضروری ہے اور اگر لباس یا اسی طرح کوئی اور چیز پیشاب سے نجس ہو جائے تو جاری یا کرُ پانی سے ایک مرتبہ دھونا کافی ہے۔

مسئلہ۱۶۱ پیشاب سے نجس شدہ چیز کو اگر قلیل پانی سے دھونا مقصود ہو تو جب اس پر ایک مرتبہ پانی ڈالا جائے اور وہ اس سے جدا ہو جائے اس طرح کہ پیشاب اس چیز کے اندر باقی نہ رہے تو دوسری مرتبہ اس کے اوپر پانی ڈالنے سے وہ چیز پاک ہو جائے گی، لیکن لباس اور قالین وغیرہ میں ضروری ہے کہ ہر بار نچوڑنے یا ایسے ہی کسی طریقے سے اس کا غسالہ نکالا جائے۔ (غسالہ یا دھوون اس پانی کو کہتے ہیں جو کسی دھوئی جانے والی چیز سے دُھلنے کے دوران یا دھل جانے کے بعد خود بخود، نچوڑنے یا اس جیسے کسی طریقے سے نکلتا ہے)

مسئلہ۱۶۲ جو چیز ایسے شیرخوار بچے کے پیشاب سے جس نے کوئی غذا کھانا شروع نہ کی ہو، نجس ہو جائے اگر اس پر ایک مرتبہ اس طرح پانی ڈالا جائے کہ نجس مقامات تک پہنچ جائے تو وہ چیز پاک ہو جائے گی، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ مزید ایک بار اس پر پانی ڈالا جائے اور لباس و قالین وغیرہ کو نچوڑنا ضروری نہیں۔

مسئلہ۱۶۳جو چیز پیشاب کے علاوہ کسی اور چیز سے نجس ہو جائے، اسے قلیل پانی سے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عین نجاست زائل کرنے کے ساتھ ایک مرتبہ اس پر پانی ڈال دیں جو اس چیز سے نکل جائے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ پانی عین نجاست کو زائل کرنے کے بعد ڈالا جائے، جب کہ لباس جیسی چیزوں میں نچوڑنے وغیرہ کے ذریعے غسالہ نکالنا ضروری ہے۔

مسئلہ۱۶۴دھاگوں سے بنی ہوئی نجس چٹائی کو پاک کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نچوڑنے یا اس جیسے کسی طریقے سے اس کا غسالہ نکال دیا جائے، خواہ اسے کُر یا جاری پانی سے پاک کیا جائے یا قلیل پانی سے۔

مسئلہ۱۶۵اگر گندم، چاول یا صابن وغیرہ کا ظاھری حصہ نجس ہو جائے تو وہ کرُ یا جاری پانی میں ڈبونے سے پاک ہو جاتاھے، لیکن اگر ان کا اندرونی حصہ نجس ہو جائے تو ان کے پاک کرنے کا طریقہ نجس کوزے کو پاک کرنے کے طریقے کی طرح ہے جو مسئلہ نمبر" ۱۵۵" میں بیان ہو چکا ہے۔

مسئلہ۱۶۶ اگر انسان شک کرے کہ نجس پانی صابن کے اندر پہنچا ہے یا نہیں تو اس کا اندرونی حصہ پاک ہے۔

مسئلہ۱۶۷اگر چاول یا گوشت یا ایسی ہی کسی چیز کا ظاھری حصہ پیشاب کے علاوہ کسی اور چیز سے نجس ہو جائے اور اسے ایک پاک طشت میں رکھ کر، اس پر پانی ڈالیںاور اس پانی کو بہا دیں تو وہ چیز اور طشت دونوں پاک ہو جائیں گے، اور اگر یہ چیزیں پیشاب سے نجس ہوئی ہوں تو دو مرتبہ پانی ڈال کر بہانا ضروری ہے۔

ان دونوں صورتوں میں اگر برتن پیالہ یا اس جیسی کوئی چیز ہو تو بنا براحتیاط واجب تین مرتبہ پانی ڈال کر بہانا ضروری ہے اور وہ چیزیںجن کو پاک کرنے کے لئے نچوڑنا ضروری ہے جیسے لبا س تو ضروری ہے کہ اسے نچوڑ کر ا س کا غسالہ نکال لیا جائے۔

مسئلہ۱۶۸جس نجس لباس کو نیل یا اس جیسی کسی چیز سے رنگا گیا ہو، اگر کرُ یا جاری پانی میں ڈبو یا جائے یا قلیل پانی سے دھویا جائے اور نچوڑتے وقت اس سے مضاف پانی نہ نکلے تو پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ۱۶۹ اگر کپڑے کو کرُ یا جاری پانی میں دھویا جائے او رمثال کے طور پر بعد میں کائی وغیرہ کپڑے میں نظر آئے اور یہ احتمال نہ ہو کہ یہ کپڑے کے اندر پانی کے پھنچنے میںرکاوٹ بنی ہے تو وہ کپڑا پاک ہے۔

مسئلہ۱۷۰اگر لباس یا اس سے ملتی جلتی چیز کے دھونے کے بعد اس میں مٹی یا صابن کے ذرات نظر آئیں تو وہ پاک ہے، لیکن اگر نجس پانی مٹی یا صابن کے اندر پہنچ چکا ہو تو مٹی اور صابن کا ظاھر پاک اور ان کا باطن نجس رہے گا۔

مسئلہ۱۷۱ جب تک کہ کسی چیز سے عین نجاست کو ہٹا نہ دیا جائے وہ پاک نہیں ہو سکتی ہے، لیکن اگر نجاست کی بویا رنگ باقی رہ جائے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے، لہٰذا اگر خون کو لباس سے بر طرف کر دینے اور پانی سے دھونے کے بعد بھی اس میں خون کا رنگ باقی رہے تو وہ

Presented by Ziaraat.Com

پاک ہو جائے گا، لیکن اگر کسی چیز میں بو یا رنگ کی وجہ سے یہ احتمال پیدا ہو کہ اس میں نجاست کے ذرّے باقی رہ گئے ہیں تو وہ چیز نجس ہو گی۔

مسئلہ۱۷۲اگر کرُ یاجاری پانی میں بدن کی نجاست کو دور کیا جائے تو بدن پاک ہو جاتا ہے یہاں تک کہ پیشاب کی نجاست میں بھی ایک سے زیادہ بار دھونا ضروری نہیں۔

مسئلہ۱۷۳اگر نجس غذا دانتوں کے ریخوں میں رہ جائے اور پانی منہ میں بھر کر یوں گھمایاجائے کہ تمام نجس غذا تک پہنچ جائے تو غذا کا ظاھر پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ۱۷۴اگر سر اور چھرے کے بالوں کو قلیل پانی سے دھویا جائے تو اس سے غسالہ کا نکلنا ضروری ہے۔

مسئلہ۱۷۵اگر بدن یا لباس کا کوئی حصہ قلیل پانی سے دھویا جائے تو نجس مقام کے پاک ہونے سے اس مقام سے متصل وہ جگھیں بھی پاک ہو جائیں گی جن تک دھوتے وقت عموماًپانی پھنچ جاتا ھے یعنی نجس مقام کی اطراف کو علیحدہ سے دھونا ضروری نہیں بلکہ وہ نجس مقام کو دھونے کے ساتہ ھی پاک ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر ایک پاک چیز ایک نجس چیز کے برابر رکہ دیں اور دونوں پر پانی ڈالیں تو اس کا بھی یھی حکم ہے۔

مسئلہ۱۷۶نجس گوشت یا چربی کو دوسری عام چیزوں کی طرح پانی سے دھویا جائے گا۔ یھی صورت اس بدن اور لباس کی ھے جس پر تھوڑی بہت چکنائی ھو جو پانی کو بدن یا لباس تک پھنچنے سے نہ روکے۔

مسئلہ۱۷۷اگر مثلاًبرتن یا بدن نجس ہو جائے اور بعد میں اتنا چکنا ہو جائے کہ پانی اس تک نہ پہنچ سکے اور اس برتن یا بدن کو پاک کرنا مقصود ہو تو ضروری ہے کہ پھلے چکنائی کو دور کیا جائے تاکہ پانی برتن یا بدن تک پہنچ سکے۔

مسئلہ۱۷۸جس نجس چیز میں عین نجاست نہ ہو، کرُ پانی سے متصل نل کے نیچے ایک مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر عین نجاست اس کے اندر موجود ہو لیکن نل کے نیچے پانی سے یاکسی اور چیز کے ذریعے اس کی عین نجاست بر طرف ہو جا ئے ا ور اب جو پانی اس چیز سے گرے اس کی بو، رنگ یا ذائقہ نجاست کی وجہ سے بدل نہ رھا ہو تو نل کے پانی کے سے وہ چیز پاک ہو جائے گی، لیکن اگر اس چیز سے گرنے والے پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ نجاست کی وجہ سے بدل جائے تو ضروری ہے کہ نل کا پانی اس کے اوپر اتنا ڈالیں کہ اب جو پانی اس سے جدا ہو اس میں نجاست کی وجہ سے کوئی تبدیلی نہ ہو۔

مسئلہ۱۷۹اگر کسی چیز کو پانی سے دھوئے اور یقین ہو جائے کہ پاک ہو گئی ہے اور بعد میں شک کرے کہ عین نجاست کو اس سے برطرف کیا تھا یا نہیں‌تو ضروری ہے کہ اسے دوبارہ دھوئے اور یقین یا اطمینان حاصل کرے کہ عین نجاست بر طرف ہو چکی ہے۔

مسئلہ۱۸۰ایسی زمین جس کے اندر پانی جذب ہو جاتا ہے مثلاً ریتیلی زمین، اگر نجس ہو جائے تو قلیل پانی سے پاک ہو جاتی ہے۔

مسئلہ۱۸۱ اگر وہ زمین جس کا فرش پتھریا اینٹوں کا ہو یاکوئی اور سخت زمین جس میں‌پانی جذب نہ ہوتا ہو نجس ہو جائے تو قلیل پانی سے پاک ہو سکتی ہے، لیکن ضروری ہے کہ اس پر اتنا پانی ڈالاجائے کہ بھنے لگے۔ اب جو پانی اس کے اوپر ڈالا گیا تھا اگر کسی سوراخ (یا نالی وغیرہ)سے نکل جائے تو ساری زمین پاک ہو جائے گی اور اگر پانی باھر نہ نکل سکے بلکہ کسی جگہ جمع ہو جائے تو باقی زمین پاک ہو جائے گی لیکن یہ جگہ نجس رھے گی اور اس جگہ کو پاک کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کسی پاک چیز کے ذریعے جمع شدہ پانی کو نکال لیا جائے اور بہتر یہ ہے کہ پانی جمع کرنے کے لئے گڑھا کھود لیا جائے تاکہ پانی اس میں جمع ہو جائے اور اس کے بعد پانی کو اس سے نکال کر گڑھے کو پاک مٹی سے پر کر دیا جائے۔

مسئلہ۱۸۲اگر نمک کی کان کے پتھر یا اس جیسی کسی اور چیز کاظاھری حصہ نجس ہو جائے تو قلیل پانی سے اس صورت میں پاک ہو سکتا ہے کہ پانی مضاف نہ ہوجائے۔

مسئلہ۱۸۳اگر پگھلی ہوئی نجس شکر سے قندبنالیں اور اسے کرُ یا جاری پانی میں ڈال دیں تو وہ پاک نہیں ہوتی۔

Presented by Ziaraat.Com

۲۔ زمین

مسئلہ۱۸۴زمین تین شرائط کے ساتھ پاؤں کے نچلے حصے اورجوتے کے تلوے جو کہ نجس زمین پر چلنے یا پاؤں رکھنے کی وجہ سے نجس ہو گئے ہوں، پاک کرتی ہے:

۱)زمین پاک ہو

۲)خشک ہو

۳)عین نجاست مثلاً خون اور پیشاب یا نجس شدہ چیزمثلاًنجس کیچڑجو پاؤں یا جوتے کے تلوے میں لگا ہوا ہو راستہ چلنے یا زمین پر رگڑنے کی وجہ سے ہٹ جائے۔ زمین میں یہ بھی ضروری ہے کہ یا مٹی ہو یا پتھر، اینٹ یا اس جیسی چیزوں سے بنی ہو۔ قالین، گھاس، چٹائی یا ان ہی جیسی کسی چیزپر چلنے سے پاؤں اور جوتے کے تلوے پاک نہیں ہوتے۔

مسئلہ۱۸۵ پاؤں یا جوتے کے نجس تلوے کا ڈامر یا لکڑی کے بنے ہوئے فرش پر چلنے سے پاک ہو نا محل اشکال ہے۔

مسئلہ۱۸۶پاؤں یا جوتے کے تلوے کو پاک کرنے کے لئے بہتر ہے کہ پندرہ ہاتھ یا اس سے زیادہ فاصلہ زمین پر چلے خواہ پندرہ ہاتھ سے کم چلنے یا پاؤں زمین پر رگڑنے سے نجاست دور ہو گئی ہو۔

مسئلہ۱۸۷پاک ہونے کے لئے پاؤں یا جوتے کے نجس تلوے کا تر ہونا ضروری نہیں بلکہ خشک بھی ہوں تو زمین پر چلنے سے پاک ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ۱۸۸جب پاؤں یا جوتے کا نجس تلوا زمین پر چلنے سے پاک ہو جائے تو اس کے اطراف کے اتنے حصے بھی جنھیں عموماً کیچڑ لگ جاتی ہے پاک ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ۱۸۹ اگر کسی ایسے شخص کے ہاتھ کی ہتھیلی یا گھٹنا نجس ہو جائے جو ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل چلتا ہو تو اس کے راستہ چلنے سے اس کی ہتھیلی یا گھٹنے کا پاک ہونا محل اشکال ہے۔ یہی صورت لاٹھی اور مصنوعی ٹانگ کے نچلے حصے، چوپائے کے نعل، موٹر گاڑیوں اور تانگے وغیرہ کے پہیوں کی ہے۔

مسئلہ۱۹۰ اگر زمین پر چلنے کے بعد نجاست کی بو یا رنگ یا باریک ذرے جو نظر نہیں آتے، پاؤں یا جوتے کے تلوے سے لگے رہ جائیں تو کوئی حرج نہیں اگر چہ احتیاط مستحب کہ ہے کہ زمین پر اس قدر چلا جائے کہ وہ بھی زائل ہو جائیں۔

مسئلہ۱۹۱ جوتے کا اندرونی حصہ زمین پر چلنے سے پاک نہیں ہوتا اور زمین پر چلنے سے موزے کے نچلے حصے کا پاک ہونا محل اشکال ہے۔

۳۔ سورج

مسئلہ۱۹۲ زمین، عمارت اور دروازہ و کھڑکی کی طرح وہ چیزیں جو عمارتوں میں استعمال ہوتی ہیں‌اور اسی طرح دیوار کے اندر ٹھونکی ہوئی کیل کو پانچ شرطوں کے ساتھ پاک کرتا ہے :

۱)نجس چیز گیلی ہو، لہٰذا اگر خشک ہو تو ضروری ہے کہ اسے کسی طرح تر کر لیا جائے تاکہ سورج اسے خشک کرے۔

۲)اگر اس چیز میں عین نجاست ہو تو اس سے پہلے کہ وہ جگہ سورج کے ذریعے خشک ہو، عین نجاست کو ہٹادیا جائے۔

۳)کوئی چیز دھوپ پڑنے میں‌رکاوٹ نہ ڈالے، پس اگر دھوپ پردے، بادل یا ایسی ہی کسی چیز کے پیچھے سے نجس چیزپرپڑے اوراسے خشک کر دے تو وہ چیزپاک نہیں ہو گی، البتہ اگر رکاو ٹ اتنی نازک ہو کہ دھوپ کو نہ روکے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۴)سورج اکیلا ہی نجس چیز کہ خشک کرے، لہٰذا مثال کے طور پر اگر نجس چیز ہوا اور دھوپ سے خشک ہو تو پاک نہیں ہوتی۔ ہاں، اگرھوا اتنی ھلکی ہو کہ یہ نہ کھاجاسکے کہ نجس چیز کو خشک کرنے میں اس نے بھی کوئی مدد کی ہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

۵)عمارت کے جتنے حصے میں نجاست سرایت کرگئی ہے دھوپ اسے ایک ہی مرتبہ میں خشک کردے، پس اگرایک مرتبہ دھوپ نجس زمین اور عمارت پر پڑے اور اس کا سامنے والا حصہ خشک کرے اور دوسری مرتبہ نچلے حصے کو خشک کرے تو اس کا سامنے والا حصہ پاک ہو جائے گااور نچلا حصہ نجس رہے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۹۳سورج سے نجس چٹائی اورزمین میں اگے ہوئے درخت وگھاس وغیرہ کاپاک ہونامحل اشکال ہے۔

مسئلہ۱۹۴اگر دھوپ نجس زمین پر پڑے اور اس کے بعد انسان شک کرے کہ دھوپ پڑنے کے وقت زمین تر تھی یا نہیں، یا تری دھوپ کے ذریعے خشک ہوئی یا نہیں تو وہ زمین نجس ہو گی، اسی طرح اگر شک کرے کہ دھوپ پڑنے سے پہلے عین نجاست بر طرف ہوئی تھی یا نہیںیا یہ کہ کوئی چیز دھوپ کے پہنچنے میں رکاوٹ تھی یا نہیں تو پھر بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ۱۹۵ اگر دھوپ نجس دیوار کے ایک طرف پڑے اور اس کے اس حصے کو بھی خشک کر دے جس پر دھوپ نہیں پڑی تو دیوار کی دونوں اطراف پاک ہو جائیں گی۔

۴. استحالہ

مسئلہ۱۹۶ اگر کوئی نجس چیز پاک چیز کی صورت میں یوں تبدیل ہو جائے کہ عرف کی نگاھوں میں اس کی حقیقت ھی بدل جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے، مثال کے طور پر لکڑی جل کر راکھ ہو جائے یا کتا نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے، لیکن اگر اس چیز کی حقیقت نہ بدلے مثلاً گیھوں کو پیس کر آٹا بنا لیا جائے یا روٹی پکا لی جائے تو وہ پاک نہیں ہو گا۔

مسئلہ۱۹۷مٹی کا کوزہ اور دوسری چیزیں جو نجس مٹی سے بنائی جائیں نجس ہیں اور وہ کوئلہ جسے نجس لکڑی سے تیار کیا گیا ہو احوط یہ ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے۔

مسئلہ۱۹۸ ایسی نجس چیز جس کے متعلق علم نہ ہو کہ آیا اس کا استحالہ ہوا یا نہیں تو اگر شک کی بنیاد یہ ہو کہ موضوع نجس باقی ہے یا نہیں، نجس ہے۔

۵. انقلاب

مسئلہ۱۹۹ اگر شراب خود بخود یا کوئی چیزمثلاًسرکہ یا نمک ملانے سے سرکہ بن جائے تو پاک ہو جاتی ہے۔

مسئلہ۲۰۰ وہ شراب جو نجس انگور یا اس جیسی چیز سے بنائی جائے اور وہ اسی برتن میں سرکہ بن جائے تو وہ پاک نہیں ہو گی اور اگر اس کو کسی دوسرے پاک برتن میں ڈال دیں اور پھر سرکہ بن جائے تب بھی بنا بر احتیاط پاک نہیں ہو گی اور یہی حکم اس وقت ہے جب شراب میں کوئی اور نجاست مل جائے اور اس میں مل کر ختم ہو جائے۔

مسئلہ۲۰۱ وہ سرکہ جو نجس انگور، کشمش یا کھجور سے تیا ر کیا جائے نجس ہے۔

مسئلہ۲۰۲ اگر انگور یا کھجور کے باریک چھلکے بھی ساتھ ہوں اور ان میںسرکہ ڈال دیا جائے تو کوئی حرج نہیں بلکہ اسی میں کھیرے اور بینگن وغیرہ ڈالنے میں بھی اشکال نہیں ہے خواہ انگور یا کھجور کے سرکہ بننے سے پہلے ھی ڈالے جائیں سوائے اس کہ کے سرکہ بننے سے پہلے جان لے کہ یہ نشہ آور ہو چکے ہیں۔

مسئلہ۲۰۳ اگر انگور کے رس میں آگ پر رکھنے سے ابال آجائے تو وہ حرام ہو جاتا ہے اور اگر وہ اتنا ابل جائے کہ اس کا دو تہائی حصہ ختم ہو جائے اور ایک تہائی باقی ر ہ جائے تو حلال ہو جاتا ہے اور مسئلہ "۱۱۴" میں بتایا جا چکا ہے کہ انگور کا رس آگ کے ذریعے ابلنے سے نجس نہیں ہوتا، ھاں اگر بغیر آگ کے ابال آجائے تو وہ حرام اور بنا بر احتیاط نجس بھی ہو جاتاھے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ سرکہ بنے بغیر پاک اور حلال نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ۲۰۴ اگر انگورکے رس کا دو تہائی حصہ بغیر ابال آئے کم ہو جائے اور جو پانی بچے اس میں ابال آجائے تو وہ حرام ہے۔

مسئلہ۲۰۵ اگر انگور کے رس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس میں ابال آیاھے یا نہیں تو وہ حلال ہے لیکن اگر اُبال آجائے تو جب تک یہ یقین نہ ہو کہ اس کا دو تہائی کم ہو چکاھے، حلال نہیں ہوتا۔

مسئلہ۲۰۶ اگر کچے انگور کے خوشے میں کچھ پکے انگور بھی ہوں اور جو رس اس خوشے سے لیا جائے اسے لوگ انگور کا رس نہ کھیں اور اس میں ابال آجائے تو رس کا پینا حلال ہے۔

مسئلہ۲۰۷ اگر انگور کا ایک دانہ کسی ایسی چیز میں گر جائے جو آگ پر ابل رھی ہو اور وہ بھی ابلنے لگے لیکن وہ اس چیز میں حل نہ ہو تو فقط اس دانے کا کھانا حرام ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۰۸ اگر چند دیگوں میں شیرہ پکایا جائے تو جو کفگیر ابال میں آئی ہو ئی دیگ میں ڈالا جا چکا ہو اس کا ایسی دیگ میں ڈالنا بھی جائز ہے جس میں ابھی ابال نہ آیا ہو۔

مسئلہ۲۰۹ جس چیز کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ کچا انگور ہے یا پکا، اگر اس میں ابال آجائے تو حلال ہے۔

۶. انتقال

مسئلہ۲۱۰ اگر انسان یا خون جھندہ رکھنے والے حیوان کے بدن کا خون ایسے حیوان کے بدن میں چلا جائے جو خون جھندہ نہ رکھتا ہو اور اس کے بدن کا حصہ سمجھا جانے لگے تو وہ خون پاک ہو جائے گا۔ اس کو انتقال کہتے ہیں۔

اسی طرح باقی تمام نجاسات بھی اگر اس حیوان کے بدن کا حصہ بن جائیں جس کے بدن میں منتقل ہوئی ہیں تو اسی حیوان کے اجزاء کا حکم ان پر جاری ہو گا، لیکن اگر حیوان کے بدن کا حصہ نہ بنیں بلکہ حیوان اس نجاست کے لئے ظرف کی طرح بن جائے تو نجس ہیں، اسی لئے وہ خون جو جونک انسان کے بدن سے چوستی ہے چونکہ وہ جونک کا خون نہیں کھلاتابلکہ اسے انسان کا خون کہتے ہیں، نجس ہے۔

مسئلہ۲۱۱ اگر کوئی شخص اپنے بدن پر بیٹھے ہوئے مچھر کو مار دے اور نہ جانتا ہو کہ اس مچھر سے نکلا ہو ا خون مچھر ہی کا ہے یا اس کا اپنا چوسا جانے والا خون ہے، پاک ہے اور یہی حکم اس وقت ہے جب انسا ن جانتا ہو کہ اگرچہ یہ خون اس سے چوسا گیاہے لیکن مچھر کے بدن کا حصہ بن چکا ہے، ھاں اگر خون چوسے جانے اور مچھر مارنے کے درمیان فاصلہ اتنا کم ہو کہ اسے انسان کا خون ہی کہا جائے یا معلوم نہ ہو سکے اسے مچھر کا خون کھا جائے گا یا انسان کا تو وہ خون نجس شمار ہوگا۔

۷. اسلام

مسئلہ۲۱۲ اگر کوئی کافر کسی بھی زبان میں خدا کی وحدانیت اور خاتم الانبیاء حضرت محمدمصطفی(ص) کی نبوت کی گواہی دے دے تو مسلمان ہو جاتا ہے اور اگرچہ وہ مسلمان ہونے سے پہلے نجس کے حکم میں تھا لیکن مسلمان ہو جانے کے بعد اس کا بدن، تھوک، ناک کا پانی اور پسینہ پاک ہو جاتا ہے، ھاں مسلمان ہونے کے وقت اگر اس کے بدن پر کوئی عین نجاست ہو تو ضروری ہے کہ اسے دور کرے اور اس مقام کو دھولے بلکہ اگر مسلمان ہونے سے پہلے ہی عین نجاست دور ہو چکی ہو تب بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اس مقام کو دھولے۔

مسئلہ۲۱۳ اگر کافر کے مسلمان ہونے سے پہلے اس کا لباس اس کی رطوبت سے اس کے بدن سے مس ہو ا ہو اور اس کے مسلمان ہوتے وقت وہ لباس اس کے بدن پر نہ ہو نجس ہے بلکہ اگر وہ لباس اس کے بدن پر ہو تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس سے اجتناب کرے۔

مسئلہ۲۱۴ اگر کافر شہادتین پڑھ لے اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ دل سے مسلمان ہو اہے یا نہیں تو وہ پاک ہے۔ اسی طرح اگریہ علم ہو بھی کہ وہ دل سے مسلمان نہیں ھوا لیکن ایسی کوئی بات اس سے ظاھر نہ ہوئی ہو جو توحید اور رسالت کی شہادت کے منافی ہو تو وہ پاک ہے۔

۸. تبعیت

مسئلہ۲۱۵ تبعیت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نجس چیز، کسی دوسری چیز کے پاک ہونے کی وجہ سے پاک ہو جائے۔

مسئلہ۲۱۶ اگر شراب سرکہ بن جائے تو اس کا برتن بھی اس جگہ تک جھاں تک شراب ابل کر پہنچی ہو پاک ہو جاتا ہے اور اگر کپڑا یا کوئی دوسری چیز بھی نجس ہوئی ہو جو عموماًاس پر رکھی جاتی ہے وہ بھی پاک ہو جاتی ہے، لیکن اگر برتن کی بیرونی سطح اس شراب سے آلودہ ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ شراب کے سرکہ بن جانے کے بعدا س سے پرھیز کیا جائے۔

مسئلہ۲۱۷ کافر کابچہ تبعیت کےذریعے دو صورتوں میں پاک ہو جاتا ہے:

۱)جو کافر مرد مسلمان ہو جائے اس کا بچہ طھارت میں اس کے تابع ہے اور اسی طرح بچے کا دادا یا بچے کی ماں یا دادی مسلما ن ہو جائیں تب بھی یہی حکم ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

۲)کافر کا بچہ کسی مسلمان کے ھاتھوں قیدی بناھو اوراس کے باپ یا اجدادمیں سے کوئی اس بچے کے ساتھ نہ ھو۔

اور ان دونوں صورتوں میں بچے کے تبعیت کی بنا پر پاک ھونے کی شرط یہ ھے کہ وہ ممیز ھونے کی صورت میں اظھارکفر نہ کرے۔

مسئلہ۲۱۸ وہ تختہ یا سل جس پر میت کوغسل دیا جائے اور وہ کپڑا جس سے میت کی شرمگاہ ڈھانپی جائے نیز غسال کے ھاتھ، یہ تمام چیزیں جو میت کے ساتھ ھی دھل گئی ھیں، غسل مکمل ھونے کے بعد پاک ھو جاتی ھیں۔

مسئلہ۲۱۹ اگر کوئی شخص کسی چیز کو پانی سے دھوئے تو اس چیز کے پاک ھونے پر اس شخص کا وہ ھاتھ بھی جو اس چیز کے ساتھ ھی دھل چکا ھے، پاک ھو جاتا ھے۔

مسئلہ۲۲۰ اگر لباس یا اس جیسی کسی چیز کو قلیل پانی سے دھویا جائے اور معمول کے مطابق نچوڑ دیا جائے تاکہ جس پانی سے اسے دھویا گیا ھے وہ نکل جائے تو جو پانی اس میں رہ جائے وہ پاک ھے، اور اس لباس سے جدا ھو جانے والے پانی کا حکم مسئلہ نمبر”۲۷“میں گذر چکا ھے۔

مسئلہ۲۲۱ جب نجس برتن کو قلیل پانی سے دھویا جائے تو جو پانی برتن کو پاک کرنے کے لیے اس پر ڈالا جائے اس کے بہہ جانے کے بعدجو پانی معمول کے مطابق اس میں باقی رہ جائے، پاک ھے اور وہ پانی جو اس سے جدا ھو اس کا حکم مسئلہ نمبر” ۲۷“میں بیا ن ھو چکاھے۔

۹. عین نجاست کا دور ھونا

مسئلہ۲۲۲ اگر کسی حیوان کا بدن عین نجاست مثلاً خون یا نجس شدہ چیز مثلاًنجس پانی سے آلودہ ھو جائے تو اس نجاست کے دور ھوتے ھی حیوان کا بدن پاک ھو جاتا ھے۔ یھی صورت انسانی بدن کے اندرونی حصوں مثلاًمنہ اور ناک کے اندر کی ھے مثال کے طور پر اگر مسوڑھوں سے خون نکلے اور لعاب دھن میں گھل کر ختم ھو جائے تو منہ کے اندرونی حصے کو پاک کرنا ضروری نھیں ھے، لیکن اگر مصنوعی دانتوںسے منہ کا خون لگ جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر انھیں پاک کرنا ضروری ھے۔

مسئلہ۲۲۳ اگر دانتوں کے ریخوں میں غذا رہ جائے اور پھر منہ کے اندر خون نکل آئے تو اگر انسان نہ جانتا ھو کہ خون غذا تک پھنچا ھے تو وہ غذا پاک ھے، لیکن اگر خون غذا تک پھنچ جائے تو بنا بر احتیاط نجس ھو جائے گی۔

مسئلہ۲۲۴ ھونٹوں اور آنکہ کی پلکوں کے وہ حصے جو بند کرتے وقت ایک دوسرے سے مل جاتے ھیں اور وہ مقامات بھی جن کے بارے میں انسان کو یہ علم نہ ھو کہ آیا انھیں اندرونی حصہ سمجھا جائے یا ظاھری اور ان پر نجاست لگ جائے تو بنا بر احتیاط پاک کرنا ضروری ھے۔

مسئلہ۲۲۵ اگر نجس گردوغبار خشک کپڑے، قالین یا ایسی ھی کسی چیز پر بیٹھ جائے چنانچہ کپڑے وغیرہ کو یوں جھاڑ لیا جائے کہ نجس مٹی یا خاک اس سے الگ ھو جائے تو اس کے بعد اگر کوئی تر چیزکپڑے وغیرہ کو مس ھو جائے تو وہ نجس نھیں ھوگی۔

۱۰. نجاست کھانے والے حیوان کا استبرا

مسئلہ۲۲۶ جس حیوان کو انسانی نجاست کھانے کی عادت پڑ گئی ھو اس کا پیشاب اور پاخانہ نجس ھے اور اگر اسے پاک کرنا چاھیں تو ضروری ھے کہ اس کا استبرا کیا جائے یعنی اتنے عرصے تک اسے نجاست نہ کھانے دیں اور بنابر احتیاط پاک غذا دیں کہ پھر اسے نجاست کھانے والا نہ کھا جاسکے۔

ھاں، احتیاط واجب یہ ھے کہ نجاست کھانے والے اونٹ کے ساتھ چالیس، گائے کے ساتھ بیس، بھیڑ کے ساتھ دس، مرغابی کے ساتھ پانچ اور گھریلو مرغی کے ساتھ تین دن اس طریقے پر عمل کیا جائے اور اگر مقررہ مدت گزر نے کے بعد بھی انھیں نجاست خورکھاجائے تومزید اتنے عرصے تک مذکورہ طریقے پرعمل ضروری ھے کہ پھرانھیں نجاست خورنہ کھا جائے۔

۱۱. مسلمان کا غائب ھوجانا

مسئلہ۲۲۷ اگر کسی مسلمان کے بدن یا لباس یا دوسری اشیاء کے بارے میں جو اس کے اختیا ر میں ھو ں مثلاً برتن، قالین وغیرہ، نجاست کا یقین ھو جائے اور پھر وہ مسلمان وھاں سے غیر حاضر ھو

Presented by Ziaraat.Com

جائے تو یہ اشیا ء اس شرط کے ساتھ پاک ہیں کہ انسان احتمال دے کہ اس شخص نے ان اشیاء کو پاک کر لیا ہو گا اور بنابر احتیاط واجب ان شرائط کا خیا ل ر کھنا ضروری ہے:-

۱) جس چیز نے اس مسلمان کے لباس یا بدن کو نجس کیا ہے وہ خود بھی اسے نجس سمجھتا ہو، لہٰذا اگر مثال کے طور پر اس کا لباس رطوبت کے ساتھ کافر کے بدن سے مس ہو گیا ہو لیکن وہ اسے نجس ہی نہ سمجھتا ہو تو اس کے چلے جانے کے بعد اس کے لباس کو پاک نہیں سمجھا جا سکتا۔

۲) اسے علم ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس چیز سے لگ گیا ہے اور نجاست و طہارت کے معاملے میں لا پروا بھی نہ ہو۔

۳) انسان اس مسلمان کو وہ چیز ایسے کام میں استعمال کرتے ہو ئے دیکھے کہ جس میں اس کا پاک ہونا شرط ہو، مثلاً اسے اس لباس کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے یا اس برتن میں کھانا کھاتے ہوئے دیکھے۔

۴) اس بات کا احتمال ہو کہ وہ مسلمان جانتا ہے کہ اس چیز کے ساتھ جس کام کو وہ انجام دے رہا ہے اس میں طہارت شرط ہے، لہٰذا مثال کے طور پر اگر وہ مسلمان یہ نہیں جانتا کہ نمازپڑھنے والے کا لباس پاک ہونا ضروری ہے اور اس لباس کے ساتھ ہی نماز پڑھ رہا ہوجو نجس ہو گیا تھا تو اس لباس کو پاک نہیں سمجھا جا سکتا۔

۵) یہ کہ وہ مسلمان بالغ ہو۔

مسئلہ۲۲۸ اگر کسی انسان کو یقین یا اطمینان ہوجائے کہ جوچیزنجس ہوگئی تھی اب پاک ہوگئی ہے یا دو عادل یا ایک عادل شخص اس کے پاک ہونے کی خبر دے، اسی طرح اگر ایک قابل اعتماد شخص جس کی کہی ہوئی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو، کسی چیزکے پاک ہونے کی خبر دے تو وہ چیز پاک ہے۔

اور یہی حکم اس نجس چیز کے بارے میں ہے جو کسی شخص کے اختیار میں ہو اور وہ اس کے پاک ہونے کی خبر دے، جب کہ وہ شخص نجاست وطہارت کے مسئلے میں لاپروا نہ سمجھا جاتا ہو یا کسی مسلمان نے نجس چیز کو پاک کر لیا ہو اگرچہ معلوم نہ ہو کہ صحیح طرح پاک کیا ہے یا نہیں۔

مسئلہ۲۲۹ جس شخص کو لباس دھونے کے لئے وکیل بنایا گیا ہو اور وہ کہے کہ میں نے کپڑے دھو دئے ہیں اور اس کے کہنے سے اطمینان حاصل ہوجائے یا وہ شخص قابل اعتماد ہو او ر اس کی کہی ہوئی بات کے بر خلاف بات کا گمان نہ ہو تو وہ لباس پاک ہے، لیکن اگر لباس اس کے اختیار میں ہو جب کہ اس پر نجاست وطہارت کے مسئلے میں لا پر وائی کا الزام بھی نہ ہو تو اطمینان کا حاصل کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ۲۳۰ اگر کسی شخص کی یہ حالت ہوجائے کہ اسے کوئی نجس چیز دھوتے وقت یقین یا اطمینان ہی نہ آتا ہو تو وہ طہارت کے مسئلے میں عام افراد کے درمیان رائج طریقے پر اکتفا کر سکتا ہے۔

۱۲۔ معمول کے مطابق ذبیحہ کے خون کا بہہ جانا

مسئلہ۲۳۱ جیسا کہ مسئلہ "۹۸"میں بیان کیا جا چکاہے کہ جب کسی جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کرنے کے بعد اس کے بدن سے معمول کے مطابق خون نکل جائے تو اس کے بدن کے اندر باقی رہ جانے والا خون پاک ہے۔

مسئلہ۲۳۲ مذکورہ بالا حکم صرف حلال گوشت جانوروں کے بارے میں ہے، اور حرام گوشت جانوروں میں جاری نہیں ہوگا۔

برتنوں کے احکام

مسئلہ۲۳۳ جو برتن کتے، سوٴر یا مردار کی کھال سے بنایا جائے اس میں کسی چیز کا کھانا پینا جب کہ تری اس کی نجاست کا موجب بنی ہو، حرام ہے اور اس برتن کو وضو، غسل اور ایسے دوسرے کاموں میں استعمال نہیں کیا جا سکتا جنھیں پاک چیز سے انجام دینا ضروری ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ کتے، سوٴراور مردار کے چمڑے کو خواہ وہ برتن کی شکل میں نہ بھی ہو استعمال نہ کیا جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۳۴ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ھے اور بنا بر احتیاط واجب ان برتنوں کا کسی بھی طرح کا استعمال یہاں تک کہ کمرے کو زینت دینا بھی جائز نہیں ھے لیکن انھیں سنبھالنے میں کوئی حرج نہیں ھے۔ البتہ سونے اور چاندی کے برتن بنانا، ان برتنوں کو بنانے کی اجرت لینا اور خرید وفروخت کرنا جائز ھے، مگر یہ کہ زینت کے لئے بنائے جائیں کہ وہ محل اشکال ھے۔

مسئلہ۲۳۵ پیالی کا کنڈا جو سونے اور چاندی سے بنا ھوا ھو، اگر اسے پیالی سے جدا کرنے کے بعد برتن کہا جائے تو ا س پر سونے اور چاندی کے برتنوں کا حکم جاری ھوگا، لیکن اگر جدا کرنے کے بعد اسے برتن نہ کہا جائے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۲۳۶ ایسے برتنوں کے استعمال میںکوئی حرج نہیں جن پر سونے اور چاندی کا پانی چڑھایا گیا ھو، لیکن جس برتن پر چاندی کا کام کیا گیا ھو اس برتن کے چاندی کے کام والے مقام سے نہ کوئی چیز کھائے، نہ پئے۔

مسئلہ۲۳۷ اگرکسی دھات کو سونے اور چاندی میںمخلوط کر کے برتن بنائے جائیں اور دھات اتنی مقدار میں ھو کہ اس برتن کو سونے اورچاندی کا برتن نہ کھا جائے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۲۳۸ اگر غذا سونے چاندی کے برتنوں میں رکھی ھو اور کوئی شخص اس نیت سے کہ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ھے اسے دوسرے برتنوں میں انڈیل لے تو لوگوں کی نگاھوں میں دوسرے برتنوں میں کھانا، اگر پھلے برتن کا استعمال نہ سمجھا جاتا ھو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ھے۔

مسئلہ۲۳۹ حقّے کے چلم کا سوراخوں والا ڈھکنا، تلوار، چھری یا چاقو کا میان اور قرآن مجید رکھنے کا ڈبہ اگر سونے چاندی سے بنے ھوں تو کوئی حرج نہیں ھے۔ تاھم احتیاط مستحب یہ ھے کہ سونے چاندی کی بنی ھوئی عطردانی، سرمہ دانی اور افیم دانی استعمال نہ کی جائے۔

مسئلہ۲۴۰ مجبوری کی حالت میں سونے چاندی کے برتنوں میں ضرورت پوری ھونے کی حد تک کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس سے زیادہ کھانا پینا جائز نہیں۔

مسئلہ۲۴۱ ایسے برتن کے استعمال میں کوئی حرج نہیں جس کے بارے میںمعلوم نہ ھو کہ یہ سونے چاندی کا ھے یا کسی اور چیز سے بنا ھوا ھے۔

وضو

مسئلہ۲۴۲ وضومیں واجب ھے کہ چھرہ اور دونوں ھاتھ دھوئے جائیں، سر کے اگلے حصے اور دونوں پاؤں کے سامنے والے حصے کا مسح کیا جائے۔

مسئلہ۲۴۳ چھرے کو لمبائی میں پیشانی کے اوپر اس جگہ سے لے کر جھاں سر کے بال اگتے ھیں ٹھوڑی کے آخری کنارے تک دھونا ضروری ھے اور چوڑائی میں بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے پھیلاؤمیں جتنی جگہ آجائے اسے دھونا ضروری ھے اور اتنی مقدار دھل جانے کا یقین حاصل کرنے کے لئے ضروری ھے کہ اس مقدار کی اطراف سے بھی کچھ دھولے۔

مسئلہ۲۴۴ اگر کسی شخص کے ھاتھ یا چھرہ عام لوگوں کی نسبت بڑے یا چھوٹے ھوں تو ضروری ھے کہ عام لوگوں کو دیکھے کہ کھاں تک اپنا چھرہ دھوتے ھیں پھر وہ بھی اتنا ھی دھوئے۔ ھاں، اگر اس کے ھاتھ اور چھرہ دونوں عام لوگوں کی نسبت فرق کرتے ھوں لیکن آپس میں متناسب ھوں تو ضروری ھے کہ پچھلے مسئلے میں بیان شدہ کیفیت کے مطابق دھوئے۔

مسئلہ۲۴۵ اگر اس بات کا احتمال ھو کہ بھوؤں، آنکہ کے گوشوں اور ھونٹوں پر میل یا کوئی اور ایسی چیز ھے جو پانی کے ان تک پھنچنے میں مانع ھے اور اس کا یہ احتمال عقلائی ھو تو ضروری ھے کہ وضو سے پھلے تحقیق کر لے تاکہ اگر کوئی ایسی چیز ھو تو اسے دور کر لے۔

مسئلہ۲۴۶ اگر چھرے کی جلد بالوں کے نیچے سے نظر آتی ھوتو پانی جلد تک پھنچانا ضروری ھے اور اگر نظر نہ آتی ھو تو بالوں کا دھونا کافی ھے اور ان کے نیچے تک پانی پھنچانا ضروری نہیں۔

مسئلہ۲۴۷ اگر کسی شخص کو شک ھو کہ آیا اس کے چھرے کی جلد بالوں کے نیچے سے نظر آتی ھے یا نھیں تو ضروری ھے کہ بالوں کو دھوئے اور پانی کو جلد تک پھنچائے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۴۸ ناک کے اندرونی حصے اور ھونٹوں اور آنکھوں کے ان حصوں کا جو بند کرنے پر نظر نہیں آتے، دھونا واجب نہیں ھے، لیکن اس بات کا یقین حاصل کرنا ضروری ھے کہ جن جگھوں کو دھونا ضروری ھے اس میں سے کچھ باقی نہیں رھا ھے اور جو شخص یہ نہیں جانتا تھا کہ واجب کی انجا م دھی کے یقین تک دھونا ضروری ھے، اگر نہ جانتا ھو کہ جو وضو اس نے کئے ھیں اس میں اس نے اس مقدار تک دھویا ھے یا نہیں تو ضروری ھے کہ اس وضو کے ساتھ پڑھی گئی نماز کا وقت اگر باقی ھے تو اسے نئے وضو کے ساتھ دوبارہ پڑھے اورجن نمازوں کا وقت گذر چکا ھے ان کی قضا کرے۔

مسئلہ۲۴۹ ھاتھوں کو وضو میں اوپر سے نیچے کی طرف دھونا ضروری ھے اور اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھوئے تو وضو باطل ھے اور بنا بر احتیاط واجب چھرے کا بھی یھی حکم ھے۔

مسئلہ۲۵۰ اگر ھاتھ کو تر کر کے چھرے اور ھاتھوں پر پھیرا جائے اور ھاتھ میں اتنی تری ھوکہ ھاتھ پھیرنے سے ذرا سا پانی ان پر بھے تو کافی ھے۔

مسئلہ۲۵۱ چھرہ دھونے کے بعد ضروری ھے کہ پھلے دایاں اور پھر بایاں ھاتھ کھنی سے انگلیوں کے سروں تک دھویا جائے۔

مسئلہ۲۵۲ کھنی کے مکمل طور پر دھل جانے کا یقین حاصل کرنے کے لئے ضروری ھے کہ کھنی سے اوپر کی کچھ مقدار بھی دھوئے۔

مسئلہ۲۵۳ جس شخص نے چھرہ دھونے سے پھلے اپنے ھاتھوں کو کلائی تک دھویا ھو ضروری ھے کہ وضو کرتے وقت انگلیوں کے سروں تک دھوئے، اگر وہ صرف کلائی تک دھوئے گا تو اس کا وضو باطل ھے۔

مسئلہ۲۵۴ وضو میں چھرے اور ھاتھوں کا دھونا پھلی مرتبہ واجب، دوسری مرتبہ مستحب اور تیسری مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ دھونا حرام ھے۔ جھاں تک یہ سوال ھے کہ کون سا دھونا پھلا، دوسرا یا تیسرا ھے اس کا تعلق اس بات سے ھے کہ اعضاء وضو کو وضوکی نیت سے دھویا جائے، مثلاًاگر تین مرتبہ چھرے پر پانی ڈالے اور تیسری مرتبہ وضو کے لئے دھونے کی نیت کرے، تو کوئی حرج نہیں اور تیسری مرتبہ دھونا پھلا دھونا شمار ھو گا، لیکن اگر تین مرتبہ چھرے پر پانی ڈالے اور ھر مرتبہ وضو کے لئے دھونے کی نیت کرے تو تیسری مرتبہ پانی ڈالنا حرام ھے۔

مسئلہ۲۵۵ ضروری ھے کہ دونوںھاتھ دھونے کے بعد سر کے اگلے حصے کا، ھاتھ میں رہ جانے والی وضو کے پانی کی تری سے مسح کرے اور احتیاط واجب یہ ھے کہ مسح سیدھے ھاتھ کی ہتھیلی کی طرف سے کیا جائے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ اوپر سے نیچے کی طرف انجام دیا جائے۔

مسئلہ۲۵۶ سر کے چار حصوں میں سے ایک حصہ جو پیشانی سے ملاھو ا ھے، مسح کر نے کا مقام ھے۔ اس حصے میں جھاں بھی اور جس انداز سے بھی مسح کرے کافی ھے اگرچہ مستحب ھے کہ لمبائی میں ایک انگلی کی لمبائی کے لگ بھگ اور چوڑائی میں تین ملی ھوئی انگلیوں کے لگ بھگ جگہ پر مسح کیا جائے۔

مسئلہ۲۵۷ یہ ضروری نہیں کہ سر کا مسح جلد پر کیا جائے بلکہ سر کے اگلے حصے کے بالوں پر کرنا بھی درست ھے لیکن اگر کسی کے سر کے بال اتنے لمبے ھوں کہ مثلاً کنگھا کرتے وقت چھرے پر آگریں یا سر کے کسی دوسرے حصے تک جا پھنچیں تو ضروری ھے کہ بالوں کی جڑ پر یا مانگ نکال کر سر کی جلد پر مسح کرے اور اگر وہ چھرے پر آگرنے والے یا سر کے دوسرے حصے تک پھنچنے والے بالوں کو آگے کی طرف جمع کر کے ان پر مسح کرے یا سر کے دوسرے حصوں کے بالوں پر جو آگے بڑھ آئے ھوں مسح کرے تو ایسا مسح باطل ھے۔

مسئلہ۲۵۸ ضروری ھے سر کے مسح کے بعد ھاتھوں میں بچ جانے والی وضو کے پانی کی تری سے پاؤں کے اوپری حصے کا مسح کرے۔ اس کی واجب مقدار پاؤں کی ایک انگلی سے لے کر گٹوں کے ابھار تک ھے اور احتیاط مستحب پاؤں کے جوڑ تک ھے۔ احتیاط واجب یہ ھے کہ سیدھے پاؤں کا مسح الٹے پاؤں سے پھلے کرے، اسی طرح سیدھے ھاتھ سے سیدھے پاؤں اور الٹے ھاتھ سے الٹے پاؤں کا مسح کرے۔

مسئلہ۲۵۹ پاؤں پر مسح کی چوڑائی جتنی بھی ھو کافی ھے لیکن افضل یہ ھے کہ پاؤں کے پورے اوپری حصے کا مسح پوری ہتھیلی سے کیا جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۶۰ احتیاط واجب یہ ھے کہ پاؤں کا مسح کرتے وقت ھاتھ انگلیوں کے سروں پر رکھے اور پھر پاؤں کے ابھار کی جانب کھینچے یا ھاتھ گٹوں کے ابھار یا پاؤں کے جوڑ پر رکھ کر انگلیوں کے سروں کی طرف کھینچے، یہ نہ ھو کہ پورا ھاتھ پاؤ ں پر رکھ کر تھوڑا سا کھینچ دے۔

مسئلہ۲۶۱ سر اور پاؤں کا مسح کرتے وقت ضروری ھے کہ ھاتھ کو ان پر کھینچے، نہ کہ ھاتھ کو رکھ کر سر یا پاؤں کو حرکت دے، لیکن ھاتھ کھینچنے کے وقت سر یا پاؤں کے معمولی حرکت کرنے میں کوئی حرج نھیں ھے۔

مسئلہ۲۶۲ ضروری ھے کہ مسح کی جگہ خشک ھو، لہٰذا اگر وہ اس قدر تر ھو کہ ہتھیلی کی تری اس پر اثر نہ کرے تو مسح باطل ھے۔ ھاں، اگر اس پر نمی یا تری اتنی کم ھو کہ مسح کے بعد جو تری نظر آئے اسے صرف ھاتھ کی تری کھا جائے تو اس میں کوئی حرج نھیں ھے۔

مسئلہ۲۶۳ اگر مسح کرنے کے لئے ہتھیلی پر تری باقی نہ رھی ھو تو کسی اور پانی سے تر نھیں کیا جاسکتا، بلکہ ایسی صورت میں ضروری ھے کہ داڑھی کے اس حصے سے جو چھرے کی حدود میں ھے، تری لے کر مسح کرے اور داڑھی کے علاوہ کسی اور جگہ سے تری لے کر مسح کرنا محل اشکال ھے۔

مسئلہ۲۶۴ اگر ہتھیلی کی تری صرف سر کے مسح کے لئے کافی ھو تو سر کا مسح اس تری سے کرے اور پاؤں کے مسح کے لئے داڑھی سے، جو چھرے کی حدود میں داخل ھے، تری حاصل کرے۔

مسئلہ۲۶۵ موزے اور جوتے پر مسح کرنا باطل ھے۔ ھاں، اگر سخت سردی کی وجہ سے یا چور یا درندے وغیرہ کے خوف سے جوتے یا موزے نہ اتار سکے تو احتیاط واجب یہ ھے کہ موزے اور جوتے پر مسح کرے اور تیمم بھی کرے۔

مسئلہ۲۶۶ اگر پاؤں کا اوپر والا حصہ نجس ھو اور مسح کرنے کے لئے اسے پاک نہ کیا جا سکتا ھو تو ضروری ھے کہ تیمم کرے۔

ارتماسی وضو

مسئلہ۲۶۷ ارتماسی وضو یہ ھے کہ انسان چھرے اور ھاتھوں کو وضو کی نیت سے پانی میں ڈبودے لیکن ارتماسی طریقے سے دھلے ھوئے ھاتھ کی تری سے مسح کرنے میں اشکال ھے۔ لہٰذا، اگر بایاں ھاتھ ارتماسی طریقے سے دھوئے تو اس ہتھیلی کی طرف سے کچھ مقدار پانی میں نہ ڈالے بلکہ سیدھے ھاتھ سے اس حصے کو دھو لے۔

احتیاط واجب کی بنا پر اعضائے وضو کوپانی سے باھر نکالنے پر ارتماسی وضو محقق نھیں ھوتا۔

مسئلہ۲۶۸ ارتماسی وضو میں ھاتھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونا ضروری ھے۔ پس اگر ھاتھوں کو پانی میں وضو کے قصد سے ڈبوئے تو ضروری ھے کہ کھنیوں کی طرف سے داخل کرے۔ اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر چھرے کو پیشانی کی طرف سے پانی میں داخل کرے۔

مسئلہ۲۶۹ وضو میں بعض اعضاء کو ارتماسی اور بعض کو غیر ارتماسی طریقے سے دھونے میں کوئی حرج نھیں ھے۔

وضو کے وقت کی مستحب دعائیں

مسئلہ۲۷۰ جو شخص وضو کر رھا ھو اس کے لئے مستحب ھے کہ:

جب پانی ھاتھ میں لے تو کھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ

اور کلی کرتے وقت یہ کھے:

اَللّٰھُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّتِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ وَ اَطْلِقْ لِسَانِیْ بِذِکْرِکَ

اور ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھے :

اَللّٰھُمَّ لاَ تُحَرِّمْ عَلَیَّ رِیْحَ الْجَنَّةِ وَاجْعَلْنِی مِمَّنْ یَّشُمُّ رِیْحَھَا وَ رَوْحَھَا وَ طِیْبَھَا

چھرہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے :

Presented by Ziaraat.Com

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ فِیْہِ الْوُجُوْہُ وَلاَ تُسَوِّدْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ فِیْہِ الْوُجُوْہُ
دایاں ھاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:
اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَالْخُلْدَ فِی الْجَنَانِ بِیَسَارِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَاباً یَّسِیْرًا
بایاں ھاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:
اَللّٰھُمَّ لاَ تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلاَ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ وَلاَ تَجْعَلْھَا مَغْلُوْلَۃً اِلٰی عُنُقِیْ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُّقَطَّعَاتِ النِّیْرَانِ
سر کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے :
اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَبَرَکَاتِکَ وَعَفْوِکَ
پاؤں کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے:
اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْہِ الاَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْیِیْ فِیْ مَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ یَا ذَا الْجَلاَلِ وَالْاِکْرَامِ
اور مستحب ھے کہ جب وضو کر لے تو یہ پڑھے :
اَشْھَدُ اَنْ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وضو صحیح ھونے کی شرائط

وضو صحیح ھونے کی چند شرائط ھیں :

پھلی شرط: وضو کا پانی پاک ھو۔

دوسری شرط: وضو کا پانی مطلق ھو۔

مسئلہ۲۷۱ نجس یا مضاف پانی سے وضو باطل ھے، چاھے وضو کرنے والا شخص اس کے نجس یا مضاف ھونے کے بارے میں علم ھی نہ رکھتا ھو یا بھول گیا ھو اور اگر وہ اس وضو کے ساتھ نماز پڑھ چکا ھو توضروری ھے کہ صحیح وضو کے ساتھ دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ۲۷۲ اگر مٹی ملے ھوئے مضاف پانی کے علاوہ کوئی اور پانی وضو کے لئے نہ ھو اور نماز کا وقت تنگ ھو تو ضروری ھے کہ تیمم کر لے لیکن اگر وقت تنگ نہ ھو تو ضروری ھے کہ پانی کے صاف ھونے کا انتظار کرے یا اسے صاف کر کے وضو کر لے۔

تیسری شرط: یہ کہ وضو کا پانی مباح ھو اور احتیاط واجب کی بناپر جس فضامیں وضو کر رھا ھے وہ بھی مباح ھو۔

مسئلہ۲۷۳ غصبی پانی یا ایسے پانی سے جس کے مالک کی رضایت پر دلیل نہ رکھتا ھو، وضو کرنا حرام اور باطل ھے اور اگر وضوکا پانی غصبی جگہ پر گرے اور اس کے علاوہ وضو کرنے کے لئے کوئی جگہ بھی نہ ھو تو ضروری ھے کہ تیمم کرے اور اگر اس جگہ کہ علاوہ کھیں وضو کر سکتا ھو تو ضروری ھے کہ وھاں وضو کرے اور اگر کوئی شخص گناہ کرتے ھوئے وھیں وضو کرلے تو اس وضو کا صحیح ھونا محل اشکال ھے۔

مسئلہ۲۷۴ کسی مدرسے کے ایسے حوض سے وضو کرنا کہ جس کے بارے میں انسان نہ جانتا ھو کہ یہ حوض تمام افراد کے لئے وقف ھے یا فقط مدرسے کے طلاب کے لئے ، جائز نھیں ھے اور اگر انسان کو، چاھے عام لوگوں کو وضو کرتا ھوا دیکھ کر ھی سھی، یہ اطمینان ھو جائے کہ یہ تمام افراد کے لئے وقف ھے تو کوئی حرج نھیں ھے۔

مسئلہ۲۷۵ جو شخص کسی مسجد میں نما ز نہ پڑھنا چاہتا ھو اور یہ بھی نہ جانتا ھو کہ آیا اس مسجد کا حوض تما م افراد کے لئے وقف ھے یا صرف اس مسجد میں نماز پڑھنے والوں کے لئے تو اس کے لئے ا س حوض سے وضو کرنا صحیح نھیں ھے، لیکن اگر عموماًوہ لوگ بھی اس حوض سے وضو کرتے ھوں جو اس مسجد میں نماز نہ پڑھنا چاہتے ھوں اور ان کے وضو کرنے سے عمومیت ِ وقف کا اطمینان حاصل ھو جائے تو اس حوض سے وضو کر سکتا ھے۔

مسئلہ۲۷۶ سرائے، مسافر خانوں اور ایسے ھی دوسرے مقامات کے حوض سے ان لوگوں کے لئے جو ان میں مقیم نہ ھوں، وضو کرنا اس صورت میں صحیح ھے جب ا ن کے مالکان کی رضایت کا اطمینان ھو جائے، چاھے یہ اطمینان وھاں نہ رھنے والے لوگوں کے وضو کرنے سے حاصل ھو۔

مسئلہ۲۷۷ بڑی نھروں سے وضو کرنے میں کوئی حرج نھیں ھے اگرچہ انسان ان کے مالک کی رضایت کا علم نہ رکھتا ھو، لیکن اگر ان نھروں کا مالک وضو کرنے سے منع کرے یا یہ کہ انسان کو

Presented by Ziaraat.Com

علم ہو کہ اس کا مالک راضی نہیں ہے تو ان سے وضو کرنا جائز نہیں ہے۔ یہی حکم احتیاط واجب کی بنا پر اس وقت ہے جب مالک بچہ یا پاگل ہو یا یہ نہر کسی غاصب کے قبضے میں ہو یا گمان ہو کہ مالک راضی نہیں ہے۔ ہاں، نہروں اور قناتوں کے اس پانی سے جو آبادی مثلاًدیہات سے گزرتا ہے، وضو کرنے پینے اور اس جیسے دوسرے کام لینے میں کوئی حرج نہیں چاہے ان کا مالک بچہ یا پاگل ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ۲۷۸ اگر کوئی شخص بھول جائے کہ پانی غصبی ہے اور اس سے وضو کر لے تو اس کا وضو صحیح ہے، لیکن اگر خود پانی کو غصب کیا ہو اور بعد میں اس کا غصبی ہونا بھول کر وضو کر لے تو اگر اس نے غصب سے توبہ نہ کی ہو، اس کا وضو باطل ہے اور اگر توبہ کر چکا ہو تو اس کا باطل ہو نا محل اشکال ہے۔

چوتھی شرط: یہ کہ وضو کے پانی کا برتن مباح ہو۔

پانچویں شرط:وضو کے پانی کا برتن احتیاط واجب کی بنا پر سونے اور چاندی کا نہ ہو۔

ان دو شرائط کی تفصیل اگلے مسائل میں آرہی ہے۔

مسئلہ۲۷۹ اگر وضو کا پانی غصبی برتن میں ہو اور اس کے علاوہ کوئی اور پانی نہ ہو تو اگر وہ اس پانی کو شرعی طریقے سے دوسرے برتن میں انڈیل سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اسے کسی دوسرے برتن میںانڈیل لے، پھر اس سے وضو کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے یا اگر کوئی پانی موجود ہو تو اس سے وضو کرے۔ ہاں، ان دونوں صورتوں میں اگر وہ معصیت کرے اور پانی کو اس میں سے اٹھائے اور اٹھا نے کے بعدوضو کرے تو اس کا وضو صحیح ہو گا۔

اسی طریقے سے اگر سونے یا چاندی کے برتن سے وضو کرے تو وضو صحیح ہے چاہے دوسرا پانی ہو یا نہ ہو۔

اگر غصبی برتن سے ارتماسی وضو کرے تو وضو حرام اور باطل ہے چاہے دوسرا پانی ہو یا نہ ہو، لیکن اگر سونے اور چاندی کے برتن میں ارتماسی وضو کرے تو اس کا وضو جائز اور صحیح ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ۲۸۰ جس حوض میں مثلاًایک اینٹ یا ایک پتھر غصبی ہو اور عرف عام میں اس حوض میں سے پانی نکالنا اس اینٹ یا پتھر پر تصرف نہ سمجھا جائے تو کوئی حرج نہیں اور اگر تصرف سمجھا جائے اور اس کے علاوہ کوئی اور پانی بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور پانی موجود ہو تو اس کی ذمہ داری ہے کہ اس پانی سے وضو کرے، لیکن اگر دونوں صورتوں میں معصیت کرتے ہوئے پانی اٹھائے اور اٹھانے کے بعد وضو کرے تو اس کا وضو صحیح ہے۔ جب کہ دونوں صورتوں میں ارتماسی وضو کرنا، اگر غصبی چیز میں تصرف سمجھا جائے تو باطل ہے۔

مسئلہ۲۸۱ ائمہ علیھم السلام یا امام زادگان کے صحن میں جو پہلے قبرستان تھا اگر کوئی حوض یا نہر کھودی جائے اور یہ علم نہ ہو کہ صحن کی زمین قبرستان کے لئے وقف ہو چکی ہے تو اس حوض یا نہر کے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

چھٹی شرط:وضو کے اعضاء دھوتے وقت اور مسح کرتے وقت پاک ہوں اگر چہ یہ طہارت وضو کے دوران معتصم پانی سے دھوتے وقت حاصل ہو جائے۔ معتصم اس پانی کوکہتے ہیں جو نجاست کے ملنے سے نجس نہ ہو جیسے بارش کا پانی، کرُ یا جاری پانی۔

مسئلہ۲۸۲ اگر وضو مکمل ہونے سے پہلے وہ جگہ جس کو دھویا یا مسح کیا جاچکا ہو نجس ہو جائے تو وضو صحیح ہو گا۔

مسئلہ۲۸۳ اگر اعضاء وضوکے علاوہ انسان کے بدن کا کوئی حصہ نجس ہو تو اس کا وضو صحیح ہے لیکن اگر پیشاب یا پاخانے کی جگہ پاک نہ کی ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ انہیں پاک کرنے کے بعد وضو کرے۔

مسئلہ۲۸۴ اگر اعضاء وضو میں سے کوئی ایک نجس ہو اور وضو کرنے کے بعد شک کرے کہ وضو سے پہلے اس جگہ کو پاک کیا تھا یا نہیں، تو اگر وضو کرتے وقت وہ اس جگہ کے پاک یا نجس ہونے کے بارے میں متوجہ نہیں تھا تو اس کا وضو باطل ہے اور اگر جانتا ہو یا احتمال رکھتا ہو کہ متوجہ تھا تو اس کا وضو صحیح ہے اور دونوں صورتوں میں نجس جگہ کو پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ۲۸۵ اگر چہرے یا ہاتھوں پر کوئی ایسی خراش یا زخم ہو جس کا خون نہ رک رہا ہو اورپانی اس کے لئے مضر بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس عضو کے صحیح وسالم اجزاء کو دھونے

Presented by Ziaraat.Com

کے بعد وضو کے مسئلہ نمبر" ۲۴۹"میں بیان شدہ طریقے کے مطابق ترتیب کا خیال رکھتے ہوئے زخم یا خراش والے حصے کو کرُیا جاری پانی میں ڈبو دے اور اسے اس قدر دبائے کہ خون آنا بند ہو جائے اور ہاتھ کو پانی کے نیچے ہی زخم یا خراش پر وضو کی نیت سے اوپر سے نیچے کی طرف پھیرے تاکہ پانی اس پر جاری ہوجائے، اس کے بعد بقیہ وضو کو انجام دے اور اس بات کا خیال رکھے کہ مسح ہاتھ کی تری سے ہی انجام پائے۔

ساتویں شرط:وضو اور نما زکے لئے وقت میں گنجائش ہو۔

مسئلہ۲۸۶ اگر وقت اتنا تنگ ہو کہ وضو کرنے کی صورت میں ساری کی ساری نما زیا اس کا کچھ حصہ وقت کے بعد پڑھنا پڑے تو ضروری ہے کہ تیمم کر لے لیکن اگر تیمم اور وضو کے لئے یکساں وقت درکار ہو تو پھر وضو کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ۲۸۷ جس شخص کے لئے نماز کا وقت تنگ ہونے کے باعث تیمم کرنا ضروری ہو اور وہ اس نیت سے کہ وضو کرنا مستحب ہے یا کسی ایسے مستحب کام مثلاً قرآن مجید پڑھنے کے لئے وضو کرے جس کے لئے شریعت میں وضو کرنے کا حکم آیا ہے تو اس کا وضو صحیح ہے، لیکن اگر اس نماز کو پڑھنے کے لئے اس طرح وضو کرے کہ اگر باوضو ہو کر نمازپڑھنے کا حکم نہ ہوتا تووضو کا ارادہ بھی نہ ہوتا، تو یہ وضو باطل ہے۔

آٹھویں شرط:وضو قصد قربت اور خلوص کے ساتھ کرے۔ "قصد ِقربت"سے مراد یہ ہے کہ عمل کو اس چیز کے ارادے سے جسے خداوند متعال سے نسبت دے رہا ہے مثلاً س کے حکم کی بجا آوری یا اس کی محبوبیت حاصل کرنے کے لئے انجام دے۔

مسئلہ۲۸۸ وضو کی نیت زبان پر لانا یا دل میںگزارناضروری نہیں ہے بلکہ اگر کوئی شخص وضو کے تمام افعال اللہ تعالی کے لئے بجا لائے تو کافی ہے۔

نویں شرط:وضو کو بیان شدہ ترتیب کے مطابق انجام دے، یعنی پہلے چہرہ، اس کے بعد دایاں اور پھر بایاں ہاتھ دھوئے اس کے بعد سر کا اور پھر پاؤں کا مسح کرے اور بنا بر احتیاط واجب بائیں پاؤں کا مسح دائیں پاؤںکے بعد کرے۔

دسویں شرط:وضو کے افعال پے درپے انجام دے۔

مسئلہ۲۸۹ اگر وضو کے افعال کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جائے کہ جب وہ کسی عضو کو دھونا یا اس پر مسح کرنا چاہے تو اس پہلے والے اعضاء کی رطوبت خشک ہو چکی ہو تو اس کا وضو باطل ہے اور اگر جس عضو کو دھونا یا اس پر مسح کرنا ہے، صرف اس سے پہلے دھوئے ہوئے یا مسح کئے ہوئے عضو کی تری خشک ہو گئی ہومثلاًبایاں ہاتھ دھوتے وقت صرف دائیں ہاتھ کی تری خشک ہو چکی ہو لیکن چہرہ تر ہو، تو وضو صحیح ہے۔

مسئلہ۲۹۰ اگر وضو کے افعال پے درپے انجام دے لیکن موسم یا بدن کی گرمی یا ایسی ہی کسی وجہ سے پچھلے حصوں کی رطوبت خشک ہو جائے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

مسئلہ۲۹۱ وضو کے دوران چلنے پھرنے میں کوئی حرج نہیں، لہٰذا اگر کوئی شخص چہرہ اور ہاتھ دھونے کے بعد چند قدم چلے اور پھر سر او ر پاؤں کا مسح کرے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

گیارھویں شرط:انسان خود اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے اور سر اور پاؤں کا مسح کرے۔ اگر کوئی دوسرا اسے وضو کرائے یا اس کے چہرے یا ہاتھوں پر پانی ڈالنے یا سر اور پاؤں کا مسح کرنے میں اس کی مدد کرے تو اس کا وضو باطل ہے۔

مسئلہ۲۹۲ اگر کوئی شخص خود وضو نہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ کسی کو نائب بنائے جو اس کو وضو کرائے اور اگر نائب مزدوری مانگے جب کہ مزدوری دینا ممکن ہو اور باعث حرج نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسے مزدوری دے، لیکن ضروری ہے کہ وضو کی نیت خود کرے اور بنا بر احتیاط واجب نائب بھی وضو کی نیت کرے اور مسح خود کرے اور اگر مسح خود نہ کر سکتا ہو تو نائب مسح کی جگھوں پر اس کا ہاتھ کھینچے اور اگریہ بھی ممکن نہ ہو تو نائب اس کے ہاتھ سے رطوبت لے کر اس کے سر اور پاؤں کا مسح کرے۔

مسئلہ۲۹۳ وضو کے جو بھی افعال انسان خود انجام دے سکتا ہو ضروری ہے کہ ان کی انجام دھی میں دوسروں سے مدد نہ لے۔

بارھویں شرط:وضو کرنے والے کے لئے پانی کے استعمال میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۹۴ جس شخص کو خوف ہو کہ وضو کرنے سے بیمار ہو جائے گا تو ضروری ہے کہ وضو نہ کرے اور جس شخص کو خوف ہو کہ پانی وضومیں استعمال کرنے سے پیاسا رہ جائے گا تو اگر پیاس بیماری کا باعث بنے تو ضروری ہے کہ وضو نہ کرے اور اگر بیماری کا باعث نہ ہو تو اختیار ہے کہ وضو کرے یا تیمم کرے اور اگر نہ جانتا ہو کہ پانی کا استعمال اس کے لئے مضر ہے اور وضو کرلے اگر چہ بعد میں اسے معلوم ہوجائے کہ پانی کا استعمال اس کے لئے مضر تھا لیکن ضرر، ضررحرام نہ تھا، تواس کا وضو صحیح ہے۔

مسئلہ۲۹۵ اگر چھرے اور ہاتھوں کو اتنے کم پانی سے دھونا جس سے وضو صحیح ہو جاتا ہے ضرر رساں نہ ہو اور اس سے زیادہ ضرر رساں ہو تو ضروری ہے کہ کم مقدار سے ہی وضو کرلے۔

تیرھویں شرط:اعضائے وضو تک پانی پھنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

مسئلہ۲۹۶ اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ اس کے اعضائے وضو پر کوئی چیز لگی ہوئی ہے لیکن اس کے بارے میں اسے شک ہو کہ آیا وہ چیز پانی کے ان اعضا ء تک پھنچنے میں رکاوٹ ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ یا تو اس چیز کو ہٹا دے یا پانی کو اس کے نیچے تک پھنچائے۔

مسئلہ۲۹۷ اگرمعمول کے مطابق بڑھے ہوئے ناخنوں کے نیچے میل ہو تو وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں، ناخنوں کو کاٹ دینے کی صورت میں وضو کے لئے اسے برطرف کرنا ضروری ہے اور اگر ناخن معمول سے زیادہ بڑھے ہوئے ہوں تو جو میل معمول سے زیادہ والی مقدار کے نیچے ہے اسے برطرف کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ۲۹۸ اگر کسی شخص کے چھرے، ہاتھوں، سر کے اگلے حصے یا پاؤں سے اوپر والے حصے پر جل جانے سے یا کسی اور وجہ سے ورم ہو جائے تو اسے دھو لینا اور اس پر مسح کر لینا کافی ہے اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو پانی جلد کے نیچے پھنچانا ضروری نہیں بلکہ اگر جلد کا ایک حصہ اکھڑ جائے تب بھی جو حصہ نہیں اکھڑا اس کے نیچے تک پانی پھنچانا ضروری نہیں، لیکن جب اکھڑی ہوئی جلد کبھی بدن سے چپک جاتی ہو اور کبھی اٹھ جاتی ہو تو ضروری ہے کہ اسے کاٹ دے یا اس کے نیچے پانی پھنچائے۔

مسئلہ۲۹۹ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ اس کے وضو کے اعضاء سے کوئی چیز چپکی ہوئی ہے یا نہیں اور اس کا یہ احتمال لوگوں کی نظر میں بھی درست ہو مثلاً، گارے سے کوئی کام کرنے کے بعد شک ہو کہ گارا اس کے ہاتھ سے لگا رہ گیاھے یا نہیں تو ضروری ہے کہ تحقیق کر لے یا اپنے ہاتھوں کو اتنا ملے کہ اطمینان ہو جائے کہ اگر اس پر گارا رہ گیاتھا تو اب دور ہو گیا ہے یا پانی اس کے نیچے پھنچ گیا ہے۔

مسئلہ۳۰۰ دھونے یا مسح کرنے کی جگہ پر اگر میل ہو لیکن وہ میل پانی کے جلد تک پھنچنے میں رکاوٹ نہ ڈالے تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر پلستر وغیرہ کا کام کرنے کے بعد سفیدی ہاتھ پر لگی رہ جائے جو پانی کو جلد تک پھنچنے سے نہ روکے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، لیکن اگر شک ہو کہ ان چیزوں کی موجودگی پانی کے جلد تک پھنچنے میں مانع ہے یا نہیں تو انھیں دور کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ۳۰۱ اگر کوئی شخص وضو کرنے سے پھلے جانتا ہو کہ وضو کے بعض اعضاء پر ایسی چیز موجود ہے جو ان تک پانی پھنچنے میں مانع ہے اور وضو کے بعد شک کرے کہ وضو کے دوران ا ن اعضاء تک پانی پھنچا ہے یا نہیں، اگر اسے وضو کے دوران غافل ہونے کا یقین نہ ہو تو ا س کا وضو صحیح ہے۔

مسئلہ۳۰۲ اگر وضو کے بعض اعضاء پر کوئی ایسی رکاوٹ ہو جس کے نیچے پانی کبھی خود بخود چلا جاتا ہے اور کبھی خود نہیں پھنچ پاتا اور انسان وضو کے بعد شک کرے کہ پانی اس کے نیچے پھنچا ہے یا نہیں، اگر جانتا ہو کہ وضو کے وقت اس سے غافل تھا تو ضروری ہے کہ دوبارہ وضو کرے۔

مسئلہ۳۰۳ اگر وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو پر کوئی ایسی چیز دیکھے جو پانی کے پھنچنے میں رکاوٹ ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ وضو کرتے وقت یہ رکاوٹ موجود تھی یا بعد میں آئی ہے تو اگر وضو کرتے وقت جانتا ہواس امر سے غافل تھا تو ضروری ہے کہ دوبارہ وضو کرے اور اگر اس امر کی طرف متوجہ تھا تو اس کا وضو صحیح ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۳۰۴ اگر وضو کرنے کے بعد شک کرے کہ جو چیز پانی کے پہنچنے میں مانع ھے وضو کے اعضاء پر تھی یا نھیں تو اگر وضو کرتے وقت اس امر سے غافل ھونے کا علم نہ ھو تو اس کا وضو صحیح ھے۔

احکام وضو

مسئلہ۳۰۵ اگر کوئی شخص افعال وضو اور شرائط میں بہت شک کرتا ھو، اگر اس کا شک وسواس کی حد تک پھنچ جائے تو ضروری ھے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ۳۰۶ جس شخص کو شک ھو کہ اس کا وضو باطل ھوا ھے یا نھیں تو سمجھے کہ اس کا وضو باقی ھے، لیکن اگر اس نے پیشاب کرنے کے بعد استبرا کئے بغیر وضو کر لیا ھو اور وضو کے بعد اس سے ایسی رطوبت خارج ھو جس کے بارے میں نہ جانتا ھو کہ پیشاب ھے یا کوئی اور چیز تو اس کا وضو باطل ھے۔

مسئلہ۳۰۷ اگر کسی شخص کو شک ھو کہ اس نے وضو کیا ھے یا نھیں تو ضروری ھے کہ وضو کرے۔

مسئلہ۳۰۸ جس شخص کو معلوم ھو کہ اس نے وضو کیا ھے اور اس سے حدث بھی واقع ھو گیا ھے مثلااس نے پیشاب کیا ھے، لیکن اسے یہ معلوم نہ ھو کہ کون سی چیز پھلے واقع ھوئی ھے، اگر یہ صورت نماز سے پھلے پیش آئے تو ضروری ھے کہ وضو کرے اوراگر نما زکے دوران یہ صورت پیش آئے تو ضروری ھے کہ نما زتوڑ کر وضو کرے اور اگر نمازکے بعد یہ صورت پیش آئے تو جو نما زپڑھ چکا ھے اس شرط پر صحیح ھے کہ نما زشروع کرتے وقت غفلت کا یقین نہ ھو، البتہ اگلی نمازوں کے لئے وضو کرنا ضروری ھے۔

مسئلہ۳۰۹ اگر کسی شخص کو وضو کے بعد یا وضو کے دوران یقین آجائے کہ اس نے بعض جگھیں نھیں دھوئیں یا ان کا مسح نھیں‌کیا، جب کہ جن اعضاء کی باری ان سے پھلے تھی ان کی تری زیادہ وقت گزر جانے کی وجہ سے خشک ھو چکی ھو تو ضروری ھے کہ دوبارہ وضو کرے، لیکن اگر وہ تری خشک نہ ھوئی ھو یا گرمی یا ایسی ھی کسی وجہ سے خشک ھو گئی ھو تو ضروری ھے کہ بھولی ھوئی اور اس کے بعد آنے والی جگھوں کو دھوئے یا ان کا مسح کرے۔ اسی طرح وضو کے دوران کسی عضو کے دھونے یا مسح کرنے کے بارے میں شک کی صورت میں اسی حکم پر عمل کرنا ضروری ھے۔

مسئلہ۳۱۰ اگر کسی شخص کو نماز پڑھنے کے بعد شک ھو کہ اس نے وضو کیا تھا یا نھیں تو اس صورت میں کہ اسے یقین نہ ھو کہ شروع کرتے وقت وہ اس بات سے غافل تھا تو اس کی نماز صحیح ھے۔ البتہ دوسری نماز وں کے لئے ضروری ھے کہ وضو کرے۔

مسئلہ۳۱۱ اگر کسی شخص کو نما زکے دوران شک ھو کہ وضو کیا تھا یا نھیں تو اس کی نماز باطل ھے اور ضروری ھے کہ وضو کرکے نماز پڑھے۔

مسئلہ۳۱۲ اگر کوئی شخص نماز کے بعد یہ جان لے کہ اس کا وضو باطل ھو گیا تھا لیکن شک کرے کہ نماز کے بعد باطل ھوا تھا یا اس سے پھلے، تو جو نما زپڑھ چکا ھے وہ صحیح ھے۔

مسئلہ۳۱۳ اگر کوئی شخص ایسے مرض میں مبتلا ھوکہ اس کا پیشاب قطرہ قطرہ ٹپکتاھویا پاخانہ روکنے پر قادر نہ ھو، اگر اسے یقین ھو کہ نماز کے اول وقت سے آخر وقت تک اسے اتنا وقفہ مل جائے گا کہ وضو کر کے نماز پڑھ سکے تو ضروری ھے کہ اس وقفے کے دوران نماز پڑھے اور اگر اسے وضو اور نما زکے صرف واجب افعال انجام دینے کا وقت ملے تو ضروری ھے کہ اس وقفے میں وضو ونماز کے صرف واجبات کو انجام دے اور مستحبات کو چھوڑ دے۔

مسئلہ۳۱۴ اگر اس شخص کو وضو اور نما زپڑھنے کے کی مقدار کے برابر وقفہ نہ ملتا ھو اور نماز کے دوران ایک یا چند بار پیشاب یا پاخانہ اس سے خارج ھو تا ھو، اگر اسی نما زکو ایک وضو سے پڑھے تو کافی ھے، اگر چہ احتیاط مستحب یہ ھے کہ جب بھی پیشاب یا پاخانہ خارج ھو موالات ختم ھونے سے پھلے وضو کرے اور بقیہ نماز کو مکمل کرے۔

مسئلہ۳۱۵ جس شخص کا پیشاب یاپاخانہ پے درپے خارج ھوتو وہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتا ھے سوائے اس کے کہ کسی دوسرے حدث میں مبتلا ھو جائے اور بھتر یہ ھے کہ ھر نماز کے لئے ایک وضو کرے، لیکن بھولے ھوئے سجدے وتشھد اور نماز احتیاط کے لئے دوسرا وضو ضروری نھیں ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۳۱۶ جس شخص کا پیشا ب یاپاخانہ پے درپے خارج ھوتا ھو اس کے لئے ضروری نھیں کہ وضو کے بعد فوراًنماز پڑھے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ھے کہ وضو کے فوراًبعد نماز پڑھے۔

مسئلہ۳۱۷ جس شخص کا پیشاب یاپاخانہ پے درپے خارج ھوتا ھو وضو کے بعد بنابر احتیاط مستحب ان چیزوں کو مس کرنے سے پرھیز کرے جنھیں مس کرنا محدث پر حرام ھے۔

مسئلہ۳۱۸ جس شخص کو قطرہ قطرہ پیشاب آتاھو ضروری ھے کہ نماز میں خود کو ایک ایسی تھیلی کے ذریعے پیشاب سے بچائے جس میں روئی یا کوئی اور چیز رکھی ھو جو پیشاب کو دوسری جگھوں پر نہ پھنچنے دے اور احتیاط واجب یہ ھے کہ ھر نماز سے پھلے مقام پیشاب کو پاک کرے سوائے اس صورت کے کہ باعث ِحرج ھو۔

اور ظھر وعصر یا مغرب وعشا کو ملا کر پڑھنے کی صورت میں دوسری نماز کے لئے مقام پیشاب کو پاک کرنا ضروری نھیں ھے۔

اور اگر کوئی شخص پاخانہ روکنے پر قادر نہ ھو تو ضروری ھے کہ جھاں تک ممکن ھو نماز پڑھنے کی مقدار تک پاخانہ دوسری جگہ تک پھنچنے سے روکے اور بنابر احتیاط واجب ھر نماز کے لئے مقام پاخانہ کو پاک کرے، سوائے اس صورت میں کہ باعث ِحرج ھو۔

مسئلہ۳۱۹ جو شخص پیشاب یا پاخانہ روکنے پر قدرت نہ رکھتا ھو، ضروری ھے کہ ممکنہ حد تک حرج نہ ھونے کی صورت میں نماز پڑ ھنے کی مقدار تک پیشاب وپاخانہ کو نکلنے سے روکے، اور اگر آسانی سے اس مرض کا علاج ھو سکتا ھو تو ضروری ھے کہ اس کا علاج کرائے۔

مسئلہ۳۲۰ جو شخص پیشاب یا پاخانہ روکنے پر قدرت نھیں رکھتا، صحت یا ب ھونے کے بعد ضروری نھیں ھے کہ جو نمازیں اس نے بیماری کی حالت میں اپنی ذمہ داری کے مطابق پڑھی تھیں، ان کی قضا کرے لیکن اگر نما زکے وقت کے دوران مرض سے شفا پا جائے تو ضروری ھے کہ اس وقت میں پڑھی ھوئی نماز کو دھرائے۔

مسئلہ۳۲۱ جو شخص اپنی ریح روکنے پر قادر نہ ھو ضروری ھے کہ ان لوگوں کے وظیفے کے مطابق عمل کرے جو پیشاب یا پاخا نہ روکنے پر قدرت نھیں رکھتے۔

وہ چیزیں جن کے لئے حدث سے پاک ھونا ضروری ھے

مسئلہ۳۲۲ چہ چیزوں کے لئے وضو کرنا واجب ھے:

۱) نماز میت کے علاوہ تمام واجب نمازوںکے لئے اور مستحب نمازوں میں وضو شرط ِصحت ھے۔

۲) بھولے ھوئے سجدے اور تشھد کی قضا کے لئے اور تشھد بھولنے کی وجہ سے انجام دئے جانے والے سجدہ سھو ٔکے لئے اور اگر ان کے اور نماز کے درمیان اس سے کوئی حدث سر زد ھوا ھو مثلاًپیشاب کر دیا ھو تو احتیاط واجب یہ ھے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔ ھاں، مذکورہ سجدہ ٔ سھوکے علاوہ دوسرے موارد میں وضو کرنا واجب نھیںھے۔

۳) حج وعمرے کے واجب طواف کے لئے ۔

۴) اگر کسی نے وضو کرنے کی نذر کی ھو، عھد کیا ھو یا قسم کھائی ھو۔

۵) جب کسی نے نذر کی ھو کہ اپنے بدن کے کسی حصے کو قرآن کے حروف سے مس کرے گا، جب کہ یہ نذر صحیح ھو، مثلاًقرآن کو بوسہ دینا۔

۶) نجس قرآن کو پاک کرنے یا قرآن کو ایسی جگہ سے نکالنے کے لئے جھاں قرآن کا ھونا توھین کا باعث ھو، جب کہ صورت حال یہ ھو کہ انسان اپنے ھاتھ یا بدن کے کسی حصے کو قرآن کے حروف سے مس کرنے پر مجبور ھو، لیکن اگر وضو کے لئے رکنا قرآن کی بے احترامی کا باعث ھو تو ضروری ھے کہ بغیر وضو ھی قرآن کو اس جگہ سے نکالے یا اگر نجس ھو گیا ھو تو اسے پاک کرے۔

مسئلہ۳۲۳ جو شخص باوضو نہ ھو اس کے لئے قرآن کے حروف کو مس کر نا، یعنی بدن کا کوئی حصہ قرآن کے حروف سے لگانا، حرام ھے لیکن اگر بال کھال کے تابع شمار نہ ھو ں تو انھیں قرآن کے حروف سے مس کرنے میں کوئی حرج نھیں اور اگر قرآن کا اردو یا کسی اور زبان میںترجمہ کیا گیا ھو تو خداوندِمتعال کے اسم ذات اور اسماء صفات کے علاوہ کومس کرنے میں کوئی حرج نھیں ھے۔

مسئلہ۳۲۴ بچے اور دیوانے کو قرآن مجید کے الفاظ کو مس کرنے سے روکنا واجب نھیں، لیکن اگر ان کے ایسا کرنے سے قرآن مجید کی بے حرمتی ھوتی ھو تو انھیں روکنا ضروری ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۳۲۵ جو شخص باوضو نہ ھو اس کے لئے اللہ تعالی کی ذات او ر اس کی صفات کے ناموں کو خواہ کسی بھی زبان میں لکھے ھوں مس کرنا حرام ھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ چودہ معصومین علیھم السلام کے اسماء مبارک کو بھی بغیر وضو کے مس نہ کیا جائے۔

مسئلہ۳۲۶ اگر کوئی شخص نما زکا وقت آنے سے پھلے باطھارت ھونے کے ارادے سے وضو یا غسل کرے تو صحیح ھے اور نماز کے وقت کے نزدیک بھی اگر نما ز کے لئے تیار ھونے کی نیت سے وضو کرے تو کوئی حرج نھیں، بلکہ مستحب ھے۔

مسئلہ۳۲۷ اگر کسی کو یقین ھو یا شرعی دلیل رکھتا ھو کہ نما زکا وقت داخل ھو چکا ھے اور وہ واجب کی نیت سے وضو کرے جب کہ اس کا قصد وجوب سے مقید نہ ھو اور وضو کے بعد معلوم ھو کہ وقت داخل نھیں ھوا تھا تو اس کاوضو صحیح ھے۔

مسئلہ۳۲۸ انسان کے لئے مستحب ھے کہ ھر اس کام کے لئے جس کے صحیح ھونے کے لئے وضو کرنا اگر چہ شرط نھیں لیکن اس عمل کے کمال میں معتبر ھے، وضو کرے۔ مثلاًواجب طواف اور نماز طواف کے علاوہ باقی تمام مناسک حج کے لئے ، کیونکہ ان دو میں وضو کرنا شرطِ صحت ھے۔ اسی طرح نماز میت پڑھنے، میت کو قبر میں داخل کرنے، مسجد جانے، قرآن پڑھنے اور لکھنے اور سوتے وقت وضو کرنا مستحب ھے۔ یہ بھی مستحب ھے کہ جو شخص با وضو ھو وہ دوبارہ وضو کرے۔

مذکورہ بالا کاموں میں سے کسی ایک کے لئے بھی وضو کرنے کی صورت میں انسان ھر وہ کام انجام دے سکتا ھے جس کے لئے وضو کرنا ضروری ھے مثلاًاس وضو سے نماز پڑھ سکتا ھے یا واجب طواف کر سکتا ھے۔

مبطلات وضو

مسئلہ۳۲۹ سات چیزیں وضو کر باطل کرتی ھیں :

۱، ۲)پیشاب وپاخانہ، جب کہ اپنی طبیعی جگہ سے نکلے یا عادت کے مطابق غیر طبیعی جگہ نکلے۔ اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر بغیر عادت کے غیر طبیعی مقام سے پیشاب یا پاخانہ نکلنے پر بھی وضو باطل ھو جاتا ھے۔

وہ تری جو پیشاب سے شباہت رکھتی ھو اور استبرا سے پھلے نکلے پیشاب کا حکم رکھتی ھے۔

۳) طبیعی مقام سے نکلنے والی آنتوں کی ریح اور پاخانے کے مورد میں بیان شدہ تفصیل کے مطابق غیر طبیعی مقام سے نکلنے والی ریح بھی جب کہ اس مقام کا دو مخصوص ناموں میں سے ایک نام رکھا جا سکے۔

۴) نیند، جو اس وقت ثابت ھوگی جب کان سن نہ سکیں۔

۵) عقل کو زائل کر دینے والی چیزیں جیسے دیوانگی، مستی، بے ھوشی وغیرہ۔

۶) عورتوں کا استحاضہ جس کی تفصیل بعد میں آئے گی۔

۷) جنابت۔

جبیرہ وضوکے احکام

وہ چیز جس سے زخم یا ٹوٹی ھوئی ہڈی کو باندھا جاتا ھے اور وہ دوا جو زخم یا ایسی ھی کسی چیز پر لگائی جاتی ھے جبیرہ کھلاتی ھے۔

مسئلہ۳۳۰ اگر اعضاء وضو میں سے کسی پر زخم یا پھوڑا ھو یا ہڈی ٹوٹی ھوئی ھو، تو اگر اس پر کوئی چیز نہ ھو اور پانی اس کے لیے مضر نہ ھو تو ضروری ھے کہ عام طریقے سے وضو کیا جائے۔

مسئلہ۳۳۱ اگر زخم پھوڑا یا ٹوٹی ھوئی ہڈی چھرے یا ھاتھوںپر ھو اوراس پر کوئی چیز نہ ھو جب کہ پانی ڈالنا اس کے لئے مضر ھو تو اگر اس پر گیلا ھاتہ پھیرنا مضر نہ ھو تو ٹوٹی ھوئی ہڈی کی صورت میں ضروری ھے کہ اس پر گیلا ھاتہ پھیرے، جب کہ زخم یا پھوڑا ھونے کی صورت میں احتیاط واجب یہ ھے کہ گیلا ھاتہ پھیرے اور اس کے بعد احتیاط مستحب کی بنا پر ایک پاک کپڑا اس پر رکہ کر گیلا ھاتہ کپڑے پر بھی پھیرے۔

اور اگر یہ بھی مضر ھو یا زخم اور ٹوٹی ھوئی ہڈی وغیرہ نجس ھو جسے پاک نہ کیا جا سکتا ھو تو زخم کی صورت میں ضروری ھے کہ زخم کے اطراف کو وضو میں بیان شدہ طریقے کے مطابق اوپر

Presented by Ziaraat.Com

سے نیچے کی طرف دھوئے اور تیمم بھی ضروری نہیں، البتہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ زخم پر پاک کپڑا رکھ کر اس پر گیلا ہاتھ پھیرے اور تیمم بھی کرے۔

اور ٹوٹی ہوئی ہڈی کی صورت میں ضروری ہے کہ تیمم کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر وضو بھی کرے اور اس پر پاک کپڑارکھ کر گیلا ہاتھ پھیر دے۔

مسئلہ۳۳۲ زخم، پھوڑا یا ٹوٹی ہوئی ہڈی کسی کے سر یا پاؤں کے اوپر والے حصے میں ہو اور اس پر کوئی چیز بھی نہ ہو، اگر وہ اس پر مسح نہ کر سکتا ہو، یعنی مثلاً زخم مسح کے سارے مقام پر پھیلا ہوا ہو یا سالم حصوں پر مسح کرنا بھی ممکن نہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک پاک کپڑا زخم وغیرہ پر رکھ کر ہاتھ میں بچی ہوئی وضو کی تری سے اس پر مسح کرتے ہوئے وضو بھی کرے اور تیمم بھی کرے۔

مسئلہ۳۳۳اگر پھوڑے، زخم یا ٹوٹی ہوئی ہڈی کو کسی چیز سے باندھا گیا ہو، اگر اس کا کھو لنا مشقت کا باعث نہ ہو اور پانی بھی اس کے لئے مضر نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسے کھول کر وضو کرے خواہ زخم وغیرہ چہرے اور ہاتھوں پر ہو یا سر کے اگلے حصے یا پاؤں کے اوپر والے حصے پر ہو۔

مسئلہ۳۳۴اگر کسی شخص کا زخم، پھوڑا یا ٹوٹی ہوئی ہڈی جو کسی چیز سے بندھی ہو اس کے چہرے یا ہاتھوں پر ہواور اسے کھولنے یا پانی ڈالنے میں ضرر یا مشقت ہو تو جتنی مقدار میں ضرر اور مشقت نہ ہو، اسے دھوئے اور جبیرہ کے اوپر گیلا ہاتھ پھیرے۔

مسئلہ۳۳۵ اگر زخم کو کھولا نہ جاسکتا ہو لیکن خود زخم اور جو چیز ا س پر لگا ئی ہو پاک ہوں اور زخم تک پانی پہنچانا ممکن ہو اور مضر اور باعث مشقت بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ پانی کو زخم پر ترتیب کا خیال رکھتے ہوئے، جس کا خیال رکھنا چہرے میں احتیاط واجب کی بنا پرھے، پہنچائے، لیکن اگر جبیرہ چہرے پر ہو اور پانی پہنچانے میں ترتیب کا خیال رکھنا ممکن نہ ہو تو بنا بر احتیاط اسے دھوئے بھی اور ترتیب کا خیال رکھتے ہوئے گیلا ہاتھ بھی پھیرے۔

اور اگر زخم یا وہ چیز جو ا س کے اوپر رکھی ہے نجس ہو، چنانچہ اسے پاک کر نا اور زخم تک پانی پہنچانا ممکن ہو اور ضرر ومشقت نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسے پاک کرے اور وضو کے وقت پانی کو زخم تک پہنچائے۔

اور اگر زخم تک پانی پہنچانا ممکن نہ ہو یا ضرر یا مشقت ہو یا زخم نجس ہو اور اسے پاک کرنا ممکن نہ ہو یا ضرر یا مشقت ہو تو ضروری ہے کہ زخم کے اطراف کو دھوئے اور اگر جبیرہ پاک ہو تو اس کے اوپر گیلا ہاتھ پھیرے، اور اگر جبیرہ نجس ہو یا گیلا ہاتھ اس کے اوپر نہیں پھیر سکتے تو ممکنہ صورت میں پاک کپڑا اس پر رکھ کر احتیاط واجب کی بنا پر تیمم بھی کرے اور اس کپڑ ے پر گیلا ہاتھ بھی پھیرے اور حتی الامکان اس کپڑ ے کو اس طرح رکھے کہ جبیرہ کا جزء سمجھا جائے اور اگر دوسرا کپڑا رکھنا یا اس پر گیلا ہاتھ پھیرنا ممکن نہ ہو تو بنا بر احتیاط واجب اس کے اطراف کو وضو میں بیا ن شدہ طریقے کے مطابق دھوئے اور تیمم بھی کرے۔

مسئلہ۳۳۶اگر جبیرہ تمام چہرے یا پورے ایک ہاتھ یا پورے دونوں ہاتھوں کو گھیرے ہوئے ہو، احتیاط واجب یہ ہے کہ وضوئے جبیرہ اور تیمم دونوں کرے۔

مسئلہ۳۳۷ اگر جبیرہ تمام اعضاء وضو کو گھیرے ہوئے ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وضوئے جبیرہ اور تیمم دونوں کرے۔

مسئلہ۳۳۸ جس شخص کی ہتھیلی اور انگلیوں پر جبیرہ ہو اور وضو کرتے وقت اس پر گیلا ہاتھ پھیرا ہو تو وہ سر اور پاؤں کا مسح اسی رطوبت سے کرے۔

مسئلہ۳۳۹ اگر کسی شخص کے پاؤں کے اوپر والے پورے حصے پر جبیرہ ہو لیکن کچھ حصہ انگلیوں کی طرف سے اورکچھ حصہ پاؤں‌کے اوپر والے حصے کی طرف سے کہ جس پر مسح واجب ہے، کھلا ہوا ہو تو ضروری ہے کہ جو جگھیں کھلی ہیں وھاں پاؤں کے اوپر والے حصے پر اور جن جگھوں پر جبیرہ ہے وھاں جبیرہ پر مسح کرے۔

مسئلہ۳۴۰ اگر چہرے یاہاتھوں پر ایک سے زیادہ جبیرے ہوں تو ان کا درمیانی حصہ دھونا ضروری ہے اور اگر سر یاپاؤں کے اوپر والے حصے پر چند جبیرے ہوں تو ان کے درمیانی حصے کا مسح کرنا ضروری ہے اور جھاں جبیرے ہوں وھاں جبیرے کے احکام پر عمل کرنا ضروری ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۳۴۱ اگر جبیرہ زخم کے آس پاس کے حصوں کو معمول سے زیادہ گھیرے ہوئے ہو اور اس کو ہٹا نا بغیر مشقت کے ممکن نہ ہوتو بنا بر احتیاط واجب وضو ئے جبیرہ بھی کرے اور تیمم بھی اور اگر جبیرے کی معمول سے زیادہ بڑھی ہوئی مقدار کو ہٹانے میں مشقت نہ ہو تو ضروری ھے کہ اسے ہٹا لے، پس اگر زخم چھرے یا ھاتھوں پر ھو تو ان کو دھولے اور اگر سر یا پیروں کے اوپر والے حصے پر ھوکہ جس کا مسح واجب ھے تو اس کا مسح کرے اور زخم کی جگہ پر جبیرہ کے احکام کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ۳۴۲ اگر اعضائے وضو پر زخم، چوٹ یا ٹوٹی ھوئی ہڈی نہ ھو لیکن کسی اور وجہ سے پانی ان کے لئے مضر ھو تو تیمم کرنا ضروری ھے۔

مسئلہ۳۴۳اگر اعضائے وضو میں سے کسی جگہ کی رگ کٹوا کر خون نکلوایا ھواور اس مقام کو ضرر کی وجہ سے نہ دھویا جاسکتا ھو تو اس پر زخم کے احکام جاری ھوں گے جن کا تذکرہ پچھلے مسائل میں ھو ا اور اگر کسی اور وجہ سے مثلا خون نہ رکنے کی وجہ سے اسے دھونا ممکن نہ ھوتو ضروری ھے کہ تیمم کرے۔

مسئلہ۳۴۴ اگر وضو یا غسل کی جگہ پر کوئی ایسی چیز چپک گئی ھو جس کا اتارنا ممکن نہ ھو یا باعثِ حرج ھو تو احتیاط واجب یہ ھے کہ وضو یا غسل ِجبیرہ بھی کرے اور تیمم بھی۔

مسئلہ۳۴۵ غسل میت کے علاوہ غسل کی تمام اقسام میں غسل ِجبیرہ وضوئے جبیرہ کی طرح ھے اور احتیاط واجب یہ ھے کہ اسے ترتیبی طریقے سے انجام دے، لیکن اگر بد ن میں زخم یا پھوڑا ھو تو چاھے اس مقام پر جبیرہ ھو یا نہ ھو، اگرچہ مکلف کے غسل یا تیمم میں سے کسی ایک کو انجام دینے پر صاحب اختیار ھونے کی دلیل ھے، لیکن احتیاط واجب یہ ھے کہ غسل کرے اور ٹوٹی ھوئی جگہ، زخم اور پھوڑے کاحکم غسل میں وھی ھے جو وضو میں چھرے اور ھاتھوں کے سلسلے میں بیان کیا جاچکاھے۔

مسئلہ۳۴۶ جس شخص کی ذمہ داری تیمم ھو اگر اس کے بعض اعضائے تیمم پر زخم یاپھوڑا یا ٹوٹی ھوئی ہڈی ھو تو ضروری ھے کہ وضوئے جبیرہ کے احکام کے مطابق تیمم ِجبیرہ انجام دے۔

مسئلہ۳۴۷ جس شخص کے لئے وضوئے جبیرہ یا غسل ِجبیرہ کے ساتھ نماز پڑھنا ضروری ھو، اگر جانتاھو کہ نماز کے آخری وقت تک اس کا عذر دور نھیں ھوگا، تو وہ اول وقت میں نماز پڑھ سکتاھے، لیکن اگر امید ھو کہ آخر وقت تک عذر بر طرف ھو جائے گا تو بہتر ھے کہ صبر کرلے اور عذر برطرف نہ ھونے کی صورت میں نماز کو آخر وقت میں وضوئے جبیرہ یا غسل جبیرہ کے ساتھ انجام دے، اور اگر اول وقت میں نماز پڑھ چکا ھو اور آخر وقت میں عذر بر طرف ھوجائے تو ضروری ھے کہ وضو یا غسل کرکے دوبارہ نماز پڑھے۔

مسئلہ۳۴۸ اگر کسی شخص نے آنکھ کی بیماری کی وجہ سے پلکیں چپکا کر رکھی ھو ں یا آنکھ میں درد کی وجہ سے پانی اس کے لئے مضر ھو تو ضروری ھے کہ تیمم کرے۔

مسئلہ۳۴۹ جو شخص نہ جانتا ھو کہ آیا اس کا وظیفہ تیمم ھے یا وضو ئے جبیرہ تو ضروری ھے کہ احتیاط کرتے ھوئے وضو بھی کرے اور تیمم بھی کرے۔

مسئلہ۳۵۰ جونمازیں انسان نے وضوء جبیرہ سے پڑھی ھوں اور آخر وقت تک عذر باقی رھا ھو، صحیح ھیں اور بعد کی نمازوں کو بھی اگر تمام وقت میں عذر باقی رھے تو اسی وضو سے پڑھ سکتا ھے اور جب بھی عذر ختم ھوجائے احتیاط واجب کی بنا پر بعد کی نمازوں کے لئے وضو کرے۔

واجب غسل

واجب غسل سات ھیں :

۱) غسل جنابت ۲) غسل حیض ۳) غسل نفاس

۴) غسل استحاضہ ۵) غسل مس میت ۶) غسل میت

۷) وہ غسل جو نذر، قسم یا ان جیسی چیزوں کی وجہ سے واجب ھوجائے۔

جنابت کے احکام

مسئلہ۳۵۱ انسان دو چیزوں سے جنب ھوتا ھے:

۱) جماع

Presented by Ziaraat.Com

۲) منی کے خارج ہونے سے، خواہ وہ نیند کی حالت میں نکلے یا بیداری میں، کم ہو یا زیادہ، شہوت سے نکلے یا بغیر شہوت کے، اختیار سے نکلے یا بغیر اختیار کے۔

مسئلہ۳۵۲اگر کسی مرد کے بدن سے کوئی رطوبت خارج ہو اور وہ یہ نہ جانتا ہوکہ منی ہے یا پیشاب یا کوئی اور چیز، اگر وہ رطوبت شہوت کے ساتھ اور اچھل کر نکلے اور اس کے نکلنے کے بعد بدن سست پڑ جائے تو وہ رطوبت منی کا حکم رکھتی ہے، لیکن اگر ان تین علامتوں میں سے ساری یا کچھ موجود نہ ہوں تو وہ رطوبت منی کے حکم میں نہیں آئے گی، لیکن اگر بیمار ہو اور وہ رطوبت شہوت کے ساتھ نکلی ہو تو چاہے اچھل کر نہ نکلی ہواور اس کے نکلنے کے بعد جسم سست نہ پڑا ہو، تب بھی منی کے حکم میں ہے اور اگر عورت شہوت کے ساتھ انزال کرے تو اس پر غسل جنابت واجب ہے۔

مسئلہ۳۵۳اگر کسی ایسے مرد کے مقام پیشاب سے جو بیمار نہ ہو کوئی ایسا پانی خارج ہو، جس میں ان مذکورہ بالا تین علامات میں سے کوئی ایک علامت موجود ہو لیکن نہ جانتا ہو کہ بقیہ علامات بھی اس میں موجود ہیں یا نہیں، تو اگر اس پانی کے خارج ہونے سے پہلے اس نے وضو کیا ہوا ہو تو وہی وضو کافی ہے اور اگر وضو نہیں کیا تھا تو صرف وضو کرنا کافی ہے۔

مسئلہ۳۵۴ منی خارج ہونے کے بعد انسان کے لئے پیشاب کرنا مستحب ہے اور اگر پیشاب نہ کرے اور غسل کے بعد اس سے کوئی رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں نہ جانتا ہوکہ منی ہے یا کوئی اور رطوبت تو وہ رطوبت منی کا حکم رکھتی ہے۔

مسئلہ۳۵۵ اگر کوئی شخص جماع کرے اور عضو تناسل ختنہ گاہ کی مقدار تک یا اس سے زیادہ عورت کی شرمگاہ میں داخل ہوجائے تو خواہ یہ دخول فرج میں ہو یا دبر میں، دونوں جنب ہو جائیں گے، اگرچہ منی بھی خارج نہ ہوئی ہو اور اگر مرد سے جماع کرے تو پہلے سے باوضو نہ ہونے کی صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ وضو بھی کرے اور غسل بھی ورنہ غسل کرنا کافی ہے۔ مذکورہ بالا حکم میں بالغ ونابالغ، عاقل ودیوانے اور با ارادہ یا بے ارادہ کے درمیان کوئی فرق نہیں۔

مسئلہ۳۵۶ اگر کسی کو شک ہو کہ عضو تناسل ختنہ گاہ تک داخل ہوا ہے یا نہیں، تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

مسئلہ۳۵۷ اگر کوئی شخص کسی حیوان کے ساتھ وطی کرے اور اس کی منی خارج ہو تو صرف غسل کرنا کافی ہے اور اگر منی خارج نہ ہو لیکن وطی سے پہلے با وضو ہو تب بھی صرف غسل کافی ہے اور اگر باوضو نہ ہو تو بنا بر احتیاط واجب وضو بھی کرے اور غسل بھی۔

مسئلہ۳۵۸ اگر منی اپنی جگہ سے حرکت کرے لیکن خارج نہ ہو یا انسان کو شک ہو کہ منی خارج ہوئی ہے یا نہیں تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

مسئلہ۳۵۹ جو شخص غسل نہ کرسکتا ہو لیکن تیمم کر سکتا ہو، وہ نما زکا وقت داخل ہونے کے بعد بھی اپنی بیوی سے جماع کر سکتاہے۔

مسئلہ۳۶۰ اگر کوئی شخص اپنے لباس میں منی دیکھے اور جانتا ہو کہ اس کی اپنی منی ہے اور اس کے لئے غسل نہ کیا ہو تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور جن نمازوں کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ اس نے منی خارج ہونے کے بعد پڑھی ہیں، اگر وقت باقی ہو تو ادا کرلے اور اگر وقت گزر چکا ہو تو ان نمازوں کی قضا کرے، لیکن جن نمازوں کے بارے میں احتمال ہو کہ منی خارج ہونے سے پہلے پڑھی ہیں ان کی ادا یاقضا نہیں۔

وہ چیزیں جو جنب پر حرام ہیں

مسئلہ۳۶۱ پانچ چیزیں جنب شخص پر حرام ہیں:

۱) اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کے الفاظ، اللہ تعالی کے نام، خواہ کسی بھی زبان میں ہو اور باقی اسمائے حسنی سے مس کرنا۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ پیغمبروں، ائمہ اور حضرت زھرا علیھا السلام کے ناموں سے بھی اپنا بدن مس نہ کرے۔

۲) مسجدا لحرام اور مسجد النبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں جانا، خواہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل آئے۔

۳) دوسری مسجدوں میں ٹھہرنا، لیکن اگر ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل آئے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اسی طرح ائمہ علیھم السلام کے حرم میں ٹھہرنا حرام ہے اور

Presented by Ziaraat.Com

احتیاط واجب یہ ھے کہ ائمہ علیھم السلام کے حرم میں، حتی ایک دروازے سے داخل ھوکر دوسرے دروازے سے نکلنے کی حد تک بھی نہ جائے۔
۴) کسی چیز کو مسجد میں رکھنے کے لئے اور اسی طرح بنا بر احتیاط واجب کسی چیز کو مسجد سے اٹھانے کے لئے داخل ھونا۔
۵) ان آیات میں سے کسی آیت کا پڑھنا جن کے پڑھنے سے سجدہ واجب ھو جاتا ھے اور وہ آیات چار سورتوں میں ھیں :
۱) قرآن مجید کی ۳۲ویں سورہ (الٓمٓ تنزیل) ۲) قرآن مجید کی ۴۱ویں سورہ(حٰمٓ سجدہ)
۳) قرآن مجید کی ۵۳ویں سورہ (والنجم) ۴) قرآن مجیدکی ۹۶ویں سورہ (إقرا)
اور بنابر احتیاط واجب ان چار سورتوں کا بقیہ حصہ پڑھنے سے پرھیز کرے۔ یہاں تک کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو ان سوروں کو قصد سے، بلکہ ان کے بعض حصوں کو ان سوروں کے قصد سے پڑھنے سے بھی پرھیز کرے۔

وہ چیزیں جو جنب شخص پر مکروہ ھیں

مسئلہ۳۶۲ نو چیزیں جنب شخص کے لئے مکروہ ھیں :
۱، ۲)کھانا اور پینا، لیکن وضو کرلے یا ھاتھ دھو لے تو مکروہ نھیں ھے۔
۳) ان سوروں کی سات سے زیادہ آیات کی تلاوت کرنا جن میں واجب سجدہ نھیں ھے۔
۴) بدن کا کوئی حصہ قرآن کی جلد، حاشیے یا حروف قرآن کی درمیانی جگھوں سے مس کرنا۔
۵) قرآ ن ساتھ رکھنا۔
۶) سونا، لیکن اگر وضو کرلے یا پانی نہ ھونے کے باعث غسل کے بدلے تیمم کرلے تو مکروہ نھیں۔
۷) مھندی اور اس جیسی چیزوں سے خضاب کرنا۔
۸) بدن پر تیل ملنا۔
۹) محتلم ھونے، یعنی نیند میں منی نکلنے کے بعد جماع کرنا۔

غسل جنابت

مسئلہ۳۶۳غسل جنابت بذات خود مستحب ھے اور ان واجبات کی وجہ سے واجب ھوجاتاھے جن کے لئے طھارت شرط ھے۔ ھاں، نماز میت، سجدۂ سھو سوائے اس سجدہ سھوکے جو بھولے ھوئے تشھد کے لئے ھوتا ھے، سجدہ شکر اور قرآن کے واجب سجدوں کے لئے غسل جنابت ضروری نھیں ھے۔
مسئلہ۳۶۴یہ ضروری نھیں کہ غسل کرتے وقت نیت کرے کہ واجب غسل کر رھا ھے یا مستحب، بلکہ اگر قصد قربت (جس کی تفصیل وضو کے احکام میں گزر چکی ھے)اور خلوص کے ساتھ غسل کرے تو کافی ھے۔
مسئلہ۳۶۵ اگر کسی شخص کو یقین ھو یا اس بات پر شرعی دلیل قائم ھوجائے کہ نما زکا وقت داخل ھو چکاھے اور واجب کی نیت سے غسل کرلے، لیکن اس کا ارادہ وجوب سے مقید نہ ھو اور بعد میں معلوم ھو کہ غسل وقت سے پھلے کر لیا ھے تو اس کا غسل صحیح ھے۔
مسئلہ۳۶۶ غسل چاھے واجب ھو یا مستحب دو طریقوں سے انجام دیا جاسکتا ھے:
۱)ترتیبی ۲) ارتماسی

غسل ترتیبی

مسئلہ۳۶۷غسل ترتیبی میں غسل کی نیت سے پھلے سر اور گردن اور بعد میں بدن دھونا ضروری ھے اور بنابر احتیاط واجب بدن کو پھلے دائیں طرف اور بعد میں بائیں طرف سے دھوئے۔ اگر جان بوجہ کر یا بھولے سے یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے سر کو بدن کے بعد دھوئے تو یہ دھونا کافی ھوگا لیکن بدن کو دوبارہ دھونا ضروری ھے اور اگر دائیں طرف کو بائیں طرف کے بعد دھوئے تو بنابر

Presented by Ziaraat.Com

احتیاط واجب بائیں طرف کو دوبارہ دھوئے۔ پانی کے اندر تینوں اعضاء کو غسل کی نیت سے حرکت دینے سے غسل ترتیبی کا ہوجانا محل اشکال ہے۔

مسئلہ۳۶۸بنا بر احتیاط واجب آدھی ناف اور آدھی شرمگاہ کو دائیں طرف اور آدھی کو بائیں طرف کے ساتھ دھوئے اور بہتر یہ ہے کہ تمام ناف اور تمام شرمگاہ کو دونوں اطراف کے ساتھ دھوئے۔

مسئلہ۳۶۹ اس بات کا یقین پیدا کرنے کے لئے کہ تینوں حصوں یعنی سر وگردن، دائیں طرف اور بائیں‌طرف کو اچھی طرح دھو لیا ہے، جس حصے کو دھو ئے اس کے ساتھ دوسرے حصے کی کچھ مقدار بھی دھولے، بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ گردن کے دائیں کے طرف کے پورے حصے کو بدن کے دائیں حصے اور گردن کے بائیں طرف کے پورے حصے کو بدن کے بائیں حصے کے ساتھ دھوئے۔

مسئلہ۳۷۰ اگرغسل کرنے بعد معلوم ہو کہ بدن کاکچھ حصہ نہیں‌دھلاہے اورمعلوم نہ ہوکہ وہ حصہ سر، دائیں جانب یا بائیں جانب میں سے کس جانب ہے توسر کودھوناضروری نہیں اوربائیں جانب میں‌جس حصے کے نہ دھلنے کا احتمال ہو اسے دھونا ضروری ہے اور دائیں جانب میں جس حصے کے نہ دھلنے کا احتمال ہو احتیاط کی بنا پر اسے بائیں جانب سے پہلے دھوئے۔

مسئلہ۳۷۱ اگرغسل کر نے کے بعدمعلوم ہو کہ بدن کا کچھ حصہ نہیں د ھلا تو اگروہ حصہ بائیں جانب میں ہو تو فقط اس حصے کو دھونا کافی ہے اور اگرو ہ حصہ دائیں جانب ہو تو اس حصے کو دھونے کے بعد احتیاط واجب کی بنا پر بائیں جانب کو بھی دھوئے اور اگروہ حصہ سر وگردن میں ہو تو اس حصے کو دھونے کے بعد بدن دھوئے اوراحتیاط واجب کی بنا پر دائیں جانب کو بائیں جانب سے پہلے دھوئے۔

مسئلہ۳۷۲ اگرکوئی شخص غسل مکمل ہونے سے پہلے بائیں جانب کی کچھ مقدار دھلنے میں شک کرے تو فقط اس مقدار کو دھونا کافی ہے لیکن اگربائیں جانب کی کچھ مقدار دھونے کے بعد دائیں جانب کی کچھ مقدار دھلنے میں شک کر ے تو احتیاط واجب کی بنا پراسے دھونے کے بعد بائیں جانب بھی دھوئے اور اگربدن کود ھوناشروع کرنے بعد سروگردن کی کچھ مقدار کے دھلنے میں شک کرے تو شک کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور اس کاغسل صحیح ہے۔

غسل ارتماسی

مسئلہ۳۷۳پورے بدن کوپانی میں ڈبو دینے سے غسل ارتماسی ہوجاتاہے اورجب پہلے سے جسم کاکچھ حصہ پانی میں موجودہواور پھرباقی جسم کوپانی میں ڈبوئے توغسل ارتماسی صحیح ہونے میں اشکال ہے اوراحتیاط واجب کی بنا پراس طرح غسل کرے کہ عرفاًکہاجائے کہ پورا بدن ایک ساتھ پانی میں ڈوباہے۔

مسئلہ۳۷۴۔غسل ارتماسی میں احتیاط واجب کی بنا پرضروری ہے کہ جسم کاپہلا حصہ پانی میں داخل ہونے سے لے کر آخری حصے کے داخل ہونے تک غسل کی نیت کوباقی رکھے۔

مسئلہ۳۷۵ اگرغسل ارتماسی کے بعدمعلوم ہوکہ بدن کے کسی حصے تک پانی نہیں پہنچاہے توچاہے اسے وہ جگہ معلوم ہویانہ ہو، دوبارہ غسل کرناضروری ہے۔

مسئلہ۳۷۶ اگرغسل ترتیبی کے لئے وقت نہ ہولیکن ارتماسی کے لئے وقت ہوتوضروری ہے کہ غسل ارتماسی کرے۔

مسئلہ۳۷۷ جس شخص نے حج یاعمرے کااحرام باندھاہو وہ غسل ارتماسی نہیں کرسکتا اور روزہ دارکے غسل ارتماسی کرنے کاحکم مسئلہ نمبر"۱۶۲۵" میں آئے گا۔

غسل کے احکام

مسئلہ۳۷۸ غسل ارتماسی یاترتیبی سے پہلے پورے بدن کاپاک ہونالازم نہیں بلکہ غسل کی نیت سے معتصم پانی میں غوطہ لگانے یااس پانی کوبدن پرڈالنے سے بدن پاک ہوجائے توغسل صحیح ہے اورمعتصم اس پانی کوکہتے ہیں جو نجاست سے فقط مل جانے سے نجس نہیں ہوتا، جیسے بارش کاپانی،کراورجاری پانی۔

مسئلہ۳۷۹ حرام سے جنب ہونے والااگرگرم پانی سے غسل کرے توپسینہ آنے کے باوجوداس کاغسل صحیح ہے اوراحتیاط مستحب ہے کہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۳۸۰ اگرغسل میں بدن کاکوئی حصہ دھلنے سے رہ جائے توغسل ارتماسی باطل ہے اورغسل ترتیبی کاحکم مسئلہ نمبر "۳۷۱" میں گذرچکاہے۔ ہاں، وہ حصے جنھیں عرفاً باطن سمجھا جاتا ہے جیسے ناک اورکان کے اندرونی حصے، ان کودھوناضروری نہیں ہے۔

مسئلہ۳۸۱ جس حصے کے بارے میں شک ہو کہ بدن کا ظاھری حصہ ہے یا باطنی حصہ، اگرمعلوم ہوکہ پہلے ظاھر تھا تو اسے دھوناضروری ہے اور اگر معلوم ہو کہ ظاھر نہیں تھا تو دھونا ضروری نہیں ہے اور اگر گذشتہ حالت معلوم نہ ہو تو بنا براحتیاط واجب اسے دھوئے۔

مسئلہ۳۸۲ اگرگوشوارہ اوراس جیسی چیزوں کے سوراخ اس قدر کشادہ ہوں کہ سوراخ کااندرونی حصہ ظاہر شمار ہوتا ہو تو اسے دھوناضروری ہے اوراس صورت کے علاوہ اسے دھوناضروری نہیں۔

مسئلہ۳۸۳ہروہ چیزجوپانی پہنچنے میں رکاوٹ بنتی ہواسے بدن سے صاف کرناضروری ہے اوراگراس چیزکے صاف ہونے کایقین کئے بغیرغسل ارتماسی کرے تو دوبارہ غسل کرناضروری ہے اوراگرغسل ترتیبی کرے تواس کاحکم مسئلہ نمبر "۳۷۲" میں گذرچکاہے۔

مسئلہ۳۸۴ اگرغسل کرتے ہوئے شک کرے کہ پانی پہنچنے میں رکاوٹ بننے والی کوئی چیزاس کے بدن پرھے یا نہیں توضروری ہے کہ تحقیق کرے یہاں تک کہ اسے اطمینان ہوجائے کہ اس کے بدن پرکوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

مسئلہ۳۸۵ بدن کاجزشمار ہونے والے چھوٹے چھوٹے بالوں کوغسل میں دھوناضروری ہے اورلمبے بالوں کا دھونا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر پانی کسی طریقے سے بال ترکئے بغیرکھال تک پہنچ جائے توغسل صحیح ہے،لیکن اگربال گیلے کئے بغیرکھال تک پانی پہنچاناممکن نہ ہوتوضروری ہے کہ بدن تک پانی پہنچانے کے لئے ان بالوں کوبھی دھوئے۔

مسئلہ۳۸۶ وضوصحیح ہونے کی تمام گذشتہ شرائط غسل صحیح ہونے میں بھی شرط ھیں، جیسے پانی کا پاک اورمباح ہونا، لیکن غسل میں ضروری نہیں ہے کہ بدن کو اوپر سے نیچے کی جانب دھویا جائے اور اس کے علاوہ غسل ترتیبی میں ایک حصہ د ھونے کے فوراًبعد دوسراحصہ دھونا بھی ضروری نہیں ہے، لہٰذا اگرسرو گردن دھونے کے بعد وقفہ کرے اورکچھ دیر بعد بدن دھوئے یاداياںحصہ دھوئے پھر کچھ دیر صبرکرنے کے بعد بایاں حصہ دھوئے توکوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں، جو شخص پیشاب وپاخانہ روکنے پر قدرت نہ رکھتاھو اگرغسل کر نے اورنماز پڑھنے کی مدت تک روک سکے تو ضروری ہے کہ فوراًغسل مکمل کرے اور اس کے بعدفوراً نماز بھی پڑھے۔

مسئلہ۳۸۷ جو شخص حمام کے مالک کی اجرت نہ د ینے کا ارادہ رکھتا ہو یا اس کی اجازت لئے بغیرادھار کی نیت سے حمام میں غسل کرے تواگرچہ بعدمیں حمام کے مالک کوراضی کرلے، اس کاغسل باطل ہے۔

مسئلہ۳۸۸ اگرحمام کا مالک حمام میں ادھار غسل کرنے پر راضی ہو لیکن کوئی شخص اس کا ادھار ادا نہ کرنے یا مال حرام سے ادا کرنے کے ارادے سے غسل کرے تو اس کاغسل باطل ہے۔

مسئلہ۳۸۹ اگرحمام کے مالک کو ایسے مال سے اجرت دے جس کا خمس ادا نہ کیا گیا ہو تو یہ حرام ہے اوراس کاغسل باطل ہے۔

مسئلہ۳۹۰ اگرحمام میں حوض کے پانی میں پاخانے کے مقام کو صاف کرے اورغسل کرنے سے پہلے شک کرے کہ اس وجہ سے اب مالک غسل کرنے پر راضی ہے یا نہیں تو اس کا غسل باطل ہے، مگر یہ کہ غسل کرنے سے پہلے حمام کے مالک کوراضی کرلے۔

مسئلہ۳۹۱ اگرشک کرے کہ غسل کیا یا نہیں تو ضروری ہے کہ غسل کرے، لیکن اگرغسل کرنے کے بعد اس کے صحیح ہونے میں شک کرے تواگر احتمال دے کہ غسل کرتے وقت متوجہ تھا تو اس کا غسل صحیح ہے۔

مسئلہ۳۹۲ اگرغسل کے دوران پیشاب جیسا کوئی حدث اصغر صادر ہو تو احتیاط واجب کی بنا پرغسل مکمل کرنے کے بعد غسل کا اعادہ کرنے کے ساتھ ساتھ وضو بھی کرے مگر یہ کہ غسل ترتیبی سے غسل ارتماسی کی طرف عدول کرلے۔

مسئلہ۳۹۳ اگر وقت تنگ ہونے کی وجہ سے مکلف کی ذمہ داری تیمم کرنا تھی لیکن وہ اس خیال سے کہ غسل اور نمازکے لئے وقت ہے غسل کرے تو اگر اس نے جنابت سے طہارت حاصل کرنے یاقرآن پڑھنے وغیرہ کے ارادے سے غسل کیا ہو تو صحیح ہے، لیکن اگرموجودہ نمازپڑھنے کے لئے

Presented by Ziaraat.Com

اس طرح کے ارادے سے غسل کرے کہ اگریہ نماز واجب نہ ہوتی تو اس کا غسل کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا تو اس صورت میں اس کا غسل باطل ہے۔

مسئلہ۳۹۴ جو شخص جنب ہوا ہو اور اس نے نماز پڑھی ہو، اگر شک کرے کہ اس نے غسل کیا ہے یا نہیں تو اگر احتمال دے کہ نماز شروع کرتے وقت اس جانب متوجہ تھا تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن بعد والی نمازوں کے لئے غسل کرنا ضروری ہے اور اگر نمازکے بعد حدث اصغر صادر ہوا ہو تو ضروری ہے کہ وضو بھی کرے اور پڑھی ہوئی نماز کو بھی وقت باقی ہونے کی صورت میں دھرائے اور اگر وقت گذر چکا ہو تو اس کی قضا کرے۔

مسئلہ۳۹۵ جس پرچندغسل واجب ہوں وہ ان کو علیحدہ علیحدہ انجام دے سکتا ہے، لیکن پہلے غسل کے بعد باقی غسلوں کے لئے وجوب کی نیت نہ کرے اوراسی طرح سب کی نیت سے ایک غسل بھی کرسکتاہے، بلکہ اگران میں سے کسی خاص غسل کی نیت کرے تو باقی غسلوں کے لئے بھی کافی ہے۔

مسئلہ۳۹۶ اگر بدن پر کسی جگہ قرآنی آیت یاخداوند متعال کا نام لکھا ہو اور غسل ترتیبی کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ پانی اس طرح بدن پر ڈالے کہ اس حصے سے بدن کا کوئی حصہ مس نہ ہو اور اگر ترتیبی وضو کرناچاہے اوراعضائے وضو پرکہیں آیت قرآنی لکھی ہو تب بھی یہی حکم ہے اور اگر خدوند متعال کا نام ہو تب بھی احتیاط واجب کی بنا پریہی حکم ہے اورغسل ووضومیں انبیاء، ائمہ اورحضرت زہراء ع کے ناموں کے سلسلے میں احتیاط کا خیال رکھنا مستحب ہے۔

مسئلہ۳۹۷ جس شخص نے غسل جنابت کیا ہو ضروری ہے کہ وہ نمازکے لئے وضو نہ کرے، بلکہ استحاضہ متوسطہ کے غسل کے علاوہ واجب غسلوں اور مسئلہ نمبر "۶۵۰" میں آنے والے مستحب غسلوں کے ساتھ بھی بغیر وضو نماز پڑھ سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ وضو بھی کرے۔

استحاضہ

عورت کو آنے والے خونوں میں سے ایک خون استحاضہ ہے اورجس عورت کوخون استحاضہ آئے اسے مستحاضہ کہتے ہیں۔

مسئلہ۳۹۸ خون استحاضہ اکثر اوقات زرد اور سرد ہوتا ہے اور شدت اورجلن کے بغیرآنے کے علاوہ گاڑھا بھی نہیں ہوتا ہے لیکن ممکن ہے کبھی سیاہ یا سرخ اور گرم وگاڑھا ہو اور شدت وجلن کے ساتھ آئے۔

مسئلہ۳۹۹ استحاضہ کی تین قسمیں ہیں: قلیلہ،متوسطہ اورکثیرہ۔

استحاضہ قلیلہ: یہ ہے کہ جو روئی عورت اپنے ساتھ رکھتی ہے خون فقط اس کے اوپر والے حصے کو آلودہ کرے اوراندر تک سرایت نہ کرے۔

استحاضہ متوسطہ: یہ ہے کہ خون روئی میں سرایت کرجائے چاہے کسی ایک کونے میں ہی، لیکن عورتیں خون سے بچنے کے لئے عموماً جو کپڑا یا اس جیسی چیز باندھتی ہیں، اس تک نہ پہنچے۔

استحاضہ کثیرہ: یہ ہے کہ خون روئی میں سرایت کرکے کپڑے تک پہنچ جائے۔

احکام استحاضہ

مسئلہ۴۰۰ استحاضہ قلیلہ والی عورت کے لئے ضروری ہے کہ ہر نمازکے لئے وضوکرے اور احتیاط واجب کی بنا پر روئی تبدیل کرے اور اگر شرمگاہ کے ظاہری حصے پر خون لگا ہو تو اسے پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ۴۰۱ استحاضہ متوسطہ والی عورت کے لئے ضروری ہے کہ ہر نماز صبح کے لئے غسل کرے اور دوسری صبح تک سابقہ مسئلے میں مذکورہ استحاضہ قلیلہ کے وظیفے پرعمل کرے اورجب بھی نماز صبح کے علاوہ کسی دوسری نماز سے پہلے یہ صورت حال پیش آئے تواس نمازکے لئے غسل کرے اوردوسری صبح تک اپنی نمازوں کے لئے استحاضہ قلیلہ والے کام انجام دے۔

جس نماز سے پہلے غسل ضروری تھا اگر عمداً یا بھول کر غسل نہ کرے تو بعد والی نماز سے پہلے غسل کرے، چاہے خون آرہا ہو یا رک چکا ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۴۰۲استحاضہ کثیرہ والی عورت کے لئے سابقہ مسئلے میں استحاضہ متوسطہ کے مذکورہ احکام پر عمل کرنے کے علاوہ احتیاط واجب کی بنا پر ہر نماز کے لئے کپڑے کو تبدیل یا پاک کر نا بھی ضروری ھے اورضروری ھے کہ ایک غسل نمازظھر وعصر کے لئے اور ایک نماز مغرب وعشا کے لئے انجام دے اور نماز ظھر وعصر اوراسی طرح مغرب وعشا کے درمیان وقفہ نہ کرے اور اگر وقفہ کردے تو دوسری نماز چاھے عصر ھو یا عشاء، اس کے لئے غسل کرے اور استحاضہ کثیرہ میں غسل، وضو کی جگہ کافی ھے۔

مسئلہ۴۰۳اگر خون استحاضہ وقتِ نماز سے پھلے بھی آیا ھو تو اگر عورت نے اس خون کے لئے وضو یا غسل نہ کیا ھو تو ضروری ھے کہ نماز سے پھلے وضو یا غسل کرے اگر چہ اس وقت مستحاضہ نہ ھو۔

مسئلہ۴۰۴جس مستحاضہ متوسطہ کے لئے وضواور غسل ضروری ھے، ان دونوں میں سے جسے بھی پھلے انجام دے صحیح ھے، لیکن بہترھے کہ پھلے وضوکرے۔ھاں، مستحاضہ کثیرہ اگروضوکرناچاھے توضروری ھے کہ غسل سے پھلے کرے۔

مسئلہ۴۰۵مستحاضہ قلیلہ اگر نماز صبح کے بعد متوسطہ ھوجائے تو ضروری ھے کہ نماز ظھر وعصر کے لئے غسل کرے اوراگر نماز ظھر وع۔صر کے بعد متوسطہ ھوجائے تو ضروری ھے کہ نماز مغرب وعشا کے لئے غسل کرے۔

مسئلہ۴۰۶اگرمستحاضہ قلیلہ یامتوسطہ نمازِ صبح کے بعدکثیرہ ھوجائے تو ضروری ھے کہ ایک غسل نماز ظھر وعصر کے لئے اور ایک غسل نماز مغرب وعشا کے لئے کرے اور اگر نماز ظھر وعصر کے بعد کثیرہ ھوجائے تو ضروری ھے کہ نماز مغرب وعشا کے لئے غسل کرے۔

مسئلہ۴۰۷ مستحاضہ کثیرہ یامتوسطہ جب نماز کا وقت داخل ھونے تک اپنی حالت پرباقی ھو، اگرنمازکاوقت داخل ھونے سے پھلے نمازکے لئے غسل کرے توباطل ھے لیکن اذان صبح سے تھوڑی دیرپھلے جائزھے کہ قصدرجاء سے غسل کرکے نمازشب پڑھے اورطلوع فجرکے بعداحتیاط واجب کی بنا پرنمازصبح کے لئے غسل کااعادہ کرناضروری ھے۔

مسئلہ۴۰۸مستحاضہ عورت پرنمازیومیہ ،جس کاحکم گذرچکاھے ،کے علاوہ ھرواجب ومستحب نماز کے لئے ضروری ھے کہ مستحاضہ کے لئے ذکرشدہ تمام کاموں کوانجام دے اورمستحاضہ کثیرہ وضوبھی کرے۔ اسی طرح اگرپڑھی ھوئی نمازیومیہ کو احتیاطاً دوبارہ پڑھنا چاھے یافرادیٰ پڑھی ھوئی نمازیومیہ کوباجماعت پڑھناچاھے تب بھی یھی حکم ھے اوراگراس نمازکوایسی فریضہ یومیہ کے وقت میں پڑھناچاھے جس کے لئے غسل کیاھے تواحتیاط واجب کی بنا پردوبارہ غسل کرے۔ھاں، اگرنمازکے فوراً بعدنمازاحتیاط،بھولا ھواسجدہ ،بھولا ھواتشھد یا تشھد بھولنے کی وجہ سے واجب ھونے والا سجدۂ سھو انجام دے تو استحاضہ والے کام انجام دیناضروری نھیں ھیں اورنمازکے سجدہ سھوکے لئے استحاضہ کے کام بجالانا ضروری نھیں ھیں۔

مسئلہ۴۰۹جس مستحاضہ کاخون رک گیاھواس کے لئے فقط پھلی نمازکے لئے مستحاضہ والے کام کرناضروری ھیں اوربعدوالی نمازوں کے لئے لازم نھیں ھیں۔

مسئلہ۴۱۰ اگرمستحاضہ کواپنے استحاضہ کی قسم معلوم نہ ھو تونماز پڑھتے وقت ضروری ھے کہ یااحتیاط کے مطابق عمل کرے یااپنے استحاضہ کی تحقیق کرے مثلاتھوڑی روئی شرمگاہ میں داخل کرنے کے بعدنکالے اوراستحاضہ کی تینوں قسموں میں سے اپنے استحاضہ کی قسم معلوم ھونے کے بعداس قسم کے وظیفے پرعمل کرے، لیکن اگریہ جانتی ھوکہ جس وقت تک وہ نمازپڑھے گی اس کے استحاضہ میں تبدیلی واقع نہ ھوگی تووہ نمازکاوقت داخل ھونے سے پھلے بھی اپنے استحا ضہ کی تحقیق کرسکتی ھے۔

مسئلہ۴۱۱ اگرمستحاضہ اپنے استحاضہ کی تحقیق کئے بغیرنمازمیں مشغول ھوجائے تواگرقصدقربت ھو اور اس نے اپنے وظیفے کے مطابق عمل کیاھو، مثلاًاس کااستحاضہ قلیلہ ھو اور اس نے استحاضہ قلیلہ کے وظیفے کے مطابق عمل کیا ھو تو اس کی نمازصحیح ھے اوراگرقصدقربت نہ ھویااپنے وظیفے کے مطابق عمل نہ کیاھومثلاً اس کااستحاضہ متوسطہ ھواوراس نے استحاضہ قلیلہ کے وظیفے پرعمل کیاھوتواس کی نمازباطل ھے۔

مسئلہ۴۱۲ اگرمستحاضہ اپنے استحاضہ کی تحقیق نہ کرسکتی ھو اور نہ ھی یہ جانتی ھوکہ اس کااستحاضہ کس قسم کاھے تواحتیاط واجب یہ ھے کہ زیادہ والا وظیفہ انجام دے تاکہ یقین ھوجائے کہ اس نے اپنی شرعی ذمہ داری انجام دے دی ھے، مثلااگرنہ جانتی ھوکہ اس کااستحاضہ قلیلہ ھے یامتوسطہ

Presented by Ziaraat.Com

تواستحاضہ متوسطہ والے کاموں کوانجام دے اوراگرنہ جانتی ہوکہ اس کااستحاضہ متوسطہ ہے یاکثیرہ تواستحاضہ کثیرہ والے کام انجام دینے کے علاوہ ہرنمازکیلئے وضو بھی کرے، لیکن اگرجانتی ہوکہ پہلے اس کااستحاضہ کس قسم کاتھاضروری ہے کہ اس قسم کے وظیفہ کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ۴۱۳اگرخون استحاضہ ابتدائی مرحلہ میں اندرھی موجودھواورباھرنہ آئے توعورت کے غسل یاوضوکوباطل نہیں کرتااوراگرخون کی تھوڑی سی مقداربھی باھرآجائے تووضواورغسل کوباطل کردیتی ھے۔

مسئلہ۴۱۴اگر مستحاضہ عورت نماز کے بعد اپنی تحقیق کرے اور خون نہ ہو تو اگرچہ جانتی ہو کہ خون دوبار ہ آئے گا تب بھی اسی پہلے والے وضوسے نماز پڑھ سکتی ھے۔

مسئلہ۴۱۵مستحاضہ اگرجانتی ہوکہ جب سے اس نے وضویاغسل شروع کیاھے خون باھرنہیں آیاھے تووہ نماز کو اس وقت تک موٴخرکرسکتی ھے جب تک اسے اس حالت کے باقی رھنے کاعلم ہو۔

مسئلہ۴۱۶ اگرمستحاضہ جانتی ہوکہ نماز کا وقت گذرنے سے پہلے مکمل طورپرپاک ہوجائے گی یانمازپڑھنے کی مقدارمیں اس کاخون رک جائے گا توضروری ھے کہ صبرکرے اورنمازاس وقت پڑھے جب پاک ہو۔

مسئلہ۴۱۷اگروضواورغسل کے بعدخون باھرآنارک جائے اورمستحاضہ جانتی ہوکہ اگرنمازمیں اتنی تاخیر کرے کہ جس وقت میں وضو، غسل اور اس کے بعد نماز ادا کی جا سکے، تو مکمل پاک ہوجائے گی توضروری ھے کہ نمازمیں تاخیر کرے اور جب مکمل پاک ہوجائے تو دوبارہ وضو اور غسل کرکے نماز پڑھے اوراگر وقتِ نماز تنگ ہوجائے تودوبارہ وضو اور غسل کرناضروری نہیں ھے، بلکہ احتیاط واجب کی بنا پرغسل کی نیت سے اوراسی طرح وضوکی نیت سے تیمم کرکے نمازپڑھے۔

مسئلہ۴۱۸مستحاضہ کثیرہ اورمتوسطہ جب مکمل طورپرخون سے پاک ہوجائے توضروری ھے کہ غسل کرے، لیکن اگرجانتی ہوکہ آخری نمازکے لئے غسل شروع کرنے کے بعدسے خون نہیں آیاھے اوروہ مکمل پاک ہوگئی ھے تودوبارہ غسل کرنالازم نہیں ھے۔

مسئلہ۴۱۹ مستحاضہ قلیلہ ،متوسطہ اورکثیرہ کے لئے ضروری ھے کہ اپنے وظیفہ پرعمل کرنے کے بعدنمازمیں تاخیر نہ کرے سوائے اس مورد کے جو مسئلہ نمبر"۴۱۵" میں گذرچکا ھے، لیکن نمازسے پہلے اذان واقامت کھنے میں کوئی حرج نہیںھے اورنمازمیں قنوت اوراس جیسے دوسرے مستحب کام بھی انجام دے سکتی ھے اوراگرنمازکے واجب اجزاء کی مقدارمیں پاک ہوتواحتیاط مستحب ھے کہ مستحبات کوترک کرے۔

مسئلہ۴۲۰۔اگرمستحاضہ اپنے وضویاغسل کے وظیفے اور نمازکے درمیان وقفہ کردے توضروری ھے کہ اپنے وظیفے کے مطابق دوبارہ وضویاغسل کرکے بلافاصلہ نمازمیں مشغول ہوجائے، سوائے اس کے کہ جانتی ہوکہ اس حالت پر باقی ھے جومسئلہ نمبر "۴۱۵" میں گذرچکی ھے۔

مسئلہ۴۲۱ اگرخون استحاضہ کااخراج مسلسل جاری رھے اورمنقطع نہ ہوتوضررنہ ہونے کی صورت میں ضروری ھے کہ غسل کے بعدخون کوباھرآنے سے روکے اورلاپرواھی کرنے کی صورت میں خون باھرآجائے توضروری ھے کہ دوبارہ غسل کرے اوراگرنمازبھی پڑھ لی ہوتودوبارہ پڑھے۔

مسئلہ۴۲۲اگرغسل کرتے ہوئے خون نہ رکے توغسل صحیح ھے لیکن اگرغسل کے دوران استحاضہ متوسطہ کثیرہ ہو جائے تو شروع سے غسل کرنا ضروری ھے۔

مسئلہ۴۲۳احتیاط مستحب ھے کہ مستحاضہ، روزے والے پورے دن میں جتنا ممکن ہوخون کو باھر آنے سے روکے۔

مسئلہ۴۲۴مستحاضہ کثیرہ کاروزہ اس حالت میں صحیح ھے جب وہ دن کی نمازوں کے واجب غسل انجام دے اوراسی طرح احتیاط واجب کی بنا پرجس دن روزہ رکھنے کا ارادہ ہو اس سے پہلے والی رات میں نمازِ مغرب و عشا کے لئے بھی غسل کرے۔

مسئلہ۴۲۵اگرنمازعصرکے بعدمستحاضہ ہوجائے اورغروب تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ صحیح ھے۔

مسئلہ۴۲۶اگرمستحاضہ قلیلہ، نمازسے پہلے متوسطہ یاکثیرہ ہوجائے تو ضروری ھے کہ مستحاضہ متوسطہ یاکثیرہ کے سلسلے میں مذکورہ احکام پر عمل کرے اوراگراستحاضہ متوسطہ کثیرہ

Presented by Ziaraat.Com

ھوجائے توضروری ھے کہ مستحاضہ کثیرہ کے کام انجام دے۔ لہٰذا اگر استحاضہ متوسطہ کے لئے غسل کیاھوتواس کافائدہ نہیں ھے اورکثیرہ کے لئے دوبارہ غسل کرناضروری ھے۔

مسئلہ۴۲۷اگرنمازکے دوران مستحاضہ متوسطہ، کثیرہ ھوجائے توضروری ھے کہ نماز توڑ دے اور استحاضہ کثیرہ کا غسل اوراس کے دوسرے کام انجام دے کردوبارہ نمازپڑھے اوراحتیاط مستحب کی بنا پرغسل سے پہلے وضوکرے اور اگر غسل کے لئے وقت نہ ھو تو ضروری ھے کہ وضوکرکے غسل کے بدلے تیمم کرے اوراگرتیمم کیلئے بھی وقت نہ ھوتو احتیاط واجب کی بنا پراسی حالت میں نمازتمام کرے، لیکن وقت ختم ھونے کے بعدقضاکرناضروری ھے۔

اسی طرح اگرنمازکے دوران مستحاضہ قلیلہ، متوسطہ یاکثیرہ ھوجائے توضروری ھے کہ نمازتوڑ دے اور مستحاضہ متوسطہ یا کثیرہ کے وظائف انجام دے۔

مسئلہ۴۲۸اگرنمازکے دوران خون رک جائے اورمستحاضہ کومعلوم نہ ھوکہ اندربھی بند ھوا یا نہیں اور نماز کے بعد معلوم ھوکہ بندھوگیاتھاتووضواورغسل میں سے جو وظیفہ تھااسے انجام دے کردوبارہ نمازپڑھے۔

مسئلہ۴۲۹اگرمستحاضہ کثیرہ، متوسطہ ھوجائے توضروری ھے کہ پھلی نمازکیلئے کثیرہ والے اوربعدوالی نمازوں کے لئے متوسطہ والے کام انجام دے، مثلا اگرنماز ظھرسے پہلے مستحاضہ کثیرہ، متوسطہ ھو جائے تو ضروری ھے کہ نماز ظھر کے لئے غسل کرے اور نماز عصر، مغرب اورعشا کے لئے وضو کرے، لیکن اگر نماز ظھر کے لئے غسل نہ کرے اورفقط نماز عصر پڑھنے کا وقت باقی ھو تونماز عصرکے لئے غسل کرناضروری ھے اور اگر نماز عصر کے لئے بھی غسل نہ کرے تو ضروری ھے کہ نماز مغرب کے لئے غسل کرے اور اگر اس کے لئے بھی غسل نہ کرے اورفقط نمازعشا پڑھنے کاوقت ھو تو نماز عشا کے لئے غسل کرناضروری ھے۔

مسئلہ۴۳۰اگرھرنمازسے پھلے مستحاضہ کثیرہ کا خون رک جاتا ھو اور دوبارہ آجاتاھوتوخون رکنے کے وقت میں اگر غسل کرکے نمازپڑھی جا سکتی ھو تو ضروری ھے کہ اس وقت کے دوران ھی غسل کرکے نمازپڑھے اوراگرخون رکنے کا وقفہ اتناطویل نہ ھوکہ طھارت کرکے نمازپڑھ سکے تووھی ایک غسل کافی ھے اوراگرغسل اورنمازکے کچھ حصے کے لئے وقت ھو تو احتیاط واجب کی بناپراس وقت میں غسل کرے نمازپڑھے۔

مسئلہ۴۳۱اگرمستحاضہ کثیرہ، قلیلہ ھوجائے توضروری ھے کہ پہلے نمازکے لئے کثیرہ والے اوربعدوالی نمازوں کے لئے قلیلہ والے کام انجام دے اوراگرمستحاضہ متوسطہ، قلیلہ ھوجائے توبھی ضروری ھے کہ پھلی نمازکے لئے متوسطہ کے وظیفے اور بعد والی نمازوں کے لئے قلیلہ کے وظیفے پر عمل کرے۔

مسئلہ۴۳۲اگرمستحاضہ اپنے واجب وظیفے میں سے کوئی ایک کام بھی ترک کرے تواس کی نمازباطل ھے۔

مسئلہ۴۳۳جس مستحاضہ نے نمازکے لئے وضویاغسل کیاھے احتیاط واجب کی بنا پر حالت اختیار میں اپنے بدن کے کسی حصے کو قرآن کی عبارت سے مس نہیں کرسکتی اور اضطرار کی صورت میں جائز ھے، لیکن احتیاط کی بنا پر وضو کرنا ضروری ھے۔

مسئلہ۴۳۴جس مستحاضہ نے اپناواجب غسل انجام دیاھے اس کے لئے مسجد میں‌جانا،مسجدمیں ٹھھرنا، واجب سجدے والی آیت کی تلاوت کرنااوراس کے شوھرکے لئے اس سے نزدیکی کرنا حلال ھے، اگرچہ اس نے نماز ادا کرنے کے لئے انجام دئے جانے والے دوسرے کام مثلاً روئی اور کپڑا تبدیل کرنے کا کام انجام نہ دیا ھو اور بنا بر اقویٰ یہ سارے کام غسل کے بغیربھی جائز ھیں اگرچہ ترک کرنا احوط ھے۔

مسئلہ۴۳۵ اگرمستحاضہ کثیرہ اورمتوسطہ نمازکے وقت سے پہلے واجب سجدے والی آیت پڑھنا،مسجدجانایااس کاشوھراس سے نزدیکی کرناچاھے تو احتیاط مستحب ھے کہ وہ عورت غسل کرلے۔

مسئلہ۴۳۶مستحاضہ پرنمازآیات واجب ھے اورنمازآیات کے لئے بھی وہ تمام کام ضروری ھیں جونمازیومیہ کے لئے گزرچکے ھیں اوراحتیاط کی بنا پرمستحاضہ کثیرہ وضوبھی کرے۔

مسئلہ۴۳۷جب بھی مستحاضہ پرنمازیومیہ کے اوقات میں نمازآیات واجب ھوجائے اور دونوں نمازوں کو بلافاصلہ پڑھنا چاھے تب بھی ضروری ھے کہ یومیہ اورآیات دونوں نمازوں کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ مستحاضہ کے وظائف پر عمل کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۴۳۸مستحاضہ کے لئے ضروری ہے کہ قضا نمازوں کی ادائیگی پاک ہونے تک موٴخرکردے اورقضاکے لئے وقت تنگ ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ ہرقضانمازکے لئے ادانمازکے واجبات بجالائے۔

مسئلہ۴۳۹اگرعورت جانتی ہوکہ اسے آنے والاخون زخم کاخون نہیں ہے اورشرعاً اس پرحیض ونفاس کا حکم بھی نہیں ہے توضروری ہے کہ استحاضہ کے احکام پر عمل کرے، بلکہ اگر شک ہو کہ خون استحاضہ ہے یادوسرے خونوں سے کوئی تو ان کی علامت نہ ہونے کی صورت میں احتیاط واجب کی بنا پراستحاضہ کے کام انجام دے۔

حیض

حیض وہ خون ہے جو غالباً ہر مہینے چند دنوں کے لئے عورتوں کے رحم سے خارج ہوتا ہے۔ عورت کو جب حیض کا خون آئے تو اسے حائض کہتے ہیں۔

مسئلہ۴۴۰حیض کا خون عموماً گاڑھا و گرم ہوتا ہے اور اس کا رنگ سیاہ یا سرخ ہوتا ہے۔ یہ شدت اور تھوڑی سی جلن کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔

مسئلہ۴۴۱ ساٹھ برس پورے کرنے کے بعد عورت یائسہ ہو جاتی ہے، چنانچہ اس کے بعد اسے جو خون آئے وہ حیض نہیں ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ پچاس سال مکمل ہوجانے کے بعدسے ساٹھ سال کی عمر پوری ہونے تک یائسہ اور غیر یائسہ دونوں کے احکام پر عمل کرے چاھے قریشی ہو یا غیر قریشی، لہٰذا اس دوران اگر علاماتِ حیض کے ساتھ یا ایام عادت میں خون آئے تو احتیاط واجب کی بنا پر ان کاموں کو ترک کر دے جنھیں حائض ترک کرتی ہے اور مستحاضہ کے افعال بھی بجا لائے۔

مسئلہ۴۴۲اگر کسی لڑکی کو نو سال کی عمر تک پھنچنے سے پہلے خون آئے تو وہ حیض نہیں ہے۔

مسئلہ۴۴۳حاملہ اور بچے کو دودھ پلانے والی عورت کو بھی حیض آنا ممکن ہے اور حاملہ وغیر حاملہ کے درمیان احکام حیض میں کوئی فرق نہیں ہے۔ہاں، اگر حاملہ عورت اپنی عادت کے ایام شروع ہونے کے بیس روز بعد حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کے لئے ضروری ہے کہ حائضہ پر حرام کاموں کو ترک کردے اور مستحاضہ کے افعال بھی بجالائے۔

مسئلہ۴۴۴جس لڑکی کو معلوم نہ ہو کہ وہ نو سال کی ہو چکی ہے یا نہیں ، اگر اسے ایسا خون آئے جس میں حیض کی علامات نہ ہوں تو وہ حیض نہیں ہے اور اگر اس خون میں حیض کی علامات موجود ہوں تو وہ حیض ہے اور شرعاً اس کی عمر پورے نو سال ہوگئی ہے۔

مسئلہ۴۴۵جس عورت کو شک ہو کہ یائسہ ہوگئی ہے یا نہیں، اگر وہ خون دیکھے اور نہ جانتی ہو کہ یہ حیض ہے یا نہیں تو اس کی ذمہ داری ہے کہ خود کو یائسہ نہ سمجھے۔

مسئلہ۴۴۶حیض کی مدت تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہیں ہوسکتی۔

مسئلہ۴۴۷حیض کے لئے ضروری ہے کہ پہلے تین دن لگاتار آئے، لہٰذا اگر مثال کے طور پر کسی عورت کو دو دن خون آئے پھر ایک دن نہ آئے اور پھر ایک دن خون آجائے تو وہ حیض نہیں ہے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوسری صورت جیسی صورتحال میں ان کاموں کو ترک کردے جنھیں حائض ترک کرتی ہے اور مستحاضہ کے افعال بھی بجا لائے۔

مسئلہ۴۴۸حیض کی ابتدا میں خون کا باھر آنا ضروری ہے، لیکن یہ ضروری نہیں کہ پورے تین دن خون نکلتا رھے، بلکہ اگر شرم گاہ میں بھی خون موجود ہو تو کافی ہے۔ہاں، خون کا رحم میں ہونا کافی نہیں ہے، البتہ اگر تین دنوں میں تھوڑے سے وقت کے لئے کوئی عورت پاک ہو بھی جائے جیسا کہ عورتوں کے درمیان معمول ہے تب بھی وہ حیض ہے۔

مسئلہ۴۴۹ضروری نہیں ہے کہ عورت پہلی اور چوتھی رات کو بھی خون دیکھے لیکن یہ ضروری ہے کہ دوسری اور تیسری رات کو خون منقطع نہ ہو۔ پس اگر پہلے دن اذان صبح کے وقت سے تیسرے دن غروب ِآفتاب تک متواتر خون آتا رھے اور کسی وقت قطع نہ ہو تو بغیر کسی اشکال کے وہ حیض ہے۔ اسی طرح سے اگر پہلے دن دوپہر سے خون آنا شروع ہو اور چوتھے دن اسی وقت قطع ہو تو وہ بھی حیض ہے، لیکن اگر طلوع آفتاب سے شروع ہو کر تیسرے دن غروب تک رھے تو احتیاط

Presented by Ziaraat.Com

واجب کی بنا پر ان کاموں کو ترک کر دے جنھیں حائض ترک کرتی ھے اور مستحاضہ کے افعال بھی بجالائے۔

مسئلہ۴۵۰اگر کوئی عورت تین دن متواتر علامات حیض کے ساتھ یا عادت کے ایام میں خون دیکھے اور پاک ھوجائے، چنانچہ اگر وہ دوبارہ علاماتِ حیض کے ساتھ یا عادت کے ایام میں خون دیکھے تو جن دنوں میں وہ خون دیکھے اور جن دنوں میں وہ پاک ھو، ان تمام دنوں کو ملاکر اگر دس دنوں سے زیادہ نہ ھوں تو جن دنوں میں وہ پاک تھی، وہ بھی حیض ھے۔

مسئلہ۴۵۱ اگر کسی عورت کو تین دن سے زیادہ اور دس دن سے کم خون آئے اور اسے یہ علم نہ ھو کہ یہ خون پھوڑے یا زخم کا ھے یا حیض کا، تو اگر خون میں علامات حیض موجود ھوں یا ایام عادت ھوں تو ضروری ھے کہ اسے حیض قرار دے۔ اس صورت کے علاوہ اگر جانتی ھو کہ سابقہ حالت طھارت تھی یا سابقہ حالت کو نہ جانتی ھو تو اپنے آپ کو پاک سمجھے اور اگر جانتی ھو کہ سابقہ حالت حیض تھی تو جھاں تک سابقہ حالت کے تمام خون اور مشکوک خون کا شرعاً حیض ھونا ممکن ھو، اسے حیض قرار دے۔

مسئلہ۴۵۲اگر کوئی عورت خون دیکھے جسے تین دن نہ گزرے ھوں اور جس کے بارے میں اسے علم نہ ھو کہ زخم کا خون ھے یا حیض کا اور ایامِ عادت میں نہ ھو اور اس میں صفات حیض نہ ھوں، تواگر سابقہ حالت حیض ھو جیسا کہ سابقہ مسئلے میں بیان ھوچکا، تو ضروری ھے کہ اسے حیض قرار دے ورنہ ضروری ھے کہ اپنی عبادات کو بجالائے۔

مسئلہ۴۵۳اگر کسی عورت کو خون آئے اور اسے شک ھو کہ یہ خون حیض ھے یا استحاضہ ، تو اس میں حیض کی شرائط موجود ھونے کی صورت میں ضروری ھے کہ اسے حیض قرار دے۔

مسئلہ۴۵۴اگر کسی عورت کو خون آئے اور اسے یہ معلوم نہ ھو کہ یہ حیض ھے یا بکارت کا خون ، توضروری ھے کہ یااپنے بارے میں تحقیق کرے یعنی روئی کی کچھ مقدار شرمگاہ میں رکھے اور تھوڑی دیر انتظار کرے پھر روئی باھر نکالے، پس اگر خون روئی کے اطراف میں لگا ھو تو خون بکارت ھے اور اگر خون ساری روئی تک پھنچ چکا ھو تو حیض ھے اور یا احتیاط کرتے ھوئے ان کاموں کو بھی ترک کرے جو حائضہ پر حرام ھیں اور ان اعمال کو بھی انجام دے جو پاک عورت پر واجب ھیں۔

مسئلہ۴۵۵اگر کسی عورت کو تین دن سے کم خون آئے اور پاک ھو جائے اور پھر تین دن تک ایام عادت یا علاماتِ حیض کے ساتھ آئے تو دوسرا خون حیض ھے اور پھلا خون اگرچہ ایام عادت میں ھو حیض نھیں ھے۔

حائضہ کے احکام

مسئلہ۴۵۶حائضہ پر چند چیزیں حرام ھیں:

اوّل: نماز جیسی عبادات جن کے لئے وضو، غسل یا تیمم کرنا پڑتا ھے۔ ان عبادات کے حرام ھونے سے مراد یہ ھے کہ انھیںحکم خدا کی بجاآوری اور مطلوبیتِ شرعی کے قصد سے انجام دینا جائز نھیں ھے۔ لیکن نماز میت جیسی عبادات جن کے لئے وضو، غسل یا تیمم ضروری نھیں ھے، انھیں انجام دینے میں کوئی حرج نھیں ھے۔

دوم:احکامِ جنابت میں مذکورہ تمام چیزیں جو مجنب پر حرام ھیں۔

سوم:فرج میں جماع جو کہ مرد و عورت دونوں پر حرام ھے چاھے ختنہ گاہ کی مقدار سے بھی کم دخول ھو اور منی بھی نہ نکلے اور احتیاط واجب کی بنا پر حائضہ کے ساتھ پشت کی جانب سے بھی وطی کرنے میں اجتناب کرے۔ ھاں، حائضہ سے نزدیکی کے علاوہ بوسہ دینے اور چھیڑ چھاڑ جیسی لذت حاصل کرنے میں کوئی حرج نھیں ھے۔

مسئلہ۴۵۷جماع کرنا ان ایام میں بھی حرام ھے جب عورت کا حیض قطعی نہ ھو لیکن اس پر شرعاً خون کو حیض سمجھنا ضروری ھو، لھٰذا جو عورت دس دن سے زیادہ خون دیکھے اور آئندہ آنے والے حکم کی بنا پر ان میں سے اپنی رشتہ دار خواتین کے حیض کی عادت والے ایام کو حیض قرار دینا ضروری ھو تو ان ایام میں اس کا شوھر اس سے نزدیکی نھیں کرسکتا ھے۔

مسئلہ۴۵۸اگر مرد بیوی سے حالت حیض میں نزدیکی کرے تو احتیاط مستحب کی بنا پر ایام حیض کے پھلے حصے میںاٹھارہ، دوسرے حصّے میں نو اور تیسرے حصے میں ساڑے چار چنے کے برابر سکہ دار سونا بطور کفارہ ادا کرے۔ مثلاً جس عورت کو چہ دن حیض آتا ھو اگر اس کا شوھر پھلی

Presented by Ziaraat.Com

اور دوسری رات یا دن میں اس سے جماع کرے تو اٹھارہ چنے کے برابر سونا، تیسری اور چوتھی رات یا دن میں نَو چنے اور پانچویں اور چھٹی رات یا دن میں نزدیکی کرے تو ساڑھے چار چنے کے برابر سونا دے اور عورت پر کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ۴۵۹احتیاط مستحب کی بنا پر حائضہ کے ساتھ پشت کی جانب سے نزدیکی کرنے کا کفارہ سابقہ مسئلے کے مطابق ادا کرے۔

مسئلہ۴۶۰اگر سکہ دار سونا نہ ہو تو اس کی قیمت ادا کرے اور اگر اس کی قیمت میں، جماع کرتے وقت اور فقیر کو ادا کرتے وقت اختلاف ہو تو فقیر کو ادا کرتے وقت کی قیمت حساب کرے۔

مسئلہ۴۶۱اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ ایام حیض کے پہلے، دوسرے اور تیسرے ہر حصّے میں جماع کرے تو احتیاط مستحب کی بنا پر ہر حصّے کا کفارہ دے جو مجموعاً ساڑھے اکتیس چنے ہیں۔

مسئلہ۴۶۲اگر حائضہ سے متعدد بار نزدیکی کرے تو احتیاط مستحب ہے کہ ہر جماع کے لئے علیحدہ کفارہ دے۔

مسئلہ۴۶۳اگر مرد نزدیکی کے دوران مطلع ہو جائے کہ بیوی حائضہ ہوگئی ہے تو ضروری ہے کہ فوراً اس سے جدا ہو جائے اور اگر جدا نہ ہو تو احتیاط مستحب کی بنا پر کفارہ دے۔

مسئلہ۴۶۴اگرمرد حائضہ عورت سے زنا کرے یا نامحرم حائضہ کو بیوی سمجھ کر اس کے ساتھ جماع کرے تو احتیاط مستحب کی بنا پر کفارہ دے۔

مسئلہ۴۶۵جو شخص کفارہ دینے کی قدرت نہ رکھتا ہو احتیاط مستحب کی بنا پر ایک فقیر کو صدقہ دے اور اگر یہ بھی نہ کرسکے تو استغفار کرے۔

مسئلہ۴۶۶اگر کوئی شخص جاہل قاصر ہونے کی وجہ سے یا بھول کر اپنی بیوی سے حالت حیض میں نزدیکی کرے تو کفارہ نہیں ہے، لیکن جاہلِ مقصر میں محل اشکال ہے۔

مسئلہ۴۶۷اگر بیوی کو حائضہ سمجھتے ہوئے اس سے نزدیکی کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ حائضہ نہیں تھی تو کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ۴۶۸اگر عورت کو حالتِ حیض میں طلاق دے تو جیسا کہ طلاق کے احکام میں بتایا جائے گا، ایسی طلاق باطل ہے۔

مسئلہ۴۶۹ گر عورت خود کے بارے میں حائضہ ہونے یا پاک ہونے کی خبر دے تو قبول کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ۴۷۰اگر عورت نماز پڑھتے ہوئے حائضہ ہو جائے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ۴۷۱ اگر عورت نماز پڑھتے ہوئے شک کرے کہ حائضہ ہوئی یا نہیں تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن اگر نماز کے بعد معلوم ہو کہ نماز کے دوران حائضہ ہوگئی تھی تو اس حالت میں پڑھی ہوئی نماز باطل ہے۔

مسئلہ۴۷۲خون حیض سے پاک ہونے کے بعد اگر نماز اور دوسری عبادتیں جن کے لئے وضو، غسل یا تیمم ضروری ہوتا ہے، انجام دینا چاہے تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور اس کا طریقہ غسل جنابت کی طرح ہے اور احتیاط مستحب ہے کہ غسل سے پہلے وضو بھی کرے۔

مسئلہ۴۷۳حیض سے پاک ہونے کے بعد اگر چہ غسل نہ کیا ہو، عورت کو طلاق دینا صحیح ہے اور اس وقت اس کا شوھر اس سے جماع بھی کرسکتا ہے، لیکن جماع میں احتیاط واجب کی بنا پرضروری ہے شرمگاہ دھونے کے بعدھو اور احتیاط مستحب ہے کہ غسل سے پہلے، خصوصاً جب شدید خواھش نہ ھو، مجامعت نہ کرے۔ ھاں، مسجد میں ٹھہرنے اور قرآن کے حروف کو مس کرنے جیسے کام جو حائضہ پر حرام تھے، جب تک غسل نہ کرے حلال نہیں ہوں گے۔

مسئلہ۴۷۴اگر اتنا پانی نہ ہو جس سے وضو اور غسل دونوں کئے جا سکیں لیکن صرف غسل کرنے کے لئے کافی ہو تو غسل کرنا ضروری ہے اور احتیاط مستحب کی بنا پر وضوکے بدلے تیمم کرے اور اگر صرف وضو کرنے کے لئے پانی ہو اور غسل کے لئے نہ ہو تو ضروری ہے کہ وضو کرے اور غسل کے بدلے تیمم کرے اور اگر وضو اور غسل دونوں کے لئے پانی نہ ہو تو غسل اور وضو کے بدلے ایک ایک تیمم کرے۔

مسئلہ۴۷۵عورت نے جو نمازیں حالت حیض میں ترک کی ہیں ان کی قضا نہیں ہے اور نماز آیات کا حکم مسئلہ نمبر ”۱۵۱۴“ میں آئے گا، جب کہ رمضان کے روزوں کی قضا کرناضروری

Presented by Ziaraat.Com

ہے۔ہاں، معین نذر والے روزے یعنی نذر کی ہو کہ مثلاً فلاں دن روزہ رکھوں گی اور اسی دن حائضہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر قضا کرے۔

مسئلہ۴۷۶نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد عورت جانتی ہو کہ اگر دیر کی تو حائضہ ہو جائے گی تو ضروری ہے کہ فوراً نماز پڑھے اور اگر احتمال ہو تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے۔

مسئلہ۴۷۷اگر عورت اوّل وقت میں نماز پڑھنے میں تاخیر کرے اور اتنا وقت گذر جائے کہ وہ اپنے حال کے اعتبار سے ایک شرائط رکھنے والی اور مبطلات سے محفوظ نماز انجام دے سکتی ہو اور حائضہ ہو جائے تو اس نماز کی قضا واجب ہے ۔ احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم اس وقت بھی ہے جب وقت اتنا گذرا ہو کہ صرف حدث سے طہارت، چاہے تیمم کے ذ ریعے ہی سہی، کے ساتھ نماز ادا کر سکتی ہو، جب کہ اس کے لئے نماز کی باقی شرائط مثلاً ستر پوشی یا خبث سے طہارت کا انتظام کرنا ممکن نہ ہو۔

مسئلہ۴۷۸اگر عورت نماز کے آخر وقت میں خون سے پاک ہو جائے اور ابھی اتنا وقت باقی ہو کہ غسل کرکے ایک یا ایک سے زیادہ رکعت نماز پڑھی جا سکے تو ضروری ہے کہ نماز پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو اس کی قضا ضروری ہے۔

مسئلہ۴۷۹اگر حیض سے پاک ہونے کے بعد عورت کے پاس نماز کے وقت میں غسل کرنے کی گنجائش نہ ہو، لیکن تیمم کرکے وقت نماز میں نماز پڑھ سکتی ہو تو احتیاط واجب ہے کہ تیمم کر کے نماز پڑھے اور نہ پڑھنے کی صورت میں اس پر قضا نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی اور وجہ سے اس کی شرعی ذمہ داری تیمم ہو مثلاً اس کے لئے پانی مضر ہو تو واجب ہے کہ تیمم کر کے نماز پڑھے اور نہ پڑھنے کی صورت میں قضا واجب ہے۔

مسئلہ۴۸۰اگر حیض سے پاک ہونے کے بعد عورت شک کرے کہ نماز کے لئے وقت ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنی نماز پڑھے۔

مسئلہ۴۸۱ اگر اس خیال سے کہ نماز کے مقدمات فراہم کر کے ایک رکعت نماز کے لئے بھی وقت نہیں ہے، نماز نہ پڑھے، پھر بعد میں معلوم ہو کہ وقت تھا تو اس نماز کی قضا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ۴۸۲مستحب ہے کہ حائضہ، نماز کے وقت میں خود کو خون سے پاک کرے، روئی اور کپڑے کو تبدیل کرے، وضو کرے اور اگر وضو نہ کرسکتی ہو تو تیمم کرکے کسی پاک جگہ رو بقبلہ ہو کر بیٹھے اور نماز کی مقدار میں ذکر، تسبیح تہلیل اور حمد الٰہی میں مشغول ہو۔

مسئلہ۴۸۳حائضہ کے لئے مہندی اور اس جیسی چیز سے خضاب کرنا اور بدن کے کسی حصّے کو قرآن کے الفاظ کے درمیانی حصّوں سے مس کرنا مکروہ ہے۔ہاں، قرآن ساتھ رکھنے اور پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حائضہ عورتوں کی اقسام

مسئلہ۴۸۴ حائضہ عورتوں کی چھ قسمیں ہیں:

(اوّل) وقتیہ و عددیہ عادت والی عورت: یہ وہ عورت ہے جو مسلسل دو ماہ وقت معین پر خون دیکھے اور اس کے ایام حیض کی تعداد بھی دونوں مہینوں میں مساوی ہو مثلاً مسلسل دو ماہ مہینے کی پہلی سے ساتویں تک خون دیکھے۔

(دوم) و قتیہ عادت والی عورت: یہ وہ عورت ہے جو مسلسل دو ماہ تک وقت معین پر خون دیکھے لیکن دونوں مہینوں میں اس کے ایام حیض کی تعداد برابر نہ ہو مثلاً مسلسل دو ماہ پہلی سے خون دیکھے لیکن پہلے مہینے ساتویں اور دوسرے مہینے آٹھویں تاریخ کو خون سے پاک ہو۔

(سوم) عددیہ عادت والی عورت: یہ وہ عورت ہے جس کے ایام حیض کی تعداد مسلسل دو ماہ ایک دوسرے کے برابر ہو لیکن ان دونوںمہینوں میں خون دیکھنے کا وقت ایک نہ ہو مثلاً پہلے مہینے پہلی سے پانچویں تک اور دوسرے مہینے بارہ سے سترہ تاریخ تک خون دیکھے۔

اورایک مہینے میں دو مرتبہ مساوی ایام میں خون دیکھنے سے عادت طے ہونا محل اشکال ہے، مثلاً مہینے کی ابتدا میں پانچ روز اور دس یا زیادہ دنوں بعد دوبارہ پانچ روز خون دیکھے۔

(چھارم) مضطربہ: یہ وہ عورت ہے جس نے چند ماہ خون دیکھا ہو لیکن اس کی عادت ہی معین نہ ہوئی ہو یا پرانی عادت بگڑ گئی ہو اور نئی عادت طے نہ ہوئی ہو ۔

Presented by Ziaraat.Com

(پنجم) مبتدئہ: یہ وہ عورت ہے جس نے پهلی مرتبہ خون دیکھا ہو۔
(ششم)ناسیہ: یہ وہ عورت ہے جو اپنی عادت بھول گئی ہو
ان میں سے ہر ایک کے مخصوص احکام ہیں جو آئندہ مسائل میں بیان ہوں گے۔

۱۔وقتیہ و عددیہ عادت والی عورت

مسئلہ۴۸۵ وقتیہ و عددیہ عادت والی خواتین کی دو اقسام ہیں:

(اوّل) وہ عورت جو مسلسل دو ماہ وقت معین پر حیض دیکھے اور وقت معین پر پاک ہو جائے مثلاً مسلسل دو ماہ پہلی سے خون دیکھے اور ساتویں کو پاک ہو جائے۔ لہٰذا اس عورت کی عادت مهینے کی پہلی سے ساتویں تک ہے۔

(دوم) وہ عورت جو دو ماہ مسلسل وقت معین پر حیض دیکھے اور تین یا اس سے زیادہ دن گزرنے کے بعد ایک دن یا زیادہ ایام پاک رہے اور پھر دوبارہ حیض دیکھے لیکن خون والے اور درمیانی پاکی والے ایام کا مجموعہ دس دن سے زیادہ نہ ہو اور دونوں مهینوں میں خون والے اور درمیانی پاکی کے ایام کا مجموعہ برابر ہو۔ لہٰذا اس کی عادت ان تمام ایام کی ہے کہ جن میں خون دیکھا اور جن میں پاک رہی ہے، البتہ یہ ضروری نہیں ہے کہ دونوں مهینوں میں درمیانی پاکی کے ایام مساوی ہوں، مثلاً اگر پہلے مهینے پہلی سے تیسری تاریخ تک خون دیکھے اور پھر تین دن پاک گزرنے کے بعد دوبارہ تین دن خون دیکھے اور دوسرے مهینے تین دن خون دیکھنے کے بعد تین دن سے کم یا زیادہ پاک رہے اور دوبارہ خون دیکھے اور مجموعہ نو دن ہو تو اس صورت میں پورے نو دن حیض ہیں اور اس عورت کی عادت نو دن ہے۔

مسئلہ۴۸۶وقتیہ و عددیہ عادت والی عورت اگر اپنی عادت کے ایام میں یا عادت سے اتنا پہلے خون دیکھے کہ عرفاً کہا جائے کہ اس کی عادت جلدی آگئی ہے تو اگرچہ اس خون میں حیض کی علامات نہ ہوں تب بھی ضروری ہے کہ حائضہ کے سلسلے میں مذکورہ احکام پر عمل کرے۔ہاں، اگر بعد میں معلوم ہو کہ حیض نہیں تھا مثلاً تین دن پورے ہونے سے پہلے پاک ہو جائے تو ضروری ہے کہ جن عبادتوں کو ترک کیا تھا ان کی قضا کرے۔ یہی حکم اس وقت بھی ہے جب ایام عادت کی ابتدا میں تاخیر سے خون دیکھے لیکن عادت سے باھر نہ ہو، البتہ اگر ایام عادت کے تمام ہونے کے بعد خون دیکھے اور اس میں حیض کی کوئی علامت نہ ہو تو اگر ایام عادت کے ختم ہونے کے دو یا زیادہ دنوں کے بعد ہو تو حیض نہیں ہے اور اگردو دن سے کم مدت ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر تروک حائض اور افعال مستحاضہ میں جمع کرے۔

مسئلہ۴۸۷وقتیہ اور عددیہ عادت والی عورت اگر عادت کے تمام ایام کے ساتھ ساتھ عادت سے پہلے والے ایام میں حیض کی علامات کے ساتھ یا اس طرح خون دیکھے کہ عرفاً کہا جائے کہ اس کی عادت پہلے آگئی ہے اور عادت کے بعد کے ایام میں بھی حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے اور یہ سب مجموعی طور پر دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سب حیض ہے اور اگر زیادہ ہو تو فقط عادت والا خون حیض ہے اور اس سے پہلے اور بعد والا استحاضہ ہے۔ لہٰذا عادت سے پہلے اور بعد والے ایام میں ترک کی ہوئی عبادات کی قضا ضروری ہے۔

اگر عادت کے تمام ایام کے ساتھ عادت سے پہلے والے ایام میں حیض کی علامات کے ساتھ یا اس طرح کہ عرفاً کہا جائے کہ اس کی عادت پہلے آگئی ہے، خون دیکھے جو مجموعی طور پر دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سب حیض ہے اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو فقط عادت کے ایام حیض ہیں اور عادت سے پہلے والا خون استحاضہ ہے۔ لہٰذا ان ایام میں ترک کی ہوئی عبادات کی قضا ضروری ہے۔

اگر عادت کے تمام ایام کے ساتھ ساتھ عادت کے بعد بھی حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے جو مجموعی طور پر دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سب حیض ہے اور اگر عادت کے بعد والے خون میں حیض کی علامات نہ ہوں تو احتیاط واجب کی بنا پر عادت کے بعد والے ایام میں تروک حائض اور افعال استحاضہ میں جمع کرے، البتہ اگر مجموعہ دس دن سے زیادہ ہو جائے تو عادت والے ایام حیض اور باقی استحاضہ ہیں۔

مسئلہ۴۸۸وقتیہ اور عددیہ عادت والی عورت اگر عادت کے کچھ دن اور عادت سے اتنا پہلے کہ عرفاً کہا جائے کہ اس کی عادت جلدی آگئی ہے یا عادت سے پہلے حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے جو مجموعی طور پر دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سب حیض ہے اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو عادت کے ایام میں آئے ہوئے خون کے ساتھ عادت سے پہلے والے جن ایام کا مجموعہ اس کی عادت کے

Presented by Ziaraat.Com

برابر ہو وہ حیض ہے بشرطیکہ عادت سے پہلے والے خون کے بارے میں عرفاً کہا جاتا ہو کہ اس کی عادت جلدی آگئی ہے یا اس میں حیض کی علامات ہوں اور ان سے پہلے والے ایام کو استحاضہ شمار کرے۔

اور اگر عادت کے کچھ دن اور اس کے بعد چند دن خون دیکھے جو مجموعی طور پر دس دن سے زیادہ نہ ہو اور عادت کے بعد والے خون میں حیض کی علامات بھی موجود ہوں تو سب کا سب حیض ہے اور اگر عادت کے بعد والے خون میں حیض کی علامات موجود نہ ہوں، تو عادت اور اس کے بعد والے جتنے ایام مل کر عادت کے دنوں کی تعداد بنتی ہوان کو حیض قرار دے اور اس کے بعد دسویں دن تک احتیاط واجب کی بنا پر تروک حائض اور اعمال مستحاضہ میں جمع کرے ۔ ہاں، اگر سب مل کر دس دن سے زیادہ ہو تو عادت کی مقدار کے ایام کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

مسئلہ۴۸۹جو عورت عادت والی ہو، اگر تین دن یا اس زیادہ خون دیکھنے کے بعد پاک ہو جائے اور دوبارہ خون دیکھے اور دونوں خونوں کے درمیان دس دن سے کم فاصلہ ہو اور خون دیکھنے والے ایام کے ساتھ درمیان میں پاک رہنے والے ایام کا مجموعہ دس دن سے زیادہ ہو مثلاً پانچ دن خون دیکھے پھر پانچ دن پاک رہے اور دوبارہ پانچ دن خون دیکھے تو اس کی چند صورتیں ہیں:

۱) پہلی مرتبہ دیکھا ہوا سارا خون عادت کے ایام میں ہو اور پاک ہونے کے بعد جو دوسرا خون دیکھا ہو وہ عادت کے دنوں میں نہ ہو، اس صورت میں پہلے والے سارے خون کو حیض اور دوسرے خون کو استحاضہ قرار دے۔ یہی حکم ہے جب پہلے خون کی کچھ مقدار عادت میں اور کچھ مقدار عادت سے پہلے دیکھے بشرطیکہ خون عادت سے اتنا پہلے دیکھے کہ عرفاً کہا جائے کہ اس کی عادت جلدی آگئی ہے یا حیض کی علامات کے ساتھ ہو، چاہے عادت سے پہلے ہو یا عادت کے بعد ہو۔

۲) پہلا خون عادت کے ایام میں نہ ہو اور دوسرے خون میں سے سارا یا کچھ خون پہلی صورت میں مذکورہ طریقے کے مطابق عادت کے دنوں میں ہو تو ضروری ہے کہ دوسری مرتبہ کے سارے خون کو حیض اور پہلے خون کو استحاضہ قرار دے۔

۳) پہلے اور دوسرے خون میں سے تھوڑی تھوڑی مقدار عادت کے ایام میں ہو اور پہلی مرتبہ کا جو خون عادت کے ایام میں ہو وہ تین دن سے کم نہ ہو تو اس صورت میں یہ مقدار درمیانی پاکی اور دوسری مرتبہ کے عادت میں آئے ہوئے خون کے ساتھ اگر دس دن سے زیادہ نہ ہو تو حیض ہے، جب کہ پہلے خون میں سے عادت سے پہلے والا اور دوسرے میں سے عادت کے بعد والا خون استحاضہ ہے مثلاً اگر اس کی عادت مہینے کی تیسری سے دسویں تک ہو تو جب مہینے کی پہلی سے چھٹی تک خون دیکھے پھر دو دن پاک رہے اس کے بعد پندرھویں تک خون دیکھے تو تین سے دس تک حیض ہے اور پہلے، دوسرے اور گیارہ سے پندرہ تک استحاضہ ہے۔

۴) پہلے اور دوسرے خون میں سے تھوڑی تھوڑی مقدار عادت میںہو لیکن پہلی مرتبہ کا جو خون عادت میں ہو تین دن سے کم ہو تو ضروری ہے کہ دونوں خونوں کے دوران تروک حائض اور اعمال استحاضہ میں جمع کرے اور درمیانی پاکی کے دوران تروک حائض اور افعال طاھرہ میں جمع کرے۔

مسئلہ۴۹۰وقتیہ و عددیہ عادت والی عورت اگر عادت میں خون نہ دیکھے اور عادت کے علاوہ کسی اور وقت اپنے حیض کے ایام کی مقدار میں خون دیکھے تو حیض کی علامات موجود ہونے کی صورت میں اس خون کو حیض قرار دے۔

مسئلہ۴۹۱ وقتیہ و عددیہ عادت والی عورت اگر اپنی عادت میں خون دیکھے جو تین دن سے کم نہ ہو لیکن اس خون کے ایام کی مقدار عادت کے ایام سے کم ہو یا زیادہ ہو اور پاک ہونے کے بعد دوبارہ عادت کے ایام کے برابر حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے تو اگر ان دونوں خون اور درمیان کی پاکی کے ایام کا مجموعہ دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سب کو حیض قرار دے اور زیادہ ہونے کی صورت میں عادت میں دیکھے ہوئے خون کو حیض اور باقی خون کو استحاضہ قرار دے۔

مسئلہ۴۹۲وقتیہ و عددیہ عادت والی عورت اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے تو جو خون عادت کے ایام میں دیکھا ہو وہ حیض ہے اگر چہ اس میں حیض کی علامات نہ ہوں اور جو خون عادت کے ایام کے بعد دیکھا ہے استحاضہ ہے اگر چہ اس میں حیض کی علامات ہوں مثلاً جس عورت کی عادت مہینے کی پہلی سے ساتویں تک ہو، اگر پہلی سے بارھویں تک خون دیکھے تو پہلے سات دن حیض ہیں اور بعد والے پانچ دن استحاضہ ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

۲۔وقتیہ عادت والی عورت

مسئلہ۴۹۳وقتیہ عادت والی عورتوں کی دو قسمیں ھیں:

(اوّل) ایسی عورت ھے جو دو ماہ مسلسل وقت معین پر خون دیکھے اور چند دنوں کے بعد پاک ہو جائے لیکن خون دیکھنے کے دنوں کی تعداد دونوں مہینوں میں مساوی نہ ہو، مثلاً دو ماہ مسلسل پہلی تاریخ سے خون حیض دیکھے لیکن پہلے مہینے ساتویں اور دوسرے مہینے آٹھویں تاریخ کو خون سے پاک ہو، لہٰذا اس عورت کے لئے ضروری ھے کہ مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے حیض کی عادت کا پہلا دن قرار دے۔

(دوم) ایسی عورت ھے جو مسلسل دو ماہ وقت معین سے تین یا زیادہ دن خون دیکھنے کے بعد پاک ہو جائے اور دوبارہ خون دیکھے اور خون والے تمام ایام اور درمیانی پاکی کے ایام کا مجموعہ دس دن سے زیادہ نہ ہو لیکن دوسرے مہینے میں پہلے کے مقابلے میں کم یا زیادہ ہو مثلاً پہلے مہینے آٹھ دن اور دوسرے مہینے نو دن ہو۔ ایسی عورت کے لئے ضروری ھے کہ مہینے کے پہلے دن کو حیض کا پہلا دن قرار دے۔

مسئلہ۴۹۴وقتیہ عادت والی عورت اگر اپنی عادت کے وقت یا اس سے اتنا پہلے خون دیکھے کہ عرفاً کہا جائے کہ اس کی عادت جلدی آگئی ھے یا ابتدا عادت میں اتنی تاخیر ہو کہ عرفاً کہا جائے کہ اس کی عادت میں تاخیر ہوگئی ھے تو اگرچہ اس خون میں حیض کی علامات نہ ہوں تب بھی ضروری ھے کہ حائضہ کے احکام پر عمل کرے۔ہاں، اگر بعد میں مثلاً تین دن سے پہلے پاک ہونے کی وجہ سے معلوم ہو جائے کہ حیض نہیں تھا تو ضروری ھے کہ ترک کی ہوئی عبادات کی قضا کرے۔

مسئلہ۴۹۵وقتیہ عادت والی عورت اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے اور حیض کی نشانیوں کے ذریعے حیض کو پہچان نہ سکتی ہو تو ضروری ھے کہ اپنی رشتہ دار خواتین، چاھے پدری ہوں یا مادری اور چاھے زندہ ہوں یا مر چکی ہوں، کے ایامِ عادت کی مقدار کو اپنا حیض قرار دے اور اگر ان کی عادت چھ یا سات دن نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ ان کی عادت اور چھ یا سات دن کے درمیان کی مدت میں حیض اور استحاضہ دونوں کے احکام پر عمل کرے۔ہاں، رشتہ دار خواتین کے حیض کی عادت کو اپنی عادت صرف اسی صورت میں قرار دے سکتی ھے جب ان سب کے ایام حیض کی تعداد مساوی ہو۔ لہٰذا، اگر ان کے ایام حیض کی مقدار مساوی نہ ہو مثلاً بعض کی عادت پانچ دن اور دوسروں کی عادت سات دن ہو تو ان کی عادت کو اپنے لئے حیض قرار نہیں دے سکتی ھے۔

مسئلہ۴۹۶جس وقتیہ عادت والی عورت نے اپنی رشتہ دار خواتین کی عادت کو اپنا حیض قرار دیا ھے اس کے لئے ضروری ھے کہ جو دن ہر ماہ اس کی عادت کا پہلا دن ہو اس دن کو حیض کا پہلا دن قرار دے۔ مثلاً جو عورت ہر ماہ پہلی تاریخ کو خون دیکھتی ہو اور کبھی سات اور کبھی آٹھ تاریخ کو پاک ہوتی ہو اگر کسی مہینے بارہ دن خون دیکھے اور اس کی رشتہ دار خواتین کی عادت سات دن ہو تو ضروری ھے کہ مہینے کے ابتدائی سات دنوں کو حیض اور باقی ایام کو استحاضہ قرار دے۔

مسئلہ۴۹۷جس عورت کو اپنی عادت رشتہ دار خواتین کی عادت کے مطابق قرار دینی ھے اگر اس کی رشتہ دار خواتین نہ ہوں یا ان کی عادت آپس میں مساوی نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ہر مہینے خون دیکھنے کے دن سے چھ یا سات دن تک حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

۳۔عددیہ عادت والی عورت

مسئلہ۴۹۸عددیہ عادت والی خواتین کی دو قسمیں ھیں:

(اوّل) وہ عورت ھے جس کے خون دیکھنے کے ایام کی تعداد مسلسل دو ماہ تک مساوی ہو لیکن خون دیکھنے کا وقت ایک نہ ہو تو اس صورت میں جن ایام میں خون دیکھا ہو وہ اس کی عادت ھیں۔ مثلاً پہلے مہینے پہلی سے پانچویں تاریخ تک اور دوسرے مہینے گیارھویں سے پندرھویں تک خون دیکھے تو اس کی عادت پانچ روز ہوگی۔

(دوم) وہ عورت ھے جو مسلسل دو ماہ تک تین یا زیادہ دن خون دیکھے اور ایک یا زیادہ روز پاک رھے اور دوبارہ خون دیکھے اور پہلے مہینے خون دیکھنے کا وقت دوسرے مہینے سے فرق رکھتا ہو تو اگر جن ایام میں خون دیکھا ھے ان کے ساتھ درمیانی پاکی کا مجموعہ دس دن سے زیادہ نہ ہو اور ان کے ایام بھی دونوں مہینوں میں برابر ہوں تو جن دنوں میں خون دیکھا ہو اور جن دنوں میں پاک رھی ہو سب کو اپنے حیض کی عادت قرار دے۔ البتہ یہ ضروری نہیں ھے کہ درمیانی پاکی کے ایام دونوں مہینوں میں برابر ہوں مثلاً اگر پہلے مہینے پہلی سے تیسری تاریخ تک خون دیکھنے کے بعد دو روز

Presented by Ziaraat.Com

پاک رھے پھر دوبارہ تین دن خون دیکھے اور دوسرے ماہ گیارھویں سے تیرھویں تک خون دیکھے اور دو دن یا اس سے زیادہ یا کم روز پاک رھے اور دوبارہ خون دیکھے اور مجموعہ آٹھ روز ھو تو اس کی عادت آٹہ روز ھے۔

اسی طرح مثلاً اگر ایک ماہ میں آٹھ روز خون دیکھے اور دوسرے ماہ چار دن خون دیکھے اور پاک ھو جائے اور دوبارہ خون دیکھے اور خون اور درمیانی پاکی والے ایام کا مجموعہ آٹہ روز ھو تو اس کی عادت آٹہ روز ھوگی۔

مسئلہ۴۹۹عددیہ عادت والی عورت اگر حیض کی نشانیوں کے ساتھ اپنی عادت کے عدد سے کم یا زیادہ دن خون دیکھے جو دس دن سے زیادہ نہ ھو تو ان سب کو حیض قرار دے اور اگر دس دن سے زیادہ ھو تو اگر دیکھا ھوا تمام خون حیض کی علامات کے ساتھ ھو تو ضروری ھے کہ خون دیکھنے کی ابتدا سے اپنی حیض کی عادت کے عدد کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے اور اگر دیکھا ھوا سارا خون ایک جیسا نہ ھو بلکہ چند روز خون حیض کی علامات کے ساتھ ھو اور چند روز استحاضہ کی علامات کے ساتھ تو اگر حیض کی نشانیوں والے خون کا عدد اس کی عادت کے برابر ھو تو ضروری ھے کہ اس کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے اور اگر حیض کی علامات والا خون عادت کے عدد سے زیادہ ھو تو فقط عادت کی مقدار کو حیض قرار دے اور اس سے زیادہ جس میں حیض کی علامات ھوں اور دس دن سے زیادہ نہ ھو تو احتیاط واجب کی بنا پر تروک حائض اور افعال مستحاضہ میں جمع کرے۔

اور اگر حیض کی نشانیوں والا خون تین دن سے کم نہ ھو لیکن اس کی عادت کے ایام سے کم ھو تو ضروری ھے کہ ان ایام کو حیض قرار دے اور اس کے بعد عادت کے عدد تک احتیاط واجب کی بنا پر تروک حائض اور اعمال مستحاضہ میں جمع کرے۔

۴۔ مضطربہ

مسئلہ۵۰۰مضطربہ یعنی وہ عورت جس نے چند ماہ خون دیکھا ھو اور اس کی عادت معین نہ ھوئی ھو یا اس کی عادت بگڑگئی ھو اور نئی عادت طے نہ ھوئی ھو۔ مضطربہ اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے اور اگر تمام خون حیض کی علامات کے ساتھ ھو تو اگر اس کی رشتہ دار عورتوں کی عادت چہ یا سات دن ھو تو ان ایام کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

اور اگر کم ھو مثلاً پانچ روز ھو تو ان کو حیض قرار دے اور احتیاط واجب کی بنا پر ان کی عادت اور چہ یا سات روز کے درمیان فرق میںجو کہ ایک یا دو دن ھیں جو کام حائض پر حرام ھیں ترک کرے اور استحاضہ کے کام انجام دے۔

اور اگر اس کی رشتہ دار خواتین کی عادت سات دن سے زیادہ ھو مثلاً نو دن ھو تو چہ یا سات دنوں کو حیض قرار دے اور احتیاط واجب کی بنا پر چہ یا سات اور ان کی عادت کے درمیان فرق میں جو کہ دو یا تین دن ھیں حائض پر حرام کاموں کو ترک کرے اور استحاضہ والے کام انجام دے۔

مسئلہ۵۰۱ مضطربہ اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے جن میں چند دن حیض کی علامات اور چند دن استحاضہ کی علامات موجود ھوں تو اگر حیض کی علامات والا خون تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ھو تو وہ سب خون حیض ھے۔ ھاں، اگرحیض کی علامات والے سارے خون کو حیض قرار نہ دیا جاسکتا ھو مثلاً پانچ دن حیض کی نشانیوں کے ساتھ، پھر پانچ دن استحاضہ کی نشانیوں کے ساتھ اور پھر دوبارہ پانچ دن حیض کی نشانیوں کے ساتھ خون دیکھے، تو اس صورت میں اگر کیفیت یہ ھو کہ حیض کی نشانیوں والے دونوں خون کو حیض قرار دینا ممکن ھو، اس طرح سے کہ ان میں سے ھر ایک تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ھو، تو ضروری ھے کہ ان دونوں خون میںاحتیاط کرتے ھوئے تروک حائض اور اعمال مستحاضہ میں جمع کر کے اور درمیان میں جو خون حیض کی علامات کے ساتھ نھیں ھے اسے استحاضہ قرار دے اور اگر ان میں سے فقط ایک کو حیض قرار دینا ممکن ھو تو پھر اسی کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

۵۔مبتدئہ

مسئلہ۵۰۲ مبتدئہ یعنی وہ عورت جس نے پھلی بار خون دیکھا ھو۔ ایسی عورت اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے اور سارا خون حیض کی علامات کے ساتھ ھو تو ضروری ھے کہ اپنی رشتہ دار خواتین کی عادت کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔ اگر اس کی کوئی رشتہ دار خاتون نہ ھو یا ان

Presented by Ziaraat.Com

کی عادت مختلف ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر تین دن کو حیض قرار دے اور پہلے مہینے دس دن تک اور بعد والے مہینوں میں چھ یا سات دن تک تروک حائض اور اعمال مستحاضہ میں جمع کرے۔

مسئلہ۵۰۳ مبتدئہ اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے اور ان میں سے چند دن حیض کی علامات کے ساتھ اور باقی چند دن استحاضہ کی علامات کے ساتھ ہو تو اگر حیض کی علامات والا خون تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سب حیض ھے، لیکن اگر حیض کی علامات والا خون ختم ہونے کے بعد درمیان میں دس دن گزر نے سے پہلے دوبارہ حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے مثلاً پانچ دن سیاہ خون، نو دن زرد خون اور دوبارہ پانچ دن سیاہ خون دیکھے تو ضروری ھے کہ درمیان والے خون کو استحاضہ قرار دے اور پہلے اور آخری خون میں احتیاط کرتے ہوئے تروک حائض اور اعمال مستحاضہ میں جمع کر کے۔

مسئلہ۵۰۴ مبتدئہ اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے کہ جس میں چند دن حیض کی نشانیاں اور باقی روز استحاضہ کی علامات ہوں اور حیض کی نشانیوں والا خون تین دن سے کم ہو تو تمام خون کو استحاضہ قرار دے۔

۶۔ ناسیہ

مسئلہ۵۰۵ ناسیہ کی تین اقسام ھیں:

۱) صرف عددیہ عادت والی عورت تھی اور عدد بھول گئی۔ اس صورت میں اگر حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے جو تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سب حیض ھے اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو جس مقدار کے بارے میں عادت ہونے کا احتمال ہو ضروری ھے کہ اسے حیض قرار دے اور اگر یہ مقدار چھ دن سے کم یا سات دن سے زیادہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر حیض کی احتمالی مقدار اور چھ یا سات میں سے جو اختیار کرے، ان کے درمیانی ایام میں تروک حائض اور افعال مستحاضہ میں جمع کرے۔

۲) صرف وقتیہ عادت والی عورت تھی اور وقت بھول گئی۔ تو اس صورت میں اگر حیض کی علامات والا خون دیکھے جو تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سب خون حیض ھے اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو اگر اتنا معلوم ہو کہ ان میں سے بعض اس کی عادت کے ایام ھی تھے تو ضروری ھے کہ تمام خون کے دوران تروک حائض اور اعمال مستحاضہ میں جمع کرے اگر چہ سب یا بعض خون میں حیض کی علامات نہ ہوں۔ یھی حکم اس وقت ھے جب معلوم نہ ہو لیکن احتمال ہو کہ یہ خون ایام عادت میں آیا ھے۔

اور اگر ایام عادت میں آنے کا احتمال بھی نہ ہو اور بعض میں حیض اور بعض میں استحاضہ کی علامات ہوں تو جس میں حیض کی علامات ہوں اگر وہ تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو تو اس سب کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے اور جب تمام خون میں حیض کی علامات ہوں اور وہ دس دن سے زیادہ ہو تو چھ یا سات روز تک حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

۳) وقتیہ و عددیہ عادت والی عورت تھی۔ اس کی تین صورتیں ھیں:

۱) فقط وقت بھول گئی تو اس کا وظیفہ وھی ھے جو دوسری قسم میں گزرا، سوائے یہ کہ خون علاماتِ حیض کے ساتھ ہو اور جانتی ہو کہ اس کی عادت کے ایام میں نھیں آیا اور دس دن سے زیادہ ہو تو اس صورت میں اگر اس کی عادت چھ یا سات روز ہو تو اس کو حیض قرار دے اور اگر اس سے کم ہو یا زیادہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کی عادت اور چھ یا سات میں سے جو اختیار کرے، کے درمیانی ایام میں تروکِ حائض اور اعمالِ ستحاضہ میں جمع کرے اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

۲) فقط عدد بھول گئی ہو تو اس صورت میں وہ خون جو وقت میں دیکھا ہو اس سے اتنی مقدار میں جس کے بارے میں یقین ہو کہ عادت سے کم نھیں ھے وہ حیض ھے اگر چہ اس میں حیض کی علامات نہ ہوں اور اس کے بعد کے ایام میں اگر حیض کی نشانیوں کے ساتھ ہو اور پہلے والے خون کے ساتھ مل کر دس دن سے زیادہ نہ ہو توسارا کا سارا حیض ھے ، لیکن پہلے والے خون کے ساتھ مل کر دس دن سے زیادہ ہو نے کی صورت میں جس مقدار کے بارے میں عادت ہونے کا احتمال ہو اگر چہ دن سے کم ہو تو اس مقدار کو حیض اور چھ یا سات میں سے جو اختیار کرے اس مقدار تک تروکِ حائض اور اعمالِ مستحاضہ میں جمع کرے اور اگر سات دن سے زیادہ ہو توچھ یا سات روز میں سے جسے اختیار کرے اس مقدار تک حیض اور اختیار کئے ہوئے عدد سے لے کر دس دن گزرنے سے پہلے تک اسی احتیاط کا خیال رکھے۔

Presented by Ziaraat.Com

۳) وقت اور عدد دونوں بھول گئی ہو۔ اس صورت میں اگر خون علامات کے ساتھ ہو اور تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سب حیض ہے،لیکن اگر دس دن سے زیادہ ہو اور جانتی ہو کہ اس کی عادت کے ایام میں نہیں آیا ہے توجس مقدار کے عادت ہونے کا احتمال ہو وہ اگر چھ یا سات دن ہو تو اس کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے اور اگر چھ دن سے کم ہو تو اس کو حیض اور چھ یا سات میں سے جسے اختیار کرے اس دن تک احتیاط واجب ہے کہ حائض اور مستحاضہ کے وظائف کا خیال رکھے اور اگر سات دن سے زیادہ ہو تو چھ یا سات میں سے جو اختیار کرے اس دن تک حیض اور اختیار کئے ہوئے عدد سے دس دن گزرنے تک اسی احتیاط کا خیال رکھے۔

اور اگر خون کی صفات مختلف ہوں یعنی بعض میں حیض کی صفات اور بعض میں استحاضہ کی صفات ہوں تو حیض کی صفات والا خون تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہونے کی صورت میں حیض ہے اور استحاضہ کی صفات والے خون کے بارے میں اگرجانتی ہو کہ اس کی عادت کے ایام میں نہیں آیا تو استحاضہ ہے اور اگر ایام حیض میں آنے کا احتمال ہو تو ضروری ہے کہ حیض اور استحاضہ کے وظائف میں احتیاط کرتے ہوئے جمع کرے۔

حیض کے متفرق مسائل

مسئلہ۵۰۶ مبتدئہ، مضطربہ، ناسیہ یا عددیہ عادت والی عورت اگر حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے تو ضروری ہے کہ عبادات کو ترک کردے اور جب معلوم ہو کہ حیض نہیں تھا تو ضروری ہے کہ ترک کی ہوئی عبادات کی قضا انجام دے اور اگر حیض کی علامات کے بغیر خون دیکھے تو ضروری ہے کہ عبادات انجام دے، سوائے ناسیہ کے کہ اگر اسے عادت آجانے کا یقین ہو جائے تو جب تک عادت کے باقی ہونے کا احتمال دے ضروری ہے کہ عبادات کو ترک کرے۔

مسئلہ۵۰۷ حیض کی عادت والی عورت، چاہے وقتیہ عادت والی ہو یا عددیہ عادت والی یا وقتیہ و عددیہ عادت والی، اگر دو ماہ مسلسل اپنی عادت کے خلاف ایسا خون دیکھے جس کا وقت یا دنوں کی تعداد یا وقت اور دنوں کی تعداد دونوں مہینوں میں ایک ہی ہو تو وہی اس کی نئی عادت بن جائے گی جو اس نے ان دو مہینوں میں دیکھی ہے۔ مثلاً اگر مہینے کے پہلے دن سے خون دیکھتی اور ساتویں دن پاک ہوتی تھی، پھر جب دو ماہ تک دس کو خون دیکھے اور سترہ کو پاک ہو تو دس سے سترہ تک اس کی عادت ہوگی۔

مسئلہ۵۰۸ ایک مہینہ گزرنے کا مطلب خون دیکھنے کے بعد سے تیس دن گزرنا ہے، نہ کہ مہینے کی پہلی سے آخری تاریخ۔

مسئلہ۵۰۹ جو عورت عام طور پر مہینے میں ایک مرتبہ خون دیکھتی ہو اگر ایک مہینے میں دو مرتبہ خون دیکھے اور دونوں میں حیض کی علامات موجود ہوں تو اگر درمیان والے پاکی کے ایام دس دن سے کم نہ ہوں تو ضروری ہے کہ دونوں کو حیض قرار دے۔

مسئلہ۵۱۰ اگر تین یا اس سے زیادہ دن حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے اور بعد میں دس دن یا اس سے زیادہ استحاضہ کی علامات کے ساتھ خون دیکھے پھر دوبارہ تین دن تک حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے تو ضروری ہے کہ حیض کی علامات والے پہلے اور آخری خون کو حیض قرار دے۔

مسئلہ۵۱۱ اگر عورت دس دن سے پہلے پاک ہو جائے اور معلوم ہو کہ اندر خون نہیں ہے تو ضروری ہے کہ اپنی عبادات کے لئے غسل کرے، اگرچہ اسے گمان ہو کہ دس دن گزرنے سے پہلے دوبارہ خون آئے گا، لیکن اگر یقین ہو کہ دس دن تمام ہونے سے پہلے دوبارہ خون آئے گا تو ضروری ہے کہ غسل نہ کرے۔

مسئلہ۵۱۲ اگر عورت دس دن سے پہلے پاک ہو جائے اور احتمال ہو کہ اندر خون موجود ہے تو ضروری ہے کہ احتیاط کرے یا تھوڑی روئی اندر ڈال کر تھوڑی دیر صبر کرنے کے بعد نکالے اور احتیاط مستحب ہے کہ اس کام کو کھڑے ہو کر اس طرح کرے کہ پیٹ دیوار سے لگا ہو اور ٹانگ دیوار پر بلند ہو۔اب اگر پاک ہو تو غسل کر کے اپنی عبادات انجام دے اور اگر پاک نہ ہو اگرچہ روئی زرد رطوبت سے آلودہ ہو تو اگر وہ عورت حیض کی عادت نہ رکھتی ہو یا اس کی عادت دس دن کی ہو تو ضروری ہے کہ صبرکرے۔ اب اگر دس دن سے پہلے پاک ہو جائے تو اس وقت غسل کرے اور اگر دسویں دن پاک ہوجائے یا اس وقت تک پاک نہ ہو تو دسویں دن کے شروع پر غسل کرے۔

اور اگر اس کی عادت دس دن سے کم ہو، تو اگر جانتی ہو کہ دس دن پورے ہونے سے پہلے یا دسویں دن پاک ہوجائے گی تو ضروری ہے کہ غسل نہ کرے اور اگر احتمال ہو کہ خون دس دن سے تجاوز کر جائے گا تو ایک دن عبادات کو ترک کرنا واجب ہے، البتہ اس کے بعد میں وہ مستحاضہ کے اعمال انجام دے سکتی ہے ،بلکہ احتیاط مستحب ہے کہ دسویں دن تک تروک حائض اور اعمال مستحاضہ میں جمع کرے۔ یہ حکم صرف اس عورت کے لئے ہے کہ جسے عادت سے پہلے مسلسل خون نہ آرہا ہو، ورنہ ضروری ہے کہ اپنی عادت کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

مسئلہ۵۱۳ اگر بعض ایام کو حیض قرار دے کر عبادات ترک کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ حیض نہیں تھا تو ضروری ہے کہ ان ایام میں ترک کی ہوئی نمازوں اور روزوں کی قضا انجام دے اور اگر حیض نہ ہونے کے گمان سے عبادات انجام دے اور بعد میں معلوم ہو کہ حیض تھا تو ان ایام میں رکھے ہوئے روزوں کی قضا ضروری ہے۔

نفاس

مسئلہ۵۱۴ بچے کی پیدائش کے بعد، ولادت کی وجہ سے ماں جو خون دیکھتی ہے اگر دس دن سے پہلے یا دسویں دن بند ہو جائے تو نفاس ہے۔ احتیاط واجب کی بنا پر بچے کا پہلا حصہ باھر آنے کے ساتھ جو خون دیکھے، اس کا بھی یہی حکم ہے۔ عورت کو نفاس کی حالت میں ”نفساء“ کہتے ہیں۔

مسئلہ۵۱۵ بچے کا پہلا حصہ باھر آنے سے پہلے جو خون دیکھے، وہ نفاس نہیں‌ہے۔

مسئلہ۵۱۶ ضروری نہیں ہے کہ بچے کی خلقت مکمل ہوئی ہو بلکہ اگر ناقص ہو تب بھی دس دن تک جو خون دیکھے نفاس ہے بشرطیکہ عرفاً کہا جائے کہ اس نے بچے کو جنم دیا ہے۔ ہاں، جب عرفی اعتبار سے شک ہو کہ اسے بچہ جننا کہا جاسکتا ہے یا نہیں، تو اس خون پر نفاس کے احکام نہیں ہیں۔

مسئلہ۵۱۷ ممکن ہے کہ خونِ نفاس ایک لمحہ سے زیادہ نہ آئے، لیکن دس دن سے زیادہ نہیں ہوسکتا۔

مسئلہ۵۱۸ جب تک شک ہو کہ کوئی چیز سقط ہوئی یا نہیں یا شک کرے کہ جو چیز سقط ہوئی ہے بچہ ہے یا نہیں، تو تحقیق ضروری نہیں ہے اور جو خون خارج ہو رہا ہو وہ شرعاً خون نفاس نہیں ہے، اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ تحقیق کرے۔

مسئلہ۵۱۹ نفساء کے لئے بدن کے کسی حصے کو قرآن کے حروف، خداوند متعال کے اسم مبارک اور دوسرے اسمائے حسنیٰ سے مس کرنا حرام ہے اور احتیاط واجب کی بنا پران تمام کاموں کا جو حائضہ پر حرام ہیں، یہی حکم ہے اور وہ تمام چیزیں جو حائضہ پر واجب ہیں نفساء پر بھی واجب ہیں۔

مسئلہ۵۲۰ حالت نفاس میں عورت کو طلاق دینا باطل ہے اور اس کے ساتھ نزدیکی حرام ہے، لیکن اگر اس کا شوھر اس سے نزدیکی کرے تو کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ۵۲۱ جب عورت نفاس سے اس طرح پاک ہو کہ اندر بھی خون باقی نہ رہے تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور اپنی عبادات انجام دے۔ اب اگر دوبارہ خون دیکھے اور دونوں‌خون دیکھنے والے اور درمیان کے طہارت والے ایام کا مجموعہ دس دن سے زیادہ نہ ہو، تو اگر اس کی حیض کی عادت ہو اور یہ سارے ایام اس کی عادت کے دنوں کے برابر ہوں، مثلاً اگر اس کی عادت چھ دن ہو اور چھ دن کے درمیان دو دن پاک رہی ہو تو تمام چھ دن نفاس ہیں۔ اس کے علاوہ باقی صورتوں میں، جن ایام میں خون دیکھے وہ نفاس اور جن ایام میں پاک رہی ہو ان میں احتیاط واجب کی بنا پر تروکِ نفساء اور اعمالِ طاھرہ میں جمع کرے۔

مسئلہ۵۲۲ اگرعورت خون نفاس سے پاک ہو جائے اور احتمال ہو کہ اندر خون ہے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ تھوڑی روئی اندر ڈال کر صبر کرے تاکہ اگر پاک ہو تو اپنی عبادات کے لئے غسل کرے۔

مسئلہ۵۲۳ اگر عورت کا خون نفاس دس دن سے تجاوز کر جائے تو حیض کی عادت رکھنے کی صورت میں عادت کے ایام کو نفاس اور باقی کو استحاضہ قرار دے اور عادت نہ ہونے کی صورت میں دس دن تک نفاس اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

Presented by Ziaraat.Com

اور احتیاط مستحب ہے کہ جس کی عادت ہو وہ عادت کے بعد والے دن سے اور جس کی عادت نہ ہو وہ دسویں دن سے بچہ جننے کے اٹھارھویں دن تک نفساء کے حرام کاموں کو ترک کرے اور مستحاضہ کے کام انجام دے۔

مسئلہ۵۲۴ جس عورت کی عادتِ حیض دس دن سے کم ہو اگر اپنی عادت سے زیادہ خون دیکھے تو اپنی عادت کے برابر ایام کو نفاس قرار دے اور اس کے بعد احتیاط واجب کی بنا پر ایک روز اور عبادت ترک کرے اور باقی ایام میں دسویں دن تک اس کی مرضی ہے کہ مستحاضہ کے احکام جاری کرے یا عبادت کو ترک کرے۔

اور اگر خون دس دن سے تجاوز کر جائے تو ضروری ہے کہ عادت کے بعد سے استحاضہ قرار دے اور ان ایام میں جن عبادات کو ترک کیا ہو ان کی قضا کرے۔ مثلاً جس عورت کی عادت چہ دن ہو اگر چہ دن سے زیادہ خون دیکھے تو ضروری ہے کہ چہ دن کو نفاس قرار دے اور احتیاط واجب کی بنا پر ساتویں دن بھی عبادات ترک کرے اور آٹھویں، نویں اور دسویں دن اختیار ہے کہ یا تو ان عبادات کو ترک کرے یا استحاضہ کے اعمال انجام دے اور اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے تو اس کی عادت کے بعد والے دن سے استحاضہ ہے۔

مسئلہ۵۲۵ حیض کی عادت رکھنے والی عورت اگر بچے کو جنم دینے کے بعد ایک مہینے یا زیادہ ایام تک مسلسل خون دیکھے تو اس کی عادت کے ایام کی مقدار میں نفاس ہے اور عادت کے بعد سے دس دن تک جو خون دیکھے استحاضہ ہے، اگر چہ اس کی ماہانہ عادت کے ایام میں‌ہو۔ مثلاً جس عورت کی عادت ہر مہینے کی بیسویں سے ستائیویں تک ہو اگر مہینے کی دسویں تاریخ کو جنم دے اور ایک ماہ یا زیادہ ایام مسلسل خون دیکھے تو سترہ تاریخ تک نفاس اور سترہ سے دس دن تک استحاضہ ہے حتی وہ خون بھی جو عادت میں دیکھے، جو بیسویں سے لے کر ستائیسویں تک ہے۔

اور دس دن گزرنے کے بعد اگر ایسا خون دیکھے جو اس کی عادت میں ہو تو حیض ہے چاہے علامات حیض ہوں یا نہ ہوں اور یہی حکم ہے اگر اس کی عادت کے ایام میں‌نہ ہو لیکن حیض کی علامات موجود ہوں، لیکن اگر نہ عادت کے ایام میں ہواور نہ ہی حیض کی علامات ہوں تو استحاضہ ہے۔

مسئلہ۵۲۶ حیض میں‌عدد کی عادت نہ رکھنے والی عورت اگر بچہ جننے کے بعد ایک ماہ یا زیادہ ایام تک مسلسل خون دیکھے تو پہلے دس دن نفاس اور دوسرے دس دن استحاضہ ہے اور جو خون اس کے بعد دیکھے اگر اس میں حیض کی علامات ہوں یا اس کی عادت کے ایام میں ہو تو حیض ہے اور اگر نہ ہو تو یہ بھی استحاضہ ہے۔

غسلِ مسِ میّت

مسئلہ۵۲۷ اگر کوئی شخص کسی ایسے مردہ انسان کے بدن کومس کرے جو ٹھنڈا ہوچکا ہو اور جسے غسل نہ دیا گیا ہو، یعنی اپنے بدن کا کوئی حصّہ اس سے لگائے، تو اس کے لئے غسل مس میت کرنا ضروری ہے، خواہ اس نے نیند کی حالت میں مردے کا بدن مس کیا ہو یا بیداری کے عالم میں، ارادی طور پر مس ہوا ہو یا غیر ارای طور پر، حتی اگر اس کا ناخن یا ہڈی، مردے کے ناخن یا ہڈی سے مس ہو جائے تب بھی اس کے لئے غسل کرنا ضروری ہے، لیکن اگر مردہ حیوان کو مس کرے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

مسئلہ۵۲۸ جس مردے کا تمام بدن ٹھنڈا نہ ہوا ہو، اسے مس کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا خواہ اس کے بدن کا جو حصہ مس کیا ہو وہ ٹھنڈا ہوچکا ہو۔

مسئلہ۵۲۹ اگر کوئی شخص اپنے بال مردے کے بدن سے لگائے یا اپنا بدن مردے کے بالوں سے لگائے یا اپنے بال مردے کے بالوں سے لگائے جب کہ بال اتنے ہوں کہ بدن کے تابع حساب ہوتے ہوں تو احتیاط کی بنا پر غسل واجب ہے۔

مسئلہ۵۳۰ مردہ بچے کو مس کرنے پر حتی ایسے سقط شدہ بچے کو مس کرنے پر جس کے چار مہینے پورے ہوچکے ہوں غسلِ مس میت واجب ہے اور چار مہینے سے چھوٹے سقط شدہ بچے کو مس کرنے پر غسل واجب نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کے بدن میں روح داخل ہوچکی ہو، لہٰذا اگر چار مہینے کا بچہ مردہ پیدا ہو اور اس کا بدن ٹھنڈا ہوچکا ہو اور وہ ماں کے ظاھری حصّے کو مس ہو جائے تو اس کی ماں کے لئے غسلِ مس میت کرنا ضروری ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۵۳۱ جو بچہ ماں کے مر جانے اور اس کا بدن ٹھنڈا ہو جانے کے بعد پیدا ہو، اگر وہ ماں کے ظاھری حصے کو مس ہو جائے تو اس پر واجب ھے کہ بالغ ہونے کے بعد غسل مس میت کرے۔

مسئلہ۵۳۲ اگر کوئی شخص ایک ایسی میّت کو مس کرے جسے تین غسل مکمل طور پر دئے جاچکے ہوں تو اس پر غسل واجب نہیں ہوتا، لیکن اگر وہ تیسرا غسل مکمل ہونے سے پہلے اس کے بدن کے کسی حصّے کو مس کرے خواہ اس حصے کو تیسرا غسل دیا جاچکا ہو، اس شخص کے لئے غسلِ مس میت کرنا ضروری ھے۔

مسئلہ۵۳۳ اگر کوئی دیوانہ یا نابالغ بچہ، میّت کو مس کرے تو دیوانے کے لئے عاقل ہونے اور بچے کے لئے بالغ ہونے کے بعد غسلِ مس میت کرنا ضروری ھے اور اگر بچہ ممیّز ہو اور غسلِ مس میت بجالائے تو اس کا غسل صحیح ہوگا۔

مسئلہ۵۳۴ اگر کسی ایسے مردے کے بدن سے جسے غسل نہ دیا گیا ہو ایک ایسا حصہ جدا ہو جائے جس میں ہڈی ہو اور اس سے پہلے کہ اس حصّے کو غسل دیا جائے کوئی شخص اسے مس کرے تو احتیاط کی بنا پر وہ غسل مس میت کرے اور اگر وہ جدا ہونے والا حصہ بغیر ہڈی کے ہو اس کو مس کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ہاں، اگر کسی زندہ انسان کے بدن سے کوئی حصہ جدا ہو توچاھے اس میں ہڈی ہو اسے مس کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ۵۳۵ بغیر گوشت کی ہڈی کو مس کرنے سے جسے غسل نہ دیا گیا ہو، خواہ وہ مردے کے بدن سے جدا ہوئی ہو یا زندہ شخص کے بدن سے، غسل واجب نہیں ھے۔ اسی طرح مردہ یا زندہ کے بدن سے جدا ہونے والے دانتوں کو مس کرنے کا بھی یہی حکم ھے۔

مسئلہ۵۳۶ غسلِ مس میت کو غسل جنابت کی طرح انجام دینا ضروری ھے اور جس شخص نے غسلِ مس میت کرلیا ہو اگر وہ نماز پڑھنا چاھے تو اس کے لئے وضو کرنا واجب نہیں ھے، اگر چہ احتیاط مستحب یہ ھے کہ وضو بھی کرے۔

مسئلہ۵۳۷ اگر کوئی شخص کئی میّتوں کو مس کرے یا ایک میّت کو کئی بار مس کرے، تو ایک غسل کافی ھے۔

مسئلہ۵۳۸ جس شخص نے میّت کو مس کرنے کے بعد غسل نہ کیا ہو اس کے لئے مسجد میں ٹھہرنا، بیوی سے جماع کرنا اور واجب سجدہ والی سورتوں کی تلاوت کرنا منع نہیں ھے لیکن نماز اور اس جیس عبادات کے لئے غسل کرنا ضروری ھے۔

محتضر کے احکام

مسئلہ۵۳۹ جو مسلمان محتضر ہو، یعنی جان کنی کی حالت میں ہو، خواہ مرد ہو یا عورت، بڑا ہو یا چھوٹا، احتیاط واجب کی بنا پر بصورت امکان اسے پیٹھ کے بل اس طرح لٹایا جائے کہ اس کے پاؤں کے تلوے قبلہ رخ ہوں۔ اگر مکمل طور پر اس طرح سے لٹانا ممکن نہ ہو تو احتیاط مستحب کی بنا پر جہاں تک ممکن ہو اس حکم پر عمل کیا جائے۔ اسی طرح احتیاطِ مستحب یہ ھے کہ جب اسے اس طرح سے لٹانا بالکل ناممکن ہو اسے قبلہ رخ بٹھا دیں اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اسے سیدھے پہلو یا اُلٹے پہلو قبلہ رخ لٹایا جائے۔

مسئلہ۵۴۰ احتیاطِ واجب یہ ھے کہ جب تک میّت کو اس جگہ سے اٹھایا نہ جائے، اسے قبلہ رخ ہی لٹائیں۔ اسی طرح احتیاط مستحب کی بنا پر غسل دیتے وقت بھی قبلہ رخ لٹایا جائے، لیکن غسل مکمل کرنے کے بعد مستحب ھے کہ اسے اس طرح لٹائیں جس طرح اسے نماز جنازہ پڑھتے وقت لٹاتے ہیں۔

مسئلہ۵۴۱ محتضر کو قبلہ رخ لٹانا، احتیاط کی بنا پر، ہر مسلمان پر واجب ھے اور اگر ممکن ہو تو محتضر سے اجازت لینا ضروری ھے اور اگر ممکن نہ ہو یا اس کی اجازت معتبر نہ ہو تو احتیاط کی بنا پر اس کے ولی سے اجازت لینا چاھیے۔

مسئلہ۵۴۲ مستحب ھے کہ جو شخص جان کنی کی حالت میں ہو اس کے سامنے شھادتین، بارہ اماموں علیھم السلام اقرار اور دوسرے عقائد حقہ کو اس طرح دھرایا جائے کہ وہ سمجھ لے۔ اسی طرح مستحب ھے ان مذکورہ چیزوں کو موت کے وقت تک تکرار کیا جائے۔ اور نیز دعائے فرج کو محتضر کے لئے تلقین کیا جائے۔

مسئلہ۵۴۳ مستحب ھے کہ یہ دعا محتضر کو اس طرح سنائی جائے کہ سمجھ لے:

Presented by Ziaraat.Com

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیَ الْکَثِیْرَ مِنْ مَعَاصِیْکَ وَاقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ مِنْ طَاعَتِکَ یَا مَنْ یَّقْبَلُ الْیَسِیْرَ وَ یَعْفُوْ عَنِ الْکَثِیْرِ، اِقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ وَاعْفُ عَنِّی الْکَثِیْرَ، اِنَّکَ اَنْتَ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِی فَاِنَّکَ رَحِیْمٌ))

مسئلہ۵۴۴ جس کی جان سختی سے نکل رہی ہو، اگر اس کے لئے تکلیف کا باعث نہ ہو تو اسے اس جگہ لے جانا جہاں وہ نماز پڑھا کرتا تھا، مستحب ہے۔

مسئلہ۵۴۵ محتضر کے سرھانے سورہ مبارکہ یاسین، سورہ صافات، سورہ احزاب، آیت الکرسی، سورہ اعراف کی ۵۴ ویں آیت اور سورہ بقرہ کی آخری تین آیات پڑھنا مستحب ہے، بلکہ قرآن جتنا پڑھا جاسکے، پڑھا جائے۔

مسئلہ۵۴۶ محتضر کو تنہا چھوڑنا مکروہ ہے۔ اور اسی طرح کسی چیز کا اس کے پیٹ پر رکھنا، جنب اور حائض کا اس کے قریب ہونا، زیادہ باتیں کرنا، رونا اور صرف عورتوں کو اس کے پاس چھوڑنا مکروہ ہے۔

مرنے کے بعد کے احکام

مسئلہ۵۴۷ مرنے کے بعد مستحب ہے کہ میّت کی آنکھیں اور ہونٹ بند کردئے جائیں اور اس کی ٹھوڑی کو باندھ دیا جائے۔ نیز اس کے ہاتھ اور پاؤں سیدھے کر دئے جائیں اور اس کے اُوپر کپڑا ڈال دیا جائے، جنازے میں شرکت کے لئے مومنین کو اطلاع دی جائے۔

اگر موت رات کو واقع ہوئی ہو تو موت واقع ہونے والی جگہ پر چراغ جلایا جائے اور اسے دفن کرنے میں جلدی کریں۔ لیکن اگر اس شخص کے مرنے کا یقین نہ ہو تو انتظار کریں تا کہ صورتحال واضح ہو جائے۔ نیز اگر میّت حاملہ ہو اور بچہ اس کے پیٹ میں زندہ ہو تو ضروری ہے کہ دفن کرنے میں اتنا تاخیر کریں کہ اس کا پہلو چاک کر کے بچے کو باہر نکال کر دوبارہ غسل کے لئے اس کا پہلو سی دیں اور بہتر یہ ہے کہ بچے کو باہر نکالنے کے لئے الٹا پہلو چاک کیا جائے۔

غسل، کفن، نماز اور دفن میّت کے احکام

مسئلہ۵۴۸مسلمان کا غسل، حنوط، کفن، نماز میّت اور دفن ہر مکلّف پر واجب ہے۔ ہاں، اگر بعض افراد ان امور کو انجام دیں تو دوسروں سے یہ وجوب ساقط ہو جاتا ہے اور چنانچہ اگر کوئی بھی انجام نہ دے تو سب گناہ گارھوں گے۔

مسئلہ۵۴۹اگر کوئی شخص تجہیز و تکفین کے کاموں میں مشغول ہو جائے تو دوسروں کے لئے کوئی اقدام کرنا واجب نہیں ہے، لیکن اگر وہ ان کاموں کو ادھورا چھوڑ دے تو ضروری ہے کہ دوسرے ان کاموں کو پایہٗ تکمیل تک پہنچائیں۔

مسئلہ۵۵۰اگر کسی شخص کو یقین ہو یا حجت شرعیہ رکھتا ہو کہ کوئی دوسرا میّت کے کاموں میں مشغول ہے تو اس پر واجب نہیں ہے کہ میّت کے کاموں کے بارے میں اقدام کرے، لیکن اگر اسے محض شک یا گمان ہو تو ضروری ہے کہ اقدام کرے۔

مسئلہ۵۵۱اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ میّت کا غسل، حنوط، کفن، نماز یا دفن غلط طریقے سے ہوا ہے تو ضروری ہے کہ ان کاموں کو دوبارہ انجام دے، لیکن اگر اسے باطل ہونے کا گمان ہو یا شک کرے کہ صحیح تھا یا نہیں، تو اس صورت میں اقدام کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ۵۵۲غسل، حنوط، کفن، نماز اور دفن کے لئے میت کے ولی سے اجازت لینا ضروری ہے۔

مسئلہ۵۵۳عورت کا ولی اس کا شوہر ہے اوراگر مرنے والی کسی کی بیوی نہ ہو یا مرنے والا کوئی مرد ہو تو مرنے والے کے مرد وارث اس کی وارث عورتوں پر مقدم ہیں۔ مردوں میں بھی جو ورثے کے اعتبار سے مقدم ہے ولی ہونے کے اعتبار سے بھی وھی مقدم ہے۔

لیکن اگر مرنے والے کے رشتہ داروں میں دو ایسے افراد موجود ہوں جن میں سے ایک رشتے کے اعتبار سے مقدم ہے جب کہ دوسرا ورثے کے اعتبار سے، مثلاً اگر میت کا دادا بھی موجود ہو اور میت کے بیٹے کا پوتا بھی تو احتیاط واجب یہ ہے کہ جو میراث کے اعتبار سے مقدم ہے، وہ اس سے اجازت لے جو رشتے کے اعتبار سے مقدم ہے۔

مسئلہ۵۵۴اگر کوئی شخص کہے کہ میں میّت کا ولی ہوں یا میّت کے ولی نے مجھے اجازت دی ہے کہ میّت کے غسل، کفن اور دفن کو انجام دوں یا کہے کہ تجہیز و تکفین کے کاموں کے لئے میں اس کا وصی ہوں اور اس کے کہنے سے اطمینان حاصل ہو جائے یا میّت اس کے اختیار میں ہو یا دو عادل یا

Presented by Ziaraat.Com

ایک ایسا قابل اعتمادشخص گواھی دے جس کی بات کے برخلاف کوئی ظن بھی نہ ھو، تو اس کی بات مان لینا ضروری ھے۔

مسئلہ۵۵۵ اگر مرنے والا اپنے غسل، کفن، دفن، اور نماز کے لئے اپنے ولی کے علاوہ کسی اور کو مقرر کرے تو ان امور کی ولایت اسی شخص کے ھاتھ میں ھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ ولی سے بھی اجازت لے۔

اور جس شخص کو میّت نے وصیت کی ھو وہ میّت کی زندگی میں وصی بننے سے منع کرسکتا ھے اور اگر قبول کرے تو اس پر عمل کرنا ضروری ھے، لیکن اگر میّت کی زندگی میں منع نہ کرے یا اس کا انکار وصیت کرنے والے تک نہ پھنچ پائے تو احتیاط واجب یہ ھے کہ اس وصیت پر عمل کرے۔

غسل میت کا طریقہ

مسئلہ۵۵۶ واجب ھے کہ میّت کو تین غسل دئے جائیں۔

(اوّل) ایسے پانی کے ساتھ جس میں بیری کے پتے ملے ھوئے ھوں۔

(دوم) ایسے پانی کے ساتھ جس میں کافور ملا ھوا ھو۔

(سوم) خالص پانی کے ساتھ۔

مسئلہ۵۵۷ ضروری ھے کہ بیری اور کافور نہ اس قدر زیادہ ھوں کہ پانی مضاف ھو جائے اور نہ اس قدر کم ھوں کہ یہ نہ کھا جاسکے کہ بیری اور کافور اس پانی میں ملائے گئے ھیں۔

مسئلہ۵۵۸ اگر بیری اور کافور اتنی مقدار میں نہ مل سکیں جتنی کہ ضروری ھے تو احتیاط مستحب کی بنا پر جتنی مقدار میسّر آئے پانی میں ملا دی جائے۔

مسئلہ۵۵۹ اگر کوئی شخص حج یا عمرے کے احرام کی حالت میں مرجائے تو اسے کافور کے پانی سے غسل نھیں دے سکتے بلکہ اس کی بجائے خالص پانی سے غسل دینا ھوگا۔ مگر یہ کہ وہ حج کا احرام ھو اور سعی کو مکمل کرچکا ھو تو اس صورت میں کافور کے پانی سے غسل دینا ضروری ھے۔

مسئلہ۵۶۰ اگر بیری اور کافور یا ان میں سے کوئی ایک نہ مل سکے یا اس کا استعمال جائز نہ ھو مثال کے طور پر غصبی ھو، ضروری ھے کہ ان میں سے ھر ایک کی بجائے جس کا ملنا ممکن نہ ھو احتیاط واجب کی بنا پر میت کو بدلیت کے قصد سے خالص پانی سے غسل دیا جائے اور تیمم بھی اسی قصد کے ساتھ کرایا جائے۔

مسئلہ۵۶۱ جو شخص میّت کو غسل دے ضروری ھے کہ وہ شیعہ اثناعشری، عاقل اور بنابر احتیاط بالغ ھو اور مسائل غسل کو جانتا ھو اگر چہ ان مسائل کو غسل کے دوران سیکھ رھا ھو۔

مسئلہ۵۶۲ جو شخص غسل دے ضروری ھے کہ قربت کی نیت، جیسا کہ وضو میں بیان ھوچکا ھے اور اخلاص رکھتا ھو اور اسی نیّت کا تیسرے غسل تک باقی رھنا کافی ھے۔

مسئلہ۵۶۳ مسلمان کے بچے کو، خواہ وہ ولدالزنا ھی کیوں نہ ھو غسل دینا واجب ھے اور کافر اور اس کی اولاد کا غسل، حنوط، کفن و دفن جائز نھیں ھے۔ جو شخص بچپن سے دیوانہ ھو اور دیوانگی کی حالت میں ھی بالغ ھو جائے چنانچہ اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مسلمان ھو یا کسی دوسری وجہ سے اسلام کے حکم میں ھوں تو اس کو غسل دینا ضروری ھے، ورنہ اسے غسل دینا جائز نھیں ھے۔

مسئلہ۵۶۴ اگر ایک بچہ چار مھینے یا اس سے زیادہ کا ھو کر سقط ھو جائے تو اسے غسل دینا ضروری ھے اور اگر چار مھینے سے کم ھو اور اس کے بدن میں روح بھی داخل نہ ھوئی ھو، احتیاط واجب کی بنا پر اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر بغیر غسل دئے دفن کر دیا جائے۔

مسئلہ۵۶۵ مرد کا عورت کو غسل دینا اور عورت کا مرد کو غسل دینا جائز نھیں ھے اور باطل ھے، لیکن بیوی اپنے شوھر اور شوھر اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ھے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ھے کہ عورت اپنے شوھر اور شوھر اپنی بیوی کو غسل نہ دے۔

مسئلہ۵۶۶ مرد اتنی چھوٹی لڑکی کو غسل دے سکتا ھے جو ممیز نہ ھو اور عورت بھی اتنے چھوٹے بچے کو غسل دے سکتی ھے جو ممیز نہ ھو۔ اگرچہ احتیاط موکد یہ ھے کہ جو لڑکا یا لڑکی تین سال سے زیادہ عمر کے ھوں، تو لڑکے کو مرد اور لڑکی کو عورت غسل دے۔

مسئلہ۵۶۷ اگر مرد کی میّت کو غسل دینے کے لئے مرد نہ مل سکے تو وہ عورتیں جو اس کی قربت دار اور محرم ھوں مثلاً ماں، بھن، پھوپھی اور خالہ یا وہ عورتیں جو نکاح یا رضاعت کے سبب

Presented by Ziaraat.Com

محرم ہوگئی ہوں اسے غسل دے سکتی ہیں۔ اسی طرح اگر عورت کی میّت کو غسل دینے کے لئے کوئی عورت نہ ہو تو جو مرد اس کے قرابت دار اور محرم ہوں یا نکاح یا رضاعت کے سبب اس کے محرم ہوگئے ہوں، اسے غسل دے سکتے ہیں۔ ہاں، احتیاط واجب کی بنا پر مماثل کے ہوتے ہوئے محرم کی باری نہیں آتی۔ لباس کے نیچے سے غسل دینا واجب نہیں ہے، اگرچہ اس طرح غسل دینا احوط ہے لیکن ضروری ہے کہ شرمگاہ پر نظر نہ ڈالیں اور احتیاط کی بنا پر شرمگاہ کو ڈھانپ لیں۔

مسئلہ۵۶۸ اگر میّت اور غسّال دونوں مرد ہوں یا دونوں عورت ہوں تو جائز ہے کہ شرمگاہ کے علاوہ باقی بدن برہنہ ہو۔

مسئلہ۵۶۹ بیوی اور شوہر کے علاوہ میّت کی شرمگاہ پر نظر ڈالنا حرام ہے اور جو شخص غسل دے رہا ہو اگر وہ اس پر نظر ڈالے تو گناہ گار ہے لیکن اس سے غسل باطل نہیں ہوتا۔

مسئلہ۵۷۰ اگر میّت کے بدن کا کوئی حصّہ نجس ہو تو ضروری ہے کہ جس طرح مسئلہ"۳۷۸" میں بیان ہوچکا ہے پاک کیا جائے اور بہتر یہ ہے ہر عضو کو غسل دینے سے پہلے بلکہ میّت کے پورے بدن کو غسل شروع ہونے سے پہلے دوسری نجاسات سے پاک کیا جائے۔

مسئلہ۵۷۱ غسل میّت، غسل جنابت کی طرح ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک میّت کو غسل ترتیبی دینا ممکن ہو غسل ارتماسی نہ دیاجائے اور غسل ترتیبی میں بھی ضروری ہے کہ دا ہنی طرف کو بائیں طرف سے پہلے دھویا جائے۔ ہاں، یہ اختیار ہے کہ پانی اس کے بدن پر ڈالیں یا بدن کو پانی میں ڈبو دیں۔

مسئلہ۵۷۲ جو شخص حیض یا جنابت کی حالت میں مرجائے اسے غسلِ حیض یا غسلِ جنابت دینا ضروری نہیں ہے بلکہ اس کے لئے صرف غسل میّت کافی ہے۔

مسئلہ۵۷۳ میّت کو غسل دینے کی اُجرت لینا جائز نہیں ہے اور اگر کوئی شخص اجرت لینے کے لئے میّت کو غسل دے تو وہ غسل باطل ہے، لیکن غسل کے غیر ضروری ابتدائی کاموں کی اجرت لینا جائز ہے۔

مسئلہ۵۷۴ اگر پانی میسر نہ ہو یا اس کے استعمال میں کوئی رکاوٹ ہو تو ضروری ہے کہ ہر غسل میّت کے بدلے ایک تیمم کرائے اور احتیاط واجب کی بنا پر ان تین غسلوں کی بجائے ایک اور تیمم بھی کرائے اور اگر تیمم کرانے والا ان تیمم میں سے ایک میں مافی الذمہ کی نیت کرے، یعنی نیت کرے کہ یہ تیمم اپنی شرعی ذمہ داری کو انجام دینے کے لئے کروا رہا ہوں جو مجھ پر واجب ہے تو چوتھا تیمم ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ۵۷۵ جو شخص میّت کو تیمم کرا رہا ہو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ زمین پر مارے اور میت کے چہرے اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو میّت کو اس کے اپنے ہاتھوں سے بھی تیمم کرائے۔

کفن کے احکام

مسئلہ۵۷۶ مسلمان میّت کو تین کپڑوں کا کفن دینا ضروری ہے، جنھیں لنگ، کرتہ اور چادر کہا جاتا ہے۔

مسئلہ۵۷۷ لنگ اور کرتے کی واجب مقدار یہ ہے کہ عرفاً انہیں لنگ اور کرتہ کہا جائے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ لنگ، ناف سے گھٹنوں تک اطراف بدن کو ڈھانپ لے اور افضل یہ ہے کہ سینے سے پاؤں تک پہنچے، جب کہ کرتے میں ضروری ہے کہ کندھوں کے سروں سے احتیاط واجب کی بنا پر آدھی پنڈلیوں تک تمام بدن کو ڈھانپ دے اور افضل یہ ہے کہ پاؤں تک پہنچے۔

اورچادر کی لمبائی اتنا ہونا ضروری ہے کہ پاؤں اور سر کی طرف سے گِرہ دے سکیں اور اس کی چوڑائی اتنی ہونی چاہیے کہ اس کا ایک کنارہ دوسرے کنارے پر آسکے۔

مسئلہ۵۷۸ اگر وارث بالغ ہوں اور اس بات کی اجازت دیں کہ واجب کفن کی مقدار سے زیادہ جسے سابقہ مسئلہ میں بیان کیا گیا ہے، کو ان کے حصّے سے لے لیں تو کوئی اشکال نہیں ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ کفن کی واجب مقدار سے زیادہ کو نابالغ وارث کے حصّے سے نہ لیں۔

مسئلہ۵۷۹ اگر کسی شخص نے وصیت کی ہو کہ کفن کی وہ مقدار جو افضل ہے اس کے تہائی مال سے لی جائے یا وصیت کی ہو کہ اس کا تہائی مال خود اس پر خرچ کیا جائے لیکن اس کے مصرف

Presented by Ziaraat.Com

کا تعین نہ کیا ہو یا صرف اس کے کچھ حصّے کا مصرف معین کیا ہو تو کفن کی افضل مقدار کو اس کے تہائی مال سے لیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ۵۸۰ اگر مرنے والے نے یہ وصیت نہ کی ہو کہ کفن اس کے تہائی مال سے لیا جائے اور اس کے اصل مال سے لینا چاہیں تو مسئلہ"۵۷۸" میں بیان کئے گئے طریقے پر عمل کریں۔

مسئلہ۵۸۱ عورت کے کفن کی ذمہ داری اس کے شوہر پر ہے اگر چہ عورت اپنا مال بھی رکھتی ہو۔ اسی طرح اگر عورت کوطلاق رجعی دی گئی ہو اور وہ عدت ختم ہونے سے پہلے مرجائے تو شوہر کے لئے ضروری ہے کہ اسے کفن دے، جیسا کہ طلاق کے احکام میں ذکر آئے گا اور اگر شوہر بالغ نہ ہو یا دیوانہ ہو تو اس کے ولی کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مال سے عورت کو کفن دے، اور احتیاط واجب کی بنا پر نافرمان اور جس عورت سے عقد موٴقت کیا گیا ہو تو اس کا کفن شوہر پر ہے۔

مسئلہ۵۸۲ میّت کو کفن دینا اس کے قرابت داروں پر واجب نہیں ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگرمیّت کا کوئی مال نہ ہو تو اسے وہ شخص کفن دے جس کے لئے میّت کی زندگی میں اس کے مخارج دینا ضروری تھا۔

مسئلہ۵۸۳ واجب ہے کہ مجموعی طور پر کفن کے تین کپڑے اتنا باریک نہ ہوں کہ میّت کا بدن نیچے سے نظر آئے، بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ تینوں کپڑوں میں سے ہر کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ میّت کا بدن اس کے نیچے سے نظر آئے۔

مسئلہ۵۸۴ غصب کی ہوئی چیز کا کفن دینا، خواہ کوئی دوسری چیز میّسر نہ ہو،جائز نہیں ہے اور اگر میّت کا کفن غصبی ہو اور اس کا مالک راضی نہ ہو تو وہ کفن اس کے بدن سے اتار لینا چاہیے خواہ اس کو دفن بھی کیا جاچکا ہو۔ اسی طرح نجس مردار کی کھال کا کفن دینا اختیاری حالت میں جائز نہیں ہے، بلکہ مجبوری کی حالت میں بھی نجس مردار کی کھال کا کفن دینا محل اشکال ہے۔ اسی طرح اختیاری حالت میں پاک مردار کی کھال کا کفن دینا بھی محل اشکال ہے۔

مسئلہ۵۸۵ میّت کو نجس چیز، احتیاط واجب کی بنا پر اس نجاست کے ساتھ جو نماز میں‌معاف ہے، اسی طرح خالص ریشم کے کپڑے کا یا ایسے کپڑے کا جس میں دھاگا ریشم سے زیادہ نہ ہو اور احتیاط واجب کی بنا پر زردوزی سے بنائے گئے کپڑے کا کفن دینا جائز نہیں‌ہے۔ہاں،مجبوری کی حالت میں کوئی حرج نہیں‌ہے۔

مسئلہ۵۸۶ میّت کو حرام گوشت جانور کی اون یا بالوں سے تیار کئے گئے کپڑے کا کفن دینااختیاری حالت میں احتیاط واجب کی بنا پر جائز نہیں ہے۔ یہی حکم اس حلال گوشت جانور کی کھال سے کفن دینے کا ہے جسے شریعت کے مقررہ طریقے سے ذبح کیا گیا ہو۔ ہاں، حلال گوشت جانور کی اون یا بالوں سے تیار شدہ کفن دینے میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ ان دو کا کفن بھی نہ دیا جائے۔

مسئلہ۵۸۷ اگر میّت کا کفن اس کی اپنی نجاست یا کسی دوسری نجاست سے نجس ہو جائے اور اسے دھونا یا اس طرح سے کاٹنا ممکن ہو کہ کفن ضائع نہ ہو تو ضروری ہے کہ اتنا مقدار کو جو نجس ہے دھویا یا کاٹا جائے، چاہے میّت کو قبر میں اتارا جاچکا ہو اور اگر اس کا دھونا یا کاٹنا ممکن نہ ہو لیکن تبدیل کرنا ممکن ہو ضروری ہے کہ اسے تبدیل کیا جائے۔ البتہ یہ حکم نجاست کی اتنی مقدار تک جو نماز میں معاف ہے،احتیاط پر مبنی ہے۔

مسئلہ۵۸۸ اگر کوئی ایسا شخص جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھ رکھا ہو مرجائے تو اسے دوسروں کی طرح کفن دینا ضروری ہے اور اس کا سر و چہرہ ڈھانپنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ۵۸۹ انسان کے لئے اپنی زندگی میں کفن تیار کرنا مستحب ہے اور جب بھی اس پر نظر ڈالے اجر کا مستحق قرار پاتا ہے۔

حنُوط کے احکام

مسئلہ۵۹۰ غسل کے بعد واجب ہے کہ میّت کو حنوط کیا جائے یعنی اس کی پیشانی، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے انگوٹھوں پر کافور ملا جائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان مقامات پر کافور کی کچھ مقدار رکھی بھی جائے۔ اسی طرح مستحب ہے کہ میّت کی ناک پر بھی کافور ملا جائے۔ ضروری ہے کہ کافور پسا ہوا اور تازہ ہو اور اگر پرانا ہونے کی وجہ سے اس کی خوشبو زائل ہوگئی ہو تو کافی نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۵۹۱ احتیاط مستحب یہ ھے کہ کافور، پہلے میّت کی پیشانی پر ملاجائے لیکن دوسرے مقامات پر ملنے میں ترتیب نہیں ھے۔

مسئلہ۵۹۲میّت کو کفن پہنانے سے پہلے، کفن پہنانے کے دوران یا اس کے بعد بھی حُنوط کیا جاسکتا ھے۔

مسئلہ۵۹۳ اگر ایسا شخص جس نے حج یا عمرے کے لئے احرام باندھ رکھا ھو، مرجائے تو اسے حنوط کرنا جائز نہیں ھے، لیکن حج کے احرام میںاگر سعی مکمل کرنے کے بعد مرے تو اسے حنوط کرنا واجب ھے۔

مسئلہ۵۹۴ اگر ایسی عورت جس کا شوھر مرگیا ھو اور ابھی اس کی عدت باقی ھو، مرجائے تو اسے حنوط کرنا واجب ھے۔

مسئلہ۵۹۵احتیاط واجب یہ ھے کہ میّت کو مشک، عنبر، عود اور دوسری خوشبوئیں نہ لگائیں اور ان خوشبوؤں کو کافور کے ساتھ بھی نہ ملائیں۔

مسئلہ۵۹۶ مستحب ھے کہ تربت سیدالشھداء امام حسین علیہ السلام کی کچھ مقدار کافور میںملائی جائے، لیکن اس کافور کو ایسے مقامات پر نہیں لگاسکتے جھاں لگانے سے خاک شفا کی بے حرمتی ھو اور یہ بھی ضروری ھے کہ خاک شفا اتنی زیادہ نہ ھو کہ جب کافور کے ساتھ مل جائے تو اسے کافور نہ کھا جاسکے۔

مسئلہ۵۹۷ اگر کافور نہ مل سکے یا فقط غسل کے لئے کافی ھو تو حنوط ضروری نہیں اور اگر غسل کی ضرورت سے زیادہ ھو لیکن تمام سات اعضاء کے لئے کافی نہ ھو تو احتیاط مستحب یہ ھے کہ پھلے پیشانی پر اور اگر بچ جائے تو دوسرے مقامات پرملا جائے۔

مسئلہ۵۹۸ مستحب ھے کہ دو ترو تازہ ٹھنیاں میّت کے ساتھ قبر میں رکھی جائیں۔

نماز میّت کے احکام

مسئلہ۵۹۹ ھر مسلمان کی اور ایسے بچے کی میّت پر جو اسلام کے حکم میںھو اور پورے چھ سال کا ھوچکا ھو، نماز پڑھنا واجب ھے۔

مسئلہ۶۰۰ ایسے بچے کی میّت پر جو چھ سال کا نہ ھوا ھو رجاء کی نیّت سے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن مردہ پیدا ھونے والے بچے پر نماز پڑھنا،مشروع نہیں ھے۔

مسئلہ۶۰۱ میّت کی نماز، اسے غسل دینے، حنوط کرنے اور کفن پھنانے کے بعد پڑھنی چاہئے اور اگر ان امور سے پہلے یا ان کے دوران پڑھی جائے تو ایسا کرنا خواہ بھول چوک یا مسئلے سے لاعلمی کی بنا پر ھی کیوں نہ ھو، کافی نہیں ھے۔

مسئلہ۶۰۲ جو شخص نماز میّت پڑھنا چاھے ضروری نہیں کہ اس نے وضو یا غسل یا تیمم کر رکھا ھو اور اس کا بدن و لباس پاک ھو ں، بلکہ اگر اس کا لباس غصبی ھو تب بھی نماز میّت کے لئے کوئی حرج نہیں۔

اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ ان تمام چیزوں کا لحاظ رکھے جو دوسری نماز وں میں لازمی ھیں، لیکن احتیاطِ واجب کی بنا پر ان چیزوں سے پر ھیز ضروری ھے جو اھل شرع کے درمیا ن رائج نہیں ھیں۔

مسئلہ۶۰۳ جو شخص نماز میّت پڑھ رھا ھو اس کے لئے ضروری ھے کہ قبلہ رخ ھو ۔ یہ بھی واجب ھے کہ میّت کو نماز پڑھنے والے کے سامنے پشت کے بل اس طرح لٹایا جائے کہ میّت کا سر نماز پڑھنے والے کے دائیں طرف اور پاؤں اس کے بائیں طرف ھو ں۔

مسئلہ۶۰۴ احتیاط مستحب کی بنا پر جس جگہ نماز پڑھی جائے وہ غصبی نہ ھو، لیکن ضروری ھے کہ نماز پڑھنے کی جگہ میّت کے مقام سے اونچی یا نیچی نہ ھو ۔ھاں، اگر معمولی پستی یا بلندی ھو تو اس میںکوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۶۰۵ نمازپڑھنے والے کے لئے ضروری ھے کہ میّت سے دور نہ ھو، لیکن جو شخص نماز میّت جماعت کے ساتھ پڑھ رھا ھو اور وہ میّت سے دور ھو جب کہ صفیں آپس میں متصل ھو ں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۶۰۶ نمازپڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ میّت کے سامنے کھڑا ہو لیکن اگر نماز باجماعت پڑھی جائے اور جماعت کی صف میّت کے دونوں طرف سے گزر جائے تو ان لوگوں کی نماز میں جو میّت کے سامنے نہ ہوں، کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ۶۰۷ ضروری ہے کہ میّت اور نماز پڑھنے والے کے درمیا ن پر دہ، دیوار یا کوئی ایسی چیز حائل نہ ہو ۔ ہاں، اگر میّت تابوت یا اس جیسی کسی اور چیز میںرکھی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۶۰۸ نمازپڑھتے وقت ضروری ہے کہ میّت کی شرمگاہ ڈھکی ہو ئی ہو اور اگر اسے کفن پہنانا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کی شرمگاہ کو، چاہے لکڑی کے تختے، اینٹ یا انھی جیسی کسی چیز سے ڈھانپ دیں۔

مسئلہ۶۰۹ نماز میّت پڑھنے والے کا مومن ہونا ضروری ہے۔ غیر بالغ کی نماز اگر چہ صحیح ہے لیکن بالغین کی نماز کی جگہ نہیں لے سکتی۔ ضروری ہے کہ نماز میّت کھڑے ہو کر، قربت کی نیت و اخلاص سے پڑھے۔ نیت کرتے وقت میت کو معین کرے مثلاً نیت کرے: نماز پڑھتا ہو ں اس میّت پر قربة الی اللہ۔

مسئلہ۶۱۰ اگر کوئی کھڑے ہو کر نماز میّت پڑھنے والا نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

مسئلہ۶۱۱ اگر مرنے والے نے وصیّت کی ہو کہ کوئی معین شخص اس کی نماز پڑھائے، احتیاط مستحب ہے کہ وہ شخص میّت کے ولی سے اجازت لے اور ولی بھی اجازت دے دے۔

مسئلہ۶۱۲ میّت پر چند مرتبہ نماز پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ۶۱۳ اگر میّت کو جان بوجھ کر یا بھول چوک کی وجہ سے یا کسی عذر کی بنا پر بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا جائے تو جب تک اس کا بدن متلاشی نہ ہو ا ہو واجب ہے کہ نماز میّت کے سلسلے میں مذکورہ شرائط کے ساتھ اس کی قبر پر نماز پڑھیں۔یہی حکم اس وقت ہے جب اس پر پڑھی جانے والی نماز باطل ہو ۔

نماز میّت کا طریقہ

مسئلہ۶۱۴ نماز میّت میں پانچ تکبیریں ہیں اور اگر نماز پڑھنے والا اس ترتیب کے ساتھ پانچ تکبیریں کہے تو کافی ہے:

نیت کرنے اور پہلی تکبیر کے بعد کہے:

اَشْہَدُ اَنْ لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

دوسری تکبیر کے بعد کہے:

اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

تیسری تکبیر کے بعد کہے:

اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِلْمُوٴْمِنِیْنَ وَالْمُوْٴمِنَاتِ

چوتھی تکبیر کے بعد اگر میّت مرد ہے تو کہے:

اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِہٰذَا الْمَیِّتِ

اور اگر میّت عورت ہے تو کہے:

اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِہٰذِہِ الْمَیِّتِ

اس کے بعد پانچویں تکبیر کہے۔

اور بہتر یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد کہے:

اَشْہَدُ اَنْ لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہ لاَ شَرِیْکَ لَہ وَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہ وَ رَسُوْلُہ اَرْسَلَہ بِالْحَقِّ بَشِیْراً وَّ نَذِیْراً بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ

دوسری تکبیر کے بعد کہے:

اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ کَاَفْضَلِ مَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ الشُّہَدَاءِ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَ جَمِیْعِ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ

تیسری تکبیر کے بعد کہے:

Presented by Ziaraat.Com

اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِلْمُوٴْمِنِیْنَ وَ الْمُوْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَاءِ مِنْہُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَہُمْ بِالْخَیْرَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اگر میّت مرد ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد کھے:

اَللّٰہُمَّ اِنَّ ھٰذَا عَبْدُکَ وَ ابْنُ عَبْدِکَ وَ ابْنُ اَمَتِکَ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰہُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلاَّ خَیْراً وَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا اَللّٰہُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِناً فَزِدْ فِی اِحْسَانِہٖ وَ اِنْ کَانَ مُسِیْئاً فَتَجَاوَزْ عَنْہُ وَ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْہُ عِنْدَکَ فِیْ اَعْلیٰ عِلِیِّیْنَ وَ اخْلُفْ عَلٰی اَھْلِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اس کے بعد پانچویں تکبیر کھے۔

لیکن اگر میّت عورت ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد کھے:

اَللّٰہُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ اَمَتُکَ وَ ابْنَۃُ عَبْدِکَ وَ ابْنَۃُ اَمَتِکَ نَزَلَتْ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰہُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہَا اِلاَّ خَیْراً وَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہَا مِنَّا اَللّٰہُمَّ اِنْ کَانَتْ مُحْسِنَۃً فَزِدْ فِی اِحْسَانِہَا وَ اِنْ کَانَتْ مُسِیْئَۃً فَتَجَاوَزْ عَنْہَا وَ اغْفِرْ لَہَا اَللّٰہُمَّ اجْعَلْہَا عِنْدَکَ فِیْ اَعْلیٰ عِلِیِّیْنَ وَ اخْلُفْ عَلٰی اَھْلِہَا فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْہا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

مسئلہ۶۱۵ ضروری ھے کہ تکبیریں اور دعائیں یکے بعد دیگرے اس طرح پڑھیں کہ نماز اپنی شکل نہ کھو دے۔

مسئلہ۶۱۶ جو شخص نماز میّت جماعت کے ساتھ پڑھ رہا ہو خواہ مقتدی ھی کیوں نہ ہو اس کے لئے تکبیریں اور دعائیں پڑھنا ضروری ہے۔

نماز میّت کے مستحبات

مسئلہ۶۱۷ چند چیزیں نماز میّت میں مستحب ھیں:

۱) جو شخص نماز میّت پڑھے وہ وضو یا غسل یا تیمم کرے اور احتیاطِ واجب یہ ھے کہ تیمم اس وقت کرے جب وضو اور غسل کرنا ممکن نہ ہو یا اس بات کا خدشہ ہو کہ اگر وضو یا غسل کرے گا تو نماز میں شریک نہ ہو سکے گا۔

۲) اگر میّت مرد ہو تو امام یا جو شخص اکیلا میّت پر نماز پڑھ رہا ہو میّت کے شکم کے سامنے کھڑا ہو اور اگر میّت عورت ہو تو اس کے سینے کے سامنے کھڑا ہو ۔

۳) نماز ننگے پاؤں پڑھے۔

۴) ھر تکبیر میں ھاتھوں کو بلند کرے۔

۵) میّت اور نماز ی کے درمیا ن فاصلہ اتنا کم ہو کہ اگر ہو ا نماز ی کے لباس کو حرکت دے تو وہ جنازے کو چھو جائے۔

۶) نماز میّت جماعت کے ساتھ پڑھی جائے۔

۷) امام تکبیریں اور دعائیں بلند آواز سے پڑھے اور مقتدی آھستہ پڑھیں۔

۸) نماز جماعت میں مقتدی اگر چہ ایک شخص ھی کیوں نہ، ہو امام کے پیچھے کھڑا ہو ۔

۹) نماز پڑھنے والا میّت اور مومنین کے لئے کثرت سے دعا کرے۔

۱۰) نماز کو ایسی جگہ پڑھیں جھاں نماز میّت کے لئے لوگ زیا دہ جاتے ہو ں۔

۱۱) اگر حائضہ عورت نماز میّت جماعت کے ساتھ پڑھے تو ایک صف میں اکیلی کھڑی ہو ۔

مسئلہ۶۱۸ مسجدوں میںنماز میّت پڑھنا مکروہ ھے لیکن مسجد الحرام میں پڑھنا مکروہ نھیں ھے۔

دفن کے احکام

مسئلہ۶۱۹ میّت کو اس طرح زمین میں دفن کرنا واجب ھے کہ اس کی بو باھر نہ آئے اور درندے بھی اس کا بدن باھر نہ نکال سکیں اور اگر اس بات کا خوف ہو کہ جانور اس کا بدن باھر نکا ل لیں گے تو قبر کو اینٹوں اور اس جیسی چیزوں سے پختہ کرنا ضروری ھے۔

مسئلہ۶۲۰ اگر میّت کو زمین میں دفن کرنا ممکن نہ ہو تو ضروری ھے کہ اسے دفن کرنے کی بجائے کسی ایسی تعمیر شدہ جگہ یا تابوت میں رکھا جائے جس سے دفن کا مقصد حاصل ہو سکے۔

مسئلہ۶۲۱ میّت کو قبر میں دائیں پھلو اس طرح لٹانا ضروری ھے کہ اس کے بدن کا سامنے والا حصّہ قبلہ رخ ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۶۲۲ اگر کوئی شخص کشتی میں مرجائے اور اس کی میت کے خراب ہو نے کا امکا ن نہ ہو اور اسے کشتی میں رکھنے میں کوئی امر مانع نہ ہو تو ضروری ہے کہ انتظار کریں تا کہ خشکی تک پہنچ کر اسے زمین میں دفن کریں، ورنہ ضروری ہے کہ اسے کشتی میں غسل دیں، حنوط کریں اور کفن پہنائیں اور نماز میّت پڑھنے کے بعد اسے مرتبان میںرکھ کر اس کا منہ بند کر دیں اور اسے سمندر میںڈال دیں اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو قبلہ رخ ہو نے کا خیا ل رکھیں۔

اور اگر ممکن نہ ہو تو کوئی بھاری چیز اس کے پاؤں میں باندھ کر سمندر میں ڈال دیں اور ممکنہ صورت میں اسے ایسی جگہ ڈالیں جہاں جانور اسے فوراً لقمہ نہ بنالیں۔

مسئلہ۶۲۳ اگر اس بات کا خوف ہو کہ دشمن قبر کھود کر میّت کو باہر نکا ل لے گا اور کا ن یا ناک یا دوسرے اعضاء کاٹ لے گا، تو اگر ممکن ہو تو سابقہ مسئلے میں بیا ن کئے گئے طریقے کے مطابق اسے سمندر میں ڈال دینا ضروری ہے۔

مسئلہ۶۲۴ اگر میّت کو سمندر میں ڈالنا یا اس کی قبر پختہ کرنا ضروری ہو تو اس کے اخراجات میّت کے اصل مال سے لئے جائیں گے۔

مسئلہ۶۲۵ اگر کوئی کا فر عورت مرجائے اور اس کے پیٹ میں مرا ہو ا بچہ ہو اور اس بچے کا باپ مسلمان ہو تو اس عورت کو قبر میں بائیں پہلو قبلے کی طرف پیٹھ کر کے لٹانا ضروری ہے تا کہ بچے کا منہ قبلے کی طرف ہو اور اگر پیٹ میں موجود بچے کے بدن میں ابھی جان نہ پڑی ہو تب بھی احتیاطِ واجب کی بنا پر یہی حکم ہے۔

مسئلہ۶۲۶ مسلمان کو کفار کے قبرستان میں دفن کرنا اور کا فر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ۶۲۷ مسلمان کو ایسی جگہ جہاں اس کی بے حرمتی ہو تی ہو مثلاً جہاں کوڑا کرکٹ اور گندگی پھینکی جاتی ہو، دفن کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ۶۲۸ میّت کو غصبی زمین یا ایسی زمین میںجو دفن کے علاوہ کسی دوسرے مقصد کے لئے وقف کی گئی ہو، دفن کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ۶۲۹ میّت کو کسی دوسرے مردے کی قبر میں دفن کرنا، جب کہ اس وجہ سے غیر کے حق میں تصرف ہو رہاھو یا ایسی قبر کو کھودنا پڑ رہا ہو جس میں میّت ابھی باقی ہے یا میّت کی بے حرمتی ہو رہی ہو، جائز نہیں ہے۔ہاں، اس کے علاوہ صورتو ں میں مثلاً قبر پر انی ہو گئی ہو اور پہلی میّت کا نشان باقی نہ رہا ہو یا قبر پہلے ہی کھودی جا چکی ہو، تو دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۶۳۰ میّت سے جدا ہو نے والی چیز اگر اس کے بدن کا حصّہ ہو تو ضروری ہے کہ میّت کے ساتھ دفن ہو اور اگر بال، ناخن اور دانت ہو ں تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ میّت کے ساتھ دفن ہو ں اور جو ناخن اور دانت انسان کی زندگی میں ہی اس سے جدا ہو جائیں انہیں دفن کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ۶۳۱ اگر کوئی شخص کنویں میں مرجائے اور اسے باہر نکا لنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ کنویں کا منہ بند کر کے اس کنویں کو ہی اس کی قبر قرار دیں۔

مسئلہ۶۳۲ اگر بچہ ماں کے پیٹ میں مرجائے اور اس کا پیٹ میں رہنا ماں کی زندگی کے لئے خطرناک ہو تو ضروری ہے کہ اسے آسان ترین طریقے سے باہر نکا لیں اور اگر اسے ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر مجبور ہو ں تو ایسا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ہاں، یہ ضروری ہے کہ اگر اس عورت کا شوہر اہلِ فن ہو تو وہ بچے کو باہر نکا لے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کسی اہلِ فن عورت کے ذریعے نکا لیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایسا محرم مرد نکا لے جو اہلِ فن ہو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو نامحرم مرد جو اہلِ فن ہو بچے کو باہر نکا لے اور اگر ایسا شخص بھی موجود نہ ہو تو پھر جو اہلِ فن نہ ہو، بتائی گئی ترتیب کا خیا ل رکھتے ہو ئے بچے کو باہر نکا ل سکتا ہے۔

مسئلہ۶۳۳اگر ماں مرجائے اور بچہ اس کے پیٹ میں زندہ ہو، تو چاہے اس بچے کے زندہ رہنے کی امید نہ ہو تب بھی ضروری ہے کہ ان اشخاص کے ذریعے جن کا ذکر سابقہ مسئلے میں ہو چکا ہے، ترتیب کا لحاظ رکھتے ہو ئے اس کے پیٹ کی اس جگہ کو چاک کریں جو بچے کی سلامتی کے لئے بہتر ہو اور بچے کو باہر نکا لیں اور میت کو غسل دینے کے لئے اس جگہ کو دوبارہ ٹانکے لگا دیں۔

Presented by Ziaraat.Com

دفن کے مستحبات

مسئلہ۶۳۴ مستحب ھے کہ قبر کو ایک متو سط انسان کے قد کے لگ بھگ کھودیں اور میّت کو نزدیکی ترین قبرستان میں دفن کریں، مگر یہ کہ دور والا قبرستان کسی وجہ سے بہتر ہو مثلاً وھاں نیک لوگ دفن کئے گئے ھو ں یا لوگ وھاں اھل قبور پر فاتحہ پڑھنے زیا دہ جاتے ھو ں۔

یہ بھی مستحب ھے کہ جنازہ کو قبر سے چند گز دور زمین پر رکھ دیں اور تین دفعہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے قبر کے نزدیک لے جائیں اور ھر مرتبہ زمین پر رکھیں اور پھر اٹھالیں اور چوتھی مرتبہ قبر میں اتار دیں اور اگر میّت مرد ھو تو تیسری دفعہ زمین پر اس طرح رکھیں کہ اس کا سر قبر کی نچلی طرف ھو اور چوتھی دفعہ سر کی طرف سے قبر میں داخل کریں۔ اور اگر میّت عورت ھو تو تیسری دفعہ اسے قبر کے قبلے کی طرف رکھیں اور پھلو کی طرف سے قبر میں اتار دیں اور قبر میں اتارتے وقت ایک کپڑا قبر کے اُوپر تان لیں۔

یہ بھی مستحب ھے کہ جنازہ آرام کے ساتھ تابوت سے نکا لیں اور قبر میں داخل کریں۔ اسی طرح وہ دعائیں جنھیں پڑھنے کے لئے کھا گیا ھے دفن کرنے سے پھلے اور دفن کرتے وقت پڑھیں۔ میّت کو قبر میں رکھنے کے بعد اس کے کفن کی گرھیں کھول دیں، اس کا رخسار زمین پر رکھ دیں، اس کے سر کے نیچے مٹی کا تکیہ بنا دیں، اس کی پیٹھ کے نیچے کچی اینٹیں یا ڈھیلے رکھ دیں تا کہ میّت چت نہ ھو جائے اور اس سے پھلے کہ قبر بند کریں، کوئی ایک شخص اپنا دایا ں ھاتھ میّت کے دائیں کندھے پر مارے، بایا ں ھاتھ زور سے میّت کے بائیں کندھے پر رکھے، منہ اس کے کا ن کے قریب لے جائے، اسے زور سے حرکت دے اور تین دفعہ کھے:

إسمَعْ إفهَمْ يَا فلان ابن فلان

اور فلان ابن فلان کی جگہ میّت اور اس کے باپ کا نام لے، مثلاً اگر اس کا اپنا نام محمد اور اس کے باپ کا نام علی ھو تو تین دفعہ کھے:

إسمَعْ إفهَمْ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيّ

اس کے بعد کھے:

هَلْ اَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِىْ فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَه لاَ شَرِيْکَ لَہ وَ اَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ عَبْدُه وَ رَسُوْلُه وَ سَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَ خَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اَنَّ عَلِياً اَمِيْرُ الْمُوْمِنِيْنَ وَ سَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَ اِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَه عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ و مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَّ عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَّ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَّالْقَائِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِىَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُوْمِنِيْنَ وَ حُجَجُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَاَئِمَّتُکَ اَئِمَّةُ هُدیً اَبْرَارٌ يَا فلان بن فلان

اور فلان ابن فلان کی جگہ میّت اور اس کے باپ کا نام لے اور اس کے بعد کھے:

اِذَا اَتَاکَ الْمَلَکَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰى وَ سَئَلاَ کَ عَنْ رَبِّکَ وَ عَنْ نَّبِيِّکَ وَ عَنْ دِيْنِکَ وَ عَنْ کِتَابِکَ وَ عَنْ قِبْلَتِکَ وَ عَنْ اَئِمَّتِکَ فَلاَ تَخَفْ وَلاَ تَحْزَنْ وَ قُلْ فِى جَوَابِهِمَا اَللّٰهُ رَبِّى وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّىْ وَالْاِسْلاَمُ دِيْنِىْ وَالْقُرْاٰنُ کِتَابِىْ وَالْکَعْبَةُ قِبْلَتِىْ وَ اَمِيْرُالْمُوْمِنِيْنَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ اِمَامِىْ وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْمُجْتَبٰى اِمَامِىْ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الشَّهِيْدُ بِکَرْبَلاَ اِمَامِىْ وَ عَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ اِمَامِىْ وَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ اِمَامِىْ وَ جَعْفَرٌ الصَّادِقُ اِمَامِىْ وَ مُوْسَى الْکَاظِمُ اِمَامِىْ وَ عَلِيٌّ الرِّضَا اِمَامِىْ وَ مُحَمَّدٌ الْجَوَادُ اِمَامِىْ وَعَلِيٌّ الْهَادِىْ اِمَامِىْ وَ الْحَسَنُ الْعَسْکَرِىْ اِمَامِىْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِىْ هٰؤُلاَءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّتِىْ وَ سَادَتِىْ وَ قَادَتِىْ وَ شُفَعَائِىْ بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَ مِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّءُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمْ يَا فلان بن فلان

اور فلان ابن فلان کی جگہ میّت اور اس کے باپ کا نام لیں‌اور اس کے بعد کھے:

اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰى نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ عَلِىَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ وَّ اَوْلاَدَهُ الْمَعْصُوْمِيْنَ الْاَئِمَّةَ الْاِثْنٰى عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَ اَنَّ مَا جَاءَ بِہ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَّ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّ سُؤَالَ مُنْکَرٍ وَّ نَکِيْرٍ فِى الْقَبْرِ حَقٌّ وَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَّ النُّشُوْرَ حَقٌّ وَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَّ الْمِيْزَانَ حَقٌّ وَّ تَطَايُرَ الْکُتُبِ حَقٌّ وَّ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لاَّ رَيْبَ فِيْهَا وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ

پھر کھے:

أَفَهِمْتَ يَا فلان

اور فلان کی جگہ میّت کا نام لے اور اس کے بعد کھے:

Presented by Ziaraat.Com

ثَبَّتَکَ اللّٰہُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَ ھَدَاکَ اللّٰہُ اِلیٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ عَرَّفَ اللّٰہُ بَیْنَکَ وَ بَیْنَ اَوْلِیَائِکَ فِی مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِہٖ

اس کے بعد کھے:

اَللّٰہُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ وَاصْعَدْ بِرُوْحِہٖ اِلَیْکَ وَ لَقِّہٖ مِنْکَ بُرْھَاناً اَللّٰہُمَّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ

مسئلہ۶۳۵ مستحب ھے کہ جو شخص میّت کو قبر میں اُتارے وہ با طھارت، برھنہ سر اور ننگے پاؤں ھو، میّت کی پائنتی کی طرف سے قبر سے باھر نکلیاور مستحب ھے کہ قبر سے باھر آنے کے بعد کھے:

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰہُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ (وَعِنْدَکَ نَحْتَسِبُہٗ) یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

اور مستحب ھے کہ میّت کے عزیز و اقرباء کے علاوہ جو لوگ موجود ھو ں وہ ھاتھ کی پشت سے قبر پر مٹی ڈالیں۔یہ بھی مستحب ھے کہ اگر میّت عورت ھو تو اس کا محرم اسے قبر میں اُتارے اور اگر کوئی محرم نہ ھو تو اس کے عزیز و اقرباء اسے قبر میں اُتاریں۔

مسئلہ۶۳۶ مستحب ھے کہ قبر مربع یا مربع مستطیل بنائی جائے، اسے زمین سے تقریباً چار انگلیوں کے برابر اٹھایا جائے اور اس پر کوئی نشانی رکھی جائے تاکہ پھنچاننے میں غلطی نہ ھو ۔ قبر پر پانی چھڑکا جائے اور پانی چھڑکنے کے بعد جو لوگ موجود ھو ں وہ اپنے ھاتھ قبر پر رکھیں، انگلیاں کھول کر قبر کی مٹی میں گاڑیں اور سات دفعہ سورہ مبارکہ انا انزلناہ پڑھیں، میّت کے لئے طلب مغفرت کریں اور وارد شدہ دعائیں پڑھیں، مثال کے طور پر یہ دعا:

اَللّٰہُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ وَاصْعَدْ (صَعِّدْ) رُوْحَہٗ اِلیٰ اَرْوَاحِ الْمُوْمِنِیْنَ فِی عِلِّیِّیْنَ وَاَلْحِقْہُ بِالصَّالِحِیْنَ

مسئلہ۶۳۷ مستحب ھے کہ تشییع جنازہ کے لئے آئے ھو ئے لوگوں کے چلے جانے کے بعد میّت کا ولی یا وہ شخص جسے ولی اجازت دے میّت کو ان دعاؤں کی تلقین کرے جو بتائی گئی ھیں۔

مسئلہ۶۳۸ مستحب ھے کہ دفن کے بعد میّت کے پسماندگان کو پر سہ دیا جائے، لیکن اگر اتنی مدت گذر چکی ھو کہ پر سہ دینے سے ان کا دکہ تازہ ھو جائے تو پر سہ نہ دینا بہتر ھے۔ یہ بھی مستحب ھے کہ میّت کے اھل خانہ کے لئے تین دن تک کھانا بھیجا جائے اور ان کے پاس بیٹھ کر کھانا کھانا مکروہ ھے۔

مسئلہ۶۳۹ مستحب ھے کہ انسان عزیز و اقرباء کی موت پر خصوصاً بیٹے کی موت پر صبر کرے، جب بھی میّت کو یاد کرے ((اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)) پڑھے، میّت کے لئے قرآن کی تلاوت کرے، قبر کو پختہ بنائے تا کہ جلدی خراب نہ ھو اور ماں باپ کی قبر پر خداوند متعال سے حاجات طلب کرے۔

مسئلہ۶۴۰ کسی کی موت پر انسان کے لئے اپنے چھرے و بدن کو زخمی کرنا یا اپنے آپ کو نقصان پھنچانا، جب کہ اس کی وجہ سے قابل ذکر نقصان پھنچ رھا ھو، جائز نھیں ھے۔ اگر چہ ضرر نہ بھی ھو تو احتیاط واجب کی بنا پر ترک کرے۔

مسئلہ۶۴۱ احتیاط واجب کی بنا پر باپ اور بھائی کے علاوہ کسی اور کی موت پر گریبان چاک کرنا جائز نھیں ھے لیکن باپ اور بھائی کی مصیبت میں ایسا کرنے میں کوئی حرج نھیں۔

مسئلہ۶۴۲ اگر عورت میّت کے سوگ میں اپنا چھرہ زخمی کر کے خون آلود کرلے یا بال نوچے تو احتیاط مستحب کی بنا پر ایک غلام آزاد کرے یا دس فقیروں کو کھانا کھلائے یا انھیں کپڑے پھنائے۔ اسی طرح اگر مرد اپنی بیوی یا فرزند کی موت پر اپنا گریبان چاک کرے یا لباس پھاڑے تو اس کے لئے بھی یھی حکم ھے۔

مسئلہ۶۴۳ احتیاط مستحب یہ ھے کہ میّت پر روتے وقت آواز زیا دہ بلند نہ کی جائے۔

نماز وحشت

مسئلہ۶۴۴ مستحب ھے کہ میّت کے دفن کے بعد پھلی رات کو اس کے لئے دو رکعت نماز وحشت پڑھی جائے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ھے کہ پھلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد ایک دفعہ آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد دس دفعہ سورہ انا انزلناہ پڑھا جائے اور نماز کے سلام کے بعد کھا جائے:

اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ ابْعَثْ ثَوَابَھَا اِلیٰ قَبْرِ فُلَان

Presented by Ziaraat.Com

اور لفظ فلان کی بجائے میّت کا نام لیا جائے۔

مسئلہ۶۴۵ میّت کے دفن کے بعد پہلی رات کو کسی بھی وقت نماز وحشت پڑھی جاسکتی ھے، لیکن بہتر یہ ھے کہ اوّل شب میں نماز عشا کے بعد پڑھی جائے۔

مسئلہ۶۴۶ اگرمیّت کو کسی دور کے شہر لے جانا ھو یا کسی اور وجہ سے اس کے دفن میں تاخیر ھو جائے تو نماز وحشت کو دفن کی پہلی رات تک ملتو ی کرنا ضروری ھے۔

نبش قبر

مسئلہ۶۴۷ کسی مسلمان کی قبر نبش کرنا، یعنی اس کی قبر کو کھولنا، خواہ وہ بچہ یا دیوانہ ھی کیوں نہ ھو حرام ھے۔ ھاں، اگر اس کا بدن ختم ھو چکا ھو اور ہڈیا ں مٹی بن چکی ھو ں تو پھر کوئی حرج نھیں۔

مسئلہ۶۴۸ امام زادگان، شھدا، علما اور اس کے علاوہ ھر اس مقام پر جھاں قبر کھولنا بےحرمتی کا باعث ھو، حرام ھے، خواہ انھیں فوت ھو ئے سالھاسال گزرچکے ھو ں۔

مسئلہ۶۴۹ چند صورتو ں میں قبر کا کھولنا حرام نھیں ھے:

۱) میّت کو غصبی زمین میںدفن کیا گیا ھو اور زمین کا مالک اس کے وھاں رھنے پر راضی نہ ھو ۔

۲) کفن یا کوئی اور چیز جومیّت کے ساتھ دفن کی گئی ھو غصبی ھو اور اس کا مالک اس بات پر رضامند نہ ھو کہ وہ قبر میں رھے۔

اور اسی طرح اگر خود میّت کے مال میں سے کوئی چیز جو اس کے ورثاء کو ملی ھو اس کے ساتھ دفن ھو گئی ھو اور وارث اس بات پر راضی نہ ھو ں کہ وہ چیز قبر میں رھے تو اس کے لئے بھی یھی حکم ھے، مگر یہ کہ اس چیز کی قیمت کم ھو تو اس صورت میں قبر کا کھولنا محل اشکا ل ھے۔

۳) قبر کا کھولنا میّت کی بے حرمتی کا سبب نہ ھو، جب کہ میّت کو بغیر غسل کے یا کفن پھنائے بغیر دفن کیا گیا ھو یا معلوم ھو جائے کہ میّت کا غسل باطل تھا یا اسے شرعی احکام کے مطابق کفن نھیں دیا گیا تھا یا قبر میں قبلہ رخ نھیں لٹایا گیا تھا۔

۴) ایسا حق ثابت کرنے کے لئے میت کا بدن دیکھنا چاھیں جومیت کے احترام سے زیا دہ اھم ھو۔

۵) میّت کو ایسی جگہ دفن کیا گیا ھو جھاں اس کی بے حرمتی ھو تی ھو مثلاً اسے کا فروں کے قبرستان میں یا ایسی جگہ دفن کیا گیا ھو جھاں غلاظت اور کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا ھو ۔

۶) کسی ایسے شرعی مقصد کے لئے قبر کھولی جائے جس کی اھمیت قبر کھولنے سے زیا دہ ھو، مثلاً زندہ بچے کو ایسی حاملہ عورت کے پیٹ سے نکا لنا مطلوب ھو جسے دفن کر دیا گیا ھو ۔

۷) اس بات کا خوف ھو کہ میّت کو درندہ چیر پھاڑ ڈالے گا یا سیلاب اسے بھالے جائے گا یا اسے دشمن نکا ل لے گا۔

۸) میّت کے بدن کا کوئی ایسا حصہ دفن کرنا چاھیں جو اس کے ساتھ دفن نہ ھو سکا ھو، لیکن احتیاطِ واجب یہ ھے کہ بدن کے اس حصّے کو قبر میں اس طرح رکھیں کہ میّت کا بدن نظر نہ آئے۔

مستحب غسل

مسئلہ۶۵۰ اسلام کی مقدس شریعت میں بہت سے غسل مستحب ھیں جن میںسے کچھ یہ ھیں:

۱) غسل جمعہ: اس کا وقت صبح کی اذان کے بعد سے ظھر تک ھے اور بہتر یہ ھے کہ ظھر کے قریب بجالایا جائے اور اگر کوئی شخص ظھر تک انجام نہ دے تو بہتر ھے کہ ادا و قضا کی نیت کئے بغیر غروب آفتاب تک بجالائے اور اگر جمعہ کے دن غسل نہ کرے تو مستحب ھے کہ ہفتے کے دن صبح سے غروب آفتاب تک اس کی قضا بجالائے اور جو شخص جانتا ھو کہ اسے جمعہ کے دن پانی میسر نہ ھو گا تو وہ رجاءً جمعرات کے دن غسل انجام دے سکتا ھے۔

مستحب ھے کہ انسان غسل جمعہ کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَشْہَدُ اَنْ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہ لاَ شَرِیْکَ لَہ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہ وَ رَسُوْلُہ، اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّا بِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَہِّرِیْنَ

Presented by Ziaraat.Com

۲) ماہ رمضان کی پہلی، سترھو یں، انیسویں، اکیسویں، تیئیسویں اور چوبیسویں رات کا غسل۔
۳) عیدالفطر اور عید قربان کے دن کا غسل۔ ان کا وقت صبح کی اذان سے غروب آفتاب تک ہے، اگر چہ احوط یہ ھے کہ ظھر سے غروب کے وقت تک رجاء کی نیت سے بجالائے اور بہتر یہ ھے کہ نماز عید سے پہلے کیا جائے۔
۴) عیدالفطر کی رات کا غسل ۔ اس کا وقت غروب کے بعد ھے اور احتیاطِ واجب یہ ھے کہ رات کی باقی مدت میں اذان صبح تک رجاء کی نیت سے بجا لائے۔
۵) ماہ ذی الحجہ کے آٹھویں اور نویں دن کا غسل اور احوط یہ ھے کہ نویں دن کا غسل زوال کے وقت کیا جائے۔
۶) اس شخص کا غسل جس نے سورج گرھن کے وقت عمداً نماز آیا ت نہ پڑھی ھو جب کہ سورج کو مکمل گرھن لگا ھو۔
۷) اس شخص کا غسل جس نے اپنے بدن کا کوئی حصہ ایسی میّت سے مس کیا ھو جسے غسل دیا جاچکا ھو ۔
۸) احرام کا غسل۔
۹) حرم خدا میں داخل ھو نے کا غسل۔
۱۰) مکہ مکرمہ میں داخل ھو نے کا غسل۔
۱۱) خانہ کعبہ کی زیا رت کا غسل۔
۱۲) کعبہ میں داخل ھو نے کا غسل۔
۱۳)نحر، ذبح اور حلق (بال مونڈنے) کے لئے غسل۔
۱۴)مدینہ منورہ میں داخل ھو نے کا غسل۔
۱۵)حرمِ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں داخل ھو نے کا غسل(اور اس کی حدود، عائراور وعیرنامی دو پھاڑیوں کے درمیان ھے)۔
۱۶) پیغمبر اکرم(ص) کی قبر مطھر سے وداع کا غسل۔
۱۷)دشمن کے ساتھ مباھلہ کرنے کا غسل۔
۱۸)نوزائدہ بچے کو غسل دینا۔
۱۹) استخارہ کرنے کا غسل۔
۲۰)طلب باران کا غسل۔
۲۱) مکمل سورج گرھن کے وقت کا غسل۔
۲۲)حضرت سیدالشھداء علیہ السلام کی نزدیک سے زیا رت کا غسل۔
۲۳)فسق اور کفر سے تو بہ کا غسل۔

مسئلہ۶۵۱ فقھاء نے مستحب غسلوں کے باب میں بہت سے غسلوں کو ذکر فرمایا ھے جن میں سے چند یہ ھیں:
۱) رمضان المبارک کی تمام طاق راتو ں کا غسل اور اس کی آخری دھائی کی تمام راتو ں کا غسل اور اس کی تیئیسویں رات کے آخری حصّے میں دوسرا غسل۔
۲) ماہ ذی الحجہ کے چوبیسویں دن کا غسل۔
۳) عید نوروز کے دن، پندرھو یں شعبان، نویں اور سترھو یں ربیع الاوّل اور ذی القعدہ کے پچیسویں دن کا غسل۔
۴) اس عورت کا غسل جس نے اپنے شوھر کے علاوہ کسی اور کے لئے خوشبو استعمال کی ھو ۔
۵) اس شخص کا غسل جو مستی کی حالت میں سوگیا ھو ۔
۶) اس شخص کا غسل جو کسی سولی چڑھے ھو ئے انسان کو دیکھنے گیا ھو اور اسے دیکھا بھی ھو، لیکن اگر اتفاقاً یا مجبوری کی حالت میں نظر کی ھو یا مثال کے طور پر گواھی دینے گیا ھو تو غسل مستحب نھیں ھے۔
۷) مسجد نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں داخل ھو نے کا غسل

Presented by Ziaraat.Com

۸) دور یا نزدیک سے معصومین علیھم السلام کی زیا رت کے لئے غسل۔
۹) عید غدیر کے دن کا غسل۔
لیکن احوط یہ ھے کہ یہ تمام غسل رجاء کی نیت سے بجالائے جائیں۔

مسئلہ۶۵۲ ان مستحب غسلوں کے ساتھ جن کا ذکر مسئلہ "۶۵۰" میںکیا گیا ھے انسان ایسے کا م جن کے لئے وضو ضروری ھے مثلاً نماز، انجام دے سکتا ھے لیکن جو غسل رجاء کی نیت سے کئے جائیں وہ وضو کی جگہ کافی نھیں ھیں۔

مسئلہ۶۵۳اگر کسی شخص کے ذمے کئی مستحب غسل ھو ں اور وہ سب کی نیت کر کے ایک غسل کرلے تو کافی ھے۔

تیمم

سات صورتو ں میں وضواورغسل کے بجائے تیمم کرناضروری ھے:

تیمم کی پھلی صورت

۱) یہ کہ وضویا غسل کے لئے ضروری مقدارمیں پانی مھیا کرناممکن نہ ھو۔

مسئلہ۶۵۴ اگر انسان آبادی میں ھو تو ضروری ھے کہ وضواورغسل کا پانی مھیا کرنے کے لئے اتنی جستجوکرے کہ اس کے ملنے سے ناامید ھو جائے اوراگر بیا بان میں ھو تو ناھموار زمین میں پر انے زمانے میں کمان سے پھینکے جانے والے ایک تیر کی پروازکے برابراور ھموار زمین میں دوبارپھینکے جانے والے تیرکے فاصلے کے برابر جستجو کرے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر یہ جستجودائرے کی شکل میں ھو جس کا مرکز پانی ڈھونڈنے کی ابتدائی جگہ اور درمیا نی فاصلہ تیرکی پر واز کے برابرھو ۔

مسئلہ۶۵۵ اگر چاراطراف میں سے بعض ھمواراوربعض ناھموارھو ں تو ضرورری ھے کہ جوطرف ھموارھو اس میں دوتیروں کی پر واز کے برابراورجوطرف ناھموارھو اس میں ایک تیرکی پر واز کے برابرمذکورہ بالامسئلے میں بتائے گئے طریقے کے مطابق جستجوکرے۔

مسئلہ۶۵۶ جس طرف پانی کے نہ ھو نے کا یقین یا شرعی گواھی موجود ھو اس طرف تلاش کرناضروری نھیں۔

مسئلہ۶۵۷ اگر کسی شخص کی نماز کا وقت تنگ نہ ھو اورپانی مھیا کرنے کے لئے اس کے پاس وقت ھو، اگر یقین یا شرعی گواھی ھو کہ جس فاصلے تک پانی تلاش کرناضروری ھے اس سے دورپانی موجود ھے تو ضروری ھے کہ پانی حاصل کرنے کے لئے وھاں جائے، بشرطیکہ وھاں جانامشقت وضررکا باعث نہ ھو اوراگر پانی موجودھو نے کا گمان ھو، خواہ اس کا گمان قوی ھی کیوںنہ ھو جب تک اطمینان حاصل نہ ھو، جاناضروری نھیں ھے، لیکن احوط ھے۔

مسئلہ۶۵۸ ضروری نھیں کہ انسان خودپانی کی تلاش میں جائے بلکہ کسی اورایسے شخص کوبھیج سکتاھے جس کے کھنے پر اسے اطمینان ھو ۔ اسی طرح کسی ایسے شخص کو بھی بھیج سکتا ھے جو ثقہ ھو اور اس کے قول کے بر خلاف بات کا گمان نہ ھو، چاھے اس کے بتانے سے اطمینان بھی حاصل نہ ھو ۔ ان دونوں صورتو ں میں ایک شخص کا چند اشخاص کی طرف سے جاناکافی ھے۔

مسئلہ۶۵۹ اگر اس بات کا احتمال ھو کہ اس کے سامان سفر میں یا پڑاوٴ ڈالنے کی جگہ پر یا قافلے میں پانی موجود ھے تو ضروری ھے کہ اس قدر جستجوکرے کہ اسے پانی نہ ھو نے کا یقین یا اطمینان ھو جائے یا اس کے حصول سے ناامید ھو جائے۔

مسئلہ۶۶۰ اگرشخص نماز کے وقت سے پھلے، تلاش کرنے کے باوجود پانی حاصل نہ کرپائے اورنماز کے وقت تک وھیں رھے، چنانچہ اسے احتما ل ھو کہ اس جگہ پانی مل جائے گا تو احتیاطِ واجب یہ ھے کہ نماز کے وقت سے پھلے کی جستجوپر اکتفانہ کرے، سوائے اس کے کہ وقت نماز داخل ھو نے سے کچھ پھلے اول وقت کی فضیلت کو پانے کے لئے جستجو کی ھو ۔

مسئلہ۶۶۱ اگر نماز کا وقت داخل ھو نے کے بعدجستجوکے باوجود پانی حاصل نہ کرپائے اوربعدوالی نماز کے وقت تک اسی جگہ رھے، چنانچہ اگر احتما ل دے کہ اب وھاں پانی مل جائے گا تو احتیاطِ واجب یہ ھے کہ دوبارہ پانی کی تلاش میں جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۶۶۲ اگر کسی شخص کے پاس نماز کے لئے وقت تنگ ہو یا اسے چور، ڈاکویا درندے سے جان یا اس کی حیثیت کے مطابق خاطر خواہ مال کا خوف ہو یا پانی کی تلاش اتنی کٹھن ہو کہ اس کی سختی کوبرداشت کرنا حرج کا باعث ہو تو جستجو ضروری نہیں۔

مسئلہ۶۶۳ اگر کوئی شخص پانی تلاش نہ کرے یہاں تک کہ نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو اگر چہ وہ گنہگار ہے، لیکن تیمم کے ساتھ اس کی نماز صحیح ہے، چاھے بعد میں معلوم ہو جائے کہ اگر پانی تلاش کرتاتو مل جاتا اوراحتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کی قضا بھی بجالائے۔

مسئلہ۶۶۴ جس شخص کو یقین ہو کہ پانی نہیں ملے گا، چنانچہ پانی کی تلاش میں نہ جائے اور تیمم کرکے نماز پڑھ لے اوربعد میں معلوم ہو کہ اگر پانی تلاش کرتاتو پانی مل جاتا، اگر وقت باقی ہو تو وضوکرکے دوبارہ نماز پڑھناضروری ہے۔

مسئلہ۶۶۵ اگر کسی شخص کوپانی تلاش کرنے پر نہ ملے اورتیمم کے ساتھ نماز پڑھ لے اورنماز پڑھنے کے بعدمعلوم ہو کہ جہاں اس نے پانی تلاش کیا تھا وھاں پانی موجود تھا، تو اگر وقت باقی ہو تو ضروری ہے کہ وضوکرکے دوبارہ نماز پڑھے ورنہ اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ۶۶۶ جس شخص کو یقین ہو کہ نماز کا وقت تنگ ہے اگر وہ پانی تلاش کئے بغیر تیمم کے ساتھ نماز پڑھ لے اور نماز پڑھنے کے بعد اور وقت گزرنے سے پہلے اسے پتہ چلے کہ پانی تلاش کرنے کے لئے اس کے پاس وقت تھا تو ضروری ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے اور اگر وقت گزرنے کے بعد معلوم ہو تو قضا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ۶۶۷ اگر نماز کا وقت داخل ہو نے کے بعد کسی شخص کا وضو باقی ہو اور جانتا ہو یا شرعی دلیل مثلاً اطمینان وغیرہ ہو کہ اگر اس نے اپناوضوباطل کردیا تو دوبارہ وضو کرنے کے لئے پانی نہیں ملے گا یا وضو نہیں کر پائے گا تو اس صورت میں اگر وہ اپنا وضو برقرار رکھ سکتا ہو اور اس کے لئے کسی حرج و ضرر کا باعث نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسے باطل نہ کرے۔

لیکن ایساشخص یہ جانتے ہو ئے بھی کہ غسل نہ کرپائے گااپنی بیوی سے جماع کرسکتاہے۔

مسئلہ۶۶۸ اگر کوئی شخص نماز کے وقت سے پہلے باوضو ہو اور اسے معلوم ہو یا شرعی دلیل رکھتا ہو کہ اگر اس نے اپنا وضو باطل کردیا تو دوبارہ پانی مہیا کرنا اس کے لئے ممکن نہیں ہو گا تو اس صورت میں اگر وہ اپنا وضو بغیر کسی حرج یا ضرر کے برقرار رکھ سکتا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اپنا وضو باطل نہ کرے۔

مسئلہ۶۶۹ جب کسی کے پاس فقط وضویا غسل کی مقدارمیں پانی ہو اور وہ جانتا ہو یا شرعی دلیل رکھتا ہو کہ اگر اسے گرادے تو پانی نہیں مل سکے گا تو اگر نماز کا وقت داخل ہو گیا ہو تو یہ پانی گراناجائز نہیں ہے اوراحتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کے وقت سے پہلے بھی نہ گرائے۔

مسئلہ۶۷۰ اگر کوئی شخص جانتا ہو یا شرعی دلیل رکھتا ہو کہ پانی حاصل نہ کرسکے گا، نماز کا وقت داخل ہو نے کے بعدکسی ضرروحرج کے بغیراس کے لئے وضو باطل کرنا جائز نہیں یا جوپانی اس کے پاس ہے، اسے گرانا جائز نہیں لیکن تیمم کے ساتھ اس کی نماز صحیح ہے، اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس نماز کی قضا بھی کرے۔

تیمم کی دوسری صورت

مسئلہ۶۷۱ اگر کوئی شخص کمزوری یا چور، ڈاکو اور جانور وغیرہ کے خوف سے یا کنویں سے پانی نکا لنے کے وسائل نہ ہو نے کی وجہ سے پانی حاصل نہ کرسکے تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔ اسی طرح اگر پانی مہیا کرنے یا اسے استعمال کرنے میں اسے اتنی تکلیف اٹھانی پڑے جو ناقابل برداشت ہو تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ۶۷۲ اگر کسی شخص کے لئے، کنویں سے پانی نکا لنے کے لئے ڈول اوررسّی وغیرہ ضروری ہو ں اوروہ مجبور ہو کہ انھیں خریدے یا کرائے پر حاصل کرے تو خواہ ان کی قیمت عام بھاوٴ سے کئی گنا زیا دہ ھی کیوں نہ ہو، ضروری ہے کہ مہیا کرے۔ اسی طرح اگر پانی اپنی قیمت سے مہنگا بیچا جارہا ہو تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے، لیکن اگر ان چیزوں کو مہیا کرنے کے لئے اتنا زیا دہ پیسے دینے پڑرہے ہو ں جو عسرو حرج کا باعث ہو ں تو ان چیزوں کا مہیا کرنا واجب نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۶۷۳اگر کوئی شخص پانی مہیا کرنے کے لئے قرض لینے پر مجبور ہو تو ضروری ہے کہ قرض کرے، لیکن جو شخص جانتا ہو یا اسے اطمینان ہو کہ وہ قرضے کی ادائیگی نہ کرسکے گا تو اس کے لئے قرض لینا جائز نہیں ہے۔
مسئلہ۶۷۴اگر کنواں کھودنے میں کوئی حرج نہ ہو تو ضروری ہے کہ انسان پانی مہیا کرنے کے لئے کنواں کھودے۔
مسئلہ۶۷۵ اگر کوئی شخص بغیر احسان کے کچھ پانی دے تو اسے قبول کرنا ضروری ہے۔

تیمم کی تیسری صورت

مسئلہ۶۷۶ اگر کسی شخص کو پانی استعمال کرنے سے اپنی جان کا خوف ہو یا بدن میں کوئی بیماری یا عیب پیدا ہونے یا بیماری کے طولانی یا شدید ہو جانے یا علاج میں دشواری پیدا ہو نے کا خوف ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ تیمم کرے، لیکن اگر گرم پانی اس کے لئے نقصان دہ نہ ہو تو گرم پانی سے وضو یا غسل کرنا ضروری ہے۔
مسئلہ۶۷۷ضروری نہیں‌ہے کہ انسان کو یقین ہو کہ پانی اس کے لئے مضر ہے، بلکہ یهی کہ اسے خوف ہو کہ پانی اس کے لئے ضرر رکھتاہے اور یہ خوف عام لوگوں کی نظرمیں صحیح ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔
مسئلہ۶۷۸ اگر کوئی شخص درد چشم میں مبتلا ہو اور پانی اس کے لئے مضر ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔
مسئلہ۶۷۹ اگر کوئی شخص ضرر کے یقین یا خوف کی وجہ سے تیمم کرے اور نماز سے پهلے اس بات کا پتہ چل جائے کہ پانی اس کے لئے نقصان دہ نهیں تو اس کا تیمم باطل ہے اور اگر اس بات کا پتہ نماز کے بعد اور وقت گزرنے سے پهلے چلے تو وضو یا غسل کرکے دوبارہ نماز پڑھناضروری ہے اور اگر وقت باقی نہ ہو تو قضا واجب نہیں ہے۔
مسئلہ۶۸۰ اگر کسی شخص کویقین یا اطمینان ہو کہ پانی اس کے لئے مضرنہیں ہے اورغسل یا وضوکرلے، بعدمیں اسے پتہ چلے کہ پانی اس کے لئے مضرتها، تو اگر ضرر اتنا زیا دہ ہو کہ اس کا اقدام حرام ہو تو وضو اور غسل دونوں باطل ہیں۔

تیمم کی چوتھی صورت

مسئلہ۶۸۱ جس شخص کویہ خوف ہو کہ پانی سے وضویا غسل کرلینے کے بعدان میں سے کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا، تو ضروری ہے کہ وہ تیمم کرے:
۱) یہ کہ وہ خود ابهی یا بعدمیں ایسی پیا س میں مبتلا ہو جائے گا جواس کی ہلاکت یا بیماری کا سبب ہو گی یا اس کا برداشت کرنااس کے لئے سخت حرج کا باعث ہو گا۔
۲) اسے خوف ہو کہ جن افراد کی حفاظت کرنااس پر واجب ہے، وہ پیا س سے ہلاک یا بیمار ہو جائیں گے۔
۳) یہ کہ کسی انسان یا حیوان کی ہلاکت یا بیماری یا بیتابی جواسے گراں‌گزرتی ہو کا خوف ہو یا اس حیوان کی ہلاکت سے اُسے خاطر خواہ نقصان ہو۔
مسئلہ۶۸۲ اگر کسی شخص کے پاس پاک پانی کے علاوہ جو وضو اور غسل کے لئے ہو، نجس پانی کی اتنی مقداربهی موجود ہو جو اس کے اور اس کے ساتهیوں کے پینے کے لئے کافی ہو، لیکن ان کے لئے پانی کی نجاست ثابت ہو اور نجس پانی پینے سے پر ہیز بهی کرتے ہو ں تو ضروری ہے کہ پاک پانی کوپینے کے لئے رکھ لے اورتیمم کے ساتھ نماز پڑھے۔ ہاں، اگر بچے یا حیوان کوپانی دیناچاہے تو ضروری ہے کہ انهیں نجس پانی د ے اورپاک پانی کے ساتھ وضو یا غسل کرے۔

تیمم کی پانچویں صورت

مسئلہ۶۸۳اگر کسی شخص کا بدن یا لباس نجس ہو اوراس کے پاس اتنی مقدارمیں پانی ہو کہ اس سے وضویا غسل کرنے کی صورت میں بدن یا لباس دھونے کے لئے پانی نہ بچتا ہو تو ضروری ہے کہ بدن یا لباس دهوئے اورتیمم کرکے نماز پڑھے، لیکن اگر اس کے پاس ایسی کوئی چیزنہ ہو جس پر تیمم

Presented by Ziaraat.Com

کرے تو ضروری ھے کہ پانی کووضویا غسل کے لئے استعمال کرے اورنجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھے۔

تیمم کی چھٹی صورت

مسئلہ۶۸۴ اگر کسی شخص کے پاس ایسے پانی یا برتن کے علاوہ کوئی دوسرا پانی یا برتن نہ ھو کہ جس کا استعمال کرنا حرام ھے، مثلااس کے پاس موجودپانی یا برتن غصبی ھو اوراس کے سواکوئی دوسراپانی یا برتن نہ ھو تو ضروری ھے کہ وضو یا غسل کے بجائے تیمم کرے۔

تیمم کی ساتو یں صورت

مسئلہ۶۸۵ جب وقت اتناتنگ ھو کہ اگر ایک شخص وضویا غسل کرے تو ساری نماز یا اس کا کچھ حصہ وقت گزرنے کے بعد پڑھنا پڑے تو ضروری ھے کہ وہ شخص تیمم کرے۔ ھاں، اگر وضو یا غسل کے لئے تیمم جتنا وقت ھی صرف ھو تو اس صورت میں ضروری ھے کہ وضو یا غسل کرے۔

مسئلہ۶۸۶ اگر کوئی شخص جان بوجہ کرنماز پڑھنے میں اتنی تاخیرکرے کہ وضویا غسل کا وقت باقی نہ رھے تو وہ گنھگار ھو گا، لیکن تیمم کے ساتھ اس کی نماز صحیح ھے اوراحتیاط مستحب یہ ھے کہ اس نماز کی قضا وضو یا غسل کے ساتھ انجام دے۔

مسئلہ۶۸۷ اگر کسی کوشک ھو کہ وضو یا غسل کرنے کی صورت میں نماز کا وقت باقی رھے گا یا نھیں تو اس کے لئے ضروری ھے کہ تیمم کرے۔

مسئلہ۶۸۸ اگر کسی شخص نے وقت کی تنگی کی وجہ سے تیمم کیا ھو اورنماز کے بعدوضوکرسکنے کے باوجود نہ کرے یھاں تک کہ اس کے پاس موجودپانی ضائع ھو جائے اور اس وجہ سے اس کی ذمہ داری تیمم کرنا قرار پائے تو ضروری ھے کہ بعد کی نماز وں کے لئے دوبارہ تیمم کرے۔

مسئلہ۶۸۹ اگر کسی شخص کے پاس پانی موجود ھو لیکن وقت تنگ ھو نے کے باعث تیمم کرکے نماز پڑھنے لگے اورنماز کے دوران اس کے پاس موجودپانی ضائع ھو جائے اور اس کی ذمہ داری تیمم کرنا بن جائے تو احتیاط مستحب یہ ھے کہ بعد کی نماز وں کے لئے دوبارہ تیمم کرے۔

مسئلہ۶۹۰ اگر کسی شخص کے پاس اتنا وقت ھو کہ وضو یا غسل کرکے نماز کو اس کے مستحب اعمال مثلاً اقامت اورقنوت کے بغیر پڑھ سکے، تو ضروری ھے غسل یا وضو کرے اور نماز کو مستحب اعمال کے بغیر بجا لائے، بلکہ اگر سورہ پڑھنے جتنا وقت بھی نہ بچتا ھو تب بھی ضروری ھے کہ غسل یا وضو کرکے بغیر سورہ کے نماز پڑھے۔

وہ چیزیں جن پر تیمم کرناصحیح ھے

مسئلہ۶۹۱ مٹی، ریت، ڈھیلے، پتھر اورھر اس چیزپر تیمم کرنا صحیح ھے جسے عرف عام میں زمین کے اجزاء سے سمجھاجاتاھو، لیکن احتیاط مستحب یہ ھے کہ مٹی کے ھو تے ھو ئے کسی دوسری چیزپر تیمم نہ کیا جائے اوراگر مٹی نہ ھو تو ریت یا ڈھیلے پر اور اگر ریت اور ڈھیلا بھی نہ ھو تو پھر پتھر پر تیمم کیا جائے۔

مسئلہ۶۹۲ جپسم اورچونے کے پتھرپر تیمم کرنا صحیح ھے اور احتیاط مستحب کی بنا پر اگر ممکن ھو تو چونے اور جپسم کے پکے ھوئے پتھراورپکی اینٹ پر تیمم نہ کرے۔ھاں، فیروزے اور عقیق جیسے پتھروں پر تیمم جائز نھیں ھے۔

مسئلہ۶۹۳ اگر کسی شخص کو مٹی، ریت، ڈھیلے، پتھر حتیٰ جپسم اور چونے کے پتھر بھی نہ مل سکیں، تو ضروری ھے کہ قالین اور کپڑوں پر موجود گرد و غبارپر تیمم کرے اور اگر گرد و غبار بھی نہ مل سکے تو ضروری ھے کہ تر مٹی پر تیمم کرے اور اگر تر مٹی بھی نہ مل سکے تو مستحب یہ ھے کہ تیمم کے بغیرنماز پڑھے لیکن بعد میں اس نماز کی قضا پڑھنا واجب ھے۔

مسئلہ۶۹۴ اگر کوئی شخص قالین اور اس جیسی دوسری چیزوں کو جھاڑ کر مٹی مھیا کرسکتا ھو تو اس کا گر د و غبار پر تیمم کرنا باطل ھے اور اگر مٹی کو خشک کرکے اس سے سوکھی مٹی حاصل کرسکتاھو تو گیلی مٹی پر تیمم باطل ھے۔

مسئلہ۶۹۵ جس شخص کے پاس پانی نہ ھو لیکن برف موجود ھو اور اسے پگھلانا ممکن ھو تو ضروری ھے کہ اسے پگھلا کر پانی بنائے اور اس سے وضو یا غسل کرے اور اگر ایساکرنا ممکن نہ ھو اور اس کے پاس کوئی ا یسی چیزبھی نہ ھو جس پر تیمّم کر نا صحیح ھو تو احتیاط مستحب یہ ھے کہ

Presented by Ziaraat.Com

برف کے ساتھ اعضاءِ وضو یا غسل کو تر کرکے نماز پڑھے لیکن ضروری ھے کہ اس نماز کی قضابھی پڑھے۔

مسئلہ۶۹۶ اگر مٹی اور ریت کے ساتھ سوکھی گھاس کی طرح کی کوئی چیزھو ئی ھو جس پر تیمم کرناباطل ھو تو اس پر تیمم نہیں کرسکتا، لیکن اگر وہ چیزاتنی کم ھو کہ اسے مٹی یا ریت میں نہ ھو نے کے برابرسمجھا جائے تو اس مٹی یا ریت پر تیمم صحیح ھے۔

مسئلہ۶۹۷ اگر ایک شخص کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ھو جس پر تیمم کیا جاسکے اور اس کا خریدنا یا کسی طرح حاصل کرنا ممکن ھو اور حرج کا باعث نہ ھو تو ضروری ھے کہ خرید کریا ایسے ھی کسی طریقے سے مہیا کرے۔

مسئلہ۶۹۸ مٹی کی دیوار پر تیمم کرنا صحیح ھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ خشک زمین یا خشک مٹی کے ھو تے ھو ئے ترزمین یا ترمٹی پر تیمم نہ کیا جائے۔

مسئلہ۶۹۹ انسان جس چیز پر تیمم کرے اس کا پاک ھوناضروری ھے اور اگر اس کے پاس ایسی کوئی پاک چیزنہ ھو جس پر تیمم کرنا صحیح ھو تو احتیاط مستحب کی بنا پر اس نجس چیز پر تیمم کرے اور نماز پڑھے اور ضروری ھے کہ بعدمیں اس کی قضابجالائے۔

مسئلہ۷۰۰ اگر کسی شخص کویقین ھو کہ ایک چیز پر تیمم کرناصحیح ھے اور اس پر تیمم کرلے اور بعدمیں معلوم ھو کہ اس چیز پر تیمم کرنا باطل تھا تو جو نماز یں اس تیمم کے ساتھ پڑھی ھیں انھیں دوبارہ پڑھناضروری ھے۔

مسئلہ۷۰۱ وہ چیز جس پر تیمم کیا جائے اور وہ جگہ جھاں وہ چیز رکھی ھو، ضروری ھے کہ غصبی نہ ھو ں، پس اگر غصبی مٹی پر تیمم کرے یا اپنی مٹی بغیراجازت کے دوسرے کی ملکیت میں رکھے اور اس پر تیمم کرے تو اس کا تیمم باطل ھے، لیکن خود تیمم کرنے والے کی جگہ کا غصبی نہ ھوناتیمم کے صحیح ھو نے میں معتبرنہیں ھے۔

مسئلہ۷۰۲ غصب کی ھو ئی فضامیں تیمم کرنا، مثال کے طورپر اگر کوئی شخص اپنی زمین میں اپنے ھاتھ مٹی پر مارے اور پھراجازت کے بغیردوسرے کی زمین میں داخل ھو کرھاتھوں کوپیشانی پر پھیرے، تو بنا براحتیاط اس کا تیمم باطل ھے۔

مسئلہ۷۰۳غصبی چیزپر یا ایسی چیزپر جوغصبی جگہ رکھی ھوئی ھو، خواہ نہ جانتا ھو کہ غصبی ھے، تیمم کرنا باطل ھے۔ غصبی فضامیں تیمم کرنے کا بھی احتیاطِ واجب کی بنا پر یھی حکم ھے۔

البتہ اگر بھول جائے یا غصب سے غافل ھو تو صحیح ھے، سوائے اس کے کہ خودغاصب ھو اور غصب سے تو بہ نہ کی ھو کہ اس صورت میں اگر اس کا تیمم غصبی چیزپر یا اس چیزپر ھو جو غصبی جگہ رکھی ھو تو باطل ھے، جب کہ اگر تو بہ کرچکا ھو تو احتیاط کی بنا پر باطل ھے۔

مسئلہ۷۰۴جوشخص غصبی جگہ میں قید ھو اور اس جگہ کا پانی اور مٹی دونوں غصبی ھو ں تو ضروری ھے کہ تیمم کرکے نماز پڑھے۔

مسئلہ۷۰۵ جس چیزپر تیمم کیا جائے، احتیاطِ واجب کی بنا پر ممکنہ صورت میں ضروری ھے کہ اس پر گرد و غبار موجود ھو جو ھاتھوں پر لگ جائے اور اس میں ھاتھ مارنے کے بعدمستحب ھے کہ ھاتھوں کوجھاڑے۔

مسئلہ۷۰۶ گڑھے والی زمین، راستے پر بیٹھی ھوئی مٹی اور ایسے نمکزار پرجس پر نمک کی تہہ نہ جمی ھو، تیمم کرنا مکروہ ھے اور اگر اس پر نمک کی تہہ جم گئی ھو تو باطل ھے۔

وضو یا غسل کے بدلے تیمم کرنے کا طریقہ

مسئلہ۷۰۷ وضو یا غسل کے بدلے کئے جانے والے تیمم میں چارچیزیں واجب ھیں :

۱) نیت۔

۲) دونوں ہتھیلیوں کوایسی چیزپر مارناجس پر تیمم کرناصحیح ھو اور احتیاطِ واجب یہ ھے کہ دونوں ہتھیلیوں کوایک ساتھ مارے۔

۳) دونوں ہتھیلیوں کوپوری پیشانی اور پیشانی کے دونوں طرف، جھاں سرکے بال اگتے ھیں، سے لے کربھنووٴں اور ناک کے اوپر تک پھیرنااور احتیاطِ واجب یہ ھے کہ ھاتھ بھنووٴں پر بھی پھیرے جائیں۔

Presented by Ziaraat.Com

(۴) بائیں ہتھیلی کودائیں ھاتھ کی تمام پشت پر اور اس کے بعددائیں ہتھیلی کوبائیں ھاتھ کی تمام پشت پر پھیرنا۔

مسئلہ۷۰۸ احتیاط مستحب یہ ھے کہ تیمم خواہ وضو کے بدلے ھو یا غسل کے بدلے، اس طرح سے کیا جائے کہ ایک دفعہ ھاتھوں کوزمین پر مارنے کے بعد پیشانی اور ھاتھوں کی پشت پر پھیرے۔ اس کے بعد ایک دفعہ پھر زمین پر ھاتھ مارے اور ھاتھوں کی پشت کا مسح کرے۔

تیمم کے احکام

مسئلہ۷۰۹ اگر ایک شخص پیشانی اور ھاتھوں کی پشت کے ذراسے حصے کا بھی مسح نہ کرے تو تیمم باطل ھے، چاھے عمداًمسح نہ کیا ھو یا مسئلہ نہ جانتاھو یا بھول گیا ھو۔ البتہ بہت زیادہ باریک بینی بھی ضروری نہیں بلکہ اتنا ھی کافی ھے کہ یہ کہا جاسکے کہ پوری پیشانی اور دونوں ھاتھوں کی مکمل پشت کا مسح ھو چکا ھے۔

مسئلہ۷۱۰ یہ یقین حاصل کرنے کے لئے کہ ھاتھ کی تمام پشت پر مسح کرلیا ھے، ضروری ھے کہ کلائی سے کچھ اوپر والے حصے کا بھی مسح کرے، لیکن انگلیوں کے درمیا ن مسح کرناضروری نہیں ھے۔

مسئلہ۷۱۱ ضروری ھے کہ پیشانی اور ھاتھوں کی پشت کا مسح اوپر سے نیچے کی جانب کرے اور ان افعال کو پے در پے انجام دے اور اگر ان کے درمیا ن اتنافاصلہ دے کہ لوگ یہ نہ کھیں کہ تیمم کررھاھے تو تیمم باطل ھے۔

مسئلہ۷۱۲ نیت کرتے وقت یہ معین کرناضروری ھے کہ اس کا تیمم غسل کے بدلے ھے یا وضو کے بدلے اور اگر غسل کے بدلے ھو تو اس غسل کوبھی معین کرے۔ ھاں، اجمالاًمعین کرنا بھی، مثلاً یہ نیت کہ یہ تیمم اس چیزکے بدلے ھے جوپھلے واجب ھو ئی یا بعد میں، کافی ھے۔

اور اگر اس پر ایک ھی تیمم واجب ھو اور نیت کرے کہ میں اپنی اس وقت کی ذمہ داری انجام دے رھاھو ں، تو صحیح ھے، چاھے اس ذمہ داری کی پہچان میں غلطی کرے۔

مسئلہ۷۱۳ احتیاط مستحب کی بنا پر تیمم میں پیشانی، ہتھیلیوں اور ھاتھوں کی پشت کا پاک ھونا ضروری ھے۔

مسئلہ۷۱۴ ضروری ھے کہ انسان تیمم کے لئے انگوٹھی اتاردے اور اگر پیشانی یا ھاتھوں کی پشت یا ہتھیلیوں پر کوئی رکا وٹ ھو مثلاًان پر کوئی چیزچپکی ھو ئی ھو تو اسے ہٹادے۔

مسئلہ۷۱۵ اگر پیشانی یا ھا تھوں کی پشت پر زخم ھو اور اس پر کپڑایا کوئی اور ایسی چیز بندھی ھو جسے کھولا نہ جا سکتا ھو تو ضرور ی ھے کہ اس کے اوپر ھاتھ پھیرے۔ اسی طرح اگر ہتھیلی زخمی ھو اور اس پر کپڑایا پٹّی وغیرہ بندھی ھو جسے کھولانہ جاسکتاھو تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ھاتھوں کواسی پٹّی سمیت اس چیزپر مارے جس پر تیمم کرناصحیح ھے اور پیشانی اور ھاتھوں کی پشت پر پھیرے اور ھاتھوں کی پشت سے بھی تیمم کرے۔

مسئلہ۷۱۶ اگر پیشانی اور ھاتھوں کی پشت پر بال ھو ں تو کوئی حرج نہیں، لیکن اگر سرکے بال پیشانی پر آگرے ھو ں تو ضروری ھے کہ انھیں پیچھے ہٹادے۔

مسئلہ۷۱۷ اگر کسی شخص کواحتمال ھو کہ پیشانی یا ہتھیلیوں‌یا ھاتھوں کی پشت پر کوئی رکا وٹ ھے اور یہ احتمال عام لوگوں کی نظرمیں بجا ھو تو ضروری ھے کہ جستجوکرے تاکہ اسے یقین یا اطمینان ھو جائے کہ رکا وٹ موجود نہیں ھے، بلکہ اگر ایک ایساقابل اعتماد شخص بھی اس رکا وٹ کے نہ ھونے کی خبردے، جس کی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ھو، تو کافی ھے۔

مسئلہ۷۱۸ جس شخص کا وظیفہ تیمم ھو، اگر وہ خودتیمم نہ کرسکتاھو، حتیٰ کہ مٹی پر ھاتھ رکھ کربھی، تو ضروری ھے کہ کسی دوسرے کی مدد لے اور اگر کسی کی مددسے بھی تیمم نہیں کرسکتا تو ضروی ھے کہ نائب لے اور نائب کے لئے ضروری ھے کہ اسے خوداس کے ھاتھوں کے ساتھ تیمم کرائے اور اگر ایساکرناممکن نہ ھو تو نائب کے لئے ضروری ھے کہ اپنے ھاتھوں کواس چیزپر مارے جس پر تیمم کرناصحیح ھو اور پھراس کی پیشانی اور ھاتھوں کی پشت پر پھیرے اور ضروری ھے کہ تیمم کی نیت وہ خودکرے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر نائب بھی نیت کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۷۱۹ اگر کوئی شخص تیمم کے دوران شک کرے کہ اس کا کچھ حصہ بھول گیا ھے یا نہیں اور اس حصے کا موقع گزرگیا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر موقع نہ گزرا ہو تو ضروری ھے کہ اس حصے کا تیمم کرے۔

مسئلہ۷۲۰ اگر کسی شخص کوبائیں ھاتھ کا مسح کرنے کے بعدشک ہو کہ آیا اس نے تیمم درست کیا ھے یا نہیں جب کہ احتمال دے کہ مسح کرتے وقت متو جہ تھاتو اس کا تیمم صحیح ھے اور اگر اس کا شک خود بائیں ھاتھ کے مسح کے بارے میںھو تو ضروری ھے کہ اس کا مسح کرے، مگریہ کہ جس عمل میں طھارت شرط ہو اس میں داخل ہو چکا ہو یا تسلسل ختم ہو گیا ہو اور اگر بائیں ھاتھ کے مسح کے صحیح ہو نے میں شک ہو تو اس کا تیمم صحیح ھے۔

مسئلہ۷۲۱ جس شخص کا وظیفہ تیمم ہو وہ نماز کے وقت سے پھلے نماز کے لئے تیمم نھیںکرسکتا، لیکن اگر کسی اور واجب کا م یا مستحب کا م کے لئے تیمم کرے اور نماز کے وقت تک عذرباقی رھے جب کہ آخروقت تک عذر زائل ھونے سے مایوس ہو تو اسی تیمم کے ساتھ نماز پڑھ سکتاھے، ورنہ محل اشکا ل ھے۔

مسئلہ۷۲۲ جس شخص کا وظیفہ تیمم ہو اگر آخروقت تک عذر زائل ھونے سے مایوس ہو تو وقت وسیع ہو نے کی صورت میں تیمم کے ساتھ نماز پڑھ سکتاھے، لیکن اگر مایوس نہ ہو تو ضروری ھے کہ انتظار کرے، اگر عذربرطرف ہو جائے تو وضو یا غسل کے ساتھ نماز پڑھے ورنہ تنگی ٔوقت میں تیمم کے ساتھ نماز اداکرے۔

مسئلہ۷۲۳جوشخص وضو یا غسل نہ کرسکتاھو اوراسے یقین یا اطمینان ہو کہ اس کا عذربرطرف ہو جائے گا، تو اپنی قضا نماز وں کوتیمم کے ساتھ نھیں پڑھ سکتا ور نہ پڑھ سکتاھے، لیکن اگر بعدمیں اس کا عذربرطرف ہو جائے تو ضروری ھے کہ ان نمازوں کودوبارہ غسل یا وضو کے ساتھ اداکرے۔

مسئلہ۷۲۴ جو شخص وضو یا غسل نہ کرسکتا ہو، اگر آخروقت تک عذرکے برطرف ہو نے سے مایوس ہو تو جن نوافل کا وقت معین ھے انھیں تیمم کے ساتھ پڑھ سکتاھے اور اگر مایوس نہ ہو احتیاطِ واجب یہ ھے کہ ان نوافل کوان کے آخری وقت میں بجالائے۔

مسئلہ۷۲۵ جس شخص کا وظیفہ احتیاطِ واجب کی بنا پر غسلِ جبیرہ اور تیمم ہو اگر وہ غسل اور تیمم کے بعدنماز پڑھے اور نماز کے بعداس سے حدثِ اصغر صادر ہو مثلااگر وہ پیشاب کرے تو بعدکی نماز وں کے لئے احتیاطاً تیمم کرے اور وضو بھی کرے اور اگر حدث نماز سے پھلے صادر ہو تو اس نماز کے لئے بھی وضو کرکے تیمم کرے۔

مسئلہ۷۲۶ اگر کوئی شخص پانی نہ ملنے یا کسی اور عذرکی وجہ سے تیمم کرے تو عذرکے برطرف ہو نے کے بعداس کا تیمم باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ۷۲۷ جوچیزیں وضو کوباطل کرتی ھیں وہ وضو کے بدلے کئے ہو ئے تیمم کوبھی باطل کرتی ھیں اور جوچیزیں غسل کوباطل کرتی ھیںوہ غسل کے بدلے کئے گئے تیمم کوبھی باطل کرتی ھیں۔

مسئلہ۷۲۸ جوشخص غسل نہ کرسکتاھو اور اس پر چندغسل واجب ہو ں، اگر ان میں سے ایک غسل جنابت ہو تو غسل جنابت کے بدلے ایک تیمم باقی سب کے لئے کافی ھے اور اگر غسل جنابت کے علاوہ ھوں تو ضروری ھے کہ ھرایک کے بدلے ایک تیمم کرے۔

مسئلہ۷۲۹ جوشخص غسل نہ کرسکتاھو اگر وہ کوئی ایساکا م انجام دیناچاھے جس کے لئے غسل واجب ہو تو ضروری ھے کہ غسل کے بدلے تیمم کرے اور جو شخص وضو نہ کرسکتا ہو اگر وہ کوئی ایساکا م کرنا چاھے جس کے لئے وضو واجب ھے تو ضروری ھے کہ وضو کے بدلے تیمم کرے۔

مسئلہ۷۳۰ اگر کوئی شخص غسل جنابت کے بدلے تیمم کرے تو نماز کے لئے وضو کرناضروری نھیں ھے، لیکن اگر دوسرے غسلوں کے بدلے تیمم کرے تو ضروری ھے کہ وضو کرے اور اگر وضو نہ کرسکتا ہو تو ضروری ھے کہ وضو کے بدلے ایک اور تیمم کرے۔

مسئلہ۷۳۱ اگر کوئی شخص غسل جنابت کے بدلے تیمم کرے لیکن بعدمیں کسی ایسی صورت سے دوچارھو جو وضو کو باطل کردیتی ہو اور بعدکی نمازوں کے لئے غسل بھی نہ کرسکتاھو تو ضروری ھے کہ غسل کے بدلے تیمم کرے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ وضو بھی کرے۔ جنابت کے علاوہ حیض، نفاس اور مس میت جیسے حدثِ اکبرکے بدلے تیمم کا بھی یھی حکم ھے، مگریہ ضروری ھے کہ وضو بھی کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۷۳۲جس شخص پر کوئی کا م انجام دینے، مثلا نماز پڑھنے کے لئے، وضو اور غسل کے بدلے تیمم کرنا ضروری ہو، اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ ایک تیسرا تیمم اس نیت سے بھی انجام دے کہ اس کام کو انجام دے سکوں۔ ہاں، اگر وہ پہلے تیمم میں وضو یا غسل کے بدلے تیمم کی نیت کرے اور دوسرے تیمم کومافی الذمّہ کی نیت سے انجام دے تو یہ احتیاط کے مطابق ہے۔

مسئلہ۷۳۳جس شخص کا فریضہ تیمم ہو اگر وہ کسی کا م کے لئے تیمم کرے تو جب تک اس کا تیمم اور عذرباقی ہے وہ ان کا موں کوانجام دے سکتاہے جنھیں وضو یا غسل کرکے انجام دیناضروری ہے، لیکن اگر اس کا عذروقت کی تنگی ہو یا پانی ہو تے ہو ئے نماز میّت یا سونے کے لئے تیمم کیا ہو تو اس تیمم سے فقط ان کا موں کوانجام دے سکتاہے جن کے لئے اس نے تیمم کیا ہے۔

مسئلہ۷۳۴چندصورتو ں میں بہترہے کہ انسان نے جونماز یں تیمم کے ساتھ پڑھی ہو ں ان کی قضاکرے:

۱) یہ کہ پانی کے استعمال سے ڈرتاہو اور عمداً خود کو جنب کر لیا ہو اور تیمم کرکے نماز پڑھی ہو ۔

۲) یہ جانتے ہو ئے یا اس بات کا گمان ہو تے ہو ئے کہ پانی حاصل نہ کرسکے گا عمداً خود کو جنب کیا ہو اور تیمم کرکے نماز پڑھی ہو ۔

۳) آخروقت تک عمداً پانی کی تلاش میں نہ جائے اور تیمم کرکے نماز پڑھے اور بعدمیں معلوم ہو کہ اگر جستجوکرتاتو اسے پانی مل جاتا۔

۴) عمداً نماز پڑھنے میں تاخیرکی ہو اور آخروقت میں تیمم کرکے نماز پڑھی ہو ۔

۵) یہ جانتے ہو ئے یا اس بات کا گمان ہو تے ہو ئے کہ پانی نہیں ملے گا، جو پانی اس کے پاس تھا اسے گرادیا ہو اور تیمم کرکے نماز پڑھی ہو ۔

نماز کے احکام

نماز کے احکام بیا ن کرنے سے پہلے دو نکا ت کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے:

اوّل)اہمیتِ نماز : قرآن مجید میں تقریباً ایک سو مقامات پر نماز کے بارے میں گفتگو ہو ئی ہے، جن میں سے صرف دو مقامات کی طرف اشارہ کافی ہے:

۱) خداوندمتعال نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو مقام نبوت و رسالت اور خلت عطا کرنے کے بعد جب چند کلمات میں آزمایا اور حضرت ابراھیم علیہ السلام نے ان کلمات کو پورا کر دیا تو مقام امامت عنایت ہو ا اور ان تمام مقامات کے ہوتے ہوئے آپ علیہ السلام کی نظر میں مقام امامت کی عظمت اتنا زیا دہ اھم تھی کہ<قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ> (عرض کی اور میری اولاد میں سے؟) جواب ملا <لاَ یَنَالُ عَھْدِی الظَّالِمِیْنَ>(میرے اس عہد پر ظالموں میں سے کوئی شخص فائز نہیں ہو سکتا) اور نماز کی عظمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ شخص جس کے لئے خداوند متعال مقام امامت کو پیش کر رہا ہے اور وہ اپنی ذریت کے لئے بھی اسے مانگ رہا ہے، تمام مقامات طے کرنے کے بعد جوار خانہ خدا میں درخواست کر رہا ہے<رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ> (پروردگارا! مجھے نماز قائم کرنے والا قرار دے، اور میری ذریت میں سے بھی)

اور اسی طرح اپنی ذریت کو کعبہ کے ساتھ بسانے کے بعد کہا

<رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ>

(اے ھمارے پروردگار! میں اپنی کچھ ذریت کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے کنارے آباد کر رہا ہوں، اے ھمارے پروردگار! تاکہ یہ نماز قائم کریں)

۲) قرآن مجید میں ”مومنون“ کے نام سے سورہ ہے جس میں مومنین کا تعارف کچھ خصوصیا ت کے ذریعے کروایا گیا ہے۔ سب سے پہلی خصوصیت جس سے ابتدا ہو ئی ہے وہ یہ ہے کہ <اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلاَ تِھِمْ خَاشِعُوْنَ> (یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں میں خاشعین ہیں)، جب کہ آخری خصوصیت جس پر اختتام ہوا ہے یہ ہے <وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوَاتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ> (اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں کے محافظ ہیں)

پس ایمان کا آغاز و اختتام نماز پر ہے اور اس کا نتیجہ بھی یہ آیت ہے<اُوْلٰئِکَ ھُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ھُمْ فِیْھَا خَالِدُوْنَ>

Presented by Ziaraat.Com

اور سنت سے اسی قدر بیا ن کرنابس ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہو ئی ہے کہ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: ”میں معرفت خدا کے بعد، کسی دوسری چیز کو نہیں پہچانتا جو نماز پنجگانہ سے افضل ہو۔“ حضرت علیہ السلام کا عدمِ علم در حقیقت عدم کے بارے میں علم ہے اور یہ روایت کلام خدا کو ہی بیا ن کر رہی ہے کہ خداوندمتعال قرآن مجید میں فرماتا ہے <ذٰلِکَ الۡکِتَابُ لاَ رَیۡبَ فِیۡہِ ھُدًی لِلۡمُتَّقِیۡنَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَیُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ>کہ غیب پر ایمان کے بعد، قیا م نماز کا تذکرہ ہے۔

نماز کی عظمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ساری عبادات میں نماز سے زیا دہ جامع عبادت کوئی نہیں ہے کیونکہ یہ وہ عبادت ہے جو فعلی عبادت اور قولی عبادت پر مشتمل ہے ۔ فعلی عبادت میں رکوع، سجود، قیا م اور قعود جیسے افعالِ عبادی شامل ہیں، جب کہ قولی عبادت میں قرائت و ذکر شامل ہیں۔ اس عبادت میں تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل جیسے تمام معارف الھیہ موجود ہیں جو معرفت حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کے ارکا ن اربعہ ہیں۔یہ عبادت ملائکہ مقربین کی تمام عبادات پر مشتمل ہے کہ ان میں سے بعض کی عبادت قیا م ہے اور بعض قعود میں ہیں، کچھ رکوع میں اور کچھ سجود میں ہیں۔

روایا ت میں نماز کے لئے جو عناوین ذکر ہو ئے ہیں وہ بہت زیا دہ ہیں ان میں سے بعض عناوین یہ ہیں:

((رَاۡسُ الدِّیۡن، و آخِرُ وَصَایَا الۡاَنۡبِیَاء، وَ اَحَبُّ الۡاَعۡمَال، وَ خَیۡرُ الۡاَعۡمَال، وَ قِوَامُ الۡاِسۡلاَم، وَ اسۡتِقۡبَالُ الرَّحۡمٰن، مِنۡہَاجُ الۡاَنۡبِیَاءِ وَ بِہٖ یَبۡلُغُ الۡعَبۡدُ اِلَی الدَّرَجَۃِ الۡعُلۡیا))

دوم)انسان کو اس بات کا خیا ل رکھنا چاہئے کہ نماز جلدبازی اور تیز رفتاری سے نہ پڑھے، بلکہ یاد خدا کے ساتھ خضوع و خشوع اور وقار سے نماز پڑھے اور متو جہ رہے کہ کس ہستی کے ساتھ ھم کلام ہے اور اپنے آپ کو خداوندعالم کی عظمت و بندگی کے مقابلے میں حقیر و ناچیز سمجھے۔

علاوہ از ایں، نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ تو بہ و استغفار کرے اور نماز کی قبولیت میں رکاوٹ بننے والے گناھوں مثلاً حسد، تکبّر، غیبت، حرام کھانا، نشہ آور اشیاء کا استعمال اور خمس و زکوٰۃ کا ادانہ کرنا، بلکہ تمام گناھوں کو ترک کردے۔

اسی طرح ضروری ہے کہ نماز کا ثواب گھٹانے والے کاموں کو انجام نہ دے مثلاً اونگھنے کی حالت میں اور پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے، نماز کے وقت آسمان کی جانب نہ دیکھے اور ایسے کا م انجام دے جو نماز کا ثواب بڑھاتے ہیں، مثلاً عقیق کی انگوٹھی اور پاکیزہ لباس پہنے، کنگھی اور مسواک کرے، نیز خوشبو لگائے۔

واجب نماز یں

چھ نماز یں واجب ہیں:

۱) روزانہ کی نماز یں اورنماز جمعہ بھی ان میں سے ہے۔

۲) نماز آیا ت۔

۳) نماز میّت، اس بنا پر کہ اس پر حقیقت میں نماز کا اطلاق ہو، اگر چہ یہ نماز بھر صورت واجب ہے۔

۴) خانہ کعبہ کے واجب طواف کی نماز ۔

۵) باپ کی قضا نماز یں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں۔

۶) جو نمازیں اجارہ، نذر، قسم، عھد اور عقد کے ضمن میں شرط سے واجب ہو تی ہیں۔

روزانہ کی واجب نماز یں

جمعہ کے علاوہ روزانہ کی نمازیں پانچ ہیں: ظھر و عصر ھر ایک چار رکعت، مغرب تین رکعت، عشا چار رکعت اور فجر دو رکعت۔

مسئلہ۷۳۵سفر اور خوف میں ضروری ھے کہ انسان چار رکعتی نماز یں ان شرائط کے ساتھ جو بعد میں بیا ن ھو ں گی، دو رکعت پڑھے۔

Presented by Ziaraat.Com

ظهر اور عصر کی نماز کا وقت

مسئلہ۷۳۶اگر لکڑی یا اس جیسی کسی سیدھی چیز کو، جسے شاخص کہتے ہیں، ہموار زمین میں سیدھا گاڑا جائے تو صبح سورج طلوع ہوتے وقت اس کا سایہ مغرب کی طرف پڑتا ہے اور جوں جوں سورج اُونچا ہو تا جاتا ہے اس کا سایہ گھٹتا جاتا ہے اور ہمارے شہروں میں ظہر شرعی کے وقت کمی کے آخری درجے پر پہنچ جاتا ہے۔ ظہر گزرنے کے بعد اس کا سایہ مشرق کی جانب ہو جاتا ہے اور جوں جوں سورج مغرب کی طرف ڈھلتا ہے سایہ بڑھتا جاتا ہے۔

لہٰذا، جب سایہ کمی کے آخری درجے تک پہنچ کر دوبارہ بڑھنے لگے تو پتہ چلتا ہے کہ ظہر شرعی کا وقت ہو چکا ہے، لیکن بعض شہروں میںجہاں بعض اوقات ظہر کے وقت سایہ بالکل ختم ہو جاتا ہے، جب سایہ دوبارہ ظاہر ہو تا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ظہر کا وقت ہو چکا ہے۔

مسئلہ۷۳۷نماز ظہر و عصر کا وقت زوال سے غروبِ آفتاب تک کا درمیانی وقت ہے، لیکن اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز عصر کو ظہر کی نماز سے پہلے پڑھے تو وہ نماز باطل ہے۔ ہاں، اگر آخری وقت میں ایک نماز سے زیا دہ پڑھنے کا وقت باقی نہ ہو، تو اس صورت میں جس شخص نے اس وقت تک نماز ظہر نہ پڑھی ہو، ضروری ہے کہ پہلے نماز عصر پڑھے اور اس کے بعد نماز ظہر کی قضا کرے۔ البتہ، اگر کوئی شخص اس وقت سے پہلے غلطی سے عصر کی پوری نماز ظہر سے پہلے پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ اس نماز کو نماز ظہر قرار دے اور دوسری چار رکعت مافی الذمہ کی نیت سے پڑھے۔

مسئلہ۷۳۸اگر کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھنے سے پہلے غلطی سے عصر کی نماز پڑھنا شروع کردے اور نماز کے دوران اسے معلوم ہو کہ اس سے غلطی ہو ئی ہے تو ضروری ہے کہ نیت کو نماز ظہر کی طرف پھیر دے یعنی نیت کرے جو کچھ پڑھ چکا ہو ں اور پڑھ رہا ہو ں اور پڑھوں گا وہ تمام کی تمام نماز ظہر ہے اور نماز مکمل کرنے کے بعد عصر کی نماز پڑھے۔

مسئلہ۷۳۹نماز جمعہ امام معصوم علیہ السلام یا آپ علیہ السلام کی جانب سے منصوب آپ علیہ السلام کے نائب کے ہو تے ہو ئے واجب تعینی ہے اور غیبت کے زمانے میں مکلف کو اختیار ہے کہ نماز ظہر پڑھے یا شرائط کے ہو تے ہو ئے، نماز جمعہ پڑھے۔ احوط نماز ظہر کا پڑھنا ہے اور افضل نماز جمعہ ہے۔

مسئلہ۷۴۰ نماز جمعہ کا وقت محدود ہے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ یقین، اطمینان یا وقت ہوجانے کی دوسری نشانیوں کے ذریعے، ظہر شرعی ثابت ہونے کے بعد، تاخیر نہ کریں۔

مغرب و عشا کی نماز کا وقت

مسئلہ۷۴۱احتیاطِ واجب یہ ہے کہ نماز مغرب کی ادائیگی میں سورج کے غروب ہو نے کے بعد اتنی تاخیر کریں کہ مشرق سے ظاہر ہو نے والی سرخی انسان کے سر پر سے گزر جائے۔

مسئلہ۷۴۲ مغرب اور عشا کی نماز کا وقت صاحبِ اختیار شخص کے لئے آدھی رات تک رہتا ہے، لیکن جو شخص نیند، بھول جانے، حیض یا اس کے علاوہ کسی اوروجہ سے آدھی رات تک نماز نہ پڑھ سکے تو اس کے لئے صبح صادق تک ہے۔

نماز عشا کو نماز مغرب کے بعد پڑھنا ضروری ہے، لہٰذا اگر جان بوجھ کر مغرب کی نماز سے پہلے پڑھی جائے تو باطل ہے، لیکن اگر عشا کی نماز ادا کرنے کی مقدار سے زیا دہ وقت باقی نہ رہا ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ عشا کی نماز کو نماز مغرب سے پہلے پڑھا جائے۔

مسئلہ۷۴۳اگر کوئی شخص غلطی سے عشا کی نماز کو مغرب سے پہلے پڑھ لے اور نماز کے بعد متو جہ ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور ضروری ہے کہ نماز مغرب کو اس کے بعد بجالائے۔

مسئلہ۷۴۴اگر کوئی شخص نماز مغرب پڑھنے سے پہلے عشا کی نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائے اور نماز کے دوران اسے پتہ چلے کہ اس نے غلطی کی ہے اور ابھی وہ چوتھی رکعت کے رکوع تک نہ پہنچا ہو تو ضروری ہے کہ نماز مغرب کی طرف نیت پھیرلے اور نماز کو مکمل کرنے کے بعد عشا کی نماز پڑھے اور اگر چوتھی رکعت کے رکوع میں جاچکا ہو تو ضروری ہے کہ اسے تو ڑ دے اور نماز مغرب پڑھنے کے بعد نماز عشا بجالائے۔

مسئلہ۷۴۵ نماز عشا کا وقت صاحب اختیار شخص کے لئے آدھی رات تک ہے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر رات کا حساب غروب کے وقت سے صبح کی اذان تک ہوگا نہ کہ سورج نکلنے تک۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۷۴۶اگر کوئی شخص جان بوجھ کر مغرب اور عشا کی نماز آدھی رات تک نہ پڑھے تو احوط یہ ھے کہ اذان صبح سے پہلے تک ادا اور قضاکی نیت کے بغیر ان نماز وں کو ادا کرے۔

صبح کی نماز کا وقت

مسئلہ۷۴۷ صبح کی اذان کے قریب مشرق کی جانب سے ایک سفیدی اُوپر اُٹھتی ھے جسے فجر اوّل کھا جاتا ھے اور جب یہ سفیدی پھیل جائے تو فجر دوم اور نماز صبح کا اوّل وقت ھے اور صبح کی نماز کا آخری وقت سورج نکلنے تک ھے۔

اوقاتِ نماز کے احکام

مسئلہ۷۴۸ انسان نماز میں اس وقت مشغول ہو سکتا ھے جب اسے یقین یا اطمینان ہو کہ وقت داخل ہو گیا ھے یا دو عادل مرد یا ایک قابل اعتماد شخص جس کی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو، خبر دے کہ وقت داخل ہو گیا ھے یا وقت شناس شخص جو قابل اطمینان ہو، وقت داخل ہو نے کا اعلان کرنے کے لئے اذان دے۔

مسئلہ۷۴۹ اگر کوئی شخص عمومی عذر مثلاً بادل یا گرد و غبار، یا کسی ذاتی عذر مثلاً نا بینائی یا قید خانے میں ھونے کی وجہ سے، نماز کا اوّل وقت داخل ہو نے کے بارے میں یقین یا شرعی گواھی حاصل نہ کر سکے تو ضروری ھے کہ نماز پڑھنے میں اتنی تاخیر کرے کہ اسے وقت داخل ھونے کے بارے میں یقین یا شرعی گواھی حاصل ہو جائے۔

مسئلہ۷۵۰ اگر مذکورہ بالا طریقوں سے کسی شخص کے لئے ثابت ہو جائے کہ نماز کا وقت ہو گیا ھے اور وہ نماز میں مشغول ہو جائے اور نماز کے دوران اسے معلوم ہو کہ ابھی وقت داخل نھیں ہو ا تو اس کی نماز باطل ھے۔ اسی طرح اگر نماز کے بعد پتہ چلے کہ اس نے ساری نماز وقت سے پہلے پڑھی ھے تو اس کے لئے بھی یھی حکم ھے۔

ھاں، اگر نماز کے دوران معلوم ہو کہ وقت داخل ہو گیا یا نماز کے بعد اسے یہ پتہ چلے کہ نماز کے دوران وقت داخل ہو گیا تھا تو اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۷۵۱ اگر کوئی شخص اس بات کی جانب متو جہ نہ ہو کہ ضروری ھے کہ وقت داخل ہو نے کے ثابت ہو نے کے بعد انسان نماز میں مشغول ہو اگر نماز کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس نے ساری نماز وقت میں پڑھی ھے تو اس کی نماز صحیح ھے اور اگر اسے یہ پتہ چل جائے کہ اس نے وقت سے پہلے نماز پڑھی ھے یا اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وقت میں پڑھی ھے یا وقت سے پہلے پڑھی ھے یا نماز کے بعد پتہ چلے کہ نماز کے دوران وقت داخل ہو ا تھا تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۷۵۲اگر کوئی شخص اس یقین یا اطمینان کے ساتھ نماز پڑھنے لگے کہ وقت داخل ہوگیا ھے اور نماز کے دوران شک کرے کہ وقت داخل ہو ا ھے یا نھیں تو اس کی نماز باطل ھے۔ لیکن اگر نماز کے دوران اسے یقین یا اطمینان ہو کہ وقت داخل ہو گیا ھے اور شک کرے کہ نماز کی جتنی مقدار پڑھی ھے وہ وقت میں پڑھی ھے یا نھیں تو اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۷۵۳اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ہو کہ نماز کے بعض مستحب اعمال ادا کرنے سے نماز کی کچھ مقدار وقت کے بعد پڑھی جائے گی تو ضروری ھے کہ ان مستحبات کو چھوڑ دے، مثلاً اگر قنوت پڑھنے کی وجہ سے نماز کا کچھ حصّہ وقت کے بعد پڑھنا پڑے ہو تو ضروری ھے کہ قنوت نہ پڑھے۔

مسئلہ۷۵۴جس شخص کے پاس نماز کی فقط ایک رکعت ادا کرنے کا وقت ہو اس کی نماز ادا کی نیت سے ہو گی، البتہ ضروری ھے کہ نماز میں اتنی تاخیر نہ کرے۔

مسئلہ۷۵۵جو شخص سفر میں نہ ہو اگر اس کے پاس غروب آفتاب تک پانچ رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو تو ضروری ھے کہ ظھر اور عصر کی دونوں نماز یں پڑھے اور اگر اس سے کم وقت ہو تو ضروری ھے کہ عصر کی نماز پڑھے اور بعد میں ظھر کی نماز قضا کرے۔ اسی طرح جس کے پاس کوئی عذر نہ ہو اگر آدھی رات تک اس کے پاس پانچ رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو تو ضروری ھے کہ مغرب اور عشا کی نماز پڑھے اور اگر وقت اس سے کم ہو تو ضروری ھے کہ صرف عشا کی نماز پڑھے اور بعد میں مغرب پڑھے اور احتیاطِ واجب یہ ھے کہ مغرب مافی الذمہ کی نیت سے ادا و قضا کی نیت کئے بغیر پڑھے۔

مسئلہ۷۵۶جو شخص سفر میں ہو اگر غروب آفتاب تک اس کے پاس تین رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو تو ضروری ھے کہ ظھر اور عصر کی نماز پڑھے اور اگر اس سے کم وقت ہو تو ضروری ھے

Presented by Ziaraat.Com

کہ صرف عصر پڑھے اور بعد میں نماز ظہر کی قضا کرے۔ اسی طرح جس مسافر کے پاس کوئی عذر نہ ہو اگر آدھی رات تک اس کے پاس چار رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو تو ضروری ہے کہ مغرب اور عشا کی نماز پڑھے۔ اگر اس اندازے کے مطابق بھی وقت نہ ہو لیکن نماز عشا پڑھنے کے ساتھ مغرب کی ایک رکعت کو آدھی رات ہونے سے پہلے درک کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ پہلے عشا کی نماز پڑھے اور اس کے بعد فوراً نماز مغرب بجالائے اور اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو ضروری ہے کہ پہلے عشا اور پھر مغرب کی نماز پڑھے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ اسے ادا اور قضاء کی نیت کے بغیر مافی الذمہ کی نیت سے پڑھے اور اگر عشا کی نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہو جائے کہ آدھی رات ہو نے میں ایک رکعت یا اس سے زیا دہ رکعات پڑھنے کا وقت باقی ہے تو اس کی نماز مغرب ادا ہے اور ضروری ہے کہ فوراً نماز مغرب ادا کرے۔

مسئلہ۷۵۷مستحب ہے کہ انسان نماز کو اس کے اوّل وقت میں پڑھے اور اس سے متعلق بہت زیا دہ تاکید کی گئی ہے اور جتنا اوّل وقت کے قریب ہو بہتر ہے مگر یہ کہ تاخیر کسی وجہ سے بہتر ہو مثلاً اس لئے انتظار کرے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھے۔

مسئلہ۷۵۸جب انسان کے پاس کوئی ایسا عذر ہو کہ اگر اوّل وقت میں نماز پڑھنا چاہے تو تیمم کر کے نماز پڑھنے پر مجبور ہو، اگر اسے علم ہو کہ اس کا عذر آخر وقت تک باقی رھے گا تو اول وقت میں نماز پڑھ سکتا ہے، لیکن اگر احتمال دے کہ اس کا عذر دور ہو جائے گا تو ضروری ہے کہ عذر کے برطرف ہو نے تک انتظار کرے اور اگر اس کا عذر برطرف نہ ہو تو آخر وقت میں نماز پڑھے۔ ھاں، یہ ضروری نہیں کہ اس قدر انتظار کرے کہ صرف نماز کے واجب افعال انجام دے سکے بلکہ اگر اس کے پاس مستحباتِ نماز مثلاً اذان و اقامت اور قنوت کے لئے بھی وقت ہو تو وہ تیمم کر کے ان مستحبات کے ساتھ نماز ادا کرسکتا ہے۔

تیمم کے علاوہ دوسری مجبوریوں کی صورت میں اگر وہ عذر تقیّہ ہو تو اوّل وقت میں نماز پڑھنا جائز ہے اور اسے دوبارہ پڑھنا بھی ضروری نہیں ہے، خواہ وقت کے دوران اس کا عذر برطرف ھی کیوں نہ ہو جائے۔ جب کہ تقیّہ کے علاوہ اگر احتمال دے کہ اس کا عذر باقی رھے گا تو جائز ہے کہ اوّل وقت میں نماز پڑھے، لیکن اگر وقت کے دوران اس کا عذر برطرف ہو جائے تو ضروری ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے۔

مسئلہ۷۵۹ جو شخص نماز اور اس کی شکیات و سھویات کے مسائل کا علم نہ رکھتا ہو اور اس بات کا احتمال ہو کہ نماز کے دوران ان میں سے کوئی مسئلہ پیش آئے گا اور کسی لازمی ذمہ داری یا ضروری احتیاط کی خلاف ورزی ہوجائے گی،احتیاط کی بنا پر انھیں سیکھنے کے لئے نماز تاخیر سے پڑھے، لیکن اگر اسے اطمینان ہو کہ صحیح طریقے سے نماز پڑھ لے گا تو اوّل وقت میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ پس اگر نماز میں کوئی ایسا مسئلہ پیش نہ آئے جس کا حکم نہ جانتا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر کوئی ایسا مسئلہ پیش آجائے جس کا حکم نہ جانتا ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ جن دوباتو ں کا احتمال ہو ان میں سے کسی ایک پر عمل کرتے ہوئے نماز کو پورا کرے۔ ھاں، نماز کے بعد مسئلہ معلوم کرنا ضروری ہے تاکہ اگر اس کی نماز باطل ثابت ہو تو دوبارہ پڑھے اور اگر صحیح ہو تو دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں۔

مسئلہ۷۶۰ اگر نماز کا وقت وسیع ہو اور قرض خواہ بھی اپنے قرض کا مطالبہ کرے تو ممکنہ صورت میں ضروری ہے کہ پہلے قرضہ ادا کرے اور بعد میں نماز پڑھے۔ اسی طرح اگر کوئی ایسا دوسرا واجب کا م پیش آجائے جسے فوراً بجالانا ضروری ہو مثلاً دیکھے کہ مسجد نجس ہو گئی ہے تو ضروری ہے کہ پہلے مسجد کو پاک کرے اور بعد میں نماز پڑھے اور دونوں صورتو ں میں اگر پہلے نماز پڑھے تو گنہگار ہے، لیکن اس کی نماز صحیح ہے۔

وہ نماز یں جنھیں ترتیب سے پڑھنا ضروری ہے

مسئلہ۷۶۱ ضروری ہے کہ انسان نماز عصر، نماز ظہر کے بعد اور نماز عشا کو نماز مغرب کے بعد پڑھے اور اگر جان بوجھ کر نماز عصر، نماز ظہر سے پہلے یا نماز عشا کو نماز مغرب سے پہلے پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ۷۶۲ اگر کوئی شخص نماز ظہر کی نیت سے نماز پڑھنا شروع کرے اور نماز کے دوران اسے یا د آئے کہ نماز ظہر پڑھ چکا ہے تو وہ نیت کو نماز عصر میں تبدیل نہیں کرسکتا بلکہ ضروری ہے کہ نماز تو ڑ کر عصر کی نماز پڑھے۔ مغرب و عشا میں بھی یہی حکم ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۷۶۳اگر نماز عصر کے دوران کوئی شک کرے کہ اس نے نماز ظہر پڑھی ھے یا نھیں، تو ضروری ھے کہ نیت کو نماز ظھر میں تبدیل کر دے لیکن اگر وقت اتنا کم ھو کہ نماز ختم ھو نے کے بعد سورج غروب کر جائے گا اور ایک رکعت کے لئے بھی وقت باقی نہ ھو گا تو ضروری ھے کے نماز عصر کی نیت سے نماز کو پورا کرے اور اس بات پر بنا رکھے کہ نماز ظھر ادا کرچکا ھے۔

مسئلہ۷۶۴اگر کوئی شخص نماز عصر کے دوران اس یقین یا اطمینان پر کہ اس نے نماز ظھر نھیں پڑھی نیت کو ظھر میں تبدیل کر دے، اگر کوئی عمل انجام دینے سے پھلے اسے یا د آجائے کہ ظھر کی نماز پڑھ چکا ھے تو ضروری ھے کہ باقی نماز کو عصر کی نیت سے پڑھے اور اس کی نماز صحیح ھے۔ اسی طرح جو کچھ انجام دے چکا ھو اگر وہ رکن نہ ھو تب بھی یھی حکم ھے، لیکن اس صورت میں قرائت اور ذکر وغیرہ جو ظھر کی نیت سے انجام دے چکا ھو ضروری ھے کہ انھیں دوبارہ عصر کی نیت سے بجالائے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ ان دونوں صورتو ں میں نماز کو عصر کی نیت سے پورا کرے اور دوبارہ بھی پڑھے۔ ھاں، جو کچھ انجام دے چکا ھو وہ اگر ایک رکعت، رکوع یا دو سجدے ھو ں تو ضروری ھے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ۷۶۵اگر کوئی شخص نماز عشا میں چوتھی رکعت کے رکوع سے پھلے شک کرے کہ اس نے نماز مغرب پڑھی ھے یا نھیں اور وقت اتنا کم ھو کہ نماز ختم کرنے کے بعد عشا کے لئے ایک رکعت نماز پڑھنے کا وقت بھی باقی نہ بچتا ھو تو ضروری ھے کہ عشا کی نیت سے نماز مکمل کرے اور اس بات پر بنا رکھے کہ مغرب کی نماز پڑھ چکا ھے۔

اور اگر ایک رکعت یا اس سے زیا دہ پڑھنے کا وقت موجود ھو تو ضروری ھے کہ نیت کو نماز مغرب میں تبدیل کر کے اس کی تین رکعت مکمل کرے اور بعد میں عشا کی نماز پڑھے۔

مسئلہ۷۶۶ اگر کوئی شخص نماز عشا کی چوتھی رکعت کے رکوع میں پھنچنے کے بعد شک کرے کہ اس نے نماز مغرب پڑھی ھے یا نھیں اور وقت وسیع ھو تو اس کی نماز باطل ھے اور ضروری ھے کہ نماز مغرب و عشا دونوں پڑھے۔ اسی طرح اگر پانچ رکعات پڑھنے کا وقت ھو تو بھی یھی حکم ھے، لیکن اگر وقت اس سے کمتر ھو تو اس کی نماز عشا صحیح ھے اور ضروری ھے کہ اسے پورا کرے اور بنا اس پر رکھے کہ نماز مغرب پڑھ چکا ھے۔

مسئلہ۷۶۷اگر کوئی شخص ایسی نماز جسے وہ پڑھ چکا ھو احتیاطاً دوبارہ پڑھے اور نماز کے دوران اسے یا د آئے کہ اس نماز سے پھلے والی نماز نھیں پڑھی تو وہ نیت کو اس نماز کی طرف نھیں پھیرسکتا مثلاً جب وہ نماز عصر احتیاطاً پڑھ رھا ھو اگر اسے یا د آئے کہ اس نے نماز ظھر نھیں پڑھی تو وہ نیت کو نماز ظھر کی طرف نھیں پھیر سکتا۔

مسئلہ۷۶۸نماز قضا کی نیت کو نماز ادا اور نماز مستحب کی نیت کو نماز واجب کی طرف پھیرنا جائز نھیں ھے۔

مسئلہ۷۶۹ اگر ادا نماز کا وقت وسیع ھو تو انسان نماز کے دوران نیت کو قضا نماز میں تبدیل کرسکتا ھے بشرطیکہ نماز قضاء کی طرف نیت تبدیل کرنا ممکن ھو، مثلاً اگر وہ نماز ظھر میں مشغول ھو تو نیت کو قضائے صبح میں اسی صورت میں تبدیل کرسکتا ھے کہ تیسری رکعت کے رکوع میں داخل نہ ھو ا ھو ۔

مستحب نماز یں

مسئلہ۷۷۰مستحب نماز یں بھت سی ھیں اور انھیں نوافل کھتے ھیں۔ مستحب نماز وں میں سے روزانہ کے نوافل کی بھت زیا دہ تاکید کی گئی ھے۔ اور یہ روز جمعہ کے علاوہ چونتیس رکعات ھیں۔ جن میں سے آٹھ رکعت ظھرکی، آٹھ رکعت عصر کی، چار رکعت مغرب کی، دو رکعت عشا کی، گیا رہ رکعت نماز شب کی اور دو رکعت صبح کی ھیں۔ چونکہ احتیاطِ واجب کی بنا پر عشا کی دورکعت نافلہ بیٹھ کر انجام دینا ضروری ھے، اس لئے وہ ایک رکعت شمار ھو تی ھے۔

جمعہ کے دن ظھر اور عصر کی سولہ رکعت نوافل پر چار رکعت کا اضافہ ھو جاتا ھے۔ اور قول مشھو ر کے مطابق بھتر یہ ھے کہ ان میں سے چھ رکعت سورج کے مکمل طور پر نکل آنے پر، چھ رکعت دن چڑھنے پر، چھ رکعت زوال سے پھلے اور دو رکعت زوال کے وقت پڑھے۔

مسئلہ۷۷۱ نماز شب کی گیا رہ رکعتو ں میں سے آٹھ رکعتیں نافلہٴ شب کی نیت سے، دو رکعت نماز شفع کی نیت سے اور ایک رکعت نماز وتر کی نیت سے پڑھی جائے گی۔ نافلہٴ شب کا مکمل طریقہ دعا کی کتابوں میں مذکور ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۷۷۲نوافل بیٹھ کر بھی پڑھی جاسکتی ھیں، لیکن بہتر یہ ھے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی دو رکعت کو ایک رکعت شمار کیا جائے مثلاً جو شخص ظھر کی نوافل جو آٹھ رکعتیں ھیں بیٹھ کر پڑھنا چاھے تو بہتر ھے کہ سولہ رکعتیں پڑھے اور اگر نماز وتر کو بیٹھ کر پڑھنا چاھے تو ایک ایک رکعت کی دو نماز یں پڑھے۔

مسئلہ۷۷۳ظھر اور عصر کی نوافل کو سفر میں نھیں پڑھا جاسکتا اور اگر عشا کی نفلیں رجاء کی نیت سے پڑھی جائیں تو کوئی حرج نھیں ھے۔

روزانہ کی نوافل کا وقت

مسئلہ۷۷۴ظھر کی نوافل نماز ظھر سے پھلے پڑھی جاتی ھیں اور ان کا وقت ظھر کی ابتدا سے ھے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر اس کی انتھا اس وقت تک ھے کہ شاحض کے ظھر کے بعد پیدا ھونے والے سائے کی مقدار، سات میں سے دو حصّوں کے برابر ھو جائے مثلاً اگر شاحض کی لمبائی سات بالشت ھو تو جب سائے کی مقدار دو بالشت ھوجائے تو احتیاط کی بنا پر یہ نافلہ ٔ ظھر کا آخری وقت ھے۔

مسئلہ۷۷۵عصر کی نوافل نماز عصر سے پھلے پڑھی جاتی ھیں۔ احتیاطِ واجب کی بنا پر اس کا وقت شاحض کے سائے کی اس مقدار تک ھے جو ظھر کے بعد ظاھر ھو اور سات میں سے چار حصّوں تک پھنچ جائے۔ اگر کوئی شخص ظھر یا عصر کی نفلیں اس کے مقررہ وقت کے بعد پڑھنا چاھے تو احتیاطِ واجب یہ ھے کہ ظھر کی نفلیں نماز ظھر کے بعد اور عصر کی نفلیں نماز عصر کے بعد پڑھے اور ادا و قضاء کی نیت نہ کرے۔

مسئلہ۷۷۶مغرب کی نفلوں کا وقت نماز مغرب ختم ھو نے کے بعد ھو تا ھے اور مغرب کے آخری وقت تک باقی رہتا ھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ سورج کے غروب ھو نے کے بعد مغرب کی جانب دکھائی دینے والی سرخی کے ختم ھو نے سے پھلے پڑھ لے اور اگر سرخی ختم ھو نے کے بعد پڑھے تو ادا و قضاء کی نیت نہ کرے۔

مسئلہ۷۷۷عشا کی نفلوں کا وقت نماز عشا ختم ھو نے کے بعد سے آدھی رات تک ھے اور بہتر یہ ھے کہ نماز عشا ختم ھو نے کے فوراً بعد پڑھی جائیں۔

مسئلہ۷۷۸نماز صبح کی نوافل کا وقت احتیاطِ واجب کی بنا پر فجر اوّل کے بعد سے لے کر مشرق کی سرخی ظاھر ھونے تک ھے اور جوشخص مشرق کی سرخی ظاھر ھو نے کے بعد پڑھنا چاھے تو نماز صبح کے بعد پڑھے اور ادا و قضاء کی نیت نہ کرے اور نماز شب پڑھنے والا، نافلہ ٔ شب کے فوراً بعد نافلہ ٔ صبح پڑھ سکتا ھے۔

مسئلہ۷۷۹نماز شب کا وقت مشھو ر قول کی بنا پر آدھی رات سے اذان صبح تک ھے، لیکن بعید نھیں ھے کہ اس کا وقت رات کی ابتدا سے اذان صبح تک ھو اور آدھی رات سے اذان صبح تک اس کی فضیلت کا وقت ھو اور افضل یہ ھے کہ رات کے آخری تیسرے حصے میں پڑھی جائے۔

مسئلہ۷۸۰ مشھو ر قول کی بنا پر نماز شب کا اوّل وقت آدھی رات سے ھے۔ مسافر اور وہ شخص جس کے لئے آدھی رات کے بعد نماز شب ادا کرنا مشکل ھو وہ اسے اوّل شب میں پڑھ سکتا ھے، اگر چہ بعید نھیں ھے کہ ان دو کے علاوہ دوسروں کے لئے بھی اوّلِ شب میں پڑھنا جائز ھو جیسا کہ سابقہ مسئلہ میں ذکر ھو چکا ھے۔

نماز غفیلہ

مسئلہ۷۸۱ نماز غفیلہ مشھو ر مستحب نماز وں میں سے ھے اور مغرب و عشا کی نماز کے درمیا ن پڑھی جاتی ھے۔

اس کی پھلی رکعت میں الحمد کے بعد کسی سورہ کی بجائے اس آیت کا پڑھنا ضروری ھے:

>وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَهَبَ مُغَاضِباً فَظَنَّ اَنْ لَّنَ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادىٰ فِی الظُّلُمَاتِ اَنْ لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہ وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِيْنَ<

اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد کسی سورہ کی بجائے اس آیت کو پڑھے:

>وَ عِنْدَه مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لاَ يَعْلَمُهَا اِلاَّ هُوَ وَ يَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلاَّ يَعْلَمُهَا وَلاَ حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَ لاَ رَطْبٍ وَّ لاَ يَابِسٍ اِلاَّ فِیْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ<

اور اس کے قنوت میں پڑھے:

Presented by Ziaraat.Com

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ الَّتِيْ لاَ يَعْلَمُهَا اِلاَّ اَنْتَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ کذا و کذا))
اور کذا و کذا کی بجائے اپنی حاجات بیا ن کرے اور اس کے بعد کہے:
((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِيُّ نِعْمَتِيْ وَالْقَادِرُ عَلٰی طَلِبَتِيْ تَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَأَسْأَلُکَ بِحَقّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ لَمَّا قَضَيْتَهَا لِيْ))

قبلے کے احکام

مسئلہ۷۸۲قبلہ وہ مقام ہے جہاں خانہ کعبہ بنا ہواہے۔ ضروری ہے کہ اس کے سامنے رخ کرکے نماز پڑھی جائے لیکن جو شخص اس سے دور ہے اگر اس طرح کھڑا ہو کہ لوگ کہیں قبلہ رخ نماز پڑھ رہا ہے تو کافی ہے۔ یہی حکم قبلہ رخ ہوکر انجام دئے جانے والے دوسرے کاموں، مثلاً حیوانات کو ذبح کرنے کا ہے۔

مسئلہ۷۸۳جو شخص کھڑا ہو کر واجب نماز پڑھ رہا ہو ضروری ہے کہ اس کا چہرہ، سینہ اور پیٹ قبلے کی طرف ہوں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کے پاؤں کی انگلیا ں بھی قبلہ کی طرف ہو ں۔

مسئلہ۷۸۴جس شخص کی ذمہ داری بیٹھ کر نماز پڑھنا ہو، ضروری ہے کہ نماز پڑھتے وقت اس کا چہرہ، سینہ اور پیٹ قبلہ کی طرف ہو ں۔

مسئلہ۷۸۵جو شخص بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو ضروری ہے کہ نماز کے وقت دائیں پہلو کے بل اس طرح لیٹے کہ اس کے بدن کا اگلا حصّہ قبلے کی طرف ہو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ بائیں پہلو کے بل یوں لیٹے کہ اس کے بدن کا اگلا حصّہ قبلے کی طرف ہو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پشت کے بل اس طرح لیٹے کہ اس کے پیروں کے تلوے قبلے کی طرف ہو ں۔

مسئلہ۷۸۶نماز احتیاط، بھولا ہو ا سجدہ و تشہد اور اس سجدہ سھو کی بجا آوری کے لئے جو بھولے ہو ئے تشہد کے لئے انجام دیا جاتا ہے، ضروری ہے کہ انسان قبلہ رخ ہو۔ اس کے علاوہ باقی سجدہ ہائے سھو میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ انہیں قبلے کی طرف رخ کر کے ادا کیا جائے۔

مسئلہ۷۸۷مستحب نماز کو زمین پر استقرار کی حالت میں قبلہ رخ ہو کر پڑھنا ضروری ہے، لیکن چلتے ہو ئے اور سواری کی حالت میں قبلے کی طرف منہ کرکے پڑھنا ضروری نہیں ہے، خواہ نذر کی وجہ سے واجب ہو گئی ہو۔

مسئلہ۷۸۸جو شخص نماز پڑھنا چاہے ضروری ہے کہ قبلے کی سمت کا تعین کرنے کے لئے کوشش کرے یہاں تک کہ قبلے کی سمت کے بارے میں اسے یقین یا اطمینان ہو جائے یا دو عادل مرد یا ایک قابل اعتماد شخص جس کی بات کے بر خلاف بات کا گمان نہ ہو، قبلے کے متعلق اطلاع دیں۔ اسی طرح مسلمانوں کے شہروں میں قبلے کو ان کی نمازوں اور قبروں سے معلوم کرسکتا ہے۔ اگر یہ موجود نہ ہو ں تو ضروری ہے کہ اسے معلوم کرنے کی کوشش کرے اور دوسرے طریقوں سے حاصل ہو نے والے گمان کے مطابق عمل کرے، خواہ وہ گمان کسی کا فر یا ایسے فاسق کے کہنے سے حاصل ہو جو علمی قواعد کے ذریعے قبلے کا رخ جانتا ہو ۔

مسئلہ۷۸۹ جس شخص کو قبلے کے بارے میں گمان ہو اور اس سے زیادہ مضبوط گمان پیدا کرسکتا ہو تو وہ اپنے گمان پر عمل نہیں کرسکتا، مثلاً اگر مہمان، صاحب ِخانہ کے کہنے پر قبلے کی سمت کے بارے میں گمان پیدا کرلے لیکن کسی دوسرے طریقے سے زیا دہ قوی گمان پیدا کرسکتا ہو تو وہ صاحب خانہ کے کہنے پر عمل نہیں کرسکتا۔

مسئلہ۷۹۰ اگر کسی کے پاس قبلے کا رخ متعین کرنے کا کوئی ذریعہ نہ ہو یا کوشش کے باوجود اس کا گمان کسی ایک طرف نہ جائے تو اس کا کسی بھی سمت منہ کر کے نماز پڑھنا کافی ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر نماز کا وقت وسیع ہو تو چار نماز یں چاروں سمت منہ کر کے پڑھے۔

مسئلہ۷۹۱ اگر اس بارے میں یقین یا وہ چیز جو یقین کے حکم میں ہو یا گمان حاصل ہو جائے کہ قبلہ دو میں سے کسی ایک طرف ہے تو ضروری ہے کہ ان دونوں طرف منہ کر کے نماز پڑھے۔

مسئلہ۷۹۲ جو شخص کئی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا چاہتا ہو اگر وہ ایسی دو نماز یں پڑھنا چاہے جو ظہر اور عصر کی طرح یکے بعد دیگرے پڑھنی ضروری ہیں تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ پہلی نماز کو مختلف سمتو ں کی طرف منہ کر کے پڑھے اور بعد میں دوسری نماز شروع کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۷۹۳جس شخص کو قبلے کے بارے میں یقین یا کوئی ایسی چیز جو یقین کے حکم میں ہے، حاصل نہ ہو سکے اگر وہ نماز کے علاوہ کوئی ایسا کا م کرنا چاہے جو قبلے کی طرف منہ کر کے کرنا ضروری ہے مثلاً وہ کوئی حیوان ذبح کرنا چاہتا ہو، تو اگر اس کے لئے تاخیر کرنا ممکن ہو تاکہ قبلہ معلوم کیا جا سکے، تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ تاخیر کرے۔ ہاں، اگر تاخیر ممکن نہ ہو یا حرج کا باعث ہو تو گمان کے مطابق عمل کرسکتا ہے اور اگر گمان ممکن نہ ہو اور حیوان کا ذبح کرنا ضروری ہو مثلاً تاخیر کی صورت میں حیوان مرجائے گا، تو جس طرف منہ کر کے ذبح کرے صحیح ہے۔

نماز میں بدن کا ڈھانپنا

مسئلہ۷۹۴ضروری ہے کہ مرد نماز کی حالت میں اپنی دونوں شرمگاھو ں کو ڈھانپے، خواہ اسے کوئی بھی نہ دیکھ رھا ہو اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ناف سے گھٹنوں تک بدن بھی ڈھانپے۔

مسئلہ۷۹۵ ضروری ہے کہ عورت نماز کے وقت اپنا پورا بدن حتی سر اور بال بھی ڈھانپے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ پاؤں کے تلوے بھی ڈھانپے، لیکن وضو میں دھویا جانے والا چھرے کا حصہ، کلائیوں تک ھاتھ اور ٹخنوں تک پاؤں کا ظاھری حصّہ ڈھانپنا ضروری نھیں ہے۔ ھاں، یہ اطمینان حاصل کرنے کے لئے کہ اس نے واجب مقدار ڈھانپ لی ہے ضروری ہے کہ چھرے کی اطراف اور کلائیوں سے نیچے کا کچھ حصہ بھی ڈھانپے۔

مسئلہ۷۹۶ بھولے ہو ئے سجدے، بھولے ھوئے تشھد یا بھولے ھوئے تشھد کی وجہ سے واجب ھونے والے سجدہ سھو کو انجام دیتے وقت ضروری ہے کہ انسان اپنے آپ کو اس طرح ڈھانپے جس طرح نماز کے وقت ڈھانپا جاتا ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ باقی سجدہ ھائے سھو بجالاتے وقت بھی اپنے آپ کو ڈھانپے۔

مسئلہ۷۹۷اگر کوئی انسان جان بوجھ کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے، جب کہ مسئلہ سیکھنے میں کوتاھی کی ہو، نماز میں اپنی شرمگاہ نہ چھپائے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ۷۹۸ اگر کسی شخص کو نماز کے دوران پتہ چلے کہ اس کی شرمگاہ برھنہ ہے تو ضروری ہے کہ فوراً اپنی شرمگاہ چھپائے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر نماز مکمل کرکے دوبارہ پڑھے، لیکن اگر نماز کے بعد پتہ چلے کہ نماز کے دوران اس کی شرمگاہ برھنہ تھی تو اس کی نماز صحیح ہے۔ یھی حکم اس وقت ہے جب اسے نماز کے دوران معلوم ہو کہ پھلے اس کی شرمگاہ برھنہ تھی لیکن فی الحال چھپی ہو ئی ہے۔

مسئلہ۷۹۹ اگر کسی شخص کا لباس کھڑے ہو نے کی حالت میں اس کی شرمگاہ کو ڈھانپ لے لیکن ممکن ہے کہ دوسری حالت میں مثلاً رکوع یا سجود کی حالت میں نہ ڈھانپے تو اگر شرمگاہ کے برھنہ ہو نے کے وقت اسے کسی ذریعے سے ڈھانپ لے تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس لباس کے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ۸۰۰ انسان نماز میں اپنے آپ کو گھاس اور درختو ں کے پتو ں سے ڈھانپ سکتا ہے، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان چیزوں سے اس وقت ڈھانپے جب اس کے پاس کوئی اور چیز نہ ہو ۔

مسئلہ۸۰۱اگر گارے کے علاوہ شرمگاہ کو چھپانے کے لئے کوئی دوسری چیز نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اختیاری حالت میں گارے کے ساتھ خود کو ڈھانپ کر پڑھی جانے والی اور اضطرار کے وقت برھنہ حالت میں پڑھی جانے والی ،دونوں نمازوں کو انجام دے۔

مسئلہ۸۰۲جس شخص کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جس سے وہ نماز میں اپنے آپ کو ڈھانپے، اگر احتمال دے کہ آخر وقت تک کوئی چیز مل جائے گی تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز میں تاخیر کرے اور اگر کوئی چیز نہ ملے تو آخر وقت میں اپنے وظیفے کے مطابق نماز پڑھے۔ ایسا شخص اپنی نماز اول وقت میں بھی پڑھ سکتا ہے اور اگر آخر وقت تک کوئی چیز نہ ملے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر مل جائے تو ضروری ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے۔

مسئلہ۸۰۳جو شخص نماز پڑھنا چاہتا ہو، اگر اپنی شرمگاہ ڈھانپنے کے لئے حتی اس کے پاس گارا اور کیچڑ بھی نہ ہو تو اگر کیفیت یہ ہو کہ کسی ناظر محترم کی نگاہ اس کی شرمگاہ پر نہ پڑ رھی ہو تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور احتیاط واجب کی بنا پر ھاتھ کو اپنی شرمگاہ پر رکھے اور ضروری ہے کہ رکوع و سجود اشارے کے ساتھ بجالائے اور احتیاط واجب کی بنا پر سجود کے لئے زیادہ اشارہ کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

اور اگر کیفیت یہ ہو کہ کسی ناظر محترم کی نگاہ اس پر پڑ رہی ہو تو ضروری ھے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجود کے لئے اشارہ کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر سجود کے لئے زیادہ اشارہ کرے۔

نمازی کے لباس کی شرائط

مسئلہ۸۰۴نمازی کے لباس کی چھ شرائط ھیں:

۱) پاک ھو

۲) مباح ھو

۳) مردار کے اجزاء سے نہ بنا ھو

۴) حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے نہ بنا ھو

۵،۶) اگر نمازی مرد ھو تو اس کا لباس خالص ریشم اور زردوزی (سونے کی کڑھائی)کا بنا ھوا نہ ھو۔

اور ان شرائط کی تفصیل آئندہ مسائل میں بیان کی جائے گی۔

پھلی شرط

مسئلہ۸۰۵نمازی کا لباس پاک ھونا ضروری ھے۔ اگر کوئی شخص اختیاری حالت میں نجس بدن یا لباس کے سائتہ نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۸۰۶جو شخص اپنی کوتاھی کی وجہ سے یہ نہ جانتا ھو کہ نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز باطل ھے اور نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھے، تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۸۰۷جو شخص مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے، نجس چیز کی نجاست کو نہ جانتا ھو، مثلاً یہ نہ جانتا ھو کہ غیر کتابی کافر کا پسینہ نجس ھے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے، تو جاھل مقصر ھونے کی صورت میں اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۸۰۸جو شخص نہ جانتا ھو کہ اس کا بدن یا لباس نجس ھے اور نماز پڑھنے کے بعدنجاست کا علم ھو تو اس کی نماز صحیح ھے۔ ھاں، احتیاط مستحب یہ ھے کہ اگر وقت باقی ھو تو نماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ۸۰۹جو شخص بھول جائے کہ اس کا بدن یا لباس نجس ھے اور نماز کے دوران یا اس کے بعد یاد آئے تو ضروری ھے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزر گیا ھو تو اس کی قضا کرے۔

مسئلہ۸۱۰جو شخص وسیع وقت میں نماز میں مشغول ھو، اگر نماز کے دوران اس کا بدن یا لباس نجس ھو جائے اور اس سے پھلے کہ نماز کا کچھ حصّہ نجاست کے ساتھ پڑھے معلوم ھو جائے کہ نجس ھوا ھے یا سمجھ جائے کہ اس کا بدن یا لباس نجس ھے اور شک کرے کہ اسی وقت نجس ھوا ھے یا پھلے سے نجس تھا، تو اس صورت میں کہ بدن یا لباس پاک کرنے یا لباس تبدیل کرنے یا لباس اتارنے سے نماز کی شکل نہ بگڑے تو ضروری ھے کہ نماز کے دوران بدن یا لباس پاک کرے یا لباس تبدیل کرے یا اگر کسی اور چیز نے اس کی شرمگاہ کو ڈھانپ رکھا ھو تو لباس اتار دے، لیکن اگر بدن یا لباس پاک کرنے یا لباس بدلنے یا اتار نے سے نماز کی شکل بگڑ جاتی ھو یا لباس اتارنے سے برھنہ ھوتا ھو تو اس کی نماز باطل ھوگی اور ضروری ھے کہ دوبارہ پاک بدن اور پاک لباس کے ساتھ نماز پڑھے۔

مسئلہ۸۱۱ جو شخص تنگ وقت میں نماز میں مشغول ھو، اگر نماز کے دوران اس کا لباس نجس ھو جائے اور اس سے پھلے کہ نماز کا کچھ حصّہ نجاست کے ساتھ پڑھے اسے معلوم ھو جائے کہ اس کا لباس نجس ھوا ھے یا سمجھ جائے کہ اس کا لباس نجس ھے اور شک کرے کہ اسی وقت نجس ھوا ھے یا پھلے سے نجس تھا، تو اس صورت میں کہ اسے پاک کرنا، تبدیل کرنا یا اتارنا ممکن ھو اور نماز بھی نہ ٹوٹتی ھو تو ضروری ھے کہ لباس کو پاک کرے، تبدیل کرے یا اگر کسی اور چیز نے اس کی شرمگاہ کو ڈھانپ رکھا ھو تو لباس اتار دے اور نماز کو مکمل کرے، لیکن اگر کسی چیز نے اس کی شرمگاہ کو نہ ڈھانپ رکھا ھو اور لباس کو بھی پاک یا تبدیل نہ کرسکتا ھو تو احتیاط واجب یہ ھے کہ اسی نجس لباس کے ساتھ نماز مکمل کرے۔

مسئلہ۸۱۲جو شخص تنگ وقت میں نماز میں مشغول ھو اگر نماز کے دوران اس کا بدن نجس ھو جائے اور اس سے پھلے کہ نماز کا کچھ حصّہ نجاست کے ساتھ پڑھے اسے معلوم ھوجائے کہ اس کا بدن

Presented by Ziaraat.Com

نجس ہوا ہے یا سمجھ جائے کہ اس کا بدن نجس ہے اور شک کرے کہ اسی وقت نجس ہوا ہے یا پہلے سے نجس تھا، تو اس صورت میں کہ بدن پاک کرنے سے نماز کی شکل نہ بگڑتی ہو بدن کو پاک کرے اور اگر نماز کی شکل بگڑتی ہو تو ضروری ہے کہ اسی حالت میں نماز کو مکمل کرے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ۸۱۳جس شخص کو اپنے بدن یا لباس کے پاک ہونے میں شک ہو اور سابقہ نجاست کے بارے میں اسے نہ یقین ہو اور نہ ہی کوئی ایسی چیز جو یقین کے حکم میں ہے اور نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد اسے پتہ چلے کہ اس کا بدن یا لباس نجس تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ۸۱۴اگر کوئی شخص اپنا لباس دھوئے اور اس کے پاک ہوجانے کے بارے میں اسے یقین یا وہ چیز حاصل ہو جائے جو یقین کے حکم میں ہے، پھر اس لباس کے ساتھ نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد اسے پتہ چلے کہ پاک نہیں ہوا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ۸۱۵اگر کوئی شخص اپنے بدن یا لباس پر خون دیکھے اور اسے یقین ہو جائے کہ وہ خون نجس نہیں ہے مثلاً اسے یقین ہو کہ مچھر کا خون ہے، چنانچہ اگر نماز پڑھنے کے بعد اسے پتہ چلے کہ یہ ایسا خون تھا جس کے ساتھ نماز نہیں پڑھی جاسکتی تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ۸۱۶اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ اس کے بدن یا لباس پر جو خون ہے وہ ایسا نجس خون ہے جس کے ساتھ نماز صحیح ہے مثلاً اسے یقین ہوکہ زخم یا پھوڑے کا خون ہے لیکن نماز کے بعد اسے پتہ چلے کہ یہ ایسا خون ہے جس کے ساتھ نماز باطل ہے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ۸۱۷اگر کوئی شخص کسی چیز کے نجس ہونے کو بھول جائے اوراس کا بدن یا لباس رطوبت کے ساتھ اس چیز سے چھو جائے اور اسی بھول کے عالم میں وہ نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد اسے یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن اگر اس کا بدن رطوبت کے ساتھ اس چیز کو چھو جائے جس کا نجس ہونا وہ بھول گیا ہے اور وہ اپنے آپ کو پاک کئے بغیر غسل کرکے نماز پڑھے تو اس کا غسل اور نماز دونوںباطل ہیں، مگر یہ کہ کیفیت یہ ہو کہ غسل کرنے سے بدن بھی پاک ہو جائے، مثلاً معتصم پانی سے غسل کرے یعنی ایسے پانی سے جو نجس چیز کے ساتھ صرف ملنے سے نجس نہیں ہوتا، مثلاً کُر اور جاری پانی۔

اسی طرح اگر وضو کے اعضا کا کوئی حصّہ رطوبت کے ساتھ اس چیز سے چھو جائے جس کے نجس ہونے کے بارے میں وہ بھول گیا ہو اور اس حصے کو پاک کرنے سے پہلے ہی وضو کرکے نماز پڑھ لے تو اس کا وضو اور نماز دونوں باطل ہیں، مگر یہ کہ وضو کرنے سے وضو کے اعضا بھی پاک ہو جائیں مثلاً معتصم پانی سے وضو کرے۔

مسئلہ۸۱۸جس شخص کے پاس ایک لباس ہو، اگر اس کا بدن اور لباس نجس ہو جائیں اور اس کے پاس ان میں سے ایک کو پاک کرنے کا پانی ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ بدن کو پاک کرے اور نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے۔ ہاں، اگربدن کی نجاست لباس کی نجاست سے کمتر ہو یا بدن کی نجاست کو ایک مرتبہ دھونا ضروری ہو اور لباس کی نجاست کو دو مرتبہ دھونا ضروری ہو تو ان دو صورتوں میں لباس کو پہلے پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ۸۱۹جس شخص کے پاس نجس لباس کے علاوہ کوئی دوسرا لباس نہ ہو، ضروری ہے کہ نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ۸۲۰جس شخص کے پاس دو لباس ہوں اگر وہ جانتا ہو کہ ان میں سے ایک نجس ہے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ کون سا نجس ہے اور اس کے پاس وقت ہو تو ضروری ہے کہ دونوں لباس کے ساتھ نماز پڑھے، مثلاً اگر نماز ظہر و عصر پڑھنا چاہتا ہو تو ضروری ہے کہ ہرلباس کے ساتھ ایک نماز ظہر کی اور ایک نماز عصر کی پڑھے، لیکن اگر وقت تنگ ہو تو ان میں سے ایک لباس کے ساتھ نماز پڑھے اور وقت کے بعد دوسرے لباس یا کسی پاک لباس کے ساتھ نماز پڑھے۔

دوسری شرط

مسئلہ۸۲۱ نمازی کا وہ لباس جس سے شرمگاہ ڈھانپی جاتی ہے، ضروری ہے کہ مباح ہو۔ جو شخص جانتا ہو کہ غصبی لباس پہننا حرام ہے یا اپنی کوتاھی کی وجہ سے یہ مسئلہ نہ سیکھا ہو کہ غصبی لباس پہننا حرام ہے اور جان بوجھ کر اس لباس سے اپنی شرمگاہ ڈھانپ کر نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے، لیکن وہ چیزیں جو خود بہ تنہائی شرمگاہ کو نہ ڈھانپ سکیں اور اسی طرح وہ چیزیں جنھیں نمازی نے حالت نماز میں نہ پھن رکھا ہو، اگر چہ ان سے شرمگاہ کو ڈھانپا جاسکتا ہو مثلاً بڑا

Presented by Ziaraat.Com

رومال، یا لنگوٹی جو جیب میں رکھی ہو اور اسی طرح وہ چیزیں جنھیں نمازی نے پہنا ہو لیکن ان کے ذریعے شرمگاہ کو نہ ڈھانپا ہو، ان تمام صورتوں میں ان کے غصبی ہونے سے نماز باطل نہیں ہوتی، اگرچہ نماز کے صحیح ہونے کے اعتبار سے احتیاط یہ ہے کہ ان کو ترک کر دیا جائے۔

مسئلہ۸۲۲جو شخص یہ تو جانتا ہو کہ غصبی لباس پہننا حرام ہے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ اس لباس کے ساتھ شرمگاہ ڈھانپنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، اگر جان بوجھ کر اس کے ذریعے حالت نماز میں شرمگاہ ڈھانپی ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ۸۲۳اگر کوئی شخص نہ جانتا ہو کہ اس کا لباس غصبی ہے اور اس لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہےیہی حکم اس وقت ہے جب لباس کے غصبی ہونے کو بھول جائے جب کہ غاصب خود نہ ہو، لیکن اگر غاصب بھول جائے کہ اس نے غصب کیا ہے اور اس غصبی لباس کے ساتھ اپنی شرمگاہ ڈھانپ کر نماز پڑھ لے تو غصب سے توبہ نہ کرنے کی صورت میں اس کی نماز باطل ہے اور اگر توبہ کرچکا ہو تو نماز کا باطل ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ۸۲۴اگر کسی شخص کو علم نہ ہو یا بھول جائے کہ اس کا لباس غصبی ہے لیکن نماز کے دوران اسے پتہ چل جائے اور اس کی شرمگاہ کسی دوسری چیز سے ڈھکی ہوئی ہو اور وہ فوراً یا نماز کا تسلسل توڑے بغیر غصبی لباس اتار سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اسے اتار دے اور اگر اس کی شرمگاہ کسی دوسری چیز سے ڈھکی ہوئی نہ ہو یا اس غصبی لباس کو فوراً نہ اُتارسکتا ہو یا لباس اُتارنے سے نماز کا تسلسل ٹوٹتا ہو اور صورت یہ ہو کہ اس کے پاس ایک رکعت پڑھنے کا وقت باقی ہو تو ضروری ہے کہ نماز توڑ دے اور اس لباس کے ساتھ نماز پڑھے جو غصبی نہ ہو اور اگر اتنا وقت بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز کی حالت میں ہی لباس اُتار دے اور مسئلہ نمبر "۸۰۳" میںبرہنہ لوگوں کی نماز کے لئے بتائے گئے طریقے کے مطابق نماز مکمل کرے۔

مسئلہ۸۲۵اگر کوئی شخص اپنی جان کی حفاظت کے لئے غصبی لباس کے ساتھ نماز پڑھے، تو چاہے اس کے ذریعے شرمگاہ ڈھکی ہو ئی ہو یا مثال کے طور پر غصبی لباس کے ساتھ اس لئے نماز پڑھے تا کہ چور نہ لے جائے، تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ۸۲۶اگر کوئی شخص عین اس رقم سے لباس خریدے جس کا خمس اس نے ادا نہ کیا ہو تو اس لباس کے ساتھ نماز پڑھنے کا وھی حکم ہے جو غصبی لباس کے ساتھ نماز پڑھنے کا ہے۔

تیسری شرط

مسئلہ۸۲۷ضروری ہے کہ نمازی کا لباس، خون جھندہ رکھنے والے مردہ حیوان کے اجزا سے نہ بنا ہو، بلکہ اگر ایسے مردہ حیوان مثلاً مچھلی اور سانپ، جن کا خون جھندہ نہیں ہوتا، کے اجزا سے تیار کیا ہوا ہو تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر اس کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے۔

مسئلہ۸۲۸اگر نجس مردار کی ایسی چیز مثلاً گوشت اور کھال جن میں روح ہوتی ہے، نمازی کے ہمراہ ہو اگر چہ اس کا لباس نہ ہو، احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ۸۲۹اگر حلال گوشت مردار کی کوئی ایسی چیز مثلاً بال اور اون، جن میں روح نہیں ہوتی، نمازی کے ہمراہ ہو یا ان کے ساتھ تیار کئے گئے لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

چوتھی شرط

مسئلہ۸۳۰ضروری ہے کہ نمازی کا لباس حرام گوشت جانور کے اجزا سے بنا ہوا نہ ہو اور اگر حرام گوشت جانور کا ایک بال بھی نمازی کے بدن یا لباس پر لگا ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ۸۳۱حرام گوشت جانور مثلاً بلی کے منہ یا ناک کا پانی یا کوئی دوسری رطوبت نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر لگی ہو اور وہ تر ہو تو نماز باطل ہے،لیکن اگر خشک ہو اور اس کا عین جزء زائل ہوگیا ہو تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ۸۳۲اگر کسی کا بال، پسینہ، منہ کا لعاب یا ناک کا پانی نمازی کے بدن یا لباس پر لگا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح موتی، موم اور شھد اس کے ہمراہ ہو تب بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۸۳۳اگر کسی کو شک ہو کہ لباس حلال گوشت جانور سے تیار کیا گیا ھے یا حرام گوشت جانور سے تو خواہ وہ اسلامی مملکت میں تیار کیا گیا ہو یا غیر اسلامی مملکت میں، اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ھے۔

مسئلہ۸۳۴سیپ اور اس سے بنائی گئی چیزوں مثلاً قمیص کے بٹن کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ھے۔

مسئلہ۸۳۵سمور کا خالص لباس (MINK FUR)پھن کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نھیں اور احتیاط واجب یہ ھے کہ گلھری کی پوستین کے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ۸۳۶اگر کوئی شخص ایسے لباس کے ساتھ نماز پڑھے جس کے متعلق نہ جانتا ھو یا بھول گیا ھو کہ حرام گوشت جانور سے تیار ھوا ھے تو دوبارہ نماز پڑھنا ضروری نھیں ھے، اگر چہ احتیاط مستحب یہ ھے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور جاھل قاصر کا بھی یھی حکم ھے۔

پانچویں شرط

مسئلہ۸۳۷مردوں کے لئے زر دوزی کیا ھوا لباس پھننا حرام ھے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ھے، لیکن عورتوں کے لئے نماز میں یا نماز کے علاوہ اس کے پھننے میں کوئی حرج نھیں ھے۔

مسئلہ۸۳۸مردوں کے لئے سونا پھننا مثلاً گلے میں سونے کی زنجیر پھننا، سونے کی گھڑی کلائی پر باندھنا، سونے کی عینک لگانا، سونے کی انگوٹھی ھاتھ میں پھننا اور ان جیسی چیزوں کا استعمال حرام اور ان کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ھے، لیکن عورت کے لئے نماز میں اور نماز کے علاوہ بھی ان چیزوں کے استعمال میں کوئی حرج نھیں ھے۔

مسئلہ۸۳۹اگر کوئی مرد نہ جانتا ھو یا بھول گیا ھو کہ مثلاً اس کی انگوٹھی یا لباس سونے کا ھے یا شک رکھتا ھو اور ان کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ھے۔

چھٹی شرط

مسئلہ۸۴۰ضروری ھے کہ نماز پڑھنے والے مرد کا لباس خالص ریشم کا نہ ھو۔ احتیاط واجب کی بنا پر ٹوپی اور ازار بند کا بھی یھی حکم ھے اور نماز کے علاوہ بھی خالص ریشم کا لباس پھننا مردوں کے لئے حرام ھے۔

مسئلہ۸۴۱اگر لباس کا تمام استریا اس کا کچھ حصّہ خالص ریشم کا ھو تو مرد کے لئے اس کا پھننا حرام اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ھے۔

مسئلہ۸۴۲جس لباس کے بارے میں یہ علم نہ ھو کہ خالص ریشم کا ھے یا کسی اور چیز کا بنا ھوا ھے تو اس کا پھننا جائز ھے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نھیں ھے۔

مسئلہ۸۴۳ریشمی رومال یا اس جیسی کوئی چیز مرد کی جیب میں ھو تو کوئی حرج نھیں ھے اور وہ نماز کو باطل نھیں کرتی۔

مسئلہ۸۴۴عورت کے لئے نماز میں یا اس کے علاوہ ریشمی لباس پھنے میں کوئی حرج نھیں ھے۔

مسئلہ۸۴۵مجبوری کی حالت میں غصبی، خالص ریشمی یا زردوزی کا لباس پھننے میں کوئی حرج نھیں۔ نیز جو شخص یہ لباس پھننے پر مجبور ھو اور آخر وقت تک پھننے کے لئے اس کے پاس کوئی دوسرا لباس نہ ھو تو وہ ان کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ھے۔

مسئلہ۸۴۶اگر کسی شخص کے پاس غصبی لباس اور مردار کے اجزاء سے بنے ھوئے لباس کے علاوہ کوئی دوسرا لباس، آخر وقت تک نہ ھو اور یہ لباس پھننے پر مجبور بھی نہ ھو تو ضروری ھے کہ برھنہ لوگوںکی طرح مسئلہ "۸۰۳" میں بتائے گئے طریقے کے مطابق نماز پڑھے۔

مسئلہ۸۴۷اگر کسی شخص کے پاس حرام گوشت جانور کے اجزاء سے تیار کئے گئے لباس کے علاوہ کوئی دوسرا لباس آخری وقت تک نہ ھو، چنانچہ اگر وہ اس لباس کو پھننے پر مجبور ھو تو اس لباس کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ھے اور اگر اس لباس کو پھننے پر مجبور نہ ھو تو ضروری ھے کہ برھنہ لوگوں کے لئے بتائے گئے احکام کے مطابق نماز پڑھے۔

مسئلہ۸۴۸اگر کسی مرد کے پاس خالص ریشم یا زردوزی کئے ھوئے لباس کے علاوہ کوئی دوسرا لباس آخری وقت تک نہ ھو اور وہ اس لباس کو پھننے پر مجبور نہ ھو تو ضروری ھے کہ برھنہ لوگوں کے لئے بتائے گئے احکام کے مطابق نماز پڑھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۸۴۹اگر کسی کے پاس ایسی کوئی چیز نہ ہو جس سے وہ اپنی شرمگاہ کو نماز میں ڈھانپ سکے تو واجب ھے کہ اس کا انتظام کرے، چاھے کرائے پر لے یا خریدے، لیکن اگر اس پر اس کی حیثیت سے زیادہ پیسے خرچ ہوتے ھوں یا اتنا خرچہ اس کے حال کے اعتبار سے نقصان دہ ھو تو اسے لینا ضروری نہیں ھے اور وہ برھنہ لوگوں کے لئے بتائے گئے احکام کے مطابق نماز پڑھ سکتا ھے اور یہ بھی کر سکتا ھے کہ نقصان برداشت کرے اور شرمگاہ ڈھانپ کر نماز پڑھے۔

مسئلہ۸۵۰جس شخص کے پاس لباس نہ ھو، اگر کوئی دوسرا شخص اسے لباس بخش دے یا ادھار دے دے تو اگر اس لباس کا قبول کرنا اس کے لئے حرج کا باعث نہ ھو تو ضروری ھے کہ اسے قبول کرے، بلکہ اگر اُدھار لینے یا بخشش کے طور پر طلب کرنے میں اس کے لئے کوئی حرج نہ ھو تو ضروری ھے کہ اُدھار مانگے یا بخشش کے طور پر طلب کرے۔

مسئلہ۸۵۱ایسے لباس کا پھننا جس کا کپڑا، رنگ یا سلائی اسے پھننے والے کے لئے رائج نہ ھو، تو اگر اسے پھننا اس کی توھین، بدنامی یا لوگوں کی جانب سے انگلیاں اٹھانے کا باعث ھو تو اسے پھننا حرام ھے اور اگر ایسے لباس سے نماز میں شرمگاہ کو چھپائے تو بعید نہیں کہ اس کا حکم، غصبی لباس کا حکم ھوجس کا تذکرہ مسئلہ"۸۲۱" میں کیا گیا ھے۔

مسئلہ۸۵۲اگر مرد، زنانہ لباس پھنے یا عورت، مردانہ لباس پھنے اور اسے اپنا لباس قرار دے تو احتیاط کی بنا پر اس کا پھننا حرام ھے اور نماز میں اس لباس کے ساتھ شرمگاہ ڈھانپنا احتیاط کی بنا پر بطلان کا باعث ھے۔

مسئلہ۸۵۳جس شخص کے لئے لیٹ کر نماز پڑھنا ضروری ہو اگر اس کا لحاف حرام گوشت جانور کے اجزا سے بنا ھو تو اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں ھے۔ اسی طرح اگر اس کا گدّا حرام گوشت جانور کے اجزاء سے بنا ھو جسے خود سے لپیٹ لے یا نجس ھو یا نمازی کے مرد ھونے کی صورت میں ریشم یا زردوزی کیا ھوا ھو تو احتیاط واجب کی بناپر اس میں نماز نہ پڑھے۔

جن صورتوںمیں نمازی کا بدن اور لباس پاک ھونا ضروری نہیں

مسئلہ۸۵۴تین صورتوں میں، جن کی تفصیل بعد میں بیان کی جائے گی، اگر نمازی کا بدن یا لباس نجس بھی ھو تو اس کی نماز صحیح ھے:

۱) اس کے بدن کے زخم، جراحت(گھاؤ) یا پھوڑے کی وجہ سے اس کے لباس یا بدن پر خون لگ جائے۔

۲) اس کے بدن یا لباس پر درھم کی مقدار سے کم خون لگا ھو۔ درھم کی وہ مقدار جس سے کم مقدار نماز میں معاف ھے، تقریباً شھادت والی انگلی کی اُوپر والی پور کے برابر ھے۔

۳) نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنے پر مجبور ھو۔

اس کے علاوہ ایک اور صورت میں اگر نمازی کا لباس نجس بھی ھو تو اس کی نماز صحیح ھے اور وہ صورت یہ ھے کہ اس کا چھوٹا لباس مثلاً موزہ اور ٹوپی نجس ھو۔

ان چاروں صورتوں کے تفصیلی احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

مسئلہ۸۵۵اگر نمازی کے بدن یا لباس پر زخم، جراحت(گھاؤ) یا پھوڑے کا خون ھو، چنانچہ اگر بدن اور لباس کا پاک کرنا یا لباس تبدیل کرنا عام طور پر لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث ھو تو جب تک زخم یا جراحت یا پھوڑا ٹھیک نہ ھو جائے اس خون کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ھے۔ اسی طرح اگر اس کے بدن یا لباس پر ایسی پیپ ھو جو خون کے ساتھ نکلی ھو یا ایسی دوائی ھوجو زخم پر لگائی گئی ھو اور نجس ھوگئی ھو، اس کے لئے بھی یھی حکم ھے۔

مسئلہ۸۵۶اگر نمازی کے بدن یا لباس پر ایسی جراحت یا زخم کا خون ھو جو جلدی ٹھیک ھو جاتا ھو اور اسے پاک کرنا عام طور پر لوگوں کے لئے آسان ھو اور ایک درھم کی مقدار سے کم بھی نہ ھو اور اس کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۸۵۷اگر بدن یا لباس کی ایسی جگہ جو زخم سے کچھ فاصلے پر ھو زخم کی رطوبت سے نجس ھو جائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں ھے، لیکن اگر بدن یا لباس کی وہ جگہ جو عموماً زخم کی رطوبت سے آلودہ ھو جاتی ھو اس زخم کی رطوبت سے نجس ھو جائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۸۵۸اگر کسی شخص کے بدن یا لباس کو اس بواسیر سے جس کے مسّے باھر نہ ھوں یا اس زخم سے جو منہ اور ناک وغیرہ کے اندر ھو خون لگ جائے تو ظاھر یہ ھے کہ وہ اس کے ساتھ نماز پڑھ

Presented by Ziaraat.Com

سکتا ہے، البتہ اس بواسیر کے خون کے ساتھ نماز پڑھنا بلااشکال جائز ہے جس کے مسّے مقعد کے باہر ہوں۔

مسئلہ۸۵۹جس شخص کے بدن پر زخم ہو اگر وہ اپنے بدن یا لباس پر ایسا خون دیکھے جو ایک درھم یا اس سے زیادہ ہو اور نہ جانتا ہو کہ یہ خون زخم کا ہے یا کوئی اور خون ہے تو اس خون کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ۸۶۰اگر کسی شخص کے بدن پر چند زخم ہوں اور وہ ایک دوسرے کے اس قدر نزدیک ہوں کہ ایک زخم شمار ہوں تو جب تک وہ زخم ٹھیک نہ ہو جائیں ان کے خون کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر وہ ایک دوسرے سے اتنے دور ہوں کہ ان میں سے ہر زخم علیحدہ زخم شمار ہو تو جو زخم ٹھیک ہو جائے، اگر اس کا خون ایک درھم سے کم نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز کے لئے بدن اور لباس کوپاک کرے۔

مسئلہ۸۶۱اگر نمازی کے بدن یا لباس پر سوئی کی نوک کے برابر بھی حیض، کتے، سوّر، کافر غیر کتابی، مردار یا حرام گوشت جانور کا خون لگا ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔ احتیاط واجب کی بنا پر نفاس اور استحاضہ کے خون کا بھی یہی حکم ہے، لیکن کوئی دوسرا خون مثلاً ایسے انسان کا خون جو نجس العین نہیں ہے یا حلال گوشت جانور کا خون، اگرچہ بدن یا لباس کے کئی حصّوں پر لگا ہو اور اس کی مجموعی مقدار ایک درھم سے کم ہو تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ۸۶۲جو خون بغیر استر کے کپڑے پر گرے اور دوسری طرف جاپہنچے وہ ایک خون شمار ہوتا ہے، لیکن اگر کپڑے کی دوسری طرف الگ خون سے آلودہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ خون شمار کیا جائے، پس اگر وہ خون جو کپڑے کے سامنے کے رخ اور پچھلی طرف ہے، مجموعی طور پر ایک درھم سے کم ہو تو اس کے ساتھ نماز صحیح ہے اور اگر درھم یا اس سے زیادہ ہو تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے۔

مسئلہ۸۶۳اگر استر والے کپڑے پر خون گرے اور اس کے استر تک پہنچ جائے یا استر پر گرے اور کپڑے تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ ہر خون کو الگ شمار کیا جائے، لہٰذا اگر کپڑے کا خون اور استر کا خون ایک درھم سے کم ہو تو اس کے ساتھ نماز صحیح ہے اور اگر درھم یا اس سے زیادہ ہو تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے۔

مسئلہ۸۶۴اگر بدن یا لباس پر ایک درھم سے کم خون ہواور کوئی ایسی رطوبت اس سے آلگے جس سے اس کے اطراف آلودہ ہو جائیں تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے، خواہ خون اور وہ رطوبت ایک درھم کے برابر نہ ہوں، لیکن اگر رطوبت فقط خون سے ملے اور اس کے اطراف کو آلودہ نہ کرے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ۸۶۵اگر بدن یا لباس پر خون نہ ہو لیکن رطوبت کے ساتھ خون سے لگنے کی وجہ سے نجس ہو جائیں تو خواہ نجس ہونے والی مقدار ایک درھم سے کم ہو، اس کے ساتھ نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

مسئلہ۸۶۶اگر بدن یا لباس پر جو خون ہو اس کی مقدار ایک درھم سے کم ہو اور کوئی دوسری نجاست اس سے آلگے مثلاً پیشاب کا ایک قطرہ اس پر جاگرے اور وہ بدن یا لباس سے لگ جائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ۸۶۷اگر نمازی کا چھوٹا لباس مثلاً ٹوپی اور موزہ جس سے شرمگاہ کو نہ ڈھانپا جاسکتا ہو نجس ہو جائے اور نمازی کے لباس میں دوسرے موانع نہ ہوں مثلاً مردار یا نجس العین یا حرام گوشت جانور کے اجزاء سے نہ ہو تو اس کے ساتھ نماز صحیح ہے۔ نیز نجس انگوٹھی کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۸۶۸نجس چیز مثلاً رومال، چابی اور نجس چاقو کا نمازی کے پاس ہونا جائز ہے۔

مسئلہ۸۶۹اگر بدن یا لباس پر لگے ہوئے خون کے بارے میں یہ تو معلوم ہوکہ درھم سے کم ہے لیکن یہ احتمال بھی ہو کہ یہ ایسا خون ہے جونماز میں معاف نہیں ہے تو اس خون کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے اور اسے نماز کے لئے پاک کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ۸۷۰اگربدن یا لباس پر لگا ہوا خون درھم سے کم ہو لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ یہ خون معاف نہیں ہے اور نماز پڑھ لے اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ خون معاف نہیں تھا تو نماز دھرانا ضروری نہیں

Presented by Ziaraat.Com

ہے۔ اسی طرح اگر ایک درھم سے کم سمجھتے ھوئے نمازپڑھ لے اور بعد میں معلوم ھو کہ درھم کے برابر یا اس سے زیادہ تھا تو اس صورت میں بھی نماز دھرانا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ۸۷۱کچھ چیزیں نمازی کے لباس میں مستحب ھیں۔ ان میں سے چند یہ ھیں :

تحت الحنک کے ساتھ عمامہ، عبا، سفید اور پاکیزہ ترین لباس پھننا، خوشبو کا استعمال کرنا اور عقیق کی انگوٹھی پھننا۔

نمازی کے لباس میں مکروہ چیزیں

مسئلہ۸۷۲کچھ چیزیں نمازی کے لباس میں مکروہ ھیں۔ ان میں سے چند یہ ھیں :

سیاہ لباس، میلا یاتنگ لباس پھننا، شرابی اور نجاست سے پرھیز نہ کرنے والے کا لباس پھننا اور لباس کے بٹن کا کھلا ھونا۔

اور احتیاط واجب یہ ھے کہ ایسے لباس یا انگوٹھی کے ساتھ نماز نہ پڑھے جس پر جاندار کی صورت کا عکس ھو۔

نماز پڑھنے کی جگہ

جس جگہ نماز پڑھی جائے اس کی سات شرائط ھیں :

پھلی شرط

وہ جگہ مباح ھو ۔

مسئلہ۸۷۳ جو شخص غصبی جگہ میں نماز پڑھ رھا ھو تو اعضائے سجدہ کی جگہ غصبی ھو نے کی صورت میں اس کی نمازباطل ھے، اگر چہ قالین، کمبل یا ان جیسی کسی چیز پر کھڑا ھو۔ اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر تخت یا اس جیسی کسی چیز پر نماز پڑھنے کا بھی یھی حکم ھے، لیکن غصبی خیمے اور غصبی چھت کے نیچے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ۸۷۴ جس ملکیت سے فائدہ اٹھانا کسی اور کا حق ھے اس میں صاحبِ حق کی اجازت کے بغیر نماز پڑھنا باطل ھے، مثلاکرائے کے گھر میں کرائے دار کی رضایت کے بغیر مالک مکان یا کوئی اور شخص نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ھے۔

اسی طرح اگر میت نے اپنے مال کا تیسرا حصہ کسی جگہ خرچ کرنے کی وصیت کی ھو تو جب تک ترکہ سے تیسرا حصہ جدا نہ کر لیا جائے مرحوم کی ملک پر نماز نہیں پڑھی جا سکتی ھے۔

ھاں، جس جگہ پر کسی کا کوئی حق ھو اور اس جگہ نماز پڑھنا صاحب ِحق کے اختیار میں رکاوٹ کا باعث ھو مثلًا ایسی زمین پر نماز پڑھنا جس پر کسی نے پتھر چن دئے ھوں، صاحب ِحق کی اجازت کے بغیر باطل ھے جب کہ اس صورت کے علاوہ میں کوئی حرج نہیں ھے۔ مثلارھن رکھوانے والے کی اجازت سے اس زمین پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ھے جو کسی کے پاس رھن رکھوائی گئی ھو اگرچہ جس کے پاس وہ زمین رھن رکھی گئی ھو اس میں نماز پڑھنے پرراضی نہ ھو۔

مسئلہ۸۷۵اگر کوئی مسجدمیں بیٹھے ھوئے کسی شخص کی جگہ غصب کر کے وھاں نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۸۷۶جس جگہ کے غصبی ھونے کا علم نہ ھو اور وھاں نماز پڑھنے کے بعد معلوم ھو کہ سجدہ کرنے کی جگہ غصبی تھی تو اس کی نماز باطل ھے۔

البتہ اگر کسی جگہ کے غصبی ھونے کو بھول کر نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ھے۔ ھاں، اگر خود نے کسی جگہ کو غصب کیا ھو اور بھول کر وھاں نمازپڑھے تو اگر اس نے غصب سے توبہ نہ کی تھی تواس کی نماز باطل ھے جب کہ اگر توبہ کر چکا تھا تو اس کی نماز کا باطل ھونا محل اشکال ھے۔

مسئلہ۸۷۷ایسی جگہ نماز پڑھنا جھاں اعضائے سجدہ رکھنے کی جگہ غصبی ھو اور جانتا بھی ھو کہ یہ جگہ غصبی ھے، باطل ھے۔ اگرچہ اسے نماز کے باطل ھونے کا حکم معلوم نہ ھو۔

مسئلہ۸۷۸جو شخص سواری کی حالت میں واجب نماز پڑھنے پر مجبور ھو تو اگر سواری کا جانور یا اس کی زین غصبی ھو اور اسی جانور یا زین پر سجدہ کرے تو اس کی نماز باطل ھے۔ یھی حکم

Presented by Ziaraat.Com

اس جانور پر مستحب نمازپڑھنے کا ھے۔ ھاں، اگر جانور کی نعل غصبی ھو تو نماز کا باطل ھونا محلِ اشکال ھے۔

مسئلہ۸۷۹جو شخص کسی ملکیت میں دوسرے کے ساتھ شریک ھو تو جب تک اس کا حصہ جدا نہ ھو جائے اس وقت تک اس ملکیت میں اپنے شریک کی رضایت کے بغیر نہ تصرف کر سکتا ھے نہ نماز پڑھ سکتا ھے۔

مسئلہ۸۸۰جس مال کا خمس نہ نکالا ھو اگر عین اسی مال سے ملکیت خریدے تو اس ملکیت میں تصرف حرام ھے اور نماز باطل ھے۔

مسئلہ۸۸۱اگر کوئی شخص اپنی ملکیت میں نماز پڑھنے کی اجازت دے اور انسان جانتا ھو کہ دل سے راضی نھیں ھے تو اس کی ملکیت میں نماز باطل ھے اوراگر اجازت نہ دے لیکن انسان کو یقین ھو کہ راضی ھے تو نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۸۸۲جس مرنے والے کے ذمہ خمس یا زکات واجب الادا ھو جبکہ اس کا ترکہ خمس یا زکات کی واجب الادا مقدار سے زیادہ نہ ھو تو اس میں تصرف کرنا حرام اور اس میں نماز باطل ھے، لیکن اگر اس کے واجبات ادا کر دئے جائیں یا حاکم شرع کی اجازت سے ضمانت لے لی جائے تو ورثاء کی اجازت سے میت کے ترکے میں تصرف کرنے اور نماز پڑھنے میں کوئی حرج نھیں۔

مسئلہ۸۸۳جو مرنے والا لوگوں کا مقروض ھو اور اس کا ترکہ قرض کی مقدار سے زیادہ نہ ھو تو قرض خواہ کی اجازت کے بغیر میت کے ترکے میں تصرف کرنا حرام اور اس میں نماز باطل ھے، لیکن اگر اس کا قرض ادا کرنے کی ضمانت لے لی جائے اور قرض خواہ بھی راضی ھوجائے تو ورثا کی اجازت سے اس میں تصرف کرنا جائز ھے اور نماز بھی صحیح ھے۔

مسئلہ۸۸۴اگر میت مقروض نہ ھو لیکن اس کے ورثا میں سے کوئی نابالغ، دیوانہ یا لاپتہ ھو تو اس کے ترکے میں اس کے ولی کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا حرام اورنماز باطل ھے۔

مسئلہ۸۸۵کسی کی ملکیت میں نماز پڑھنا اس صورت میں جائز ھے کہ جب انسان کے پاس شرعی دلیل ھو یا اسے یقین ھو کہ مالک اس جگہ نماز پڑھنے پر راضی ھے۔ یھی حکم اس وقت ھے جب مالک اِس طرح کے تصرف کی اجازت دے کہ جسے عرفی اعتبار سے نمازپڑھنے کی اجازت بھی سمجھا جائے، مثلاًکسی کو اپنی ملکیت میں بیٹھنے اور لیٹنے کی اجازت دے جس سے سمجھا جاتا ھے کہ اس نے نمازپڑھنے کی اجازت بھی دے دی ھے۔

مسئلہ۸۸۶مسئلہ نمبر ”۲۷۷“میں گزری ھوئی تفصیل کے مطابق وسیع اراضی میں نماز پڑھنے کے لئے مالک کی اجازت ضروری نھیں ھے۔

دوسری شرط

مسئلہ۸۸۷واجب نماز میں ضروری ھے کہ نمازی کی جگہ اتنی متحرک نہ ھو کہ نمازی کے بدن کے ساکن رھنے اور اختیاری حالت میں پڑھی جانے والی نماز کے افعال کی ادائیگی میں رکاوٹ بن جائے۔

ھاں، اگر وقت تنگ ھونے یا کسی اور وجہ سے کسی ایسی جگہ مثلاًبس، کشتی یا ٹرین وغیرہ میں نماز پڑھنے پر مجبور ھو جائے تو ضروری ھے کہ ممکنہ حد تک بدن کے سکون اور قبلے کا خیال رکھے اور اگر یہ سواریاں قبلے کی سمت سے ھٹ جائیں تو خود قبلے کی طرف گھوم جائے۔

مسئلہ۸۸۸کھڑی ھوئی بس، کشتی، ٹرین یا ان جیسی چیزوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نھیں۔

مسئلہ۸۸۹گندم وجوَ کے ڈھیر یا ان جیسی کسی اور چیز پر جو بدن کو ساکن نہ رھنے دے، نماز باطل ھے۔

تیسری شرط

مسئلہ۸۹۰ضروری ھے کہ ایسی جگہ پر نماز پڑھے جھاںنماز مکمل کرنے کا احتمال ھو اور اگر ھوا، بارش، لوگوں کے ھجوم یا ان جیسے اسباب کی وجہ سے اطمینان ھو کہ اس جگہ نماز مکمل نھیں کر سکے گا تو اگرچہ اتفاقاً وھاں نماز مکمل کر لے پھر بھی اس کی نماز باطل ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۸۹۱ اگر ایسی جگہ نماز پڑھے جھاں ٹھھرنا حرام ھے مثلاًایسی چھت کے نیچے جو گرنے ھی والی ھے تو اگرچہ وہ گنھگار ھے لیکن اس کی نمازصحیح ھے۔

مسئلہ۸۹۲جس چیز کی توھین حرام ھے اگر اس پر اٹھنا بیٹھنا اس کی توھین کا باعث ھو مثلاًقالین کا وہ حصہ جس پر اللہ کا نام لکھا ھو، اس پر نمازپڑھنا جائز نھیں ھے اور احتیاط کی بنا پر باطل بھی ھے۔

چوتھی شرط

نماز پڑھنے کی جگہ چھت نیچی ھونے کی وجہ سے اتنی چھوٹی نہ ھو کہ سیدھا کھڑا نہ ھو سکے اور اسی طرح مکان کے تنگ ھونے کی وجہ سے جگہ اتنی تنگ نہ ھو کہ رکوع اور سجود انجام نہ دے سکے۔

مسئلہ۸۹۳اگر ایسی جگہ نمازپڑھنے پر مجبور ھو جائے جھاں کسی طرح کھڑا نہ ھو سکتا ھو تو ضروری ھے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے اوراگر رکوع اور سجود کی ادائیگی ممکن نہ ھو تو ان کے لئے سر سے اشارہ کرے۔

مسئلہ۸۹۴پیغمبراکرم(ص) اور ائمہ اطھار علیھم السلام کی قبورمطھر سے آگے بڑھ کر نماز پڑھنااگر بے حرمتی کا سبب ھو تو حرام اور باطل ھے بلکہ بے حرمتی نہ ھونے کی صورت میں بھی احتیاط واجب کی بنا پر یھی حکم ھے۔ ھاں، اگر نماز کے وقت کوئی چیزمثلاًدیوار، اس کے اور قبر کے درمیان ھو تو کوئی حرج نھیں، لیکن قبر مطھر پر بنے ھوئے صندوق، ضریح اور اس پر پڑے ھوئے کپڑے کا فاصلہ کافی نھیں ھے۔

پانچویں شرط

مسئلہ۸۹۵یہ کہ نمازپڑھنے کی جگہ اگر نجس ھو تو اتنی تر نہ ھو کہ نماز کو باطل کرنے والی نجاست نمازی کے بدن یا لباس تک سرایت کر جائے۔ ھاں، سجدے کے لئے پیشانی رکھنے کی جگہ کا پاک ھونا ضروری ھے اور اگر وہ نجس ھو تو اس کے خشک ھونے کی صورت میں بھی نماز باطل ھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ نماز پڑھنے کی جگہ بالکل نجس نہ ھو۔

چھٹی شرط

ضروری ھے کہ نماز پڑھتے وقت مرداور عورت کے درمیان کم ازکم ایک بالشت کا فاصلہ ھو، جب کہ شھر مکہ کے علاوہ کسی بھی مقام پر دس ذراع سے کم کے فاصلے میں نماز پڑھنا مکروہ ھے۔

مسئلہ۸۹۶اگر عورت مذکورہ فاصلے سے کم فاصلے پر مردکے برابر یا اس سے آگے نماز پڑھے اور دونوں ایک ساتھ نماز شروع کریں تو ضروری ھے کہ دونوں دوبارہ نماز پڑھیں۔ اسی طرح اگر ایک نے دوسرے سے پھلے نماز شروع کی ھو تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر یھی حکم ھے۔

مسئلہ۸۹۷اگر ایک دوسرے کے برابر کھڑے ھوئے مرد اور عورت یا مرد سے آگے کھڑی ھوئی عورت اور مرد کے درمیان دیوار، پردہ یا کوئی ایسی چیز ھو کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں تو دونوں کی نمازمیں کوئی حرج نھیں اگر چہ ان کے درمیان مذکورہ مقدار سے بھی کم فاصلہ ھو۔

ساتویں شرط

ضروری ھے کہ نمازی کی پیشانی رکھنے کی جگہ، اس کے پاؤں کی انگلیوں کے سرے اور بنا بر احتیاط واجب گھٹنے رکھنے کی جگہ سے چار ملی ھوئی انگلیوں کی مقدار سے زیادہ نیچی یا اونچی نہ ھو اور اس کی تفصیل سجدے کے احکام میں آئے گی۔

مسئلہ۸۹۸نامحرم مرد اور عورت کا ایسی جگہ اکھٹا ؟؟؟ھونا جھاں کوئی دوسرا نہ ھو اور نہ ھی آ سکتا ھو جبکہ اس صورت میں‌انھیں گناہ میں مبتلا ھونے کا احتمال ھو، جائز نھیں ھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ اس جگہ نماز نہ پڑھیں۔

مسئلہ۸۹۹جھاں سِتار یاس جیسی چیزیں بجائی جاتی ھوں وھاں نماز پڑھنے سے نماز باطل نھیں ھوتی ھے، لیکن ان چیزوں کو سننا حرام ھے۔ یھی حکم وھاں ٹھھرنے کا ھے سوائے اس شخص کے لئے جو اس عمل کو روکنے کے لئے وھاں ٹھھرا ھو۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۹۰۰ اختیاری حالت میں خانہ کعبہ کی چھت پر واجب نماز پڑھنا جائز نہیں ھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ خانہ کعبہ کے اندر بھی واجب نماز نہ پڑھے لیکن مجبوری کی حالت میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۹۰۱ خانہ کعبہ کے اندر مستحب نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ھے بلکہ خانہ کعبہ کے اندر ھر گوشے کے سامنے دو رکعت نمازپڑھنا مستحب ھے۔

وہ مقامات جھاں نمازپڑھنا مستحب ھے

مسئلہ۹۰۲اسلام کی مقدس شریعت میںمسجد میںنماز پڑھنے کی بہت تاکید کی گئی ھے۔ تمام مساجد میں سب سے بہتر مسجدالحرام ھے۔ اس کے بعد مسجد نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور پھر مسجدکوفہ کا درجہ ھے۔ ان کے بعد مسجدبیت المقدس، شہر کی جامع مسجد، محلہ کی مسجداو ر بازار کی مسجد کا درجہ بالترتیب ھے۔

مسئلہ۹۰۳خواتین کے لئے اپنے گھر میں بلکہ کوٹھر ی اور پیچھے والے کمرے میں نماز پڑھنا بہتر ھے۔

مسئلہ۹۰۴ائمہ علیھم السلام کے حرم مطھر میں نماز پڑھنا مستحب ھے بلکہ بعض روایات کے مطابق حضرت امیر المومنین علیہ السلام اورسید الشھداعلیھم السلام کے حرم میں نماز مسجدسے افضل ھے۔

مسئلہ۹۰۵مسجد میں زیادہ جانا اور جس مسجد میں نماز ی نہ ھوتے ھوں وھاں جانا مستحب ھے اور مسجد کے پڑوسی کے لئے بغیر کسی عذر کے مسجد کے علاوہ کسی جگہ نماز پڑھنا مکروہ ھے۔

مسئلہ۹۰۶انسان کے لئے مستحب ھے کہ مسجد میں نہ جانے والے کے ساتھ کھانا نہ کھائے، کاموں میں اس سے مشورہ نہ لے، اس کا ھمسایہ نہ بنے، اس سے لڑکی نہ لے اور نہ ھی اسے لڑکی دے۔

وہ مقامات جھاں نماز پڑھنا مکروہ ھے

مسئلہ۹۰۷چند مقامات پر نماز پڑھنا مکروہ ھے۔ ان میں سے چند یہ ھیں :

۱) حمام میں ۲) نمک زار میں

۳) انسان کے سامنے ۴) کھلے ھوئے دروازے کے سامنے

۵) سڑک اور گلی کوچوں میں جب کہ وھاں سے گزرنے والوں کے لئے تکلیف کا باعث نہ ھو اور اگر تکلیف کا باعث ھو توحرام ھے۔

۶) آگ اور چراغ کے سامنے

۷) باورچی خانے میں اور ھر اس جگہ جھاں آتش دان ھو

۸) کنویں اور پیشاب کے جمع ھونے کی جگہ کے سامنے

۹) جاندار کی تصویر اور مجسمے کے سامنے مگر یہ کہ ان پر پردہ ڈال دیا جائے

۱۰) جس کمرے میں کوئی جنب ھو ۱۱) جھاں جاندار کی تصویر ھو اگرچہ نماز ی کے سامنے نہ ھو

۱۲) قبر کے سامنے ۱۳) قبر کے اوپر

۱۴) دو قبروں کے درمیان ۱۵)قبرستان میں

مسئلہ۹۰۸لوگوں کی گذر گاہ پر یا کسی کے سامنے نمازپڑھنے والے کے لئے مستحب ھے کہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھے جو اگر لکڑی یا رسی بھی ھو تو کافی ھے۔

مسجد کے احکام

مسئلہ۹۰۹ مسجد کی زمین، چھت کا اندرونی اور اوپری حصہ اور مسجد کی دیوار کا اندر والا حصہ نجس کرنا حرام ھے اور جس شخص کو بھی اس کے نجس ھونے کا علم ھو اس کے لئے ضروری ھے کہ اس کو فوراً پاک کرے اور احتیاط واجب یہ ھے کہ مسجد کی دیوار کا باھر والا حصہ بھی نجس نہ کرے اور اگر نجس ھو جائے تو نجاست کودور کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۹۱۰ اگر مسجد پاک نہ کرسکتا ہو یا پاک کرنے کے لئے مدد کی ضرورت ہو اور کوئی مددگار نہ ملے تو اس پر مسجد پاک کرنا واجب نہیں ہے، لیکن جو شخص مسجد کو پاک کر سکتا ہو اور احتمال ہو کہ وہ مسجد کوپاک کر دے گاتو اس کو اطلاع دینا ضروری ہے۔

مسئلہ۹۱۱ اگر مسجد کی کوئی ایسی جگہ نجس ہو جائے جسے کھودے یا توڑے بغیر پاک کرنا ممکن نہ ہو تو اگر اس کی توڑ پھوڑ مکمل اور وقف کو نقصان پہنچانے والی نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس جگہ کو کھودا یا توڑا جائے۔ اور کھودی ہوئی جگہ کو پرُ کرنا او ر توڑی ہوئی جگہ کو دوبارہ بنانا واجب نہیں ہے، لیکن اگر مسجد کی اینٹ جیسی کوئی چیز نجس ہو جائے تو ممکنہ صورت میں ضروری ہے کہ اسے پاک کر کے پرانی جگہ پر لگا دیا جائے۔

مسئلہ۹۱۲ اگر مسجد غصب کر کے اس پر گھر یا گھر جیسی عمارت بنالی جائے تو بنا بر احتیاط اسے نجس کرنا حرام ہے اور پاک کرنا واجب نہیں ہے، لیکن ٹوٹی ہوئی مسجد کو نجس کرنا اگرچہ اس میں کوئی نمازنہ پڑھتا ہو، جائز نہیں ہے اور پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ۹۱۳ائمہ علیہم السلام کے روضوں کو نجس کرنا حرام ہے اور نجس ہونے کے بعد اگر نجس چھوڑنے سے بے احترامی ہوتی ہو تو انہیں پاک کر نا واجب ہے۔ بلکہ اگر بے احترامی نہ ہو تو بھی احتیاط مستحب ہے کہ اسے پاک کرے۔

مسئلہ۹۱۴ مسجد کی چٹائی نجس کرنا حرام ہے اور نجس کرنے والے کے لئے احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اسے پاک کرے اور باقی افراد کے لیے احتیاط مستحب ہے کہ اسے پاک کریں، لیکن اگر چٹائی کا نجس رہنا مسجد کی بے احترامی ہوتو ضروری ہے کہ اسے پاک کیا جائے۔

مسئلہ۹۱۵ اگر بے احترامی ہوتی ہوتو مسجدمیں کسی عین نجس یا نجس شدہ چیز کو لے جاناحرام ہے، بلکہ اگر بے احترامی نہ ہو تب بھی احتیاط مستحب ہے کہ عین نجس کو مسجد میں نہ لے جائے۔

مسئلہ۹۱۶ مسجد میں مجالس کے لیے شامیانہ لگانے، فرش بچھانے، سیاہ چیزیں آویزاں کرنے اور چائے کا سامان لے جانے میں جبکہ مسجد کو نقصان نہ پہنچے اور نماز پڑھنے میں کسی رکاوٹ کا باعث نہ بنے، تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۹۱۷ احتیاط واجب کی بنا پر مسجد کو سونے اور انسان اور جاندار کے نقش سے مزین کر نا جائز نہیں ہے اور بیل بوٹوں جیسی بے جان چیزوں سے مزین کر نا مکروہ ہے۔

مسئلہ۹۱۸ اگر مسجد ٹوٹ جائے تو بھی نہ اسے فروخت کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ملکیت یا سڑک میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ۹۱۹ مسجد کے دروازے، کھڑکیا ں اور دوسری چیزوں کو فروخت کرنا حرام ہے اور اگر مسجد ٹوٹ جائے تو ضروری ہے کہ ان چیزوں کواس مسجد کی تعمیر میں استعمال کیا جائے اور جو چیزیں اس مسجد کے کام کی نہ ہوںانہیں دوسری مسجد میں استعمال کیا جائے، لیکن اگر کسی بھی مسجد کے کام نہ آئیں تو جو چیزیں مسجد کا جزء شمار نہ ہوتی ہوں اور مسجد کے لئے وقف کی گئی ہو ں انہیں حاکم شرع کی اجازت سے فروخت کیا جاسکتا ہے اور اگر ممکن ہو تو ان کی قیمت بھی اسی مسجد، ورنہ کسی اور مسجد کی تعمیر میں خرچ کی جائے، اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تواسے دوسرے نیک کاموں میں خرچ کیا جائے۔

مسئلہ۹۲۰ مسجد کی تعمیر اورمرمت مستحب ہے اور اگر ٹوٹی ہوئی مسجد کی مرمت ممکن نہ ہو تو اسے توڑکر دوبارہ بنایا جا سکتا ہے۔ بلکہ ضرورت ہو تونماز کی گنجائش بڑھانے کے لئے اُس مسجد کوبھی جو نہ ٹوٹی ہو، توڑ کر دوبارہ بنایا جاسکتا ہے۔

مسئلہ۹۲۱ مسجدکو صاف کرنا اور اس میں چراغ روشن کرنا مستحب ہے اور مسجد جانے والے کے لئے مستحب ہے کہ خوشبو لگائے، پاکیزہ اور قیمتی لباس پہنے، اپنے جوتو ںکو دیکھ لے کہ اس کہ نیچے والے حصے میں نجاست تو نہیں ہے، مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے سیدھا پاؤں اور باھر نکلتے وقت پہلے الٹا پاؤں اٹھائے اور مستحب ہے کہ سب سے پہلے مسجد میں آئے اور سب سے آخر میں باھر جائے۔

مسئلہ۹۲۲جب انسان مسجد میں جائے تو مستحب ہے کہ دو رکعت نمازتحیت، مسجد کے احترام میں پڑھے اور اگر واجب یا کوئی مستحب نماز بھی پڑھ لے تو کافی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۹۲۳مسجد میں بغیر کسی مجبوری کے سونا، دنیاوی امور کے بارے میںگفتگو کرنا، کسی دستکاری میں مشغول رهنا اور ایسے شعر پڑهنا جس میں نصیحت اور اس جیسی چیز نہ هو مکروہ هے۔ اسی طرح مسجد میں تهوکنا، ناک کی غلاظت وبلغم پهینکنا، کسی کهوئے هوئے کو ڈهونڈنا اور اپنی آواز بلند کرنا بهی مکروہ هے لیکن اذان کے لئے آواز بلند کرنے میں کوئی حرج نهیں هے، بلکہ مستحب هے۔

مسئلہ۹۲۴بچوں اور دیوانوں کو مسجد میں آنے دینا مکروہ هے اور پیاز یا لهسن جیسی چیز کهائے هوئے شخص کے لئے کہ جس کے منہ کی بو سے لوگوں کو اذیت هوتی هو، مسجدمیں جانا مکروہ هے۔

اذان اور اقامت

مسئلہ۹۲۵مرد اور عورت کے لئے مستحب هے کہ واجب یومیہ نمازوں سے پهلے اذان اور اقامت کهیں جب کہ یومیہ نمازوں کے علاوہ دوسری واجب نمازوں اور مستحب نمازوں کے لئے جائز نهیں هے، لیکن جب عید فطر یا عید قربان کی نماز جماعت سے پڑهی جا رهی هو تو مستحب هے کہ تین مرتبہ الصلاۃ کہہ کر پکارا جائے اور ان دو نمازوں کے علاوہ کسی نماز مثلاًنماز آیات میں اگر جماعت سے پڑهی جائے تو رجاءً کها جائے۔

مسئلہ۹۲۶مستحب هے کہ نومولود کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کهے اوریہ ولادت کے پهلے روز بهتر هے۔

مسئلہ۹۲۷ اذان کے اٹهارہ جملے هیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ چار مرتبہ

اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ دومرتبہ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہُ دو مرتبہ

حَیَّ عَلَی الصَّلاَۃِ دو مرتبہ

حَیَّ عَلَی الْفَلاَحِ دو مرتبہ

حَیَّ عَلیٰ خَیْرِ الْعَمَلِ دو مرتبہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ دومرتبہ

لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ دو مرتبہ

اور اقامت کے سترہ جملے هیں :

یعنی اول سے دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور آخر سے ایک مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کم هو جائیں گے اور حَیَّ عَلیٰ خَیْرِ الْعَمَلِ کے بعد ضروری هے کہ دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلاَۃُ کا اضافہ کرے۔

مسئلہ۹۲۸اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ اذان واقامت کا جز نهیں هے لیکن چونکہ حضرت علی علیہ السلا م کی ولایت دین کی تکمیل کرتی هے لہٰذا اس کی گواهی هر مقام پر او ر اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہُ کے جملے کے بعد خدا سے تقرب کا بهترین ذریعہ هے۔

اذان اور اقامت کا ترجمہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ توصیف کئے جانے سے بالا تر هے

اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ گواهی دیتا هوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نهیں هے

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہُ گواهی دیتا هوں کہ محمدبن عبد اللہ(ص) اللہ کے رسول هیں

حَیَّ عَلَی الصَّلاَۃِ نماز کے لئے جلدی کرو

حَیَّ عَلَی الْفَلاَحِ کامیابی کی طرف جلدی کرو

حَیَّ عَلیٰ خَیْرِ الْعَمَلِ بهترین کام کی طرف جلدی کرو

قَدْ قَامَتِ الصَّلاَۃُ یقیناًنماز قائم هو گئی

لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ اللہ کے سوا کوئی معبود نهیں هے

مسئلہ۹۲۹ ضروری هے کہ اذان اور اقامت کے جملوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ دے اور اگر ان کے درمیان معمول سے زیادہ فاصلہ کر دے تو ضروری هے کہ شروع سے کهے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۹۳۰اگر اذان اور اقامت کہتے وقت آواز کو گلے میں گھمائے تو اگر یہ غنا اور گلوکاری ہو جائے یعنی لہو ولعب کی محفلوں سے مخصوص گانے کے انداز میں اذان اور اقامت کہے تو حرام ہے اور اگر غنا اور گلوکاری نہ ہو تو مکروہ ہے۔

مسئلہ۹۳۱ دو نماز وں میں اذان جائزنہیں ہے:

۱) میدان عرفات میں روز عرفہ یعنی نو ذی الحجہ کے دن، نماز عصر میں۔

۲) شب بقر عید کی نماز عشا میں اس شخص کے لئے جو مشعر الحرام میں ہو۔

یہ دو اذانیں اس صورت میں جائز نہیں ہیں جب ان میں سے پہلے پڑھی ہوئی نمازمیں فاصلہ بالکل نہ ہو یا اتنا کم فاصلہ ہو کہ عرفاً یہ کہا جائے کہ دو نمازیں ساتھ میں پڑھی ہیں۔

مسئلہ۹۳۲اگر نمازجماعت کے لئے اذان اور اقامت کہی گئی ہو تو اس جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہ کہے۔

مسئلہ۹۳۳اگر نماز جماعت پڑھنے مسجد میں جائے اور دیکھے کہ نماز ختم ہو چکی ہے لیکن صفیں ابھی تک نہ بگڑی ہوں اور لوگ بھی متفرق نہ ہوئے ہوں توآنے والے مسئلے میں بیان شدہ شرائط کے ساتھ اپنے لئے اذان اور اقامت نہیں کہہ سکتا۔

مسئلہ۹۳۴جہاں جماعت ہو رہی ہو یا جماعت مکمل ہوئے زیادہ وقت نہ گزرا ہو اور صفیں نہ بگڑی ہوں اگر کوئی وہاں فرادیٰ یا باجماعت نماز پڑھنا چاہے تو چھ شرائط کے ساتھ اس سے اذان اور اقامت ساقط ہو جائے گی (اور یہ سقوط، عزیمت کے عنوان سے ہے یعنی اذان اور اقامت جائز نہیں ہے):

۱) جماعت مسجد میں ہو پس اگر مسجد میں نہ ہو تو اذان اور اقامت ساقط نہیں ہوگی۔

۲) اس نماز کے لئے اذان اور اقامت کہی گئی ہوں۔

۳) جماعت باطل نہ ہو۔

۴) جماعت اور اس شخص کی نماز ایک ہی جگہ پر ہو، لہٰذا اگر مثال کے طور پر جماعت مسجد کے اندر ہو اور وہ چھت پر نماز پڑھنا چاہے تو اس سے اذان اور اقامت ساقط نہ ہونگی۔

۵) نماز جماعت اور ا س کی نمازدونوں ادا ہوں۔

۶) نمازجماعت اور اس شخص کی نمازکا وقت مشترک ہو۔ مثلاًدونوں نماز یں ظہر ہو ں یا عصر ہوں یا نماز جماعت ظہر ہو اور وہ نماز عصر پڑھے یا اسے نمازظہر پڑھنی ہو اور جماعت عصر ہو۔

مسئلہ۹۳۵اگر گذشتہ مسئلے کی تیسری شرط میں شک کرے یعنی شک کرے کہ نمازجماعت صحیح تھی یا نہیں تو اس سے اذان واقامت ساقط ہے لیکن اگر صفوں کے بگڑنے یا دوسری شرائط کے حاصل ہونے میں شک کرے تو اگر سابقہ حالت معلوم ہو تو اسی حالت کے مطابق عمل کرے مثلاًاگر رات کی تاریکی میں شک کرے کہ صفیں بگڑی ہیں یا نہیں تو سمجھے کہ صفیں اپنی حالت پر باقی ہیں اور اذان اور اقامت نہ کہے اور اگر شک کرے کہ اس جماعت کے لئے اذان واقامت کہی گئی ہے یا نہیں تو سمجھے کہ نہیں کہی گئی ہے اور اذان واقامت مستحب کی نیت سے کہے اور اگر حالت سابقہ معلوم نہ ہوتو رجاءً اذان واقامت کہے۔

مسئلہ۹۳۶دوسرے کی اذان کی آوازسننے والے کے لئے ہر سنے ہوئے جملے کو دھرانا مستحب ہے او راقامت سننے والا حی علی الصلاۃسے قد قامت الصلاۃ تک کے جملے کو رجاءً دھرائے اور باقی جملات کو ذکر کی نیت سے کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ۹۳۷جس نے دوسرے کی اذان و اقامت سنی ہو اور نمازپڑھنا چاہے تو اگر دوسرے کی اذان واقامت اور اس کی نماز کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو تو یہ شخص اذان واقامت کو ترک کر سکتا ہے چاہے اس نے دوسرے کی اذان واقامت کے ساتھ تکرار کی ہو یا نہ کی ہو۔

مسئلہ۹۳۸اگر مردکسی عورت کی اذان سنے تو اس سے اذان ساقط نہیں ہوتی چاہے اس نے لذت کے قصد سے سنی ہو یا قصدلِذت کے بغیر سنی ہو۔

مسئلہ۹۳۹نماز جماعت کی اذان واقامت کہنے والے کے لئے ضروری ہے مرد ہو، لیکن خواتین کی نماز جماعت میں کسی عورت کا اذان واقامت کہنا کافی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۹۴۰ ضروری ھے کہ اقامت، اذان کے بعد ھو اور اگر اذان سے پھلے کھے تو صحیح نھیں ھے اور اقامت میں کھڑے ھو کر کھنا اور(وضو، غسل یا تیمم کے ذریعے) باطھارت ھونا بھی شرط ھے۔

مسئلہ۹۴۱ اگر اذان واقامت کے جملات ترتیب بدل کر کھے مثلاًحی علی الفلاح کو حی علی الصلاۃ سے پھلے کھے تو ضروری ھے کہ جھاں سے ترتیب بگڑی ھے وھیں سے دوبارہ کھے۔

مسئلہ۹۴۲ضروری ھے کہ اذان واقامت کے درمیان فاصلہ نہ دے اور اگر اتنا فاصلہ دے کہ کھی ھوئی اذان کو اس اقامت کی اذان نہ کھا جا سکے تو دوبارہ اذان واقامت کھنا مستحب ھے اور اگر اذان واقامت کے بعد نمازمیں اتنا فاصلہ دے دے کہ یہ دونوں اس نماز کی اذان واقامت نہ کھی جا سکیں تو بھی اس نمازکے لیے اذان واقامت کو دھرانا مستحب ھے۔

مسئلہ۹۴۳ضروری ھے کہ اذان واقامت صحیح عربی میں کھی جائیں، لہٰذا اگر غلط عربی میں کھے یا ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف ادا کرے یا مثلاًاردو زبان میں ترجمہ کھے تو صحیح نھیں ھے۔

مسئلہ۹۴۴ضروری ھے کہ اذان واقامت وقت داخل ھونے کے بعد کھے، لہٰذا اگر عمداًیا بھول کر وقت سے پھلے کھے تو باطل ھے۔

مسئلہ۹۴۵اگر اقامت کھنے سے پھلے شک کرے کہ اذان کھی یا نھیں تو اذان کھے لیکن اگر اقامت شروع کرنے کے بعد اذان کے بارے میں شک کرے تو اذان کھنا ضروری نھیں ھے۔

مسئلہ۹۴۶اگر اذان اور اقامت کے دوران کوئی جملہ کھنے سے پھلے شک کرے کہ اس سے پھلے والا جملہ کھا یا نھیں تو جس جملے کے بارے میں شک ھو اسے کھے لیکن اگر کوئی جملہ کہتے وقت شک کرے کہ اس سے پھلے والا جملہ کھا ھے یا نھیں تو اسے کھنا ضروری نھیں ھے۔

مسئلہ۹۴۷اذان کہتے وقت مستحب ھے :

اذان دینے والا قبلہ رخ ھو بالخصوص اذان میں شھادت کے جملے ادا کرتے وقت اس کی زیادہ تاکید ھے، وضو یا غسل کیا ھوا ھو،دو انگلیاں دونوں کانوں میں رکھے، اونچی آواز سے اذان دے اور اسے کھینچے، اذان کے جملات کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ دے اور اذا ن کے جملات کے دوران بات نہ کرے۔

مسئلہ۹۴۸انسان کے لئے مستحب ھے کہ اقامت کہتے وقت اس کا بدن ساکن ھو اور اسے اذان کے مقابلے میں آھستہ آواز میں کھے اور اس کے جملوں کو ایک دوسرے سے نہ ملائے، لیکن اقامت کے جملوں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ دے جتنا اذان کے جملوں کے درمیا ن دیتا ھے۔

مسئلہ۹۴۹مستحب ھے کہ اذان اور اقامت کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ کر یا دو رکعت نماز پڑ ھ کر یا بات کرے یا تسبیح پڑ ھ کر فاصلہ دےلیکن نمازصبح کی اذان اور اقامت کے درمیا ن بات چیت کرنا مکروہ ھے۔

مسئلہ۹۵۰مستحب ھے کہ جس شخص کو اطلاعی اذان دینے پر معین کیاجائے وہ عادل وو قت شناس ھو،اس کی آواز بلند ھو اوراونچی جگہ پر اذان دے۔

واجباتِ نماز

واجباتِ نماز گیارہ ھیں :

۱)نیت ۲)قیا م یعنی کھڑا ھونا ۳)تکبیرۃالاحرام یعنی نماز کی ابتدا میں اللہ اکبر کھنا

۴)رکوع ۵)سجود ۶)قرائت

۷)ذکر ۸)تشھد ۹)سلام

۱۰)ترتیب ۱۱)موالات یعنی اجزائے نماز کا پے در پے بجا لانا

مسئلہ۹۵۱ واجباتِ نماز میں سے بعض رکن ھیں یعنی اگر انسان انھیں بجا نہ لائے تو خواہ ایسا کرنا جان بوجہ کر ھو یا غلطی سے،نماز باطل ھو جاتی ھے۔جب کہ باقی واجبا ت رکن نھیں ھیں یعنی اگر وہ غلطی کی بنا پر چھوٹ جایئں تو نماز باطل نھیں ھوتی۔

نماز کے واجباتِ رکنی پانچ ھیں :

۱) نیت ۲) تکبیرۃ الاحرام

۳)قیام متصل بہ رکوع،یعنی رکوع میں جانے سے پھلے کا قیام

Presented by Ziaraat.Com

۴)رکوع ۵)ھر رکعت کے دو سجدے
اور جھاں تک واجباتِ نماز کو زیادہ کرنے کا تعلق ھے تو اگر زیادتی عمداًھو تو بغیرکسی شرط کے نماز باطل ھے۔ ھاں، اگر جاھل قاصر جان بوجہ کر تکبیرة الاحرام کو زیادہ کرے تو اس کی نماز کا باطل ھونا محل اشکال ھے اور اگر زیادتی غلطی سے ھوئی ھو تو چنانچہ زیادتی رکوع کی ھو یا ایک ھی رکعت کے دو سجدوں کی ھو تو نماز باطل ھے ورنہ باطل نھیں۔

نیت

مسئلہ۹۵۲ضروری ھے کہ انسان نماز کو قربت کی نیت سے جیسا کہ وضو کے مسائل میں بیان ھو چکا ھے اور اخلاص کے ساتہ بجا لائے۔ اور نیت کو اپنے دل سے گزارنا یا اپنی زبان پر جاری کرنا،مثلاً یہ کھنا:”چار رکعت نماز ظھر پڑھتا ھوں خداوندمتعال کے حکم کی بجا آوری کے لئے “،ضروری نھیں بلکہ نمازِ احتیاط میں نیت کو زبان سے ادا کرنا جائز نھیں ھے۔

مسئلہ۹۵۳اگر کوئی شخص ظھر یا عصر کی نماز میں نیت کرے کہ چار رکعت نماز پڑھتا ھوں اور معین نہ کرے کہ ظھر ھے یا عصر،نہ اجمالی طور پر اور نہ ھی تفصیلی طور پر تو ا س کی نماز باطل ھے۔

اجمالی نیت سے مراد یہ ھے کہ مثلاًنماز ظھر کے لئے یہ نیت کرے کہ جو نماز پھلے مجہ پر واجب ھوئی ھے اس کو انجام دے رھا ھوں یا مثال کے طور پر اگر کسی شخص پر نماز ظھر کی قضا واجب ھے اور وہ ظھر کے وقت میں اس قضا نماز یا ظھر کی ادا نمازکوپڑھناچاھے توضروری ھے کہ جو نماز پڑھے اسے اجمالاًھی سھی نیت میں معین کرے مثلاًنماز ظھر کی قضا کے لئے یہ نیت کرے کہ جو نماز پھلے میری ذمہ داری ھے اسے انجام دے رھا ھوں۔

مسئلہ۹۵۴ضروری ھے کہ انسان شروع سے آخر تک نماز کی نیت پر قائم رھے،پس اگر وہ نماز میں اس طرح غافل ھو جائے کہ اگر کوئی پوچھے کہ وہ کیا کر رھا ھے اور ا س کی سمجہ میں نہ آئے کہ وہ کیا جواب دے تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۹۵۵ضروری ھے کہ انسان صرف خدا کے لئے نماز پڑھے،لہٰذا جو شخص ریا کرے یعنی لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھے اس کی نماز باطل ھے خواہ صرف لوگوں کو دکھانے کے لئے ھو یا خدا اور لوگ دونو ں اس کی نظر میں ھوں۔

مسئلہ۹۵۶اگر کوئی شخص نماز کا کچہ حصہ بھی خدا کے علاوہ کسی اور کے لئے بجا لائے تو اس کی نماز باطل ھے،بلکہ اگر نماز تو خدا کے لئے پڑھے لیکن لوگوں کو دکھانے کے لئے کسی خاص جگہ مثلاًمسجد میں پڑھے یا کسی خاص وقت مثلاًاول وقت میں پڑھے یا کسی خاص طریقے سے مثلاًباجماعت پ-ڑھے تب بھی اس کی نماز باطل ھے اور احتیاط واجب کی بنا پروہ مستحبات، مثلاًقنوت بھی کہ جن کے لئے نماز ظرف کی حیثیت رکھتی ھے،اگر خدا کے علاوہ کسی اور کے لئے بجا لائے تو اس کی نماز باطل ھے۔

تکبیرةالاحرام

مسئلہ۹۵۷ھر نماز کی ابتدا میں”اللہ اکبر“ کھنا واجب اور رکن ھے اور ضروری ھے کہ انسان لفظ” اللہ“ اور لفظ”اکبر“ کے حروف اور” اللہ اکبر“ کے دو لفظ پے درپے کھے،یہ بھی ضروری ھے کہ یہ دو لفظ صحیح عربی میں کھے جائیں،اور اگر کوئی شخص غلط عربی میں کھے یا اس کا ترجمہ زبان پر جاری کرے تو باطل ھے۔

مسئلہ۹۵۸احتیاط واجب یہ ھے کہ انسان نماز کی تکبیرة الاحرام کو اس سے پھلے پڑھی جانے والی چیز مثلاًاقامت یا تکبیر سے پھلے پ-ڑھی جانے والی دعا سے نہ ملائے۔

مسئلہ۹۵۹احتیاط مستحب یہ ھے کہ انسان اللہ اکبر کو اس کے بعد پڑھی جانے والی چیز مثلاًبسم اللہ الرَّحمن الرَّحیم سے نہ ملائے لیکن اگر ملا کر پڑھنا چاھے تو ضروری ھے کہ اکبر کے ’را‘ پر پیش دے(یعنی اکبرُپڑھے)۔

مسئلہ۹۶۰تکبیرةالاحرام کہتے وقت ضروری ھے کہ انسان کا بدن ساکن ھو اور اگر جان بوجہ کر اس حالت میں کہ جب بدن حرکت میں ھو تکبیرة الاحرام کھے تو باطل ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۹۶۱ ضروری ھے کہ تکبیر،الحمد،سورہ،ذکر اور دعا اتنی آواز سے پڑھے کہ خود سن سکے اور اگر ا ونچا سننے، بھرہ ھونے یا شوروغل کی وجہ سے نہ سن سکے تو ضروری ھے کہ اس طرح کھے کہ اگر کوئی رکاوٹ نہ ھوتی تو سن لیتا۔

مسئلہ۹۶۲اگر کوئی شخص گونگا ھو، یا زبان میں کوئی ایسی بیماری ھو کہ جس کی وجہ سے صحیح طریقے سے”اللّہ اکبر“ نہ کہہ سکتا ھو تو ضروری ھے کہ جس طرح بھی کہہ سکتا ھو کھے اور اگر بالکل نہ کہہ سکتا ھو تو ضروری ھے کہ دل میں پڑھے، تکبیر کے لئے اپنی زبان کو حرکت دے اور انگلی سے اشارہ بھی کرے۔

مسئلہ۹۶۳انسان کے لئے مستحب ھے کہ تکبیرۃ الاحرام کھنے سے پھلے یہ کھے :

یَا مُحْسِنُ قَدْ اَتَاکَ الْمُسِیْءُ وَ قَدْ اَمَرْتَ الْمُحْسِنَ اَنْ یَتَجَاوَزَ عَنِ الْمُسِیْءِ اَنْتَ الْمُحْسِنُ وَ اَنَا الْمُسِیْءُ فَبِحَقّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ تَجَاوَزْ عَنْ قَبِیْحِ مَا تَعْلَمُ مِنِّی۔

ترجمہ :اے اپنے بندوں پر احسان کرنے والے خد ا! بندہٴ گنھگار تیر ی بارگاہ میں آیا ھے اور تو نے نیک لوگوں کو گنھگاروں سے در گزرکرنے کا حکم دیا ھےتو احسان کرنے والا اور میں نافرمان ھوں، لہٰذا محمد و آل محمد کے حق کا واسطہ، اپنی رحمت محمدوآل محمدپرنازل کر اور مجہ سے سر زد ھونے والی برائیوں سے جنھیں تو جانتا ھے در گزر فرما۔

مسئلہ۹۶۴انسان کے لئے مستحب ھے کہ نماز کی پھلی تکبیراور دوران نماز دوسری تکبیریں کہتے وقت اپنے ھاتھوں کو کانوں تک بلند کرے۔

مسئلہ۹۶۵اگر کوئی شک کرے کہ تکبیرۃ الاحرام کھی ھے یا نھیں تو اگر وہ قرائت کی کوئی چیز پڑھنے میں مشغول ھو چکاھو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر ابھی کوئی چیز شروع نھیں کی تو تکبیرۃ الاحرام کھنا ضروری ھے۔

مسئلہ۹۶۶اگر تکبیرۃ الاحرام کھنے کے بعد شک کرے کہ اسے صحیح ادا کیا یا نھیںتو اپنے شک کی پروا نہ کرے خواہ وہ کوئی چیز پڑھنے میں مشغول ھو چکا ھو یا نھیں اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ نماز مکمل کرنے کے بعد اسے دھرائے۔

قیام(کھڑا ھونا)

مسئلہ۹۶۷تکبیرۃالاحرام کہتے وقت قیا م اور رکوع سے پھلے والا قیام جسے”قیام متصل بہ رکوع “کھا جاتا ھے رکن ھیں، لیکن ان دو کے علاوہ مثلاًحمد وسورہ پڑھتے وقت قیام اور رکوع کے بعد کا قیام رکن نھیں ھے،لہٰ ذا اگر کوئی شخص بھولے سے اسے تر ک کر دے تو اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۹۶۸تکبیرۃالاحرام کھنے سے پھلے اور اس کے بعد تھوڑی دیر کے لئے کھڑا ھونا واجب ھے تاکہ یقین ھو جائے کہ تکبیرۃ الاحرام قیام کی حالت میں کھی گئی ھے۔

مسئلہ۹۶۹اگر کوئی شخص رکوع کرنا بھول جائے اور الحمد وسورہ کے بعد بیٹھ جائے اور پھر اسے یاد آئے کہ رکوع نھیں کیا تو ضروری ھے کہ کھڑ اھو جائے اور رکوع میں جائے اور اگر سیدھا کھڑا ھوئے بغیر جھکے ھونے کی حالت میں ھی رکوع کی طرف پلٹ آئے تو چونکہ قیام متصل بہ رکوع بجا نھیں لایا، اس لئے اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۹۷۰جب ایک شخص تکبیرۃالاحرام یا قرائت کے لئے کھڑ ا ھو تو ضروری ھے کہ بدن کو حرکت نہ دے، کسی طرف نہ جھکے اور احتیاط واجب کی بنا پر اختیار کی حالت میں کسی جگہ ٹیک نہ لگائے، لیکن اگر مجبوری ھو یا رکوع کے لئے جھکتے ھو ئے پاؤں کو حرکت دے تو کوئی حرج نھیں۔

مسئلہ۹۷۱اگر اس قیام کی حالت میں کہ جو تکبیرۃ الاحرام یا قرائت کے وقت واجب ھے کوئی شخص بھولے سے بدن کو حرکت دے یا کسی طرف جھک جائے یا کسی جگہ ٹیک لگائے تو کوئی حرج نھیں۔

مسئلہ۹۷۲احتیاط واجب یہ ھے کہ قیام کی حالت میں انسان کے دونوں پاؤںزمین پر ھوں لیکن یہ ضروری نھیں کہ بدن کا بوجہ بھی دونوں پاؤں پر ھو لہٰذ ا اگر ایک پاؤں پر بھی ھو تو کوئی حرج نھیں۔

مسئلہ۹۷۳جو شخص ٹھیک طور پر کھڑا ھو سکتا ھو اگر وہ اپنے پاؤں اتنے کھلے رکھے کہ اسے کھڑا ھونا نہ کھا جا سکے تو اس کی نماز باطل ھے۔ اسی طرح اگر معمول کے خلاف کھڑا ھو تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر یھی حکم ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۹۷۴جب انسان نماز میں کوئی واجب ذکر پڑھنے میں مشغول ہو تو ضروری ہے کہ اس کا بدن ساکن ہو اور جب وہ قدرے آگے یا پیچھے ہونا چاہے تو ضروری ہے کہ اس وقت کچھ نہ پڑ ھے۔

مسئلہ۹۷۵اگر بدن کے حرکت کی حالت میںکوئی شخص مستحب ذکر پڑھے تو ذکر و نماز دونوں صحیح ہیں، لیکن اگر مستحب ذکر کو اس نیت سے پڑھے کہ یہ ذکر نماز کے لئے وارد ہوئے ہیں تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ بدن ساکن ہو، البتہ اگر بدن ساکن نہ ہو تو اس کی نماز بھرحال صحیح ہے۔ ہا ں، ضروری ہے کہ بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَ اَقْعُدُ اس وقت کہے جب کھڑ اہو رہا ہو۔

مسئلہ۹۷۶قرائت اور واجب اذکار کے وقت ہاتھوں اور انگلیوں کو حرکت دینے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان کو بھی حرکت نہ دے۔

مسئلہ۹۷۷اگر کوئی شخص الحمد وسورہ یا تسبیحات اربعہ پڑھتے وقت بے اختیار اتنی حرکت کرے کہ بدن ساکن ہونے کی حالت سے نکل جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ بدن کے دوبارہ ساکن ہونے کے بعد حرکت کی حالت میں پڑھا جانے والا ذکر دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ۹۷۸نماز کے د وران جس شخص کے لئے کھڑا رہنا ممکن نہ رہے اگر اس کی مجبوری نماز کا وقت ختم ہونے تک باقی نہ رہے تو ضروری ہے کہ قدرت کی حالت میں کھڑے ہوکر نماز پڑھے،لیکن اگر نماز کا وقت ختم ہونے تک اس کے لئے کھڑاہونا ممکن نہ ہو سکے تو ضروری ہے کہ باقی نماز کو بیٹھ کر پڑھے۔ اسی طرح اگر بیٹھنا بھی ممکن نہ رہے تو لیٹ کر پڑھے لیکن جب تک اس کا بدن ساکن نہ ہو جائے ضروری ہے کہ قرائت اور واجب اذکار نہ پڑھے۔نیزاس مسئلے میں اور آئندہ آنے والے مسائل میں مستحب اذکار کا حکم(وہی ہے جو)مسئلہ نمبر”۹۷۵“ میںبیان ہو چکاہے۔

مسئلہ۹۷۹جب تک انسان کھڑے ہوکر نماز پڑھ سکتا ہو ضروری ہے کہ نہ بیٹھے، مثلاًاگر کھڑے ہونے کی حالت میں کسی کا بدن ہلتا ہو یا اسے کسی چیز پر ٹیک لگانا پڑے یا اپنے بدن کو ٹیڑھا کرنے یا جھکانے یا پاؤں زیادہ کھولنے پر مجبور ہو جب کہ ان(آخری) تین صورتوں میں اسے کھڑا ہونا کہا جاسکے تو ضروری ہے کہ جیسے بھی ہو سکے کھڑے ہو کر نماز پڑھے، لیکن اگر وہ کسی طرح بھی کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو ضروری ہے کہ سیدھا بیٹھ جائے اور بیٹھ کر نماز پڑھے۔

مسئلہ۹۸۰جب تک انسان بیٹھ سکتا ہو ضروری ہے کہ لیٹ کر نماز نہ پڑ ھے اور اگر وہ سیدھا نہ بیٹھ سکے تو ضروری ہے کہ جیسے بھی ممکن ہو بیٹھے اور اگر بالکل نہ بیٹھ سکے تو ضروری ہے کہ قبلے کے احکام میں بیان شدہ طریقے کے مطابق دائیں پھلو لیٹے اوراگر دائیںپھلو نہ لیٹ سکتا ہو تو بائیں پھلو لیٹے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پشت کے بل اس طرح لیٹے کے اس کے تلوے قبلے کی طرف ہوں۔

مسئلہ۹۸۱ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اگر وہ الحمد و سورہ یا تسبیحات اربعہ پڑھنے کے بعد کھڑا ہونے کے قابل ہو جائے اور رکوع کھڑا ہو کر بجا لاسکے تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو جائے اور قیام کی حالت سے رکوع میں جائے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو ضروری ہے کہ رکوع بھی بیٹھ کر بجا لائے۔

مسئلہ۹۸۲جو شخص لیٹ کر نماز پڑھ رہا ہو اگر وہ اس قابل ہو جائے کہ بیٹھ سکے تو ضروری ہے کہ نماز کی جتنی مقدار ممکن ہو بیٹھ کر پڑھے اور اگر کھڑا ہو سکے تو ضروری ہے کہ جتنی مقدار ممکن ہو کھڑا ہو کر پڑھے لیکن جب تک اس کا بدن ساکن نہ ہو جائے ضروری ہے کہ قرائت اور واجب ذکر نہ پڑھے۔

مسئلہ۹۸۳جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اگر نماز کے دوران اس قابل ہو جائے کہ کھڑا ہو سکے تو ضروری ہے کہ نماز کی جتنی مقدار ممکن ہو کھڑا ہو کر پڑھے لیکن جب تک اس کا بدن ساکن نہ ہو جائے ضروری ہے کہ قرائت اور واجب ذکر نہ پڑھے۔

مسئلہ۹۸۴اگر کسی ایسے شخص کو جو کھڑ اہو سکتاھو یہ خوف ہو کہ کھڑا ہونے سے بیمار ہو جائے گا یا اسے کوئی ضرر پھنچے گا تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر بیٹھنے سے بھی خوف ہو تو لیٹ کر نماز پڑ ھ سکتا ہے۔

مسئلہ۹۸۵جس شخص کو یہ احتمال ہو کہ آخر وقت میں کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکے گا اس کے لئے بہتر ہے کہ نماز پڑھنے میں تاخیر کرے،پس اگر وہ آخر وقت تک کھڑا ہونے پر قادر نہ ہو سکے تو اپنے وظیفے کے مطابق نماز بجالائے۔اسی طرح وہ شخص بھی جو اوّل وقت میں پھلو کے بل یا لیٹ کر

Presented by Ziaraat.Com

نماز پڑ ھ سکتا ھو بہتر ھے کہ نماز پڑھنے میں تاخیر کرے اور آخر وقت میں اپنے وظیفے کے مطابق نماز بجا لائے اور اس صورت میں کہ اس نے اول وقت میں نماز پڑھ لی ھو اور آخر وقت میں کھڑا ھونے یا بیٹھنے پر قادر ھو جائے تو ضروری ھے کہ نماز کو دوبارہ اپنی قدرت کے مطابق بجالائے۔

مسئلہ۹۸۶انسان کے لئے مستحب ھے کہ قیام کی حالت میں ریڑھ اور گردن کی ہڈی کو سیدھا رکھے،کندھوں کو نیچے کی طرف ڈھیلا چھوڑ دے،ھاتھوں کو رانوں پر رکھے، انگلیاں ملا کر رکھے، اپنی نگاہ سجدہ گاہ پر رکھے،بدن کا بوجہ دونوں پاؤںپر یکساں ڈالے،خضوع وخشوع کی حالت میں کھڑا ھو،پاؤں آگے پیچھے نہ رکھے اور اگر مردھو تو پاؤں کے درمیان تین پھیلی ھوئی انگلیوں سے لے کر ایک بالشت تک کا فاصلہ رکھے اور اگر عورت ھو تو دونوں پاؤں ملا کر رکھے۔

قرائت

مسئلہ۹۸۷ضروری ھے کہ انسان روزانہ کی واجب نمازوں کی پھلی او ردوسری رکعت میں پھلے الحمد اور اس کے بعد کسی ایک پورے سورہ کی تلاوت کرے اور سورہ والضحی وا لم نشرح اسی طرح سورہ الفیل و سورہ قریش نماز میں ایک سورہ شمار ھوتے ھیں۔

مسئلہ۹۸۸اگر نماز کا وقت تنگ ھو یا انسان کسی مجبوری کی وجہ سے سورہ نہ پڑھ سکتا ھو مثلااسے خوف ھو کہ اگر سورہ پڑھے گا تو چور،درندہ یا کوئی اور چیز اسے نقصان پھنچائے گی تو اس کے لئے ضروری ھے کہ سورہ نہ پڑھے۔

مریض اور اس شخص سے جو کسی کام کی وجہ سے جلدی میں ھو سورہ ساقط ھے اور اگر پڑھے بھی تو ضروری ھے کہ اسے جزءِ نماز کی نیت سے نہ پڑھے بلکہ تلاوتِ قرآن کی نیت سے پڑھ لے۔

مسئلہ۹۸۹اگر کوئی جان بوجہ کر الحمد سے پھلے سورہ کو جزءِ نماز کی نیت سے پڑھے تو اس کی نماز باطل ھے۔ ھاں، اگر غلطی سے پڑھے اور درمیا ن میں اس کو یاد آجائے تو ضروری ھے کہ اس کو چھوڑ دے او ر حمد پڑ ھنے کے بعد سورہ شروع سے پڑھے۔

مسئلہ۹۹۰اگر کوئی شخص الحمد اور سورہ یا ان میں سے کسی ایک کو پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں جانے کے بعد اسے یا د آئے تو اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۹۹۱ اگر رکوع کے لئے جھکنے سے پھلے کسی شخص کو یا د آجائے کہ اس نے الحمد یا سورہ نھیں پڑھا تو ضروری ھے کہ پڑھے اور اگر یاد آئے کہ سورہ نھیں پڑھا تو فقط سورہ پڑھے لیکن اگر اسے یاد آئے کہ فقط الحمد نھیں پڑھی تو ضروری ھے کہ پھلے الحمد اور بعد میں سورہ پڑھے ا ور اگر جھک بھی جائے لیکن رکوع کی حد تک پھنچنے سے پھلے یاد آئے کہ الحمد اور سورہ یا فقط سورہ یا فقط الحمد نھیں پڑھی تو ضروری ھے کہ کھڑا ھو جائے اور اسی حکم کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ۹۹۲اگر کوئی شخص جان بوجہ کر واجب نماز میں ان چار سوروں میں سے کوئی ایک سورہ پڑھے جس میںواجب سجدے والی آیت ھے اور جن کا ذکر مسئلہ نمبر ”۳۶۱“میںکیا گیا ھے تو واجب ھے کہ آیت سجدہ پڑھنے کے بعد سجدہ بجالائے اور ا س صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر نماز کو تمام کر کے دوبارہ پڑھے اور اگر گناہ کرے اور سجدہ بجا نہ لائے تو بھی یھی حکم ھے۔

مسئلہ۹۹۳اگر کوئی شخص بھول کر ایسا سورہ پڑھنا شروع کر دے جس میں واجب سجدہ ھو لیکن آیت سجدہ پر پھنچنے سے پھلے اسے خیال آ جائے تو ضروری ھے کہ اس سورے کو چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھے اور اگر آیت سجدہ پڑھنے کے بعد خیا ل آئے تو احتیاطاًسجدے کا اشارہ کرتے ھوئے سورے کو مکمل کرے اور ایک دوسرا سورہ بھی قربتِ مطلقہ کی نیت سے پڑھے، یعنی اس نیت سے کہ اگر اس کی ذمہ داری سورہ پڑھنا ھے تو یہ وھی سورہ ھے ورنہ یہ تلاوتِ قرآن ھے اور نماز کے بعد سجدہِ تلاوت بجا لائے۔

مسئلہ۹۹۴اگر نماز کے دوران آیتِ سجدہ سنے تو اس کی نماز صحیح ھے لیکن قرآن کے سجدے کی نیت سے اشارہ کرے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ نماز کے بعد اس سجدے کو عام طریقے سے بھی بجا لائے۔

مسئلہ۹۹۵مستحب نماز میں سورہ پڑھنا ضروری نھیں خواہ وہ نذر یا ان جیسی دوسری چیز وں کی وجہ سے واجب ھو گئی ھو لیکن بعض مستحب نمازیں مثلاًنماز وحشت کہ جس میں مخصوص سورہ ھے اگر کو ئی شخص اس نمازکو مقررہ طریقے سے پڑھنا چاھے تو وھی سورہ پڑھنا ضروری ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۹۹۶جمعہ کی نماز اور جمعہ کے دن نماز ظھر کی پھلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ منافقون پڑھنا مستحب ھے اور اگر کوئی شخص ان میں سے کوئی ایک سورہ پڑھنا شروع کر دے تو احتیاط مستحب یہ ھے کہ اسے چھوڑ کر کوئی دوسرا سورہ نہ پڑھے۔

مسئلہ۹۹۷اگر کوئی شخص الحمد کے بعد سورہ اخلاص یا سورہ کافرون پڑھنے لگے تو اسے چھوڑکر کوئی دوسرا سورہ نھیں پڑھ سکتا،البتہ اگر نماز جمعہ یا جمعہ کے دن نماز ظھر میں بھول کر سورہ جمعہ اور سورہ منافقون کے بجائے ان دو سورتوں میں سے کوئی سورہ پڑھے تو انھیں چھوڑ کر سورہ جمعہ اور سورہ منافقون پڑھ سکتا ھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ اگر نصف تک پڑھ چکا ھو تو پھر ان سوروں کو نہ چھوڑے۔

مسئلہ۹۹۸اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز میں یا جمعہ کے دن ظھر کی نمازمیں جان بوجہ کر سورہ اخلاص یا سورہ کافرون پڑھے تو خواہ وہ نصف تک نہ پھنچا ھو احتیاط واجب کی بنا پر انھیں چھوڑ کر سورہ جمعہ اور سورہ منافقون نھیں پڑھ سکتا۔

مسئلہ۹۹۹اگر کوئی شخص نماز میں سورہ اخلاص یا سورہ کافرون کے علاوہ کوئی دوسرا سورہ پڑھے تو جب تک نصف سے آگے نہ بڑھا ھو اسے چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھ سکتا ھے اور آدھے سورے سے لے کر دو تھائی حصے تک احتیاط واجب کی بنا پر نھیں چھوڑ سکتا جب کہ دو تھائی حصے کے بعد یہ سورہ چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھنا جائز نھیں ھے۔

مسئلہ۱۰۰۰اگر کوئی شخص سورے کا کچھ حصہ بھول جائے یا کسی مجبوری مثلاً وقت کی تنگی یا کسی اور وجہ سے اسے مکمل نہ کر سکتا ھو تو وہ اس سورے کو چھوڑ کر کوئی دوسرا سورہ پڑھ سکتا ھے خواہ وہ دو تھائی سے آگے بڑھ چکا ھو یا وہ سورہ اخلاص یا سورہ کافرون ھی ھو۔

مسئلہ۱۰۰۱مرد پر واجب ھے کہ صبح،مغرب اور عشا کی نمازوں میں الحمد اور سورہ بلند آواز سے پڑھے اور مردوعورت پر واجب ھے کہ نمازظھر و عصر میں الحمد اور سورہ آھستہ آواز سے پڑھیں۔

مسئلہ۱۰۰۲مرد کے لیے ضروری ھے کہ صبح اور مغرب و عشا کی نماز میں خیال رکھے کہ الحمد اور سورہ کے تمام الفاظ حتیٰ کہ ان کے آخری حرف تک کو بلند آواز سے پڑھے۔

مسئلہ۱۰۰۳صبح،مغرب اور عشا کی نماز میں عورت، الحمد اور سورہ بلند یا آھستہ آواز سے پڑھ سکتی ھے۔ھاں، اگر نا محرم اس کی آوازسن رھا ھو تو احتیاط واجب کی بنا پر آھستہ پڑھے، لیکن اگر اس صورت میں کہ عورت کیلئے اپنی آواز سنانا حرام ھو مثلاً لھجے کی نزاکت کے ساتھ اور سریلی آواز میں پڑھے اور نا محرم اسے سن رھا ھو تو بلند آواز سے پڑھنا جائز نھیں اور اگر پڑھے تو نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۰۰۴اگر کوئی شخص جان بوجہ کر بلند آواز سے پڑھی جانے والی نماز کو آھستہ یا آھستہ پڑھی جانے والی نماز کو بلند آواز سے پڑھے تو نماز باطل ھے، لیکن اگر بھولے سے یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ایسا کرے تو اس کی نماز صحیح ھے۔ نیز الحمد وسورہ پڑھنے کے دوران اگر متوجہ ھو جائے کہ غلطی ھوئی ھے تو جو حصہ پڑھ چکا ھے اسے دوبارہ پڑھنا ضروری نھیں۔

مسئلہ۱۰۰۵اگر کوئی شخص الحمد وسورہ پڑھنے کے دوران اپنی آواز معمول سے زیادہ بلند کرے مثلاً ان سورتوں کو چلاّ کر پڑھے تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۰۰۶انسان کیلئے واجب ھے کہ نماز سیکھ لے تاکہ صحیح پڑھ سکے اور جو شخص کسی طرح بھی صحیح طور پر نماز نہ سیکھ سکتا ھو تو جس طرح پڑھ سکتا ھے پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ اگر وہ چیزیں نہ سیکھ سکتا ھو جو امامِ جماعت،ماموم کے بدلے میں پڑھتا ھے تو نماز باجماعت پڑھے۔

مسئلہ۱۰۰۷اگر کسی شخص کو الحمدو سورۃ و نماز کی بقیہ چیزوں کو اچھی طرح نہ آتا ھو اور وہ سیکھ سکتا ھو تو نماز کا وقت وسیع ھونے کی صورت میں ضروری ھے کہ سیکھ لے اور وقت تنگ ھونے کی صورت میں اگر ممکن ھو تو ضروری ھے کہ نماز باجماعت پڑھے۔

مسئلہ۱۰۰۸مستحباتِ نماز سکھانے کی اجرت لینا جائز ھے اور احتیاط واجب یہ ھے کہ واجباتِ نماز سکھانے کی اجرت نہ لے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۰۰۹اگر کسی کو الحمد یا سورہ کا کوئی لفظ نہ آتا ہو اور جاھلِ مقصر ہو یا جان بوجھ کر اسے نہ پڑھے یا ایک کے بجائے دوسرا حرف کھے مثلاً"ض" کے بجائے"ظ" کھے یا جھاں زیر اور زبر کے بغیر پڑھنا ضروری ھے وھاں زیروزبر کے ساتھ پڑھے یا تشدید نہ پڑھے تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۰۱۰اگر انسان کسی لفظ کو صحیح سمجھتا ہو اور نماز میں بھی اسی طریقے سے پڑھے اور بعد میں پتہ چلے کہ غلط پڑھا ھے، چنانچہ اگر وہ اس لفظ کو صحیح سمجھنے میں جاھل قاصر تھا تو اس کی نماز صحیح ھے۔ البتہ احتیاط مستحب یہ ھے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گذر گیا ہو تو اس کی قضا بجالائے،لیکن اگر وہ جاھل مقصر ہو تو ضروری ھے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گذر گیا ہو توقضا بجالائے۔

مسئلہ۱۰۱۱ جو شخص نہ جانتا ہو کہ ایک لفظ"س"سے پڑھنا چاھیے یا"ص" سے تو ضروری ھے کہ اس کو سیکھ لے اور اگر دو یا دو سے زائد طریقوں سے پڑھے مثلاً"اھدناالصراط المستقیم" کو ایک مرتبہ"س" کے ساتھ اور ایک مرتبہ"ص" کے ساتھ پڑھے تو اس صورت میں کہ صحیح قرائت کے لئے نماز کا جزو ہو نے کی نیت رکھتا ہو جب کہ دوسری قرائت عرفاًذکر غلط یاقرآنِ غلط کھی جاتی ہو تو اس کی نماز صحیح ھے،لیکن اس صورت میں کہ جب دوسری قرائت کو انسان کا کلام سمجھا جائے،اس کی نماز باطل ھے۔ اسی طرح اگر کلمہ کے زیر وزبر کو نہ جانتا ہو تو اس کی نماز باطل ھے مگر یہ کہ زیر وزبر ایسے لفظ کے آخر میں ہو ں جس پر وقف کرنا جائز ھے اور وہ ھمیشہ وقف کرے یا وصل بالسکون کرے تو آخری حرکت کا یاد کرنا واجب نھیں اور اس کی نماز بھی صحیح ھے۔

مسئلہ۱۰۱۲اگر کسی لفظ میں" واو"ہو اور اس لفظ میں" واو" سے پھلے والے حرف پر" پیش "ہو اور" واو" کے بعد والا حرف"ھمزہ" ہو مثلاًکلمہ"سوء" اور اسی طرح اگر کسی لفظ میں"الف "ہو اور اس لفظ میں" الف" سے پھلے والے حرف پر زبرھو اور" الف" کے بعد والا حرف" ھمزہ" ہو مثلاًکلمہ"جاءَ" اور اسی طرح اگر کسی لفظ میں "ی" ہو اور اس لفظ میں"ی"سے پھلے والے حرف پر زیر ہو اور"ی" کے بعد والا حرف"ھمزہ" ہو مثلاًکلمہ "جیء" تو احتیاط مستحب یہ ھے کہ ان تین حروف کو"مدّ"کے ساتھ یعنی کھینچ کر پڑھے۔

اور اگران حروف یعنی" واو"" الف"اور" یاء" کے بعد ھمزہ کے بجائے کوئی ساکن حرف ہو یعنی اس پر"زیر زبر یا پیش "نہ ہو تو ضروری ھے کہ ان تین حروف کو" مد" کے ساتھ پڑھے مثلاً"الضَّآلِّیْنَ "کہ جس میں الف کے بعد حرف" لام" ساکن ھے، ضروری ھے کہ"الف" کو" مد" کے ساتھ پڑھے اور اگر اس صورت میں بتلائے گئے طریقے کے مطابق عمل نہ کرے تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۰۱۳احتیاط واجب یہ ھے کہ نماز میں "وقف بہ حرکت" نہ کرے۔وقف بہ حرکت کے معنی یہ ھیں‌کہ کسی لفظ کے آخر میں زیر زبر یا پیش پڑھے اور اس لفظ میں اور اس سے اگلے لفظ کے درمیان فاصلہ دے مثلاًکھے "الرَّحْمٰنِ الرَحِیْمِ " اور"الرَّحِیْمِ " کے میم کو زیر د ے اور اس کے بعد قدرے فاصلہ دے کر کھے"مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ"۔

اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ "وصل بہ سکون" نہ کرے،وصل بہ سکون کے معنی یہ ھیں کہ کسی لفظ کے آخر میں زیر زبر یا پیش نہ پڑھے اور اس لفظ کو اگلے لفظ سے جوڑدے مثلاً"الرَّحْمٰنِ الرَحِیْم "اور "الرَّحِیْم " کی"میم "کو زیر دئے بغیر فوراً"مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ"کھے۔

مسئلہ۱۰۱۴نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں فقط ایک دفعہ الحمد یا ایک تسبیحات اربعہ پڑھنا کافی ھے، یعنی نماز پڑھنے والا ایک دفعہ کھے"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلاَ إِلٰہَ إِلاَّاللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ " اور بھتر یہ ھے کہ تین دفعہ کھے اور ایک رکعت میں‌الحمد اور دوسری میں تسبیحات بھی پڑھ سکتا ھے لیکن بھتر یہ ھے کہ دونوں رکعتوں میں تسبیحات پڑھے۔

مسئلہ۱۰۱۵اگر وقت تنگ ہو تو ضروری ھے کہ تسبیحات اربعہ کو ایک دفعہ پڑھا جائے۔

مسئلہ۱۰۱۶مرد اور عورت دونوں پر واجب ھے کہ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد یا تسبیحات اربعہ آھستہ پڑھیں۔

مسئلہ۱۰۱۷اگر کوئی شخص تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد پڑھے تو ضروری ھے کہ اس کی بسم اللہ بھی آھستہ پڑھے۔

مسئلہ۱۰۱۸جو شخص تسبیحات اربعہ نہ سیکھ سکتا ہو یا صحیح نہ پڑھ سکتا ہو لیکن الحمد صحیح طریقے سے پڑھ سکتا ہو تو ضروری ھے کہ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد پڑھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۰۱۹اگر کوئی شخص نماز کی پہلی دو رکعتوںمیں اس خیال سے کہ یہ آخری دو رکعتیں ھیں تسبیحات پڑھے لیکن رکوع سے پہلے اسے صحیح صورت حال کا علم ھو جائے تو ضروری ھے کہ الحمد وسورہ پڑھے اور اگر اسے رکوع کے دوران یا رکوع کے بعد معلوم ھو تو اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۱۰۲۰اگر کوئی شخص نماز کی آخری دو رکعتوں میں اس خیال سے کہ یہ پہلی دو رکعتیں ھیں الحمد پڑھے یا نماز کی پہلی دو رکعتوں میں یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہ آخری دو رکعتیں ھیں الحمد پڑھے تو اسے صحیح صورت حال کا خواہ رکوع سے پہلے علم ھو یا بعد میں اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۱۰۲۱ اگر کوئی شخص تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد پڑھنا چاہتا ھو لیکن اس کی زبان پر تسبیحات آجائیں یا تسبیحات پڑھنا چاہتا ھو اور اس کی زبان پر الحمد آجائے تو ضروری ھے کہ اسے چھوڑ کر دوبارہ الحمد یا تسبیحات پڑھے،لیکن اگر اس کی عادت وھی کچھ پڑھنے کی ھو جو اس کی زبان پر آیا ھے تو وہ اسی کو تمام کر سکتا ھے اور اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۱۰۲۲جس شخص کی عادت تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات پڑھنے کی ھو اگر نیت کے بغیر حتیٰ جوخود پر واجب ھے اسے انجام دینے کی نیت کے بغیر الحمد پڑھنے لگے تو ضروری ھے کہ اس کو چھوڑ دے اور دوبارہ الحمد یا تسبیحات پڑھے۔

مسئلہ۱۰۲۳تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات کے بعد استغفار کرنا مثلاً"اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّی وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ"یا"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی" کھنا مستحب ھے۔

اور اگر نماز پڑھنے والا رکوع کے لئے جھکنے سے پہلے خواہ استغفار پڑھ رہا ھو یا اس سے فارغ ھو چکا ھو شک کرے کہ اس نے الحمد یا تسبیحات پڑھی ھے یا نہیں تو ضروری ھے کہ الحمد یا تسبیحات پڑھے۔

مسئلہ۱۰۲۴اگر تیسری یا چوتھی رکعت کے رکوع میں شک کرے کہ تسبیحات پڑھی یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے لیکن اگر رکوع کی حد تک جھکنے سے پہلے شک کرے تو ضروری ھے کہ واپس پلٹے اور حمد یا تسبیحات پڑھے۔

مسئلہ۱۰۲۵جب انسان کسی آیت کو پڑھنے کے بعد شک کرے کہ آیا آیت یا اس کا کوئی لفظ صحیح پڑھا ھے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے خواہ بعد والی چیز پڑھنے میں مشغول ھو گیا ھو یا نہیں۔ھاں، اگر آیت مکمل کرنے سے پہلے شک کرے کہ اس آیت کا کوئی لفظ صحیح پڑھا ھے یا نہیں تو ضروری ھے کہ اپنے شک کی پروا کرتے ہوئے دوبارہ اس لفظ اور اس کے بعد والے حصے کو صحیح پڑھے خواہ اس لفظ سے پہلے والے حصے کو بھی تکرار کرے اور دونوں صورتوں میںپوری آیت یا اس لفظ اور اس کے بعد والے حصے کی تکرار جب تک وسوسے کی حد نہ پہنچے نماز کے صحیح ھو نے پر اثر انداز نہیں ھوتی۔ھاں، جب وسوسے کے حد تک پہنچ جائے تو تکرار کرنا حرام ھے لیکن اس سے نماز باطل نہیں ھوتی اگرچہ احتیاط مستحب یہ ھے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ۱۰۲۶مستحب ھے کہ پہلی رکعت میں الحمد پڑھنے سے پہلے"اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" کھے، ظھر اور عصر کی پہلی اور دوسری رکعتوں میں"بسم اللّٰہ " بلند آواز سے کھے اور الحمد اور سورہ کو واضح کرتے ھو ئے پڑھے، ھر آیت کے آخر پر وقف کرے یعنی اسے بعد والی آیت کے ساتہ نہ ملائے، الحمد اور سورہ پڑھتے وقت آیات کے معنوں کی طرف توجہ رکھے، اگر جماعت سے نماز پڑھ رھا ھو تو امام جماعت کے سورہ الحمد ختم کرنے کے بعد اور اگر فرادی نماز پڑھ رھا ھو تو خود کی سورہ الحمد مکمل کرنے کے بعد" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" کھے، سورہ "قل ھواللّٰہ احد " پڑھنے کے بعد ایک یا دو یا تین دفعہ " کَذٰا لِکَ اللّٰہُ رَبِّي" یا تین دفعہ " کَذَا لِکَ اللّٰہُ رَبُّنَا " کھے اور سورہ پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر رکے اور پھر رکوع سے پہلے کی تکبیر کھے یا قنوت پڑھے۔

مسئلہ۱۰۲۷مستحب ھے کہ تمام نمازوں کی پہلی رکعت میں سورہ قدر اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھے۔

مسئلہ۱۰۲۸پنجگانہ نمازوں میں سے کسی ایک نمازمیں بھی انسان کا سورہ اخلاص کونہ پڑھنا مکروہ ھے۔

مسئلہ۱۰۲۹ایک ھی سانس میں سورہ اخلاصکا پڑھنا مکروہ ھے۔

مسئلہ۱۰۳۰جو سورہ انسان پہلی رکعت میں پڑھے اسی کو دوسری رکعت میں پڑھنا مکروہ ھے لیکن اگر سورہ اخلاص دونوں رکعتوں میں پڑھے تو مکروہ نہیں ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

رکوع

مسئلہ۱۰۳۱ضروری ھے کہ ھر رکعت میں قرائت کے بعد اس قدر جھکے کہ انگلیوں کے سرے گھٹنوںتک پہنچ جائیں۔ اس عمل کو رکوع کہتے ھیں اور احوط یہ ھے کہ اس قدر جھکے کے ھاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ سکے۔

مسئلہ۱۰۳۲اگر کوئی شخص رکوع جتنا جھک جائے لیکن اپنی انگلیوں کے سرے گھٹنوں پر نہ رکھے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۱۰۳۳اگر کوئی شخص عام طریقے کے مطابق رکوع نہ کرے بلکہ مثلاًبائیں یا دائیں جانب جھک جائے تو خواہ اس کے ھاتھ گھٹنوں تک پہنچ بھی جائیں، رکوع صحیح نہیں ھے۔

مسئلہ۱۰۳۴ضروری ھے کہ جھکنا رکوع کی نیت سے ھو، لہٰذ ا اگرکسی اور کام کے لئے مثلاً جانور کو مارنے کے لئے جھکے تو اسے رکوع نہیں سمجھا جاسکتا بلکہ ضروری ھے کہ کھڑ اھو کر دوبارہ رکوع کے لئے جھکے اور اس عمل کی وجہ سے نہ رُکن میں اضافہ ھوتا ھے اور نہ ھی نماز باطل ھوتی ھے۔

مسئلہ۱۰۳۵جس شخص کے ھاتھ یا گھٹنے دوسرے لوگوں کے ھاتھ اور گھٹنوں سے مختلف ھوں مثلاً اس کے ھاتھ اتنے لمبے ھوں کہ اگر معمولی سا بھی جھکے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں یا اس کے گھٹنے دوسرے لوگوں کے گھٹنوں کے مقابلے میںاتنا نیچے ھوں کہ اسے ھاتھ گھٹنوں تک پہنچانے کیلئے بہت زیادہ جھکنا پڑتا ھو تو ضروری ھے کہ اتنا جھکے جتنا عموماًلوگ جھکتے ھیں۔

مسئلہ۱۰۳۶بیٹھ کر رکوع کرنے والے کے لئے اس قدر جھکنا ضروری ھے کہ اس کا چھرہ گھٹنوں کے بالمقابل جا پہنچے اور احوط یہ ھے کہ اتنا جھکے جتنا کھڑے ھو کر نماز پڑھنے کی حالت میںجھکتا۔

مسئلہ۱۰۳۷رکوع میں واجب ھے کہ حالتِ اختیار میں تین دفعہ”سبحان اللّہ “ یا ایک دفعہ” سبحان ربی العظیم وبحمدہ“ یا کوئی بھی وہ ذکر جو اتنی مقدار میں ھو پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ بیان شدہ طریقہِ تسبیح کو دوسرے اذکار پر مقدم کرے اور وقت کی تنگی یا کسی مجبوری کی حالت میں ایک دفعہ”سبحان اللّہ “ کہنا کافی ھے۔

مسئلہ۱۰۳۸ذکرِ رکوع مسلسل اور صحیح عربی میں پڑھنا ضروری ھے اور مستحب ھے کہ تین،پانچ،یا سات دفعہ بلکہ اس سے بھی زیادہ پڑھا جائے۔

مسئلہ۱۰۳۹رکوع کی حالت میں ضروری ھے کہ واجب ذکر کی مقدار تک بدن ساکن ھو اور مستحب ذکر میں بھی اگر اس نیت سے پڑھے کہ یہ ذکر وہ ھے جسے رکوع میں پڑھنے کے لئے کھا گیا ھے تو احتیاط واجب کی بنا پر بدن کا ساکن ھونا ضروری ھے اور اگر صرف ذکر کی نیت سے پڑھے تو ساکن ھونا ضروری نہیں۔

مسئلہ۱۰۴۰اگر نماز پڑھنے والا رکوع کا واجب ذکر ادا کرتے وقت بے اختیار اتنی حرکت کرے کہ بدن سکون کی حالت سے نکل جائے تو ضروری ھے کہ بدن کے سکون حاصل کرنے کے بعد دوبارہ ذکر ادا کرے لیکن اگر اتنی کم حرکت کرے کہ بدن سکون کی حالت سے خارج نہ ھو یا انگلیوں کو ھلائے تو کوئی حرج نہیں ھے۔

مسئلہ۱۰۴۱اگر نماز پڑھنے والا اس سے پیشتر کہ رکوع جتنا جھکے اور اس کا بدن سکون حاصل کر لے جان بوجھ کر ذکر رکوع پڑھنا شروع کر دے تو اس کی نماز باطل ھے لیکن اگرجاھلِ قاصر ھو تو اس کی نماز ا س اضافے کے اعتبار سے باطل نہیں ھوگی۔

مسئلہ۱۰۴۲اگر ایک شخص واجب ذکر ختم ھونے سے پھلے جان بوجھ کر رکوع سے سر اٹھا ئے تو اس کی نماز باطل ھے، مگر یہ کہ وہ جاھلِ قاصر ھو تو اس وجہ سے اس کی نماز باطل نہیں اور اگرسھواً سر اٹھا لے اور حالت رکوع سے نکلنے سے پھلے اسے یاد آئے کہ اس نے ذکر رکوع ختم نہیں کیا تو ضروری ھے کہ بدن کے ساکن ھونے کے بعد ذکر پڑھے اور اگر اسے حالتِ رکوع سے نکلنے کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۱۰۴۳ضرورت کے وقت جائزھے کہ رکوع میںایک” سبحان اللّہ “پڑھی جائے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ باقی دو”سبحان اللّہ“ کو رکوع سے اٹھتے ھوئے پڑھ لے۔

مسئلہ۱۰۴۴جو شخص مرض وغیرہ کی وجہ سے رکوع میںاپنا بدن ساکن نہ رکھ سکے تو اس کی نماز صحیح ھے لیکن ضروری ھے کہ حالتِ رکوع سے نکلنے سے پھلے واجب ذکر پڑھ لے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۰۴۵جو شخص شرعی رکوع کی حد تک نہ جھک سکتا ہو جسے مسئلہ نمبر ۱۰۳۱ میں بیان کیا گیا ھے تو ضروری ھے کہ کسی چیز کا سھارا لے کر شرعی رکوع بجالائے اور جب سھارے کے ذریعے بھی شرعی رکوع نہ کر سکے تو اگر عرفی رکوع کرنا اس کے لئے ممکن ھو تو عرفی رکوع کرے،اور سر سے بھی رکوع کے لئے اشارہ کرے اور اگر عرفی رکوع کی مقدار تک بھی نہ جھک سکتا ھو یا کسی طریقے سے بھی نہ جھک سکتا ھو تو احتیاط واجب یہ ھے کہ رکوع کے وقت بیٹھ جائے اور بیٹھ کر رکوع بجالائے اور ایک نماز اور پڑھے جس میں رکوع کے لئے قیام کی حالت میں ھی سر سے اشارہ کرے۔

مسئلہ۱۰۴۶جس شخص کو رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرنا ضروری ھو اگر وہ اشارہ کرنے پر قادر نہ ھو تو ضروری ھے کہ رکوع کی نیت سے آنکھوں کو بند کر لے او رذکر رکوع پڑھے او ر رکوع سے اٹھنے کی نیت سے آنکھوں کو کھول دے اور اگر اس قابل بھی نہ ھو تو ضروری ھے کہ دل میں رکوع کی نیت کرے اور ذکر رکوع پڑھے۔

مسئلہ۱۰۴۷جو شخص کھڑے ھو کریا بیٹھ کر رکوع نھیں کر سکتا یھاں تک کہ عرفی مقدار تک بھی رکوع نھیں کر سکتا اور صرف بیٹھنے کی حالت میںتھوڑا جھک سکتا ھے تو اس کے لئے ضروری ھے کہ کھڑے ھو کر نماز پڑھے اور رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرے اور اگر بیٹھنے کی حالت میںعرفی مقدار تک جھک سکتا ھو تو احتیاط واجب یہ ھے کہ ایک نماز اور پڑھے اور رکوع کے وقت بیٹھ کر اس مقدارمیںجھک جائے۔

مسئلہ۱۰۴۸اگر کوئی شخص رکوع کی حد تک جھکنے کے بعد سر اٹھا لے اور دوبارہ رکوع کرنے کی حد تک جھک جائے تو اس کی نماز باطل ھے۔

اور رکوع کی حد تک پھنچنے کے بعد اگر کوئی شخص اتنا اور جھک جائے کہ رکوع کی حد سے گذر جائے اور دوبارہ رکوع میںواپس آجائے تو اس صورت میںکہ وہ جھکے جھکے ھی رکوع کی حد تک پلٹا ھو اس کی نماز باطل نھیں۔

مسئلہ۱۰۴۹ضروری ھے کہ ذکر رکوع ختم ھونے کے بعد سیدھا کھڑا ھو جائے اور جب اس کا بدن سکون حاصل کر لے اس کے بعد سجدے میں جائے اور اگر جان بوجہ کر کھڑا ھونے سے پھلے یا بدن کے سکون حاصل کرنے سے پھلے سجدے میں جائے تو اس کی نمازباطل ھے۔

مسئلہ۱۰۵۰اگر کوئی شخص رکوع کرنا بھول جائے اور سجدے کی حالت میں پھنچنے سے پھلے اسے یاد آجائے تو ضروری ھے کہ کھڑا ھو اور پھر رکوع میںجائے اور اگر جھکے جھکے ھی رکوع کی جانب لوٹے تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۰۵۱اگر کسی شخص کو پیشانی زمین پر رکھنے کے بعد یاد آئے کہ اس نے رکوع نھیں کیا تو اس کیلئے ضروری ھے کہ لوٹ جائے اور کھڑا ھونے کے بعد رکوع بجا لائے اور احتیاط واجب کی بنا پر اضافی سجدے کی وجہ سے دو سجدۂ سھو بجالائے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ نماز دھرائے اور اگر اسے دوسرے سجدے میں یاد آئے تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۰۵۲مستحب ھے کہ انسان رکوع میں جانے سے پھلے جب سیدھا کھڑا ھو تو تکبیر کھے،رکوع میں گھٹنوں کو پیچھے کی طرف دھکیلے رھے،پیٹھ کو ھموار رکھے،گردن کو کھینچ کر پیٹھ کے برابر رکھے،نگاہ دونوں پاؤں کے درمیان ھو،ذکر سے پھلے یا بعد میںدرود پڑھے اور جب رکوع کے بعد اُٹھ کر سیدھا کھڑا ھو جائے تو بدن کے سکون کی حالت میں ھوتے ھوئے " سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ" کھے۔

مسئلہ۱۰۵۳عورتوں کے لئے مستحب ھے کہ رکوع میں ھاتھوں کو گھٹنوں سے اوپر رکھیں اور گھٹنوں کو پیچھے کی طرف نہ دھکیلیں۔

سجود

مسئلہ۱۰۵۴نماز پڑھنے والے کے لئے ضروری ھے کہ واجب اور مستحب نمازوںکی ھر رکعت میں رکوع کے بعد دو سجدے کر ے یعنی پیشانی کو خضوع کی نیت سے زمین پر رکھے اور نماز کے سجدے میں واجب ھے کہ دونوں ہتھیلیاں،دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤںکے انگوٹھے بھی زمین پر رکھے۔

مسئلہ۱۰۵۵ دو سجدے مل کر ایک رکن ھیں اور اگر کوئی شخص واجب نماز میںعمداً یا بھولے سے ایک ھی رکعت میں دونوں سجدے ترک کر دے یا دو سجدوں کا اضافہ کر دے تو اس کی نماز باطل ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۰۵۶اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ایک سجدہ کم یا زیادہ کر دے تو اس کی نماز باطل ھے اور اگر غلطی سے ایک سجدہ کم یا زیادہ کر ے تو اس کا حکم بعد میں بیان کیا جائے گا۔

مسئلہ۱۰۵۷اگر جان بوجھ کر یا غلطی سے کوئی شخص پیشانی زمین پر نہ رکھے تو خواہ بدن کے دوسرے حصے زمین سے لگ بھی گئے ھوں،اس کا سجدہ ھوا ھی نہیں، لیکن اگر وہ پیشانی زمین پر رکھ دے اور غلطی سے بدن کے دوسرے حصے زمین پر نہ رکھے یا غلطی سے ذکر نہ پڑھے تو اس کا سجدہ صحیح ھے۔

مسئلہ۱۰۵۸سجدے میں واجب ھے کہحالتِ اختیار میں سجدے میں تین مرتبہ" سبحان اللّٰہ" یا ایک مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ " یا اتنی مقدارکا کوئی بھی ذکر پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ تسبیح کودوسرے اذکار پر مقدم کرے۔ نیز ضروری ھے کہ ان کلمات کو صحیح عربی میں اور مسلسل پڑھا جائے اور مستحب ھے کہ " سبحان ربی الا علیٰ و بحمدہ" کو تین،پانچ یا سات مرتبہ یا اس بھی زیادہ مرتبہ پڑھے۔

مسئلہ۱۰۵۹سجدے کی حالت میں واجب ذکر کی مقدار تک بدن کا ساکن ھونا ضروری ھے اور احتیاط واجب کی بنا پر مستحب ذکر کہتے وقت بھی اگر اس نیت سے کھے کہ یہ وہ ذکر ھے جسے سجدے میں پڑھنے کے لئے کھا گیا ھے،بدن کا ساکن ھونا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۰۶۰اگر پیشانی زمین پر لگنے اور بدن کے سا کن ھونے سے پھلے کوئی شخص جان بوجھ کر ذکر سجدہ پڑھے یا ذکر ختم ھونے سے پھلے جان بوجھ کر سجدے سے سر اٹھالے تو اس کی نماز باطل ھے، لیکن اگر وہ جاھل قاصر ھو تو دونوں صورتوں میں اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۱۰۶۱اگر پیشانی زمین پر لگنے سے پھلے کوئی شخص غلطی سے ذکر سجدہ پڑھے اور ا س سے پھلے کہ سجدے سے سر اٹھائے اسے معلوم ھو جائے کہ اس نے غلطی کی ھے تو ضروری ھے کہ سکون کی حالت میں دوبارہ ذکر پڑھے۔

مسئلہ۱۰۶۲اگر کسی شخص کو سجدے سے سر اٹھا لینے کے بعد معلوم ھو کہ اس نے ذکر سجدہ ختم ھونے سے پھلے سر اٹھا لیا تھا تو اس کی نمازصحیح ھے۔

مسئلہ۱۰۶۳ذکر سجدہ پڑھنے کے دوران اگر کوئی شخص جان بوجھ کر سات اعضائے سجدہ میں سے کسی ایک کو زمین پر سے اٹھالے تو جاھل قاصر نہ ھونے کی صورت میں اس کی نماز باطل ھو جائے گی،لیکن جس وقت ذکر نہ پڑھ رھا ھو اگر پیشانی کے علاوہ کوئی اورعضو زمین پر سے اٹھا لے اور دوبارہ رکھ دے تو کوئی حرج نہیں ھے۔

مسئلہ۱۰۶۴اگر ذکر سجدہ ختم ھونے سے پھلے کوئی شخص سھواًپیشانی زمین پر سے اٹھالے تو اسے دوبارہ زمین پر نہیں رکھ سکتا اور ضروری ھے کہ اسے ایک سجدہ شمار کرے، لیکن اگر دوسرے اعضاء سھواً زمین پر سے اٹھالے تو ضروری ھے کہ انھیں دوبارہ زمین پر رکھے اور ذکر پڑھے۔

مسئلہ۱۰۶۵پھلے سجدے کا ذکر ختم ھونے کے بعد ضروری ھے کہ بیٹھ جائے یھاں تک کہ اس کا بدن سکون حاصل کرے اور پھر دوبارہ سجدے میں جائے۔

مسئلہ۱۰۶۶ضروری ھے کہ نمازی کے پیشانی رکھنے کی جگہ،انگوٹھے کے سرے کی جگہ سے چار ملی ھوئی انگلیوں سے زیادہ بلند یا پست نہ ھو اور احتیاط واجب یہ ھے کہ پیشانی کی جگہ اس کے گھٹنوں کی جگہ سے بھی اس مقدار سے زیادہ نیچی یا اونچی نہ ھو۔

مسئلہ۱۰۶۷اس ڈھلوان جگہ میں جس کی ڈھلان صحیح طور سے معلوم نہ ھو اگر نمازی کی پیشانی کی جگہ اس کے گھٹنوں اور پاؤں کی انگلیوں کے سروں کی جگہ سے چار ملی ھوئی انگلیوں سے زیادہ بلند یا پست ھو تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۰۶۸اگر نماز پڑھنے والا اپنی پیشانی کوغلطی سے ایک ایسی چیز پر رکھ دے جو اس کے پاؤں کی انگلیوں کے سرے کی جگہ سے چار ملی ھوئی انگلیوں سے زیادہ بلند ھو اور اس جگہ کی بلندی اس قدر ھو کہ اسے سجدے کی حالت نہ کھا جا سکے تو ضروری ھے کہ سر کو اٹھا کر ایسی چیز پر رکھ دے جو بلند نہ ھو یا جس کی بلندی چار ملی ھوئی انگلیوں کے برابر یا اس سے کم ھو۔

اور اگر اس کی بلندی اس قدر ھو کہ اسے سجدے کی حالت کھا جائے تو ضروری ھے کہ پیشانی کو اس چیز سے کھینچ کر ایسی چیز تک لے جائے جس کی بلندی چار ملی ھوئی انگلیوں کے برابر یا اس سے کم ھواور اگر پیشانی کو کھینچنا ممکن نہ ھو تو احتیاط واجب یہ ھے کہ نماز کو مکمل کر کے دوبارہ پڑھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۰۶۹ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کی پیشانی اور سجدہ گاہ کے درمیان کوئی دوسری چیز نہ ہو۔ پس اگر سجدہ گاہ پر اتنا میل ہو کہ پیشانی سجد ہ گا ہ کو نہ چھوئے تو اس کا سجدہ باطل ہے، لیکن اگر مثلاً سجدہ گاہ کا رنگ تبدیل ہو گیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۱۰۷۰سجدے میں ضروری ہے کہ دونوں ہتھلیاں زمین پر ر کھے اور مجبوری کی حالت میں ضروری ہے کہ ہاتھوں کی پشت زمین پر رکھے اور اگر ہاتھوں کی پشت بھی زمین پر رکھنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ کلائیاں زمین پر رکھے اور اگر انہیں بھی نہ رکھ سکے تو پھر کھنی تک جو حصہ بھی ممکن ہو زمین پر رکھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر بازو زمین پر رکھ دے۔

مسئلہ۱۰۷۱سجدے میں ضروری ہے کہ پاؤں کے دونوں انگوٹھے زمین پر رکھے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے زمین پر رکھے اور اگر پاؤں کی دوسری انگلیاں یا پاؤں کا اوپر والا حصہ زمین پر رکھے یاناخن لمبے ہونے کی بنا پر انگوٹھوں کے سرے زمین پر نہ لگیں تو نماز باطل ہے اور جس شخص نے جاہل مقصر ہونے کی وجہ سے اپنی نمازیں اس طرح پڑھی ہوں، ضروری ہے کہ انہیں دوبارہ پڑھے ،لیکن جاہل قاصر ہونے کی صورت میںا س کی نمازیں صحیح ہیں۔

مسئلہ۱۰۷۲جس شخص کے پاؤں کے انگوٹھوں کا کچھ حصہ کٹا ہو ا ہو ضروری ہے کہ جتنا باقی ہواسے زمین پر رکھے اور اگر انگوٹھوں کا کچھ حصہ بھی نہ بچا ہو یا بہت کم بچا ہو تو احتیا ط کی بنا پر ضروری ہے کہ باقی انگلیوں کو زمین پر رکھے اور اگر اس کی کوئی بھی انگلی نہ ہو تو اس کا جتنا حصہ بھی باقی بچا ہو زمین پر رکھے۔

مسئلہ۱۰۷۳اگر کوئی شخص معمول کے خلاف سجدہ کرے مثلاً سینے اور پیٹ کو زمین سے ملا دے یا پاؤں کو لمبا کر دے تو اگرچہ اس کے ساتوں اعضاء زمین پر لگے ہوں احتیاط واجب یہ ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے۔

مسئلہ۱۰۷۴سجدہ گاہ یا دوسری چیز جس پر نماز پڑھنے والا سجدہ کرے ضروری ہے کہ پاک ہو، لیکن اگر مثا ل کے طور پر سجدہ گاہ کو نجس فرش پر رکھ دے یا سجدہ گاہ کی ایک طرف نجس ہو اور وہ پیشانی پاک طرف پر رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ۱۰۷۵اگرپیشانی پر پھوڑا وغیرہ ہو تو اگر ممکن ہو تو پیشانی کی صحیح وسالم جگہ سے سجدہ کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو اس کو کھرچ کر اس کھرچی ہوئی جگہ میں پھوڑے والی جگہ رکھے اور پیشانی کی صحیح وسالم جگہ کی اتنی مقدار جو سجدے کے لئے کافی ہے اس چیز پر رکھ دے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ یہ کھرچنا زمین پر ہو۔

مسئلہ۱۰۷۶اگر پھوڑ ایا زخم تمام پیشانی پر پھیلا ہو اہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ پیشانی کی دو اطراف میں سے کسی ایک طرف اور ٹھوڑی سے سجدہ کرے اگرچہ اس کی وجہ سے نمازدو مرتبہ پڑھنی پڑے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو صرف ٹھوڑی سے سجدہ کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ سجدے کے لئے اشارہ کرے۔

مسئلہ۱۰۷۷جو شخص پیشانی زمین پر نہ رکھ سکتا ہو ضروری ہے کہ جس قدر بھی جھک سکتا ہو جھکے او ر سجدہ گاہ یا کسی دوسری چیز کو جس پر سجدہ صحیح ہو کسی بلند چیز پر رکھے اور اپنی پیشانی اس پر اس طرح رکھے کہ لوگ کہیں کہ اس نے سجدہ کیا ہے لیکن ضروری ہے کہ ہتھیلیوں اورگھٹنوںاور پاؤں کے انگوٹھوں کو معمول کے مطابق زمین پر رکھے۔

مسئلہ۱۰۷۸اگر کوئی ایسی بلند چیز نہ ہو جس پر نماز پڑھنے والا سجدہ گاہ یا کوئی دوسری چیز جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو، رکھ سکے تو ضروری ہے کہ سجدہ گاہ یا دوسری چیز کو جس پر سجدہ کر رہا ہو ہاتھ سے اٹھا ئے اور سجدہ کرے اور اگر خود اس کے لئے ممکن نہ ہو تو کوئی دوسرا شخص اس سجدہ گاہ کو اٹھائے اور یہ شخص اس پر سجدہ کرے۔

مسئلہ۱۰۷۹اگر کوئی شخص بالکل ہی سجدہ نہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ سجدے کے لئے سر سے اشارہ کرے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو ضروری ہے کہ آنکھوں سے اشارہ کرے اور اگر آنکھوں سے بھی اشارہ نہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ دل میں سجدے کی نیت کر کے سجدے کا ذکر پڑھے۔

مسئلہ۱۰۸۰اگر کسی شخص کی پیشانی بے اختیار سجدہ گاہ سے اٹھ جائے تو ضروری ہے کہ حتی الامکان اسے دوبارہ سجدہ گاہ پر نہ جانے دے اور یہ ایک سجدہ شمار ہو گا خواہ ذکر سجدہ پڑھا ہو

Presented by Ziaraat.Com

یا نہیں اور اگر سر کو نہ روک سکے اور بے اختیار دوبارہ سجدے کی جگہ پر پہنچ جائے تو ان دونوں کا ایک سجدہ شمار ہونا محل اشکال ہے اگر چہ اس کا ایک سجدہ تو یقیناهو چکا ہے۔ پس اگر اس نے ذکر ادا نہ کیا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی نیت سے جو چاہے واجب ہو یا مستحب، ذکر پڑھے۔

مسئلہ۱۰۸۱جهاں انسان کے لئے تقیہ کر نا ضروری ہے وها ں وہ قالین یا اس طرح کی چیز پر سجدہ کر سکتا ہے اور نماز کی خاطر کسی دوسری جگہ جانا ضروری نہیں۔هاں، اگر چٹائی یا کسی دوسری چیزپر، جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو زحمت میں پڑے بغیر سجدہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہقالین یا اس جیسی چیزوں پر سجدہ نہ کرے۔

مسئلہ۱۰۸۲اگر کوئی شخص پر ندوں کے پر وں سے بھرے گدے یا اسی قسم کی دوسری چیز پر سجدہ کرے جس پر ٹھهراؤ حاصل نہیں ہو سکتا تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ۱۰۸۳اگر انسان کیچڑ وا لی زمین میں نماز پڑھنے پر مجبور ہو اور بدن اور لباس کی آلودگی اس کے لئے باعث حرج نہ ہو تو ضروری ہے کہ سجدہ اور تشهدمعمول کے مطابق بجا لائے اورا گر باعث حرج ہو تو قیام کی حالت میں ہی سجدے کے لئے سر سے اشارہ کرے اور تشهد کھڑے ہو کر پڑھے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ۱۰۸۴احتیاط مستحب یہ ہے کہ انسان پهلی اور اس تیسری رکعت میں جس میں تشهدنہیں ہوتا مثلاًنمازظهر،عصر وعشا کی تیسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد تهوڑی دیر کے لئے سکون سے بیٹھے اور پھر کھڑا ہو۔

مسئلہ۱۰۸۵ضروری ہے کہ سجدہ زمین یا زمین سے اگنے والی ایسی چیز پر ہو جو کھائی یا پهنی نہ جاتی ہو ں مثلاًلکڑی اور درختوں کے پتے۔ کھانے اور پهننے کی چیزوں پر مثلاًگندم، جواورکپاس پر یا ان چیزوں پر جنهیں زمین یا زمین سے اگنے والی چیزیں نہیں کها جا سکتا مثلاً سونا، چاندی، تارکول،زفت اور ان جیسی چیزوں پر سجدہ کرنا صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر قیمتی پتھروں مثلاً زمرد وفیروزہ پر سجدہ کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ۱۰۸۶انگور کے پتوں پر اس وقت تک سجدہ کرنا صحیح نہیں جب تک وہ معمولاً کھائے جاتے ہو ں۔

مسئلہ۱۰۸۷زمین سے اگنے والی ان چیزوں پر جو حیوانات کی خوراک ہیں مثلاًگھاس اور بھوسا،سجدہ کرنا صحیح ہے۔

مسئلہ۱۰۸۸جن پھولوں کو کھایا نہیں جاتا ان پر سجدہ کرنا صحیح ہے اور جو دوائیں زمین سے اگتی ہیں اگر وہ خود کھائی جاتی ہیںتو ان پر سجدہ کرنا صحیح نہیں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان دواؤں پر بھی جنهیں ابال کر یا دم دے کر ان کاپانی استعمال کیا جاتا ہے،سجدہ نہ کرے۔

مسئلہ۱۰۸۹ان پودوں پر جو بعض علاقوں میں کھائے جاتے ہوں اور بعض جگهوں میں نہ کھائے جاتے ہوں سجدہ صحیح نہیں۔کچے پهلوں پر بھی سجدہ کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ۱۰۹۰چونے کے پتھر اور جپسم پر سجدہ کرنا صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اختیار کی حالت میں پکے هوئے جپسم اور چونے یا اینٹ اور مٹی کے بر تنوں اور ان سے ملتی جلتی چیزوں پر سجدہ نہ کیا جائے۔

مسئلہ۱۰۹۱اگر کاغذ کو ایسی چیز سے بنایا گیا ہو جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے جیسے بھوسا، تو اس پر سجدہ کیا جا سکتا ہے لیکن وہ کاغذ جو جوروئی یا ان جیسی چیزوں سے بنا ہو اس پر سجدہ کرنا محلِ اشکال ہے۔

مسئلہ۱۰۹۲سجدے کے لئے بہترین چیز خاک تربت حضرت سید الشهداء حضرت امام حسین علیہ السلام ہے،اس کے بعد مٹی،مٹی کے بعد پتھر اور پتھر کے بعد پودے ہیں۔

مسئلہ۱۰۹۳اگر کسی کے پاس ایسی چیزنہ ہو جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے یا اگر ہو لیکن سخت سردی یا گرمی وغیر ہ کی وجہ سے اس پر سجدہ نہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اگر اس کا لباس ریشم سے نہ بُنا گیا ہو تو اس پر سجدہ کر ے اور احوط یہ ہے کہ روئی اور اُسی سے بنائے گئے لباس کو ان کے علاوہ کسی چیز مثلاًاون اور منک(mink)سے بنے ہو ئے لباس پر مقدم رکھے۔

اور اگر لباس میسر نہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ فیروزہ وعقیق اور ان جیسے پتھر یا روئی سے بنے ہو ئے کاغذ پر سجدہ کرے اور اگر یہ بھی فراهم نہ ہو تو روئی یا ریشم سے بنے هوئے کاغذ پر

Presented by Ziaraat.Com

سجدہ کرے اور اگر یہ بھی نہ مل سکے تو ھر اس چیز پر سجدہ کر سکتا ھے جس پر حالتِ اختیار میں سجدہ کرنا جائز نہیں تھا۔ ھاں، احتیاط مستحب یہ ھے کہ جب تک ھاتھ کی پشت پر سجدہ کر نا ممکن ھو کسی اور چیز پر جس پر سجدہ کرنا جائز نہیں، سجدہ نہ کرے اور اگر ھاتھ کی پشت بھی نہ ھو تو جب تک روئی، تارکول اور زفت موجود ھیں دوسری چیزوں پر سجدہ نہ کرے۔

مسئلہ۱۰۹۴کیچڑ اور ایسی نرم مٹی پر جس پر پیشانی سکون سے نہ ٹک سکے سجدہ کرنا باطل ھے۔

مسئلہ۱۰۹۵اگر پھلے سجدے میں سجد ہ گاہ پیشانی سے چپک جا ئے تو دوسرے سجدے کے لئے اسے پیشانی سے چھڑالینا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۰۹۶اگر نماز پڑھنے کے دوران سجدہ گاہ گم ھو جائے اور نماز پڑھنے والے کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ھو جس پر سجدہ کرنا صحیح ھو تو نماز کا وقت وسیع ھونے کی صورت میں ضروری ھے کہ نماز کو توڑ دے اور اگر نماز کاوقت تنگ ھو تو ضروری ھے کہ مسئلہ نمبر "۱۰۹۳"میں بیان شدہ ترتیب کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ۱۰۹۷جب کسی شخص کو سجدے کی حالت میں معلوم ھو کہ پیشانی کسی ایسی چیز پر رکھی ھے جس پر سجدہ کرنا باطل ھے تو اگر نماز کا وقت وسیع ھو اور اس کے لئے صحیح چیز پر سجدہ کرنا ممکن ھو تو اپنی پیشانی کو اس چیز سے اٹھا کر صحیح چیز پر سجدہ کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدئہ سھوبھی بجا لائے اور اگر ممکن نہ ھو تو نماز دوبارہ پڑھے اور اگر نماز کا وقت تنگ ھو تو ضروری ھے کہ مسئلہ نمبر" ۱۰۹۳"میں بیان شدہ تر تیب کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ۱۰۹۸اگر کسی شخص کو سجدے کے بعد معلوم ھو کہ اس نے اپنی پیشانی کسی ایسی چیز پر رکھی تھی جس پر سجدہ کرنا باطل تھا تو ضروری ھے کہ دوبارہ صحیح چیز پر سجدہ کرے اور احتیا ط واجب کی بنا پر دو سجدئہ سھو بھی بجا لائے اور اگر ایک رکعت کے دونوں سجدوں میں یہ غلطی ھوئی ھو تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۰۹۹اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا حرام ھے۔ اور عوام میں سے بعض لوگ جو ائمہ علیھم السلام کے مزارات مقدسہ کے سامنے پیشانی زمین پر رکھتے ھیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی نیت سے ایسا کریں تو کوئی حرج نہیں ورنہ ایسا کرنا حرام ھے۔

سجدے کے مستحبات اور مکروھات

مسئلہ۱۱۰۰سجدے میں چند چیزیں مستحب ھیں :

۱) جو شخص کھڑا ھو کر نماز پڑھ رھا ھو وہ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد مکمل طور پر کھڑے ھو کر، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے والا رکوع کے بعدپوری طرح بیٹھ کر سجدے میں جانے کے لئے تکبیر کھے۔

۲) سجدے میں جاتے وقت مرد پھلے اپنے ھاتھوں اور عورت پھلے اپنے گھٹنوں کو زمین پر رکھے۔

۳) ناک کو سجدہ گاہ یا کسی ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ کرنا صحیح ھو۔

۴) سجدے کی حالت میں ھاتھ کی انگلیوں کو ملا کر کانوں کے پاس روبہ قبلہ رکھے۔

۵) سجدے میں دعا کرے،اللہ تعالیٰ سے حاجت طلب کرے اور یہ دعا پڑھے :

"یَا خَیْرَالْمَسْئُوْلِیْنَ وَ یَا خَیْرَالْمُعْطِیْنَ ارْزُقْنِیْ وَارْزُقْ عِیَالِی مِنْ فَضْلِکَ الْوَاسِعِ فَاِنَّکَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ"۔

ترجمہ: اے بہترین سوال سننے والے !اے بہترین عطا کرنے والے!مجھے اور میرے اھل وعیال کو اپنے وسیع فضل وکرم سے رزق عطا فرما۔ بے شک تو صاحبِ فضلِ عظیم ھے۔

۶) سجدے کے بعد بائیں ران پر بیٹھ جائے اور دائیں پاؤں کا اوپر والا حصہ بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے۔

۷) ھرسجدے کے بعد جب بیٹھ جائے اوربدن کو سکون حاصل ھو جائے تو تکبیر کھے۔

۸) پھلے سجدے کے بعد جب بدن کو سکون حاصل ھو جائے تو " اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّی وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ"کھے۔

۹) لمبا سجدہ کرے اور بیٹھتے وقت ھاتھوں کو رانوں پر رکھے۔

Presented by Ziaraat.Com

۱۰) دوسرے سجدے میں جانے کے لئے بدن کے سکون کی حالت میں" اللہ اکبر "کھے۔
۱۱) سجدوں میں صلوات پڑھے۔
۱۲) سجدے سے قیام کے لئے اٹھتے وقت ھاتھوں کو گھٹنوں کے بعد زمین سے اٹھائے۔
۱۳)مرد کھنیوں اور پیٹ کو زمین سے نہ لگائیں اور بازؤوں کو پھلو سے جدا رکھیں اور عورتیں کھنیاں اور پیٹ زمین پر رکھیں اور بد ن کے اعضاء ایک دوسرے سے ملا لیں۔

ان کے علاوہ اور مستحبات بھی ھیں جنھیں تفصیلی کتابوں میں تحریر کیا گیا ھے۔

مسئلہ۱۱۰۱ سجدے میں قرآن مجید پڑھنا مکروہ ھے اور سجدے کی جگہ سے گردوغبار دور کرنے کے لئے پھونک مارنا بھی مکروہ ھے بلکہ اگر پھونک مارنے کی وجہ سے ایک حرف بھی منہ سے عمداً نکل جائے تو اس کا حکم مبطلات ششم نماز میں ذکر ھوگا۔

ان کے علاوہ اور مکروھات کا ذکر بھی مفصل کتابوں میں آیا ھے۔

قرآن مجید کے واجب سجدے

مسئلہ۱۱۰۲قرآن مجید کی چار سورتوں یعنی "والنجم"،"اقرأ"، "الٓمٓ تنزیل" اور "حٰمٓ سجدہ (فصلت)" میں سے ھر ایک میں ایک آیتِ سجدہ ھے جسے انسان پڑھے یا سنے تو آیت ختم ھو نے کے فوراً بعد سجدہ کرنا ضروری ھے اور اگر سجدہ کرنا بھول جائے تو جب بھی اسے یاد آئے سجدہ کرنا ضروری ھے، لیکن اگر وہ شخص حالت نمازمیں ھو تو مسئلہ نمبر"۹۹۲"،"۹۹۳"اور"۹۹۴"میں بیان شدہ طریقے کے مطابق عمل کرے۔ ھاں، غیر اختیاری حالت میں سجدے والی آیت سننے پر احتیاط مستحب یہ ھے کہ سجدہ کرے۔

مسئلہ۱۱۰۳اگر انسان سجدے کی آیت سننے کے وقت خود بھی وہ آیت پڑھے تو ضروری ھے کہ دو سجدے کرے۔

مسئلہ۱۱۰۴اگر نماز کے علاوہ سجدے کی حالت میں کوئی شخص آیتِ سجدہ پڑھے یا سنے تو ضروری ھے کہ سجدے سے سر اٹھا کر دوبارہ سجدہ کرے۔

مسئلہ۱۱۰۵اگر انسان کسی غیر ممیز بچے سے جو اچھے اور بر ے کی تمیز نہ رکھتا ھو یا کسی ایسے شخص سے جو قرآن پڑھنے کا قصد نہ رکھتا ھو یا گراموفون یا ٹیپ ریکارڈ سے سجدے کی آیت سنے تو اس پر سجدہ واجب نھیں۔ ھاں، اگر کوئی شخص ریڈیو اسٹیشن سے براہ راست آیتِ سجدہ کو اس قصد سے پڑھے کہ یہ قرآن ھے اور انسان ریڈیو کے ذریعے اس آیت کو سنے تو اس پر سجدہ واجب ھے۔

مسئلہ۱۱۰۶قرآن کا واجب سجدہ کرنے کے لئے ضروری ھے کہ انسان کی جگہ غصبی نہ ھو اور احتیاط واجب کی بنا پر اس کی پیشانی رکھنے کی جگہ اس کے گھٹنوں اور پاؤں کی انگلیوں کے سروں کی جگہ سے چار ملی ھوئی انگلیوں سے زیادہ اونچی نہ ھو۔ لیکن یہ ضروری نھیں کہ اس نے وضو یا غسل کر رکھا ھو یا قبلہ رخ ھو یا اپنی شرمگاہ کو چھپائے یا اس کا بدن اور پیشانی رکھنے کی جگہ پاک ھو۔ اس کے علاوہ بھی جو شرائط نماز پڑھنے والے کے لباس کے لےے ضروری ھیں وہ شرائط قرآ ن مجید کا واجب سجدہ اد اکرنے والے کے لباس کے لئے ضروری نھیں ھیں۔

مسئلہ۱۱۰۷قرآن مجید کے واجب سجدے میں ضروری ھے کہ انسان اپنی پیشانی سجدہ گاہ یا کسی ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ کرنا صحیح ھو اور احتیاط واجب کی بنا پر نماز کے سجدے میں بیان شدہ طریقے کے مطابق باقی اعضاء بھی زمین پر رکھے۔

مسئلہ۱۱۰۸جب انسان قرآن مجید کا سجدہ کرنے کے لئے پیشانی زمین پر رکھ دے تو خواہ کوئی ذکر نہ بھی پڑھے تب بھی کافی ھے۔ ھاں، ذکر کا پڑھنا مستحب ھے اور بھتر ھے کہ یہ پڑھے:

"لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ حَقّاحَقًّا، لاَ اِلٰہَ اِلاَّاللّٰہُ اِیْمَانًاوَّتَصْدِیْقًا،لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ عُبُوْدِیَّۃً وَ رِقًّا، سَجَدْتُ لَکَ یَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا، لاَ مُسْتَنْکِفًا وَّلاَ مُسْتَکْبِرًا بَلْ اَنَا عَبْدٌ ذَلِیْلٌضَعِیْفٌ خَائِفٌ مُّسْتَجِیْرٌ"۔

تشھد

مسئلہ۱۱۰۹تمام واجب اور مستحب نمازوں کی دوسری رکعت، نماز ِ مغرب کی تیسری رکعت اور ظھر، عصر او ر عشا کی چوتھی رکعت میں انسان کے لئے ضروری ھے کہ دوسرے سجدے کے بعد تشھد پڑھے یعنی کھے:"اَشْہَدُ اَنْ لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہ لاَ شَرِیْکَ لَہ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہ وَ رَسُوْلُہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ" اور احتیاط واجب یہ ھے کہ مذکورہ طریقے کے علاوہ کسی اور طرح نہ پڑھے۔

Presented by Ziaraat.Com

نماز وتر میں بھی تشھد پڑھنا ضروری ھے اور واجب نمازوں میں ضروری ھے کہ دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ جائے اور بدن کے سکون کی حالت میں تشھد پڑھے، لیکن مستحب نمازوں میں سجدے کے بعد بیٹھنا اور بدن کا ساکن ھونا واجب نہیں ھے۔

مسئلہ۱۱۱۰ ضروری ھے کہ تشھد کے جملے صحیح عربی میں اورمعمول کے مطابق تسلسل سے کھے جائیں۔

مسئلہ۱۱۱۱ اگر کوئی شخص تشھد پڑھنا بھول جائے،اور رکوع سے پھلے یاد آئے کہ اس نے تشھد نہیں پڑھا تو ضروری ھے کہ بیٹھ جائے،تشھد پڑھے اور پھر دوبارہ کھڑ اھو کر جو کچھ اس رکعت میں پڑھنا ضروری ھے پڑھے اور نماز تمام کرے اور احتیاط مستحب کی بنا پر نماز کے بعد بے جا قیام کے لئے دو سجدئہ سھو بجا لائے۔

او راگر اسے رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے تو ضروری ھے کہ نماز تما م کرے اور نماز کے سلام کے بعد احتیاط مستحب کی بنا پر تشھد کی قضا کرے اور ضروری ھے کہ بھولے ھوئے تشھد کے لئے دو سجدئہ سھو بھی بجا لائے۔

مسئلہ۱۱۱۲ مستحب ھے کہ تشھد کی حالت میں انسان بائیں ران پر بیٹھے، دائیں پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے، تشھد سے پھلے "اَلحَمْدُ لِلّٰہِ" یا " بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَالحَمْدُ لِلّٰہِ وَخَیْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰہِ " کھے۔ یہ بھی مستحب ھے کہ ھاتھ رانوں پر رکھے، انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ملائے اور اپنے دامن پر نگاہ رکھے اور پھلے تشھد میں صلوات کے بعد کھے"وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہ وَارْفَعْ دَرَجَتَہ "۔

مسئلہ۱۱۱۳مستحب ھے کہ عورتیں تشھد پڑھتے وقت اپنی رانیں ملا کر رکھیں۔

نماز کا سلام

مسئلہ۱۱۱۴نماز کی آخری رکعت میں تشھد کے بعد جب نماز ی بیٹھا ھو اور اس کا بدن سکون کی حالت میں ھو تو مستحب ھے کہ کھے: "اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ "اور اس کے بعد ضروری ھے کہ کھے: "اَلسَّلاَمُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ"، یا یہ کھے : "اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ" اور مستحب ھے کہ "اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ" کے ساتھ "وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَا تُہ " کا اضافہ کرے اور اگر "اَلسَّلاَمُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ " پھلے کھے تو مستحب ھے کہ اس کے بعد "اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَا تُہ " بھی کھے۔

مسئلہ۱۱۱۵اگر کوئی شخص نماز کا سلام کھنا بھول جائے اور اسے ایسے وقت یاد آئے جب ابھی نماز کی شکل ختم نہ ھوئی ھو اور اس نے کوئی ایسا کام بھی نہ کیا ھو جسے عمداًیا سھواًکرنے سے نماز باطل ھو جاتی ھے مثلاًقبلہ کی طرف پیٹھ کرنا، تو ضروری ھے کہ سلام کھے اور اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۱۱۱۶ اگر کوئی شخص نماز کا سلام کھنا بھول جائے اور اسے ایسے وقت یاد آئے جب اس نے کوئی ایسا کام کیا ھو جسے عمداً یا سھواً کرنے سے نماز باطل ھو جاتی ھے مثلاً قبلے کی طرف پیٹھ کرنا، تو اس کی نماز باطل ھے اور اگر ایسے وقت یاد آئے جب نماز کی شکل ختم ھو چکی ھو لیکن اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ھو جسے عمداًیاسھواً کرنے سے نماز باطل ھو جاتی ھو تو احتیاط کی بنا پر اس کی نمازباطل ھے۔

ترتیب

مسئلہ۱۱۱۷جو شخص جان بوجھ کو نماز کی ترتیب الٹ دے اس کی نماز باطل ھو جاتی ھے مثلا ً سورے کو الحمد سے پھلے پڑھ لے، لیکن اگر ترتیب دو رکن کے علاوہ کسی چیز میں‌الٹی ھو اور وہ شخص بھی جاھل قاصر ھو تو اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۱۱۱۸اگر کوئی شخص نماز کا کوئی رکن بھول کر اس کے بعد کا رکن انجام دے دے مثلاً رکوع کرنے سے پھلے دو سجدے کر لے تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۱۱۹ اگر کوئی شخص نماز کا کوئی رکن بھول جائے اور اس کے بعد والی ایسی چیز انجام دے دے جو رکن نہ ھو مثلاً اس سے پھلے کہ دو سجدے کرے تشھد پڑ ھ لے، تو ضروری ھے کہ رکن بجالائے اور جو کچھ بھول کر اس سے پھلے پڑھا تھا اسے دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ۱۱۲۰ اگر کوئی شخص ایک ایسی چیز بھول جائے جو رکن نہ ھو اور اس کے بعد کا رکن بجالائے مثلاً الحمد بھول جائے اور رکوع میں چلا جائے تو اس کی نماز صحیح ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۱۲۱ اگر کوئی شخص ایک ایسی چیز بھول جائے جو رکن نہ ھو اور اس چیز کو بجالائے جو اس کے بعد ھو اور وہ بھی رکن نہ ھو مثلاً الحمدبھول جائے اور سورہ پڑھ لے، تو ضروری ھے کہ جو چیز بھول گیا ھو اسے بجا لائے اور اس کے بعد وہ چیزجو بھول کر پھلے پڑھ لی ھو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ۱۱۲۲اگر کوئی شخص پھلا سجدہ اس خیال سے بجالائے کہ دوسرا سجدہ ھے یا دوسرا سجدہ اس خیال سے بجالائے کہ پھلا سجدہ ھے تو اس کی نماز صحیح ھے اور اس کا پھلا کیا ھو سجدہ،پھلا اور بعدمیں کیا ھو اسجدہ، دوسرا سجدہ شمار ھو گا۔

موالات

مسئلہ۱۱۲۳ضروری ھے کہ انسان نماز موالات کے ساتھ پڑھے یعنی نماز کے افعال مثلاً رکوع،سجود او رتشھد تسلسل کے ساتھ انجام دے اور ان کے درمیان اتنا فاصلہ نہ ڈالے کہ نماز کی شکل ختم ھو جائے، اسی طرح جو چیز بھی نماز میں پڑھے معمول کے مطابق تسلسل سے پڑھے اور اگر ان کے درمیان اتنا فاصلہ ڈالے کہ اسے نماز پڑھنا نہ کھا جائے تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۱۲۴اگر کوئی شخص نماز میں جان بوجھ کر حروف یا الفاظ کے درمیان اتنا فاصلہ دے کہ لفظ کی شکل یا الفاظ کی جملہ بندی ھی ختم ھو جائے تو اس کی نماز باطل ھے،مگر یہ کہ وہ جاھل قاصر ھو اور فاصلہ اس قدر ھو کہ نماز کی شکل ختم نہ ھو اور تکبیرۃالاحرام میں بھی نہ ھو۔

اور اگر بھولے سے حروف یا الفاظ کے درمیان فاصلہ دے اور فاصلہ اتنا نہ ھو کہ نماز کی شکل ختم ھوجائے اور تکبیرۃالاحرام میں بھی نہ ھو تو چنانچہ اگر وہ بعد والے رکن میں مشغول نہ ھو ا ھو تو ضروری ھے کہ ان حروف یا الفاظ کو معمول کے مطابق دوبارہ پڑھے اور اگر ان کے بعد کوئی چیز پڑھ چکا تھا تو اسے دوبارہ پڑھے اور اگر بعد والے رکن میں مشغول ھو چکاھو تو اس کی نماز صحیح ھے اور اگر حروف یا جملوں کے بعد کوئی رکن نہ ھو جیسے کہ آخری رکعت کا تشھد،تو سلا م سے پھلے متوجہ ھونے کی صورت میں ضروری ھے کہ اس حصے اور اس کے بعد والی چیز کو دوبارہ پڑھے اور سلام کے بعد متوجہ ھو نے کی صورت میں اس کی نماز صحیح ھے۔

اور اگر سلام کے حروف یا الفاظ میں اس قدر فاصلہ دے کہ موالات ختم ھو جائے تو اس کا حکم وھی ھے جو سلام بھول جانے کے سلسلے میں مسئلہ نمبر" ۱۱۱۵"اور"۱۱۱۶"میں بیا ن کیا گیا ھے۔

مسئلہ۱۱۲۵رکوع وسجود کو طول دینا اور بڑی سورتیں پڑھنا موالات کو نھیں توڑتا۔

قنوت

مسئلہ۱۱۲۶تمام واجب اور مستحب نمازوں کی دوسری رکعت میں قرائت کے بعد اور رکوع سے پھلے قنوت پڑھنا مستحب ھے اور نمازشفع میں احوط یہ ھے کہ اسے"رجاء مطلوبیت" کی نیت سے پڑھے اور نمازِ وتر کے ایک رکعت ھونے کے باوجودرکوع سے پھلے قنوت پڑھنا مستحب ھے۔

نماز جمعہ کی ھر رکعت میں ایک قنوت، نماز آیات میں ۵قنوت، نماز عید فطر وقربان کی پھلی رکعت میں ۵اور دوسری رکعت میں ۴قنوت ھیں اور احتیاط واجب یہ ھے کہ عیدالفطر وقربان کی نماز وں میں قنوت ترک نہ کیا جائے۔

مسئلہ۱۱۲۷مستحب ھے کہ قنوت پڑھتے وقت ھاتھ چھرے کے سامنے اور ہتھیلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر آسمان کی طرف رکھے، انگوٹھوں کے علاوہ باقی انگلیوں کو آپس میںملائے اور نگاہ ہتھیلیوں پر رکھے۔

مسئلہ۱۱۲۸قنوت میں جو ذکر،دعا یا مناجات بھی انسان کی زبان پر آجائے چاھے ایک" سُبْحَانَ اللّٰہِ " ھی ھو تو کافی ھے اور بہتر ھے کہ یہ کھے :

"لاٰاِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لاٰاِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَ مَا فِیْھِنَّ وَ مَا بَیْنَھُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

مسئلہ۱۱۲۹مستحب ھے کہ انسان قنوت بلند آواز سے پڑھے، لیکن جو شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رھا ھو اور امام جماعت اس کی آواز سن رھا ھو، اس کا بلند آواز سے قنوت پڑھنا مکروہ ھے۔

مسئلہ۱۱۳۰اگر کوئی شخص عمداًقنوت نہ پڑھے تو اس کی قضا نھیں ھے اور اگر بھول جائے اور رکوع کی حد تک جھکنے سے پھلے اسے یاد آجائے تو مستحب ھے کہ کھڑا ھو جائے اور قنوت

Presented by Ziaraat.Com

پڑھے او راگرکوع میں یاد آئے تو مستحب ھے کہ رکوع کے بعد قضا کرے اور اگر سجدے میں یا د آئے تو مستحب ھے کہ سلام کے بعد اس کی قضا کرے۔

نماز کا ترجمہ

۱۔سورہ حمد کا ترجمہ

بِسْمِ اللّٰہِ

شروع کرتا ھو ں اس ذات کے نام سے جس میں تمام کمالات یکجا ھیں، جو ھر قسم کے عیب ونقص سے منزّہ ھے اور عقل جس میں متحیّر ھے۔

اَلرَّحْمٰنِ

جس کی رحمت وسیع او ر بے انتھا ھے، جواس دنیا میں صاحبان ایمان اور کفار دونوں کے لئے ھے۔

اَلرَّحِیْمِ

جس کی رحمت ذاتی، ازلی اور ابدی ھے،جوآخرت میں صرف صاحبان ایمان کے لئے ھے۔

اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

تعریف صرف اللہ کے لئے ھے جو عالمین کا پالنے والاھے۔

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(اس کا ترجمہ کیا جا چکا ھے)

مٰالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ

جو روز جزا کا مالک وحاکم ھے۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

ھم صرف تیری ھی عبادت کرتے ھیں اور صرف تجہ ھی سے مددکے طلبگار ھیں۔

اِھْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

ھمیں راہِ راست کی جانب ھدایت فرما۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

ان لوگوں کے راستے کی جانب جنھیں تو نے نعمت عطا کی ھے(جو انبیاء،ان کے جانشین، شھداء،صدیقین اور خدا کے شایستہ بندے ھیں)۔

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلاَ الضَّآلِّیْنَ

نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر غضب ھوا اور نہ ان کا راستہ جو گمراہ ھیں۔

۲۔سورہ اخلاص کا ترجمہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس کا ترجمہ کیا جا چکا ھے۔

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

اے محمد ((ص)) آپ کہہ دیجئے کہ وہ خدا یکتا ھے۔

اَللّٰہُ الصَّمَدُ

وہ خدا جو تمام موجودات سے بے نیاز ھے اور تمام موجودات اس کے محتاج ھیں۔

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ

نہ اس کی کوئی اولاد ھے اور نہ ھی وہ کسی کی اولاد ھے۔

وَلَمْ یَکُنْ لَہ کُفُوًا اَحَدٌ

کوئی بھی اس کی برابری کرنے والا نھیں۔

Presented by Ziaraat.Com

۳.رکوع، سجود اور دیگر اذکار کا ترجمہ

سُبْحَانَ رَبّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ

میرا عظیم پروردگار ہر عیب ونقص سے پاک ومنزہ ہے اور میں اس کی ستائش میں مشغول ہوں۔

سُبْحَانَ رَبّیَ الاَعْلیٰ وَبِحَمْدِہٖ

میرا پروردگار تمام موجودات سے بالاتر ہے اور ہر عیب ونقص سے پاک ومنزہ ہے اور میں اس کی ستائش میں مشغول ہوں۔

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

خدا ہر حمدوثنا کرنے والے کی ستائش کو سنے اور قبول کرے۔

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

میں اس خدا سے معافی کا طلب گار ہوں جو میرا پالنے والا ہے اور جس کی طرف مجھے لوٹنا ہے۔

بِحَوْلِ اللّٰہِ وَ قُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ

میں اللہ تعالیٰ کی مدد اور قوت سے اٹھتا اور بیٹھتا ہوں۔

۴.قنوت کا ترجمہ

لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ

کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے جو صاحب حلم وکرم ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے جو بلند مرتبہ وبزرگ ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰاتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ

پاک ومنزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں اور سات زمینوں کا پروردگار ہے۔

وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

وہ ہر اس چیزکا پروردگار ہے جو آسمانوں اور زمینوں میں‌اور ان کے مابین موجودہے،وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حمد وثنا اس اللہ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

۵.تسبیحات اربعہ کا ترجمہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ پاک ومنزہ ہے اور حمد وثنا اسی کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اوروہ اس سے بہت بلند ہے کہ اس کی توصیف کی جائے۔

۶.تشہد اور سلام کا ترجمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

حمدوثنا صرف اللہ کے لئے ہے اور میں گواہی دیتا ہو ں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود وخدا نہیں جو یکتا اورلا شریک ہے۔

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ((ص))اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ! محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما۔

Presented by Ziaraat.Com

وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہ وَارْفَعْ دَرَجَتَہ

پیغمبر کی شفاعت قبول فرما اور ان کا درجہ بلند فرما۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہ

اے پیغمبر آپ پر درود وسلام ہو اور آپ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ

اللہ کی طرف سے ہم نماز پڑھنے والوں او ر اس کے تمام صالح بندوں پر سلامتی ہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

تم پر خدا کی طرف سے درودوسلام اور رحمت و برکت ہو۔(اور یہاں''تم''سے مراد اس لفظ کے حقیقی معنی ہیں اگرچہ بعض روایات کے مطابق اس سے مراد دائیں بائیں جانب کے فرشتے اور مومنین ہیں)

تعقیباتِ نماز

مسئلہ۱۱۳۱مستحب ہے کہ نماز پڑھنے کے بعد انسان کچھ دیر کے لئے تعقیبات یعنی ذکر، دعا اور قرآن مجید پڑھنے میں مشغول رہے اوربہتر یہ ہے کہ اپنی جگہ سے حرکت کرنے اور وضو، غسل یا تیمم باطل ہونے سے پہلے، روبہ قبلہ ہو کر تعقیبات پڑھے۔تعقیبات کا عربی میں پڑھنا ضروری نہیں لیکن بہتر ہے کہ دعاؤں کی کتب میں بتلائی گئی دعاؤں کو پڑھے۔

تسبیح حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ان تعقیبات میں سے ہے جن کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ یہ تسبیح اس ترتیب سے پڑھنی چاہیے:۳۴مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اس کے بعد۳۳مرتبہ اَلحَمْدُ لِلّٰہِ اور اس کے بعد ۳۳مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ۔

مسئلہ۱۱۳۲انسان کے لئے مستحب ہے کہ نماز کے بعد سجدہ شکر بجالائے اور اتنا کافی ہے کہ شکر کی نیت سے پیشانی زمین پر رکھے، لیکن بہتر ہے کہ سومرتبہ،تین مرتبہ یا ایک مرتبہ شُکْرًاًلِلّٰہِ یا عَفْوًا کہے اور یہ بھی مستحب ہے کہ جب بھی انسان کو کوئی نعمت ملے یا مصیبت ٹل جائے سجدہ شکر بجالائے۔

پیغمبر اکرم(ص) پر صلوات

مسئلہ۱۱۳۳جب بھی انسان حضرت رسول اکرم(ص) کا اسم مبارک مثلاًمحمد(ص) اور احمد(ص)یا آنحضرت کا لقب وکنیت مثلاًمصطفی(ص)اور ابوالقاسم(ص)زبان سے ادا کرے یا سنے تو خواہ وہ نماز میں ہی کیوں نہ ہو مستحب ہے کہ صلوات بھیجے۔

مسئلہ۱۱۳۴حضرت رسول اکرم(ص) کا اسم مبارک لکھتے وقت مستحب ہے کہ انسان صلوات بھی لکھے اور بہتر ہے کہ جب بھی آنحضرت(ص) کو یاد کرے تو صلوات بھیجے۔

مبطلات نماز

مسئلہ۱۱۳۵بارہ چیزیں نماز کو باطل کر دیتی ہیں اور انہیں مبطلاتِ نمازکہتے ہیں :

۱) نماز کے دوران نماز کے شرائط میں سے کوئی شرط ختم ہو جائے مثلاًنماز پڑھتے وقت اسے معلوم ہو جائے کہ جس کپڑے سے اس نے شرمگاہ کو چھپا رکھا ہے وہ غصبی ہے۔

۲) انسان نماز کے دوران عمداًیا سہواً یا مجبوری سے کسی ایسی چیز سے دو چار ہو جو وضو یا غسل کو باطل کر دیتی ہے مثلاًاس کا پیشاب خارج ہو جائے۔البتہ جو شخص اپنے آپ کو پیشاب یا پاخانہ خارج ہونے سے محفوظ نہ رکہ سکتا ہو اور حالت نماز میں‌اس سے پیشاب یا پاخانہ خارج ہو جائے تو اگر اس نے احکام وضومیں بیان شدہ طریقے پر عمل کیا ہو تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی اسی طرح اگر حالت نماز میں مستحاضہ عورت کو خون آجائے تو اگر وہ مستحاضہ کے لئے معین شدہ طریقے کے مطابق عمل کرتی رہی ہے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ۱۱۳۶جس شخص کو بے اختیار نیند آجائے اگر اسے یہ معلوم نہ ہو کہ نیند حالت نماز میں‌آگئی تھی یا اس کے بعد تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۱۳۷اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ وہ اپنی مرضی سے سویا تھا لیکن شک کرے کہ نماز کے بعد سویا تھا یا نماز کی حالت میں یہ بھول گیا تھا کہ نماز پڑھ رہا ھے اور سو گیا تھا تو اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۱۱۳۸اگر کوئی شخص حالت سجدہ میں نیند سے بیدار ہو اور شک کرے کہ یہ آخری سجدہ ھے یا سجدہ شکر تو ضروری ھے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

۳) انسان نماز کا حصہ سمجھتے ہوئے ہاتھوں کو ایک دوسرے پر رکھے مگر یہ کہ جاھل قاصر ہو۔اسی طرح اگر بندگی کی نیت سے ھاتھ باندھے تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر نماز باطل ھے مگر یہ کہ وہ جاھل قاصر ہو۔

مسئلہ۱۱۳۹اگر کوئی شخص بھول کر، مجبوری سے،تقیہ کی وجہ سے یا کسی اور کام کے لئے مثلاًھاتھ کو کھجانے کے لئے ھاتھ پر ھاتھ رکھے تو کوئی حرج نھیں۔

۴) الحمد پڑھنے کے بعد دعا کے ارادے کے بغیر یا نماز کا حصہ سمجھتے ہوئے آمین کھے بلکہ دعا کے ارادے سے بھی آمین کھنا محل اشکال ھے، لیکن اگر جاھل قاصر ہو یا غلطی یا تقیہ کی وجہ سے آمین کھے تو کوئی حرج نھیں۔

۵) جان بوجھ کر قبلہ کی طرف پشت کر لے یا قبلے کی دائیں یا بائیں جانب گھوم جائے بلکہ اگر جان بوجھ کر اتنی مقدار میں گھومے کہ لوگ اسے روبہ قبلہ نہ کھیں خواہ وہ داھنی یا بائیں سمت تک نہ بھی پھنچا ہو، اس کی نماز باطل ھے۔

جھاں تک بھول چوک کا تعلق ھے تو اگر داھنی یا بائیں سمت تک نہ پھنچا ہو تو اس کی نماز صحیح ھے اور اگر پھنچ جائے اور اسے یاد آجائے تو اس صورت میں کہ نماز کا وقت خواہ ایک رکعت کے برابر ھی سھی، باقی ہوتو ضروری ھے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور اگر اتنا وقت باقی نہ ہو یا نماز کا وقت گزرنے کے بعد یاد آئے تو اس نماز کی قضا نھیں ھے۔ البتہ اگر پشت قبلہ کی جانب ہو گئی ہو تو احتیاط واجب یہ ھے کہ نماز قضا کرے۔

مسئلہ۱۱۴۰اگر کوئی شخص جان بوجہ کر اپنا سر اتنا گھمائے کہ وہ قبلہ کی دائیں یا بائیں طرف یا اس سے زیادہ مڑ جائے تو اس کی نماز باطل ھے، لیکن اگر اتنا گھمائے کہ لوگ یہ نہ کھیں کہ قبلہ سے مڑگیا ھے تو اس کی نماز باطل نھیں ھے اور اگر اتنا گھمائے کہ لوگ یہ کھیں کہ قبلہ سے منحرف ہو گیا ھے لیکن دائیں یا بائیں طرف نہ پھنچا ہو تو اگر ایسا کرنا جان بوجہ کر ہو تو نماز باطل ھے اور اگر بھول کر ہو تو نماز صحیح ھے۔

اور اگر بھول کر سر اتنا گھمائے کہ دائیں یا بائیں طرف پھنچ جائے اور اسے یاد آجائے تو اگر نماز کا وقت خواہ ایک رکعت کے برابر ھی سھی، باقی ہو تو احتیا ط واجب کی بنا پر نماز دوبارہ پڑھے اور اگر اتنا وقت باقی نہ ہو یا نماز کا وقت گزرنے کے بعد یاد آئے تو اس نماز کی قضا نھیں ھے اور اگر بھولے سے سر کو پشت بقبلہ کر لیا ہو تو احتیاط واجب یہ ھے کہ نماز قضا کرے۔

۶) عمداً دو یا دو سے زیادہ حروف پر مشتمل کوئی ایسی بات کرے جس کے کوئی معنی ہوں چاھے اس معنی کا ارادہ بھی کیا ہو یا نھیں، مگر یہ کہ وہ جاھل قاصر ہو تو اس کی نماز صحیح ھے۔ اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر اگر دو یا دو سے زیادہ حروف پر مشتمل کوئی ایسی بات کرے جس کے کوئی معنی نہ ہوں تو بھی نمازباطل ھے۔ھاں، ان تمام صورتوں میں بھول کر بات کرنے میں کوئی حرج نھیں،لیکن ضروری ھے کہ دو سجدۂ سھو بجا لائے۔

مسئلہ۱۱۴۱ اگر کوئی شخص ایسا لفظ کھے جس میں ایک ھی حرف ہو چنانچہ اگر وہ لفظ معنی رکھتا ہو مثلاً”ق“ کہ جس کے عربی زبان میں”حفاظت کرو“ کے معنی ھیںتو اس صورت میں کہ وہ اس معنی کا قصد بھی رکھتا ہو،اس کی نماز باطل ھے۔اسی طرح اگر اس لفظ کے معنی جانتا ہو چاھے اس معنی کا قصد نہ رکھتا ہو یا اس کے کوئی معنی ھی نہ ہوں تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۱۴۲نماز کی حالت میں کھانسنے او رڈکار لینے میں کوئی حرج نھیں ھے اور نماز کی حالت میں جان بوجہ کر آہ وزاری کرنا نماز کو باطل کر دیتا ھے مگر یہ کہ وہ جاھل قاصر ہو۔

مسئلہ۱۱۴۳اگر ایک شخص کوئی لفظ ذکر کے قصد سے کھے مثلاًذکر کے قصد سے اللّٰہ اکبر کھے اور اسے کہتے وقت آواز بلند کرے تاکہ دوسرے کو کسی چیز کی طرف متوجہ کرے تو اس میں کوئی حرج نھیں لیکن اگر کسی کو کوئی چیز سمجھانے کی نیت سے کھے یا سمجھانے اور ذکر دونوں کی

Presented by Ziaraat.Com

نیت سے کہے تو اس کی نمازباطل ہے، مگر یہ کہ وہ جاہل قاصر ہو اور وہ ذکر تکبیرۃ ا لاحرام نہ ہو۔ہاں، اگر کوئی لفظ ذکر کے قصد سے کہے لیکن یہ قصد کوئی بات کسی کو سمجھانے کی وجہ سے کیا ہو تو اس کی نماز باطل نہیں ہے۔

مسئلہ۱۱۴۴نماز میں ان چار آیتوں کے علاوہ جن میں سجدہ واجب ہے قرآن کی نیت سے،نہ کہ نمازکا حصہ ہونے کی نیت سے،قرآن پڑھنے میںکوئی حرج نہیں۔نیز نماز کی حالت میں دعا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میںدعا نہ کرے۔

مسئلہ۱۱۴۵اگر کوئی شخص نماز کا جز ہونے کی نیت کے بغیر جا ن بوجھ کر یا احتیاط کے طور پر الحمد، سورہ یا اذکار نماز کے کسی حصے کی تکرار کرے تو کوئی حرج نہیں لیکن وسوسہ کی وجہ سے چند دفعہ تکرار کرے حر ام تو ہے لیکن اس کی وجہ سے نمازکا باطل ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ۱۱۴۶انسان کے لئے ضروری ہے کہ نماز کی حالت میں کسی کو سلام نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا شخص اسے سلام کرے تو ضروری ہے کہ اسے اسی طریقے سے جواب دے مثلاًاگر وہ ”سلام علیکم“کہے تو جواب میں یہ شخص بھی”سلام علیکم“ کہے مگر”علیکم السلام“کے جواب میں احتیا ط واجب یہ ہے کہ”سلام علیکم“ ہی کہے۔

مسئلہ۱۱۴۷انسان کے لئے ضروری ہے کہ خواہ وہ نمازکی حالت میں ہو یا نہ ہو سلام کا جواب فورا ًاس طرح دے کہ عرفاً اسے جواب سلام کہا جائے اور اگر جان بوجھ کر یا بھولے سے جواب دینے میں اتنی دیر کرے کہ اسے جواب سلام نہ سمجھا جائے تو اگر وہ نماز کی حالت میں ہو تو ضروری ہے کہ جواب نہ دے اور اگر حالت نمازمیں نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں۔

مسئلہ۱۱۴۸سلام کا جواب اس طرح دینا ضروری ہے کہ سلام کرنے والا سن لے، لیکن اگر سلام کرنے والا بہرا ہو یا سلام کرتا ہو ا تیزی سے گزر جائے تو عام طریقے سے اس کا جواب دینا کافی ہے۔

مسئلہ۱۱۴۹ضروری ہے کہ نمازی سلام کے جواب کو احترا م کی نیت سے کہے،اگر چہ دعا کا قصد کر لینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۱۱۵۰اگر نامحرم عورت یامرد یا ممیز بچہ یعنی وہ بچہ جو اچھے برے کی تمیز کر سکتا ہو، نماز ی کو سلام کرے تو ضروری ہے کہ نمازی اس سلام کا جواب دے او راگر عورت”سلام علیک“کہہ کر سلام کرے تو احتیا ط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ نمازی”سلام علیک“ کہے اور”کاف “کو زیر یا زبر نہ دے۔

مسئلہ۱۱۵۱اگر نمازی سلام کا جواب نہ دے تو اگرچہ اس نے گناہ کیا ہے لیکن اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ۱۱۵۲اگر کوئی شخص نماز ی کو اس طرح غلط سلام کرے کہ اسے سلام سمجھا جائے تو اس کا جواب دینا واجب ہے اور احتیا ط واجب یہ ہے کہ اس سلام کا جواب صحیح دیا جائے لیکن اگر وہ سلام ہی نہ سمجھا جائے تو اس کا جواب دینا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ۱۱۵۳کسی ایسے شخص کے سلام کا جواب دینا جو مذاق اور تمسخر کے طور پر سلام کرے واجب نہیں۔جب کہ احتیاط واجب کی بنا پر غیر مسلم مرد اور عورت کے سلام کا جواب دینا ضروری ہے اور ان کے جواب میں انسان لفظ”سلام“ یا لفظ ”علیک“پر اکتفا کرے اگرچہ احوط یہ ہے کہ جواب میں فقط لفظ ”علیک“کہے۔

مسئلہ۱۱۵۴اگر کوئی شخص چند افراد کو سلام کرے تو ان سب پر سلام کا جواب دینا واجب ہے لیکن اگر ان میںسے ایک شخص بھی جواب دے دے تو کافی ہے۔

مسئلہ۱۱۵۵اگر کوئی شخص چند افراد کو سلام کرے لیکن جسے سلام کرنے کا ارادہ نہ ہو وہ جواب دے دے تو باقی افراد کی ذمہ داری ختم نہیں ہوتی۔

مسئلہ۱۱۵۶اگر کوئی شخص چند افراد کو سلام کرے اور ان میں سے جو شخص نماز میں مشغول ہو وہ شک کرے کہ سلام کرے والے کا ارادہ اسے بھی سلام کرنے کا تھا یا نہیں تو ضروری ہے کہ جواب نہ دے اور اگر نمازپڑھنے والے کویقین ہو کہ اس شخص کا ارادہ اسے بھی سلام کرنے کا تھا لیکن کوئی شخص سلام کا جواب دے دے تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے، لیکن اگر نماز پڑھنے والے کو معلوم ہو کہ سلام کرنے والے کا ارادہ اسے بھی سلام کرنے کا تھا اور کوئی دوسرا جواب نہ دے تو ضرور ی ہے کہ وہ نمازی سلام کا جواب دے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۱۵۷سلام کرنا مستحب ہے اور روایات میں تاکید کی گئی ہے کہ سوار پیدل کو،کھڑا ہو ا شخص بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

مسئلہ۱۱۵۸اگر دو شخص آپس میںایک دوسرے کو سلام کریں تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ ان میںسے ہر ایک دوسرے کے سلام کا جواب دے۔

مسئلہ۱۱۵۹نماز کی حالت کے علاوہ مستحب ہے کہ انسان سلام کا جواب اس سے بہتر الفاظ میں دے مثلاً اگر کوئی شخص''سلام علیکم''کہے تو جواب میں''سلام علیکم ورحمۃاللّٰہ''کہے۔

۷) آواز کے ساتھ جان بوجھ کر ہنسے مگر یہ کہ وہ جاھل قاصر ہو اور اگر جان بوجھ کر بغیر آواز سے یا سہو اً آواز کے ساتھ ہنسے تو اس کی نماز میں کوئیحرج نہیں ہے۔

مسئلہ۱۱۶۰اگر ہنسی کی آواز روکنے کی وجہ سے کسی شخص کی حالت بدل جائے مثلاًاس کا رنگ سرخ ہو جائے تو نماز کو دہرانا ضروری نہیں مگر یہ کہ کوئی اور مانع پیش آجائے مثلاًنماز کی شکل ہی ختم ہو جائے۔

۸) احتیاط واجب کی بنا پر دنیاوی کاموں کے لئے گریہ کرنا مگر یہ کہ وہ جاھل قاصر ہو اور اگر خوف خدا یا آخرت کے لئے روئے تو یہ بہترین اعمال میں سے ہے۔

۹) کوئی بھی ایسا کام کرنا جس سے نماز کی شکل اس طرح تبدیل ہو جائے کہ پھر عرفاً اسے نماز پڑھنا نہ کہا جاسکےمثلاًاچھلنا،کودنا وغیر ہ چاھے عمداًھویا بھولے سے، لیکن اس کام میں کوئی حرج نہیں جس سے نماز کی شکل تبدیل نہ ہو تی ہو مثلاًھاتھ سے اشارہ کرنا۔

مسئلہ۱۱۶۱ اگر کوئی شخص نماز کے دوران اتنی دیر خاموش ہو جائے کہ اسے نماز پڑھنا نہ کہا جاسکے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ۱۱۶۲اگر کوئی شخص نمازکے دوران کوئی کام کرے یا کچھ دیر خاموش رہے او ر شک کرے کہ اس کی نماز ٹوٹ گئی یا نہیں تو ضروری ہے کہ نماز کو دہرائے،اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز پوری کرے اور پھر دوبارہ پڑھے۔

۱۰) کھانا اور پینا پس اگر کوئی شخص نماز کے دوران اس طرح کھا ئے یاپیئے کہ لوگ اسے نمازپڑھنا نہ کہیں تو خواہ جان بوجھ کر ہو یا بھولے سے اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے، لیکن اگر اس طرح سے کھائے یا پیئے کہ اسے نماز پڑھنا کہا جائے تو اگر یہ کام جان بوجھ کر ہو تو احتیاط کی بنا پر نماز باطل ہے لیکن اگر جاھل قاصر ہو یا بھولے سے اس طرح کھائے پیئے تو کوئی حرج نہیںہے۔

اور جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اگر وہ صبح کی اذان سے پہلے نماز وتر پڑھ رہا ہو اور پیاسا ہو اور اسے ڈر ہو کہ نماز کو پورا کرتے ہوئے صبح ہو جائے گی تو اگر پانی اس کے سامنے دو تین قدم کے فاصلے پر ہو تو وہ پانی پی سکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ کوئی ایسا کام جو نماز کو باطل کر تا ہے مثلاًقبلے سے منہ پھیرنا،انجام نہ دے۔

مسئلہ۱۱۶۳اگر کوئی شخص نماز کے دوران منہ یا دانتوں کے درمیان میں رہ جانے والی غذا نگل لے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی۔ اسی طرح اگر مصری،چینی یا ان ہی جیسی کوئی چیز منہ میں رہ گئی ہو اور نماز کی حالت میں آہستہ آہستہ گھل کر پیٹ میں چلی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۱) نماز ی دو رکعتی مثلاًصبح و مسافر کی نماز یا تین رکعتی نماز کی رکعتوں یا چار رکعتی نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کے بارے میں شک کرے جب کہ نماز پڑھنے والا شک کی حالت پر باقی بھی رہے۔

۱۲) جان بوجھ کر یا بھولے سے نماز کے واجبات رکنی میں سے کسی کو کم کر دے یا جان بوجھ کر کسی واجب غیر رکنی کو کم یا زیادہ کر دے مگر یہ کہ وہ جاھل قاصر ہو۔اسی طرح اگر رکوع یا ایک ہی رکعت کے دو سجدے عمداًیا سہواًزیادہ کردے تو اس کی نماز باطل ہے لیکن تکبیرۃالاحرام کو بھول کر زیادہ کرنا نماز کو باطل نہیں کرتا۔ بلکہ اگر جاھل قاصر جان بوجھ کر تکبیرۃالاحرام زیادہ کر دے تو بھی اس کی نماز کا باطل ہو نا محل اشکال ہے۔

مسئلہ۱۱۶۴اگر نماز کے بعد شک کرے کہ دوران نماز اس نے نمازکو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا تھا یا نہیں تو اس کی نماز صحیح ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

وہ چیزیں جو نماز میں مکروہ ھیں

مسئلہ۱۱۶۵نماز میں اپنا چھرہ دائیں یا بائیں جانب اتنا موڑنا کہ لوگ یہ نہ کھیں کہ اس نے اپنا منہ قبلہ سے موڑ لیا ھے مکروہ ھے، ورنہ جیسا کہ بیان ھو چکا ھے اس کی نماز باطل ھے۔

یہ بھی مکروہ ھے کہ کوئی شخص نماز میں اپنی آنکھیں بند کر ے یا دائیں اور بائیں طرف گھمائے،اپنی داڑھی اور ھاتھوں سے کھیلے،انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرے،تھوکے یا قرآن مجید یا کسی اور کتاب یاانگوٹھی کی تحریر کو دیکھے۔

یہ بھی مکروہ ھے کہ الحمد،سورہ اور ذکر پڑھتے وقت کسی کی بات سننے کے لئے خاموش ھو جائے بلکہ ھر وہ کام جو خضوع و خشوع کوختم کر دے مکروہ ھے۔

مسئلہ۱۱۶۶جب انسان کو نیند آرھی ھو یا جب اس نے پیشاب یا پاخانہ روک رکھا ھو نماز پڑھنا مکروہ ھے۔ اسی طرح نماز کی حالت میں ایسا تنگ موزہ پھننا بھی مکروہ ھے جو پاؤں کو دبا ے۔ان کے علاوہ دوسرے مکروھات بھی ھیں جو تفصیلی کتابوں میں بیا ن کئے گئے ھیں۔

وہ صورتیں جن میں واجب نماز توڑ ی جا سکتی ھے

مسئلہ۱۱۶۷اختیاری حالت میں واجب نماز کو توڑنا حرام ھے، لیکن مال کی حفاظت اور مالی یا جسمانی ضرر سے بچنے کے لئے نماز توڑنے میں کوئی حرج نھیں۔

مسئلہ۱۰۶۸اگر انسا ن کی اپنی جان کی حفاظت یا جس کی جان کی حفاظت واجب ھے یا ایسے مال کی حفاظت جس کی نگھداشت واجب ھے،نماز توڑے بغیر ممکن نہ ھو تو ضروری ھے کہ نماز توڑدے۔

مسئلہ۱۰۶۹اگر کوئی شخص وسیع وقت میں نماز پڑھنے لگے اور قرض خواہ اس سے اپنے قرض کا مطالبہ کرے اور وہ اس کا قرضہ نماز کے دوران اد ا کر سکتا ھو تو ضروری ھے کہ اسی حالت میں اس کا قرضہ ادا کر دے اور اگر بغیر نماز توڑے ممکن نہ ھو تو ضروری ھے کہ نماز کو توڑ کر اس کا قرضہ ادا کرے اور بعد میں نماز پڑھے۔

مسئلہ۱۱۷۰اگر نماز کے دوران معلوم ھو کہ مسجد نجس ھے، چنانچہ اگر وقت تنگ ھو تو ضرور ی ھے کہ نمازکوتمام کرے اور اگر وقت وسیع ھو اور مسجد پاک کرنے سے نماز نہ ٹوٹتی ھو تو ضروری ھے کہ نماز کے دوران اسے پاک کرے اور باقی نماز بعد میں پڑھے اور اگر نماز ٹوٹ جاتی ھو اور نماز کے بعد مسجد کو پاک کرنا ممکن ھو تو نماز توڑنا جائز نھیں ھے، لیکن اگر مسجد کا نجس رھنا مسجد کی بے حرمتی کا باعث ھو یا نماز کے بعد مسجد پاک کرنا ممکن نہ ھو تو ضروری ھے کہ نماز توڑ دے اور مسجد کو پاک کرنے کے بعد نماز پڑھے۔

مسئلہ۱۱۷۱جس شخص کے لئے نماز کا توڑنا ضروری ھو اگر وہ نماز مکمل کرے تو گنھگار ھونے کے باوجود اس کی نماز صحیح ھے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ھے کہ دوبارہ نماز پڑھے۔

مسئلہ۱۱۷۲اگر کسی شخص کو رکوع کی حد تک جھکنے سے پھلے یاد آجائے کہ وہ،اذان اور اقامت کھنا بھول گیا ھے اور نماز کا وقت وسیع ھو تو مستحب ھے کہ انھیں کھنے کے لئے نماز توڑدے۔ اسی طرح اگر اسے قرائت سے پھلے یاد آجائے کہ اقامت کھنا بھول گیا ھے۔

شکیاتِ نماز

شکیاتِ نمازکی ۲۳قسمیں ھیں۔ ان میں سے آٹھ قسمیں نماز کو باطل کر دیتی ھیں، اگرچہ ان میں سے بعض میں نماز کا باطل ھو نا احتیاط کی بنا پر ھے اور چھ اس قسم کے شک ھیں جن کی پرواہ نھیں کرنی چاھیے اور باقی نو قسم کے شک صحیح ھیں۔

وہ شک جو نماز کو باطل کر دیتے ھیں

مسئلہ۱۱۷۳نماز کو باطل کرنے والے شک یہ ھیں :

۱) دو رکعتی واجب نماز مثلاًصبح اور مسافر کی نماز کی رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک۔ البتہ مستحب نماز اور نمازاحتیا ط کی رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک نماز کو باطل نھیں کرتا۔

۲) تین رکعتی نماز کی رکعت کی تعداد کے بارے میں شک۔

۳) چار رکعتی نماز میں یہ شک کہ آیا ایک رکعت پڑھی ھے یا زیادہ۔

Presented by Ziaraat.Com

۴) چار رکعتی نماز میں دوسرے سجدے کا ذکر مکمل ہونے سے پہلے یہ شک کہ دو رکعتیں پڑھی ھیں یا زیادہ۔
۵) نماز کی رکعتوں میں یہ شک کہ معلوم ھی نہ ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھی ھیں۔
۶) دو اور پانچ یا دو اور پانچ سے زیادہ رکعتوں کے درمیان شک،لیکن اس شک میں احتیاط واجب یہ ھے کہ دو رکعت سمجھ کر نماز مکمل کر کے دوبارہ پڑھے۔
۷) تین اور چھ یا تین اور چھ سے زیادہ رکعتوں کے درمیان شک،لیکن اس شک میں احتیاط واجب یہ ھے تین رکعت پر بنا رکھ کر نماز مکمل کر کے دوبارہ پڑھے۔
۸) چار اور چھ یا چار اور چھ سے زیادہ رکعتوں کے درمیان شک، لیکن اس صورت میں احتیاط واجب یہ ھے کہ چار رکعت پر بنا رکھ کر نماز مکمل کر کے دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ۱۱۷۴اگر انسان کو نماز باطل کرنے والے شکوک میںسے کوئی شک پیش آئے تو ضروری ھے کہ جب تک اس کا شک پکا نہ ھوجائے غوروفکر کرے اور اس کے بعد اس کو اختیار ھے کہ نماز کو توڑ دے، مگر بہتر ھے کہ جب تک نمازکی صورت ختم نہ ھو جائے غورو فکر کرتا رھے۔

وہ شک جن کی پروا نھیں کرنی چاہئے

مسئلہ۱۱۷۵جن شکوک کی پروا نھیں کرنی چاھیے وہ یہ ھیں :
۱) اس چیز میں شک جس کے بجالانے کا وقت گزر گیا ھو مثلاًانسان رکوع میںشک کرے کہ اس نے الحمد پڑھی ھے یا نھیں۔
۲) سلام نماز کے بعد شک۔
۳) نماز کا وقت گزر جانے کے بعد کا شک۔
۴) کثیرالشک کا شک یعنی اس شخص کا شک جو بہت زیادہ شک کرتا ھو۔
۵) رکعتوں کی تعداد کے بارے میںامام جماعت کا شک جب کہ ماموم ان کی تعداد جانتا ھو اور اسی طرح ماموم کا شک جب کہ امام جماعت نماز کی رکعتوں کی تعداد جانتا ھو۔
۶) مستحب نمازوں اور نمازاحتیاط میں شک۔

۱.جس فعل کا موقع گزر گیا ھو اس میں شک کرنا

مسئلہ۱۱۷۶اگر نماز کے دوران کوئی شک کرے کہ نماز کے واجب افعال میں سے کوئی فعل انجام دیا ھے یا نھیں مثلاًالحمد پڑھی ھے یا نھیں اور اس کے بعد والے کام میںمشغول نھیں ھو اھو تو ضروری ھے کہ جس کے بجا لانے میں شک ھے اسے بجا لائے اور اگر اس کے بعد والے کام میں مشغول ھو چکا ھو مثلاًسورہ پڑھتے وقت شک کرے کہ الحمد پڑھی تھی یا نھیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ۱۱۷۷اگر نماز ی کوئی آیت پڑھتے وقت شک کرے کہ اس سے پہلے والی آیت پڑھی ھے یا نھیں یا جس وقت آیت کا آخری حصہ پڑھ رھا ھو شک کرے کہ اس کا پہلا حصہ پڑھا ھے یا نھیں تو ضروری ھے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ۱۱۷۸اگر نمازی رکوع یا سجود کے بعد شک کرے کہ ان کے واجب افعال مثلاًذکر پڑھنا اور اپنے بدن کو سکون کی حالت میں رکھنا،اس نے انجام دئے ھیں یا نھیں تو ضروری ھے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ۱۱۷۹اگر کوئی شخص سجدے میں جاتے ھوئے شک کرے کہ رکوع کیا یانھیں تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کے لئے ضروری ھے کہ واپس پلٹے او رکھڑ ا ھونے کے بعد رکوع بجا لائے اور نماز کو مکمل کرے، نیز نماز کا اعادہ بھی کرے،لیکن اگر شک یہ ھو کہ رکوع کے بعد کھڑا ھو ا تھا یا نھیں تو ضروری ھے کہ واپس پلٹ کر کھڑا ھو جائے اور اس کے بعدسجدے میںجائے اور نماز مکملکرے۔

مسئلہ۱۱۸۰اگر نمازی کھڑا ھوتے وقت شک کرے کہ سجدہ یا تشھد بجا لایا یا نھیں تو ضروری ھے کہ واپس پلٹے اور سجدہ یا تشھد بجا لائے۔

مسئلہ۱۱۸۱جو شخص بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھ رھا ھو اگر الحمد یا تسبیحات پڑھتے وقت شک کرے کہ سجدہ یا تشھد بجا لایا ھے یا نھیں تو ضروری ھے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر الحمد

Presented by Ziaraat.Com

یا تسبیحات میں مشغول ہونے سے پہلے شک کرے کہ سجدہ یا تشہد بجا لایا ھے یا نہیں تو چنانچہ وہ یہ نہ جانتا ہو کہ اس کی حالت مثلاً "بیٹھنا "آیا قیا م کے بدلے میں ھے یا نہیں تو ضروری ھے کہ واپس پلٹے اور جس چیز کے بارے میں شک تھا اسے بجا لائے او ر اگر یہ جانتا ہو کہ یہ "بیٹھنا "قیام کے بدلے میں ھے تو اگر شک تشہد کے بارے میں تھا تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ قربت مطلقہ، یعنی وجوب یا استحباب کے قصد کے بغیر بجالائے اور اس کی نماز صحیح ھے اور اگر شک سجدے کے بارے میں ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز کو مکمل کرے اور دوبارہ بجالائے۔

مسئلہ۱۱۸۲اگر نمازی شک کرے کہ نماز کا کوئی واجب رکن انجام دیا یا نہیں اور اس کے بعد والے فعل میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ھے کہ اسے بجا لائے مثلاًاگرتشھد پڑھنے سے پہلے شک کرے کہ دو سجدے بجا لایا ھے یا نہیں تو ضروری ھے کہ بجا لائے اور اگر بعد میں اسے یاد آجائے کہ وہ اس رکن کو انجا م دے چکا تھا تو اگر وہ رکن،رکوع یا دو سجدے ہوں تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۱۸۳اگر نمازی شک کرے کہ وہ اس عمل کو جو نماز کا رکن نہیں ھے بجا لایا ھے یا نہیں او راس کے بعد آنے والے فعل میں مشغول نہ ہو ا ہو تو ضروری ھے کہ اسے بجا لائے مثلاًاگر سورہ پڑھنے سے پہلے شک کرے کہ الحمد پڑھی ھے یا نہیں تو ضروری ھے کہ الحمد پڑھے اوراگر اسے انجام دینے کے بعد یاد آجائے کہ اسے پہلے ھی انجام دے چکا تھا تو اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۱۱۸۴اگر نمازی شک کرے کہ رکن بجا لایا ھے یا نہیں اور بعد والے فعل میں مشغول ہو چکا ہو تو ضروری ھے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے مثلاًتشھد پڑھتے وقت یہ شک کرے کہ دو سجدے بجا لایا ھے یا نہیں‌تو ضروری ھے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔اب اگر بعد میں اسے یاد آئے کہ اس رکن کو انجام نہیں دیا تھا تو اگر وہ رکن تکبیرة الاحرام ہو تو اس کی نماز باطل ھے خواہ وہ بعد والے رکن میں مشغول ہو چکا ہو یا نہیں اور اگر تکبیرة الاحرام کے علاوہ کوئی رکن ہو تو اگر وہ بعد والے رکن میں مشغول نہ ہو ا ہو تو ضروری ھے کہ اسے بجا لائے اور اگر بعد والے رکن میں‌مشغول ہو چکا ہو تو ا س کی نماز باطل ھے مثلاًاگر اسے اگلی رکعت کے رکوع سے پہلے یاد آجائے کہ دو سجدے بجا نہیں لایا ھے تو ضروری ھے کہ بجا لائے اور اگر رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۱۸۵اگر نمازی شک کرے کہ ایک غیر رکنی عمل بجا لایا ھے یا نہیں اور اس کے بعد والے عمل میں مشغول ہو چکا ہو تو ضروری ھے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے مثلاًجس وقت سورہ پڑھ رہا ہو شک کرے کہ الحمد پڑھی ھے یا نہیں تو ضروری ھے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر اسے کچھ دیر میں یاد آجائے کہ اس عمل کو انجام نہیں دیا تھا اور ابھی بعد والے رکن میں مشغول نہ ہو ا ہو تو ضروری ھے کہ اس عمل کو بجا لائے اور اگر بعد والے رکن میں مشغول ہو چکا ہو تو اس کی نماز صحیح ھے۔اس بنا پر مثلاًاسے قنوت میں یاد آجائے کہ اس نے الحمد نہیں پڑھی تھی تو ضروری ھے کہ پڑھے اور اگر یہ بات اسے رکوع میں یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۱۱۸۶اگر نمازی شک کرے کہ اس نے نماز کا سلام پڑھا ھے یا نہیں‌تو اگر وہ دوسری نماز پڑھنے میں مشغول ہو چکا ہو یا کوئی ایسا کام انجام دینے کی وجہ سے جو نماز کی صورت ھی ختم کر دیتا ھے،حالت نماز سے خارج ہو گیا ہو تو ضروری ھے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر ان صورتوں سے پہلے شک کرے تو ضروری ھے کہ سلام نماز پڑھے خواہ وہ تعقیبات نماز میں مشغول ہو چکا ہو۔ہاں، اگر شک یہ ہو کہ سلا م صحیح پڑھا ھے یا نہیں تو کسی بھی صورت میں اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

۲۔سلام کے بعد شک کرنا

مسئلہ۱۱۸۷اگر نمازی نماز کے سلام کے بعد شک کرے کہ اس کی نمازصحیح تھی یا نہیں مثلاً وہ شک کرے کہ آیا اس نے رکوع کیا تھا یا نہیں یا چار رکعتی نماز کے سلام کے بعد شک کرے کہ آیا چار رکعت پڑھی ھے یا پانچ رکعت،تو ضروری ھے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مشہور علما نے فرمایاھے : "اگرنماز ی کے شک کی دونوں صورتیں صحیح نہ ہو ں مثلاًسلام کے بعد نمازی شک کرے کہ آیا تین رکعت پڑھی ھے یا پانچ رکعت،تو اس کی نمازباطل ھے"۔لیکن یہ حکم اشکال سے خالی نہیں اور احتیا ط واجب یہ ھے کہ اس صورت میں ایک رکعت کا اضافہ کرے او ر نماز کے سلام کے بعد دو سجدۂ سہو بجا لائے اور نماز دوبارہ پڑھے۔

Presented by Ziaraat.Com

۳. وقت کے بعد شک کرنا

مسئلہ۱۱۸۸اگر کوئی شخص نماز کا وقت گزرنے کے بعد شک کرے کہ اس نے نماز پڑھی ہے یا نہیں یا اسے گمان ہو کہ نہیں پڑھی تو اس نماز کا پڑھنا ضروری نہیں، لیکن اگر وقت گزرنے سے پہلے شک کرے کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں تو خواہ گمان کرے کہ پڑھ چکا ہے پھر بھی ضروری ہے کہ نماز پڑھے۔

مسئلہ۱۱۸۹اگر کوئی شخص وقت گزرنے کے بعد شک کرے کہ اس نے نماز صحیح پڑھی ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ۱۱۹۰اگر نماز ظہر وعصر کا وقت گزر جانے کے بعد نماز ی جانتا ہو کہ اس نے چار رکعت نمازتو پڑھی ہے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ ظہر کی نیت سے پڑھی ہے یا عصر کی نیت سے تو ضروری ہے کہ چار رکعت قضانماز اس نماز کی نیت سے پڑھے جو اس پر واجب ہے۔

مسئلہ۱۱۹۱ اگر مغرب اور عشا کی نمازکا وقت گزر جانے کے بعد نماز ی جانتا ہوکہ اس نے ایک نماز پڑھی ہے لیکن وہ یہ نہ جانتا ہو کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہے یا چار رکعت تو ضروری ہے کہ وہ مغرب اور عشا دونوں نمازوں کی قضاکرے۔

۴.کثیرالشک کا شک کرنا

مسئلہ۱۱۹۲کثیر الشک وہ شخص ہے جسے عرفاً زیادہ شک کرنے والا کہا جائے اور جس شخص کی حالت یہ ہو کہ ہر تین پے در پے نمازوں میں کم از کم ایک مرتبہ شک کرتا ہو تو یہ شخص کثیرالشک ہے اور اگر زیادہ شک کرنا غصے،خوف یا پریشانی کی وجہ سے نہ ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ۱۱۹۳اگر کثیر الشک نماز کے اجزاء یا شرائط میں سے کسی چیز کی انجام دہی کے بارے میں شک کرے تو ضروری ہے کہ وہ یہی سمجھے کہ اسے انجام دے چکا ہے مثلاً اگر شک کرے کہ رکوع کیا ہے یا نہیں تو سمجھے کہ رکوع کرچکا ہے اور اگر کسی ایسی چیز کی انجام دہی کے بارے میں شک کرے جو مبطل نماز ہے مثلاًشک کرے کہ صبح کی نمازدو رکعت پڑھی ہے یا تین رکعت تو یہی سمجھے کہ نماز صحیح پڑھی ہے۔

مسئلہ۱۱۹۴جو شخص نماز کی کسی خاص چیز میں زیادہ شک کرتا ہو،اگر اس کے علاوہ کسی دوسری چیز میں شک کرے تو ضروری ہے کہ اس چیز میں شک کے احکام پر عمل کرے مثلاًجس شخص کو زیادہ تر شک یہ ہو تا ہو کہ سجدے کئے ہیں یا نہیں،اگر وہ رکوع بجا لانے میں شک کرے تو ضروری ہے کہ اس شک کے احکام پر عمل کرے یعنی اگر ابھی سجدے میں نہ گیا ہو تو رکوع کرے اور اگر سجدے میں چلا گیا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ۱۱۹۵جو شخص کسی مخصوص نماز مثلاً ظہر کی نماز میںزیادہ شک کرتا ہو اگر وہ عصر کی نمازمیں شک کرے تو ضروری ہے کہ شک کے احکام پر عمل کرے۔

مسئلہ۱۱۹۶جو شخص کسی مخصوص جگہ پر نماز پڑھتے وقت زیادہ شک کرتا ہو اگر وہ کسی دوسری جگہ نماز پڑھے اور اسے شک پیدا ہو تو ضروری ہے کہ شک کے احکام پر عمل کرے۔

مسئلہ۱۱۹۷اگر کسی شخص کو اس بارے میں شک ہو کہ وہ کثیر الشک ہو گیا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ شک کے احکام پر عمل کرے اور کثیر الشک کو جب تک یقین نہ ہو جائے کہ وہ عام لوگوں کی حالت پر لوٹ آیا ہے،اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ۱۱۹۸اگر کثیر الشک شک کرے کہ ایک رکن بجا لایا ہے یا نہیں اور وہ اس کی پروا نہ کرے او ر بعد میں اسے یاد آجائے کہ وہ رکن بجا نہیں لایا اور وہ رکن تکبیرۃ الاحرام ہو تو نماز باطل ہے خواہ بعد والے رکن میں مشغول ہو چکا ہو یا نہیں اور اگر تکبیرۃالاحرام کے علاوہ کوئی رکن ہو تو اور اگر وہ بعد والے رکن میں مشغول نہ ہو ا ہو تو ضروری ہے کہ اس رکن کو بجا لائے اور اگر بعد والے رکن میںمشغول ہو تو اس کی نمازباطل ہے۔مثلاً اگر شک کرے کہ رکوع کیا ہے یا نہیں اور پروا نہ کرے تو اگر دوسرے سجدے سے پہلے یا د آجائے تو ضروری ہے کہ وہ واپس پلٹے اور رکوع کرے اور اگر دوسرے سجدے میں یاد آئے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ۱۱۹۹اگر کثیرالشک کسی ایسے عمل کی انجام دہی کے بارے میں شک کرے جو رکن نہیں اور اس شک کی پروا نہ کرے اور بعد میں اسے یا د آئے کہ وہ عمل انجام نہیں دیا تھا اور اسے انجام

Presented by Ziaraat.Com

دینے کے مقام سے ابھی نہ گزرا ہو تو ضروری ہے کہ اسے انجا م دے او ر اگر اس مقام سے گزر گیا ہو تو اس کی نمازصحیح ہے مثلاًاگر شک کرے کہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں اور شک کی پروا نہ کرے مگر قنوت پڑھتے وقت اسے یاد آجائے کہ الحمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ الحمد پڑھے اور اگر رکوع میں یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۵۔پیش نماز اور مقتدی کا شک

مسئلہ۱۲۰۰اگر امام جماعت نماز کی رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک کرے مثلاً شک کرے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں او ر مقتدی کو یقین یا گمان ہو کہ مثلاًچار رکعتیں پڑھی ہیں اور وہ یہ بات امام جماعت کے علم میں لے آئے تو امام کے لئے ضروری ہے کہ نماز کو تما م کرے او رنماز احتیاط کا پڑھنا ضروری نہیں اور اگر امام کو یقین یا گمان ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں او ر مقتدی نماز کی رکعتوں کے بارے میں شک کرے تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

۶۔مستحب نمازمیں شک

مسئلہ۱۲۰۱ اگر کوئی شخص مستحب نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک کرے تو اگر شک کی زیادتی والی طرف نماز کو باطل کرتی ہو تو ضرور ی ہے کہ کم والی طرف پر بنا رکھے مثلاً اگر صبح کی نافلہ میںشک کرے کہ دو رکعت پڑھی ہے یا تین تو ضروری ہے کہ دو پر بنا رکھے اور اگر شک کی زیادتی والی طرف نماز کو باطل نہیںکرتی ہو مثلاًشک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہے یا ایک رکعت تو شک کی جس طرف عمل کرے اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ۱۲۰۲رکن کی کمی مستحب نمازوں کو باطل کر دیتی ہے لیکن رکن کا اضافہ اسے باطل نہیںکرتا،لہٰذا اگر مستحب نماز کے افعال میںسے کوئی فعل بھول جائے اور یہ بات اسے اس وقت یاد آئے جب وہ اس کے بعد والے رکن میںمشغول ہو چکا ہو تو ضروری ہے کہ اس فعل کو انجام دے اور دوبارہ اس رکن کو انجام دے مثلاًاگر رکوع کے دوران اسے یاد آئے کہ الحمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ واپس لوٹے اور الحمد پڑھے اور دوبارہ رکوع میں جائے۔

مسئلہ۱۲۰۳اگر کوئی شخص مستحبی نماز کے افعال میں کسی فعل کی انجام دھی کے بارے میں شک کرے خواہ وہ فعل رکنی ہو یا غیر رکنی چنانچہ اس کا موقع نہ گزرا ہو تو ضروری ہے کہ اسے انجام دے اور اگر موقع گزر گیا ہو تو اس کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ۱۲۰۴اگر کسی شخص کو دو رکعتی مستحب نماز میں تین یا تین سے زیادہ رکعت کے پڑھ لینے کا گمان ہو تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر دو یا اس سے کم رکعت کا گمان ہو تو ضروری ہے کہ اسی گمان پر عمل کرے مثلاًاگر اسے گمان ہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے تو ضروری ہے کہ ایک رکعت اور پڑھے۔

مسئلہ۱۲۰۵اگر کوئی شخص مستحب نماز میںکوئی ایسا کام کرے جس کے لئے واجب نماز میں سجدہٴ سھو واجب ہو جاتا ہے یا ایک سجدہ یا تشھد بھول جائے اور نماز کے سلام کے بعد اسے یاد آئے تو اس کے لئے سجدہٴ سھو یا قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ۱۲۰۶اگر کوئی شخص شک کرے کہ مستحب نماز پڑھی ہے یا نہیں اور اس کا کوئی وقت مقرر نہ ہو جیسے حضرت جعفر طیار علیہ السلام کی نماز، تو وہ یھی سمجھے کہ وہ نماز نہیں پڑھی اور اگر اس نماز کا وقت مقررہ ہو جیسے روزانہ کی نمازوں کے نوافل اور وقت گزرنے سے پہلے شک کرے کہ اسے انجام دیا ہے یا نہیں تو اس کے لئے بھی یھی حکم ہے، لیکن اگر وقت گزرنے کے بعد شک کرے کہ وہ نماز پڑھی ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

صحیح شکوک

مسئلہ۱۲۰۷اگر کسی کو چار رکعتی نماز کی تعداد کے بارے میں شک ہو تو نو صورتوں میں ضروری ہے کہ غور وفکر کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر فکر کرنے میں تا خیر نہ کرے۔ پس اگر اسے شک کی کسی ایک طرف کے بارے میں یقین یا گمان ہو جائے تو ضروری ہے کہ اسی طرف کو اختیار کرے اور نماز کو ختم کرے ورنہ آنے والے احکام کے مطابق عمل کرے:

اور وہ نو صورتیں یہ ہیں:

Presented by Ziaraat.Com

۱) دوسرے سجدے کا واجب ذکر ختم ہونے کے بعد شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ھیں یا تین،اس صورت میں ضروری ھے کہ تین رکعت پر بنا رکھتے ہوئے ایک رکعت اور پڑھ کر نماز کو مکمل کرے۔ نیز نماز کے بعد ایک رکعت نماز ِ احتیاط کھڑے ہو کر بجا لائے۔

۲) دوسرے سجدے کا واجب ذکر ختم ہونے کے بعد شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ھیں یا چار رکعتیں،کہ اس صورت میں اگرچہ اس اختیار کی بھی گنجائش ھے کہ یا نئے سرے سے نماز پڑھے یا چار پر بنارکھتے ہوئے نماز کو مکمل کرکے نماز احتیاط بجا لائے لیکن احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ چار رکعت پر بنا رکھ کر نماز مکمل کرے اور بعد میں دو رکعت نماز ِاحتیاط کھڑے ہو کر بجا لائے۔

۳) دوسرے سجدے کا واجب ذکر ختم ہونے کے بعد شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ھیں یا تین یا چار، کہ اس صورت میں ضروری ھے کہ چار رکعت پر بنا رکھ کر نمازمکمل کرے اور بعد میں دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور پھر دو رکعت بیٹھ کر بجا لائے۔

۴) دوسرے سجدے کا واجب ذکر ختم ہونے کے بعد شک کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ھیں یا پانچ، کہ اس صورت میں ضروری ھے کہ چار رکعت پر بنا رکھ کر نماز کو مکملکرے اور بعد میں دو سجدہ ٔ سھو بجا لائے۔

لیکن اگر نماز ی کو پھلے سجدے کے بعد یا دوسر ے سجدے کا واجب ذکر ختم ہونے سے پھلے مذکورہ چار شکوک میں سے کوئی ایک شک پیش آجائے تو اس کی نماز باطل ھے۔

۵) نماز کے دوران کسی وقت بھی تین اور چار رکعت کے درمیان شک ہو تو اس صورت میں ضروری ھے کہ چار رکعت پر بنا رکھ کر نماز کو مکمل کرے اور مشھور قول کے مطابق بعد میں ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجا لائے لیکن احتیاط واجب یہ ھے کہ دو رکعت بیٹھ کر بجا لانے کو اختیار کرے۔

۶) قیام کے دوران چار اور پانچ رکعت کے درمیان شک کرے، کہ اس صورت میں ضروری ھے کہ بیٹھ جائے اور تشھد اور سلام بجا لائے اور مشھور قول کے مطابق بعد میں ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجا لائے، لیکن احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ دو رکعت بیٹھ کر بجا لانے کو اختیار کرے۔

۷) قیام کے دوران تین اور پانچ رکعت کے درمیان شک، کہ اس صورت میں ضروری ھے کہ بیٹھ کر تشھد وسلام بجا لائے اور بعد میں دو رکعت نماز ِاحتیاط کھڑے ہو کر بجا لائے۔

۸) قیام کے دوران تین، چاراور پانچ رکعت کے درمیان شک،کہ اس صورت میں ضروری ھے کہ بیٹھ جائے اور تشھد وسلام بجا لائے اور دو رکعت نماز ِاحتیاط کھڑے ہو کر اور بعد میں دو رکعت بیٹھ کر بجا لائے۔

۹) قیام کے دوران پانچ اور چھ رکعت کے درمیان شک کرے، کہ اس صور ت میں ضروری ھے کہ بیٹھ جائے اور تشھد وسلام بجا لائے اور دو رکعت سجدہ ٔ سھو بھی بجا لائے۔

نیز احتیاط مستحب کی بنا پر ان آخری چار صورتوں میں بے جا قیام کے لئے دو سجدہ ٔ سھو اور بجا لائے۔

مسئلہ۱۲۰۸اگر کسی شخص کوصحیح شکوک میں سے کوئی شک پیش آجائے تو اس کے لئے نماز توڑنا جائز نھیں بلکہ ضروری ھے کہ اس شک کے احکام پر عمل کرے اور اگر اس شک کے احکام پر عمل نہ کرے اور کوئی ایسا کام انجام دینے سے پھلے جو نماز کو باطل کر دیتا ھے مثلاًقبلہ سے پھر جانا، دوسری نماز پڑھنا شروع کر دے تو اس کی دوسری نماز بھی باطل ھے۔ ھاں، اگر نماز باطل کرنے والے کسی کام کو انجام دینے کے بعد دوسری نمازشروع کرے تو اس کی دوسری نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۱۲۰۹اگر کسی شخص کو نمازمیں ایک ایسا شک پیش آجائے جس کی وجہ سے نماز احتیا ط واجب ہو جاتی ہوتو اس شخص کے لئے ضروری ھے کہ نماز مکمل کرنے کے بعد نماز احتیاط بجا لائے اور نئے سرے سے دوسری نماز نہ پڑھے اور اگر وہ نماز احتیاط نہ پڑھے اور کوئی ایسا کام انجام دینے سے پھلے جو نمازکو باطل کر دیتا ھے دوسری نماز پڑھنا شروع کر دے تو اس کی دوسری نماز بھی باطل ھے۔ ھاں، اگر نماز باطل کرنے والا کوئی کام انجام دینے کے بعد دوسری نماز شروع کرے تو اس کی دوسری نماز صحیح ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۲۱۰جب نمازکو باطل کرنے والے شکوک میں سے کوئی شک انسان کو لاحق ہو جائے اور وہ جانتا ہو کہ بعد کی حالت میں منتقل ہو جانے پر اس کے لئے یقین یا گمان پیدا ہو جائے گا تو اس کے لئے شک کی حالت میں نماز جاری رکھنا جائز نہیں ہے۔ مثلاًاگر قیام کی حالت میں شک کرے کہ نماز ایک رکعت پڑھی ہے یا زیادہ اور وہ یہ جانتا ہو کہ اگر رکوع میں چلا جائے تو اس کے لئے کسی ایک طرف کا یقین یا گمان پیدا ہو جائے گا تو اس شخص کے لئے اس حالت میں رکوع کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ۱۲۱۱ جب صحیح شکوک میں سے کوئی شک انسان کو لاحق ہو جائے تو جیساکہ بیان کیا جاچکا ہے احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ فوراً غور و فکر کرے۔ہاں،وہ چیزیں جن کی وجہ سے ممکن ہے کہ شک کی کسی ایک طرف یقین یا گمان ہو جائے اگر ختم نہ ہوتی ہوں اور فکر کرنے میں تھوڑی سی دیر کر دے پھر بھی کوئی حرج نہیں مثلاًاگر وہ سجدے میں کوئی شک کرے تو وہ سجدے کے بعد تک فکر کرنے میں تاخیر کر سکتا ہے۔

مسئلہ۱۲۱۲اگر پہلے کسی شخص کا گمان ایک طرف ہو اور پھر اس کی نظر میں دونوں اطراف برابر ہو جائیں تو ضروری ہے کہ شک کے احکام پر عمل کرے اور اگر پہلے اس کی نظر میں دونوں اطراف برابر ہوں اور اپنی ذمہ داری کے مطابق ایک طرف کو اختیا ر کرے اور بعد میں اس کا گمان دوسری طرف چلا جائے تو ضروری ہے کہ وہ اسی طرف کو اختیار کرلے اور اپنی ذمہ داری کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ۱۲۱۳جو شخص یہ نہ جانتا ہو کہ اس کا ایک طرف گمان ہے یا دونوں اطراف اس کی نظر میں برابر ہیں تو ضروری ہے کہ وہ شک کے احکام پر عمل کرے او ر احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر شک صحیح شکوک میں سے ہو اور نمازاحتیاط کا موقع ہو اور اس کا گمان بھی زیادہ پر ہو تو نماز گمان کے مطابق تمام کر کے نماز احتیاط پڑھے اور اگر شک صحیح شکوک میں سے نہ ہو یا گمان کم پر ہو تو نماز گمان کے مطابق مکمل کر کے دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ۱۲۱۴جو شخص نمازکے بعد یہ تو جانتا ہو کہ نمازکے دوران وہ شک کی حالت میں تھا مثلاً اسے شک تھا کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین رکعتیں اور اس نے تین رکعتوں پر بنا رکھی تھی لیکن اسے یہ نہ معلوم ہو کہ اس کے گما ن میں تین رکعتیں تھیںیا دونوں اطراف اس کی نظر میں برابر تھے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ نماز احتیاط پڑھے۔

مسئلہ۱۲۱۵اگر تشہد پڑھتے وقت یا کھڑے ہونے کے بعد شک کرے کہ پچھلی رکعت کے دو سجدے اد ا کئے تھے یا نہیں اور اسی وقت اسے ان شکوک میں سے کوئی شک لاحق ہو جائے جواگر دو سجدے مکمل ہونے کے بعد لاحق ہوتا تو صحیح ہوتا مثلاً وہ شک کرے کہ میں نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین اور وہ اسی شک کے مطابق عمل کرے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ۱۲۱۶اگر تشہد میں مشغول ہونے سے پہلے یا بغیر تشہد والی رکعتوںمیں کھڑے ہونے سے پہلے نمازی شک کرے کہ ایک یا دو سجدے بجا لایا ہے یا نہیں اور اسی حالت میں اس کو ان شکوک میں سے کوئی شک لاحق ہو جائے جو دو سجدےمکمل ہونے کے بعد صحیح ہے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ۱۲۱۷اگر نمازی قیام کی حالت میں تین اور چار رکعتوں کے درمیان یا تین اور چار اور پانچ رکعتوں کے درمیان شک کرے اور اسے یہ یاد آجائے کہ اس نے پچھلی رکعت کا ایک سجدہ یا دونوں سجدے ادا نہیں کیے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ۱۲۱۸اگر کسی کا ایک شک زائل ہو جائے اور کوئی دوسرا شک اسے لاحق ہو جائے مثلاًشک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین اور بعد میں شک کرے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو ضروری ہے کہ وہ دوسرے شک کے احکام پر عمل کرے۔

مسئلہ۱۲۱۹جو شخص نمازکے بعد شک کرے کہ نماز کی حالت میں مثال کے طور پر اس نے دو اور چار رکعتوں کے درمیان شک کیا تھا یا تین اور چار رکعتوں کے درمیان،تو وہ نمازکو کالعدم قرار دے سکتا ہے اور ضروری ہے کہ نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام مثلاً قبلہ سے منہ پھیرنا یا جان بوجہ کر گفتگو کرنا، انجام دینے کے بعد نماز دوبارہ پڑھے۔

اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دونوں شکوک کے احکام پر عمل کرنے کے بعد نماز دھرائے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۲۲۰جوشخص نمازکے بعد یہ تو جانتا ہو کہ نمازکی حالت میں اسے کوئی شک لاحق ہو گیا تھالیکن یہ نہ جانتا ہو کہ وہ شک نماز کو باطل کرنے والے شکوک میں سے تھا یا صحیح شکوک میں سے تھا او ر اگر صحیح شکوک میں سے بھی تھا تو اس کا تعلق صحیح شکوک کی کون سی قسم میں سے تھا تو اس کے لئے جائز ھے کہ نمازکو کالعدم قرار دے اور نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام انجا م دینے کے بعد دوبارہ نمازپڑھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ صحیح شکوک کے وظیفے پر عمل کرنے کے بعد نماز کو دھرائے۔

مسئلہ۱۲۲۱جو شخص بیٹھ کر نمازپڑھ رہا ہو اگر اسے ایسا شک لاحق ہو جائے جس کے لئے اسے ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہو تو ضروری ھے کہ وہ ایک رکعت بیٹھ کر پڑھے اور اگر وہ ایسا شک کرے جس کے لئے اسے دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھنی چاہئے تو ضروری ھے کہ دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

مسئلہ۱۲۲۲جو شخص کھڑا ہو کر نمازپڑھ رہا ہو اگر وہ نماز احتیاط پڑھتے وقت کھڑا ہونے سے عاجز ہو جائے تو ضروری ھے کہ نماز احتیاط اس شخص کے حکم کے مطابق پڑھے جو بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو جس کا حکم پچھلے مسئلے میں بیان ہو چکا ھے۔

مسئلہ۱۲۲۳جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اگر وہ نمازاحتیاط پڑھنے کے وقت کھڑا ہو سکے تو ضروری ھے کہ اس شخص کے وظیفے کے مطابق عمل کرے جو کھڑے ہو کر نمازپڑھتا ھے۔

نمازِ احتیاط

مسئلہ۱۲۲۴جس شخص پرنماز احتیاط پڑھنا واجب ہو ضروری ھے کہ وہ نماز کے سلام کے بعد فوراً نمازاحتیاط کی نیت کرے اور تکبیر کھے، پھر الحمد پڑھے، رکوع میں جائے اور دو سجدے بجالائےپس اگر اس پر ایک رکعت نماز احتیاط واجب ہو تو دو سجدوں کے بعد تشھد اور سلام پڑھے اور اگر اس پر دو رکعت نمازاحتیاط واجب ہو تو دو سجدوں کے بعد پھلی رکعت کی طرح ایک اور رکعت بجا لائے اور تشھد کے بعد سلام پڑھے۔

مسئلہ۱۲۲۵نماز احتیاط میں سورہ اور قنوت نہیں ھےضروری ھے کہ یہ نمازآھستہ پڑھے اور ا س کی نیت زبان پر نہ لائے اور احتیاط واجب یہ ھے کہ اس کی بسم اللہ بھی آھستہ پڑھے۔

مسئلہ۱۲۲۶اگر کسی شخص کو نماز احتیاط پڑھنے سے پہلے یہ معلوم ہو جائے کہ جو نماز پڑھی تھی وہ صحیح تھی تو نماز احتیاط پڑھنا ضروری نہیں اور اگر نماز احتیاط کے دوران اس بات کا علم ہو جائے تو اس نمازکو مکمل کرنا ضروری نہیں،البتہ اسے دو رکعت نمازنافلہ کی نیت سے مکمل کر سکتا ھے۔

مسئلہ۱۲۲۷اگر نماز احتیاط پڑھنے سے پہلے نمازی کو معلوم ہو جائے کہ اس نے نمازکی رکعتیں کم پڑھی ھیں اور نماز پڑھنے کے بعد اس نے نمازکو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو تو ضروری ھے کہ نمازکا جو حصہ نہ پڑھا ہو اسے پڑھے اور احتیاط واجب کی بنا پر بے جا سلام کے لئے دو سجدۂ سھو بجا لائے۔

اور اگر اس نے نماز کو باطل کرنے والاکوئی کام انجام دیا ہومثلاً قبلے کی طرف پشت کی ہو،تو ضروری ھے کہ نمازدوبارہ پڑھے۔

مسئلہ۱۲۲۸اگر کسی کو نمازاحتیاط کے بعد معلوم ہو کہ اس کی نمازمیں کمی نماز احتیاط کے برابر تھی مثلاً دو اور چاررکعتوں کے درمیان شک کی صورت میں دو رکعت نماز احتیاط پڑھے اور بعد میں معلوم ہو کہ اس نے نماز کی دو رکعتیں پڑھی تھیں تو اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۱۲۲۹اگر کسی شخص کو نماز احتیاط پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ نماز میں جو کمی ہوئی تھی وہ نماز احتیاط سے کم تھی مثلاً دو رکعت اور چار رکعتوں کے درمیان شک کی صورت میں دو رکعت نمازاحتیاط پڑھے اور بعد میں معلوم ہو کہ اس نے نماز کی تین رکعتیں پڑھی تھیں تو ضروری ھے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ۱۲۳۰اگر کسی شخص کو نماز احتیاط پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ اس کی نماز میں کمی نماز احتیاط سے زیادہ تھی اور نماز احتیاط کے بعد اس نے کوئی ایسا کام کیا ہو جو نمازکوباطل کر دیتا ھے مثلاً قبلے کی طرف پشت کی ہو،تو ضروری ھے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور اگر کوئی ایسا کام نہ کیا

Presented by Ziaraat.Com

ھو جو نمازکو باطل کرتا ھو تو احتیاط واجب کی بنا پرنمازمیں جو کمی ھوئی تھی اس کو ملاتے ھوئے نمازکو مکمل کرے،نیز اصل نمازاور نماز احتیاط میں بے جا سلام پڑھنے کی وجہ سے اور اس طرح کی پیش آنے والی دوسری چیزوں میں سے ھر ایک کے لئے دو سجدۂ سھو بجا لائے او ر نماز بھی دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ۱۲۳۱اگر کوئی شخص دو، تین اور چار رکعتوں میں شک کرے اور کھڑے ھو کر دو رکعت نمازاحتیاط پڑھنے کے بعد اسے یاد آئے کہ اس نے نمازکی دو رکعتیں پڑھی تھیں تو اس کے لئے بیٹھ کردو رکعت نماز احتیاط پڑھنا ضروری نھیں۔

مسئلہ۱۲۳۲اگر کوئی شخص تین اور چار رکعتوں میں شک کرے اور جس وقت وہ دو رکعت نماز احتیا ط بیٹھ کر پڑھ رھا ھو رکوع سے پھلے اسے یاد آئے کہ نمازتین رکعت پڑھی ھے تو ضروری ھے کہ جو کچھ اس نے پڑھا ھو اسے شمار نہ کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر کھڑا ھو جائے اور جو کمی نماز میں ھوئی ھو اسے پورا کرے اور بے جا سلام کی وجہ سے دو سجدۂ سھو بجا لائے اور اگر بے جا تشھد انجام دیا ھوتو اس کے لئے بھی دو سجدۂ سھو بجا لائے اور نماز بھی دوبارہ پڑھے اور اگر پھلے رکوع کے بعد اسے یاد آئے تو اس کی نمازباطل ھے۔

مسئلہ۱۲۳۳جو شخص دو، تین اور چار رکعتوں کے درمیان شک کرے او ر جس وقت وہ دو رکعت نماز احتیاط کھڑا ھو کر پڑھ رھا ھو دوسرے رکوع میں جانے سے پھلے اسے یاد آئے کہ اس نے نمازتین رکعت پڑھی تھی تو احتیاط واجب کی بنا پر بیٹھ جائے اور نماز احتیاط کو ایک رکعت پر تمام کرے اور بے جا سلام کی وجہ سے دو سجدۂ سھو اور بے جا تشھد کے لئے بھی، اگر تشھد پڑھا ھو،دو سجدۂ سھو بجا لائے۔نیز نماز کا اعادہ بھی کرے۔

مسئلہ۱۲۳۴اگر کسی شخص کو نمازاحتیاط کے دوران معلوم ھو کہ اس کی نماز میں کمی نماز احتیاط سے زیادہ یا کم تھی اور وہ نماز احتیاط اس طریقے سے ادا نہ کر سکتا ھو کہ نماز کی کمی پوری ھوجائے مثلاًتین اور چار رکعت کے درمیان شک کی صورت میں جس وقت وہ دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر پڑھ رھا ھو اسے یاد آجائے کہ نماز دو رکعت پڑھی ھے تو اس صورت میں چونکہ بیٹھ کر دو رکعت نماز احتیاط پڑھنے کو کھڑے ھو کر دو رکعت پڑھنے کے برابر شمار نھیں‌کرسکتاھے لھٰذا ضروری ھے کہ نماز احتیاط کو چھوڑ دے اور احتیاط واجب کی بنا پر نماز کی کمی کو پورا کرے اور بے جا سلام کی وجہ سے دو سجدۂ سھو اور بے جا تشھد کی وجہ سے بھی، اگر تشھد پڑھا ھو،دو سجدۂ سھو بجا لائے۔ نیز نمازدوبارہ پڑھے۔ یہ حکم اس وقت ھے جب اسے یہ بات رکوع سے قبل ھی معلوم ھو گئی ھو اور اگر رکوع کے بعد معلوم ھوئی ھو تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۲۳۵اگر کوئی شخص شک کرے کہ جو نماز احتیاط اس پر واجب تھی وہ اسے بجا لایا ھے یا نھیں تو نماز کا وقت گزر جانے کی صورت میں اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر وقت باقی ھو تو اگر شک اور نماز کے درمیان زیادہ وقفہ بھی نہ گزرا ھو اور اس نے نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام جیسے قبلہ سے منہ موڑنا،بھی انجام نہ دیا ھو تو ضروری ھے کہ نماز احتیاط پڑھے اور اگر نمازکو باطل کرنے والا کوئی کام کر چکا ھو یا نمازاور شک کے درمیان زیادہ وقفہ ھو گیا ھو تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۲۳۶اگر کوئی شخص نمازاحتیاط میں ایک رکعت کے بجائے دو رکعت پڑھ لے یا کسی رکن کا اضافہ کر دے تو نماز احتیاط باطل ھے اور دوبارہ اصل نماز پڑھنا ضرور ی ھے۔

مسئلہ۱۲۳۷اگر کسی شخص کو نمازاحتیاط پڑھتے ھوئے اس نمازکے افعال میں سے کسی کے متعلق شک ھو جائے تو اگر اس کا وقت نہ گزرا ھو تو اسے انجام دینا ضروری ھے اور اگر وقت گزر گیا ھو تو ضروری ھے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے مثلاًاگر شک کرے کہ الحمد پڑھی ھے یا نھیں اور ابھی رکوع میں نہ گیا ھو تو ضروری ھے کہ الحمد پڑھے اور اگر رکوع میں جا چکا ھو تو ضروری ھے کہ اپنے شک کی پر وا نہ کرے۔

مسئلہ۱۲۳۸اگر کوئی شخص نمازاحتیاط کی رکعتوں میں شک کرے اور زیادہ رکعتوں کی طرف والا شک نماز کو باطل کرتا ھو تو ضروری ھے کہ اپنی نماز کی بنیاد کم رکعتوں پر رکھے اور اگر زیادہ رکعتوں کی طرف والا شک نماز کو باطل نہ کرتا ھو تو نماز کی بنا زیادہ رکعات پر رکھے، مثلاً جب وہ دو رکعت نماز احتیاط پڑھ رھا ھو اگر شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ھیں یا تین تو چونکہ زیادہ کی طرف والا شک نماز کو باطل کرتا ھے اس لئے اسے یہ سمجھنا ضروری ھے کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ھیں

Presented by Ziaraat.Com

اور اگر شک کرے کہ ایک رکعت پڑھی ھے یا دو رکعتیں پڑھی ھیں تو چونکہ زیادتی کی طرف والا شک نماز کو باطل نہیں کرتا اس لئے اسے یہ سمجھنا ضروری ھے کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ھیں۔

مسئلہ۱۲۳۹اگر نماز احتیاط میں غلطی سے کوئی ایسا عمل کم یا زیادہ کردے جو رکن نہ ھو تو اس کے لئے سجدہ سھو کی ضرورت نہیں،سوائے ان چیزوں کے جن کا تذکرہ مسئلہ نمبر ”۱۲۴۱“ میں کیا جائے گا۔

مسئلہ۱۲۴۰اگر نماز احتیاط کے سلام کے بعد نماز کے اجزاء یا شرائط میں سے کسی کے بارے میں شک کرے کہ اسے انجام دیا ھے یا نہیں تو وہ اپنے شک کی پر وا نہ کرے۔

مسئلہ۱۲۴۱اگر کوئی شخص نمازاحتیاط میں تشھد پڑھنا یا ایک سجدہ کرنا بھول جا ئے اور اس تشھد یا سجدے کا اپنی جگہ پر بجا لانا بھی ممکن نہ ھو تو نماز کے سلام کے بعدتشھدبھولنے کے صورت میں احتیاط مستحب یہ ھے کہ اس کی قضا کرے اور ضروری ھے کہ دو سجدہٴ سھو بجا لائے اور سجدہ بھولنے کے صورت میں ضروری ھے کہ اس کی قضا کرے ۔

مسئلہ۱۲۴۲اگر کسی شخص پر نماز احتیاط کے ساتھ ایک سجدے یا تشھد کی قضا،یا دو سجدہٴ سھو واجب ھوجائیں تو ضروری ھے کہ پھلے نماز احتیاط بجا لائے۔

مسئلہ۱۲۴۳نماز کی رکعتوں کے بارے میں گمان یقین ھی کی طرح ھے مثلاًاگر کوئی شخص یہ نہ جانتا ھو کہ نماز ایک رکعت پڑھی ھے یا دو اور وہ گمان کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ھیں تو وہ سمجھے کہ دو رکعتیں پڑھی ھیں اور اگر چار رکعتی نمازمیں گمان کرے کہ چار رکعتیںپڑھی ھیں تو اسے نمازاحتیاط پڑھنے کی ضرورت نہیں۔البتہ افعال کے بارے میں گمان شک کی طرح ھے لہٰذاگر اسے گمان ھو کہ رکوع کر چکا ھے اور وہ سجدے میں داخل نہ ھو ا ھو تو ضروری ھے کہ رکوع انجام دے اور اگر اسے گمان ھو کہ الحمد نہیں پڑھی اور سورے میں داخل ھو چکا ھو تو اپنے گمان کی پروا نہ کرے اور نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۱۲۴۴روزانہ کی واجب نمازوں اور دوسری نمازوں میں شک، سھو اور گمان کے حکم میں کوئی فرق نہیں ھے۔ مثلاًاگر کسی شخص کو نماز آیات کے دوران شک ھو کہ ایک رکعت پڑھی ھے یا دو رکعتیں تو چونکہ اس کا شک دو رکعتی نماز میں ھے لہٰذا اس کی نماز باطل ھے اور اگر وہ گمان کرے کہ دو رکعت پڑھی ھیں یا ایک رکعت پڑھی ھے تو اپنے گمان کے مطابق نماز کو تمام کرے۔

سجدہٴ سھو

مسئلہ۱۲۴۵ضروری ھے کہ انسان پانچ چیزوں کے لئے اس طریقے کے مطابق جس کا بیان آئندہ ھو گا سلام نماز کے بعد دو سجدہٴ سھو بجا لائے:

۱) نماز کے دوران سھواًکلام کرنا۔

۲) تشھد بھول جانا۔

۳) چار رکعتی نماز میں دوسرے سجدے کا واجب ذکر ختم ھونے کے بعد شک کرنا کہ چار رکعت پڑھی ھے یا پانچ یا حالت قیام میں پانچ اور چھ رکعت کے درمیان شک کرنا جیسا کہ مسئلہ نمبر ”۱۲۰۷“کی چوتھی اور نویں صورت میں گزر چکا ھے۔

۴) احتیاط واجب کی بنا پر جھاں سلام نہیں پڑھنا چاہئے،وھاں بھول کر سلام پڑھنا، مثلاً پھلی رکعت میں سلام پڑھے۔

۵) احتیاط واجب کی بنا پر ایک سجدہ بھول جانا اور یھی حکم ھر اس چیز کا ھے جو نمازمیں غلطی سے کم یا زیادہ ھو گئی ھو۔

اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ جھاں بیٹھنا ضروری ھو اگر وھاں کھڑا ھو جائے یا جھاں کھڑا ھونا ضروری ھو اگر وھاں بیٹھ جائے تو دو سجدہٴ سھو بجا لائے۔

مسئلہ۱۲۴۶اگر انسا ن غلطی سے یا اس خیال سے کہ وہ نمازپڑھ چکا ھے کلام کرے تو احتیاط کی بنا پر ضروری ھے کہ دو سجدہٴ سھو بجا لائے۔

مسئلہ۱۲۴۷اس آواز کے لئے جو کھانسنے اور آہ بھرنے سے پیدا ھو تی ھے سجدہٴ سھو واجب نہیں ھے۔ ھاں، اگر غلطی سے مثلاًلفظ ”آخ“یا ’ ’ آہ “کھے تو سجدہٴ سھو بجا لانا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۲۴۸اگر کوئی شخص ایک ایسی چیز جو اس نے غلط پڑھی ھو دوبارہ صحیح طریقے سے پڑھے تو اس کے غلط پڑھنے پر سجدہٴ سھو واجب نہیں ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۲۴۹اگر کوئی شخص نمازمیں غلطی سے کچھ دیر باتیں کرتا رہے اور عموماًاسے ایک مرتبہ بات کرنا سمجھا جاتا ہو تو اس کے لئے نمازکے سلام کے بعد دو سجدہ ٔ سہو کافی ہیں۔

مسئلہ۱۲۵۰اگر کوئی شخص غلطی سے تسبیحات اربعہ نہ پڑھے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کے بعد دو سجدہ ٔ سہو بجا لائے۔

مسئلہ۱۲۵۱جہاں نماز کا سلام نہیں کہنا چاہئے اگر کوئی شخص غلطی سے "اَلسَّلاَمُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ" یا "اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہُ وَ بَرَکَاتُہ" کہہ دے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ دو سجدہ ٔ سہو بجا لائے، بلکہ اگر غلطی سے ان دو سلاموں کی کچھ مقدار پڑھ لے تب بھی یہی حکم ہے۔البتہ اگر غلطی سے "اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہ" کہہ دے تو احتیاط مستحب کی بنا پر دو سجدہ ٔ سہو بجا لائے۔

مسئلہ۱۲۵۲جہاں سلام نہیں پڑھنا چاہئے وہاں اگرکوئی شخص غلطی سے تینوں سلام پڑھ لے تو اس کے لئے دو سجدہ ٔ سہو کافی ہیں۔

مسئلہ۱۲۵۳جو شخص ایک سجدہ یا تشہد بھول جائے او ر بعد والی رکعت کے رکوع میں جانے سے پہلے اسے یاد آئے تو ضروری ہے کہ پلٹ کر بجا لائے اور نماز کے بعد احتیاط مستحب کی بنا پر بے جا قیام کے لئے دو سجدہ ٔ سہو بجا لائے۔

مسئلہ۱۲۵۴جس شخص کو رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے کہ وہ اس سے پہلے والی رکعت میں ایک سجدہ بھول گیا ہے تو ضروری ہے کہ نماز کے سلام کے بعد سجدے کی قضا کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہ ٔ سہو بھی بجا لائے اور اگر رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے کہ اس سے پہلی رکعت میں تشہد بھول گیا ہے تو احتیاط مستحب کی بنا پر تشہد کی قضا کرے اور ضروری ہے کہ دو سجدہ ٔ سہو بھی بجا لائے۔

مسئلہ۱۲۵۵جو شخص نمازکے سلام کے بعد جان بوجھ کر سجدہ ٔ سہو نہ کرے تو وہ گنھگا ر ہے اور جس قدر جلدی ہو اسے ادا کرنا واجب ہے اور اگر اس نے بھول کر سجدہ ٔ سہو نہیں کیا تو جس وقت بھی اسے یاد آئے ضروری ہے کہ فوراً سجدہ کرے اور اس کے لئے نمازکا دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں۔

مسئلہ۱۲۵۶اگر کوئی شخص شک کرے کہ اس پر سجدہ ٔ سہو واجب ہو ا ہے یا نہیں تو اس کا بجا لانا اس پر ضروری نہیں۔

مسئلہ۱۲۵۷اگر کوئی شخص شک کرے کہ مثلاًاس پر دو سجدہ ٔ سہو واجب ہوئے ہیں یاچار تو اگر وہ دو سجدے کر لے تو کافی ہے۔

مسئلہ۱۲۵۸جس شخص کو علم ہو کہ دو سجدہ ٔ سہومیں سے ایک سجدہ بجا نہیں لایا اور اس کی بر محل ادائیگی بھی ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ دو سجدہ ٔ سہو بجا لائے اور اگر اسے علم ہو کہ اس نے سہواًتین سجدے کئے ہیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ دوبارہ دو سجدہ ٔ سہو کرے۔

سجدہ ٔ سہو کا طریقہ

مسئلہ۱۲۵۹سجدہ ٔ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ نمازکے سلام کے بعد انسان فوراً سجدہ ٔ سہو کی نیت کرے اور پیشانی کسی ایسی چیز پر رکھ دے جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو اور احتیاط واجب یہ ہے کہ پیشانی کے علاوہ دوسرے اعضاء کو بھی زمین پر رکھے اور یہ ذکر پڑھے "بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ السَّلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَ کَاتُہ"اس کے بعد ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور دوبارہ سجدہ میں جا کر مذکورہ بالا ذکر پڑھے اور بیٹھ جائے اور تشہد پڑھنے کے بعد سلام پھیرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ تشہد عام طریقے کے مطابق بجا لائے اور سلام میں "اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ"کہے۔

بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا

مسئلہ۱۲۶۰بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا کے وقت، جسے نمازکے بعد انجام دیا جاتا ہے اور اسی طرح بھولے ہوئے تشہد کے لئے دو سجدہ ٔ سہو انجام دیتے وقت نماز کے تما م شرائط مثلاً بدن اور لباس کا پاک ہونے اور روبہ قبلہ ہونے کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

مسئلہ۱۲۶۱اگر انسان چند سجدے کرنا بھول جائے مثلاًایک سجدہ پہلی اور ایک سجدہ دوسری رکعت میں بھول جائے تو ضروری ہے کہ نمازکے بعد ان دونوں سجدوں کی قضا بجا لائے اور احتیاط

Presented by Ziaraat.Com

واجب یہ ھے کہ ان دونوں کی قضا کے بعد ھر ایک کے لئے دو سجدہٴ سھو بھی بجا لائے اور انسان کے لئے یہ معین کرنا ضروری نہیں ھے کہ وہ کون سے سجدے کی قضا کر رھا ھے یا کون سے سجدے کے لئے سجدہٴ سھو کر رھا ھے۔

مسئلہ۱۲۶۲اگر کوئی شخص ایک سجدہ اور تشھد بھول جائے تو سجدے کی قضا واجب ھے اور احتیاط مستحب کی بنا پر تشھد کی قضا کرے اور احتیاط واجب یہ ھے کہ سجدے کی قضا تشھد کی قضا سے پہلے بجا لائے اور ضروری ھے کہ بھولے ھوئے تشھد کے لئے دو سجدہٴ سھو بجا لائے اور اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر بھولے ھوئے سجدے کے لئے بھی دو سجدہٴ سھو کرے۔

مسئلہ۱۲۶۳اگر انسان دو رکعتوں سے دو سجدے بھول جائے تو قضا کرتے وقت انھیں ترتیب سے بجا لانا ضروری نہیں ھے۔

مسئلہ۱۲۶۴اگر انسان نماز کے سلام اور سجدے کی قضا کے درمیان کوئی ایسا کام کرے جس کے عمداًیا سھواً کرنے سے نمازباطل ھو جاتی ھے مثلاً قبلے کی طرف پیٹھ کر لے تو احتیاط واجب یہ ھے کہ سجدے کی قضا کے بعد دوبارہ نماز پڑھے، یھی حکم وھاں پر بھی ھے جب تشھد کی قضا کے طور پر دو سجدہ سھو انجام دے۔

مسئلہ۱۲۶۵اگر کسی شخص کو نمازکے سلام کے بعد یاد آئے کہ وہ آخری رکعت کا ایک سجدہ یا تشھد بھول گیا ھے اور اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ھو جسے عمداًیا سھواً کرنے سے نمازباطل ھو جاتی ھے مثلاً قبلے کی طرف پشت کرنا،تو ضروری ھے کہ پلٹ کر نمازکو تمام کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر بے جا سلام کے لئے دو سجدہٴ سھو بجا لائے۔ اسی طرح اگر وہ ایک سجدہ بھول گیاھواورسلام سے پھلے تشھد بھی پڑھا ھو تو بھی یھی حکم ھے۔

مسئلہ۱۲۶۶اگر ایک شخص نمازکے سلام اور سجدے کی قضا کے درمیان کوئی ایسا کام کرے جس کے لئے سجدہٴ سھو واجب ھو جاتا ھے مثلاًبھولے سے کلام کرنا،تو ضروری ھے کہ سجدے کی قضا کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہٴ سھو کلام کرنے کی وجہ سے اور دو سجدے بھولے ھوئے سجدے کے لئے بجا لائے۔

مسئلہ۱۲۶۷اگر کسی شخص کو یہ نہ معلوم ھو کہ وہ نمازمیں ایک سجدہ بھولا ھے یا دوسری رکعت کا تشھد تو ضروری ھے کہ سجدے کی قضا کرے اور دو سجدہٴ سھو بجا لائے۔

مسئلہ۱۲۶۸اگر کسی شخص کو شک ھو کہ سجدہ یا تشھد بھولا ھے یا نہیں تو اس کے لئے ان کی قضا کرنا یا سجدہٴ سھو بجا لانا واجب نہیں ھے۔

مسئلہ۱۲۶۹جو شخص یہ تو جانتا ھو کہ سجدہ یا تشھد بھول گیا ھے لیکن شک کرے کہ بعد والی رکعت کے رکوع سے پھلے اسے یاد آیا تھا اور وہ اسے بجا لایا تھا یا اس کو یاد نہیں آیا تھا تو سجدہ بھولنے کی صورت میں ضرور ی ھے کہ اس کی قضا کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہٴ سھو بجا لائے اور تشھد کو بھولنے کی صورت میں ضروری ھے کہ دو سجدہٴ سھو بجا لائے۔

مسئلہ۱۲۷۰جس شخص پر سجدے کی قضا ضروری ھو اگر کسی دوسرے کام کی وجہ سے اس پر سجدہٴ سھو بھی واجب ھو جائے تو احتیاط واجب کی بنا پرضروری ھے کہ نمازکے بعد پھلے سجدے کی قضاکرے اور بعد میں سجدہٴ سھو بجا لائے۔

مسئلہ۱۲۷۱اگر کسی شخص کو شک ھو کہ نمازپڑھنے کے بعد بھولے ھوئے سجدے کی قضا بجا لایا ھے یا نہیں، چنانچہ اگر ا سے نماز کا وقت گزر جانے کے بعدشک ھو اھو تو احتیاط واجب کی بنا پر سجدے کی قضا بجا لائے اور اگر شک نماز کے وقت کے دوران ھوا ھو تو ضروری ھے کہ اسے بجا لائے۔

نماز کے اجزاء یا شرائط کو کم یا زیادہ کرنا

مسئلہ۱۲۷۲جب بھی نماز کے واجبات میں سے کوئی چیز جان بوجھ کر کم یا زیادہ کی جائے تو خواہ ایک حرف ھی کیو ں نہ ھو نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۲۷۳اگر کوئی شخص کو تاھی کی بنا پر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے نماز میں کوئی چیز کم یا زیادہ کر دے تو اس کی نماز باطل ھے لیکن جاھل قاصر اور بھولے سے نماز کے غیر رکنی واجبات کو کم یا زیادہ کرنے والے کی نماز صحیح ھے اور واجب رکنی کا حکم مسئلہ نمبر" ۹۵۱ "میں بیان کیا جا چکا ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

اور اگر کوئی شخص مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے صبح، مغرب یا عشا کی نماز میں الحمد اور سورہ آہستہ پڑھے یا نمازظہر اور عصر میں الحمد اور سورہ بلند آواز سے پڑھے یا سفر میں ظہر،عصر اور عشا کی نماز دو رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھے تو خواہ اس کا مسئلہ نہ جاننا کو تا ھی کی وجہ سے ہو پھر اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ۱۲۷۴جس شخص کو نماز کے دوران یا نماز کے بعد معلوم ہو کہ اس کا وضو یا غسل باطل تھا یا وہ وضو یا غسل کئے بغیر نماز پڑھنے لگا تھا تو اس کی نمازباطل ہے اور ضروری ہے کہ دوبارہ وضو یا غسل کر کے نمازپڑھے اور اگر نماز کا وقت گزر گیا ہو تو ضروری ہے کہ قضا کرے۔

مسئلہ۱۲۷۵اگر کسی شخص کو رکوع میں پہنچنے کے بعد یاد آئے کہ وہ پچھلی رکعت کے دونوں سجدے بھول گیا ہے تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر یہ بات اسے رکوع میں پہنچنے سے پہلے یاد آئے تو ضروری ہے کہ واپس پلٹ کر دو سجدے بجا لائے اور پھر کھڑا ہو جائے اور الحمد وسورہ یا تسبیحات اربعہ پڑھے اور نماز کو مکمل کرنے کے بعد قرائت یا تسبیحات میں سے جو بھی اضافی انجام دی ہو اس کے لئے احتیاط واجب کی بنا پر پر دو سجدۂ سھو بجا لائے اور احتیاط مستحب کی بنا پر بے جا قیام کے لئے بھی دو سجدۂ سھو انجا م د ے۔

مسئلہ۱۲۷۶اگر کسی شخص کو ”السلام علینا ...“یا ”السلام علیکم ...“کھنے سے پہلے یاد آجائے کہ وہ آخری رکعت کے دو سجدے بجا نہیں لایا ہے تو ضروری ہے کہ دو سجدے بجا لائے، دوبارہ تشھد پڑھ کر سلام پھیرے اور احتیاط واجب کی بنا پر بے جا تشھد کے لئے دو سجدۂ سھو بجا لائے۔

مسئلہ۱۲۷۷اگر کسی شخص کو نمازکے سلام سے پہلے یاد آئے کہ اس نے نمازکے آخری حصے کی ایک یا ایک سے زیادہ رکعتیں نہیں پڑھیں تو ضروری ہے کہ جتنا حصہ بھول گیا ہو اسے بجا لائے۔

مسئلہ۱۲۷۸اگر کسی شخص کو نمازکے سلام کے بعدیاد آئے کہ اس نے نمازکے آخری حصے کی ایک یا ایک سے زیادہ رکعتیں نہیں پڑھیں‌اور اس سے ایسا کام بھی سر زد ہو چکا ہو کہ اگر وہ نمازمیں عمداًیاسھواًسر زد ہو جائے تو نمازباطل ہو جاتی ہے مثلاًاس نے قبلے کی طرف پیٹھ کر لی ہو، تو اس کی نمازباطل ہے اور اگر اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جس کا عمداً یا سھواً کرنا نماز کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہے کہ جتنا حصہ پڑھنا بھول گیا ہو اسے فوراًبجا لائے اور زائد سلام کے لئے احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدۂ سھو بجا لائے اور اسی طرح دو سجدۂ سھواگر اضافی تشھد انجام دیا ہوبجا لائے۔

مسئلہ۱۲۷۹جب کوئی شخص نماز کے سلام کے بعد ایک ایسا کام انجام دے جو اگر نماز کے دوران عمداًیا سھواًکیا جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہو مثلاًقبلے کی طرف پشت کر لے،اور بعد میں اسے یاد آئے کہ وہ آخری رکعت کے دو سجدے بجا نہیں لایا تو اس کی نمازباطل ہے۔ہاں،اگر نمازباطل کرنے والا کوئی کام کرنے سے پہلے اسے یہ بات یادآئے تو ضروری ہے کہ ان بھولے ہوئے دونوں سجدوں کو انجام دے اور دوبارہ تشھد اور سلام پڑھے اور بے جا سلا م کے لئے احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدۂ سھو کرے او ر اسی طرح دو سجدۂ سھوبے جا تشھد کے لئے بھی بجا لائے، اگر اضافی تشھد انجام دیا ہو۔

مسئلہ۱۲۸۰اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ اس نے پوری نماز وقت سے پہلے پڑھ لی ہے تو ضروری ہے کہ وہ دوبارہ نماز پڑھے اور اگر وقت گزر گیا ہو تو اس کی قضا کرے اور اگر نمازکا کچھ حصہ وقت سے پہلے پڑھا ہو تو اس کا حکم مسئلہ نمبر ”۷۵۱“میں بیان ہو چکا ہے۔

اور اگر یہ معلوم ہو کہ نمازرو بہ قبلہ ہو کر نہیں پڑھی تو دائیں اور بائیں سمت کی حدود کے اندر قبلے سے ہٹنے کی صورت میں اس کی نمازصحیح ہے اور اس صورت کے علاوہ اگر وقت گزرنے سے پہلے یہ بات معلوم ہو جائے تو نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے اور اگر وقت گزر گیا ہو تو اس کی قضا ضروری نہیں، لیکن اگر قبلے کی طرف پیٹھ کر کے نمازپڑھی ہے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کی قضا کرنا ضروری ہے۔

اور مذکورہ بالا تمام صورتوں میں اگر مسئلہ شرعی نہ جاننے کی وجہ سے اس نے نمازقبلے کے علاوہ کسی اور سمت میں پڑھی ہو تو اس کی نمازباطل ہے۔

مسافر کی نماز

ضروری ہے کہ مسافر ظھر،عصر اور عشا کی نماز یں آٹھ شرائط کے ساتھ قصر بجا لائے یعنی دو رکعت پڑھے:

Presented by Ziaraat.Com

پہلی شرط

اس کا سفر آٹھ فر سخ ِشرعی سے کم نہ ہو اور فرسخ شرعی تقریباً ساڑھے پانچ کلو میٹر سے قدرے کم ہو تا ہے۔

مسئلہ۱۲۸۱جس شخص کے جانے او رآنے کا مجموعی فاصلہ ملا کر آٹھ فرسخ ہو تو اگراس کا صرف جانا اور اسی طرح صرف واپس آنا چار فرسخ سے کم نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔ لہٰذاگر کسی شخص کے جانے کی مسافت مثال کے طور پر تین فرسخ اور واپس آنے کی مسافت پانچ فرسخ ہو یا اس کے برعکس ہو تو ضروری ہے کہ نمازپوری پڑھے۔

مسئلہ۱۲۸۲اگر کسی شخص کا جانا چار فرسخ اور واپس آنا بھی چار فرسخ ہو تو اگر چہ جس دن ہو گیا ہو اسی دن یا اسی رات واپس نہ لوٹے، ضروری ہے کہ نمازقصر پڑھے اور روزہ نہ رکھے۔ البتہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ پوری نمازبھی پڑھے۔

مسئلہ۱۲۸۳اگر ایک مختصر سفر آٹھ فرسخ سے تھوڑا کم ہو یا انسان کو علم نہ ہو کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور اگر شک کرے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے یا نہیں تو اس کے لئے تحقیق کرنا ضروری نہیں اور ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ۱۲۸۴اگر ایک عادل یا ایسا قابل اعتماد شخص جس کی کہی ہوئی بات کے بر خلاف بات کا گمان نہ ہو، کسی کو بتائے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ۱۲۸۵وہ شخص جسے یقین ہو کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے اگر نماز قصر کر کے پڑھے اور بعد میں اسے معلوم ہو کہ آٹھ فرسخ نہیں تھا تو ضروری ہے کہ پور ی نمازپڑھے اور وقت گزرنے کی صورت میں اس کی قضا بجا لائے۔

مسئلہ۱۲۸۶اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ جس جگہ وہ جانا چاہتا ہے، وہاں کا سفر آٹھ فر سخ نہیں یا شک ہو کہ آٹھ فرسخ ہے یا نہیں اور راستے میں معلوم ہو جائے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ تھا تو اگر چہ تھوڑا سا سفر بھی باقی ہو ضروری ہے کہ نمازقصر کر کے پڑھے اوراگر پوری نمازپڑھ چکا ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ قصر پڑھے، لیکن وقت گزرنے کی صورت میں قضا ضروری نہیں۔

مسئلہ۱۲۸۷اگر دو جگہوں کا درمیانی فاصلہ چار فرسخ سے کم ہو اور کوئی شخص چند مرتبہ ان کے درمیان آئے جائے تو خواہ ان تما م مسافتوں کا فاصلہ ملا کر آٹھ فرسخ ہو بھی جائے، پھر بھی ضروری ہے کہ نمازپوری پڑھے۔

مسئلہ۱۲۸۸اگر کسی جگہ جانے کے دوراستے ہوں جن میں سے ایک راستہ آٹھ فرسخ سے کم ہو اور دوسراآٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہو تو اگر انسان اس راستے سے جائے جو آٹھ فرسخ ہے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے اور اگر اس راستے سے جائے جو آٹھ فرسخ نہیں ہے تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ۱۲۸۹اگر کسی شہر کے گرد دیوار ہے تو آٹھ فرسخ کی ابتد اسی دیوار سے ہوگی اور دیوار نہ ہونے کی صورت میں آٹھ فرسخ کی ابتدا شہر کے آخری گھروں سے ہو گی۔

دوسری شرط

مسافر اپنے سفر کی ابتدا سے ہی آٹھ فرسخ طے کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ لہٰذا اگر وہ اس جگہ تک کا سفر کرے جو آٹھ فرسخ سے کم ہو اور وہاں پہنچنے کے بعد کسی ایسی جگہ جانے کا ارادہ کرے جس کا فاصلہ طے کردہ فاصلے سے ملا کر آٹھ فرسخ ہو جاتا ہو تو چونکہ وہ شروع سے آٹھ فرسخ طے کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا اس لئے ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے،لیکن اگر وہ وہاں سے آٹھ فرسخ آگے جانے کا ارادہ کرے یا چار فرسخ آگے کسی ایسی جگہ جانا چاہتا ہو جہاں اس کا سفر ٹوٹ نہ رہا ہو مثلاً وہاںپر اس کا ارادہ دس دن ٹھہرنے کا نہ ہو اور پھر چار فرسخ طے کر کے اپنے وطن یا کسی ایسی جگہ واپس آنا چاہتا ہو جہاں اس کا ارادہ دس دن ٹھہرنے کا ہو تو ضروری ہے کہ نمازقصر پڑھے۔

مسئلہ۱۲۹۰جو شخص نہ جانتا ہو کہ اسے کتنے فرسخ سفر طے کرنا پڑے گا مثلاًکسی گم شدہ چیز کو ڈھونڈنے کے لئے سفر کر رہا ہو اور نہ جانتا ہو کہ اسے پالینے کے لئے کہاں تک جانا پڑے گا تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے،لیکن اگر واپسی میں اس کے وطن یا اس جگہ تک کا فاصلہ جہاں وہ دس دن قیام کرنا چاہتا ہو آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہوتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھےنیز اگر وہ سفر کے دوران ارادہ کرے کہ چار فرسخ دور اس جگہ جائے گا جہاں اس کا سفر ٹوٹ نہ رہا

Presented by Ziaraat.Com

ہو،مثلاً اس کا وھاں دس دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو،اور چار فرسخ واپس آتے ہوئے طے کرے گا تو ضروری ھے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ۱۲۹۱ضروری ہے کہ مسافر اس صورت میں نماز قصر پڑھے جب اس کا آٹھ فرسخ کا فاصلہ طے کرنے کا پختہ ارادہ ہو لہٰذا اگر کوئی شخص شہر سے با ہر جا رھا ہو اور مثال کے طور پر اس کا ارادہ یہ ہو کہ اگر کوئی ساتھی مل گیا تو آٹھ فرسخ تک جاؤں گا اور اسے اطمینان ہو کہ ساتھی مل جائے گا تو ضروری ھے کہ نماز قصرپڑھے اور اگر اطمینان نہ ہو تو ضروری ھے کہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ۱۲۹۲جو شخص آٹھ فرسخ سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اگرچہ وہ ہر روز تھوڑا فاصلہ طے کرے تو حد تر خص تک پھنچ جانے کی صورت میں، جس کے معنی آٹھویں شرط میں بیان کئے جائیں گے،ضروری ھے کہ نماز قصر پڑھے لیکن اگر ہر روز اتنا فاصلہ طے کرے کہ عرفالوگ اسے مسافرنہ کھیں جیسے دس یا بیس میٹر تو ضروری ھے کہ وہ اپنی نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ۱۲۹۳جو شخص سفر میں کسی دوسرے کے اختیار میں ہو مثلاًنوکر جو اپنے مالک کے ساتھ سفر کر رھا ہو اگر اسے علم ہو کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ھے تو ضروری ھے کہ نماز قصر پڑھے اور اگر اسے علم نہ ہو تو پوری پڑھے اور اس بارے میں پوچھنا ضروری نھیں اور اگر پوچھ لے تو مالک کے لئے جواب دینا ضروری نھیں ھے۔

مسئلہ۱۲۹۴جو شخص سفر میںکسی دوسر ے کے اختیار میں ہو اگر وہ جانتا ہو یا گمان رکھتا ہو یا حتی تردید رکھتا ہو کہ چار فرسخ تک پھنچنے سے پھلے ھی اس سے جدا ہو جائے گا تو ضروری ھے کہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ۱۲۹۵جو شخص سفر میں کسی دوسرے کے اختیار میں ہو اگر چار فرسخ تک پھنچنے سے پھلے اس سے جدا نہ ہونے کا اطمینان نہ رکھتا ہو تو ضروری ھے کہ پوری نماز پڑھے اگر چہ اس کا مطمئن نہ ہوناس احتمال کی وجہ سے ہو کہ سفر میں کوئی رکاوٹ پیش آجائے گی،لیکن اگر اسے اطمینان ہو کہ وہ اس سے جدا نھیں ہو گا تو غیر متوقعہ رکاوٹوں کے احتمال سے کوئی فرق نھیں پڑتا اور اس کے لئے ضروری ھے کہ نماز قصر پڑھے۔

تیسری شرط

راستے میں مسافر اپنا ارادہ توڑ نہ دے لہٰذا اگر وہ چار فرسخ تک پھنچنے سے پھلے اپنا ارادہ بدل دے یا تردید کی کیفیت میں آجائے تو ضروری ھے کہ نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ۱۲۹۶اگر چار فرسخ تک پھنچنے کے بعد کوئی شخص اپنا سفر ترک کر دے تو اگر وہ اس جگہ رھنے کا یا دس دن گزار کر پلٹنے کا پختہ ارادہ کر لے یا رھنے اور واپس جانے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ کر پا رھا ہو تو ضروری ھے کہ پوری نمازپڑھے۔

مسئلہ۱۲۹۷اگر چار فرسخ پھنچنے کے بعد کوئی شخص اپنا سفر ترک کر دے اور واپس جانے کا پختہ ارادہ کر لے تو اگر اس دوران سفر کو توڑنے والی کوئی چیز مثلاًدس دن رھنے کا ارادہ،اس کے لئے پیش نہ آئی ہو تو ا س شر ط کے ساتہ کہ واپسی کا فاصلہ بھی چار فرسخ سے کم نہ ہو،ضروری ھے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ۱۲۹۸اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ جانے کے لئے جو آٹھ فرسخ دور ہو سفر شروع کر دے اور کچھ راستہ طے کرنے کے بعد کسی اور جگہ جانا چاھے تو اگر جس جگہ سے اس نے سفر شروع کیا تھا وھاں سے اس جگہ تک جھاں وہ اب جانا چاہتا ھے آٹھ فرسخ ہوتے ہوں تو ضروری ھے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ۱۲۹۹اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ جانا چاہتا ہو جو آٹھ فرسخ دور ہو اور چار فرسخ طے کرنے کے بعد متردد ہو جائے کہ باقی سفر طے کرے یا کسی جگہ پر دس روز رھے بغیر اپنے علاقے میں واپس آجائے، تو ضروری ھے کہ نمازقصر پڑھے، خواہ تردّد کے وقت اس نے کچھ فاصلہ طے کیا ہو یا نھیں،اور خواہ بعدمیں آگے جائے یا پلٹ جانے کا فیصلہ کرلے۔

مسئلہ۱۳۰۰اگر کوئی شخص چار فرسخ کا فاصلہ طے کرنے کے بعد متردد ہوجائے کہ آٹھ فرسخ کے سفر کا باقی ماندہ حصہ طے کرے یا واپس اپنے علاقے میں چلا جائے لیکن اسے اس بات کا احتما ل ہو کہ جس مقام پر وہ مترددھوا ھے یا کسی اور جگہ دس روز رھے گا تو اگرچہ وہ یہ فیصلہ بھی کر لے کہ دس روز رھے بغیر بقیہ راستہ طے کروں گا، پھر بھی ضروری ھے کہ نماز پوری پڑھے۔

Presented by Ziaraat.Com

اور اگر تردید کے بعد اس کا فیصلہ یہ ہو کہ اب نئے سرے سے آٹھ فرسخ سفر کرے گا یا چارچار فرسخ آنا جانا کرے گا تو سفر شروع کرنے کے بعد اس کی نماز قصر ہے۔

مسئلہ۱۳۰۱اگر کوئی شخص چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے متردد ہو جائے کہ بقیہ راستہ طے کرے یا نہیں اور بعد میں بقیہ راستہ طے کرنے کا فیصلہ کر لے تو اگر اس کا باقی ماندہ سفر آٹھ فرسخ ہو یا جانااور آنا چار چار فرسخ ہوں تو (دوبارہ) سفر شروع کرنے کے بعد ضروری ہے کہ اپنی نمازیں قصر پڑھے۔

چوتھی شرط

آٹھ فرسخ مکمل کرنے سے پہلے مسافر اپنے وطن سے گزرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہویا کسی جگہ دس یا زیادہ دن اس کا ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو، لہٰذا وہ شخص جو چاہتا ہو کہ آٹھ فرسخ تک پہنچے سے پہلے اپنے وطن سے گزرے یا دس روز کسی جگہ پر ٹھہرے، ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ۱۳۰۲جس شخص کو یہ علم نہ ہو کہ آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرے گا یا نہیں یا دس روز کسی جگہ ٹھہرنے کا قصد کرے گا یا نہیں تو ضروری ہے کہ نمازپوری پڑھے۔

مسئلہ۱۳۰۳جو شخص آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرنا چاہتا ہو یا کسی جگہ دس دن ٹھہرنا چاہتا ہو نیز وہ شخص جو وطن سے گزرنے یا کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کے بارے میں متردد ہو اگر وہ کسی جگہ دس دن ٹھہرنے یا اپنے وطن سے گزرنے کا ارادہ ترک بھی کردے تب بھی ضروری ہے کہ نمازپوری پڑھے۔ ھاں، اگر باقی ماندہ سفر آٹھ فرسخ ہو یا چار فرسخ ہو لیکن چار فرسخ پر سفر توڑے بغیر پلٹنا چاہتا ہو اور واپسی بھی چار فرسخ ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

پانچویں شرط

سفر کسی حرام کام کے لئے نہ ہو لہٰذا اگر کسی حرام کام مثلاًچوری یا ظالم کی اس کے ظلم میں مدد کرنے یا کسی مسلمان کو نقصان پہنچانے کے لئے سفر کرے یا خود اس کا سفر ہی حرام ہو مثلاًاس نے شرعی قسم کھائی ہو کہ سفر پر نہیں جائے گا یا سفر پر جانا ایسے ضرر کا باعث ہو جسے برداشت کرنا حرام ہو تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ۱۳۰۴جو سفر انسان پر واجب نہ ہو،اگر ماں باپ کے لئے اذیت کا باعث ہو تو حرام ہے اور ایسے سفر میں ضروری ہے کہ نمازپوری پڑھے اور روزہ بھی رکھے۔

مسئلہ۱۳۰۵جس شخص کا سفر حرام نہ ہو اور وہ کسی حرام کام کے لئے بھی سفر نہ کر رہا ہو اگر چہ وہ سفر میں گناہ بھی کرے مثلاًغیبت کرے یا شراب پئے تب بھی ضروری ہے کہ نمازقصر پڑھے۔

مسئلہ۱۳۰۶اگر کوئی شخص کسی واجب کام کوترک کرنے کے لئے سفر کرے تو ضروری ہے کہ نمازپوری پڑھے لہٰذا مقروض شخص اگر اپنا قرضہ لوٹا سکتا ہو اور قرض خواہ بھی اس سے اپنے قرض کا مطالبہ کر رہا ہو، چنانچہ سفر میں وہ اپنا قرضہ نہ لوٹا سکتا ہو اور قرض سے فرار اختیار کرنے کے لئے سفر کر رہا ہو تو ضروری ہے کہ پوری نمازپڑھے، لیکن اگر واجب کام کو چھوڑنے کے لئے سفر نہ کرے اگر چہ وہ سفر کے دوران واجب کام کو چھوڑدے تب بھی ضروری ہے کہ نمازقصر پڑھے۔

مسئلہ۱۳۰۷اگر کسی شخص کا سفر حرام نہ ہو لیکن وہ جس زمین پر سفر کر رہاھووہ غصبی ہو یا سواری کا جانور یا کوئی دوسری چیز جس پر سفر کر رہا ہو،غصبی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے البتہ اگر وہ سواری کو لوٹانے سے بچنے کی خاطراس سواری پر سفر کر رہا ہو تو ضروری ہے کہ نمازپوری پڑھے۔

مسئلہ۱۳۰۸جو شخص کسی ظالم کے ساتھ سفر کر رہا ہو اگر وہ مجبور نہ ہو اور اس کا سفر ظالم کے ظلم میں مدد کا سبب ہو یا اس ظالم کی شان وشوکت یا اس کے حکم میں قوت کا سبب ہو تو ضروری ہے کہ نمازپوری پڑھے لیکن اگر مجبور ہو یا مثال کے طور پر کسی مظلوم کو نجات دینے کے لئے اس ظالم کے ساتھ سفر کرے تو اس کی نمازقصر ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۳۰۹اگر کوئی شخص سیر وتفریح یا گھومنے پھرنے کے لئے سفر کرے تو اس کا سفر حرام نہیں ھے اور ضروری ھے کہ نمازقصر پڑھے۔

مسئلہ۱۳۱۰اگر کوئی شخص لھو اور خوش گذرانی کے لئے شکار پر جائے تو اس کا سفر جاتے وقت حرام ھے اور اسے پوری نماز پڑھنا چاہئے۔ہاں،پلٹتے وقت اگراس کا سفر آٹھ فرسخ ھو اور عیاشی والے شکار کے لئے نہ ھو تو اس کی نمازقصر ھے۔

اور اگر روزی کمانے کے لئے شکار پر جائے تو اس کی نمازقصر ھے۔ اسی طرح اگر تجارت کی غرض سے شکار پر جائے تب بھی یھی حکم ھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ قصر بھی پڑھے اور پور ی بھی،اسی طرح روزہ بھی رکھے اور اس کی قضا بھی کرے۔

مسئلہ۱۳۱۱جس شخص نے گناہ کے لئے سفر کیا ھو اگر اس کی واپسی کا سفر آٹھ فرسخ ھو تو ضروری ھے کہ نمازقصر پڑھے۔ ہاں،احتیا ط مستحب یہ ھے کہ اگر اس نے توبہ نہ کی ھو تو نمازقصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ۱۳۱۲جس شخص کا سفر گناہ کا سفر ھو اگر وہ سفر کے دوران گناہ کرنے کا ارادہ ترک کر دے، چنانچہ اگر باقی ماندہ سفر آٹھ فرسخ ھو یا کسی ایسی جگہ جانا چاھتا ھو جو چار فرسخ کے فاصلے پر ھو اور اتنا ھی واپس بھی آنا چاھتا ھو تو سفر شروع کرنے کے بعد ضروری ھے کہ نمازقصر پڑھے۔

مسئلہ۱۳۱۳جس شخص نے گناہ کا سفر نہ کیا ھو اگر وہ سفر کے دوران یہ ارادہ کرے کہ بقیہ سفر گناہ کرنے کی غرض سے طے کروں گا تو سفر شروع کرنے کے بعد سے ضروری ھے کہ اپنی نماز یں پوری پڑھے اور وہ نمازیں جو قصر پڑھ چکاھے اس صور ت میں صحیح ھیں،کہ جب طے شدہ مقدار،شرعی سفر شمار ھو تی ھو ورنہ احتیاط واجب کی بنا پر وقت ھونے کی صورت میں ان نماز وں کو دھرائے اور وقت گزر جانے کی صورت میں ان کی قضا کرے۔

چھٹی شرط

یہ کہ ان لوگوں میں سے نہ ھو جو خانہ بدوش ھیں، جیسے وہ صحر انشین جو بیابانوں میں گھومتے رہتے ھیں اور جھاں پر بھی اپنے اور اپنے جانوروں کے لئے آب ودانہ دیکھتے ھیں وھیں ڈیرہ ڈال دیتے ھیں اور چند روز بعد پھر کسی دوسری جگہ پر چلے جاتے ھیں اور ایسے لوگ کہ جن کا گھراور لوازمات زندگی ھر وقت ان کے ساتھ ھوتے ھیں ضروری ھے کہ پوری نماز یں پڑھیں۔

مسئلہ۱۳۱۴اگر کوئی صحرا نشین اپنے حیوانات کے لئے جائے قیام اور چراگاہ تلاش کرنے کے لئے سفر کرے اور خیمہ و لوازمات زندگی اس کے ساتھ ھوں تو اس کی نماز پوری ھو گی ورنہ اس کی نمازقصر ھے۔

مسئلہ۱۳۱۵اگر صحرا نشین زیارت،حج،تجارت یا ان جیسے دوسرے کاموںکے لئے سفر کرے تو ضروری ھے کہ نماز قصر پڑھے۔

ساتویں شرط

سفر کرنا اس کا پیشہ نہ ھو،لہٰذا اس بنا پر ساربان،ڈرائیور، ملاح اور انھیں جیسے دوسرے افراد خواہ اپنے گھر کا سامان لے جانے کے لئے سفر کریں،ضروری ھے کہ پوری نماز یں پڑھیں اور سفر کا پیشہ ھونے کا دارومدار اس بات پر ھے کہ عرفاًلوگ یہ کھیں کہ اس کا پیشہ سفر ھے مثلاً یہ کھیں کہ اس کا کام ساربانی یا گاڑی چلانا ھے۔

اسی طرح ضروری ھے کہ اس کا پیشہ سفر میں نہ ھو مثلاًجس شخص کی رھائش ایک جگہ پر ھو اور اس کا پیشہ جیسے تجارت،تدریس اور طبابت کسی دوسری جگہ پر ھو اور کیفیت یہ ھو کہ اسے زیادہ تر یا ایک دن چھوڑ کر ایک دن مثلاً سفر کرنا پڑتا ھو۔

مسئلہ۱۳۱۶جس شخص کا پیشہ سفر کرنا ھو اگر وہ کسی دوسرے کام مثلاًزیارت یاحج کے لئے سفر کرے تو ضروری ھے کہ نمازقصر پڑھے، لیکن اگر مثلاً ڈرائیور اپنی گاڑی کرائے پر چلائے اور ضمناً خود بھی زیارت کرے تو ضروری ھے کہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ۱۳۱۷قافلہ سالار مثلاًوہ جو حاجیوں کو مکہ پھنچانے کے لئے سفر کرتا ھو،اگر اس کا پیشہ ھی سفر کرنا ھو تو ضروری ھے کہ نماز پوری پڑھے لیکن اگر اس کا پیشہ سفر کرنا نہ ھو اور اس کے

Presented by Ziaraat.Com

سفر کی مدت بھی کم ہو مثلاًوہ ہوائی جہاز سے جائے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے لیکن اگر اس کے سفر کی مدت زیادہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ۱۳۱۸جس شخص کا پیشہ ہی قافلہ لے جانا ہو اور مثلاًوہ دور دراز علاقوں سے حاجیوں کو مکہ لے جاتا ہو اگر وہ پورا سال یا سال کا اکثر حصہ سفر میں گزارتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ۱۳۱۹جس شخص کا پیشہ سال کے کچھ حصے میں سفر کرنا ہو مثلاًایک ڈرائیور جو صرف گرمیوں یا سردیوں کے ایام میں اپنی گاڑی کرائے پر چلاتا ہو تو ضروری ہے کہ اس دوران اگر وہ اپنے کام کے لئے بھی سفر کرے تو نماز پوری پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ اپنی نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ۱۳۲۰ڈرائیور اور ٹھیلے والا وغیر ہ جو شہر کے آس پاس دو تین فرسخ کے فاصلے پر آتا جاتا ہو اگر وہ اتفاقاًسفر شرعی جتنی مسافت طے کر لے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ۱۳۲۱وہ سودا گر جو چوپائے پر سامان لاد کر بیچتا ہے جس کا پیشہ سفر ہے اگر وہ اپنے وطن میں دس دن یا زیادہ ٹھہرجائے چاہے ابتدا سے دس دن رکنے کا ارادہ رکھتا ہو یا بغیر قصد کے رک جائے، دس دن کے بعد جب پہلا سفر کرے تو ضروری ہے کہ نماز کو قصر پڑھے، لیکن دوسرے لوگ جن کا پیشہ سفر ہو یا سفر میں پیشہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز کو پوری اور قصر دونوں طرح پڑھے۔

مسئلہ۱۳۲۲وہ سودا گر جو چوپائے پر سامان لاد کر بیچتا ہے اگر وہ اپنے وطن کے علاوہ کسی جگہ دس دن یا اس سے زیادہ ٹھہر جائے تو اگر ابتدا سے دس دن رہنے کا ارادہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ دس دن کے بعد جب وہ پہلے سفر پر جائے تو نمازقصر پڑھے لیکن وہ دوسرے اشخاص جن کا پیشہ سفر ہو یا سفر میں ہو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ اس سفر میں پوری نمازبھی پڑھیں اور قصر بھی پڑھیں۔

مسئلہ۱۳۲۳جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگر وہ شک کرے کہ اپنے وطن یا کسی دوسری جگہ پردس روز ٹھہرا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ وہ پوری نمازپڑھے۔

مسئلہ۱۳۲۴جو شخص مختلف شہروں کی سیاحت کرتا ہو اور اس نے اپنے لئے کوئی وطن اختیار نہ کیا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ۱۳۲۵جس شخص کا پیشہ سفر نہ ہو اگر کسی شہر یا گاؤں میں اس کی کوئی چیز ہو جسے لانے کے لئے وہ پے درپے سفر کر رہا ہو تو ضروری ہے کہ نمازقصر پڑھے، البتہ اگر اس کا سفر اس کے وطن میں قیام سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ وہ نمازپوری پڑھے۔

مسئلہ۱۳۲۶وہ شخص جو اپنا وطن چھوڑکر کوئی دوسرا وطن اپنانا چاہتا ہے اگر اس کا پیشہ سفر نہ ہو تو ضروری ہے کہ سفر میں نماز قصر کرے۔

آٹھویں شرط

یہ کہ مسافر حد تر خص تک پہنچ جائے یعنی اپنے شہرسے اتنا دور ہو جائے کہ وھاں کی اذان نہ سنے اور اگر کوئی شہر والوں کو نہ دیکھ رہا ہو تو یقیناوہ حد تر خص تک پہنچ چکا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو لیکن اپنے وطن کے علاوہ دوسرے مقامات میں جیسے ہی وہ اپنی اقامتگاہ سے نکلے اس کی نمازقصر ہے۔اسی طرح وہ جگہ جہاں پر اس نے تیس روز تردید کی حالت میں گزارے ہیں وھاں سے جیسے ہی نکلے اس کی نمازقصر ہو گی۔

مسئلہ۱۳۲۷وہ مسافر جو شہر واپس آرھا ہو اگر وہ اپنے شہر کی اذان کی آواز سن لے تو ضروری ہے کہ نمازپوری پڑھے لیکن وہ مسافر جو کسی جگہ پر دس روز ٹھہرنا چاہتا ہے جب تک اس جگہ نہ پہنچ جائے اس کی نماز قصر ہے۔

مسئلہ۱۳۲۸جو شہر اتنی بلندی پر واقع ہو کہ دور سے ہی اس کے رہنے والے دکھائی دیں یا اس قدر نشیب میں ہو کہ اگر انسان تھوڑا سا دور جائے تو وھاں کے رہنے والوں کو نہ دیکھ سکے، اگروھاں کا رہنے والا سفر کرے تو حد تر خص جس کے معنی آٹھویں شرط میں بیان ہو چکے ہیں،تک پہنچنے کا یقین کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اتنا دور ہو جائے کہ اگر اس کا شہر ہموار زمین پر ہوتا

Presented by Ziaraat.Com

تو اس کے رھنے والے نظر نہ آئےنیز اگر راستہ معمول سے زیادہ بلند یا نشیبی ھو توحد تر خص تک پھنچنے کا یقین حاصل کرنے کے لئے ضروری ھے کہ وہ معمول کو مد نظر رکھے۔

مسئلہ۱۳۲۹اگر جو شخص کسی ایسی جگہ سے سفر کرے جھاں پر کوئی نہ رہتا ھو تو جب وہ ایسی جگہ پھنچ جائے کہ اگر شھر میں کوئی رہتا تو وھاں سے نظر نہ آتا تو وہ یقیناحد تر خص تک پھنچ گیا ھے اور نماز قصر پڑھنے میں کوئی حرج نھیں۔

مسئلہ۱۳۳۰جو شخص اتنا دور نکل جائے کہ اب اسے یہ معلوم نہ ھو کہ جو آواز وہ سن رھا ھے وہ اذان کی آواز ھے یا کوئی دوسری آواز ھے،ضروری ھے کہ وہ نمازقصر پڑھے ھاں اگر اس کو معلوم ھو کہ اذان دی جا رھی ھے لیکن وہ اذان کے الفاظ سمجہ نہ رھا ھو تو ضروری ھے کہ پوری نمازپڑھے۔

مسئلہ۱۳۳۱اگر کوئی شخص اتنا دور نکل جائے کہ وہ گھروں کی اذان نہ سن سکتا ھو لیکن شھر کی اذان کو جو معمولاًبلند مقام سے دی جاتی ھے سن سکتا ھو تو وہ نمازقصر نھیں پڑھ سکتا۔

مسئلہ۱۳۳۲اگر کوئی شخص ایسے مقام پر پھنچ جائے کہ شھر کی اس اذان کو جو معمولاً بلند مقام سے دی جاتی ھے نہ سن سکتا ھو لیکن اس اذان کو سن سکتا ھو جو بہت اونچے مقام سے دی جا رھی ھو تو ضروری ھے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ۱۳۳۳اگر کسی شخص کا کان یا اذان کی آواز معمول کے مطابق نہ ھوں تو ضروری ھے کہ اس مقام سے نماز قصر پڑھے جھاں سے ایک عام انسان کا کان اس آواز کو جو معمول کے مطابق ھو نہ سن سکے۔

مسئلہ۱۳۳۴اگر سفر پر جاتے ھوئے شک کرے کہ آیا حد تر خص تک پھنچا یا نھیں تو ضروری ھے کہ نماز پوری پڑھے اور اگر وطن پلٹنے والا مسافر شک کرے کہ حد تر خص تک پھنچا یا نھیں تو ضروری ھے کہ نماز قصر پڑھے، مگر یہ کہ جاتے وقت ھی اس کو اس بات کا علم ھو کہ پلٹتے ھوئے بھی اس مقام پر یھی شک پیش آئے گا تو ایسی صورت میں ضروری ھے کہ احتیاط کرتے ھوئے یا تو آتے اور جاتے وقت اس مقام سے گزرنے کے بعد نماز پڑھے تاکہ حد تر خص سے گزرنے کا یقین ھو جائے اور یا پھر نماز پوری بھی پڑھے اور قصر بھی،خواہ آنا اور جانا ایک ھی نماز کے وقت میں ھو یا پلٹتے وقت پھلی نمازکا وقت گزر چکا ھو۔

مسئلہ۱۳۳۵جو مسافر سفر کے دوران اپنے وطن سے گزر رھا ھو،حد تر خص تک پھنچنے کے بعد ضروری ھے کہ پوری نمازپڑھے۔

مسئلہ۱۳۳۶جو مسافر سفر کے دوران اپنے وطن پھنچ گیا ھو جب تک وہ اس جگہ پر ھے نماز پوری پڑھے، لیکن اگر وہ اس جگہ سے آٹہ فرسخ آگے جانا چاھتا ھو یا چار فرسخ جانا اور چار فرسخ واپس آنا چاھتا ھو تو حد تر خص تک پھنچنے کے بعد ضروری ھے کہ نمازقصر پڑھے۔

مسئلہ۱۳۳۷وہ جگہ جسے انسان اپنی سکونت ورھائش کے لئے اختیار کرے وہ اس کا وطن ھے، لیکن اگر وہ اسی جگہ پیدا ھوا ھو اور اس کے ماں باپ کا وطن ھو تو رھائش کے لئے اختیار کرنے کی شرط بھی نھیں بلکہ جب تک وہ اس جگہ کوترک کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ھو تو اس کا وطن ھے۔

مسئلہ۱۳۳۸اگر کوئی شخص کچھ عرصے کے لئے ایک ایسی جگہ رھنا چاھے جو اس کا اصلی وطن نہ ھو اور بعد میں کھیں‌اور جانے کا ارادہ ھو تو وہ جگہ اس کا وطن شمار نھیں ھوگی۔

مسئلہ۱۳۳۹وہ جگہ جسے انسان نے اپنی زندگی گزارنے کے لئے منتخب کیا ھو اور وھاں کے مقامی باشندوں کی طرح زندگی گزار رھا ھو مثلاًاگر اس کے لئے کوئی سفر پیش آئے تو واپسی پر اسی جگہ پلٹتا ھو تو خواہ وہ ھمیشہ وھاں پر رھنے کا ارادہ نہ بھی رکھتا ھو، وہ اس کا وطن نھیں ھے لیکن اس پر وطن کے احکام جاری ھوں گے۔

مسئلہ۱۳۴۰جو شخص دو مقامات پر زندگی گزارتا ھو مثلاًچہ مھینے ایک شھر اور چہ مھینے دوسرے شھر میں ر ہتا ھو تو دونوں مقامات اس کا وطن ھیں‌یھی حکم اس وقت ھے جب وہ زیادہ مقامات پر اس طرح زندگی گزارتا ھو کہ عرفاًان جگھوں کو اس کی دائمی رھائش گاہ کھا جاتا ھو۔

مسئلہ۱۳۴۱جو شخص کسی جگہ پر ایک ایسے مکان کا مالک ھو جھاں‌اس نے مسلسل چہ مھینے رھنے کا قصد کیا ھو اور یہ مدت گزار بھی چکاھو لیکن فی الحال اس کا وھاں رھنے کا ارادہ نہ ھو تو اس جگہ پر وطن کے احکام جاری نھیں ھوں گے،اگر چہ احتیاط مؤکد یہ ھے کہ جب بھی وھاں جائے نمازپوری بھی پڑھے اور قصر بھی۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۳۴۲اگر کوئی شخص کسی ایسے مقام پر پہنچے جو پہلے اس کا وطن رہا ہو لیکن اب اس جگہ کو ترک کر چکا ہو تو اس جگہ پر وطن کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

مسئلہ۱۳۴۳جس مسافر کا کسی جگہ پر مسلسل دس دن رہنے کا ارادہ ہو یا وہ جانتا ہو کہ غیر اختیاری طور پر دس دن تک ایک جگہ رہنا پڑے گا تو ضروری ہے کہ وہاںنماز پوری پڑھے۔

مسئلہ۱۳۴۴اگر کوئی مسافر کسی جگہ دس دن رہنا چاہتا ہو تو ضروری نہیں ہے کہ اس کا ارادہ پہلی رات یا گیارھویں رات وہاں رہنے کا ہو بلکہ جونہی وہ ارادہ کر لے پہلے دن کی ابتدا سے جو کہ احتیاط واجب کی بنا پر طلوع فجر صادق کا وقت ہے،دسویں دن کا سورج غروب ہونے تک وہاں رہے گا ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔ اسی طرح اگر اس کا ارادہ پہلے دن کی ظہر سے گیارھویں دن کی ظہر تک وہاں رہنے کا ہو تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ۱۳۴۵جو مسافر کسی جگہ دس دن رہنا چاہتا ہو، اس کے لئے پوری نماز پڑھنا اس صورت میں ضروری ہے کہ جب وہ سارے دن ایک ہی جگہ رہنا چاہتا ہو،پس اگر وہ مثال کے طور پر چاہے کہ دس دن نجف اور کوفہ یا تھران اور شمیران میں گزارے، جب کہ لوگوں کی نگاہ میں یہ دو الگ جگھیں ہوں تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ۱۳۴۶جو مسافر کسی جگہ دس دن رہنا چاہتا ہو اگر وہ ابتدا سے ہی یہ ارادہ رکھتا ہو کہ ان دس دنوں میں اس جگہ کے آس پاس ایسی جگھوں پر جائے گا جو حد تر خص سے چار فرسخ کے اندر ہو ں تو اگر اس کے آنے اور جانے کی مدت عرف کی نظر میں اس کے وہاں دس دن قیام کے منافی نہ ہو مثلاًایک یا دو گھنٹہ،تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے لیکن اگر اس سے زیادہ مدت ہو تو پورا ایک دن یا پوری ایک رات ہونے کی صورت میں بھی نماز قصر پڑھے، لیکن اس سے زیادہ ہونے کی صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی۔

مسئلہ۱۳۴۷اگر کسی مسافر کا کسی جگہ دس دن رہنے کا پختہ ارادہ نہ ہو مثلاًاس کا ارادہ یہ ہو کہ اگر اس کا ساتھی آگیا یا رہنے کا اچھا مکان مل گیا تو دس دن وہاں رہے گا ورنہ نہیں تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ۱۳۴۸ جب کوئی شخص کسی جگہ دس دن رہنے کا مصمم ارادہ رکھتا ہو اگر اسے اس بات کا احتمال ہو کہ اس کے وہاں رہنے میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو جائے گی اور اس کا یہ احتمال عقلاء کے نزدیک صحیح ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ۱۳۴۹اگر مسافر کو معلوم ہو کہ مہینہ ختم ہونے میں دس دن یا اس سے زیادہ دن باقی ہیں اور وہ مہینے کے آخر تک کسی جگہ رہنے کا ارادہ کرے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے بلکہ اگر اسے یہ علم نہ ہو کہ مہینہ ختم ہونے میں کتنے دن باقی ہیں اور مہینے کے آخر تک وہاں رہنے کا ارادہ کر لے تو اس صورت میں کہ اسے یہ تو معلوم ہو کہ مہینے کا آخری دن مثلاًجمعہ ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ جس دن وہ ارادہ کر رہا ہے وہ جمعرات کا دن ہے تاکہ نو د ن بنیںیا بدھ کا دن ہے تاکہ دس دن بنیں اور اسی طرح بعد میں یہ معلوم ہو جانے کی صورت میں بھی کہ جس دن اس نے قیام کا ارادہ کیا تھا وہ بدھ کا دن تھا ضروری ہے کہ نماز پور ی پڑھے اور اس صورت کے علاوہ اس کی ذمہ داری ہے کہ نماز قصرپڑھے خواہ ارادہ کرنے کے دن سے آخر تک حقیقت میں دس یا اس سے زیادہ روز ہی ہوتے ہوں۔

مسئلہ۱۳۵۰اگر مسافر کسی جگہ دس دن رہنے کاارادہ کرے اور ایک چار رکعتی نماز پڑھنے سے پہلے وہاں رہنے کا ارادہ ترک کر دے یا متردد ہوجائے کہ وہاں رہے یا کہیںاور چلا جائے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے لیکن اگر ایک چار رکعتی نمازپڑھنے کے بعد وہاں رہنے کا ارادہ ترک کرے یا متردد ہوجائے تو ضروری ہے کہ جب تک وہاں رہے نماز پوری پڑھے۔

اس مسئلے اور بعد والے مسائل میں چار رکعتی نمازسے مراد وہ نمازہے جو ادا کے طور پر پڑھی جا رہی ہو۔

مسئلہ۱۳۵۱وہ مسافر جس نے کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہو اور روزہ رکھ لے،اگر ظھر کے بعدوہاں رہنے کا ارادہ ترک کر دے چنانچہ اگر اس نے ایک چار رکعتی نماز پڑھ لی ہو تو جب تک وہاں رہے اس کے روزے صحیح ہیں اور ضروری ہے کہ اپنی نماز یں بھی پوری پڑھے اور اگر چار رکعتی نمازنہ پڑھی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس روزکا روزہ پورا کرے اور اس کی قضابھی کرے،جب کہ نمازوں کو ضروری ہے کہ قصر پڑھے اور بعد والے دنوں میں بھی روزہ نہیں رکھ سکتا

Presented by Ziaraat.Com

ہے۔ہاں،اگر سورج غروب ہونے کے بعداور چار رکعتی نمازپڑھنے سے پہلے اپنا ارادہ ترک کر دے تو اس روز کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ۱۳۵۲وہ مسافر جس نے ایک جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہو اگر وہ وہاں رہنے کا ارادہ ترک کر دے اور اس ترکِ ارادہ سے پہلے یا اس کے بعد شک کرے کہ ایک چار رکعتی نماز پڑھ چکا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنی نماز یں قصر پڑھے۔

مسئلہ۱۳۵۳اگر کوئی مسافر قصر کی نیت سے نماز پڑھنے میں مشغول ہوجائے اور نماز کے دوران وہ فیصلہ کر لے کہ دس یا اس سے زیادہ دن وہاں رہے گا تو ضروری ہے کہ اپنی نماز چار رکعت پر ختم کرے۔

مسئلہ۱۳۵۴جس مسافر نے ایک جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہو اگر وہ پہلی چار رکعت نمازکے دوران اپنا ارادہ ترک کر دے اور ابھی تیسری رکعت میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ نماز دو رکعتی پڑھ کر تمام کرے اور اپنی بقیہ نماز یں قصر کر کے پڑھے اور اسی طرح اگر تیسری رکعت میں مشغول ہو گیا ہو لیکن رکوع میں نہ گیا ہو تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور نماز قصر پڑھ کر تمام کرے اور اضافی قرائت یا تسبیح انجام دینے کی صور ت میں احتیاط واجب کی بناپر دو سجدۂ سہو بجا لائے اور اگر وہ شخص تیسری رکعت کے رکوع میں جا چکا ہو تو اس کی نمازباطل ہے اور ضروری ہے کہ اسے دوبارہ قصر پڑھے اور جب تک اس جگہ پر رہے اپنی نماز یں قصر کر کے پڑھے۔

مسئلہ۱۳۵۵جس مسافر نے دس دن کسی جگہ رہنے کا ارادہ کیا ہو اگر وہ وہاں دس دن سے زیادہ رہے تو جب تک وہاں سے سفر نہ کرے ضروری ہے کہ اپنی نمازیں پوری پڑھتا رہے اور دوبارہ دس دن رہنے کا ارادہ کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ۱۳۵۶جس مسافر نے کسی مقام پر دس دن قیام کا ارادہ کیا ہو ضروری ہے کہ اپنے واجب روزے رکھے جب کہ مستحب روزے بھی رکھ سکتا ہے اور ظہر،عصر اور عشا کے نوافل بھی ادا کر سکتا ہے۔

مسئلہ۱۳۵۷جس مسافر نے کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہے اگر ایک چار رکعتی نماز پڑھنے یا دس روز رہنے کے بعد خواہ اس نے ایک نماز بھی پوری نہ پڑھی ہو، کسی ایسی جگہ جا کر واپس آنا اور دوبارہ دس دن یا اس سے کم رھنا چاہتا ہو جس کا جانا اور آنا چار فرسخ سے کم ہو تو ضروری ہے کہ جانے سے واپسی تک اور واپسی کے بعد بھی اپنی نمازیں پوری پڑھے،لیکن اگر اس جگہ واپسی صرف اس لئے ہو کہ اس کے راستے میں پڑتی ہے اور اس کا سفر شرعی مسافت (۸فرسخ)جتنا ہو تو ضروری ہے کہ نمازقصر پڑھے۔

مسئلہ۱۳۵۸جس مسافر نے کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہو اگر ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد کسی اور جگہ جانا چاہے جس کا فاصلہ آٹھ فرسخ سے کم ہواور دس دن وہاں رہنے کا ارادہ کرے تو ضروری ہے کہ جانے کے دوران اور اس جگہ جہاں پر وہ دس دن رہنے کا ارادہ رکھتا ہو اپنی نمازیں پوری پڑھے، لیکن جس جگہ وہ جانا چاہتا ہو اگر آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ دور ہو تو ضروری ہے کہ جانے کے دوران اپنی نمازیں قصر پڑھے اور اگر وہاں دس دن نہ رہنا چاہتا ہو تو جتنے دن وہاں رہے ضروری ہے کہ ان دنوں کی نماز یں بھی قصر پڑھے۔

مسئلہ۱۳۵۹جس مسافر نے کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہو اگر ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد کسی ایسی جگہ جانا چاہتا ہو جو چار فرسخ سے کم فاصلہ پر ہو لیکن وہ متردد ہو کہ پہلی جگہ پر واپس آئے یا نہیں یا اس جگہ واپس آنے سے بالکل غافل ہو یا واپس تو آنا چاہتا ہو لیکن متردد ہو کہ دس دن رہے یا نہیں یا اس جگہ دس دن رہنے اور وہاں سے سفر کرنے سے غافل ہو تو ضروری ہے کہ جانے سے لے کر واپسی تک اور واپسی کے بعد بھی اپنی نمازیں پوری پڑھے۔

مسئلہ۱۳۶۰اگر کوئی مسافر اس خیال سے کہ ا س کے ساتھی کسی جگہ دس دن رہنا چاہتے ہیں وہ بھی اس جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کرے اور ایک چار رکعتی نمازپڑھنے کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس کے ساتھیوں کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تو اگرچہ وہ خود بھی وہاں رہنے کا خیال ترک کر دے،ضروری ہے کہ جب تک وہاں رہے نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ۱۳۶۱اگر کوئی مسافر اتفاقا کسی جگہ تیس دن رہ جائے اس طرح سے کہ تیس کے تیس دنوں میں وہاں سے چلے جانے یا وہاں رہنے کے بارے میںمتردد ہو تو تیس د ن گزرنے کے بعد اگر چہ وہ تھوڑی سی مدت ہی وہاں رہے ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۳۶۲جو مسافر نو دن یا اس سے کم مدت کے لئے ایک جگہ رھنا چاہتا ھو اگر وہ اس جگہ نو دن یا اس سے کم مدت گزارنے کے بعد نو دن یا اس سے کم مدت کے لئے دوبارہ وھاں رھنے کاارادہ کرے اور اسی طرح تیس دن گزر جائیں تو ضروری ھے کہ اکتیسویں دن سے نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ۱۳۶۳تیس دن گزرنے کے بعد مسافر کے لئے پوری نماز پڑھنا اس صور ت میں ضروری ھے جب وہ تیس دن ایک ھی جگہ رھا ھو لہٰذا اگر اس نے اس مدت کا کچھ حصہ ایک جگہ اور کچھ دوسری جگہ گزارا ھو تو تیس دن کے بعد بھی ضروری ھے کہ نماز قصر پڑھے۔

نمازِ مسافر کے مختلف مسائل

مسئلہ۱۳۶۴مسافر قدیم شھر مکہ جو ”عقبہ مدنیین “سے ”ذی طوی“تک ھے،حضرت رسول خدا(ص)کے دور کے مدینے،شھر کوفہ اور سید الشھداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے روضہ مطھر میں اپنی نمازیں پوری بھی پڑھ سکتا ھے اور قصر بھی جب کہ پوری نماز پڑھنا افضل ھے۔اگر چہ مسجدالحرام اورمسجد ِنبوی(ص)سے باھر حتی ائمہ علیھم السلام کے دور کے بعد کی توسیعات میں اور مسجدکوفہ سے باھر اور حضرت سیدالشھداء علیہ السلام کی ضریح مقدس کے اطراف سے دور احوط یہ ھے کہ نماز پوری نہ پڑھے۔

مسئلہ۱۳۶۵جو شخص جانتا ھو کہ مسافر ھے اور اس کے لئے قصر نماز پڑھنا ضروری ھے اگر سابقہ مسئلہ میں مذکورہ چار جگھوں کے علاوہ کسی مقام پر جان بوجھ کر اپنی نماز پوری پڑھے تو اس کی نماز باطل ھے۔ھاں،اگر یہ بھول جائے کہ مسافر کی نماز قصر ھے اور پوری پڑھ لے تو وقت گزرنے سے پہلے یاد آنے کی صورت میں ضروری ھے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور اگر وقت کے بعد یاد آئے تو اس کی قضا واجب نھیں۔

مسئلہ۱۳۶۶جو شخص جانتا ھو کہ مسافر ھے اور اس کے لئے قصر نماز پڑھنا ضروری ھے اگر بھول کر پوری نماز پڑھ لے تو وقت گزرنے سے پہلے متوجہ ھونے کی صورت میں اس کی نماز باطل ھے،البتہ اگر وقت کے بعد متوجہ ھو تو اس کی قضا واجب نھیں۔

مسئلہ۱۳۶۷جس مسافر کو یہ علم نہ ھو کہ اس کے لئے قصر نماز پڑھنا ضروری ھے اگر وہ پوری پڑھ لے تو اس کی نمازصحیح ھے۔

مسئلہ۱۳۶۸جس مسافر کو یہ تو علم ھو کہ اس کے لئے قصر نماز پڑھنا ضروری ھے لیکن وہ نماز قصر کی بعض خصوصیات سے واقف نہ ھو مثلاًنہ جانتا ھو کہ آٹھ فرسخ کے سفر میں قصر پڑھنی ضروری ھے، چنانچہ اگر وہ نماز پوری پڑھ لے اور وقت کے اندر یہ بات اسے معلوم ھو جائے تو ضروری ھے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور دوبارہ نہ پڑھنے کی صورت میں قضا کرے،البتہ اگر وقت گزرنے کے بعد یہ بات معلوم ھو تو قضا نھیں کرنی۔

مسئلہ۱۳۶۹جس مسافر کو یہ علم ھو کہ اس کے لئے قصر نماز پڑھنا ضروری ھے اگر یہ گمان کرتے ھوئے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ سے کم ھے پوری نماز پڑھے اور وقت کے اندر اسے معلوم ھو جائے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ تھا تو ضروری ھے کہ نماز دوبارہ قصر پڑھے اور دوبارہ نہ پڑھنے کی صورت میں اس کی قضا کرے،البتہ اگر وقت گزرنے کے بعد معلوم ھو تو قضا کرنا ضروری نھیں۔

مسئلہ۱۳۷۰اگر کوئی شخص یہ بھول جائے کہ وہ مسافر ھے اور نماز پوری پڑھ لے اور وقت کے اندر یہ بات یاد آجائے تو ضروری ھے کہ اس نماز کو دوبارہ قصر کر کے پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو اس کی قضا کرے لیکن اگر نماز کے وقت کے بعد یہ بات یاد آئے تو اس کی قضا کرنا ضروری نھیں۔

مسئلہ۱۳۷۱وہ شخص جسے نمازپوری پڑھنی ضروری ھے اگر وہ اس نماز کو قصر بجالائے تو اس کی نمازباطل ھے، لیکن اگر وہ مسافر جو کسی جگہ دس دن قیام کا ارادہ رکھتا ھو اور مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے نماز قصر بجا لائے تو احتیاط واجب یہ ھے کہ وہ دوبارہ پوری نمازپڑھے۔

مسئلہ۱۳۷۲جو شخص چار رکعتی نماز میں مشغول ھو اور دوران نماز اسے یاد آئے کہ وہ مسافر ھے یا اس بات کی جانب متوجہ ھو جائے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ھے تو تیسری رکعت کے رکوع میں نہ جانے کی صورت میں ضروری ھے کہ نماز کو دو رکعت پر ختم کردے اور اگر اضافی قرائت یا تسبیحات اربعہ پڑھی ھیں تو احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہٴ سھو بھی بجا لائے۔

اور اگر تیسری رکعت کے رکوع میں جا چکا ھو تو اس کی نمازباطل ھے۔پس اگر اس کے پاس ایک رکعت جتنا بھی وقت باقی ھو تو ضروری ھے کہ نئے سرے سے قصر نمازپڑھے اور اگر اتنا وقت بھی نہ ھو تو قصر نمازکی قضا انجام دے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۳۷۳جو مسافر نماز ِمسافر کی بعض خصوصیات سے واقف نہ ہو مثلاًنہ جانتا ہو کہ چار فرسخ جانے اور چار فرسخ واپس آنے کی صورت میں نمازقصر پڑھنا ضروری ہے،اگر وہ چار رکعت کی نیت سے نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائے اور تیسری رکعت کے رکوع میں جانے سے پہلے اسے مسئلہ معلوم ہو جائے تو ضروری ہے کہ اپنی نمازدو رکعت پر ختم کر دے اور اضافی قرائت یا تسبیحات اربعہ انجام دینے کی صورت میں احتیاط واجب کی بنا پردو سجدہ ٔ سہو بجا لائے اور اگر مسئلہ اسے رکوع میں معلوم ہو تو اس کی نمازباطل ہے،اوراگر اس کے پاس ایک رکعت نماز پڑھنے کا وقت بھی باقی ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے اور اگر ایک رکعت کا وقت بھی باقی نہ ہو تو اس نمازکی قضا قصر بجا لائے۔

مسئلہ۱۳۷۴وہ مسافر جسے پوری نمازپڑھنی ضروری ہے اگر مسئلے سے لا علمی کی وجہ سے دو رکعت کی نیت سے نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائے اور نماز کے دوران اسے مسئلہ معلوم ہو جائے تو ضروری ہے کہ وہ نماز کو چار رکعت مکمل کرے۔

مسئلہ۱۳۷۵وہ مسافر جس نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو اگر وہ نمازکا وقت ختم ہونے سے پہلے اپنے وطن پہنچ جائے یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں اس کا ارادہ دس روز رہنے کاہو تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور وہ شخص جو مسافر نہیں ہے اگر اول وقت میں اس نے نماز نہ پڑھی ہو اورسفر پرجائے تو ضروری ہے کہ وہ سفر میں قصر نماز پڑھے۔

مسئلہ۱۳۷۶وہ مسافر جس کے لئے نماز قصر پڑھنی ضروری ہے اگر اس کی ظہر،عصر یا عشا کی نماز قضا ہو جائے تو ضروری ہے کہ ان کی قضا بھی دو رکعت ہی پڑھے اگر چہ اس وقت قضا کرے جب سفر میں نہ ہو اور جو شخص مسافر نہیں ہے اگر اس کی تینوں میں سے کوئی ایک نماز قضا ہو جائے تو ضروری ہے کہ ان کی قضا بھی چار رکعت ہی پڑھے چاہے قضا پڑھتے وقت سفر میں ہو۔

مسئلہ۱۳۷۷نماز ی کے لئے مستحب ہے کہ ہر نماز کے بعد تیس مرتبہ "سُبْحَانَ اللّہِ وَالْحَمْدُ لِلّہِ وَلاَ اِلَہَ اِلاَّاللّہُ وَاللّہُ اَکْبَرُ " کہے اور مسافر کے لئے قصر نمازوں کے بعد یہ ذکر پڑھنا مستحب مؤکد ہے۔

قضا نماز

مسئلہ۱۳۷۸جس شخص نے واجب نمازیں ان کے وقت میں نہ پڑھی ہوں ضروری ہے کہ ان کی قضا کر ے اگرچہ وہ نماز کے پورے وقت میں سوتا رہا ہو یا مستی یا اختیاری بے ہوشی کی وجہ سے نماز نہ پڑھ پایا ہو،لیکن جو نمازیں عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میںنہ پڑھی ہوں ان کی قضا واجب نہیں ہے خواہ وہ پنچگانہ نماز یں ہوں یا کوئی اور نماز،لیکن احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ زلزلے اور گرج چمک کی وجہ سے واجب ہونے والی نماز ِآیات کو ادا وقضا کی نیت کے بغیر بجا لائے۔

مسئلہ۱۳۷۹اگر نمازکا وقت گزرنے کے بعد کسی کو یہ علم ہو جائے کہ جو نماز اس نے پڑھی وہ باطل تھی تو ضروری ہے کہ اس کی قضا بجا لائے۔

مسئلہ۱۳۸۰وہ شخص جس پر کسی نمازکی قضا واجب ہے ضروری ہے کہ اس کے پڑھنے میں کوتاہی نہ کرے لیکن یہ بھی واجب نہیں ہے کہ فوراً ان کی قضا بجا لائے۔

مسئلہ۱۳۸۱جس شخص پر کسی نمازکی قضاواجب ہو وہ مستحب نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ۱۳۸۲اگر انسان کو احتما ل ہو کہ اس کے ذمے قضا نماز باقی ہے یا یہ احتمال ہوکہ جو نمازیں اس نے پڑھی تھیںوہ صحیح نہیں تھیں تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان کی قضا کرے۔

مسئلہ۱۳۸۳پنجگانہ نماز کی قضا میں ترتیب ضروری نہیں ہے سوائے ان نمازوں میں جن میں ترتیب ضروری ہے جیسے ایک ہی دن کی ظہر وعصر یا مغرب وعشا کی نماز، اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان کے علاوہ دوسری نمازوں میں بھی ترتیب کا لحاظ رکھا جائے۔

مسئلہ۱۳۸۴جو شخص پنجگانہ نمازوں کے علاوہ چند دوسری نمازوں جیسے نماز آیات کی قضا کرنا چاہے یا مثال کے طور پر یہ چاہے کہ کسی ایک پنجگانہ نماز اور چند دوسری نمازوں کی قضا کرے تو اسے ترتیب سے بجا لانا ضروری نہیںہے۔

مسئلہ۱۳۸۵اگر کوئی شخص قضا شدہ نمازوں کی ترتیب بھول جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان نمازوں کو اس طرح پڑھے کہ اسے یقین ہو جائے کہ جس ترتیب سے وہ قضا ہوئی تھیں اسی ترتیب

Presented by Ziaraat.Com

سے انجام دی گئیں ھیں، مثلاً اگر ایک ظھر اور ایک مغرب کی نماز کی قضا اس پر واجب ھو اور اسے یہ معلوم نہ ھو کہ کون سی پھلے قضا ھوئی تھی تو پھلے ایک نماز مغرب، پھر اس کے بعد ایک ظھر اور دوبارہ نماز مغرب پڑھے یا پھلے ایک نماز ظھر،پھر ایک نماز مغرب اور دوبارہ نماز ظھر پڑھے تاکہ اسے یہ یقین ھو جائے کہ جو نمازپھلے قضا ھوئی تھی وہ پھلے پڑھی گئی ھے۔

مسئلہ۱۳۸۶اگر کسی شخص کی ایک دن کی نمازظھر اور کسی دوسرے دن کی نمازعصر یا دو نمازظھر یا دو نمازعصر قضا ھوئی ھوں اور اسے یہ معلوم نہ ھو کہ کون سی نماز پھلے قضا ھوئی ھے تو اگر وہ شخص دو چار رکعتی نماز یں اس نیت سے پڑھے کہ ان میں پھلی پھلے دن کی قضا ھے اور دوسری دوسرے دن کی قضا ھے تو یہ ترتیب حاصل ھونے کے لئے کافی ھے۔

مسئلہ۱۳۸۷اگر کسی شخص کی ایک نماز ظھر اور ایک نمازعشا قضا ھو جائے یا ایک نمازعصر اور ایک نماز عشا قضا ھو جائے اور وہ یہ نہ جانتا ھو کہ پھلے کون سی قضا ھوئی ھے تو احتیاط مستحب یہ ھے کہ انھیں اس طرح سے پڑھے کہ ترتیب حاصل ھو جائے اور ترتیب کے بارے میں یقین پیدا کرنے کے لئے مثلاًظھر و عشا کی مثال میں وہ اس طرح کر سکتا ھے کہ پھلے نماز ظھر اور پھر اس کے بعد نماز عشا اور دوبارہ نماز ظھر پڑھے یا پھلے نماز عشا پھر نماز ظھر اور دوبارہ نمازعشا پڑھے۔

مسئلہ۱۳۸۸جو شخص یہ تو جانتا ھو کہ اس نے ایک چار رکعتی نماز نھیں پڑھی ھے لیکن یہ نہ جانتا ھو کہ وہ ظھر کی نماز ھے یا عصر کی تو اگر وہ ایک چار رکعتی نماز اس قضا نمازکی نیت سے بجا لائے جو اس نے نھیں پڑھی تو یھی کافی ھے۔اسی طرح اگر وہ یہ نہ جانتا ھو کہ جو نماز نھیں پڑھی وہ ظھر کی تھی یا عشا کی تب بھی یھی حکم ھے اور اس صورت میں اسے اختیار ھے کہ وہ نماز بلند آواز سے پڑھے یا آھستہ پڑھے۔

مسئلہ۱۳۸۹جس شخص کی مسلسل پانچ نماز یں قضا ھو جائیں اور اسے یہ معلوم نہ ھو کہ ان میںسے کون سی نمازپھلے قضا ھوئی تھی،اگر وہ نو نمازیں ترتیب سے پڑھے مثلاًنماز صبح سے ابتدا کرتے ھوئے ظھر،عصر،مغرب وعشا پڑھنے کے بعد دوبارہ نمازصبح،ظھر،عصر اور مغرب پڑھے تو اسے ترتیب حاصل ھونے کا یقین ھوجائے گا۔اسی طرح جس شخص کی مسلسل چہ نماز یں قضا ھوئی ھو ں اور اسے یہ معلوم نہ ھو کہ ان میں سے کون سی نماز پھلے قضا ھوئی تھی تو ترتیب کا یقین حاصل کرنے کے لئے د س نمازیں ترتیب سے پڑھے۔اسی طرح قضا نماز وں کی تعداد میں بڑھنے والی ھرنمازکے لئے جو ترتیب سے قضا ھوئی ھوں ایک نمازکا اضافہ کرتا چلا جائے تاکہ ترتیب حاصل ھونے کا یقین ھو جائے۔

مسئلہ۱۳۹۰جس شخص کو علم ھو کہ پنجگانہ نمازوں میں سے ھر نمازکسی ایک دن قضا ھوئی ھے لیکن وہ ان کی ترتیب نہ جانتا ھو تو بھتر یہ ھے کہ پانچ دن کی قضا نماز یں پڑھے اور اگر کسی شخص کی چہ نمازیں چہ دنوں میں قضا ھوئی ھو ں تو چہ دن کی قضا نمازیں پڑھے اور اسی طرح قضا نمازوں کی تعداد میں بڑھنے والی ھر نمازکے لئے ایک دن کی نماز قضا کرے۔اس طرح اسے ترتیب حاصل ھونے کا یقین ھو جائے گا،مثلاًاگر سات نمازیں سات دنوں میں قضا ھوئی ھیں تو سات دن کی نمازیں قضا پڑھے۔

ھر دن کی نماز کے لئے یہ بھی کافی ھے کہ اگر نمازان دنوں میں قضا ھوئی ھے جب وہ وطن یا اس کے حکم میں تھا تو ایک دو رکعتی،ایک تین رکعتی اور ظھر وعصر وعشا کے لئے ایک چار رکعتی نمازپڑھ لے، جب کہ اگر نماز سفر کے دنوں میں قضا ھوئی ھو تو ایک تین رکعتی اور فجر وظھر وعصر وعشا کے لئے ایک دو رکعتی نماز پڑھ لے۔

مسئلہ۱۳۹۱جس شخص کی مثلاًچند صبح یا ظھر کی نمازیں قضا ھوئی ھوں اور اسے ان کی تعداد کا علم نہ ھو یا ان کی تعداد بھول گیا ھو مثال کے طور پر وہ نہ جانتا ھو کہ تین یا چار یا پانچ نمازیں قضا ھوئی ھیں،اگر وہ شخص کم مقدار کے اعتبار سے بھی وہ نمازیں پڑھ لے تو کافی ھے لیکن احتیاط مستحب یہ ھے کہ اتنی نمازیں پڑھے کہ اسے یہ یقین ھوجائے کہ ساری قضا نمازیں پڑھ لی ھیں خصوصاً جب اسے پھلے مقدار کے بارے میں یقین تھا اور بعدمیں بھول گیا ھو۔

مسئلہ۱۳۹۲جس شخص کی گذشتہ دنوں میں صر ف ایک نماز قضاھوئی ھو احتیاط مستحب یہ ھے کہ امکان کی صورت میں پھلے اسے بجا لائے اس کے بعد اس دن کی نماز پڑھے۔نیز اگر گذشتہ دنوں میں کوئی نماز قضا نہ ھوئی ھو لیکن اسی دن کی ایک یا اس سے زیادہ نمازیں قضا ھوئی ھوں تب بھی امکان کی صورت میں مستحب ھے کہ اس دن کی قضا نماز،ادا نمازسے پھلے پڑھے اور دونوں صورتوں

Presented by Ziaraat.Com

میں اگر کیفیت یہ ہو کہ پنجگانہ نماز کی فضیلت کا وقت گزر جائے گا تو بہتر یہ ھے کہ پہلے پنجگانہ نماز ادا کی جائے۔

مسئلہ۱۳۹۳اگر کسی شخص کو نمازکے دوران یہ بات یاد آجائے کہ اس کی اس دن کی ایک یا ایک سے زیادہ نمازیں قضا ہوئی ہیں یا گذشتہ دنوں کی صرف ایک قضانماز باقی ھے تو اگر نماز کا وقت وسیع ہو اور نیت کو قضا نمازکی طرف پلٹانا ممکن ہو تو احتیاط مستحب یہ ھے کہ قضا نماز کی نیت کر لے مثلاًاگر کسی شخص کو ظھر کی نماز میں تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے یہ بات یاد آجائے کہ اس دن کی صبح کی نمازقضا ہو گئی ھے اور نماز کا وقت کم نہ ہو تو اپنی نیت صبح کی نماز کی طرف پلٹا دے اور نماز دو رکعت پر تمام کرے اور اس کے بعد نمازظھر پڑھے لیکن اگر وقت کم ہو یا قضا نماز کی طرف نیت پلٹانا ممکن ھی نہ ہو مثلاًاسے نماز ظھر کی تیسری رکعت کے رکوع میں یہ بات یاد آئے کہ اس نے صبح کی نماز نہیں پڑھی ھے تو چونکہ نماز صبح کی طرف نیت کرنے سے ایک رکوع جو کہ رکن ھے،زیادہ ہو جائے گا، لہٰذا ضروری ھے کہ نمازِ صبح کی طرف نیت نہ پلٹائے۔

مسئلہ۱۳۹۴اگر کسی شخص کی گذشتہ دنوں کی نمازیں قضا ہوئی ہوں اور اس دن کی بھی ایک یا ایک سے زیادہ نمازیں اس سے قضا ہوئی ہوں اور ان سب کو بجا لانے کے لئے اس کے پاس وقت نہ ہو یا وہ سب نمازوںکو اس روز نہ پڑھنا چاہتا ہو تو مستحب ھے کہ ادا نماز سے پہلے اسی روز کی قضا نمازیں پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ گذشتہ دنوں کی نمازیں پڑھنے کے بعد ان قضا نمازوں کو جواس دن ادا نمازسے پہلے پڑھی تھیں دوبارہ بجا لائے۔

مسئلہ۱۳۹۵جب تک انسان زندہ ھے کوئی دوسرا شخص اس کی قضا نمازیں نہیں پڑھ سکتا ھے خواہ وہ اپنی نمازیں پڑھنے سے عاجز ھی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ۱۳۹۶قضا نماز باجماعت پڑھی جا سکتی ھے خواہ امام جماعت کی نماز ادا ہو یا قضااور یہ بھی ضروری نہیں ھے کہ وہ دونوں ایک ھی نماز پڑھیں بلکہ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص صبح کی قضا نمازکو امام کی ظھر یا عصر کے ساتہ پڑھے تو کوئی حرج نہیں ھے۔

مسئلہ۱۳۹۷مستحب ھے کہ ممیز بچے کو یعنی وہ بچہ جو اچھے برے کی تمیز رکھتا ہو،نماز پڑھنے اور دوسری عبادا ت بجا لانے کی عادت ڈالی جائے بلکہ مستحب ھے کہ اسے قضا شدہ نمازیں پڑھنے کے لئے بھی کہا جائے۔

باپ کی قضا نماز جو بڑے بیٹے پر واجب ھے

مسئلہ۱۳۹۸اگر باپ نے اپنی واجب نمازوںکو انجام نہ دیا ہو جب کہ وہ ان کی قضا کرنے پر قادر تھا اور چاھے، احتیاط کی بناپر، خدا کی نا فرمانی کرتے ہوئے انھیں ترک کیا ہو یا وہ نمازیں صحیح نہ بجا لایا ہو تو اس کے بڑے بیٹے پر واجب ھے کہ اس کے مرنے کے بعد خود ان نمازوں کو انجام دے یا کسی شخص سے اجرت پر پڑھوائے، لیکن ماں کی قضا نمازیں بڑے بیٹے پر واجب نہیں ھیں اگر چہ احوط ھے۔

مسئلہ۱۳۹۹اگر بڑے بیٹے کو شک ہو کہ باپ کے ذمے قضا نمازیں تھیں یا نہیں تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔

مسئلہ۱۴۰۰اگر بڑے بیٹے کو یہ تو معلوم ہو کہ باپ کی قضا نمازیں تھیں لیکن شک کرے کہ وہ انھیں بجا لایا تھا یا نہیں تواحتیاط واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ ان کی قضا کرے۔

مسئلہ۱۴۰۱اگر یہ معلوم نہ ہو کہ بڑا بیٹا کون ھے تو باپ کی قضا نمازیں کسی بیٹے پر بھی واجب نہیں ھے لیکن احتیاط مستحب یہ ھے کہ وہ نمازیں واجبِ کفائی کے طور پر بجا لائیں یا آپس میں تقسیم کر لیں یا ا س کو انجام دینے کے لئے قرعہ اندازی کر لیں۔

مسئلہ۱۴۰۲اگر میت نے وصیت کی ہو کہ اس کی قضا نمازوں کے لئے کسی شخص کو اجیر بنایا جائے تو اجیر کے صحیح طریقے سے نمازیں پڑھ لینے کے بعد بڑے بیٹے پر کچھ واجب نہیں ھے۔

مسئلہ۱۴۰۳اگر بڑا بیٹا اپنے ماں باپ کی قضا نمازیں پڑھنا چاہتا ھے تو ضروری ھے کہ اپنی ذمہ داری کے مطابق عمل کرے،مثال کے طور پر وہ اپنی ماں کی صبح، مغرب اور عشا کی قضا نمازیں بلند آواز سے پڑھے۔

مسئلہ۱۴۰۴جس شخص کے ذمے قضا نماز ہو اگر وہ اپنے ماں باپ کی قضا نمازیں بھی پڑھنا چاھے تو جسے بھی پہلے بجا لائے صحیح ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۴۰۵اگر بڑا بیٹا باپ کی موت کے وقت نابالغ یا دیوانہ ہو تو ضروری ہے کہ بالغ یا عاقل ہونے کے بعد باپ کی قضا نمازیں پڑھے۔
مسئلہ۱۴۰۶اگر بڑا بیٹا باپ کی قضا نمازیں پڑھنے سے پہلے ہی مر جائے تو دوسرے بیٹوں پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

نماز جماعت

مسئلہ۱۴۰۷مستحب ہے کہ واجب نمازوں خصوصا پنجگانہ نمازوں کو باجماعت پڑھا جائے اورصبح اور عشا کی نماز میں اور مسجد کے پڑوس میں رہنے والے کے لئے اور اس شخص کے لئے جو اذان کی آواز سن رہا ہو نماز جماعت کی بہت تاکید کی گئی ہے اور اسی طرح بعض روایات کے مطابق نماز مغرب با جماعت پڑھنے کی بھی بہت تاکید کی گئی ہے۔
مسئلہ۱۴۰۸نمازجماعت فرادیٰ نمازسے چوبیس (۲۴)درجہ افضل ہے اور پچیس(۲۵)نمازوں کے برابرہے اور بعض روایات میں اس طرح آیا ہے کہ رسول اکرم(ص) نے فرمایا:"جو شخص نماز جماعت پڑھنے کے لئے کسی مسجد میں جائے تو ہر قدم کے بدلے اس کو ستر ہزار حسنہ ملیں گے اور اسی طرح ستر ہزار درجات بھی ملیں گے اور اگر وہ ایسی حالت میں مرجائے تو خداوند عالم اس کے اوپر ستر ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے کہ اس کی قبر پر جائیں اور اس کو جنت کی خوشخبری دیں اور قبر کی تنہائی میں اس کے مونس وياور ہوں اور اس کے لئے اس دن تک استغفار کریں جس دن اس کو قبر سے اٹھایا جائے گا۔
مسئلہ۱۴۰۹لا پرواہی کی وجہ سے نماز جماعت میں حاضر نہ ہونا جائز نہیں ہے اور بغیر کسی عذر کے نماز جماعت کو ترک کرنا سزاوار نہیں ہے۔
مسئلہ۱۴۱۰مستحب ہے کہ انسان صبر کرے تاکہ نمازبا جماعت پڑھے اور جب تک نماز کی فضیلت کا وقت باقی ہو، نماز جماعت اس فرادیٰ نمازسے بہتر ہے جو اول وقت میں پڑھی جا رہی ہو اور اسی طرح وہ نماز جماعت جو مختصر طور پر پڑھی جارہی ہو اس فرادیٰ نمازسے بہتر ہے جو طول دے کر پڑھی جارہی ہو۔
مسئلہ۱۴۱۱ جس شخص نے اپنی نماز پڑھ لی ہو اس کے لئے مستحب ہے کہ جب جماعت قائم ہو تو وہ اپنی نماز دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھے اور اگر نماز کے بعد اسے یہ معلوم ہوجائے کہ اس کی پہلی نمازباطل تھی تو دوسری نماز اس کے لئے کافی ہے۔
مسئلہ۱۴۱۲اگر پیش امام یا مقتدی ایک نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کے بعد دوبارہ اپنی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہیں تو اگر پہلی والی نمازباطل ہونے کا احتمال نہ ہو تو جائز نہیں ہے، البتہ اگر دوسری جماعت میں امام بن کر نماز پڑھائے اور اقتدا کرنے والوں میں ایسے افراد بھی ہو ں جنھوں نے ابھی تک واجب نماز نہ پڑھی ہو تو امام کے لئے دوبارہ نمازپڑھنا مستحب ہے۔
مسئلہ۱۴۱۳جس شخص کو نماز میں اس قدر وسوسہ ہوتا ہو کہ اس کی نماز باطل ہو جاتی ہو اور صرف جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے اس کا وسوسہ دور ہوتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز باجماعت پڑھے اور اگر وسوسہ سے نماز باطل نہیں ہوتی تب بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ نمازجماعت کے ساتھ پڑھے۔
مسئلہ۱۴۱۴اگر ماں‌باپ اپنے بیٹے کو حکم دیں کہ وہ نمازکو جماعت کے ساتھ پڑھے تو نمازجماعت سے نہ پڑھنا اگر ماں یا باپ کی اذیت کا سبب بنتا ہو تو ان کی مخالفت حرام ہے۔
مسئلہ۱۴۱۵مستحب نماز جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی جا سکتی، لیکن نماز استسقا جو کہ بارش آنے کے لئے پڑھتے ہیں، اسے جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔ اسی طرح وہ نمازجو پہلے واجب رہی ہو اور بعد میں کسی وجہ سے مستحب ہوگئی ہو جیسے عید فطر اور عید قربان کی نمازکہ جو امام علیہ السلام کے زمانے میں واجب تھی اور غیبت کی وجہ سے مستحب ہو گئی ہے اس کا بھی یہی حکم ہے۔
مسئلہ۱۴۱۶جب امام نماز پنجگانہ میں سے کوئی نمازجماعت کے ساتھ پڑھ رہا ہو تو اس کے پیچھے نماز پنجگانہ میں سے کوئی بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔
مسئلہ۱۴۱۷اگر امام اپنی یا کسی دوسرے شخص کی نمازپنجگانہ قضا پڑھ رہا ہو اور اس نمازکا قضا ہونا بھی یقینی ہو تو اس کی اقتدا کی جاسکتی ہے لیکن اگر امام احتیاطاً قضا پڑھ رہا ہو تو اس کی

Presented by Ziaraat.Com

اقتدا کرنا جائز نہیں ھے مگر یہ کہ ماموم بھی احتیاطاً نماز پڑھ رھا ھو اور دونوں کی احتیاط کا سبب بھی ایک ھی ھو۔

مسئلہ۱۴۱۸اگر انسان نہ جانتا ھو کہ کوئی شخص جو نماز پڑھ رھا ھے وہ یومیہ واجب نماز ھے یا کوئی مستحب نماز ھے تو اس کے پیچھے اقتدا نہیں کر سکتا۔

مسئلہ۱۴۱۹نمازجماعت کے صحیح ھونے کے لئے یہ شرط ھے کہ امام اور مقتدی کے درمیان اور اسی طرح ایک ماموم او ر دوسرے ایسے ماموم کے درمیان جو امام اور ماموم کے درمیان واسطہ ھے کوئی ایسی چیز حائل نہ ھو جو دیکھنے میں رکاوٹ ھو۔ مثلاًپردہ یا دیوار وغیرہ پس اگر نمازکی تمام یا بعض حالتوں میں امام او رماموم یا ماموم اور ایسے دوسرے ماموم کے درمیان جو اتصال کا ذریعہ ھو کوئی چیز حائل ھو تو نماز جماعت باطل ھے اور جیسا کہ بعد میں بیان کیا جائے گا عورت اس حکم سے مستثنی ھے۔

مسئلہ۱۴۲۰اگر پھلی صف لمبی ھونے کی وجہ سے اس کے دونوں اطراف کھڑے ھوئے اشخاص امام جماعت کو نہ دیکہ سکیں تب بھی ان کی جماعت صحیح ھے اور اسی طرح کسی بھی صف کی لمبائی کی وجہ سے اس کے دونوں طرف کھڑے ھوئے اشخاص اگر اپنی اگلی صف کو نہ دیکہ سکیں تو ان کی بھی جماعت صحیح ھے۔

مسئلہ۱۴۲۱اگر جماعت کی صفیں مسجد کے دروازے تک پھنچ جائیں تو جو شخص دروازے پر صف کے پیچھے کھڑا ھو اس کی نماز صحیح ھے۔ اور ان لوگوں کی نماز بھی صحیح ھے جو اس شخص کے پیچھے کھڑے ھوکر نمازپڑھ رھے ھوں بلکہ وہ لوگ جو دونوں اطراف میں کھڑے ھیں اور جماعت سے متصل ھیں، ان کی بھی نمازصحیح ھے۔

مسئلہ۱۴۲۲جو شخص ستون کے پیچھے کھڑا ھو اگر وہ دائیں یا بائیں جانب سے کسی مقتدی کے ذریعے امام سے متصل نہ ھو تو وہ اقتدا نہیں کرسکتا۔

مسئلہ۱۴۲۳ضروری ھے کہ امام کے کھڑے ھونے کی جگہ ماموم کی جگہ سے اونچی نہ ھو لیکن اگر معمولی سی مثلاً ایک بالشت سے کم اونچی ھو تو کوئی حرج نہیں ھے۔ نیز اگر زمین ڈھلوان والی ھو اور امام اونچی طرف کھڑا ھو تو اگر ڈھلوان زیادہ نہ ھو اور ا س زمین کو ھموار کھا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۱۴۲۴اگر ماموم کی جگہ امام کی جگہ سے اونچی ھوتو کوئی اشکال نہیں البتہ اگر اتنی اونچی ھو کہ اسے جماعت کھنا ھی مشکوک ھو جائے تو جماعت کا قصد نہیں کیا جاسکتا۔

مسئلہ۱۴۲۵اگر ایک صف میں کھڑے ھوئے افراد کے درمیان کوئی ایسا شخص موجود ھو جس کی نمازباطل ھے یا ایسا ممیز بچہ موجود ھوجس کی نماز صحیح ھونے کا علم نہ ھو تو اس صورت میں کہ دوسرے ماموم کے ذریعے سے اتصال برقرار نہ ھو، احتیاط واجب کی بنا پر اقتدا نہیں کی جا سکتی ھے۔

مسئلہ۱۴۲۶امام جماعت کے تکبیرۃ الاحرام کھنے کے بعد اگر آگے والی صف نماز اور تکبیرۃ الاحرام کھنے کے لئے تیار ھو تو وہ شخص جو بعد والی صف میں کھڑا ھو وہ تکبیرۃ الاحرام کہہ سکتا ھے لیکن احتیاط مستحب یہ ھے کہ وہ انتظار کرے تاکہ وہ شخص یا اشخاص جو آگے والی صف میں اس کے اتصال کا ذریعہ ھوں تکبیر کہہ لیں۔

مسئلہ۱۴۲۷اگر کوئی شخص یہ جانتا ھو کہ آگے والی صفوں میں سے کسی ایک صف کی نمازباطل ھے تو وہ بعد والی صفوں میں اقتدا نہیں کرسکتا، لیکن اگر وہ نہ جانتا ھو کہ ان کی نمازصحیح ھے یا نہیں تو اقتدا کر سکتا ھے۔

مسئلہ۱۴۲۸جب کسی شخص کومعلوم ھوجائے کہ امام جماعت کی نمازباطل ھے مثلااسے یہ معلوم ھوجائے کہ امام جماعت نے وضو نہیں کیا ھے تو اگرچہ خود امام اس چیز کی طرف متوجہ نہ ھو اس کی اقتدا نہیں کی جاسکتی ھے۔

مسئلہ۱۴۲۹اگر نماز کے بعد ماموم کو یہ علم ھو جائے کہ امام جماعت عادل نہ تھا یا کافر تھا یا کسی اور وجہ سے اس کی نماز باطل تھی مثلاً اس نے وضو کے بغیر نماز پڑھ لی تھی تو ماموم کی نمازاس صورت میں صحیح ھے کہ اس نے کوئی ایسا کام انجام نہ دیا ھو جس کی وجہ سے فرادیٰ نماز باطل ھوجاتی ھو، جیسے رکوع زیادہ کرنا۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۴۳۰اگر نماز کے دوران کوئی شخص شک کرے کہ اقتدا کی ھے یانھیں تو ضروری ھے کہ وہ نماز کو فرادیٰ کی نیت سے پورا کرے، لیکن اگر کسی وجہ سے اسے اطمینان ھوجائے کہ جماعت کی نیت کی ھے تو نماز کو جماعت کی نیت سے پورا کرے۔

مسئلہ۱۴۳۱اگر کوئی شخص نمازجماعت میں تشھد کے دوران اور امام کے سلام کھنے سے پھلے فرادیٰ نماز کی طرف عدول کرنا چاھے تو اگر وہ ابتدا سے عدول کی نیت سے نہ رکھتا ھو توکوئی حرج نھیں ھے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص عذر رکھتا ھو تو وہ تشھد سے پھلے تک عدول کر سکتا ھے، لیکن ان دو صورتوں کے علاوہ عدول کرنا محل اشکال ھے، خواہ وہ ابتدا سے عدول کی نیت رکھتا ھویا نماز کے دوران عدول کی نیت کرے، البتہ اگر وہ فرادیٰ شخص کے وظیفے پر عمل کرے تو اس کی نماز صحیح ھے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص قرائت کا موقع گزر جانے کے بعد فرادیٰ نماز کی طرف عدول کرے اور ابتدا سے فرادیٰ کا قصد نہ رکھتا ھو تو اس کی نماز قرائت چھوڑنے کے اعتبار سے صحیح ھے۔

مسئلہ۱۴۳۲اگر مقتدی امام کی الحمد اور سورہ ختم ھونے سے پھلے نمازفرادیٰ کی نیت کرے تو خواہ امام الحمد یا سورہ کا کچھ حصہ پڑھ چکا ھو، ضروری ھے کہ مقتدی الحمد اور سورہ دوبارہ پڑھے۔ اور اسی طرح اگر امام کی الحمد اورسورہ ختم ھونے کے بعد اور رکوع میں جانے سے پھلے اگر وہ فرادیٰ کی نیت کرے تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ الحمد اور سورہ دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ۱۴۳۳اگر کوئی شخص نمازجماعت کے ساتھ فرادیٰ کی نیت کرے تو دوبارہ جماعت کی نیت نھیں کرسکتا، البتہ اگر وہ متردد ھوجائے کہ فرادیٰ کی نیت کرے یا نھیں تو اگر چہ وہ بعد میں نمازجماعت کے ساتھ تمام کرنے کا مصمم ارادہ بھی کر لے، اس کی جماعت محل اشکال ھے۔

مسئلہ۱۴۳۴اگر کوئی شخص شک کرے کہ نماز کے دوران اس نے فرادیٰ کی نیت کی ھے یا نھیں تو ضروری ھے کہ وہ یہ سمجھے کہ ا س نے فرادیٰ کی نیت نھیں کی ھے۔

مسئلہ۱۴۳۵اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کرے جب امام رکوع میں ھو اور وہ امام کے رکوع میں پھنچ جائے تو خواہ امام نے رکوع کا ذکر پڑھ لیا ھو اس کی نماز اور جماعت دونوں صحیح ھیں اور یہ ایک رکعت شمار ھوگی، البتہ اگر وہ رکوع کی مقدار تک جھکے لیکن امام کے رکوع میں نہ پھنچ سکے تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۴۳۶اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کرے جب امام رکوع میں ھو اور وہ رکوع کی مقدار تک جھکے اور شک کرے کہ امام کے رکوع میں پھنچا ھے یا نھیں تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۴۳۷اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کرے جب امام رکوع میں ھو اور اس سے پھلے کہ رکوع کی حد تک جھکے امام رکوع سے سر اٹھالے تو ضروری ھے کہ امام کے ساتھ ھی سجدے میں جائے اور امام کی اگلی رکعت کو اپنی پھلی رکعت قرار دے اور احتیاط واجب یہ ھے کہ امام کی پیروی کے بعد جب (اگلی رکعت کے لئے) کھڑا ھو تو قربت مطلقہ کی نیت سے، جو چاھے تکبیرة الاحرام ھو یا ذکر، تکبیر کھے۔

مسئلہ۱۴۳۸اگر کوئی شخص نماز کی ابتدا ھی سے یا الحمد اور سورے کے درمیان اقتدا کرے اور رکوع کی مقدار میں جانے سے پھلے ھی امام اپنا سر رکوع سے اٹھا لے تو اگر وہ تاخیر کرنے میں عذر رکھتاھو تو اس کی نماز اور جماعت صحیح ھیں۔

مسئلہ۱۴۳۹اگرکوئی شخص جماعت کے لئے اس وقت پھنچے جب امام جماعت کا آخری تشھد پڑھ رھا ھو اور وہ شخص یہ چاھتا ھو کہ جماعت کا ثواب حاصل کرے تو ضروری ھے کہ اقتدا کی نیت اور تکبیرة الاحرام کھنے کے بعد بیٹھ جائے اور تشھد کو احتیاط واجب کی بنا پر قربت مطلقہ کی نیت سے واجب تشھد یا ذکر کی نیت کے بغیر امام کے ساتھ پڑھے، لیکن سلام نہ پھیرے اور انتظار کرے تاکہ امام نماز کا سلام پڑھ لے۔ اس کے بعد وہ شخص کھڑا ھو جائے اور دوبارہ نیت اور تکبیرة الاحرام کھے بغیر الحمد اور سورہ پڑھے اور اسے اپنی نماز کی پھلی رکعت شمار کرے۔

مسئلہ۱۴۴۰ضروری ھے کہ ماموم امام سے آگے نہ کھڑا ھو اور اگر ماموم صرف ایک شخص ھوتو احتیاط واجب یہ ھے کہ وہ امام کی دائیں جانب کھڑا ھو اوراس کا امام کے پیچھے کھڑا ھونا ضروری نھیں ھے۔ ھاں، اگر کسی شخص کا قد امام سے بلند ھو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ وہ اس طرح کھڑا ھو کہ رکوع اور سجدے میں امام سے آگے نہ ھو اور اگر مامومین زیادہ ھوں تو اس کا حکم ”مسئلہ ۱۴۸۸“میں بیان کیاجائے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۴۴۱اگر امام مرد اور ماموم عورت ہو تو اگر اس عورت اور امام کے درمیان یا اس عورت اور دوسرے مقتدی مرد کے درمیان جو اس عورت کے اتصال کا ذریعہ ہے، کوئی پردہ یا اس جیسی کوئی دوسری چیز حائل ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ۱۴۴۲اگر نماز جماعت شروع ہونے کے بعد امام اور ماموم کے درمیان یا امام اور اس شخص کے درمیان جو امام سے اتصال کا ذریعہ ہو پردہ یا کوئی اور چیز حائل ہوجائے تو جماعت باطل ہے اور اس کی نماز فرادیٰ ہوجائے گی اور ضروری ہے کہ وہ فرادیٰ نمازپڑھنے والے کے وظیفے پر عمل کرے۔

مسئلہ۱۴۴۳اقوی یہ ہے کہ مقتدی کے سجدے کی جگہ اور امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کے درمیان ایک بڑے قدم سے زیادہ فاصلہ نہ ہو۔ اسی طرح اگر انسان ایک ایسے مقتدی کے واسطے سے جو اس کے آگے کھڑا ہو اما م سے متصل ہو تب بھی یہی حکم ہے (یعنی ایک لمبے قدم سے زیادہ فاصلہ نہ ہو)اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ماموم کے سجدے کی جگہ او راس سے آگے کھڑے ہونے والے شخص کی جگہ کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو۔

مسئلہ۱۴۴۴اگر ماموم ایک ایسے شخص کے ذریعے سے امام سے متصل ہو جس نے اس کی دائیں یا بائیں سمت میں اقتدا کی ہے اور سامنے سے امام سے متصل نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس شخص سے جو اس کی دائیں یا بائیں سمت کھڑ اھو ایک بڑے قدم سے زیادہ فاصلہ نہ رکھے۔

مسئلہ۱۴۴۵اگر نماز کے دوران امام اور ماموم کے درمیان یا ماموم اور دوسرے ماموم کے درمیان جو اس کے سامنے کھڑا ہے ایک لمبے قدم سے زیادہ فاصلہ ہوجائے توجماعت باطل ہے اور ضروری ہے کہ فرادیٰ کی نیت کرے اور نماز کو فرادیٰ پڑھے۔ اسی طرح اگر ایک ماموم اور دوسرے ایسے ماموم کے درمیان جو اس کے دائیں یا بائیں جانب کھڑا ہے اور امام سے اتصال کا ذریعہ ہے ایک لمبے قدم سے زیادہ فاصلہ ہوجائے تب بھی بنابر احتیاط و اجب یہی حکم ہے۔

مسئلہ۱۴۴۶اگر اگلی صف میں کھڑے ہوئے تمام لوگوں کی نمازختم ہوجائے اور بعد والی صف میں کھڑے ہوئے لوگوں کے درمیان اور جن کی نماز تمام ہوئی ہے ان سے اگلی صف میں کھڑے ہوئے لوگوں کے درمیان کا فاصلہ ایک بڑے قدم کے برابریا اس سے کم ہو تو جن لوگوں کی نماز ختم ہوئی ہے اگر وہ فورا دوسری نمازکے لئے اما م کی اقتدا کر لیں تو بعد والی صف کی جماعت صحیح ہے اور اگر مذکورہ مقدار سے زیادہ فاصلہ ہو تو بعد والی صف کی جماعت باطل ہے اور ان کی نمازفرادیٰ ہوجائے گی۔

مسئلہ۱۴۴۷اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا ء کرے جب امام کی دوسری رکعت ہو تو اس سے الحمد اور سورہ ساقط ہیں اور ضروری ہے کہ اما م سے پہلے رکوع میں نہ جائے اور یہ بھی ضروری ہے کہ امام کے تشہد سے پہلے کھڑا نہ ہو اور وہ شخص قنوت اور تشہد امام کے ساتھ پڑھ سکتا ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اما م کے تشہد کے وقت اپنی ہاتھ کی انگلیوں اور پاؤں کے تلوے کے اگلے حصے کو زمین پر رکھے اور اپنے گھٹنوں کو اٹھالے اور ضروری ہے کہ امام کے ساتھ کھڑا ہو اور الحمداور سورہ پڑھے اور اگر سورہ پڑھنے کا وقت نہ ہوتو الحمد کو تمام کرے اور امام کے رکوع میں پہنچ جائے اور اگر امام کے رکوع میں نہ پہنچ سکے تو احتیاط واجب کی بنا پر فرادیٰ کا قصد کرے۔

مسئلہ۱۴۴۸اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کرے جب امام چار رکعتی نمازکی دوسری رکعت میں ہو تو ضروری ہے کہ اپنی نماز کی دوسری رکعت میں جو کہ امام کی تیسری رکعت ہے، دو سجدے کرنے کے بعدبیٹھ جائے اور واجب مقدار کی حد تک تشہد پڑھ کر کھڑا ہوجائے اور اگر تین مرتبہ تسبیحات اربعہ نہ پڑھ سکتا ہو تو ایک مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھ کر امام کے رکوع میں پہنچ جائے اور اگر امام کے رکوع میں نہ پہنچ پائے تو احتیاط واجب کی بنا پر فرادیٰ نماز کا قصد کرے۔

مسئلہ۱۴۴۹اگر امام تیسری یا چوتھی رکعت میں مشغول ہو اور ماموم یہ جانتاھو، بلکہ صرف احتمال دے رھا ہوکہ اگر وہ اقتدا کرلے اور الحمد پڑھے تو امام کے رکوع میں نہیں پہنچ پائے گا تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ انتظار کرے تاکہ امام رکوع میں چلا جائے اور اس کے بعد اقتدا کرے۔

مسئلہ۱۴۵۰اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کرے جب امام تیسری یا چوتھی رکعت کے قیام میں ہو تو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے اور اگر سورہ کے لیے وقت نہ ہو تو ضروری ہے کہ صر ف الحمد پڑھے اورامام کے رکوع میں پہنچ جائے اور اگر کوئی رکوع میں نہ پہنچ سکے تو احتیاط واجب کی بنا پر فرادیٰ نماز کا قصد کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۴۵۱جو شخص جانتا ہو کہ اگر وہ سورہ یا قنوت کو تما م کرے تو امام کے رکوع میں نہیں پہنچ سکے گا اور وہ عمداسورہ یا قنوت پڑھے اور رکوع میں نہ پہنچ سکے تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن ضروری ہے کہ فرادیٰ شخص کے وظیفے کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ۱۴۵۲جس شخص کو اطمینان ہو کہ اگر سورہ شروع کرے یا اسے تما م کرے تو امام کے رکوع میں پہنچ جائے گا تو احتیاط واجب یہ ہے کہ سورہ شروع کرے یا اگر شروع کر لیا ہوتو اسے مکمل کرے، لیکن اگر امام کے رکوع میں نہ پہنچ پارہا ہو توسورہ شروع کرنے کی صورت میں ضروری ہے کہ اسے تمام نہ کرے۔

مسئلہ۱۴۵۳جو شخص یقین رکھتا ہو کہ اگر وہ سورہ پڑھے تو امام کے رکوع میں پہنچ جائے گا اور سورہ پڑھے لے اور اما م کے رکوع میں نہ پہنچ سکے تو اس کی جماعت صحیح ہے۔

مسئلہ۱۴۵۴اگر امام قیام کی حالت میں ہو اور ماموم یہ نہ جانتا ہو کہ وہ کون سی رکعت میں ہے تو وہ اقتدا کر سکتا ہے، لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ الحمد اور سورہ جزء نماز یا قرائت قرآن کی عمومی نیت کے ساتھ پڑھے، اگر چہ بعد میں معلوم ہو جائے کہ امام کی پہلی یا دوسری رکعت تھی۔

مسئلہ۱۴۵۵اگر کوئی شخص اس خیال سے کہ امام پہلی یا دوسری رکعت میں ہے الحمد او رسورہ نہ پڑھے اور رکوع کے بعد اسے یہ معلوم ہوجائے کہ امام تیسری یا چوتھی رکعت میں تھا تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن اگر رکوع سے پہلے یہ معلوم ہو جائے کہ امام تیسری یا چوتھی رکعت میں ہے تو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے اور وقت کم ہونے کی صورت میں صرف الحمد پڑھے اور رکوع میں پہنچ جائے اور اگر الحمد پڑھنے کا بھی وقت نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر فرادیٰ نماز کا قصد کرے۔

مسئلہ۱۴۵۶اگر کوئی شخص اس خیال سے کہ امام تیسری یا چوتھی رکعت میں ہے الحمد یا سورہ پڑھ لے اور رکوع سے پہلے یا اس کے بعد اسے یہ معلوم ہو جائے کہ امام پہلی یا دوسری رکعت میں تھا تو اس کی نمازصحیح ہے اورا گر الحمد اور سورہ پڑھنے کے درمیان یہ معلوم ہو جائے تو ضروری ہے کہ بقیہ حصہ نہ پڑھے۔

مسئلہ۱۴۵۷اگر کوئی شخص مستحب نمازپڑھ رہاھو اورجماعت کھڑی ہو جائے اور اسے یہ اطمینان نہ ہوکہ اگر نماز کو تمام کر لے تو جماعت کو پا لے گا تو مستحب ہے کہ وہ شخص مستحب نماز کو چھوڑ دے اور جماعت میں شریک ہوجائے، بلکہ اگر اسے یہ اطمینان نہ ہو کہ پہلی رکعت میں شریک ہوسکے گا تب بھی مستحب ہے کہ اسی حکم پر عمل کرے۔

مسئلہ۱۴۵۸اگر کوئی شخص تین رکعتی یا چار رکعتی نمازپڑھ رہاھو اور جماعت قائم ہوجائے، تو اگر ابھی تیسری رکعت کے رکوع میں نہ گیا ہو اور اسے یہ اطمینان نہ ہو کہ اگر نماز کو تمام کرلے تو جماعت میں شریک ہو جائے گا، مستحب ہے کہ وہ شخص مستحب نماز کی نیت سے اپنی نماز کو دو رکعت پر تمام کرے اور جماعت میں شریک ہوجائے۔

مسئلہ۱۴۵۹اگر امام کی نماز ختم ہو جائے اور ماموم تشہد یا پہلا سلام پڑھنے میں مشغول ہو تو ضروری نہیں کہ فرادیٰ نماز کی نیت کرے۔

مسئلہ۱۴۶۰اگر کوئی شخص امام سے ایک رکعت پیچھے ہو اور جس وقت امام آخری رکعت کا تشہد پڑھ رہا ہو وہ فرادیٰ نماز کا قصد نہ کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اپنی انگلیوں اور پاؤں کے تلووں کا اگلا حصہ زمین پر رکھے اور گھٹنوں کو اٹھا کررکھے اور امام کے سلام پڑھنے کا انتظا ر کرے اور اس کے بعد کھڑا ہوجائے اور اگر اسی وقت فرادیٰ نماز کا قصد کرنا چاھے تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر ابتدا ہی سے فرادیٰ کا قصد تھا تو محل اشکال ہے۔

امام جماعت کے شرائط

مسئلہ۱۴۶۱ضروری ہے کہ امام جماعت بالغ، عاقل، شیعہ اثنا عشری، عادل اور حلال زادہ ہو۔ اسی طرح اگر اقتدا نماز کی ابتدائی دو رکعات میں ہو اور ماموم کی قرائت صحیح ہو تو ضروری ہے کہ امام کی قرائت بھی صحیح ہو۔ اس کے علاوہ صورت میںبھی احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے۔ نیز اگر ماموم مرد ہوتو ضروری ہے کہ امام بھی مرد ہو اور نماز میت کے علاوہ کسی دوسری نماز میں عورت کا کسی دوسری عورت کی امامت کرنامکروہ ہے ۔ہاں، نمازمیت میں اگر عورت سے زیادہ میت کے لئے کوئی دوسرا سزاوار نہ ہو تو مکروہ نہیں ہے اور ممیز بچہ جو اچھے اور برے کی سمجھ بوجھ

رکھتا ھے کسی دوسرے ممیز بچے کی اقتدا میں نماز پڑھ سکتا ھے اور جماعت کا اثر مترتب ھونا وجہ سے خالی نہیں لیکن احوط اثر کا مترتب نہ ھونا ھے۔

مسئلہ۱۴۶۲اگر کوئی شخص کسی امام کو عادل سمجھتا تھا اگر شک کرے کہ وہ اب بھی اپنی عدالت پر باقی ھے یا نہیں تو وہ اس کی اقتدا کر سکتا ھے۔

مسئلہ۱۴۶۳جو شخص کھڑا ھو کر نماز پڑھ رہا ھو کسی ایسے شخص کی اقتدا نہیں کرسکتا جو بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھ رھاھو اور جو شخص بیٹھ کر نمازپڑھ رھاھو وہ کسی ایسے شخص کی اقتدا نہیں کرسکتا جو لیٹ کر نمازپڑھ رھاھو۔

مسئلہ۱۴۶۴جو شخص بیٹھ کر نمازپڑھتا ھو وہ کسی ایسے شخص کی اقتدا کر سکتا ھے جو بیٹھ کر نمازپڑھتا ھو اوراسی طرح جو شخص لیٹ کر نمازپڑھتا ھو وہ کسی ایسے شخص کی اقتدا کر سکتا ھے جولیٹ کر نماز پڑھتا ھو۔ اسی طرح جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ھو وہ ایسے شخص کی اقتدا کر سکتا ھے جو کھڑے ھو کر نماز پڑھتا ھو، لیکن جو شخص لیٹ کر نمازپڑھتا ھو وہ ایسے شخص کی اقتدا نہیں کرسکتا جو بیٹھ کر نماز پڑھتا ھو۔

مسئلہ۱۴۶۵اگر امام جماعت کسی مجبوری کی وجہ سے نجس لباس یا تیمم یا وضو جبیرہ کے ساتھ نمازپڑھ رہا ھو تو اس کی اقتدا کی جاسکتی ھے۔

مسئلہ۱۴۶۶اگر امام کسی بیماری کی وجہ سے اپنا پیشاب یا پاخانہ نہ روک سکتا ھو تو اس کی اقتدا کی جاسکتی ھے اور جو عورت مستحاضہ نہ ھو وہ مستحاضہ عورت کی اقتدا کر سکتی ھے۔

مسئلہ۱۴۶۷وہ شخص جو جذام یابرص کا مریض ھو اس کی اقتدا میں نمازپڑھنا مکروہ ھے اور وہ شخص جس پر شرعی حد جاری ھوچکی ھو اس کی اقتدا کرنا جائز نہیںھے۔

جماعت کے احکام

مسئلہ۱۴۶۸ضروری ھے کہ ماموم نماز کی نیت کرتے وقت امام کو معین کرے لیکن اس کا نام جاننا ضروری نہیں مثلا اگروہ نیت کرے کہ میں موجودہ امام کی اقتدا کرتاھوں تو اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۱۴۶۹ضروری ھے کہ ماموم الحمد اور سورہ کے علاوہ تمام اذکار خود پڑھے، لیکن اگر ماموم کی پھلی یا دوسری رکعت، امام کی تیسری یا چوتھی رکعت ھو تو الحمد اور سورہ پڑھنا بھی ضروری ھے۔

مسئلہ۱۴۷۰اگر ماموم نماز صبح، مغرب و عشا کی پھلی یا دوسری رکعت میں امام کے الحمد اور سورہ پڑھنے کی آواز سن رھا ھو خواہ و ہ ان کلمات کو سمجھ نہ رھا ھو، ضروری ھے کہ وہ الحمد اور سورہ نہ پڑھے اور اگرامام کی آواز نہ سن رھا ھو تو مستحب ھے کہ الحمد اور سورہ پڑھے لیکن ضروری ھے کہ نماز کا جزء سمجھ کر نہ پڑھے اور ضروری ھے کہ آھستہ پڑھے اوراگر سھواً اونچی آواز سے پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۱۴۷۱اگر ماموم امام کے الحمد اور سورہ کے بعض کلمات سن رھا ھو تو جن کلمات کو نہ سن سکے انھیں پڑھ سکتا ھے، لیکن احتیاط مستحب یہ ھے کہ الحمد اور سورہ نہ پڑھے۔

مسئلہ۱۴۷۲اگر مامو م بھول کر الحمد اور سورہ پڑھ لے یا اس خیال سے کہ جو آواز وہ سن رھا ھے وہ امام کی آواز نہیں ھے الحمد اور سورہ پڑھ لے اور بعد میں اسے معلوم ھوجائے کہ وہ امام کی آواز تھی تو اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۱۴۷۳اگر مامو م شک کرے کہ امام کی آواز سن رھا ھے یا نہیں یا جو آواز سن رھا ھے اس کے بارے میں یہ نہ جانتا ھوکہ یہ امام کی آواز ھے یا کسی اور کی آواز ھے تو وہ الحمد اورسورہ پڑھ سکتا ھے۔

مسئلہ۱۴۷۴ضروری ھے کہ ماموم، نمازظھر اور عصر کی پھلی اور دوسری رکعت میں الحمد اورسورہ نہ پڑھے اور مستحب ھے کہ اس کی جگہ کوئی دوسرا ذکر پڑھے۔

مسئلہ۱۴۷۵ضروری ھے کہ ماموم تکبیرۃالاحرام کوامام سے پھلے نہ کھے، بلکہ احتیاط واجب یہ ھے کہ جب تک امام کی تکبیرمکمل نہ ھوجائے تکبیر نہ کھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۴۷۶اگر ماموم بھول کرامام سے پہلے سلام پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ھے، بلکہ اگر جان بوجہ کر بھی امام سے پہلے سلام پڑھ لے تو اس صور ت میں کہ ابتدا ھی سے عدول کا ارادہ نہ رکھتا ھو، اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۱۴۷۷اگر ماموم تکبیرۃ الاحرام کے علاوہ دوسرے اذکار کو امام سے پہلے پڑھ لے تو کوئی حرج نھیں، لیکن اگر انھیں سن رھاھو یا یہ جانتا ھو کہ امام انھیں کس وقت کھے گا تو احتیاط مستحب یہ ھے کہ امام سے پہلے نہ کھے۔

مسئلہ۱۴۷۸ضروری ھے کہ ماموم نماز میں پڑھی جانے والی چیزوں کے علاوہ دوسرے افعال مثلارکوع و سجود، امام کے ساتہ یا امام کے تھوڑ ی دیر بعد بجا لائے اور اگر جان بوجہ کر امام کے بعد یا اس کی کچہ مدت کے بعد انجام دے تو اس کی جماعت باطل ھوجائے گی، لیکن اگر اس نے فرادیٰ شخص کے وظیفے پر عمل کیا ھے تو اس کی نماز صحیح ھے۔

مسئلہ۱۴۷۹اگر ماموم بھول کر امام سے پہلے ھی رکوع سے سر اٹھائے اور امام رکوع میں ھی ھو تو ضروری ھے کہ دوبارہ رکوع میں جائے اور امام کے ساتہ رکوع سے سر اٹھالے اور اس صور ت میں رکوع کا زیادہ ھونا نماز کو باطل نھیں کرتا، لیکن اگر رکوع میں واپس جائے او راس سے پہلے کہ وہ امام کے رکوع میںپھنچے امام سر اٹھالے تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۴۸۰اگر ماموم غلطی سے سجدے سے سر اٹھا لے اور دیکھے کہ امام ابھی سجدے میںھے تو ضروری ھے کہ دوبارہ سجدے میں جائے اور اگر دونوں سجدوں میں اتفاقاً ایسا ھی ھو جائے تو دوسجدے زیادہ ھونے کی وجہ سے نماز باطل نھیں ھوتی۔

مسئلہ۱۴۸۱جوشخص غلطی سے امام سے پہلے اپنا سر سجدے سے اٹھا لے اور واپس سجدے میں جائے اور اس سے پہلے کہ وہ سجدے میں پھنچے امام اپنا سر اٹھا لے تو اس کی نماز صحیح ھے، لیکن اگر دونوں سجدوں میں یھی اتفاق پیش آئے تو اس کی نماز باطل ھے۔

مسئلہ۱۴۸۲اگر غلطی سے کوئی شخص اپنا سر رکوع یا سجدے سے اٹھالے اور بھول کر یا اس خیال سے کہ امام کے سجدے یا رکوع میں نھیں پھنچ پائے گا رکوع یا سجدے میں نہ جائے تو اس کی جماعت اور نماز دونوں صحیح ھیں۔

مسئلہ۱۴۸۳اگر کوئی شخص اپنا سر سجدے سے اٹھا لے اور دیکھے کہ امام بھی سجدے میں ھے چنانچہ اس خیال سے کہ یہ امام کا پھلا سجدہ ھے اور وہ شخص اس نیت سے کہ امام کے ساتہ سجدہ کرے، سجدے میں چلا جائے اورا سے یہ معلوم ھو جائے کہ یہ امام کا دوسرا سجدہ ھے تو یہ اس شخص کا دوسرا سجدہ ھی شمار ھوگا اور اگر اس خیال سے کہ یہ امام کا دوسرا سجدہ ھے سجدے میں چلا جائے اور اسے یہ معلوم ھو کہ یہ امام کا پھلا سجدہ ھے تو ضروری ھے کہ امام کے ساتہ سجدہ کرنے کی نیت سے سجدہ کرے اور دوبارہ امام کے ساتہ سجدے میں جائے اور دونوں صورتوں میں احتیاط مستحب یہ ھے کہ نماز کو جماعت کے ساتہ پڑھنے کے بعد دوبارہ بھی پڑھے۔

مسئلہ۱۴۸۴اگر کوئی شخص بھول کر امام سے پہلے رکوع میں چلا جائے اور حالت یہ ھو کہ اگر وہ اپنا سر اٹھالے تو امام کی قرائت کے کچہ حصے میں پھنچ جائے گا تو اگر وہ اپنا سر اٹھالے اور امام کے ساتہ رکوع میں چلاجائے تواس کی نماز اور جماعت دونوں صحیح ھیں اور اگر جان بوجہ کر اپنا سرنہ اٹھائے تو اس کی نماز کا صحیح ھونا محل اشکال ھے۔

مسئلہ۱۴۸۵اگر کوئی شخص بھول کر امام سے پہلے رکوع میں چلا جائے او رحالت یہ ھو کہ اگر وہ اپنا سر اٹھا لے تو وہ امام کی قرائت میں نھیں پھنچ سکے گا، اگر امام کی پیروی کرتے ھوئے اپنا سر اٹھا لے اور امام کے ساتہ رکوع میں چلا جائے تو اس کی نماز اور جماعت دونوں صحیح ھیں اور اگر وہ انتظار کر لے تاکہ امام اس کے رکوع میں پھنچ جائے تو اس کی نماز صحیح ھے لیکن اس کی جماعت محل اشکال ھے۔

مسئلہ۱۴۸۶اگر کوئی شخص بھول کر امام سے پہلے سجدے میں چلا جائے اور امام کی پیروی کرنے کی نیت سے اپنا سر اٹھا لے اور امام کے ساتہ سجدے میں جائے تو اس کی نماز اور جماعت دونوں صحیح ھیں اور اگر انتظار کرے تاکہ امام اس کے سجدے میں پھنچ جائے تو اس کی نماز صحیح ھے لیکن اس کی جماعت محل اشکال ھے۔

مسئلہ۱۴۸۷اگر امام غلطی سے ایسی رکعت میں قنوت پڑھ لے جس میں قنوت نھیں ھے یا جس رکعت میں تشھد نھیںھے اس میں تشھد پڑھنے میں مشغول ھو جائے تو ضروری ھے کہ ماموم قنوت اور

Presented by Ziaraat.Com

تشھد نہ پڑھے لیکن وہ امام سے پہلے رکوع میں نہیں جا سکتا اور امام سے پہلے قیام نہیں کرسکتا ھے بلکہ ضروری ھے کہ انتظار کرے تاکہ امام کا قنوت اور تشھد تمام ھوجائے اور اپنی بقیہ نماز کو امام کے ساتھ پڑھے۔

نمازجماعت میں امام اور ماموم کا وظیفہ

مسئلہ۱۴۸۸اگر ماموم ایک مرد ھو تو احتیاط واجب کی بنا پر وہ امام کی دائیں طرف کھڑا ھو اور اگر ایک مرد اور ایک عورت یا چند عورتیں ھوں تو مرد دائیں طرف اور بقیہ عورتیں امام کے پیچھے کھڑی ھو ں اور اگر چند مرد اور ایک یا چند عورتیں ھوں تومرد امام کے پیچھے اور عورتیں مردوں کے پیچھے کھڑی ھوں اور اگر ایک یا چند عورتیں ھوں تو امام کے پیچھے کھڑی ھوں اور ایک عورت ھونے کی صورت میں مستحب ھے کہ امام کے پیچھے دائیں سمت میں اس طرح کھڑی ھو کہ اس کی سجدے کی جگہ امام کے گھٹنوں یا قدم کے مقابل ھو۔

مسئلہ۱۴۸۹اگر ماموم اور امام دونوں عورتیں ھوں تو احتیاط واجب یہ ھے کہ وہ سب ایک دوسرے کے برابر میں کھڑی ھوں اور امام ان سے آگے نہ ھو۔

وہ چیزیں جو نمازجماعت میں مستحب ھیں

مسئلہ۱۴۹۰مستحب ھے کہ امام صف کے درمیان میں کھڑا ھو اور صاحبان علم، کمال اور تقویٰ پہلی صف میں کھڑے ھوں۔

مسئلہ۱۴۹۱مستحب ھے کہ جماعت کی صفیں منظم ھو ں اور ایک صف میں کھڑے ھوئے نمازیوں کے درمیان فاصلہ نہ ھو اور ان کے کاندھے ایک دوسرے کے مقابل ھوں۔

مسئلہ۱۴۹۲مستحب ھے کہ ”قد قامت الصلاة“ کھنے کے بعد مامومین کھڑے ھوجائیں۔

مسئلہ۱۴۹۳مستحب ھے کہ امام اس ماموم کی حالت دیکہ کرنماز پڑھائے جو مامومین میں سب سے زیادہ ضعیف ھو اور قنوت، رکو ع،اور سجدے کو طول نہ دے، لیکن اگر جانتا ھو کہ تمام مامومین طول دینے کی طرف مائل ھیں تو کوئی حرج نھیں۔

مسئلہ۱۴۹۴مستحب ھے کہ امام جماعت الحمد،سورہ،اور بلند آواز سے پڑھے جانے والے اذکار نماز میں اپنی آواز اتنی اونچی کرے کہ دوسرے مامومین سن لیں، لیکن ضروری ھے کہ اپنی آواز حد سے زیادہ اونچی نہ کرے۔

مسئلہ۱۴۹۵اگر امام کو رکوع کے دوران یہ معلوم ھوجائے کہ کوئی ماموم ابھی ابھی آیا ھے اور اقتدا کرنا چاہتا ھے تو مستحب ھے کہ رکوع کواپنے معمول سے دگنا طول دے اور اس کے بعد کھڑا ھوجائے، اگرچہ اسے یہ معلوم ھوجائے کہ کوئی اور بھی اقتدا کے لئے آیا ھے۔

وہ چیزیں جو نمازجماعت میں مکروہ ھیں

مسئلہ۱۴۹۶اگر جماعت کی صفوں کے درمیان جگہ خالی ھو تو مکروہ ھے کہ انسان اکیلا کھڑا ھو۔

مسئلہ۱۴۹۷ماموم کا اذکار نماز کو اس طرح پڑھنا کہ امام سن لے مکروہ ھے۔

مسئلہ۱۴۶۸جس مسافر کونماز ظھر،عصراور عشا دو رکعت پڑھنا ھیں، اس کے لئے کسی ایسے شخص کی اقتدا کرنا جو مسافر نھیں ھے مکروہ ھے او رجو شخص مسافر نھیں اس کے لئے کسی ایسے شخص کی اقتدا کرنا جو مسافر ھو مکروہ ھے۔

نماز آیات

مسئلہ۱۴۹۹نماز آیات کہ جس کے پڑھنا کا طریقہ بعد میں بیان ھوگا چار چیزوں کی وجہ سے واجب ھوتی ھے:

۱) سورج گرھن ۔

۲) چاند گرھن۔ اگر چہ ان کے کچہ حصے کو ھی گرھن لگے اور اس کی وجہ سے کوئی خوف زدہ بھی نہ ھوا ھو۔

۳) زلزلہ، اگرچہ کوئی خوف زدہ بھی نہ ھوا ھو۔

Presented by Ziaraat.Com

۴) گرج چمک اور سرخ وسیاہ آندھی اور ان جیسی دوسری آسمانی نشانیاں، اس صورت میں کہ اکثر لوگ ان سے خوف زدہ ہوجائیں. جہا ں تک زمینی حادثات کا تعلق ہے جیسے کہ دریا کا پانی خشک ہوجانا اور پہاڑ کا گرنا جو کہ اکثر لوگوں کہ خوف زدہ ہونے کاباعث ہوتاہے، تو ان میں نماز آیات پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ۱۵۰۰جن چیزوں کی وجہ سے نماز آیات پڑھنا واجب ہے اگروہ ایک سے زیادہ ہو جائیں تو ضروری ہے کہ انسان ان میں سے ہر ایک کے لئے نمازآیات پڑھے۔ مثلاً سورج گرھن بھی ہو اور زلزلہ بھی آجائے تو ضروری ہے کہ ایک نمازآیات سورج گرھن کے لئے اور ایک نماز آیات زلزلے کے لئے پڑھے۔

مسئلہ۱۵۰۱جس شخص پر ایک سے زیادہ نماز آیا ت کی قضا واجب ہو خواہ وہ ایک چیز کی وجہ سے واجب ہوئی ہوں جیسے کہ تین مرتبہ سورج گرھن ہوا ہو اور اس شخص نے تینوں مرتبہ نماز آیات نہ پڑھی ہو، یا چند چیزوں کی وجہ سے واجب ہوئی ہوں جیسے کہ سورج گرھن بھی ہوا ہو اور چاند گرھن بھی، ا ن کی قضا بجا لاتے وقت ضروری نہیں ہے کہ وہ شخص یہ معین کرے کہ کون سی نماز کی قضا کر رہا ہوں، البتہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگرچہ اجمالا ہی سہی، انہیں معین کرے مثلآیہ نیت کرے کہ جو پہلی نماز آیات یا دوسری نماز آیات جو مجھ پر واجب ہوئی تھی اس کی قضا بجا لا رہا ہوں۔

مسئلہ۱۵۰۲جن چیزوں کی وجہ سے نماز آیات پڑھنا واجب ہے اگر وہ کسی جگہ واقع ہوجائیں تو صرف اسی جگہ کے لوگوں کے لئے نماز آیات پڑھنا واجب ہے اور دوسرے مقامات کے لوگوں کے لئے اس کا پڑھنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ۱۵۰۳سورج یا چاند کو گرھن لگنے کی صورت میں نمازآیا ت پڑھنے کا وقت اسی وقت سے شروع ہوتا ہے جب سورج یا چاند کو گھن لگنا شروع ہوجائے اور اس وقت تک باقی رہتا ہے جب سورج یا چاند مکمل طور پر گرھن سے نکل آئیں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ سور ج یا چاند گرھن سے نکلنا شروع ہوجائیں، بلکہ گرھن کی ابتدا میں ہی نماز آیات پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ۱۵۰۴اگر کوئی شخص نماز آیات پڑھنے میں اتنی تاخیر کرے کہ چاند یا سورج گرھن سے نکلنا شروع ہو جائیں تو اس کی نمازادا ہے، لیکن پورا سورج یاچاند،گرھن سے نکل جانے کی صورت میں اس کی نمازقضا ہے۔

مسئلہ۱۵۰۵اگر چاند گرھن یا سورج گرھن کی مدت ایک رکعت کے برابر یا اس سے بھی کم ہو تو نماز آیات واجب اور ادا ہے۔اسی طرح اگر گرھن کی مدت ایک رکعت سے زیادہ ہو اور انسان نمازنہ پڑھے یہاں تک کہ ایک رکعت کے برابر یا اس سے بھی کم وقت باقی رہ گیا ہو تب بھی نماز آیات واجب اور ادا ہے۔

مسئلہ۱۵۰۶انسان کے لئے واجب ہے کہ زلزلہ،گرج چمک اور انھی جیسی دوسری چیزوں کے وقوع کے وقت نماز آیات پڑھے اور ضروری ہے کہ نماز کو اتنی دیر سے نہ پڑھے کہ عرفا لوگ اسے تاخیر کہیں اور تاخیر کرنے کی صورت میں اپنی نماز پڑھے لیکن احتیاط واجب کی بنا پر ادا یا قضا کی نیت نہ کرے۔

مسئلہ۱۵۰۷اگر کسی شخص کو سورج یا چاند گرھن لگنا معلوم نہ ہو اور ان کے گرھن سے نکلنے کے بعد پتہ چلے کہ پورے چاند یا سورج کو گرھن لگا تھا تو ضروری ہے کہ نماز آیات کی قضا بجا لائے، لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ ان کی کچھ مقدار کو گرھن لگا تھا تو قضا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ۱۵۰۸اگر کچھ لوگ کہیں کہ سورج یاچاند کو گرھن لگا ہے اور انسان کو ان کے کہنے سے یقین یا اطمینان پیدا نہ ہو اور اس گروہ میں سے کوئی ایسا شخص موجودنہ ہو جس کا شرعی طورپر کوئی اعتبار ہو او رانسان نماز آیات نہ پڑھے اور بعد میں یہ معلوم ہوکہ ان لوگوں‌نے صحیح کہا تھا تو پورے چاند یاسورج کو گرھن لگنے کی صورت میں ضروری ہے کہ نماز آیات بجا لائے، لیکن اگر ان کے کچھ حصے کو گرھن لگا ہو تو نماز آیات پڑھنا ضروری نہیں ہے۔اسی طرح اگر دو اشخاص کہ جن کے عادل ہونے کا علم نہ ہو یا ایک شخص کہ جس کے قابل اعتماد ہونے کا علم نہ ہو، اگر یہ کہیں کہ سورج یاچاند کو گرھن لگا ہے اور بعد میں معلوم ہوجائے کہ وہ دونوں عادل تھے یا وہ ایک شخص ایسا قابل اعتماد تھا کہ جس کے قول کے بر خلاف بات کاگمان نہ تھا تب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ۱۵۰۹اگر انسان کو ان لوگوں کے کہنے سے جو علمی قاعدے کی رو سے چاند گرھن یا سورج گرھن کے بارے میں بتاتے ہیں، اطمینان پیدا ہوجائے کہ سورج یا چاند گھن ہوا ہے تو ضروری

Presented by Ziaraat.Com

ہے کہ نماز آیات پڑھے۔ نیز اگر وہ لوگ یہ کھیں کہ فلاں وقت سورج یا چاند کو گھن لگے گا اور فلاں وقت تک رھے گا اور انسان کو ان کے کھنے سے اطمینان پیدا ھوجائے تو ضروری ھے کہ وہ اپنے اطمینان پر عمل کرے۔

مسئلہ۱۵۱۰اگر کسی شخص کو معلوم ھو جائے کہ جو نماز آیات پڑھی تھی وہ باطل تھی تو اسے دوبارہ پڑھنا واجب ھے اور وقت گذرنے کی صورت میں ضروری ھے کہ قضا کرے۔

مسئلہ۱۵۱۱اگر پنجگانہ نمازوں کے اوقات میں کسی شخص پر نماز آیات بھی واجب ھو جائے اور دونوں نمازوں کے لئے وقت وسیع ھو تو وہ پھلے کوئی بھی نماز پڑھ سکتا ھے اور اگر ان دونوں میں سے کسی ایک کا وقت تنگ ھو تو جس نماز کا وقت تنگ ھو ضروری ھے کہ اسے پھلے پڑھے اور اگر دونوں کا وقت تنگ ھو تو ضروری ھے کہ پھلے یومیہ پڑھے۔

مسئلہ۱۵۱۲اگر کسی شخص کو پنجگانہ نمازوں کے د رمیان یہ معلوم ھو جائے کہ نماز آیات کا وقت تنگ ھے اور نماز پنجگانہ کا وقت بھی تنگ ھو تو ضروری ھے کہ اسے مکمل کرنے کے بعد نماز آیات پڑھے اور اگر نماز یومیہ کا وقت تنگ نہ ھو تو ضروری ھے کہ اسے چھوڑ دے اور پھلے نماز آیات پڑھے اور اس کے بعد نماز یومیہ بجا لائے۔

مسئلہ۱۵۱۳اگر نماز آیات کے دوران کسی شخص کو یہ معلوم ھو جائے کہ یومیہ نماز کا وقت تنگ ھے تو ضروری ھے کہ وہ نماز آیات کو چھوڑ دے اور نماز یومیہ شروع کر دے اور نماز مکمل کرنے کے بعد، کوئی ایسا کام انجام دینے سے پھلے جو نماز کو باطل کر دیتا ھوضروری ھے کہ نماز آیات جھاں سے چھوڑی تھی وھیں سے مکمل کرے۔

مسئلہ۱۵۱۴اگر کسی عورت کے حیض یا نفاس کی حالت میں سورج یا چاند کو گھن لگ جائے تو اس پر نماز آیات اورا س کی قضا واجب نھیں ھے لیکن غیر موقت جیسے کہ زلزلہ اور گرج چمک میں عورت کے پاک ھونے کے بعد ادا یا قضا کی نیت کے بغیر نماز آیات بجالانا ضروری ھے۔

نماز آیات کا طریقہ

مسئلہ۱۵۱۵نماز آیات دو رکعت ھے اور ھر رکعت میں پانچ رکوع ھیں۔ اس کا طریقہ یہ ھے کہ انسان نیت کرنے کے بعد تکبیرۃ الاحرام کھے اور ایک مرتبہ الحمد اور ایک پورا سورہ پڑھے اور رکوع میں چلا جائے، پھر رکوع سے سر اٹھالے اور دوبارہ ایک مرتبہ الحمد اور ایک سورہ پڑھے اور رکوع میں چلا جائے اور اسی طرح پانچ رکوع کرے اور پانچویں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد دو سجدے کرے اور کھڑا ھوجائے اور دوسری رکعت کو بھی پھلی رکعت کی طرح بجا لائے اور تشھد پڑھ کر سلام پھیرے۔

مسئلہ۱۵۱۶نماز آیات میں الحمد پڑھنے کے بعد انسان یہ بھی کر سکتا ھے کہ ایک سورے کے پانچ حصے کرے اور ایک آیت یا اس سے کم یا زیادہ پڑھے اور رکوع میں چلا جائے، پھر رکوع سے اٹھ کر الحمد پڑھے بغیر اسی سورہ کا دوسرا حصہ پڑھے اور رکوع میں چلا جائے اور اسی طرح یہ عمل دھراتا رھے۔ یھاں تک کہ پانچویں رکوع سے پھلے سورہ مکمل کر لے۔مثلا سورہ قل ھو اللّٰہ احد کی نیت سے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم “پڑھے اور رکوع میں جائے اور اس کے بعد کھڑا ھوجائے اور ”قل ھو اللّٰہ احد “ کھے اور دوبارہ رکوع میں جائے اور رکوع کے بعد کھڑا ھوا ور ”اللہ الصمد “ کھے پھر رکوع میں جائے اور کھڑا ھوا اور ”لم یلد ولم یولد“ کھے اور رکوع میں چلا جائے اور رکوع سے سر اٹھا لے اور ”ولم یکن لہ کفوا احد“ کھے اور اس کے بعد پانچویں رکوع میں چلا جائے، رکوع سے سر اٹھانے کے بعد دوسجدے کرے۔ دوسری رکعت بھی پھلی رکعت کی طرح بجا لائے اور دوسرے سجدے کے بعد تشھد اور سلام پڑھ کر نماز مکمل کرے۔ نیز یہ بھی جائز ھے کہ ایک سورے کو پانچ سے کم حصوں میں تقسیم کرے لیکن جب بھی سورہ مکمل کرے ضروری ھے کہ بعد والی رکوع سے پھلے الحمد پڑھے اور اس کے بعد ایک سورہ یا اس کا کچھ حصہ پڑھے۔

مسئلہ۱۵۱۷اگر کوئی شخص نماز آیات کی ایک رکعت میں پانچ دفعہ الحمد اور سورہ پڑھے اور دوسری رکعت میں ایک دفعہ الحمد اور سورے کو پانچ حصوں میں تقسیم کردے تو کوئی حرج نھیں ھے۔

مسئلہ۱۵۱۸جو چیزیں پنجگانہ نماز میں واجب اور مستحب ھیں وہ نماز آیات میں بھی واجب اور مستحب ھیں البتہ اگر نماز آیات جماعت کے ساتھ ھو رھی ھو تو اذان اور اقامت کے بجائے تین دفعہ بطور رجاء ”الصلاۃ“کھا جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۵۱۹نماز آیات پڑھنے والے کے لئے مستحب ہے کہ پانچویں اور دسویں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ’’سمع اللّہ لمن حمدہ‘‘ پڑھے۔ نیز ہر رکوع سے پہلے اور اس کے بعد تکبیر کہنا مستحب ہے، لیکن پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد تکبیر کہنا مستحب نہیں ہے۔

مسئلہ۱۵۲۰مستحب ہے کہ دوسرے، چوتھے، چھٹے، آٹھویں اور دسویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھا جائے اور اگر صرف دسویں رکوع سے پہلے پڑھ لیا جائے تب بھی کافی ہے۔

مسئلہ۱۵۲۱اگر کوئی شخص نماز آیات میں شک کرے کہ کتنی رکعت پڑھی ہے اور کسی نتیجے پر نہ پہنچے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ۱۵۲۲اگر شک کرے کہ پہلی رکعت کے آخری رکوع میں ہے یا دوسری رکعت کے پہلے رکوع میں اور کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکے تو اس کی نماز باطل ہے ۔ہاں، اگر رکوع کی تعداد میں شک کرے تو کم پر بنا رکھے مگر یہ کہ شک کرے کہ چار رکوع بجا لایا ہے یا پانچ کہ اس صورت میں اگر سجدے میں جانے کے لئے جھکا نہ ہو تو ضروری ہے کہ جس رکوع کے لئے جھک گیا تھا اسے بجا لائے اور اگر سجدے میں جانے کے لئے جھک جانے کے بعد اور سجدے میں پہنچنے سے پہلے شک ہوا ہو تواحتیاط واجب کی بنا پر واپس پلٹ ائے اور رکوع بجا لائے اور نماز مکمل کر کے دوبارہ بجا لائے، لیکن اگر سجدے میں پہنچ گیا ہو تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ۱۵۲۳نماز آیات کا ہر رکوع ایک رکن ہے اور اگر ان میں عمدا یا سہواً کمی یابیشی ہو جائے تو نماز باطل ہے۔

عید فطر و عیدقربان کی نمازیں

مسئلہ۱۵۲۴امام علیہ السلام کے زمانے میں عید فطر وعید قربان کی نمازیں واجب ہیں اور ضروری ہے کہ یہ نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھی جائیں لیکن ہمارے زمانے میں جب کہ امام عصر علیہ السلام پردہ غیبت میںہیں، یہ نمازیں مستحب ہیں اور باجماعت اور فرادیٰ دونوں طرح پڑھی جا سکتی ہیں۔ہاں، با جماعت پڑھنے کی صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر نمازیوں کی تعدادپانچ افراد سے کم نہ ہو۔

مسئلہ۱۵۲۵عید فطر وعید قربان کی نماز کا وقت عید کے روز طلوعِ آفتاب سے ظہر تک ہے۔

مسئلہ۱۵۲۶عید قربان کی نماز سور ج چڑھ آنے کے بعد مستحب ہے اور عید فطر میں مستحب ہے کہ سور ج چڑھ آنے کے بعد افطار کیا جائے اور احتیاط واجب کی بنا پر فطرہ دینے کے بعد نماز عید ادا کی جائے۔

مسئلہ۱۵۲۷عید فطر وقربان کی نمازدو رکعت ہے جس کی پہلی رکعت میں الحمد اور سورہ پڑھنے کے بعد ضروری ہے کہ پانچ تکبیریں کہے اور ہر تکبیر کے بعد احتیاط واجب کی بنا پر ایک قنوت پڑھے ۔ پانچویں قنوت کے بعد ایک اور تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور دوسجدوں کے بعد اٹھ کھڑا ہو۔ دوسری رکعت میں چار تکبیریںکہے اور ہر تکبیر کے بعد ایک قنوت پڑھے، پانچویں تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، رکوع کے بعد دوسجدے بجا لائے اور تشہد و سلام پڑھے۔

مسئلہ۱۵۲۸عید فطر وقربا ن کی نماز کے قنوت میں جو دعا اور ذکر بھی پڑھا جائے کافی ہے، لیکن بہتر ہے کہ وہ دعا جو شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مصباح المتہجد میں نقل کی ہے، پڑھی جائے اور وہ دعا یہ ہے :

اَللّٰھُمَّ اَہْلَ الْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ وَ اَہْلَ الْجُوْدِ وَ الْجَبَرُوْتِ وَ اَہْلَ الْعَفْوِ وَ الرَّحْمَۃِ وَ اَہْلَ التَّقْویٰ وَ الْمَغْفِرَۃِ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ہٰذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لِلْمُسْلِمِیْنَ عِیْدًا وَّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ ذُخْراً وَّ شَرَفاً وَّ کَرَامَۃً وَّ مَزِیْدًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْہِ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ اَخْرَجْتَ مِنْہُ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَ عَلَیْہِمْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا سَئَلَکَ بِہٖ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْہُ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ (الْمُخْلِصُوْنَ، الْمُخْلَصُوْنَ)

اور اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ وہ دعا جو شیخ طوسی نے اپنی کتاب تہذیب میں معتبر سند کے ساتھ ذکر کی ہے، اسے پڑھا جائے۔ وہ دعا یہ ہے :

اَشْہَدُ اَنْ لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَہْلُ الْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ وَ اَہْلُ الْجُوْدِ وَ الْجَبَرُوْتِ وَ الْقُدْرَۃِ وَ السُّلْطَانِ وَ الْعِزَّۃِ، اَسْئَلُکَ فِیْ ہٰذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لِلْمُسْلِمِیْنَ عِیْدًا وَّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ ذُخْراً وَّ مَزِیْداً، اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُصَلِّیَ عَلیٰ

Presented by Ziaraat.Com

مَلاَئِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ اُنْبِیَائِکَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ اَلاَحْیَاءِ مِنْہُمْ وَ الاَمْوَاتِ، اَللّٰہُمَّ اِنِیّ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ عِبَادُکَ الْمُرْسَلُوْنَ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِہٖ عِبَادُکَ الْمُخْلَصُوْنَ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَوَّلُ کُلِّ شَیْیٍٔ وَّ آخِرُہ وَ بَدِیْعُ کُلِّ شَیْیٍٔ وَّ مُنْتَہَاہُ وَ عَالِمُ کُلِّ شَیْیٍٔ وَّ مَعَادُہ وَ مَصِیْرُ کُلِّ شَیْیٍٔ اِلَیْہِ وَ مَرَدُّہ وَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ وَ بَاعِثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ، قَابِلُ الْاَعْمَالِ مُبْدِی الْخَفِیَّاتِ مُعْلِنُ السَّرَائِرِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَظِیْمُ الْمَلَکُوْتِ شَدِیْدُ الْجَبَرُوْتِ حَیٌّ لاَّ یَمُوْتُ دَائِمٌ لاَّ یَزُوْلُ اِذَا قَضٰی اَمْراً فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہ کُنْ فَیَکُوْنُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَشَعَتْ لَکَ الْاَصْوَاتُ وَ عَنَتْ لَکَ الْوُجُوْہُ وَ حَارَتْ دُوْنَکَ الْاَبْصَارُ وَ کَلَّتِ الْاَلْسُنُ عَنْ عَظَمَتِکَ وَ النَّوَاصِیَ کُلُّہَا بِیَدِکَ وَ مَقَادِیْرُ الْاُمُوْرِ کُلُّہَا اِلَیْکَ، لاَ یَقْضِیْ فِیْہَا غَیْرُکَ وَ لاَ یَتِمُّ مِنْہَا شَیْیءٌ دُوْنَکَ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْیٍٔ حِفْظُکَ وَ قَہَرَ کُلَّ شَیْیٍٔ عِزُّکَ وَ نَفَذَ کُلَّ شَیْیٍٔ اَمْرُکَ وَ قَامَ کُلُّ شَیْیٍٔ بِکَ وَ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْیٍٔ لِعَظَمَتِکَ وَ ذَلَّ کُلُّ شَیْیٍٔ لِعِزَّتِکَ وَ اسْتَسْلَمَ کُلُّ شَیْیٍٔ لِقُدْرَتِکَ وَ خَضَعَ کُلُّ شَیْیٍٔ لِمُلْکِکَ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

مسئلہ۱۵۲۹امام عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے زمانہ غیبت میں اگر نماز عید جماعت سے پڑھی جائے تو احتیاط مستحب کی بنا پر نماز کے بعد دو خطبے پڑھے جائیں اور بہتر یہ ہے کہ عید فطر کے خطبے میں فطرے کے احکام بیان ہوں اور عید قربان میں قربانی کے احکام بیان ہوں ۔

مسئلہ۱۵۳۰عید کی نماز کے لئے کوئی سورہ مخصوص نہیں ہے لیکن بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعدسورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ (سورہ: ۸۷)پڑھا جائے اور دوسری رکعت میں سورہ والشمس (سورہ :۹۱)پڑھا جائے اور سب سے افضل یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ والشمس اور دوسری رکعت میں سورہ غاشیہ (سورہ:۸۸)پڑھا جائے۔

مسئلہ۱۵۳۱نماز عید صحر ا میں پڑھنا مستحب ہے، لیکن مکہ مکرمہ میں مستحب ہے کہ مسجد الحرام میں پڑھی جائے۔

مسئلہ۱۵۳۲مستحب ہے کہ امام جماعت اور ماموم نماز سے پہلے غسل کریں اور روئی سے بُنا ہوا سفید عمامہ سر پر باندھیں کہ جس کا ایک سرا سینے پر اور دوسرا سرا دونوں شانوں کے درمیان ہو اور مستحب ہے کہ نمازکے لئے پیدل، ننگے پیر اور باوقار طریقے سے جایا جائے۔

مسئلہ۱۵۳۳مستحب ہے کہ عید کی نمازمیں زمین پر سجدہ کیا جائے، تکبیریں کہتے وقت ہاتھوں کو بلند کیا جائے اورامام جماعت بلند آواز سے قرائت کرے۔

مسئلہ۱۵۳۴مستحب ہے کہ عید فطر کی رات کو مغرب وعشا کی نماز کے بعد اور عید فطر کے دن نماز صبح کے بعد یہ تکبیریں کہی جائیں :

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلِلّٰہِ الحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلیٰ مَاھَدَانَا۔

مسئلہ۱۵۳۵عید قربان میں دس نمازوں کے بعد جن میں سے پہلی نماز، عید کے دن کی نماز ظہر ہے اور آخری نماز بارھویں ذی الحجہ کی نماز صبح ہے، ان تکبیرات کا پڑھنا مستحب ہے جن کا ذکر سابقہ مسئلہ میں ہو چکا ہے اور ان کے بعد "اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلیٰ مَا رَزَقَنَا مِنْ بَہِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلیٰ مَا اَبْلاَنَا " کہے، لیکن اگر عید قربان کے موقع پر انسان منیٰ میں ہو تو مستحب ہے کہ یہ تکبیریں پندرہ نمازوں کے بعد پڑھے جن میں سے پہلی نماز عید کے دن کی نمازظہر ہے اور آخری تیرھویں ذی الحجہ کی نماز صبح ہے۔

مسئلہ۱۵۳۶احتیاط مستحب ہے کہ عورتیں نماز عید پڑھنے کے لئے نہ جائیں، لیکن یہ احتیاط عمر رسیدہ عورتوں کے لئے نہیں ہے۔

مسئلہ۱۵۳۷نماز عید میں بھی دوسری نمازوں کی طرح مقتدی کے لئے ضروری ہےکہ الحمد اورسورہ کے علاوہ نماز کے باقی اذکار خود پڑھے۔

مسئلہ۱۵۳۸اگر ماموم اس وقت پہنچے جب امام نماز کی کچھ تکبیریں کہہ چکا ہو تو امام کے رکوع میں جانے کے بعد ضروری ہے کہ جتنی تکبیریں اور قنوت اس نے امام کے ساتھ نہیں پڑھیں انہیں پڑھے اور امام کے ساتھ رکوع میں مل جائے اور اگر ہر قنوت میں ایک مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ " یا ایک مرتبہ"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ " کہہ دے تو کافی ہے۔

مسئلہ۱۵۳۹اگر کوئی شخص نماز عید میں اس وقت پہنچے جب امام رکوع میں ہو تووہ نیت کر کے اور پہلی تکبیر کہہ کر رکوع میں جاسکتا ہے اگر چہ احتیاط یہ ہے کہ نماز کو رجاء کی نیت سے بجا لائے۔

مسئلہ۱۵۴۰اگر نماز عید میں آخری رکعت کا ایک سجدہ یا تشہد بھول جائے اور اس نے کوئی ایسا کام انجام نہ دیا ہو جس سے نماز باطل ہوجاتی ہے تو ضروری ہے کہ واپس پلٹ کر اس کو بجا

Presented by Ziaraat.Com

لائے اور اگروہ کسی اور رکعت کا سجدہ بھول گیا ھو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کی قضا بجا لائے۔ اسی طرح کسی بھی صورت میں اگر اس سے کوئی ایسا فعل سرزد ھو جس کے لئے نماز پنجگانہ میں، چاھے احتیاط کی بنا پر، سجدہ سھو لازم ھے تواحتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہ سھو بجا لائے۔

نماز کے لئے اجیر بنانا

مسئلہ۱۵۴۱انسان کے مرنے کے بعد ان نمازوں اور دوسری عبادتوں کے لئے جنھیں اس نے اپنی زندگی میں انجام نہ دیا ھو کسی دوسرے شخص کو اجیر بنا یا جاسکتا ھے، یعنی اسے اجرت دی جائے تاکہ وہ انھیں بجا لائے اور اگر کوئی شخص بغیر اجرت لئے ان عبادات کو بجا لائے تب بھی صحیح ھے۔

مسئلہ۱۵۴۲انسان بعض مستحب کاموں مثلا روضہ رسول(ص) کی زیارت یا قبور ائمہ علیھم السلام کی زیارت کے لئے زندہ اشخاص کی طرف سے اجیر بن سکتا ھے اس معنیٰ میں کہ اجارہ میں ان اشخاص کی طرف سے ان مخصوص کاموں میں نیابت کا قصد رکھتا ھو، چنانچہ یہ شخص انھیں کاموں کو بغیر اجرت لئے بھی انجام دے سکتا ھے۔ نیز یہ بھی کر سکتا ھے کہ مستحب کام انجام دے کر اس کا ثواب مردہ یا زندہ اشخاص کو ھدیہ کر دے۔

مسئلہ۱۵۴۳جو شخص میت کی قضا نمازوں کے لئے اجیر بنے اس کے لئے ضروری ھے کہ نماز کے مسائل میں یا تو وہ خود مجتھد ھو یا نماز، تقلید کے مطابق صحیح طریقے سے ادا کرسکے یا احتیاط پر عمل کرسکے۔

مسئلہ۱۵۴۴ضروری ھے کہ اجیر نیت کرتے وقت "میت " کو معین کرے۔ھاں، یہ ضروری نھیں ھے میت کا نام جانتا ھو، پس اگر وہ نیت کرے کہ یہ نماز اس شخص کے لئے پڑھ رھا ھوں جس کے لئے میں اجیر ھوا ھوں تو کافی ھے۔

مسئلہ۱۵۴۵ضروری ھے کہ اجیر جو عمل بجا لائے اس کے لئے نیت کرے کہ جو کچھ میت کے ذمے ھے وہ بجا لا رھا ھوں اور اگر اجیر کوئی عمل انجام دے اور اس کا ثواب میت کو ھدیہ کرے تو یہ کافی نھیں ھے۔

مسئلہ۱۵۴۶ضروری ھے کہ اجیر کسی ایسے شخص کو مقرر کیا جائے جس کے بارے میں جانتے ھوں یا ان کے پاس شرعی حجت ھو کہ وہ عمل کو بجالائے گا مثلاً وہ اطمینان رکھتے ھوں یا دو عادل شخص یا ایک قابل اطمینان شخص جس کے قول کے بر خلاف بات کا گمان نہ ھو،خبر دیں کہ وہ عمل کو بجا لائے گا۔

مسئلہ۱۵۴۷جس شخص کو میت کی نمازوں کے لئے اجیر بنایا جائے اگر یہ ثابت ھو جائے کہ وہ عمل کو بجا نھیں لایا ھے یا باطل طریقے سے بجا لایا ھے تو ضروری ھے دوبارہ کسی شخص کو اجیر مقرر کیا جائے۔

مسئلہ۱۵۴۸اگر کوئی شخص شک کرے کہ اجیر نے عمل انجام دیا ھے یا نھیں تو اگر وہ قابل اطمینان ھو اور یہ کھے کہ میں نے انجام دے دیا ھے یا کوئی شرعی گواھی یا کسی ایسے قابل اعتماد شخص کا قول موجود ھو کہ جس کے قول کے برخلاف بات کا گمان نہ ھو تو کافی ھے اور اگر وہ شک کرے کہ اس اجیر کا عمل صحیح تھا یا نھیں تو وہ اس کے عمل کو صحیح سمجھ لے۔

مسئلہ۱۵۴۹جو شخص کوئی عذر رکھتا ھو مثلا تیمم کر کے یا بیٹھ کر نمازپڑھتا ھو اسے میت کی نمازوں کے لئے اجیر مقرر نھیں کیا جاسکتا خواہ میت کی نمازیں بھی اسی طرح قضا ھوئی ھوں۔

مسئلہ۱۵۵۰مرد عورت کی طرف سے اور عورت مرد کی طرف سے اجیر بن سکتے ھیں۔نیز نماز کو بلند یا آھستہ آواز سے پڑھنے میں ضروری ھے کہ اجیر اپنے وظیفے پر عمل کرے۔

مسئلہ۱۵۵۱میت کی قضا نمازوں میں ترتیب واجب نھیں، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ھے کہ ترتیب کا خیال رکھا جائے، لیکن اُن نمازوں میں ترتیب ضروری ھے کہ جن کی ادا میں ترتیب ضروری ھے مثلا ایک دن کی نماز ظھر وعصر یا مغرب وعشا۔

مسئلہ۱۵۵۲اگر اجیر کے ساتھ طے کیا جائے کہ عمل کو ایک مخصوص طریقے سے انجام دے گا تو ضروری ھے کہ اس عمل کو اسی طریقے سے انجام دے مگر یہ کہ اس عمل کے صحیح نہ ھونے کا علم رکھتا ھو کہ اس صورت میں اس عمل کے لئے اجیر نھیں بن سکتا اور اگر کچھ طے نہ کیا ھو تو ضروری ھے کہ وہ عمل اپنے وظیفے کے مطابق بجالائے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ اپنے وظیفے اور

Presented by Ziaraat.Com

میت کے وظیفے میں سے جو بھی احتیاط کے زیادہ قریب ہو اسی پر عمل کرے، مثلاً اگر میت کا وظیفہ تین مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھنا تھا اور اس کی اپنی تکلیف ایک بار پڑھنا ہو تو تین بار پڑھے۔

مسئلہ۱۵۵۳اگر اجیر کے ساتھ یہ طے نہ کیا جائے کہ نماز کے مستحبات کتنی مقدار میں پڑھے گا تو ضروری ھے کہ عموماً جتنے مستحبات نماز میں پڑھے جاتے ہیں انہیں بجالائے۔

مسئلہ۱۵۵۴اگر انسان میت کی قضا نمازوں کے لئے کئی اشخاص کو اجیر مقرر کرے تو جو کچھ مسئلہ ۱۵۵۱ میں بتایا گیا ھے اس کی بنا پر ضروری نہیں کہ وہ ہر اجیر کے لئے وقت معین کرے۔

مسئلہ۱۵۵۵اگر کوئی شخص اجیر بنے کہ مثال کے طور پر ایک سال میں میت کی نمازیں پڑھ دے گا اور سال ختم ہونے سے پہلے مر جائے تو ضروری ھے کہ ان نمازوں کے لئے جن کے بارے میں علم ہوکہ وہ انہیں بجا نہیں لایا، کسی اور شخص کو اجیر مقرر کیا جائے اور جن نمازوں کے بارے میں احتمال ہو کہ وہ انہیں بجانہیں لایا تھا احتیاط واجب کی بنا پر ان کے لئے بھی اجیر مقرر کیا جائے۔

مسئلہ۱۵۵۶جس شخص کو میت کی قضا نمازوں کے لئے اجیر مقرر کیا ہو اگر وہ ساری نمازیں پڑھنے سے پہلے مر جائے اور اس نے ان سب نمازوں کی اجرت بھی وصول کر لی ہوتو اگر اس کے ساتھ یہ طے کیا گیا ہو کہ ساری نمازیں وہ خود ھی پڑھے گا اور وہ ان کے بجالانے پر قادر بھی تھا تو اجارہ کا معاملہ صحیح ھے اور اجرت دینے والا باقی نمازوں کی اجرت المثل واپس لے سکتا ھے یا اجارہ کو فسخ کرتے ہوئے اس مقدار کی اجرت المثل جو ادا ہو چکی ھے، دے کر باقی مقدار کی اجرت واپس لے سکتا ھے اور اگر وہ ان نمازوں کی ادائیگی پر قادر نہیں تھا تو مرنے کے بعد والی نمازوں میں اجارہ باطل ھے اور اجرت دینے والا باقی ماندہ نمازوں کی اجرت مُسمّی لے سکتا ھے یا پہلے والی مقدار کے اجارہ کو فسخ کرتے ہو ئے اس مقدار کی اجرت المثل ادا کرسکتا ھے اور اگر یہ طے نہ کیا گیا ہو کہ وہ خود پڑھے گا تو ضروری ھے کہ اجیر کے ورثاء اس کے مال سے کسی اور کو اجیر بنائیں، لیکن اگر اس نے کوئی مال نہ چھوڑا ہو تو اس کے ورثاء پر کچھ بھی واجب نہیں ھے۔

مسئلہ۱۵۵۷اگر اجیر میت کی قضا نمازیں پڑھنے سے پہلے مر جائے اور اس کی اپنی بھی نمازیں قضا ہوئی ہوں تو سابقہ مسئلے میں جو طریقہ بتایا گیا ھے اس پر عمل کرنے کے بعداگر اس کے مال سے کچھ بچے تو اس صورت میں کہ جب اس نے وصیت کی ہو اور اس کی نمازوں کی اجرت اس کے تمام مال کے تیسرے حصے سے زیاہ ہوتو ورثاء کے اجازت دینے کی صورت میں اس کی تمام نمازوں کے لئے اجیر مقرر کیا جا سکتا ھے اور اجازت نہ دینے کی صورت میں اس کے مال کا تیسرا حصہ اس کی نمازوں پر خرچ کریں۔

روزے کے احکام

روزہ یہ ھے کہ انسان اذان صبح سے مغرب تک، ان چیزوں سے کہ جن کا بیان بعدمیں آئے گا، قصد قربت،جس کا بیان وضو کے مسائل میں گزرچکا اور اخلاص کے ساتھ، پرہیز کرے۔

اس مسئلے اور بعد میں آنے والے مسائل میں احتیاط واجب کی بنا پر مغرب سے مراد وہ وقت ھے کہ سورج غروب ہونے کے بعد مشرق کی جانب سے نمودار ہونے والی سرخی انسان کے سر کے اوپر سے گزر جائے۔

نیت

مسئلہ۱۵۵۸روزے کی نیت میں ضروری نہیں ھے کہ انسان نیت کے الفاظ کو دل سے گزارے یا مثلاً یہ کہے کہ میں کل روزہ رکھوں گا، بلکہ اگر صرف یہی ارادہ رکھتا ہو کہ قربت کی نیت اور اخلاص کے ساتھ اذان صبح سے مغرب تک، ان کاموں کو انجام نہ دے گا جو روزے کو باطل کر دیتے ہیں تو کافی ھے۔ اور یہ یقین حاصل کرنے کے لئے کہ اس پوری مدت میں روزے سے تھا ضروری ھے کہ اذان صبح سے کچھ دیر پہلے اور مغرب کے کچھ دیر بعد بھی روزے کو باطل کر دینے والے کاموں سے پرہیز کرے۔

مسئلہ۱۵۵۹انسان ماہ رمضان کی ہر رات میں اس کے اگلے دن کے روزے کی نیت کر سکتا ھے اور اسی طرح مہینے کی پہلی رات کو ھی سارے روزوں کی نیت بھی کر سکتا ھے اورپھر دوبارہ ہر رات نیت دھرانا ضروری نہیں ھے اور اسی نیت پر باقی رہنا کافی ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۵۶۰ماہ رمضان کے روزے کی نیت کا وقت پہلی رات میں، رات کی ابتدا سے اذان صبح تک ھے اور پہلی رات کے علاوہ دوسری راتوںمیں رات کی ابتدا سے پہلے بھی نیت کی جاسکتی ھے، مثلاً پہلے دن عصر کے وقت نیت کرے کہ اگلے دن قربۃً الی اللہ روزہ رکھے گا اور اسی نیت پر باقی رھے اگر چہ اذان صبح کے بعد تک سوتا رھے۔

مسئلہ۱۵۶۱مستحب روزے کی نیت کا وقت رات کی ابتدا سے لے کر اس وقت تک ھے کہ سورج غروب ھونے میں نیت کرنے کی مقدار کا وقت باقی رہ جائے، پس اگر اس وقت تک روزے کو باطل کر دینے والا کوئی کام انجام نہ دیا ھو اور مستحب روزے کی نیت کرلے تو اس کا روزہ صحیح ھے لیکن اگر سورج غروب ھوجائے تو روزے کا صحیح ھونا محل اشکا ل ھے۔

مسئلہ۱۵۶۲جو شخص روزے کی نیت کئے بغیر اذان صبح سے پہلے سوجائے، اگر ظھر سے پہلے بیدار ھو اور روزے کی نیت کرے تو اگر اس کا روزہ ایسا واجب روزہ ھوکہ جس کا وقت معین ھے، چاھے ماہ رمضان کا روزہ یا ماہ رمضان کے علاوہ کوئی اور روزہ، جیسے اس نے نذر کی ھو کہ کسی معین دن روزہ رکھے گا، تو روزے کا صحیح ھونا محل اشکال ھے اور اگر اس کا روزہ ایسا واجب ھو کہ جس کا وقت معین نہ ھو تو روزہ صحیح ھے۔

اور اگر ظھر کے بعد بیدار ھو تو واجب روزے کی نیت نھیں کر سکتا ھے چاھے واجب غیر معین ھو، لیکن ماہ رمضان کی قضا میں ظھر سے عصر تک نیت کا جائز نہ ھونا احتیاط کی بنا پر ھے۔

مسئلہ۱۵۶۳جو شخص ماہ رمضان کے علاوہ کوئی روزہ رکھنا چاھے تو ضروری ھے کہ اس روزے کو معین کرے، مثلا نیت کرے کہ قضا، نذر یا کفارے کا روزہ رکھتا ھوں، لیکن ماہ رمضان میں یہ ضروری نھیںکہ ماہ رمضان کا روزہ رکھنے کی نیت کرے، بلکہ اگر اسے علم نہ ھو کہ رمضان ھے یا بھول جائے اورکسی دوسرے روزے کی نیت کرلے تب بھی وہ ماہ رمضان کا روزہ شمار ھوگا۔

مسئلہ۱۵۶۴اگر کوئی جانتا ھو کہ ماہ رمضان ھے اور جان بوجہ کر رمضان کے علاوہ کسی اور روزے کی نیت کرلے تو وہ ماہ رمضان کا روزہ شمار نھیں ھوگا اور اسی طرح بنابر احتیاط واجب جس روزے کی نیت کی ھے وہ بھی روزہ شمار نھیں ھوگا۔

مسئلہ۱۵۶۵اگر پہلے روزے کی نیت سے روزہ رکھے اور بعد میں معلوم ھو کہ دوسری یاتیسری تاریخ تھی تو اس کا روزہ صحیح ھے۔

مسئلہ۱۵۶۶اگر اذان صبح سے پہلے نیت کرے اور بے ھوش ھوجائے اور دن میں کسی وقت ھوش آئے تو بنابر احتیاط واجب ضروری ھے کہ اس دن کے روزے کو پورا کرے اور اس کی قضا بھی بجالائے۔

مسئلہ۱۵۶۷اگر اذان صبح سے پہلے نیت کرے پھر اس پر نشہ طاری ھو جائے اور دن میں ھوش آئے تو احتیاط واجب یہ ھے کہ اس دن کا روزہ پورا کرے اور قضا بھی کرے۔

مسئلہ۱۵۶۸اگر اذان صبح سے پہلے نیت کرے اور سوجائے اور مغرب کے بعد بیدار ھو تو اس کا روزہ صحیح ھے۔

مسئلہ۱۵۶۹اگر کسی کو علم نہ ھو یا بھول جائے کہ ماہ رمضان ھے تو اگر ظھر سے پہلے متوجہ ھو اور اس نے روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے دیا ھو یا ظھر کے بعد متوجہ ھو کہ ماہ رمضان ھے تو اس کا روزہ باطل ھے، لیکن ضروری ھے کہ مغرب تک روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دے اور رمضان کے بعد اس کی قضا بھی کرے اور اگر ظھر سے پہلے متوجہ ھو اور اس نے روزہ باطل کرنے والا کوئی کام بھی انجام نہ دیا ھو تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر یھی حکم ھے۔

مسئلہ۱۵۷۰اگر بچہ ماہ رمضان میں اذان صبح سے پہلے بالغ ھو جائے تو اس دن کا روزہ رکھنا اس پر ضروری ھے اور اگر اذان کے بعد بالغ ھو تو اس پر روزہ واجب نھیں ھے، اگر چہ احتیاط مستحب یہ ھے کہ اگر ظھر سے پہلے بالغ ھو اور اس نے روزے کی نیت کر رکھی ھو تو روزہ پورا کرے اور اگر نیت نہ بھی کی ھو اورروزہ باطل کرنے والا کوئی کام بھی انجام نہ دیا ھو تو نیت کرے اور روزہ رکھے۔

مسئلہ۱۵۷۱جو شخص کسی میت کے روزے اجرت لے کر رکہ رھا ھواس کے لئے مستحب روزہ رکھنے میں کوئی حرج نھیں، لیکن جس شخص کے ماہ رمضان کے روزے قضا ھوں وہ مستحب روزے نھیں رکہ سکتا اوراگر رمضان کے علاوہ کوئی اور واجب روزہ اس کے ذمّے ھو پھر بھی احتیاط واجب کی بنا پر یھی حکم ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

اور اگر بھولے سے مستحب روزہ رکھ لے اور ظہر سے پہلے متوجہ ہوجائے تو اس کا مستحب روزہ باطل ہے لیکن وہ اپنی نیت کو غیر معین واجب روزے کی طرف پلٹا سکتا ہے، جب کہ معین واجب روزے کی طرف نیت کو پلٹانا محل اشکال ہے اور اگر ظہر کے بعد متوجہ ہو تو وہ اپنی نیت کو واجب روزے کی طرف نہیں پلٹاسکتا اگر چہ واجب غیر معین ھی کیوں نہ ہو اور یہ حکم ماہِ رمضان کے قضا روزوں میں زوال کے بعد سے عصر تک احتیاط واجب کی بناپر ہے۔ہاں، اگر مغرب کے بعد یاد آئے تو اس کا مستحب روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ۱۵۷۲اگر کسی شخص پر رمضان کے علاوہ کوئی معین روزہ واجب ہو مثلاً نذر کی ہو کہ مقررہ دن روزہ رکھوں گا اور جان بوجھ کر اذان صبح تک نیت نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اگر معلوم نہ ہو کہ اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے یا بھول جائے تو اگرچہ ظہر سے پہلے یاد آجائے اور روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو، بنا بر احتیاط اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ۱۵۷۳اگر غیر معین واجب روزے مثلاً کفارے کے روزے کے لئے، ظہر کے نزدیک تک عمداً نیت نہ کرے تو کوئی حرج نہیں، بلکہ اگر نیت سے پہلے پختہ ارادہ رکھتا ہو کہ روزہ نہیں رکھے گا یا متردد ہو کہ روزہ رکھے یا نہ رکھے تو اگر روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو اور ظہر سے پہلے نیت کر لے تو اُس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ۱۵۷۴اگر کوئی کافر ماہ رمضان میں ظہر سے پہلے مسلمان ہوجائے تو چاہے اس نے اذان صبح سے اس وقت تک روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو، پھر بھی اس کا روزہ صحیح نہیں۔

مسئلہ۱۵۷۵اگر کوئی مریض ماہ رمضان کے دن کے وسط میں ظہر سے پہلے یا اس کے بعد تندرست ہو جائے تو اِس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے خواہ اُس وقت تک روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو۔

مسئلہ۱۵۷۶جس دن کے بارے میں انسان کو شک ہو کہ شعبان کا آخری دن ہے یا رمضان کا پہلا تو اُس پر واجب نہیں کہ وہ اس دن روزہ رکھے اور اگر روزہ رکھنا چاہے تو رمضان کے روزے کی نیت نہیں کر سکتا، نہ ھی یہ نیت کر سکتا ہے کہ اگر رمضان ہے تو رمضان کا روزہ اور اگر رمضان نہیں تو قضا یا اس جیسا کوئی اور روزہ رکھ رہا ہوں، بلکہ ضروری ہے کہ کسی واجب روزے مثلاً قضا کی نیت کرلے یا مستحب روزے کی نیت کرے۔ چنانچہ بعد میں پتہ چلے کہ ماہ رمضان تھا تو رمضان کا روزہ شمار ہوگا۔ ہاں، اگر وہ یہ نیت کرے کہ جس چیز کا اسے حکم دیا گیا ہے اس کو انجام دے رہا ہوں اور بعد میں معلوم ہو کہ رمضان تھا تو یہ کافی ہے۔

مسئلہ۱۵۷۷جس دن کے بارے میں شک ہو کہ شعبان کا آخری دن ہے یا رمضان کا پہلا دن، اگر اُس دن قضا یا اس کی مانند کوئی واجب یا مستحب روزہ رکھ لے اور دن میں کسی وقت اسے پتہ چلے کہ ماہ رمضان ہے تو ضروری ہے کہ ماہ رمضان کے روزے کی نیت کرے۔

مسئلہ۱۵۷۸اگر کسی واجب معین روزے میں جیسے ماہ رمضان کے روزے میں انسان اپنی نیت سے کہ مبطلات روزہ سے خدا کی خاطر بچے، پلٹ جائے یا پلٹنے کے بارے میں متردد ہو یا یہ نیت کرے کہ روزہ توڑنے والی چیزوں میں سے کسی کو انجام دے یا متردد ہو کہ ایسی کوئی چیز انجام دے یا نہ دے تو اُس کا روزہ باطل ہے، اگرچہ جو ارادہ کیا ہو اُس سے توبہ بھی کرے اور نیت کو روزے کی طرف بھی پھیر دے اور روزہ باطل کرنے والا کوئی کام بھی انجام نہ دے۔

مسئلہ۱۵۷۹وہ بات جس کے بارے میں پچھلے مسئلے میں بتایا گیا کہ واجب معین روزے کو باطل کردیتی ہے،غیر معین واجب روزے مثلاً کفارے یا غیر معین نذر کے روزے کو باطل نہیں کرتی، لہٰذا اگر ظہر سے پہلے دوبارہ اپنی نیت کو روزے کی طرف پھیر دے تو اُس کا روزہ صحیح ہے۔

مبطلاتِ روزہ

مسئلہ۱۵۸۰نو چیزیں روزے کو باطل کر دیتی ہیں، اگر چہ ان میں سے بعض چیزوں‌سے روزہ احتیاط کی بنا پر باطل ہوتا ہے :

۱) کھانا اور پینا

۲) جماع

Presented by Ziaraat.Com

۳) استمنا۔ استمنا یہ ھے کہ انسان اپنے یا کسی دوسرے کے ساتھ جماع کے علاوہ کوئی ایسا کام کرے کہ اس کی منی خارج ھو جائے۔
۴) خدا، پیغمبر(ص) یا ائمہ معصومین علیھم السلام سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا۔
۵) احتیاط واجب کی بنا پر غبار کا حلق تک پھنچانا۔
۶) پورے سر کو پانی میں ڈبونا۔
۷) اذان صبح تک جنابت حیض یا نفا س پر باقی رھنا۔
۸) کسی بھنے والی چیز سے انیما کرنا۔
۹) قے کرنا۔
ان کے احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

۱۔ کھانا اور پینا

مسئلہ۱۵۸۱اگر روزہ دار اس طرف متوجہ ھوتے ھوئے کہ روزے سے ھے جان بوجھ کر کوئی چیز کھائے یا پئے تو اُس کا روزہ باطل ھو جائے گا، خواہ وہ ایسی چیز ھو جسے عموماً کھایا یا پیا جاتا ھو جیسے روٹی اور پانی یا ایسی ھو جسے عموماً کھایا یا پیا نہ جاتا ھو جیسے مٹی اور درخت کا شیرہ، خواہ کم ھو یا زیادہ، حتی اگر تری کو منہ سے نکالے اور دوبارہ منہ میں لے جائے اور نگل لے تو روزہ باطل ھو جائے گا، سوائے ا س کے کہ یہ تری تھوک سے مل کر اِس طرح ختم ھو جائے کہ پھر اسے باھر کی تری نہ کھا جاسکے۔

مسئلہ۱۵۸۲اگرکھانا کھانے کے دوران معلوم ھو جائے کہ صبح ھو گئی ھے توضروری ھے کہ لقمہ اگل دے اور اگر عمداً نگل لے تو اُس کا روزہ باطل ھے اور اس پر کفارہ بھی واجب ھو جائے گاجس کی تفصیلات آگے آئیں‌گی۔

مسئلہ۱۵۸۳اگر روزہ دار بھولے سے کوئی چیز کھا یا پی لے تو اُس کا روزہ باطل نھیں ھوتا۔

مسئلہ ۱۵۸۴ دوا کی جگہ استعمال ھونے والے یا عضو کو بے حس کردینے والے انجکشن کے استعمال میں کوئی حرج نھیں اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ روزہ دار اُس انجکشن سے پرھیز کرے کہ جو پانی اور غذا کی جگہ استعمال ھوتا ھے۔

مسئلہ۱۵۸۵اگر روزہ دار دانتوں کے درمیان میں رہ جانے والی چیز کو اپنے روزے کی طرف متوجہ ھونے کے باوجود عمداً نگل لے تو اُس کا روزہ باطل ھو جائے گا۔

مسئلہ۱۵۸۶روزہ رکھنے والے کے لئے ضروری نھیں ھے کہ اذان سے پھلے اپنے دانتوں میں خلال کرے، لیکن اگر جانتا ھو یا اطمینان ھو کہ جو غذا دانتوں کے درمیان میں رہ گئی ھے وہ دن میں اندر چلی جائے گی، چنانچہ وہ خلال نہ کرے اور وہ چیز پیٹ کے اندر چلی جائے تو اُس کا روزہ باطل ھوجائے گا۔

مسئلہ۱۵۸۷لعاب دھن کو نگلنا، اگرچہ کھٹائی یا اس کی مانند چیزوں کے تصور سے منہ میں جمع ھوجائے، روزے کو باطل نھیں کرتا۔

مسئلہ۱۵۸۸سر اور سینے کے بلغم کو نگلنے میں، جب تک کہ وہ منہ کے اندر والے حصے تک نہ پھنچے، کوئی حرج نھیں، لیکن اگر منہ میں آجائیں تو احتیاط واجب یہ ھے کہ انھیں نہ نگلا جائے۔

مسئلہ۱۵۸۹اگر روزہ دار اِس قدر پیاسا ھوجائے کہ اسے خوف ھو کہ وہ پیاس کی وجہ سے مر جائے گا تو اس پر اتنا پانی پینا واجب ھے کہ مرنے سے نجات مل جائے، لیکن اُس کا روزہ باطل ھوجائے گا اور اگر رمضان ھو تو باقی دن روزہ باطل کر دینے والے کاموں سے پرھیز ضروری ھے۔ اِسی طرح اگر اُسے خوف ھو کہ پانی نہ پینے کی وجہ سے اُسے قابل ذکر ضرر پھنچے گا یا پانی نہ پینا اُس کے لئے ایسی مشقت کا باعث بنے گا جو عرفاً قابل برداشت نہ ھو تو اِن دو صورتوں میں اِس قدر پانی پی سکتا ھے کہ اُس کا ضرر اور مشقت دور ھو جائے۔

مسئلہ۱۵۹۰بچے یا پرندے کے لئے غذا کو چبانا اور غذا اور ان جیسی چیزوں کو چکھنا جو عام طور پر حلق تک نھیں پھنچتیں، اگر چہ اتفاق سے حلق تک پھنچ جائیں روزہ کو باطل نھیں کرتا، لیکن اگر انسان شروع سے جانتا ھو یا مطمئن ھو کہ حلق تک پھنچ جائیں گی تو اس کا روزہ باطل ھو جائے گا اورضروری ھے کہ اس کی قضا کرے اور حلق تک پھنچنے کی صورت میں اس پر کفارہ بھی واجب ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۵۹۱انسان کمزوری کی وجہ سے روزہ نہیں چھوڑ سکتا، لیکن اگر کمزوری اِس حد تک ہو کہ روزہ دار کے لئے عام طور پر قابل برداشت نہ ہو تو پھرروزہ چھوڑ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۔ جماع

مسئلہ۱۵۹۲جماع روزے کو باطل کر دیتا ہے اگر چہ صرف ختنہ گاہ کے برابر داخل ہو اور منی بھی خارج نہ ہو۔ اوربیوی کے علاوہ کسی اور سے جماع کی صورت میں اگر منی خارج نہ ہو تو یہ حکم احتیاط کی بنا پر ہے۔

مسئلہ۱۵۹۳اگر ختنہ گاہ سے کم مقدار داخل ہو اور منی بھی خارج نہ ہو تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ۱۵۹۴اگر کوئی شخص عمداً جماع کرے اورختنہ گاہ کے برابر داخل کرنے کا ارادہ بھی رکھتا ہواور پھر شک کرے کہ اُس مقدار کے برابر دخول ہوا ہے یا نہیں تو اُس کا روزہ باطل ہے اور اس کی قضا کرنا ضروری ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ باقی دن روزہ باطل کرنے والے کاموں سے پرھیزکرے، لیکن کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ۱۵۹۵اگر بھول جائے کہ روز ے سے ہے اور جماع کرلے یا بے اختیار جماع کرے تواس کا روزہ باطل نہیں ہوگا، لیکن اگر دوران جماع اُسے یاد آجائے یا اُسے اختیار حاصل ہو جائے تو ضروری ہے کہ فوراً جماع کو ترک کردے اور اگر ترک نہ کرے تو اُس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

۳۔ استمنا

مسئلہ۱۵۹۶اگر روزہ دار استمنا کرے، یعنی جماع کے علاوہ کوئی ایسا کام کرے کہ اُس کی منی خارج ہو، تو اُس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ۱۵۹۷اگر بے اختیار، انسان کی منی خارج ہو جائے تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ۱۵۹۸جو روزہ دار جانتا ہو کہ اگر دن میں سو گیا تومحتلم ہو جائے گا یعنی نیند میں اس کے جسم سے منی خارج ہو جائے گی، تو اُس کے لئے سونا جائز ہے اور اگر محتلم ہو جائے تو اُس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔ہاں، احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ نہ سوئے خصوصاً جب نہ سونے کی وجہ سے اسے کوئی تکلیف بھی نہ ہو۔

مسئلہ۱۵۹۹اگر روزہ دار منی خارج ہونے کی حالت میں نیند سے بیدار ہوجائے تو اس کو خارج ہونے سے روکناواجب نہیں۔

مسئلہ۱۶۰۰جب روزہ دار محتلم ہوجائے تو وہ پیشاب اور استبرا کر سکتا ہے اگرچہ وہ جانتا ہو کہ پیشاب اور استبرا کی وجہ سے باقی ماندہ منی نالی سے باھر آجائے گی۔

مسئلہ۱۶۰۱جو روزہ دار محتلم ہو گیا ہو اگر وہ جانتا ہو کہ نالی میں منی باقی رہ گئی ہے اورغسل سے پہلے پیشاب نہ کرنے کی صورت میں غسل کے بعد منی خارج ہوگی تو بناء بر احتیاطِ واجب ضروری ہے کہ غسل سے پہلے پیشاب کرے۔

مسئلہ۱۶۰۲جو شخص یہ جاننے کے باوجود کہ عمداً منی خارج کرنا روزے کو باطل کر دیتا ہے، اگر منی کے باھر آنے کی نیت سے مثلاً بیوی سے ھنسی مذاق اور چھیڑ چھاڑ کرے تو چاھے منی خارج نہ بھی ہو اُس کا روزہ باطل ہوجائے گا اور ضروری ہے کہ قضا کرے اور بنا بر احتیاطِ واجب بقیہ دن روزہ باطل کرنے والے کاموں سے پرھیز کرنا بھی ضروری ہے۔

مسئلہ۱۶۰۳اگر روزہ دار منی خارج ہونے کا ارادہ کئے بغیر مثال کے طور پر اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ اور ھنسی مذاق کرے، چنانچہ اگر اطمینان رکھتا ہو کہ اُس سے منی خارج نہ ہوگی اگر چہ اتفاق سے منی خارج ہو بھی جائے تو اُس کا روزہ صحیح ہے، لیکن اگر اطمینان نہ ہو تو منی خارج ہونے کی صورت میں اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

۴۔ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے جھوٹ منسوب کرنا

مسئلہ۱۶۰۴اگر روزہ دار زبان سے، لکھ کر، اشارے سے یا کسی اور طریقے سے خدا، پیغمبر(ص) یا ائمہ معصومین علیھم السلام سے عمداً کوئی جھوٹی بات منسوب کرے تو اگرچہ فوراً یہ کہہ دے کہ میں نے جھوٹ کہا ہے یا توبہ کرلے، اُس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ جب کھباقی انبیاء (علی

نبینا و آلہ و علیھم السلام)اور ان کے اوصیاء کی طرف جھوٹی نسبت دینا احتیاطِ واجب کی بنا پر روزے کو باطل کر دیتا ھے، مگر یہ کہ ان سے دی ھوئی یہ جھوٹی نسبت اللہ تعالیٰ سے منسوب ھو جائے تو اس کا روزہ باطل ھو جائے گا یھی حکم حضرت زھرا علیھا السلام کی طرف جھوٹی نسبت دینے کا ھے سوائے اس کہ کے یہ جھوٹی نسبت خدا، رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا ائمہ علیھم السلام میں سے کسی سے منسوب ھو جائے، کہ اس صورت میں روزہ باطل ھو جائے گا۔

مسئلہ۱۶۰۵اگر کوئی ایسی حدیث نقل کرنا چاھے جس کے متعلق نہ جانتا ھو کہ سچ ھے یا جھوٹ اور اُس حدیث کے معتبر ھونے پر دلیل بھی نہ ھو تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ جو اِس حدیث کا راوی ھے یا مثال کے طور پرجس کتاب میں یہ حدیث تحریر ھے، اس کا حوالہ دے۔

مسئلہ۱۶۰۶اگر کسی روایت کو سچ سمجھتے ھوئے، خدا یا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا ائمہ علیھم السلام سے منسوب کرے اور بعد میں معلوم ھو کہ وہ جھوٹ تھی تو اس کا روزہ باطل نہیں ھو گا۔

مسئلہ۱۶۰۷جو شخص جانتا ھو کہ خدا، پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ائمہ علیھم السلام سے جھوٹ منسوب کرنا روزے کو باطل کردیتا ھے اگر کسی چیز کو جس کے متعلق وہ جانتا ھو کہ جھوٹ ھے، ان حضرات سے منسوب کرے اور بعد میں معلوم ھو کہ جو کچھ کھا تھا سچ تھا تو بھی اس کا روزہ باطل ھے اور بنا بر احتیاطِ واجب بقیہ دن روزہ باطل کرنے والے کاموں سے پرھیز کرے۔

مسئلہ۱۶۰۸ کسی دوسرے کے گڑھے ھوئے جھوٹ کو اگر جان بوجھ کر خدا، پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ائمہ علیھم السلام سے منسوب کرے تو اس کا روزہ باطل ھو جائے گا، لیکن اگر جس نے جھوٹ گڑھا ھے اس کا قول نقل کرے تو روزہ باطل نہیں ھوگا۔

مسئلہ۱۶۰۹اگر روزہ دار سے پوچھا جائے کہ آیا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا کسی ایک امام علیہ السلام نے اس طرح فرمایا ھے، اور وہ جواب میں جان بوجہ کر ھاں کی جگہ نہیں اور نہیں کی جگہ ھاں کھے تو اس کا روزہ باطل ھوجائے گا۔

مسئلہ ۱۶۱۰ اگرخدا یا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا کسی امام علیہ السلام سے کوئی سچ بات نقل کرے، بعد میں کھے کہ میں نے جھوٹ کھا تھا یا رات کو ان حضرات سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اور اگلے دن روزے کے عالم میںکھے کہ جو میں نے کل رات کھا تھا وہ سچ ھے تو اس کا روزہ باطل ھو جائے گا۔

۵. غبار حلق تک پھنچانا

مسئلہ۱۶۱۱ احتیاط کی بنا پر غبار کا حلق تک پھنچانا روزے کو باطل کر دیتا ھے خوا ہ غبار اس چیز کاھو جس کا کھانا حلال ھے جیسے آٹا یا ایسی چیز کا ھو جس کا کھانا حرام ھے جیسے مٹی۔

مسئلہ۱۶۱۲اگر ھوا کی وجہ سے کوئی غبار پیدا ھو اور انسان متوجہ ھونے کے باوجود دھیان نہ رکھے اور غبار حلق تک پھنچ جائے تو احتیاطِ واجب کی بنا پر اس کا روزہ باطل ھو جائے گا۔

مسئلہ۱۶۱۳احتیاطِ واجب یہ ھے کہ روزہ دارگاڑھی بھاپ اور سگریٹ و تمباکو جیسی چیزوں کا دھواں بھی حلق تک نہ پھنچائے۔

مسئلہ۱۶۱۴اگر دھیان نہ رکھے اور غبار، دھواں، گاڑھی بھاپ یا اس جیسی چیزیں حلق میں داخل ھوجائیںتو اگر اسے یقین یا اطمینان تھا کہ یہ چیزیں حلق میں نہ پھنچیں گی تو اُس کا روزہ صحیح ھے، لیکن اگر اسے گمان تھا کہ یہ حلق تک نہیں پھنچیں گی تو احتیاط مستحب یہ ھے کہ اس روزے کی قضا کرے۔

مسئلہ۱۶۱۵اگر بھول جائے کہ روزے سے ھے اور دھیان نہ رکھے یا بے اختیار غبار یا اس جیسی چیز اُس کے حلق تک پھنچ جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ھوگا۔

۶. سر کو پانی میں ڈبونا

مسئلہ۱۶۱۶اگر روزہ دار جان بوجہ کر سارا سر پانی میں ڈبودے تو اگرچہ باقی بدن پانی سے باھر رھے، اس کا روزہ باطل ھوجاتا ھے، لیکن اگر سارا بدن پانی میں ڈوب جائے اور سر کا کچھ حصہ باھر رھے تو روزہ باطل نہیں ھوتا۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۶۱۷اگر آدھے سر کو ایک بار اور اس کے دوسرے آدھے حصے کو دوسری بار پانی میں ڈبودے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ۱۶۱۸اگر شک کرے کہ پورا سر پانی کے نیچے چلا گیا ھے یا نہیں تو اس کا روزہ صحیح ھے، لیکن اگر سارا سر ڈبونے کی نیت سے پانی کے نیچے چلا جائے اور شک کرے کہ پورا سر پانی میں ڈوبا یا نہیں تو اس کا روزہ باطل ہوگا اگر چہ کفارہ نہیں۔

مسئلہ۱۶۱۹اگر پورا سر پانی کے نیچے چلا جائے لیکن بالوں کی کچھ مقدار باھر رہ جائے تو اس کا روزہ باطل ہوجائے گا۔

مسئلہ۱۶۲۰پانی کے علاوہ دیگربھنے والی چیزوں مثلاً دودھ اور آب مضاف میں سر کو ڈبونا روزے کو باطل نہیں کرتا اور احتیاطِ واجبیہ ھے کہ سر کو عرق گلاب میں ڈبونے سے اجتناب کرے۔

مسئلہ۱۶۲۱اگر روزہ دار بے اختیار پانی میں گر جائے اور اس کا پورا سر پانی میں ڈوب جائے یا وہ بھول جائے کہ روزے سے ھے اور سر کو پانی میں ڈبودے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ۱۶۲۲اگر روزہ دار یہ سمجھ کر اپنے آپ کو پانی میں گرادے کہ اس کا سر پانی میں نہیں ڈوبے گا لیکن اس کا سارا سر پانی میں ڈوب جائے تو اس کا روزہ صحیح ھے۔

مسئلہ۱۶۲۳اگر بھول جائے کہ روزے سے ھے اور سر کو پانی میں ڈبودے یا کوئی دوسرا شخص زبردستی اس کا سر پانی میں ڈبودے، چنانچہ اگر پانی کے اندر اُسے یاد آجائے کہ روزے سے ھے یا وہ شخص اپنا ھاتھ ہٹالے تو ضروری ھے کہ اِسی وقت فوراً سر کو باھر نکالے اور اگر باھر نہ نکالے تو اس کا روزہ باطل ہوجائے گا۔

مسئلہ۱۶۲۴اگر کوئی شخص بھول جائے کہ روزے سے ھے اور غسل کی نیت سے سر کو پانی میں ڈبودے تو اُس کا روزہ اور غسل دونوں صحیح ھیں۔

مسئلہ۱۶۲۵اگر کوئی شخص یہ جانتے ہوئے کہ روزے سے ھے جان بوجھ کر غسل کے لئے اپنا سر پانی میں ڈبودے تو اگر اُس کا روزہ رمضان کا ھو تو اس کاروزہ اور غسل دونوں باطل ھیں اور رمضان کے قضا روزے کے لئے بھی جسے اپنے لئے انجام دے رھا ھو، احتیاط کی بنا پر زوال کے بعد یھی حکم ھے، لیکن اگر مستحب روزہ ھو یا کوئی اور واجب روزہ ھو خواہ واجب معین ھو جیسے کہ کسی معین دن روزہ رکھنے کی نذر کی ھو، خواہ واجب غیر معین ھو جیسے کفارے کا روزہ، تو اِس صورت میں اُس کا غسل صحیح ھے اور روزہ باطل ھے۔

مسئلہ۱۶۲۶اگر روزہ دار کسی شخص کو ڈوبنے سے بچانے کی خاطر سر کو پانی میں ڈبودے تو اس کا روزہ باطل ہوجائے گا خواہ اس شخص کوڈوبنے سے بچانا واجب ھی کیوں نہ ھو۔

۷. جنابت، حیض اور نفاس پر اذان صبح تک باقی رھنا

مسئلہ۱۶۲۷اگر جنب جان بوجھ کر ماہ رمضان میں اذان صبح تک غسل نہ کرے یا اگر اس کی ذمہ داری تیمم ھو اور جان بوجھ کر تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہوگا اور ماہ رمضان کی قضا کا حکم بعد میں آئے گا۔

مسئلہ۱۶۲۸اگر جنب ماہ رمضان اور اس کی قضا کے علاوہ مستحبی یا واجب روزوں میں کہ جن کا وقت معین ھو جان بوجھ کر اذان صبح تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ صحیح ھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ واجب روزے میںجان بوجھ کر حالتِ جنابت پر باقی نہ رھے۔

مسئلہ۱۶۲۹اگر کوئی شخص ماہِ رمضان کی کسی رات میںجنب ہوجائے تو اگر وہ عمداً غسل نہ کرے یھاں تک کہ وقت تنگ ہوجائے تواحتیاطِ واجب کی بنا پرضروری ھے کہ تیمم کرکے روزہ رکھے اور اس کی قضا بھی بجالائے۔

مسئلہ۱۶۳۰اگرجنب ماہ رمضان میں غسل کرنا بھول جائے اور ایک دن کے بعد یاد آئے توضروری ھے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے اور اگر کئی دنوں بعد یاد آئے تو جتنے دن جنب ھونے کا یقین تھا ان کی قضا کرے، مثال کے طور پر اگر وہ نہ جانتا ھو کہ تین دن جنب تھا یا چار دن ؟ تو ضروری ھے کہ تین دن کے روزوں کی قضا کرے۔

مسئلہ۱۶۳۱جو شخص ماہ رمضان کی کسی شب میں غسل اور تیمم میں سے کسی کا وقت نہ رکھتا ھو اگر وہ اپنے آپ کو جنبکرے تو اس کا روزہ باطل ھو گا اور اس پر قضا اور کفارہ واجب ھیں، لیکن جس کی ذمہ داری غسل ھو، اگر تیمم کرنے کے لئے وقت رکھتا ھو چنانچہ اپنے آپ کو جنب کرے

Presented by Ziaraat.Com

تو بنا بر احتیاطِ واجب ضروری ھے کہ تیمم کرکے روزہ رکھے اوراس دن کے روزے کی قضا بھی کرے۔

مسئلہ۱۶۳۲اگر اس چیز کا پتہ لگانے کے لئے کہ وقت ھے یا نھیں جستجو کرے اوریہ گمان حاصل کرنے کے بعدکہ غسل کے لئے وقت ھے، اپنے آپ کو جنب کرلے اور بعد میں پتہ چلے کہ وقت تنگ تھا اور تیمم کرلے تو اس کا روزہ صحیح ھے، اور اگر جستجو کئے بغیر گمان کرے کہ وقت ھے اور اپنے آپ کو جنب کرلے اور بعد میں پتہ چلے کہ وقت تنگ تھا اور تیمم کے ساتھ روزہ رکھ لے تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے۔

مسئلہ۱۶۳۳جو شخص ماہ رمضان کی کسی شب میں جنب ھو اور جانتا ھو کہ اگر سوگیا تو صبح تک بیدار نھیں ھوگا، اس کے لئے ضروری ھے کہ غسل کئے بغیر نہ سوئے اور اگر غسل سے پھلے سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ھو تو اس کا روزہ باطل ھوگا اور قضا اور کفارہ دونوں اس پر واجب ھو جائیں گے۔

مسئلہ۱۶۳۴جب بھی جنب ماہ رمضان کی کسی شب میں بیدار ھو، اِس صورت میں کہ اطمینان نہ رکھتا ھوکہ اذان صبح سے پھلے غسل کے لئے بیدار ھو سکے گا تو احتیاط مستحب یہ ھے کہ غسل کرنے سے پھلے نہ سوئے۔

مسئلہ۱۶۳۵جو شخص ماہ رمضان کی کسی شب میں جنب ھو اور یقین یا اطمینان رکھتا ھو کہ اگر سوگیا تو اذان صبح سے پھلے بیدار ھوجائے گا، چنانچہ پختہ ارادہ رکھتا ھو کہ بیدار ھونے کے بعد غسل کرے گا اور اس ارادے سے سو جائے اور اذان صبح تک سوتا رھے تو اس کا روزہ صحیح ھے۔

مسئلہ۱۶۳۶جو شخص ماہ رمضان کی کسی رات میں جنب ھو اور اُسے علم ھو یا احتمال ھو کہ اگر سو گیا تو صبح کی اذان سے پھلے بیدار ھوجائے گا، اگر وہ اس بات سے غافل ھو کہ بیدار ھونے کے بعداس کے لئے غسل کرنا ضروری ھے، اس صورت میں کہ وہ سوجائے اور صبح کی اذان تک سوتا رھے، تو بنا بر احتیاط ضروری ھے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے۔

مسئلہ۱۶۳۷جو شخص ماہ رمضان کی کسی رات میں جنب ھو اور اُسے یقین ھو یا اس بات کا احتمال ھو کہ اگر سوگیا تو اذان صبح سے پھلے بیدار ھوجائے گالیکن بیدار ھونے کے بعد وہ غسل نہ کرنا چاہتا ھو یا تردد کا شکار ھو کہ غسل کرے یا نھیں تو اس صورت میں‌اگرسو جائے اور بیدار نہ ھو تواس کا روزہ باطل ھے اور قضا اور کفارہ اس پر واجب ھیں۔

مسئلہ۱۶۳۸اگر جنب ماہ رمضان کی کسی رات میں سوکر بیدار ھوجائے اور اسے معلوم ھو یا اس بات کا احتمال دے کہ اگر دوبارہ سوجائے تواذانِ صبح سے پھلے بیدار ھوگا اورمصمم ارادہ بھی رکھتا ھوکہ بیدار ھونے کے بعد غسل کرے گا، چنانچہ دوبارہ سوجائے اور اذانِ صبح تک بیدار نہ ھو تو ضروری ھے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے اور اگر دوسری نیند سے بیدار ھو اور تیسری مرتبہ کے لئے سوجائے اور اذانِ صبح تک بیدار نہ ھوتوضروری ھے کہ اِس دن کے روزے کی قضا کرے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ کفارہ بھی دے۔

مسئلہ۱۶۳۹محتلم ھونے کی صورت میں‌پھلی نیند سے مراد، وہ نیند ھے کہ جس میں بیدار ھونے کے بعد سوجائے، یعنی وہ نیند کہ جس میں محتلم ھوا ھے پھلی نیند شمار نھیں ھوگی۔

مسئلہ۱۶۴۰اگر روزہ دار دن میں محتلم ھوجائے تو فوری طور پر غسل کرنا واجب نھیں۔

مسئلہ۱۶۴۱اگر ماہ رمضان میں اذانِ صبح کے بعد بیدار ھو اور دیکھے کہ محتلم ھو گیا ھے تو اگر چہ جانتا ھو کہ اذان سے پھلے محتلم ھوا تھا، اس کا روزہ صحیح ھے۔

مسئلہ۱۶۴۲جو شخص ماہ رمضان کے روزے کی قضا رکھنا چاہتا ھو، اگر وہ اذان صبح تک جنب رھے خواہ جان بوجھ کر نہ بھی ھو، اس کا روزہ باطل ھوگا۔

مسئلہ۱۶۴۳جو شخص ماہ رمضان کا قضا روزہ رکھنا چاہتا ھو، اگر وہ اذان صبح کے بعد بیدار ھو اور دیکھے کہ محتلم ھوگیا ھے اور جانتا ھو کہ اذان سے پھلے محتلم ھوا ھے تو بنا بر احتیاط اس کا روزہ باطل ھوگا، لیکن اگر روزے کی قضا کا وقت دوسرے ماہ رمضان کے آنے تک تنگ ھو، مثال کے طور پر رمضان کے پانچ روزے قضا ھوں اور رمضان آنے میں‌محض پانچ دن رہ گئے ھوں تو بنا بر احتیاطِ واجب اس دن روزہ رکھے اور ایک اور روزہ ماہ رمضان کے بعدبھی رکھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۶۴۴اگر ماہ رمضان کے قضا روزوں کے علاوہ ایسے واجب روزوں میں جن کا وقت معین نہ ہومثلاً کفارے کے روزے، جان بوجھ کر اذان صبح تک جنابت کی حالت میں رہے تو اس کا روزہ صحیح ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس دن کے علاوہ کسی دوسرے دن روزہ رکھے۔

مسئلہ۱۶۴۵اگر عورت ماہ رمضان میںاذان صبح سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے اور جان بوجھ کر غسل نہ کرے یا اگر اُس کی ذمہ داری تیمم ہو اور جان بوجھ کر تیمم نہ کرے تو اُس کا روزہ باطل ہے اوراگر ماہ رمضان کے علاوہ کوئی اور روزہ ہو تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ غسل کرلے۔

مسئلہ۱۶۴۶اگر عورت ماہ رمضان میں اذان صبح سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے اور غسل کے لئے وقت نہ رکھتی ہوتوضروری ہے کہ تیمم کرے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر اذان صبح تک جاگتی رہے اور جس جنب شخص کی ذمہ داری تیمم ہو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ۱۶۴۷اگر عورت ماہ رمضان میں اذان صبح کے قریب حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے اور غسل اور تیمم میں سے کسی کے لئے بھی وقت نہ ہو تو اُس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ۱۶۴۸اگر عورت اذان صبح کے بعد حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے یا دن میں کسی وقت خون حیض یا نفاس دیکھے اگر چہ مغرب کا وقت نزدیک ہو، اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ۱۶۴۹اگر عورت غسل حیض یا نفاس کرنا بھول جائے اور ایک یا کئی دنوں کے بعد اسے یاد آئے تو جو روزے اس نے رکھے ہوں وہ صحیح ہیں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان کی قضا کرے۔

مسئلہ۱۶۵۰اگر عورت ماہ رمضان میں اذان صبح سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے اور کوتاہی کرتے ہوئے اذان صبح تک غسل نہ کرے اُس کا روزہ باطل ہے، لیکن اگر کوتاہی نہ کرے مثلاً زنانہ حمام کے میسر ہونے کا انتظار کرے تو خواہ اس مدت میں وہ تین بار سوئے اور اذان تک غسل نہ کرے تو تیمم کر لینے کی صورت میں اس کا روزہ صحیح ہے اور اگر تیمم بھی ممکن نہ ہو تو اُس کا روزہ بغیر تیمم کے بھی صحیح ہے۔

مسئلہ۱۶۵۱جو عورت استحاضہ کثیرہ کی حالت میں ہو اگر وہ اپنے غسلوں کو احکام استحاضہ میں گذری ہوئی تفصیل کے مطابق انجام دے تو اُس کا روزہ صحیح ہے اور استحاضہ متوسطہ میں اگر چہ غسل نہ کرے تب بھی اُس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ۱۶۵۲جس نے میت کو مس کیا ہو یعنی اپنے بدن کا کوئی حصہ میت کے بدن سے لگایا ہو تو وہ غسل مس میت انجام دئے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے اور اگر روزے کی حالت میں بھی میت کو مس کرے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

۸۔ حقنہ لینا

مسئلہ۱۶۵۳بھنے والی چیز سے انیما لینا اگرچہ مجبوری اور علاج کے لئے ہو، روزے کو باطل کردیتا ہے۔

۹۔ قے کرنا

مسئلہ۱۶۵۴اگر روزے دار عمداً قے کرے اگر چہ بیماری یا ایسی ھی کسی چیز کی وجہ سے ایسا کرنے پر مجبور ہو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا، لیکن اگر بھولے سے یا بے اختیار قے کرے تو اس میںکوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۱۶۵۵اگر رات میں کوئی ایسی چیز کھالے کہ جس کے بارے میں جانتا ہو کہ اس کی وجہ سے دن میں بے اختیار قے کردے گا تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے۔

مسئلہ۱۶۵۶اگر روزہ دار قے روک سکتا ہو تو ضرر اور مشقت نہ ہو نے کی صورت میں ضروری ہے کہ قے کو روکے۔

مسئلہ۱۶۵۷اگر مثلاً روزے دار کے حلق میں مکھی چلی جائے اور قے کئے بغیر اُسے باہر نکالنا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ باہر نکالے اور اُس کا روزہ صحیح ہے، لیکن اگر ممکن نہ ہو تو اگر اسے نگلنا، کھانا کہا جائے تو ضروری ہے کہ اُسے باہر نکالے اگرچہ قے کے ذریعے ہو اور اس کا

Presented by Ziaraat.Com

روزہ باطل ہے اور اگر نگلنے کو کھانا نہ کھا جائے تو ضروری ہے کہ باھر نہ نکالے اور اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ۱۶۵۸اگر بھولے سے کسی چیز کو نگل لے اور حلق سے گزر جائے اور پیٹ میں پھنچنے سے پھلے اِس کو یاد آجائے کہ روزہ ہے تو اس کا باھر نکالناضروری نھیں ہے اور اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ۱۶۵۹اگر یقین ھو کہ ڈکار لینے کی وجہ سے کوئی چیز گلے سے باھر آجائے گی تو بنا بر احتیاطِ واجب جان بوجھ کر ڈکار نہ لے، لیکن اگر یقین نہ ھو تو کوئی حرج نھیں۔

مسئلہ۱۶۶۰اگر ڈکار لینے سے کوئی چیز منہ میں آجائے تو باھر اگل دینا ضروری ھے اور اگر بے اختیار اندر چلی جائے تو روزہ صحیح ہے۔

روزہ باطل کر نے والی چیزوں کے احکام

مسئلہ۱۶۶۱اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اور اختیار سے روزہ باطل کر دینے والے کسی بھی کام کو انجام دے تو اس کا روزہ باطل ھو جائے گا۔ ھاں، اگر جان بوجھ کر نہ ھو تو کوئی حرج نھیں، لیکن اگر جنب سو جائے اور مسئلہ"۱۶۳۶" میں بیان شدہ تفصیل کے مطابق اذانِ صبح تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ۱۶۶۲اگر روزہ دار بھولے سے روزہ باطل کرنے والے کاموں میںسے کوئی کام انجام دے اور اس خیال سے کہ اس کا روزہ باطل ھوگیا ھے وہ عمداًدوبارہ ان میں سے کسی کام کو انجام دے تو اس کا روزہ باطل ھو جائے گا۔

مسئلہ۱۶۶۳اگر کوئی چیز زبردستی روزہ دار کے گلے میںڈال دی جائے تو اس کا روزہ باطل نھیں ھو گا، لیکن اگر اسے روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے مثلاًاس سے کھا جائے:" اگر تم نے کھانا نہ کھایا تو ھم تمھیں جانی یا مالی نقصان پھنچائیں گے" اور وہ نقصان سے بچنے کے لیے خود کوئی چیز کھا لے تو اس کا روزہ باطل ھوجائے گا۔

مسئلہ۱۶۶۴ ضروری ہے کہ روزہ دار ایسی جگہ نہ جائے جس کے بارے میں جانتا ھو یا اطمینان رکھتا ھو کہ کوئی چیز اس کے حلق میں ڈال دی جائے گی یا اسے اپنا روزہ باطل کرنے پر مجبور کیا جائے گا لہٰذا اگر وہ چلا جائے اور کوئی چیز اس کے گلے میں ڈال دی جائے یا وہ خود مجبوری کی بنا پر روزہ باطل کرنے والے کسی کام کو انجام دے تو اس کا روزہ باطل ھو جائے گا، بلکہ اگر صرف جانے کا ارادہ کرے اگرچہ نہ جائے اس کا روزہ باطل ھو جائے گا۔

وہ چیزیں جو روزہ دار کے لئے مکروہ ھیں

مسئلہ۱۶۶۵کچھ چیزیںروزہ دار کے لئے مکروہ ھیں جن میں سے بعض یہ ھیں:

۱) آنکھوں میں دوائی ڈالنا اور سرمہ لگانا جب کہ ان کا مزہ یا بو حلق تک پھنچ جائے۔

۲) کسی بھی ایسے کا م کو انجام دینا جو کمزوری کا باعث ھو مثلاً خون نکالنا یا حمام جانا۔

۳) ناس کھینچنا بشرطیکہ معلوم نہ ھو کہ حلق تک پھنچ جائے گی اور اگر معلوم ھو کہ حلق تک پھنچ جائے گی تو جائز نھیں ہے۔

۴) خوشبودار جڑی بوٹیوں کوسونگھنا۔

۵) عورت کا پانی میں بیٹھنا۔

۶) خشک چیز سے انیما کرنا۔

۷) بدن پر موجود لباس کو تر کرنا۔

۸) دانت نکالنا اور ھر وہ کا م جس کی وجہ سے منہ سے خون نکل آئے۔

۹) تر لکڑی سے مسواک کرنا۔

۱۰) بلاوجہ پانی یا کوئی بھنے والی چیز منہ میں ڈالنا۔

اور یہ بھی مکروہ ہے کہ انسان منی خارج کرنے کا ارادہ کئے بغیر اپنی بیوی کا بوسہ لے یا اپنی شھوت کو ابھارنے والا کوئی بھی کام انجام دے اور اگر منی خارج کرنے کا ارادہ ھو تو اس کا روزہ باطل ھو جائے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

قضا و کفارہ واجب ہونے کے مقامات

مسئلہ۱۶۶۶اگر کوئی شخص ماہِ رمضان کی کسی رات میں جنب ہو جائے اور مسئلہ"۱۶۳۶"میں بیان شدہ تفصیل کے مطابق بیدار ہو کر دوبارہ سو جائے اور اذان صبح تک بیدار نہ ہو تو ضروری ہے کہ صرف ا س روزے کی قضا کرے لیکن اگر روزہ دار مبطلاتِ روزہ میں سے کوئی اور کام عمداً انجام دے جب کہ وہ جانتا ہو کہ یہ کام روزے کو باطل کر دیتا ہے تو قضا اور کفارہ دونوں اس پر واجب ہو جائیں گے۔ یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب جانتا ہو کہ یہ کام حرام ہے چاہے یہ نہ جانتا ہو کہ یہ روزے کو باطل بھی کر دیتا ہے جیسے خدا، پیغمبر(ص) یا ائمہ معصومین علیہم السلام میں سے کسی پر جھوٹ باندھنا۔

مسئلہ۱۶۶۷اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے مبطلاتِ روزہ میں سے کسی کام کو اس عقیدے کے ساتھ کہ یہ عمل روزے کو باطل نہیں کرتا، انجام دے تو ا س پر کفارہ واجب نہیں۔

روزے کا کفارہ

مسئلہ۱۶۶۸ماہِ رمضان کا روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ:

۱) ایک غلام کو آزاد کرے ،یا

۲) آنے والے مسئلے میں بیان کردہ طریقے کے مطابق دو ماہ کے روزے رکھے ،یا

۳) ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ہر فقیر کو ایک مُد، جو تقریباًساڑھے سات سو گرام بنتا ہے گندم، آٹا، روٹی، کھجور یا ان جیسی کوئی کھانے کی چیز دے۔

اور اگر یہ چیزیں ممکن نہ ہوں تو احتیاطِ واجب کی بنا پر جس قدر ممکن ہو صدقہ دے اور استغفار بھی کرے اور اگر صدقہ دینا بھی ممکن نہ ہو تو استغفار کرے اگرچہ صرف ایک مرتبہ "استغفراللّٰہ"کہے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ جب بھی ممکن ہو کفارہ بھی دے۔

مسئلہ۱۶۶۹جو شخص ماہِ رمضان کے کفارے میں دو ماہ کے روزے رکھنا چاہتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک مہینہ مکمل اور اگلے مہینے کا پہلا دن مسلسل روزے رکھے جب کہ باقی روزے اگر مسلسل نہ بھی ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۱۶۷۰جو شخص رمضان کے کفارے میں دو ماہ کے روزے رکھنا چاہتا ہو ضروری ہے کہ ایسے وقت میں شروع نہ کرے جب جانتا ہو کہ ایک مہینے اور ایک دن کے درمیان عیدِ قربان کی طرح کوئی ایسا دن بھی ہے جس کا روزہ حرام ہے۔

مسئلہ۱۶۷۱جس کے لئے مسلسل روزے رکھنا ضروری ہوں اگر درمیان میں بغیر کسی عذر کے ایک دن روزہ نہ رکھے یا ایسے وقت روزے رکھنا شروع کرے جب جانتا ہو کہ درمیان میںایک ایسا دن آرہا ہے کہ جس میں روزہ رکھنا اس پر واجب ہے، مثلاًوہ دن آرہا ہے جس میں روزہ رکھنے کی نذر کر رکھی ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ شروع سے روزے رکھے۔

مسئلہ۱۶۷۲اگر ان دنوں میں جب مسلسل روزے رکھنا ضروری ہیں، بے اختیا ر کوئی عذر پیش آجائے جیسے حیض یا نفاس یا کسی بیماری میں مبتلاہو جائے، تو عذر ختم ہونے کے بعد نئے سرے سے روزے رکھنا واجب نہیں بلکہ باقی روزوں کو عذر ختم ہونے کے بعد بجا لائے۔

مسئلہ۱۶۷۳اگر کسی حرام چیز سے اپنے روزے کو باطل کر دے خواہ وہ چیز بذاتِ خود حرام ہوجیسے شراب اور زنا یا کسی وجہ سے حرام ہو گئی ہو جیسے اپنی حائضہ بیوی سے مقاربت کرنا تو احتیاط کی بنا پر اس پر کفارہٴ جمع واجب ہو جائے گا یعنی ضروری ہے کہ ایک غلام آزاد کرے، دو مہینے کے روزے رکھے اور ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا بھی کھلائے یا ان میں سے ہر ایک کو ایک مُد طعام دے۔

اور اگر یہ تینوں اس کے لئے ممکن نہ ہوں تو ضروری ہے کہ ان میں سے جو ممکن ہو انجام دے اور بنا بر احتیاطِ واجب استغفار بھی کرے۔

مسئلہ۱۶۷۴اگر روزہ دار جان بوجہ کر خدا، پیغمبر(ص) یا ائمہ معصومین علیہم السلام سے جھوٹی بات منسوب کرے تو احتیاط کی بنا پر کفارہ جمع اس پر واجب ہو جائے گا جس کی تفصیل گذشتہ مسئلے میں بیان کی گئی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۶۷۵اگر روزہ دار ماہِ رمضان کے ایک ھی دن میں کئی بار جماع یا استمنا کرے تو بنا بر احتیاط اس پر ھر مرتبہ کے لئے کفارہ واجب ھو جائے گا اور اگر اس کاجماع یا استمنا حرام ھو تو بنا بر احتیاط ھر مرتبہ کیلئے ایک کفارہ جمع اس پر واجب ھو گا۔

مسئلہ۱۶۷۶اگر روزہ دار ماہِ رمضان کے ایک دن میں جماع اور استمنا کے علاوہ کوئی دوسرا ایسا کام جو روزے کو باطل کر دیتا ھو چند بار انجام دے تو ان سب کے لئے ایک کفارہ کافی ھے۔

مسئلہ۱۶۷۷اگر روزہ دار جماع اور استمنا کے علاوہ روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے اور بعد میں اپنے لئے حلال عورت سے جماع یا استمنا کرے تو پھلے کام کے لئے ایک کفارہ اور جماع یا استمنا کے لئے بنا بر احتیاط ایک دوسرا کفارہ واجب ھو جائے گا۔

مسئلہ۱۶۷۸اگر روزہ دار جماع اور استمنا کے علاوہ کوئی اور ایسا حلال کام جو روزے کو باطل کر دیتا ھو انجام دے مثلاً پانی پئے پھر جماع یا استمنا کے علاوہ کوئی ایسا حرام کام جو روزے کو باطل کر دیتا ھو انجام دے مثلاًحرام کھانا کھالے تو ایک کفارہ کافی ھے۔

مسئلہ۱۶۷۹اگر روزے دار کے ڈکار لینے سے کوئی غذا اس کے منہ میں آجائے اور وہ اسے عمداً نگل لے تو اس کا روزہ باطل ھو جائے گا اور احتیاطِ واجب یہ ھے کہ کفارہ بھی دے۔ یھی حکم اس وقت بھی ھے جب ڈکار لینے سے منہ میں آنے والی چیز غذا کے مرحلے سے نکل چکی ھو اگرچہ اس صورت میں احتیاط مستحب یہ ھے کہ کفارہ جمع دے اور اگر ڈکار لینے سے ایسی چیز منہ میں آجائے کہ جس کا کھانا حرام ھے جیسے خون اور اسے عمداً نگل لے تو روزہ باطل ھے اور ضروری ھے کہ اس دن کی قضا کرے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر کفارہ جمع بھی دے۔

مسئلہ۱۶۸۰اگر نذر کرے کہ ایک معین دن روزہ رکھے گا اور اس دن جان بوجھ کر اپنا روزہ باطل کردے تو ضروری ھے کہ کفارہ دے اور نذر توڑنے کا کفارہ وھی ھے جو قسم توڑنے کا کفارہ ھے جسے مسئلہ نمبر "۲۷۳۴" میں بیان کیا جائے گا۔

مسئلہ۱۶۸۱اگر روز ہ د ارکسی ایسے شخص کے کھنے پر جس کا کھنا ھو کہ مغرب ھو گئی ھے جب کہ شرعاً اس شخص کی بات قابل اعتبار نہ ھو، افطار کرلے او ر بعد میں معلوم ھو کہ مغرب کا وقت نھیں ھوا تھا یا شک کرے کہ مغرب ھوئی تھی یا نھیں تو اس پر قضا اور کفارہ واجب ھو جائیں گے۔

مسئلہ۱۶۸۲جو شخص جان بوجھ کر اپنا روزہ توڑ دے اگر وہ ظھر کے بعد سفر کرے یا کفارے سے بچنے کے لئے ظھر سے پھلے سفر کرے تو اس سے کفارہ ساقط نھیں ھو گا اور ظھر سے پھلے سفر پیش آجانے پر بھی بنا بر اقویٰ یھی حکم ھے۔

مسئلہ۱۶۸۳اگر جان بوجھ کر اپنا روزہ توڑدے اور بعد میں کوئی عذر جیسے حیض یا نفاس یا کوئی بیماری اسے لاحق ھو جائے تو بنا بر احتیاط اس پر کفارہ واجب ھے۔

مسئلہ۱۶۸۴اگر کسی کو یقین یا اطمینا ن ھو یا شرعی گواھی قائم ھو جائے کہ ماہِ رمضان کا پھلا دن ھے اور جان بوجھ کر اپنے روزے کو باطل کر دے اور بعد میں معلوم ھو کہ شعبان کا آخری دن تھا تو اس پر کفارہ واجب نھیں ھے۔

مسئلہ۱۶۸۵اگر انسان شک کرے کہ رمضان کی آخری تاریخ ھے یا شوال کی پھلی اور جان بوجھ کر اپنے روزے کو باطل کردے اور بعد میں معلوم ھو کہ شوال کی پھلی تھی تو اس پر کفارہ واجب نھیں ھے۔

مسئلہ۱۶۸۶اگر روزہ دار رمضان میں اپنی روزہ دار بیوی سے جماع کرے جبکہ اس نے بیوی کو جماع پر مجبور کیا ھو تو ضروری ھے کہ اپنے اور بنا بر احتیا ط اپنی بیوی کے روزے کا کفارہ دے اور اگر بیوی جماع پر راضی تھی تو ھر ایک پر ایک کفارہ واجب ھو جائے گا۔

مسئلہ۱۶۸۷اگر عورت اپنے روزے دار شوھر کو جماع کرنے پر مجبور کرے تو اس پر شوھر کے روزے کا کفارہ دینا واجب نھیں۔

مسئلہ۱۶۸۸اگر روزے دار ماہِ رمضان میں اپنی بیوی کو جماع پر مجبور کرے اور جماع کے دوران عورت راضی ھو جائے تو احتیاطِ واجب کی بنا پر مرد دو کفارے اور عورت ایک کفارہ دے۔

مسئلہ۱۶۸۹اگر روزے دار ماہِ رمضان میں اپنی سوئی ھوئی روزہ دار بیوی سے جماع کرے تو اس پر ایک کفارہ واجب ھو گا جب کہ بیوی کا روزہ صحیح ھے اور اس پر کفارہ بھی واجب نھیں ھے۔

مسئلہ۱۶۹۰اگر مرد اپنی بیوی کو یا بیوی اپنے شوھر کو جماع کے علاوہ روزہ باطل کرنے والا کوئی اور کام انجام دینے پر مجبور کرے تو ان میں سے کسی پر کفارہ واجب نھیں ھو گا۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۶۹۱جو شخص سفر یا بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ رہا ہو وہ اپنی روزے دار بیوی کو جماع پر مجبور نہیں کر سکتا، لیکن اگر مجبور کرے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ۱۶۹۲ضروری ہے کہ انسان کفارے کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے، البتہ اسے فوراً ادا کرنا بھی ضروری نہیں۔

مسئلہ۱۶۹۳اگر انسان پر کفارہ واجب ہوئے چند سال گذر جائیں اور کفارہ انجا م نہ دیا ہو تو اس پر کسی چیز کا اضافہ نہیں ہوتا۔

مسئلہ۱۶۹۴جو شخص ایک دن کے کفارے کے لئے ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلانا چاہتا ہو، وہ یہ نہیں کر سکتا کہ ان میں‌سے ایک فقیر کو دو یا اس سے زیادہ بار پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا انھیں ایک مُد سے زیادہ طعام دے اور زیادہ کو کفارہ میں شمار کرے۔ ہاں، وہ یہ کر سکتا ہے کہ فقیر کو اس کے اہل و عیال کے ساتھ پیٹ بھر کر کھانا کھلائے جو چاہے چھوٹے ہی کیوں نہ ہوں لیکن عمر کے اعتبار سے اتنے ہوں کہ انھیں کھلانے کو کھانا کھلانا کہا جاسکے یا بچے کے ولی کو بچے کے لئے ایک مُد دے دے۔

مسئلہ۱۶۹۵جس شخص نے ماہِ رمضان کا قضا روزہ رکھا ہو اگر وہ ظہر کے بعد عمداًروزہ توڑنے والا کوئی کام انجام دے تو ضروری ہے کہ دس فقیروں کو ایک ایک مُد طعام دے اور اگر یہ نہ کر سکتا ہو تو تین دن روزے رکھے جو بنا بر احتیاط مسلسل ہوں۔

وہ مقامات کہ جن میں صرف روزے کی قضا واجب ہے

مسئلہ۱۶۹۶چند صورتو ں میں انسان پر روزے کی صرف قضا واجب ہے اور کفارہ واجب نہیں ہے:

۱) ماہ رمضان کی رات میں جنب ہو اور مسئلہ نمبر ”۱۶۳۸“میں بیان شدہ تفصیل کے مطابق اذان صبح تک دوسری اور تیسری نیندسے بیدار نہ ہو۔

۲) روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو لیکن روزے کی نیت نہ کرے یا ریاکاری کرے، یا روزے سے نہ ہونے کا ارادہ کرے یا روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دینے کا ارادہ کرے اور انجام نہ دے۔

۳) ماہ رمضان میں غسل جنابت کرنا بھول جائے اور اسی حالت میں ایک یا چند دن روزہ رکھے۔

۴) ماہ رمضان میں یہ جستجو کئے بغیر کہ صبح ہوگئی ہے یا نہیں روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہوگئی تھی۔ اسی طرح اگر جستجو کرنے کے بعد یہ گمان ہو کہ صبح ہو گئی ہے یا شک کرے کہ صبح ہو ئی یا نہیں اور روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو گئی تھی تو اس روزے کی قضا اس پر واجب ہے۔

۵) کسی کے یہ کہنے پر کہ صبح نہیں ہوئی انسان روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے دے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو گئی تھی۔

۶) کسی کے یہ کہنے پر کہ صبح ہوگئی ہے یقین نہ کرتے ہوئے یا اس خیال سے کہ وہ مذاق کر رہا ہے روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے دے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو چکی تھی۔

۷) نا بینا یا اس جیسا کوئی شخص کسی اور کے کہنے پر افطار کر لے اور بعد میں معلوم ہو کہ مغرب نہیں ہوئی تھی۔

۸) مطلع صاف ہو اور تاریکی کی وجہ سے اس یقین کے ساتھ کہ مغرب ہو گئی ہے افطار کر لے اور بعد میں معلوم ہو کہ مغرب نہیں ہوئی تھی، لیکن اگر مطلع ابر آلود ہو اور اس گمان کے ساتھ کہ مغرب ہو گئی ہے افطار کر لے اور بعد میں معلوم ہو کہ مغرب نہیں ہوئی تھی تو قضا ضروری نہیں ہے۔

۹) ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے یا بلاوجہ کلی کرے اور بے اختیار پانی منہ کے اندر چلا جائے لیکن اگر بھول جائے کہ روزہ سے ہے اور پانی اندر لے جائے یا واجب نماز کے وضو کے لئے کلی کرے اور بے اختیار پانی اندر چلا جائے تو اس پر قضا واجب نہیں۔

۱۰) کوئی زبردستی یا مجبوری یا تقیہ کی وجہ سے افطار کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۶۹۷اگر پانی کے علاوہ کوئی اور چیز منہ میں ڈالے اور وہ بے اختیار اندر چلی جائے یا پانی ناک میں ڈالے اور بے اختیار اندر چلا جائے تو اس پر قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ۱۶۹۸روزہ دار کے لئے زیادہ ناک میں پانی ڈالنا یا کلی کرنا مکروہ ہے اور اگر کلی کرنے کے بعد لعاب دھن کو نگلنا چاہے تو بہتر یہ ہے کہ اس سے پہلے تین مرتبہ لعاب دھن کو تھوک دے۔

مسئلہ۱۶۹۹اگر انسان جانتا ہو کہ کلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے کی وجہ سے بے اختیار یا بھولے سے پانی اس کے حلق میں چلا جائے گا تو ضروری ہے کہ نہ کلی کرے اور نہ ناک میں پانی ڈالے۔

مسئلہ۱۷۰۰اگر ماہ رمضان میں جستجو کرنے کے بعد اس یقین کے ساتھ کہ صبح نہیں ہوئی، روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہوگئی تھی تو قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ۱۷۰۱اگر انسان شک کرے کہ مغرب ہو گئی ہے یا نہیں تو وہ افطار نہیں کر سکتا ہے، لیکن اگر شک کرے کہ صبح ہوئی ہے یا نہیں تو جستجو سے پہلے بھی وہ روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے سکتا ہے۔

قضا روزے کے احکام

مسئلہ۱۷۰۲اگر دیوانہ عاقل ہو جائے تو دیوانگی کے وقت کے روزوں کی قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ۱۷۰۳اگر کافر مسلمان ہو جائے تو کفر کے وقت کے روزوں کی قضا واجب نہیںہے، لیکن اگر کوئی مسلمان کافر ہو جائے تو جو روزے کفر کے زمانے میںاس نے نہیں رکھے ضروری ہے کہ ان کی قضا کرے اور اگر مسلمان بھی ہو جائے تو اسلام لانے کی وجہ سے اس پر سے کوئی چیز ساقط نہیں ہوتی۔

مسئلہ۱۷۰۴جو روزہ انسان سے نشہ کی حالت میںچھوٹ گیا ہو اس کی قضا ضروری ہے اگرچہ جس چیز کی وجہ سے اس پر نشہ طاری ہوا ہو اسے علاج کے لئے کھایا ہو۔

مسئلہ۱۷۰۵اگر کسی عذر کی وجہ سے چند دن روزہ نہ رکھے اور بعد میں شک کرے کہ اس کا عذر کس وقت ختم ہو ا تھا تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس زیادہ مقدار کے روزوں کی قضا کرے جس میں روزے نہ رکھنے کا احتمال ہے۔ مثلاًجس نے ماہ رمضان سے پہلے سفر کیا ہو اور نہ جانتا ہو کہ پانچویں رمضان کو پہنچا تھا یا چھٹی رمضان کو تو بنا بر احتیاطِ واجب چھ روزے رکھے، لیکن جو شخص یہ نہ جانتا ہو کہ کس وقت عذر پیش آیا تھا تو وہ کم مقدار کی قضا کر سکتا ہے مثال کے طور پر ماہ رمضان کے آخر ی ایام میں سفر کرے اور رمضان کے بعد لوٹے اور نہ جانتا ہو کہ پچیسویں رمضان کو سفر کیا تھا یا چھبیسویں کو تو وہ کم مقدار یعنی پانچ دن کی قضا پر اکتفا کر سکتا ہے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ زیادہ دنوں کی قضا کرے۔

مسئلہ۱۷۰۶جس پر چند رمضان کے مہینوں کے روزوں کی قضا ہو تو کسی کی بھی قضا پہلے انجام دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر آخری ماہِ رمضان کے قضا روزوں کا وقت تنگ ہو مثلاً آخری رمضان کے پانچ روزوںکی قضا اس پر ہو اور رمضان آنے میں بھی پانچ دن رہ گئے ہوں تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ پہلے آخری رمضان کی قضا کرے۔

مسئلہ۱۷۰۷جس شخص پر کئی رمضان کے مہینوں کے روزوں کی قضا واجب ہو، اس کے لئے قضا کرتے وقت یہ معین کرنا ضروری نہیں ہے کہ یہ کس رمضان کے روزوں کی قضا ہے مگر یہ کہ دونوں روزوں میں اثر کے اعتبار سے اختلاف ہو۔

مسئلہ۱۷۰۸انسان ماہِ رمضان کے قضا روزے میں ظھر سے پہلے اپنا روزہ باطل کر سکتا ہے، لیکن اگر قضا کرنے کا وقت تنگ ہو تو احتیاطِ واجب کی بناپر اپنا روزہ باطل نہیںکر سکتا ۔

مسئلہ۱۷۰۹جس نے کسی میت کا قضا روزہ رکھا ہو احتیاط مستحب یہ ہے کہ زوال کے بعد روزہ نہ توڑے۔

مسئلہ۱۷۱۰اگر بیماری، حیض یا نفاس کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھے اور رمضان کے مکمل ہونے سے پہلے یا رمضان ختم ہونے کے بعد اور قضا پر قدرت حاصل کرنے سے پہلے مر جائے تو چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا واجب نہیںہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۷۱۱جس شخص نے بیمار ی کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھے ھو ں اور اس کی بیمار ی اگلے سال کے رمضان تک باقی رھے تو چھوڑے ھوئے روزوں‌کی قضا اس پر واجب نہیں ھے اور ضروری ھے کہ ھر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے، لیکن اگر اس نے کسی اور عذر مثلاًسفر کی وجہ سے روزے نہ رکھے ھوں اور اس کا عذر اگلے رمضان تک باقی رھے تو ضروری ھے کہ چھوڑے ھوئے روزوں کی قضا کرے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر ھر دن کے لئے ایک مد طعام بھی فقیر کودے۔

مسئلہ۱۷۱۲اگر کوئی شخص بیمار ی کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھے اور رمضان کے بعد اس کی بیماری تو ختم ھو جائے لیکن کوئی دوسرا عذر پیش آ جائے کہ جس کی وجہ سے اگلے رمضان تک روزے کی قضا نہ کر سکے تو ضروری ھے کہ نہ رکھے ھوئے روزوں کی قضا کرے۔

اسی طرح اگر اس نے ماہ رمضان میں بیمار ی کے علاوہ کسی اور عذر کی وجہ سے روزے نہ رکھے ھوں اور رمضان کے بعد اس کا عذر تو برطرف ھو جائے لیکن اگلے سال کے رمضان تک بیمار ی کی وجہ سے روزے نہ رکہ سکے تو ضروری ھے کہ نہ رکھے ھوئے روزوں کی قضا کرے۔ اور دونوں صورتوں میں احتیاطِ واجب یہ ھے کہ ھر دن کے لئے ایک مد طعام بھی فقیر کو دے۔

مسئلہ۱۷۱۳جو شخص ماہ رمضان میں کسی عذر کی وجہ سے روزے نہ رکھے اور رمضا ن کے بعد عذر بر طرف ھوجانے کے باوجود اگلے سال کے رمضان تک عمداً ان روزوں کی قضا نہ کر ے تو ضروری ھے کہ ان روزوں کی قضا بھی کرے اور ھر دن کے لئے فقیر کو ایک مد طعام بھی دے۔

مسئلہ۱۷۱۴اگر روزوں کی قضا کرنے میں اتنی کوتاھی کرے کہ وقت تنگ ھوجائے اور وقت کی تنگی میں عذر پیش آ جائے تو ضروری ھے کہ قضا روزے رکھے اور ھر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے۔ اسی طرح اگر عذر کے وقت پختہ ارادہ رکھتا ھو کہ عذر کے زائل ھونے کے بعد اپنے روزوں کی قضا کرے گا لیکن اس سے پھلے کہ قضا کرے وقت کی تنگی میں عذرپیش آجائے تو ضروری ھے کہ ان روزوں کی قضا بھی کرے اور ھر دن کے لئے احتیاطِ واجب کی بنا پر ایک مدطعام بھی فقیر کو دے۔

مسئلہ۱۷۱۵اگر کسی انسان کی بیماری کئی سال تک طولانی ھوجائے تو صحت یاب ھونے کے بعد ضروری ھے کہ آخری رمضان کے روزے قضا کرے اور پچھلے سالوں کے ھر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے۔

مسئلہ۱۷۱۶جس شخص پر ھر دن کے لئے ایک مُد طعام فقیر کو دینا ضروری ھو تو و ہ چند دنوں کا کفارہ ایک ھی فقیر کو بھی دے سکتا ھے۔

مسئلہ۱۷۱۷اگر رمضان کے قضا روزوں کو چند سالوں تک انجام نہ دے تو ضروری ھے کہ قضا کرے اور پھلے سال کی تاخیر کی وجہ سے ھر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے، البتہ بعد کے چند سالوں کی تاخیر کی وجہ سے اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔

مسئلہ۱۷۱۸اگر رمضان کے روزے جان بوجھ کر نہ رکھے تو ضروری ھے کہ اس کی قضا بھی انجام دے اور ھر دن کے لئے یا ایک غلام کو آزاد کرے یا ساٹھ فقیروں کو طعام دے یا دو مھینے کے روزے رکھے اور اگر آئندہ رمضان تک ان روزوں کی قضا انجام نہ دے تو ھر دن کے لئے فقیر کو ایک مد طعام بھی دے۔

مسئلہ۱۷۱۹اگر رمضان کا روزہ جان بوجھ کر نہ رکھے اور دن میں چند مرتبہ جماع یا استمنا کرے تو احتیاطِ واجب کی بناپر ھر بار کے لئے کفارہ دے، لیکن اگر چند مرتبہ روزہ باطل کرنے والا کوئی اورکام انجام دے مثلاًچند مرتبہ کھانا کھائے تو ایک کفارہ کافی ھے۔

مسئلہ۱۷۲۰باپ کے مرنے کے بعد ضروری ھے کہ اس کا بڑا بیٹا مسئلہ نمبر "۱۳۹۸"میں بیان شدہ تفصیل کے مطابق اس کے روزوں کی قضا بجا لائے۔

مسئلہ۱۷۲۱اگر باپ نے رمضان کے علاوہ کوئی اور واجب روزہ مثلاًنذر کا روزہ نہ رکھا ھو تو واجب ھے کہ بڑا بیٹا اس کی بھی قضا کرے، لیکن اگر باپ کسی کے روزے رکھنے کے لئے اجیر بنا ھو اور ان کو نہ رکھا ھو تو بڑے بیٹے پر اس کی قضا ضروری نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مسافر کے روزوں کے احکام

مسئلہ۱۷۲۲جس مسافر کی ذمہ داری ہے کہ چار رکعتی نمازوں کو سفر میں دورکعت پڑھے، ضروری ہے کہ روزہ نہ رکھے اور جس مسافر کو اپنی نمازیں پوری پڑھنا ہیں، مثلاًوہ شخص جس کا پیشہ ہی سفر کرنا ہو یا اس کا سفر گناہ کاسفر ہو، اس کے لئے ضروری ہے کہ سفر میں روزہ رکھے۔

مسئلہ۱۷۲۳ماہ رمضا ن میں سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن مکروہ ہے، چاہے روزے سے فرار کرنے کے لئے نہ ہو، مگر یہ کہ سفر اس کی ضرورت کی وجہ سے ہو یا جیسا کہ بعض روایتوں میں آیا ہے حج یا عمرہ کے لئے ہو۔

مسئلہ۱۷۲۴اگر ماہ رمضان کے روزے کے علاوہ کوئی دوسرا معین روزہ انسان پر واجب ہو جس کا تعلق حق الناس سے ہو مثلاً یہ کہ انسان اجیر بنا ہو کہ کسی معین دن میں روزہ رکھے گا تو وہ اس دن سفر نہیں کر سکتا۔ یہی حکم احتیاطِ واجب کی بنا پر نذر کے علاوہ دوسرے واجب معین روزوں جیسے اعتکاف کے تیسرے دن کے روزے کا ہے۔ ہاں، اگر کوئی روزہ نذر کی وجہ سے معین ہوا ہو تو اقوی یہ ہے کہ وہ اس دن سفر کر کے اس کے بجائے کسی اور دن روزہ رکھ سکتا ہے۔

مسئلہ۱۷۲۵اگر کوئی روزہ رکھنے کی نذر کرے لیکن معین نہ کرے کہ کس دن روزہ رکھے گا تو اس روزے کو سفر میں انجام نہیں دے سکتا، لیکن اگر نذر کرے کہ سفر میں کسی معین دن روزہ رکھے گا تو ضروری ہے کہ اس روزے کو سفر میں انجام دے ۔اسی طرح اگر نذر کرے کہ فلاں دن روزہ رکھے گا خواہ سفر ہو یا نہ ہو تو ضروری ہے کہ چاہے سفر میں ہو اس دن روزہ رکھے۔

مسئلہ۱۷۲۶مسافر طلب حاجت کی غرض سے تین د ن مدینہ منورہ میں مستحب روزے رکھ سکتا ہے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ وہ تین دن بدھ، جمعرات اور جمعہ ہوں۔

مسئلہ۱۷۲۷جو شخص نہ جانتا ہو کہ مسافر کا روزہ باطل ہے اگر وہ سفر میں روزہ رکھ لے اور دن میں کسی وقت اسے مسئلہ معلوم ہو جائے تو اس کا روزہ باطل ہے، لیکن اگر مغرب تک معلوم نہ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ۱۷۲۸اگر بھول جائے کہ وہ مسافر ہے یا بھول جائے کہ مسافر کا روزہ باطل ہے اور سفر میں روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ۱۷۲۹اگر روزہ دار ظہر کے بعد سفر کرے تو ضروری ہے کہ اپنا روزہ پورا کرے اور اگر ظہر سے پہلے سفر کرے تو حد تر خص تک پہنچنے پر اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور اگر اس سے پہلے روز ہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے تو اس پر کفارہ واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ۱۷۳۰اگر مسافر ماہ رمضان میں خواہ فجرسے پہلے ہی سفر میںہو یا روزے سے ہو اور سفر کرے، اگرظہر سے پہلے اپنے وطن یا کسی ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں اس کا دس دن رہنے کا ارادہ ہو اور اس نے روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس دن روزہ رکھے اور اگر انجام دے دیا ہو تو اس دن کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ۱۷۳۱اگر مسافر ظہر کے بعد اپنے وطن یا کسی ایسی جگہ پہنچے کہ جہاں وہ دس دن رہنا چاہتا ہو تو اس دن کا روزہ صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ۱۷۳۲مسافر اور روزہ رکھنے سے معذور افراد کے لئے ماہِ رمضان کے دن میں جماع کرنا، ضرورت سے زیادہ کھانا اور خود کو مکمل طور پر سیراب کرنا مکروہ ہے۔

وہ افراد جن پر روزہ رکھنا واجب نہیں

مسئلہ۱۷۳۳جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو یاس کے لئے روزہ رکھنا مشقت کا باعث ہو تو اس پر سے روزے کی ذمہ داری کو اٹھا لیا گیا ہے۔ ہاں، دوسری صورت میں ضروری ہے کہ ہر روزے کے بدلے میں فدیہ دے جو کہ ایک مد طعام ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ گندم دے۔

مسئلہ۱۷۳۴جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھے، اگر ماہ ِرمضان کے بعد روزہ رکھنے پر قادر ہوجائے تو جو روزے نہیں رکھے ان کی قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ۱۷۳۵اگر انسان کو ایسی بیماری ہو کہ اسے زیادہ پیاس لگتی ہو اور اس کے لئے پیاس کو برداشت کرنا ممکن نہ ہو یا باعث مشقت ہو تو اس سے روزے کی ذمہ داری کو اٹھا لیا گیا ہے، لیکن دوسری صورت میں ضروری ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے اور احتیاط مستحب یہ

Presented by Ziaraat.Com

ہے کہ مجبوری سے زیادہ مقدار میں پانی نہ پئے اور ماہ رمضان کے بعد اگر روزہ رکھنے پر قادر ہو جائے تو جو روزے نہیں رکھے ان کی قضا واجب نہیں۔

مسئلہ۱۷۳۶جس عورت کے وضع حمل کا وقت قریب ہو اور روزہ اس کے حمل یا خود اس عورت کے لئے نقصان دہ ہو تو اس کا روزہ صحیح نہیں اور پہلی صورت میں ہر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے۔ یہی حکم احتیاط مستحب کی بنا پر دوسری صورت کے لئے ہے اور جو روزے نہیں رکھے ہیں ضروری ہے کہ ان کی قضا کرے۔

مسئلہ۱۷۳۷جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اور اس کا دودھ کم ہو خواہ وہ بچے کی ماں ہو یا دایہ ہو، اجرت کے ساتھ دودھ پلائے یا بغیر اجرت کے، اگر روزہ اس بچے کے لئے یا خود اس عورت کے لئے نقصان دہ ہو تو اس عورت کا روزہ صحیح نہیں ہے اور پہلی صورت میں ضروری ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے۔ یہی حکم احتیاطِ مستحب کی بنا پر دوسری صورت کے لئے بھی ہے اور جو روزے نہیں رکھے ان کی قضا ضروری ہے اور یہ حکم اس وقت ہے کہ جب بچے کے دودھ کے لئے کوئی اور طریقہ میسر نہ ہو اور اگر میسر ہو تو واجب ہے کہ وہ عورت روزہ رکھے۔

مہینے کی پہلی تاریخ ثابت ہونے کا طریقہ

مسئلہ۱۷۳۸مہینے کی پہلی تاریخ چند چیزوں سے ثابت ہوتی ہے:

۱) انسان خود چاند دیکھے۔

۲) اتنے لوگ جن کے کہنے پر یقین یا اطمینان آجاتا ہے، کہیں‌کہ ہم نے چاند دیکھا ہے۔ اسی طرح ہر وہ چیز جس کی وجہ سے یقین یا اطمینان حاصل ہو جائے۔

۳) دوعادل مرد کہیں کہ ہم نے ایک ہی رات میں چاند دیکھا ہے لیکن اگر چاند کی خصوصیت ایک دوسرے سے مختلف بیان کریں تو مہینے کی پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوتی۔ یہی حکم اس وقت ہے جب یہ دونوں تصدیق کے قابل نہ ہوں مثلاًجب مطلع صاف ہو، چاند دیکھنے والے افراد زیادہ ہو ں اور ان دو کے علاوہ باقی افراد کوشش کے باوجود نہ دیکھ پائیں۔

۴) ماہِ شعبان کی پہلی سے تیس دن گزر جائیں جس سے ماہِ رمضان کی پہلی ثابت ہو جاتی ہے اور ماہِ رمضان کی پہلی سے تیس دن گزر جائیں جس سے شوال کی پہلی ثابت ہو جاتی ہے۔

مسئلہ۱۷۳۹مہینے کی پہلی کا حاکم شرع کے حکم سے ثابت ہو نا محلِ اشکال ہے۔

مسئلہ۱۷۴۰مہینے کی پہلی نجومیوں کی پیشن گوئی سے ثابت نہیں ہوتی، لیکن اگر انسان کو ان کے کہنے سے یقین یا اطمینان حاصل ہو جائے تو اس پر عمل ضروری ہے۔

مسئلہ۱۷۴۱چاند کا اونچاہونا یا دیر سے غروب ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ گذشتہ رات مہینے کی پہلی رات تھی، لیکن اگر ظہر سے پہلے چاند نظر آئے تو یہ مہینے کا پہلا دن شمار ہو گا اور چاند کے گرد حلقے کے ذریعے پچھلی رات کا چاند رات ثابت ہونا محلِ اشکال ہے۔

مسئلہ۱۷۴۲اگر کسی کے لئے ماہِ رمضان کی پہلی ثابت نہ ہو اور وہ روزہ نہ رکھے اور بعد میں ثابت ہوجائے کہ گذشتہ رات ہی چاند رات تھی تو ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے۔

مسئلہ۱۷۴۳اگر کسی شہر میں مہینے کی پہلی تاریخ ثابت ہوجائے تو دوسرے شہروں میں بھی خواہ دور ہوں یا نزدیک، خواہ ان کا افق ایک ہو یا نہ ہو، رات مشترک ہونے کی صورت میں چاند ثابت ہو جاتا ہے۔

مسئلہ۱۷۴۴مہینے کی پہلی ٹیلی گرام سے ثابت نہیں ہوتی مگر یہ کہ انسان جانتا ہو کہ ٹیلی گرام، شرعی دلیل کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔

مسئلہ۱۷۴۵جس دن کے بارے میں انسان کو معلوم نہ ہو کہ رمضان کا آخری دن ہے یا شوال کا پہلا دن، ضروری ہے کہ روزہ رکھے لیکن اگر مغرب سے پہلے معلوم ہو جائے کہ شوال کی پہلی ہے تو ضروری ہے کہ افطار کر لے۔

مسئلہ۱۷۴۶اگر قید میں موجود شخص کے پاس ماہِ رمضان ثابت ہونے کا کوئی طریقہ نہ ہو تو ضروری ہے کہ اپنے گمان پر عمل کرے چاہے کسی بھی طریقے سے حاصل ہوا ہو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو جس مہینے کے متعلق احتمال ہو کہ ماہِ رمضان ہے، صحیح ہے کہ روزہ رکھ لے، لیکن ضروری ہے کہ اس مہینے سے گیارہ مہینے گذرنے کے بعد دوبارہ ایک مہینہ روزہ رکھے اور اگر بعد

Presented by Ziaraat.Com

میں معلوم ہو جائے کہ جس چیز کا اس نے گمان کیا تھا یا جسے اختیار کیا تھا وہ ماہِ رمضان نہیں تھا تو اگر یہ معلوم ہو کہ ماہِ رمضان اس مہینے سے پہلے تھا تو یہ کافی ہوگا اور اگر معلوم ہو کہ ماہِ رمضان اس مہینے کے بعد تھا تو ضروری ہے کہ قضا کرے۔

حرام اور مکروہ روزے

مسئلہ۱۷۴۷عید فطر اور عید قربان کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔ نیز جس دن کے بارے میں انسان کو معلوم نہ ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان کی پہلی، اگر پہلی رمضان کی نیت سے روزہ رکھے تو حرام ہے۔

مسئلہ۱۷۴۸اگر بیوی کے مستحب روزہ رکھنے کی وجہ سے شوہرکا حق ضائع ہو تو ضروری ہے کہ روزہ نہ رکھے اوراحتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر شوہر کا حق ضائع نہ بھی ہوتب بھی شوہر کی اجازت کے بغیرمستحب روزہ نہ رکھے۔

مسئلہ۱۷۴۹اولاد کا مستحب روزہ رکھنا اگر ماں باپ کی اذیت کا سبب ہو تو حرام ہے۔

مسئلہ۱۷۵۰اگر اولاد باپ کی اجازت کے بغیر کوئی مستحب روزہ رکھ لے اور دن میں باپ اسے منع کرے، اگر بچے کی مخالفت کرنا باپ کی اذیت کا باعث ہو تو ضروری ہے کہ افطار کر لے۔ یہی حکم اس وقت ہے جب ماں اسے منع کرے اور اس کی مخالفت کرنا اذیت کا باعث ہو۔

مسئلہ۱۷۵۱جو شخص جانتا ہو کہ روزہ اس کے لئے مضر نہیں اگرچہ ڈاکٹر کہے کہ نقصان دہ ہے، ضروری ہے کہ روزہ رکھے اور جس شخص کو قابل ِذکر ضرر کا یقین یا گمان ہو یا اس چیز کا خوف ہو جس کا خوف عقلا کے نزدیک صحیح ہوتو چاہے ڈاکٹر کہے کہ ضرر نہیں ہے ضروری ہے کہ روزہ نہ رکھے اور اگر روزہ رکھ بھی لے تو صحیح نہیں ہے، مگر یہ کہ روزہ اس کے لئے مضر نہ تھا او راس نے قصدِقربت کیا تھا کہ اس صورت میں اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ۱۷۵۲اگر انسان کو احتمال ہو کہ روزہ اس کے لئے قابل ذکر ضرر کا باعث ہے اور اس احتمال کی وجہ سے اسے خوف ہو جائے، اگر اس کا احتمال عقلا کی نظر میں صحیح ہو تو ضروری ہے کہ روزہ نہ رکھے اور اگر روزہ رکھ لے تو باطل ہو گا مگر یہ کہ روزہ مضر نہ ہو اور اس نے قصدِقربت کیا ہو۔

مسئلہ۱۷۵۳جس شخص کا عقیدہ یہ ہو کہ روزہ اس کے لئے قابل توجہ ضررکا باعث نہیں اگروہ روزہ رکھ لے اور مغرب کے بعد معلوم ہو کہ روزہ اس کے لئے قابلِ توجہ ضررکا باعث تھا تو ضروری ہے کہ اس کی قضا بجا لائے۔

مسئلہ۱۷۵۴مذکورہ روزوں کے علاوہ اور حرام روزے بھی ہیں جنھیں مفصّل کتابوں میں بیان کیا گیا ہے۔

مسئلہ۱۷۵۵عاشور کے دن کا روزہ بنا بر احتیاطِ واجب جائز نہیں اور اس دن کا روزہ مکروہ ہے جس کے بارے میں شک ہو کہ عرفہ کا دن ہے یا عیدِقربان کا۔

مستحب روزے

مسئلہ۱۷۵۶مذکورہ حرام اور مکروہ روزوں کے علاوہ سال کے تمام دنوں کا روزہ مستحب ہے، جب کہ بعض ایام کے بارے میں زیادہ تاکید کی گئی ہے جن میں سے بعض یہ ہیں :

۱) ہر ماہ کی پہلی اور آخری جمعرات اور دسویں تاریخ کے بعد آنے والا پہلا بدھ اور اگر کوئی شخص یہ روزے نہ رکھے تو مستحب ہے کہ قضا کرے اور اگر بالکل روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو مستحب ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مد طعام یا پھر ۱۲.۶ (۱۲,۶)سکہ دار چنے کے برابر چاندی فقیر کو دے۔

۲) ہر مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ۔

۳) رجب اور شعبان کا پورا مہینہ، اور ان دو مہینوں میں سے کچھ دن اگرچہ ایک ہی دن ہو۔

۴) عید نوروز کا دن۔

۵) شوال کی چوتھی تاریخ سے نویں تاریخ تک کے ایام۔

۶) ذی القعدہ کی پچیسویں اور انتیسویں کا دن۔

Presented by Ziaraat.Com

۷)	ذی الحجہ کی پھلی تاریخ سے نویں (روزعرفہ)تک، لیکن اگر روزے کی کمزوری کی وجہ سے روزعرفہ کی دعائیں نہ پڑھ سکے تو اس دن کا روزہ مکروہ ھے۔
۸)	عید غدیر کا مبارک دن(۱۸/ذی الحجہ)۔
۹)	روزمباھلہ (۲۴/ذی الحجہ)۔
۱۰)	محرم کے پھلے، تیسرے اور ساتویں دن۔
۱۱)	پیغمبر ِاکرم(ص) کی ولادت باسعادت کے دن (۱۷/ربیع الاول)۔
۱۲)	۱۵/جمادی الاوّل کے دن۔
۱۳)حضرت رسول اکرم(ص)کی بعثت کے دن (۲۷/رجب)۔
اگر کوئی شخص مستحب روزہ رکھے تو اسے پورا کرنا واجب نھیں،بلکہ اگر اس کا مومن بھائی اسے کھانے کی دعوت دے تو مستحب ھے کہ اس کی دعوت قبول کرلے اور دن میں ھی چاھے ظھر کا وقت گذر چکا ھو روزہ افطار کر لے۔

وہ صورتیں جن میں مبطلاتِ روزہ سے پرھیز مستحب ھے

مسئلہ۱۷۵۷چند افراد کے لئے مستحب ھے کہ ماہِ رمضان میں چاھے روزے سے نہ ھوں، روزہ باطل کرنے والے کاموں سے پرھیز کریں:
۱)	وہ مسافر جس نے سفر میں روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا ھو اور ظھر سے پھلے اپنے وطن یا کسی ایسی جگہ پھنچ جائے جھاں اس کا دس دن قیام کا ارادہ ھو۔
۲)	وہ مسافر جو ظھر کے بعد اپنے وطن یا ایسی جگہ پھنچ جائے جھاں و ہ دس دن قیام کرنا چاہتا ھو۔
۳)	وہ مریض جو ظھر کے بعد تندرست ھو جائے۔ یھی حکم ھے جب وہ ظھرسے پھلے تندرست ھو جائے اور روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے چکا ھو۔
۴)	وہ عورت جو دن میں کسی وقت حیض یا نفاس کے خون سے پاک ھو جائے۔
مسئلہ۱۷۵۸مستحب ھے کہ روزہ دار نمازمغرب وعشا کو افطار سے پھلے پڑھے، لیکن اگر کوئی دوسر ا شخص اس کا منتظر ھو یا وہ کھانے کی زیادہ خواھش رکھتا ھو کہ جس کی وجہ سے وہ قلبی توجہ کے ساتہ نمازنہ پڑھ سکتا ھو تو بہتر ھے کہ پھلے افطار کرے، لیکن جس قدر ممکن ھو نماز کو وقت فضیلت میں پڑھے۔

اعتکاف

اعتکاف عبادات میں سے ھے اور شرعاًاعتکاف یہ ھے کہ انسان قربةً الی اللہ کی نیت سے مسجد میں توقف وقیام کرے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ اس کا قیام کسی عبادت مثلاًنمازکو انجام دینے کی نیت سے ھواور اعتکاف کے لئے کوئی خاص وقت معین نھیں ھے بلکہ جب بھی روزہ رکھنا صحیح ھے اعتکاف کرنا بھی صحیح ھے۔
مسئلہ۱۷۵۹اعتکا ف میں کچھ چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ھے :
۱)	اعتکاف کرنے والا عاقل ھو اور ممیز بچے کا اعتکاف کرنا صحیح ھے۔
۲)	قصدِقربت جیسا کہ وضو کے باب میں بیان کیا گیا ھے۔
۳)	روزہ، لہٰذا جس شخص کا روزہ باطل ھے جیسے وہ مسافر جس نے دس دن قیام کا ارادہ نہ کیا ھو، وہ اعتکاف نھیں کر سکتا۔
۴)	یہ کہ مسجدالحرام، مسجدنبوی، مسجد کوفہ، مسجد بصرہ یا جامع مسجد میں ھو۔
۵)	اس فرد کی اجازت سے ھو جس کی اجازت ضروری ھے، لہٰذا بیوی کا اعتکاف شوھر کی اجازت کے بغیر جب کہ شوھر کی حق تلفی ھو رھی ھو، صحیح نھیں ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

۶) تین دن اور اُن تین دنوں کے درمیان کی دو راتیں اسی مسجد میں گزارے جس میں اعتکاف کر رہا ہے اور بغیر کسی ضروری کا م کے مسجد سے باہر نہ جائے۔ البتہ مریض کی عیادت، تشییع جنازہ اور تجہیزمیت جیسے غسلِ میت، نماز اور دفن کے لئے مسجدسے باہر جا سکتا ہے۔

جن صورتوں میں مسجد سے باہر نکلنا جائز ہے، اس کا م کی انجام دھی کے وقت سے زیادہ باہر نہ ٹھہرے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر نزدیک ترین راستے سے مسجد کو لوٹے اور مسجد سے باہر نہ بیٹھے اور اگر بیٹھنے پر مجبور ہو جائے تو ممکنہ صورت میں سائے میں نہ بیٹھے۔

مسئلہ۱۷۶۰اعتکاف شروع کرنے کے بعد اس کے واجب معین، مثلاًجب اس نے نذر کی ہو کہ کسی خاص وقت میں اعتکاف کرے گا، نہ ہونے کی صورت میں دو روز گذرنے سے پہلے وہ اعتکاف سے پلٹ سکتا ہے اور اسے توڑ سکتا ہے، لیکن اگر نیت کے وقت ہی شرط لگا دی ہو کہ کوئی کام پیش آنے کی صورت میں اس کو اعتکاف توڑ نے کا اختیار ہو تو دو دن گزرنے کے بعد بھی اعتکاف توڑ سکتا ہے۔

مسئلہ۱۷۶۱اعتکاف کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ خود کو چند چیزوں سے بچائے اور ان چیزوں کو انجام دینے سے اعتکاف باطل ہو جاتا ہے ،لیکن جماع کے علاوہ مندرجہ ذیل امور کا ترک کرنا اس صورت میں جبکہ اعتکاف واجب معین نہ ہو احتیاط کی بنا پر ہے:

۱) جماع کرنا اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ استمنا، عورت کو شہوت کے ساتھ مس کرنے اور شہوت کے ساتھ بوسہ لینے سے بھی اجتناب کرے۔

۲) خوشبو لگانا۔

۳) خرید وفروخت، کہ اس سے اعتکاف باطل ہوجاتا ہے البتہ سودا باطل نہیں ہوتا اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ ہر قسم کی تجارت سے، چاہے مصالحت، مضاربہ اور اجارہ یا ان جیسی چیزوں کے ذریعے ہو، اجتناب کرے اور اگر کسی چیز کی خرید وفروخت پر مجبور ہو جائے اور اس کے لئے کوئی وکیل بھی نہ مل سکے تو جائز ہے۔

۴) کسی پر غالب ہونے اور اپنے فضل کا اظہار کرنے کے لئے ممارات یعنی جدال کرنا، چاہے دنیوی امور میں ہو یا اخروی امور میں۔

مسئلہ۱۷۶۲اگر واجب اعتکاف میں جان بوجھ کر جماع کرے، چاہے دن میںہو یا رات میں، اس پر کفارہ واجب ہوجائے گا اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ مسلسل روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

اور جماع کے علاوہ دوسرے ان امور کی ادائیگی سے جن سے بچنا ضروری ہے، کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ۱۷۶۳اگر اعتکاف کرنے والا غلطی سے اعتکاف باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے تو اس کے اعتکاف کا صحیح ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ۱۷۶۴اگر مذکورہ بالا چیزوں میں سے کسی کے ذریعے اعتکاف باطل کرے تو اعتکاف کے واجبِ غیر معین ہونے کی صورت میں، مثلًا جب اس نے وقت معین کئے بغیر اعتکاف کرنے کی نذر کی ہو، ضروری ہے کہ اسے دوبارہ انجام دے اور اگر اعتکاف واجب معین ہو مثلاًاس نے معین وقت میں اعتکاف کرنے کی نذر کی ہو یا اعتکاف تو مستحب ہو لیکن اسے باطل کرنے والا کام دو دن گزرنے کے بعد انجام دیا ہو تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے اور اگر دو دن مکمل ہونے سے پہلے اعتکاف مستحب کو باطل کیا ہو تو اس کی قضا نہیں۔

مسئلہ۱۷۶۵ایک اعتکاف سے دوسرے اعتکاف کی طرف نیت پھیرنا جائز نہیں ہے، چاہے دونوں اعتکاف واجب ہوں، مثلاًایک نذر اور دوسرا قسم کے ذریعے خود پر واجب کیا ہو، یا دونوں مستحب ہوں، یا ایک واجب اور دوسرا مستحب ہو، یا ایک خود کے لئے ہو اور دوسرے میں کسی کا نائب یا اجیر ہو، یا دونوںکسی کی نیابت میں ہو ں۔

مسئلہ۱۷۶۶اگر اعتکاف کرنے والا شخص غصبی قالین پر بیٹھے تو گنہگار ہے لیکن اس کا اعتکاف باطل نہیں ہوگا، لیکن اگر کوئی شخص کسی جگہ سبقت کر کے اپنی جگہ بنا چکا ہو اور اعتکاف کرنے والا اس کی رضایت کے بغیر اس سے وہ جگہ لے لے تو اس جگہ اس کا اعتکاف باطل ہے۔

مسئلہ۱۷۶۷اگر اعتکاف کرنے والے پر غسل واجب ہو جائے تو اگر مسجد میں اس غسل کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو مسجد سے نکلنا جائزنہیں ہے جیسے غسل مس ِ میت انجام دینا، لیکن

Presented by Ziaraat.Com

اگر اس غسل کو مسجد میں کرنے میںکوئی رکاوٹ ہو جیسے غسلِ جنابت جس کا لازمی نتیجہ یہ ھے کہ انسان جنابت کے ساتھ مسجد میں رھے، تو ضروری ھے کہ مسجد سے نکلے ورنہ اس کا اعتکاف باطل ہو جائے گا۔

خمس کے احکام

مسئلہ۱۷۶۸سات چیزوں پر خمس واجب ہوتا ھے :

۱) کمانے سے حاصل ہونے والا فائدہ۲) کان

۳) دفینہ ۴) حلال مال جو حرام مال سے مخلوط ہو جائے

۵) جواھرات جو سمندر میں غوطہ لگانے سے حاصل ہوتے ہیں

۶) جنگ کا مال غنیمت ۷) وہ زمین جو کافر ذمی مسلمان سے خریدے

اور ان کے احکام مندرجہ ذیل مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

۱. کمانے سے حاصل ہونے والا منافع

مسئلہ۱۷۶۹جب بھی انسان تجارت، صنعت یا دوسرے پیشوں سے مال حاصل کرے چاھے مثال کے طور پر وہ کسی میّت کے لئے انجام دئے گئے نماز اور روزے کی اجرت ھی کیوں نہ ہو اور وہ مال اس کے اور اس کے اھل وعیال کے سال بھر کے اخراجات کے بعد بچ جائے تو ضروری ھے کہ اس مال کا خمس یعنی پانچواں حصہ، بعد میں بیان کئے جانے والے طریقے کے مطابق ادا کرے۔

مسئلہ۱۷۷۰اگر کمائے بغیر کوئی مال دستیاب ہو مثلاًکوئی چیز اسے بخش دی جائے اور وہ چیز لوگوں کی نگاھوں میں قابل توجہ قدر و قیمت کی حامل ہو تو ضروری ھے کہ سال بھر کے اخراجات کے بعد اس کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ۱۷۷۱عورت کے مھر اور مردکو طلاق خلع کے عوض ملنے والے مال پر خمس نھیں ھے۔ اسی طرح وارث کو ملنے والی میراث پر بھی خمس نھیںھے۔ ھاں، اگر مثال کے طور پر کسی شخص سے رشتہ داری رکھتا ہو لیکن اس سے میراث ملنے کا گمان نہ ہو تو ضروری ھے کہ سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہونے کی صورت میںاس کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ۱۷۷۲اگر ایسے شخص کی میراث سے انسان کو کچھ مال ملے جو خمس کا اعتقاد رکھتا ہو اور انسان جانتا ہو کہ مرحوم نے خمس ادا نھیں کیا تھا تو ضروری ھے کہ حاکم شرع کی اجازت سے اس مال کا خمس نکالے اور اگر خود اس مال پر خمس نہ ہو لیکن وارث جانتا ہو کہ مرحوم کے ذمے خمس واجب الادا ھے تو دوسرے قرضوں کی طرح خمس بھی اُس مال میں آجائے گا کہ جب تک اسے ادا نہ کر دے مال میں تصرف کا حق نھیں رکھتا۔ البتہ جب مال سے خمس نکالنا چاھے تو ضروری ھے کہ حاکم شرع سے اجازت لے۔

مسئلہ۱۷۷۳اگر کفایت شعاری کی وجہ سے سال بھر کے اخراجات میں سے کوئی چیز بچ جائے تو اس کا خمس نکالنا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۷۷۴جس شخص کے تمام اخراجات کوئی دوسرا شخص دیتا ہو ضروری ھے کہ حاصل ہونے والے تمام مال کا خمس دے۔

مسئلہ۱۷۷۵اگر کسی جائیداد کو معین افراد پر مثلاًاپنی اولاد پر وقف کر دے اور اس جائیداد میں کھیتی باڑی اور شجرکاری کرے اور اس سے کوئی چیز حاصل ہو جو ان کے سال بھر کے اخراجات سے زائد ہو تو ان پر اس کا خمس دینا ضروری ھے۔ اسی طرح اگر کسی اور طریقے سے بھی اس جائیداد سے کوئی منافع حاصل کریں، مثلاًاس کا کرایہ وصول کریں تو ان پر سال بھر کے اخراجات سے زائد مقدار کا خمس دینا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۷۷۶جو مال فقیر نے بطورِ خمس و زکات لیا ہو اگر سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ اس کا خمس دے اور اگر فقیر اس لئے ہوئے مال سے کوئی منافع حاصل کرے مثلاًبطور خمس لئے ہوئے درخت سے پھل حاصل ہوں اور وہ اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہوں تو ضروری ھے کہ اس کا خمس دے اور کسی سے بطور صدقہ لیا جانے والا مال بھی اگر سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو تو اس کا خمس دینا ضروری ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۷۷۷جس رقم کا خمس نہ دیا گیا ہو اگر عین اس رقم سے کوئی چیز خریدے یعنی فروخت کرنے والے سے کہے کہ "یہ چیز میں اس رقم سے خریدتا ہوں"، تو اگر حاکم ِشرع اس سودے کے پانچویں حصے کی اجازت دے دے تو سودا صحیح ہو گا اور خریدار کے لئے ضروری ہے کہ اس چیز کا خمس حاکم شرع کو دے اور اگر حاکم شرع اجازت نہ دے تو اس سودے کا پانچواں حصہ باطل ہے۔ اب اگر وہ رقم جو بیچنے والے نے لی تھی تلف نہ ہوگئی ہو تو حاکم شرع اس رقم سے خمس لے گا اور اگر وہ رقم تلف ہو جائے تو فروخت کرنے والے یا خریدار سے اس کے عوض کا مطالبہ کرے گا۔

مسئلہ۱۷۷۸اگر کسی چیز کو ذمے پر خریدے او ر سودا ہو جانے کے بعد اس کی قیمت ایسی رقم سے ادا کرے جس کا خمس نہ نکالا گیا ہو تو سودا صحیح ہے جب کہ خریدار اس رقم کے پانچویں حصے کی بہ نسبت فروخت کرنے والے کا مقروض ہو گا۔ ہاں، جو رقم فروخت کرنے والے کو ملی ہے اگر وہ تلف نہ ہو گئی ہو تو حاکم شرع اسی رقم سے خمس لے گا جب کہ تلف ہو جانے کی صورت میں خریدار یا فروخت کرنے والے سے اس کے عوض کا مطالبہ کرے گا۔

مسئلہ۱۷۷۹اگر کوئی ایسا مال کہ جس کا خمس نہ دیا گیا ہو خریدے اور حاکم شرع اس چیز کے پانچویں حصے کے سودے کی اجازت نہ دے تو اتنی مقدار کا سودا باطل ہے اور حاکم شرع اس مال کا پانچواں حصہ لے سکتا ہے اور اگر اجازت دے دے تو سودا صحیح ہے اور خریدار کے لئے ضروری ہے کہ اس مال کے عوض کا پانچواں حصہ حاکم شرع کو دے اور اگر بیچنے والے کو دے چکا ہے تو اس سے واپس لے سکتا ہے۔

مسئلہ۱۷۸۰انسان کوئی ایسی چیز جس کا خمس نہ دیا گیا ہو، کسی کو بخش دے تو اس چیز کا پانچواں حصہ اس تک منتقل ہی نہیں ہو تا۔

مسئلہ۱۷۸۱اگر کافر یا کسی ایسے شخص سے جو خمس دینے کا عقیدہ ہی نہ رکھتا ہو کوئی مال شیعہ اثنا عشری کے ہاتھ آئے تو اس کا خمس نکالنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ۱۷۸۲تاجر، کاروباری، صنعت کار اور ان جیسے افراد جس وقت سے منافع حاصل کریں، جو کہ ان کے سال کی ابتدا ہے، ایک سال گزرنے کے بعد ضروری ہے کہ سال بھر کے اخراجات سے زائد مقدار کا خمس دیں۔ ہاں، جو شخص کا روباری نہ ہو اگر اتفاقاًاسے منافع مل جائے تو ضروری ہے کہ نفع حاصل ہونے کے ایک سال بعد سال بھر کے اخراجات سے زائد مقدار کا خمس دے۔

مسئلہ۱۷۸۳سال بھر میں جب بھی کوئی منفعت کسی شخص کے ہاتھ آئے جو اس کے اخراجات سے زیادہ ہو تو اس کا خمس اسی وقت دے سکتا ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ سال کے آخر تک خمس کی ادائیگی میں تاخیرکر دے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ قمری سال کو خمس کا سال قرار دے۔

مسئلہ۱۷۸۴جس شخص کا تاجر اور کاروباری شخص کی طرح خمس دینے کے لئے سال مقرر ہو، اگر کوئی منفعت حاصل کرے اور دوران ِسال اس کا انتقال ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کے مرنے کے وقت تک کے اخراجات کو اس منفعت سے نکال کر باقی مقدار کا خمس دیا جائے۔

مسئلہ۱۷۸۵اگر تجارت کی غرض سے خریدی ہوئی چیز کی قیمت بڑھ جانے کے باوجود اسے فروخت نہ کرے اور سال مکمل ہونے سے پہلے ہی اس کی قیمت گر جائے تو قیمت کی بڑھی ہوئی مقدار کا خمس اس پر واجب نہیں ہو گا۔

مسئلہ۱۷۸۶اگر تجارت کی غرض سے خریدی ہوئی چیز کی قیمت بڑھ جائے اور سال مکمل ہونے کے بعد تک اس امید پر اسے فروخت نہ کرے کہ ابھی قیمت اور بڑھے گی اور اس کی قیمت گرجائے توا گر اس نے تاجروں کے درمیان رائج وقت تک ہی اس چیز کو رکھا ہو تو قیمت کی بڑھی ہوئی مقدار کا خمس واجب نہیں ہے، لیکن اگر اس سے زیادہ مدت تک کسی عذر کے بغیر اس چیز کو رکھا تھا تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ اس بڑھی ہوئی مقدار کا خمس دے۔

مسئلہ۱۷۸۷اگر مال تجارت کے علاوہ کوئی دوسرا مال اس کے پاس ہو جس پر خمس نہ ہو تو یہ مال وراثت کے ذریعے ملنے کی صورت میں اگر اس کی قیمت بڑھ جائے تو چاہے اسے بیچ بھی دے، بڑھی ہوئی قیمت کا خمس دینا واجب نہیں۔ یہی حکم اس وقت ہے جب عوض دئے بغیر کسی چیز کا مالک بن جائے چاہے اس چیز پر شروع سے خمس نہ ہو مثلاًایسا گھر اسے بخش دیا گیا ہو جس کی اسے ضرورت بھی ہو اور سال کے خرچے میں وہ گھر استعمال بھی ہوا ہو یا اس چیز پر خمس ہو لیکن اسی مال سے اس کا خمس بھی دیا جا چکا ہو، مثلاًحیازت کے ذریعے کسی چیز کا مالک بنا ہو اور اس کا خمس بھی دے چکا ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

لیکن اگر عوض دے کر مالک بنا ہو اور اس کی قیمت بڑھ جائے تو جب تک اس چیز کو فروخت نہ کرے اس کا خمس نہیں ہے اور اگر فروخت کر دے تو اخراجات کا حصہ نہ ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ بڑھی ہوئی مقدار کا خمس دے اور اخراجات کا حصہ ہونے کی صورت میں احتیاطِ واجب یہ ہے کہ بڑھی ہوئی مقدار کا خمس دے اور دونوں صورتوں میں اگر سال کے اخراجات میں ہی ختم ہوجائے تو اس کا خمس نہیں‌ہے۔

مسئلہ۱۷۸۸اگر کوئی شخص اس ارادے سے باغ لگائے کہ قیمت بڑھنے کے بعد اسے فروخت کر دے گا تو ضروری ہے کہ پھل، درختوں کی نشوونما اور باغ کی بڑھی ہوئی قیمت کا خمس دے اور اگر اس کا ارادہ یہ ہوکہ باغ کے پھلوں سے تجارت کرے گا تو ضروری ہے کہ پھل اور درخت کی نشوونما کا خمس دے اور اگر اس کا ارادہ ان پھلوں کو اپنے ذاتی استعمال میں لانے کا ہو تو ضروری ہے کہ استفادے سے زیادہ ہونے کی صورت میں پھلوں کا خمس دے۔

مسئلہ۱۷۸۹اگر بید، چنار یا ان جیسے درخت لگائے، اگر ان کا خمس دے چکا ہو تو ضروری ہے کہ ہر سال ان کے بڑھنے کا خمس دے۔ اسی طرح اگر درخت کی ان شاخوں سے کوئی منفعت حاصل کرے جو ہر سال کاٹی جاتی ہیں اور صرف ان شاخوں کی قیمت یا دوسری آمدنیوں کے ساتھ مل کر، اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ سال کے آخر میں ان کا خمس ادا کرے۔ ہاں، اگر اصل درختوں کا خمس ہی نہ نکالا ہوا ہو اور وہ درخت بڑھے بھی ہوں تو ضروری ہے کہ اصل درخت کا خمس، اس خمس کے حصے کے بڑھے ہوئے حصے کا خمس اور اصل درخت کے بڑھے ہوئے حصے کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ۱۷۹۰جس شخص کی آمدنی کے متعدد ذرائع ہوں، مثلاًجائیداد کا کرایہ لیتا ہو، خرید و فروخت اور کھیتی باڑی بھی کرتا ہو، ضروری ہے کہ سال بھر کی کمائی کے بعد اخراجات سے زائد منافع کا خمس ادا کرے اور اگر ایک پیشے سے منافع حاصل ہو، جب کہ دوسرے پیشے سے نقصان ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ منافع کا خمس نکال دے۔

مسئلہ۱۷۹۱جو اخراجات انسان فائدہ حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے، مثلاًدلالوں اور سامان اٹھانے والے مزدوروں کا خرچہ، یہ منفعت حاصل کرنے کا خرچہ حساب ہوگا اور اسے منفعت سے نکالا جاسکتا ہے اور اتنی مقدار کا خمس واجب نہیں۔

مسئلہ۱۷۹۲آمدنی کا جو حصہ سال بھر میں خوراک، لباس، گھریلوسامان، مکان کی خریداری، بیٹے کی شادی، بیٹی کے جہیز، زیارات اور ان جیسی چیزوں کے لئے خرچ ہوجائے، اگر اس کی حیثیت سے زیادہ نہ ہوں تو ان پر خمس واجب نہیں۔

مسئلہ۱۷۹۳جو مال انسان نذر اور کفارے پر خرچ کرے وہ اس کے سالانہ اخراجات کا حصہ ہے۔ اسی طرح وہ مال بھی جو انسان کسی کو تحفے یا انعام کے طور پر دے، اگر اس کی حیثیت سے زیادہ نہ ہو تو اس کے سالانہ اخراجات میں شمار ہوگا۔

مسئلہ۱۷۹۴اگر انسان کسی ایسے شہر میں زندگی گزارتا ہو جہاں لڑکیوں کے جہیز کے لئے معمولاًہر سال کچھ نہ کچھ تیار کیا جاتا ہے، اگر انسان اس طریقے کے بغیر لڑکی کا جہیز تیار نہ کر سکتا ہو اور جہیز نہ دینا بھی اس کی حیثیت کے منافی ہو تو دوران سال اسی سال کی آمدنی سے جہیز خریدنے پر کوئی خمس واجب نہیں، لیکن اگر اس سال کی منفعت سے اگلے سال میں جہیز لے تو اس کا خمس دینا ضروری ہے۔

مسئلہ۱۷۹۵جو مال انسان حج وزیارات کے لئے خرچ کرتا ہے وہ اسی سال کے اخراجات میں شمار ہوتے ہیں جس سال خرچ کر رھاہے اور اگر اس کا سفر اگلے سال تک طولانی ہوجائے تو پچھلے سال کی جتنی آمدنی اگلے سال میں خرچ کرے، اس کا خمس نکالنا ضروری ہے۔

مسئلہ۱۷۹۶جو شخص اپنے پیشے یا کاروبار سے منفعت حاصل کرے اور اس کے پاس کچھ ایسا مال بھی موجود ہو جس پر خمس واجب الادا نہ ہو تو وہ اپنے سال بھر کے اخراجات کا حساب صرف اپنی آمدنی سے کر سکتا ہے۔

مسئلہ۱۷۹۷جو اشیائے خورد و نوش انسان نے اپنی آمدنی سے سال بھر کے خرچ کے لئے خریدی ہوں، اگر سال کے آخر میں اس سے کچھ بچ جائے تواس کا خمس نکالنا ضروری ہے اور اگر اس کی قیمت خمس کے طور پر دینا چاہے تو خریداری کے وقت سے قیمت بڑھ جانے کی صورت میں ضروری ہے کہ سال کے آخر میں جو قیمت ہو اس کے حساب سے خمس دے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۷۹۸اگر خمس کی ادائیگی سے پہلے کوئی شخص اپنی آمدنی سے گھر کے لئے کوئی سامان خریدے تو جس وقت اس سامان کی ضرورت باقی نہ رهے خمس واجب نهیں۔ یهی حکم خواتین کے زیورات کے لئے هے جب ان کے لئے ان زیورات کو زینت کے لئے استعمال کرنے کا وقت گزر چکا هو۔

مسئلہ۱۷۹۹اگر کسی سال کوئی فائدہ حاصل نہ هوتو اس سال کے اخراجات کو اگلے سا ل کی آمدنی سے نهیں نکالا جا سکتا۔

مسئلہ۱۸۰۰اگر سال کی کی ابتدا میں کوئی فائدہ حاصل نہ هو اور سرمایہ استعمال کرنا پڑجائے پهر سال مکمل هونے سے پهلے فائدہ حاصل هوجائے تو سرمائے سے اٹهائی هوئی مقدار کو فائدے سے نهیں نکالا جاسکتا۔

مسئلہ۱۸۰۱اگر تجارت یا اس جیسی چیزوں میں سرمائے کی کچه مقدار تلف هو جائے تو تلف سے پهلے حاصل هونے والے منافع سے اس مقدار کو نکال سکتا هے۔

مسئلہ۱۸۰۲اگر کسی شخص کی سرمائے کے علاوہ کوئی ملکیت تلف هو جائے تو حاصل هونے والے فائدے سے اسے مهیا نهیں کرسکتا، مگر یہ کہ اسی سال میں اس چیز کی ضرورت هو کہ اس صورت میں دوران سال حاصل هونے والی آمدنی سے اسے مهیا کر سکتا هے۔

مسئلہ۱۸۰۳اگر سال کی ابتدا میں اپنے اخراجات کے لئے قرضہ لے اور سال مکمل هونے سے پهلے کوئی منفعت حاصل هو جائے تو اس منفعت سے قرضے کی مقدار نهیں نکال سکتا، مگر یہ کہ منفعت حاصل هونے کے بعد قرضہ لیا گیا هو۔ البتہ وہ دوران سال حاصل هونے والے فائدے سے اپنا قرضہ ادا کر سکتا هے۔

مسئلہ۱۸۰۴اگر پورے سال کوئی فائدہ حاصل نہ هو اور اخراجات کے لئے قرضہ لینا پڑے تو اگلے سال کی آمدنی سے اس قرضے کی مقدار کو نهیں نکال سکتا۔ هاں، دوران سال کی آمدنی سے قرضہ ادا کر سکتا هے۔

مسئلہ۱۸۰۵اگر مال میں اضافے یا ایسی جائیداد جس کی ضرورت نہ هو، خریدنے کے لئے قرضہ لے، تو آمدنی سے اس قرضے کو ادا نهیں کر سکتا۔ هاں، اگر قرض لیا هوا مال یا اس قرض سے خریدی هوئی چیز ضائع هو جائے تو دوران سال کی آمدنی سے یہ قرضہ ادا کر سکتا هے۔

مسئلہ۱۸۰۶انسان هر چیز کا خمس اسی چیز سے یا واجب مقدار میں رائج کرنسی سے دے سکتا هے اور احتیاط واجب یہ هے کہ حاکم شرع کی اجازت کے بغیر کسی اور چیز سے خمس نہ دے۔

مسئلہ۱۸۰۷جس شخص کے مال پر خمس واجب هو اور اس پر ایک سال گزر جائے تو جب تک وہ خمس ادا نہ کر دے حاکم شرع کی اجازت کے بغیر اس مال میں تصرف نهیں کر سکتا چاهے اس کا خمس دینے کا ارادہ هی هو۔ هاں، اپنے حصے میں اعتباری تصرفات جیسے فروخت کرنا، صلح کرنا وغیرہ کر سکتا هے۔

مسئلہ۱۸۰۸جس شخص پر خمس واجب هو وہ یہ نهیں کر سکتا کہ خمس اپنے ذمے لے لے یعنی خود کو خمس کے مستحقین کا مقروض سمجه لے اور پچهلے مسئلے میں بیان شدہ اعتبار سے اپنے مال میں تصرف کرے اور اگر تصر ف کرے اور وہ مال تلف هوجائے تو ضروری هے کہ اس کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ۱۸۰۹جس شخص پر خمس واجب هو اگر وہ حاکم شرع سے مصالحت کر کے خمس اپنے ذمے لے لے تو اپنے مال میں تصرف کر سکتا هے اور مصالحت کے بعد جو فائدہ بهی اس سے حاصل هو گا وہ اسی کا هو گا۔

مسئلہ۱۸۱۰ جو شخص کسی کے ساته شریک هو اور اپنے حصے کے فائدے سے خمس دے دے، جب کہ اس کا شریک اپنے منافع کا خمس نہ دے اور اگلے سال خمس نہ دئے هوئے مال سے شراکت کے لئے سرمایہ دے تو دونوں میں سے کوئی بهی اس مال میں تصرف نهیں کر سکتا، مگر یہ کہ خمس نہ دینے والا شریک خمس پر عقیدہ هی نہ رکهتا هو تو اس صورت میں دوسرا شریک اس مال میں تصرف کر سکتا هے۔

مسئلہ۱۸۱۱ اگر نابالغ بچہ سرمائے کا مالک هو اور اس سے فائدہ بهی حاصل هو تو اس پر خمس واجب هو جاتاهے اور ولی پر اس مال کا خمس نکالنا واجب هے اور اگر ولی نہ دے تو ضروری هے کہ بچہ بالغ هونے کے بعد ادا کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۸۱۲ جس شخص کو کسی سے کوئی مال ملے اور اسے یقین ہو کہ اس نے اس مال کا خمس ادا نہیں کیا ہے تو اس مال میں تصرف نہیں کر سکتا، مگر یہ کہ وہ شخص خمس پر عقیدہ ہی نہ رکھتا ہو۔ احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم اس وقت ہے جب شک ہو کہ اس نے اس مال کا خمس دیاہے یا نہیں۔

مسئلہ۱۸۱۳اگر کوئی شخص اپنی آمدنی سے دوران ِسال کوئی ایسی جائیداد یا ملکیت خریدے جو اس کی سالانہ ضرورت اور اخراجات میں شمار نہ ہو تو سال مکمل ہونے پر اس کا خمس دینا واجب ہے اور اگر خمس نہ دے اور اس کی قیمت بڑھ جائے تو ضروری ہے کہ اس کی موجودہ قیمت کا خمس دے۔ یہی حکم جائیداد کے علاوہ دوسری چیزوں مثلاًقالین وغیرہ کاہے۔

مسئلہ۱۸۱۴اگر خمس نہ نکالے ہوئے مال سے مثلاًکوئی جائیداد خریدے اور اس کی قیمت بڑھ جائے، تو اگر اس نے اس جائیداد کو قیمت بڑھ جانے پر بیچنے کے لئے نہ خریدا ہو مثلاًکسی زمین کو زراعت کے لئے خرید ا ہو تو اس صورت میں کہ اس نے یہ ملکیت اپنے ذمے پر خریدی ہو اور خمس نہ نکالے ہوئے مال سے اس کی قیمت ادا کی ہو، ضروری ہے کہ خریدی ہوئی قیمت سے اس کا خمس اد اکرے، لیکن اگر خمس نہ نکالی ہوئی رقم بیچنے والے کو یہ کہہ کر دی ہوکہ جائیداد میں اس مال سے خرید رھا ہوں، تو حاکم شرع کے اس سودے کے پانچویں حصے کی اجازت دینے کی صورت میں ضروری ہے کہ خریدا ر اس جائیداد کی موجودہ قیمت کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ۱۸۱۵ جس شخص نے مکلف ہونے کے بعد شروع سے خمس نہ دیا ہو اگر اس نے اپنے کاروبار کے منافع سے کوئی ایسی چیز خریدی ہو جس کی اسے ضرورت نہ ہو اور اسے منفعت کمائے ایک سال گزر گیا ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے اور اگر اس نے گھر کا سازوسامان اور ضرورت کی چیزیں اپنی حیثیت کے مطابق خریدی ہوں اور جانتا ہو کہ اس نے یہ چیزیں سال کے دوران ہونے والے منافع سے خریدی ہیں جس سال میں اسے فائدہ ہوا ہے تو ان پر خمس دینا ضروری نہیں ہے، لیکن اگر اسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے یہ چیزیں سال کے دوران خریدی ہیں یا سال ختم ہونے کے بعد تو احتیاط واجب کی بنا پر حاکم شرع سے مصالحت کرے۔

۲۔ معدنی کانیں

مسئلہ۱۸۱۶ اگر کوئی شخص سونے، چاندی، سیسے، تانبے، لوھے، پیٹرولیم، کوئلے، فیروزے، عقیق، پھٹکری، نمک اور دوسری معدنی کانوں سے کوئی چیز نکالے اور وہ چیز نصاب کے مطابق ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

مسئلہ۱۸۱۷ کان سے نکلی ہوئی چیز کا نصاب ۱۵مثقال رائج سکہ دار سونا ہے۔ یعنی اگر کان سے نکالی ہوئی کسی چیز کی قیمت ۱۵مثقال سکہ دار سونے تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ اس پر جو اخراجات آئے ہوں انھیں نکال کر جو باقی بچے اس کا خمس دے۔

مسئلہ۱۸۱۸ اگر کان سے نکالی ہوئی چیز کی قیمت ۱۵ مثقال سکہ دار سونے تک نہ پہنچے تو اس پر خمس دینا اس صورت میں ضروری ہے کہ جب صرف یہ منفعت یا اس کے دوسرے کاروباری منافع سے اس منفعت کو ملاکر، اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو جائے۔

مسئلہ۱۸۱۹ چونا، جپسم، چکنی مٹی اور سرخ مٹی پر معدنی چیزوں کے حکم کا اطلاق نہیں ہوتا اور انھیں باھر نکالنے والے پر اس صورت میں خمس دینا ضروری ہے جب صرف یہ یا اس کے دوسرے کاروباری منافع سے اس منفعت کو ملاکر، اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو جائے۔

مسئلہ۱۸۲۰ جو شخص کان سے کوئی چیز نکالے تو ضروری ہے کہ خمس دے، خواہ وہ کان زمین کے اوپر ہو یا زمین کے اندر اور خواہ ایسی زمین میں ہو جو اس کی ملکیت ہو یا ایسی زمین میں ہو جس کا کوئی مالک نہ ہو۔

مسئلہ۱۸۲۱ اگر کسی شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ جو چیز اس نے کان سے نکالی ہے اس کی قیمت ۱۵ مثقال سکہ دار سونے کے برابر ہے یا نہیں تو احتیاط کی بنا پر اگر ممکن ہو تو وزن کر کے یا کسی اور طریقے سے اس کی قیمت معلوم کرے اور ممکن نہ ہونے کی صورت میں اس پر خمس نہیں ہے۔

مسئلہ۱۸۲۲اگر کئی افراد مل کر کان سے کوئی چیز نکالیں اور اس کی قیمت ۱۵ مثقال سکہ دار سونے تک پہنچ جائے اگرچہ ان میں سے ہر ایک کا حصہ اس مقدار سے کم ہو پھر بھی احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ اس پر کیا ہوا خرچہ نکالنے کے بعد اس کا خمس دیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۸۲۳اگر کوئی شخص معدنی چیز کو اس زمین سے جو دوسرے کی ملکیت میں ہو، مالک کی اجازت کے بغیر نکالے تو جو چیز نکالی جائے وہ اسی مالک کی ہے اور اگر نصاب کی مقدار تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ جو چیز نکالی گئی ہو، مالک اس پوری چیز کا خمس دے۔

۳. دفینہ

مسئلہ۱۸۲۴وہ مال جو زمین، درخت، پہاڑ یا دیوار میں چھپا ہوا ہو اور کوئی اسے وہاں سے نکالے اور اس کی صورت یہ ہو کہ لوگ اسے دفینہ کہیں. تو وہ اگر نصاب کی مقدار تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

مسئلہ۱۸۲۵اگر انسان کو کسی ایسی زمین سے دفینہ ملے جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہ اس کا اپنا مال ہے اور ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

مسئلہ۱۸۲۶دفینے کا نصاب، اگر چاندی ہو تو ۱۰۵ مثقال سکہ دار چاندی اور اگر سونا ہو تو ۱۵ مثقال سکہ دار سونا ہے۔ یعنی ان دو میں سے جو چیز ملے اگر اس کی قیمت حدنصاب کے مطابق ہو تو ضروری ہے کہ اس پر جو اخراجات آئے ہوں انھیں‌نکالنے کے بعد ان کا خمس دے اور اگر سونے اور چاندی کے علاوہ کوئی دوسری چیز ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اگرچہ ان دو کی حد تک نہ پہنچے ضروری ہے کہ اخراجات نکالنے کے بعد اس کا خمس دے۔

مسئلہ۱۸۲۷اگر کسی شخص کو ایسی زمین سے دفینہ ملے جو اس نے کسی اور سے خریدی ہو اور اسے معلوم ہو کہ یہ ان لوگوں کا مال نہیں ہے جو اس سے پہلے اس زمین کے مالک تھے تو وہ خود اس کا ہو جائے گا اور ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔ لیکن اگر احتمال دے کہ سابقہ مالکوں میں سے کسی ایک کا مال ہے تو احتیاط کی بنا پر اسے اطلاع دے اور اگر معلوم ہو کہ اس کا مال نہیں ہے تو جو اس سے پہلے زمین کا مالک تھا اسے اطلاع دے اور اسی ترتیب سے ان سب کو اطلاع دے جو اس سے پہلے زمین کے مالک تھے اور اگر معلوم ہو جائے کہ ان میں سے کسی کا مال نہیں ہے تو وہ مال خود اس کا ہو جائے گا اور ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

مسئلہ۱۸۲۸اگر کسی شخص کو ایسے کئی برتنوں سے مال ملے جو ایک جگہ دفن ہوں اور اس مال کی مجموعی قیمت چاندی میں ۱۰۵ مثقال سکہ دار چاندی یا سونے میں ۱۵ مثقال سکہ دار سونا ہو تو ضروری ہے کہ اس مال کا خمس دے، لیکن اگر مختلف مقامات سے دفینے ملیں تو ان میں سے جس دفینے کی قیمت مذکورہ مقدار تک پہنچ جائے ضروری ہے کہ اس مال کا خمس دے اور جس دفینے کی قیمت مذکورہ مقدار تک نہ پہنچے اس پر خمس نہیں ہے۔ ہاں، اگر دفینہ سونے چاندی کے علاوہ کوئی دوسری چیز ہو تو دونوں صورتوں میں احتیاط واجب کی بنا پر نصاب کو ملاحظہ کئے بغیر اس مال کا خمس دے۔

مسئلہ۱۸۲۹ جب کسی دو افراد کو ایسا دفینہ ملے جو سونا یا چاندی ہو، اگر اس کی قیمت چاندی میں ۱۰۵ مثقال سکہ دار چاندی یا سونے میں ۱۵ مثقال سکہ دار سونے تک پہنچ جائے خواہ ان میں سے ہر ایک کا حصّہ اس مقدار جتنا نہ ہو احتیاطِ واجب کی بنا پر اس کا خمس دیں۔ اسی طرح جب وہ دفینہ سونے چاندی کے علاوہ کوئی اور چیز ہو تو اگرچہ نصاب تک نہ پہنچے اس کا خمس دینا ضروری ہے۔

مسئلہ۱۸۳۰اگر کوئی شخص جانور خریدے اور اس کے پیٹ سے اسے کوئی مال ملے تو اگر وہ جانور، بیچنے والے کا پالتوہو مثلاً مچھلیاں جنھیں پالا جاتا ہے یا جانور جنھیں گھر یا باغ میں چارہ دیا جاتا ہے تو واجب ہے کہ بیچنے والے کو اطلاع دے اور اگر معلوم ہو کہ وہ مال اس کا نہیں ہے تو یہ مال خریدار کا ہوگا اور اگر اس کے سال کے مخارج میں خرچ نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے اور اس صورت کے علاوہ مثلاً مچھلی جسے شکاری نے سمندرسے شکار کیا ہو یا جانور جسے صحرا سے شکار کیا گیا ہو اگر احتمالِ عقلائی ہو کہ بیچنے والے کا مال ہے تو احتیاطِ واجب کی بنا پر اسے اطلاع دے اور اگر معلوم ہو کہ اس کا مال نہیں ہے تو یہ مال خریدار کا ہو گا اور اگر اس کے سال کے مخارج میں خرچ نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

۴.حلال مال جو حرام مال میں مخلوط ہو جائے

مسئلہ۱۸۳۱ اگر حلال مال، حرام مال کے ساتھ اس طرح مل جائے کہ انسان انھیں ایک دوسرے سے الگ نہ کرسکے اور حرام مال کے مالک اور اس مال کی مقدار کا بھی علم نہ ہو اور یہ بھی

Presented by Ziaraat.Com

معلوم نہ ہو کہ حرام مال کی مقدار خمس سے کم ھے یا زیادہ تو تمام مال کا خمس دینا ضروری ھے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر اس خمس کو اپنی ذمہ داری پوری کرنے کی نیت سے، خمس اور صدقہ کی نیت کے بغیر، ایسی جگہ استعمال کرے جھاں خمس اور صدقہ استعمال کیا جاتا ھے اور خمس دینے کے بعد باقی مال حلال ھے۔

مسئلہ۱۸۳۲اگر حلال مال، حرام مال سے مل جائے اور انسان حرام کی مقدار جانتا ھو لیکن اس کے مالک کو جستجو کے بعد بھی نہ پھچانے تو ضروری ھے کہ اتنی مقدار اس مال کے مالک کی طرف سے صدقہ کر دے اور احتیاطِ واجب یہ ھے کہ حاکم شرع سے بھی اجازت لے۔

مسئلہ۱۸۳۳اگر حلال مال، حرام مال سے مل جائے اور انسان حرام کی مقدار نہ جانتا ھو لیکن اس کے مالک کو پھچانتا ھو، تو اس صورت میں کہ ان دو مالوں کا ملناآپس میں شراکت کا باعث بن جائے، مثلاً حلال گھی حرام گھی کے ساتہ مل جائے، تو ایک دوسرے کو راضی کرلینے کی صورت میں جس بات پر راضی ھوجائیں، وھی معیّن ھو جائے گی، لیکن اگر ایک دوسرے کو راضی نہ کر سکیں تو جس مقدار کا یقین ھے کہ وہ دوسرے کی ھے ضروری ھے کہ وہ مقدار اسے دے دے۔

اور جب دو مالوں کا ملنا شراکت کا باعث نہ ھو مثلاً وہ کوئی ایسا مال ھو جس کے اجزاء ایک دوسرے سے جدا ھوں تو ضروری ھے مقدار کے اعتبار سے جس مقدار کا یقین ھے اتنی مقدار اسے دے اور خصوصیت کے اعتبار سے قرعہ اندازی کے ذریعے طے کریں۔ ھاں، دونوں صورتوں میں احتیاط مستحب یہ ھے کہ جس مقدار کا احتمال دے کہ اس کی ھے، اس سے زیادہ مقدار میں دے۔

مسئلہ۱۸۳۴ اگر کوئی شخص حرام سے مخلوط حلال مال کا خمس دے دے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ حرام کی مقدار خمس سے زیادہ تھی اور معلوم ھو جائے کہ کتنا زیادہ تھی تو ضروری ھے اسے اس کے مالک کی طرف سے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر حاکم شرع کی اجازت سے صدقہ دے اور اگر مقدار معلوم نہ ھو تو پھلا خمس دینے کے بعد باقی بچنے والے مال میں مسئلہ "۱۸۳۱" کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ۱۸۳۵اگر کوئی شخص حرام سے مخلوط حلال مال کا خمس دے دے یا ایسا مال جس کے مالک کو نہ پھچانتا ھو، مال کے مالک کی طرف سے صدقہ کر دے اور بعد میں اس کا مالک مل جائے تو اسے کوئی چیز دینا ضروری نھیں۔

مسئلہ۱۸۳۶اگر حلال مال، حرام مال سے مل جائے اور حرام کی مقدار معلوم ھو اور انسان جانتا ھو کہ اس کا مالک چند معلوم لوگوں میں سے ھی کوئی ایک ھے لیکن یہ نہ جان سکے کہ کون ھے تو امکان کی صورت میں احتیاطِ واجب کی بنا پر سب کو راضی کرے اور اگر ممکن نہ ھو تو ضروری ھے کہ مالک کا تعین قرعہ اندازی کے ذریعہ ھو۔

۵.غوطہ خوری کے ذریعے حاصل ھونے والے موتی

مسئلہ۱۸۳۷اگرغوطہ خوری کے ذریعے یعنی سمندر میں غوطہ لگاکرموتی اور مرجان یا دوسرے جواھرات نکالے جائیں، خواہ وہ اگنے والی چیزوں سے ھوں یا معدنیات میں سے، اگر ان کی قیمت ۱۸ سکہ دار سونے کے چنوں کے برابر ھو جائے تو ضروری ھے کہ اس کا خمس دیا جائے، اگرچہ اس پر خرچ ھونے والے اخراجات کو نکالنے کے بعد خمس دینا ھوگا۔ خواہ انھیں ایک دفعہ میں سمندر سے نکالا گیا ھو یاایک سے زیادہ دفعہ میں اس طرح سے کہ عرف عام میں اسے ایک غوطہ کھا جاتا ھو اور خواہ باھر نکالی جانے والی چیز ایک جنس ھو یا چند اجناس ھوں، ایک غوطہ خور باھر لایا ھو یا احتیاطِ واجب کی بنا پر چند غوطہ خور باھر لائے ھوں۔

مسئلہ۱۸۳۸اگر سمندر میں غوطہ لگائے بغیر دوسرے ذرائع سے جواھر و موتی نکالے جائیں تو احتیاط کی بنا پر سابقہ مسئلے میں بیان شدہ طریقے کے مطابق اس پر خمس واجب ھے، لیکن اگر پانی کی سطح یا سمندر کے کنارے سے موتی حاصل کرے تو ان کا خمس اس صورت میں دینا ضروری ھے کہ جب حاصل شدہ موتی تنھا یا اس کے کاروبار کے دوسرے منافع سے مل کر اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ھوں۔

مسئلہ۱۸۳۹مچھلیوں اور ان جیسے دوسرے جانوروں کا خمس جنھیں انسان سمندر سے حاصل کرتا ھے اس صورت میں واجب ھوتا ھے جب ان چیزوں سے حاصل کردہ منافع تنھا یا کاروبار کے دوسرے منافع سے مل کر اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ھوجائیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۸۴۰اگر انسان کسی چیز کے نکالنے کا ارادہ کئے بغیر سمندر میں غوطہ لگائے اور اتفاق سے کوئی موتی اس کے ھاتھ لگ جائے اور وہ اسے اپنی ملکیت میں لینے کا ارادہ کرے تو ضروری ھے کہ اس کا خمس دے بلکہ احتیاطِ واجب یہ ھے کہ ھر حال میں اس کا خمس دے۔

مسئلہ۱۸۴۱ اگر انسان سمندر میں غوطہ لگائے اور کوئی جانور نکال لائے اور اس کے پیٹ میں سے اسے کوئی موتی ملے جس کی قیمت۱۸ مسکوک سونے کے چنوں کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ھو، اگر وہ جانور سیپی کی مانند ھو جس کے پیٹ میں عموماً موتی ھوتے ھیں تو ضروری ھے کہ اس کا خمس دے اور اگر کوئی ایسا جانور ھو جس نے اتفاقاً موتی نگل لیا ھو تو اس کا خمس اسی صورت میں واجب ھوتا ھے جب اس سے حاصل کردہ فائدہ تنھا یا کاروبار کے دوسرے منافع سے مل کر اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ھو۔

مسئلہ۱۸۴۲اگر کوئی شخص بڑے دریاؤں میں غوطہ لگائے اور موتی نکال لائے تو اگر اس دریا میں موتی پیدا ھوتے ھوں تو ضروری ھے کہ اس کا خمس دے۔

مسئلہ۱۸۴۳اگر کوئی شخص پانی میں غوطہ لگائے اور کچھ عنبر نکال لائے جس کی قیمت ۱۸ سکہ دار سونے کے چنوں کے برابر یا اس سے زیادہ ھو تو ضروری ھے کہ اس کا خمس دے اور اگر پانی کی سطح یا سمندر کے کنارے سے ملے ھوں، تو اگرچہ ان کی قیمت ۱۸ سونے کے چنوں سے کم ھو احتیاط کی بنا پر اس کا خمس دینا واجب ھے۔

مسئلہ۱۸۴۴جس شخص کا پیشہ غوطہ خوری، دفینہ نکالنا یا کان کنی ھو، اگر وہ ان کا خمس ادا کر دے اور پھر اس کے سال بھر کے اخراجات سے کچھ بچ جائے تو دوبارہ خمس دینا ضروری نہیں ھے۔

مسئلہ۱۸۴۵اگر بچہ کوئی معدنی چیز نکالے یا اس کے پاس حلال مال میں حرام مال ملا ھو یا اسے کوئی دفینہ مل جائے یا سمندر میں غوطہ لگاکر موتی نکال لائے تو ضروری ھے کہ بچے کا ولی اس کا خمس دے اور اگر ولی خمس ادا نہ کرے تو ضروری ھے کہ بچہ بالغ ھونے کے بعد خود خمس ادا کرے۔

۶۔مال غنیمت

مسئلہ۱۸۴۶اگر مسلمان امام علیہ السلام کے حکم سے کفار سے جنگ کریں اور کچھ چیزیں جنگ میں ان کے ھاتھ لگیں تو انھیں غنیمت کھا جاتا ھے۔ ان میں منتقل ھونے والی چیزوں میں سے اس مال کی حفاظت یا حمل و نقل وغیرہ کے مصارف، جو کچھ امام علیہ السلام اپنی مصلحت کے مطابق خرچ کریں اور جو مال، خاص امام علیہ السلام کا حق ھے، ضروری ھے کہ ان (تین چیزوں) کو علیحدہ کرنے کے بعد باقی ماندہ کا خمس ادا کیا جائے اور اگر امام علیہ السلام کی اجازت کے بغیر جنگ کریں اور غنیمت ان کے ھاتھ لگے، تو اگر امام علیہ السلام کے ھوتے ھوئے ھو تو سارا مال امام علیہ السلام کا ھے اور اگر زمانہ غیبت میں ھو تو اخراجات نکالنے کے بعداحتیاط کی بنا پر اس کا خمس ادا کریں۔

۷۔ وہ زمین جو کافر ذمی کسی مسلمان سے خریدے

مسئلہ۱۸۴۷اگر کافر ذمی مسلمان سے زمین خریدے تو ضروری ھے کہ وہ کافر اس کا خمس اسی زمین سے یا اپنے دوسرے مال سے مسئلہ "۱۸۰۶" میں ذکر شدہ بیان کے مطابق دے، اگرچہ اس زمین پر عمارت وغیرہ تعمیر ھو مثلاً گھر اور دکان کی زمین۔ اسی طرح اگر سودا گھر ، دکان یا ان جیسی کسی چیز کا ھو تو اس کا بھی یھی حکم ھے۔ یہ خمس ادا کرنے کے لئے قصد قربت ضروری نہیں ھے بلکہ حاکم شرع کے لئے بھی، جو اس سے خمس لیتا ھے، قصد قربت ضروری نہیں ھے۔

مسئلہ۱۸۴۸اگر کافر ذمی مسلمان سے خریدی ھوئی زمین کسی دوسرے مسلمان کے ھاتھوں فروخت کر دے توکافر کی گردن سے خمس ساقط نہیں ھوتایھی حکم اس وقت ھے جب کافر مرجائے اور وہ زمین کسی مسلمان کو بطور میراث ملے۔

مسئلہ۱۸۴۹اگر کافر ذمی زمین خریدتے وقت شرط کرے کہ خمس نہ دے یا شرط کرے کہ بیچنے والا خمس دے تو اس کی یہ شرط فاسد ھے اور ضروری ھے کہ اس کا خمس دے۔ھاں، اگر شرط کرے کہ بیچنے والا، اس کی طرف سے خمس کی مقدار، خمس کے مالکوں تک پھنچائے توبیچنے والے پر واجب ھے کہ شرط پر عمل کرے لیکن جب تک بیچنے والا خمس ادا نہ کردے،ذمی خریدار سے ساقط نہیں ھوتا۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۸۵۰اگر مسلمان زمین کوخرید و فروخت کے بغیر کافر ذمی کی ملکیت بنائے اور اس کا عوض لے مثلاً اس کے ساتھ مصالحت کرے، تب بھی ضروری ھے کہ کافر ذمی اس کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ۱۸۵۱ اگر کافر ذمی نابالغ ہو اور اس کا ولی اس کے لئے زمین خریدے، اس پر بھی خمس واجب ھے۔

خمس کا استعمال

مسئلہ۱۸۵۲ضروری ھے کہ خمس دو حصّوں میں تقسیم کیا جائے۔ اس کا ایک حصّہ سادات کا حق ھے جو ضروری ھے کہ یاکسی یتیم و فقیر سید کے ولی کو دیا جائے تاکہ اس کے اخراجات میں صرف کرے یا کسی فقیر سید کو یا کسی ایسے سید کوجو سفر میں ناچار ہوگیا ہو، دیا جائے اور احتیاطِ واجب یہ ھے کہ سہم سادات، عادل فقیہ کی اجازت سے دیا جائے۔ جبکہ خمس کا دوسرا حصّہ امام علیہ السلام کا ھے جو موجودہ زمانے میں ضروری ھے کہ اس کے مصارف کی معرفت رکھنے والے عادل فقیہ کو دیا جائے یا کسی ایسی جگہ استعمال کیا جائے جہاں خرچ کرنے کی وہ اجازت دے اور احتیاط کی بنا پر اس فقیہ عادل کا اعلم ہونا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۸۵۳جس یتیم سید کو خمس دیا جائے ضروری ھے کہ وہ فقیر ہو، لیکن جو سید سفر میں ناچار ہو جائے خواہ وہ اپنے وطن میں فقیر نہ بھی ہو اسے خمس دیا جاسکتا ھے۔

مسئلہ۱۸۵۴جو سید سفر میں ناچار ہوگیا ہو اگر اس کا سفر گناہ کا سفر ہو تو اسے خمس نہیں دیا جاسکتا۔

مسئلہ۱۸۵۵جو سید عادل نہ ہو اسے خمس دیا جاسکتا ھے لیکن جو سید اثناعشری نہ ہو اسے خمس نہیں دیا جاسکتا۔

مسئلہ۱۸۵۶جو سید گناہکار ہو اگر اسے خمس دینے سے گناہ کرنے میں اس کی مدد ہوتی ہو تو ضروری ھے کہ اسے خمس نہ دیا جائے اور جو سید اعلانیہ گناہ کرتا ہو اگرچہ اسے خمس دینے سے گناہ کرنے میں اس کی مدد نہ ہوتی ہو احتیاطِ واجب کی بنا پر اسے خمس نہیں دیا جاسکتا۔

مسئلہ۱۸۵۷جو شخص کھے کہ میں سید ہوں اسے خمس نہیں دیا جا سکتا، مگر یہ کہ دو عادل اس کے سید ہونے کی تصدیق کردیں یا لوگوں کے درمیان اس طرح مشہور ہو کہ انسان کو اس کے سید ہونے کا یقین یا اطمینان ہو جائے اور بعید نہیں ھے کہ کسی کا سید ہونا ایک قابل اعتماد شخص کی بات سے بھی ثابت ہو جائے جب کہ اس کی کہی ہوئی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو۔

مسئلہ۱۸۵۸جو شخص اپنے شہر میں سید مشہور ہو اگرچہ انسان کو اس کے سید ہونے کا یقین یا اطمینان نہ ہو اسے خمس دیا جاسکتا ھے، بشرطیکہ اس کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو۔

مسئلہ۱۸۵۹اگر کسی شخص کی بیوی سیدانی ہو تو وہ اسے اپنے اخراجات پر صرف کرنے کے لئے خمس نہیں دے سکتا۔ ہاں، اگر کچھ اور لوگوں کی کفالت اس کی بیوی پر واجب ہو اور وہ ان کے اخراجات نہ دے سکتی ہو تو انسان کے لئے جائز ھے کہ وہ اپنی بیوی کو خمس دے تاکہ وہ زیر کفالت افراد پر خرچ کرے۔ اسی طرح اپنی سیدانی بیوی کو واجب نفقہ کے علاوہ دوسرے اخراجات پر صرف کرنے کے لئے بھی خمس دے سکتا ھے۔

مسئلہ۱۸۶۰اگر انسان پر کسی سید یا ایسی سیدانی کے اخراجات واجب ہوں جو اس کی بیوی نہ ہو، تو وہ خوراک، پوشاک اور باقی واجب اخراجات اپنے خمس سے نہیں دے سکتا۔ ہاں، اگر خمس کی کچھ رقم اس غرض سے دے کہ وہ غیر واجب اخراجات پر خرچ کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۱۸۶۱ جس فقیر سید کے اخراجات کسی دوسرے شخص پر واجب ہوں اور وہ اس سید کے اخراجات نہ دے سکتا ہو یا دینے کی طاقت رکھتا ہو اور نہ دیتا ہو تو اس سید کو خمس دیا جاسکتا ھے۔

مسئلہ۱۸۶۲ احتیاطِ واجب یہ ھے کہ کسی ایک فقیر سید کو اس کے ایک سال کے اخراجات سے زیادہ خمس نہ دیا جائے۔

مسئلہ۱۸۶۳اگر کسی شخص کے شہر میں کوئی مستحق سید نہ ہو اور اسے یقین یا اطمینان ہو کہ بعد میں بھی نہیں ملے گا یا مستحق سید کے ملنے تک خمس کی حفاظت کرنا ممکن نہ ہو تو ضروری ھے کہ خمس دوسرے شہر لے جائے اور مستحق کو پہنچا دے اور خمس دوسرے شہر لے جانے کے اخراجات خمس میں سے لے سکتا ھے اور احتیاطِ واجب یہ ھے کہ یہ اخراجات حاکم شرع کی اجازت سے

Presented by Ziaraat.Com

لے اور خمس تلف ہو جائے کی صورت میں اگر اس کی نگہداشت میں کوتاہی برتی ہو تو ضامن ہے اور اگر کوتاہی نہ برتی ہو تو ضامن نہیں۔

مسئلہ۱۸۶۴اگر کسی شخص کے شہر میں کوئی مستحق سید نہ ہو تو اگرچہ اسے یقین یا اطمینان ہو کہ بعد میں مل جائے گا اور اس مستحق کے ملنے تک خمس کی حفاظت کرنا بھی ممکن ہو تب بھی وہ خمس دوسرے شہر لے جاسکتا ہے اور اگر وہ خمس کی نگہداشت میں کوتاہی نہ برتے اور وہ تلف ہو جائے تو ضامن نہیں، لیکن وہ خمس دوسری جگہ لے جانے کے اخراجات خمس میں سے نہیں لے سکتا۔

مسئلہ۱۸۶۵اگر کسی شخص کے اپنے شہر میں خمس کا مستحق مل جائے تو اس صورت میں اسے بھی دوسرے شہر لے جایا جا سکتا ہے کہ اسے خمس دینے میں سستی نہ کہا جاسکے، اور مستحق کو پہنچائے لیکن ضروری ہے کہ اسے لے جانے کے اخراجات خود ادا کرے اور اس صورت میں اگر خمس تلف ہو جائے تو اگرچہ اس کی نگہداشت میں کوتاہی نہ برتی ہو وہ اس کا ضامن ہے۔

مسئلہ۱۸۶۶اگر کوئی شخص حاکم شرع کی اجازت سے خمس دوسرے شہر لے جائے اور تلف ہو جائے تو وہ ذمہ دار نہیں ہے۔ اسی طرح اگر حاکم شرع کے وکیل یا کسی ایسے فرد کو دے دے جسے حاکم شرع نے خمس وصول کرنے کی اجازت دی ہواور وہ خمس کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جائے تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ۱۸۶۷جیسا کہ مسئلہ "۱۸۰۶" میں بتایا گیا ہے کہ حاکم شرع کی اجازت کے بغیر رائج کرنسی کے علاوہ کوئی دوسری جنس خمس کے بدلے دینا احتیاطِ واجب کی بنا پر جائز نہیں ہے اور جائز ہونے کی صورت میں مثلاً حاکم شرع اجازت دے دے، جائز نہیں ہے کہ کسی چیز کی قیمت اس کی اصل قیمت سے زیادہ لگا کر اسے بطور خمس دیا جائے، اگرچہ مستحق اس قیمت پر راضی ہو۔

مسئلہ۱۸۶۸جس شخص کو خمس کے مستحق سے کچھ لینا ہو احتیاط کی بنا پر اپنا قرضہ خمس کی رقم سے حساب نہیں کرسکتا لیکن ایساکرسکتا ہے کہ اس مستحق کو خمس دے دے اور بعد میں وہ مستحق اپنا قرضہ اسے چکا دے۔ یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ مستحق سے وکالت لے کر خود اس کی طرف سے خمس وصول کرے اور پھر اپنا قرض اس سے حساب کر لے۔

مسئلہ۱۸۶۹مستحق خمس لے کر واپس مالک کو نہیں بخش سکتا جب کہ واپس بخشنے سے حق امام علیہ السلام اور حق سادات ضائع ہو رہا ہو۔ہاں، اس صورت کے علاوہ واپس بخش دینے میں کوئی حرج نہیںہے، مثلاً جس شخص کے ذمے خمس کی زیادہ رقم واجب ہو اور وہ فقیر ہوگیا ہو اور چاہتا ہو کہ خمس کے مستحق لوگوں کا مقروض نہ رہے تو اگر خمس کا مستحق راضی ہو جائے کہ اس سے خمس لے کر اسی کو بخش دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

زکات کے احکام

مسئلہ۱۸۷۰زکات نو چیزو ں پر واجب ہے :

(۱)
گیہوں
(۲)
جَو
(۳)
کھجور
(۴)
کشمش
(۵)
سونا
(۶)
چاندی

Presented by Ziaraat.Com

(۷)
اونٹ
(۸)
گائے
(۹)
بھیڑ

اور جو شخص ان نو چیزوں‌میں سے کسی ایک کا مالک ہو تو ضروری ہے کہ بعد میں بیان کی جانے والی شرائط کے مطابق مقررہ مقدار کو کسی ایسے مقام پر خرچ کرے کہ جن کا حکم دیا گیا ہے۔

مسئلہ۱۸۷۱''سلت-''جو ایک ایسا دانہ ہے کہ نرمی میں گیھوں‌کی طرح ہوتا ہے اور جوَکی خاصیت رکھتا ہے اور ''علس'' جو گیھوں‌کی طرح ہوتا ہے،احتیاط مستحب ہے کہ ان کی زکات دی جائے۔

زکات واجب ہونے کے شرائط

مسئلہ۱۸۷۲زکات اس صورت میں واجب ہوتی ہے کہ جب مال مقررہ نصاب کی مقدار تک پہنچ جائے،جس کا تذکرہ بعد میں آئے گا اور اس کا مالک بالغ،عاقل اور آزاد ہو اور اپنے مال میں تصرف کر سکتا ہو۔

مسئلہ۱۸۷۳اگر انسان گیارہ مہینے گائے،بھیڑ،اونٹ،سونے یا چاندی کا مالک ہو تو ضروری ہے کہ بارھویں مہینے کی پہلی تاریخ کو اس کی زکات ادا کرے لیکن اگلے سال کی ابتدا کا حساب بارھواں مہینہ ختم ہونے کے بعد کرے۔

مسئلہ۱۸۷۴اگر گائے،بھیڑ،اونٹ،سونے یا چاندی کا مالک سال کے دوران بالغ ہو جائے مثلاکوئی بچہ محرم کی پہلی کو چالیس بھیڑوں کا مالک بنے اور دو مہینے گزرنے کے بعد بالغ ہو جائے تو محرم کی پہلی سے گیارہ مہینے گزرنے کے بعداس پرکوئی زکات واجب نہیں بلکہ بالغ ہونے کے گیارہ ماہ گزرنے کے بعد اس پر زکات واجب ہو گی،لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ محرم کی پہلی سے گیارہ مہینے گزرنے کے بعد اگر زکات کی باقی شرائط موجود ہوں تو ان کی زکات ادا کرے۔

مسئلہ۱۸۷۵گندم اور جوَ کی زکات اس وقت واجب ہوتی ہے کہ جب انھیں گندم اور جوَ کہا جا سکے اور کشمش کی زکات اس وقت واجب ہوتی ہے کہ جب انھیں انگور کہا جاسکے اور کھجور کی زکات اس وقت واجب ہوتی ہے کہ جب عرب انھیں ''تمر'' (کھجور) کھیں۔ گندم اور جوَ میں زکات دینے کا وقت وہ ہے جب دانے کو بھوسے سے الگ کیا جائے اور کھجور اور کشمش میں اس وقت ہے کہ جب وہ خشک ہو گئے ہوں اور اگر زکات ادا کرنے میں اس وقت سے، بغیر کسی سبب کے، تاخیر کرے جب کہ مستحق بھی موجودھو تو وہ ضامن ہو گا۔

مسئلہ۱۸۷۶گندم،جوَ،کشمش اور کھجور کی زکات واجب ہونے کے وقت،کہ جس کا تذکرہ پچھلے مسئلے میں کیا گیا،اگر ان کا مالک بالغ،عاقل،آزاد اور اپنے مال میں تصرف کرنے میں صا حب اختیار ہو تو ضروری ہے کہ ان کی زکات دے،اگرچہ اس وقت سے پہلے تمام یا کچھ شرائط نہ رکھتا ہو اور اگر اس وقت کوئی ایک بھی شرط نہ ہو تو زکات واجب نہیں ہو گی۔

مسئلہ۱۸۷۷اگر گائے،بھیڑ،اونٹ،سونے یا چاندی کا مالک پورے سال یا اس کے کچھ حصہ میں دیوانہ رھا ہو تو اس پر زکات واجب نہیں ہو گی۔

مسئلہ۱۸۷۸اگر گائے،بھیڑ،اونٹ،سونے یا چاندی کا مالک سال کے کچھ حصے میں نشہ میں یا بے ہوش رھا ہو تو اس پرسے زکات ساقط نہیں ہو گی۔ یھی حکم اس وقت ہے کہ جب گندم، جو،کھجور اورکشمش کی زکات واجب ہونے کے وقت وہ بے ہوش ہو۔

مسئلہ۱۸۷۹جس مال کو انسان سے غصب کر لیا گیا ہو اور وہ اس میں تصرف نہ کر سکتا ہو اس میں زکات نہیں، لیکن اگر غصب شدہ مال گندم یا جوَ کی زراعت،کھجور کا درخت یا انگور کی بیل ہو اور زکات واجب ہونے کے وقت غاصب کے ہاتھ میں ہو تو جس وقت بھی مالک کو یہ مال مل جائے احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ زکات دے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۸۸۰اگر سونا،چاندی یا کوئی دوسری چیز جس پر زکات واجب ھے، قرض کے طور پر لے اور وہ ایک سال اس کے پاس رھے تو ضروری ھے کہ قرض لینے والا اس کی زکات دے،جب کہ قرض دینے والے پر زکات واجب نہیں۔

گندم،جو،کھجور اورکشمش کی زکات

مسئلہ۱۸۸۱ گندم،جو،کھجور اور کشمش کی زکات اس وقت واجب ھوتی ھے کہ جب وہ نصاب کی مقدار تک پہنچ جائیں اور ان کا نصاب ۳۰۰صاع ھے اور ھر صاع ۲۵ء۶۱۴مثقال صیرفی ھے کہ جو تقریباً ۸۴۷ کلو گرام ھوتا ھے۔

مسئلہ۱۸۸۲جس انگور،کھجور،جو اور گندم پر زکات واجب ھو گئی ھو، اگر ان میں سے زکات دینے سے پہلے خود مالک یا اس کے اھل و عیال کھائیں یا فقیر کو زکات کے علاوہ کسی اور نیت سے دے تو استعمال شدہ مقدار کی زکات دینا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۸۸۳اگر گندم،جو، کھجور اور انگور کی زکات واجب ھونے کے بعد اس کا مالک مرجائے تو ضروری ھے کہ زکات کی مقدار کو اس کے مال سے دیاجائے،لیکن اگر زکات کے واجب ھونے سے پہلے مر جائے تو ورثاء میں سے جس وارث کاحصہ نصاب تک پہنچ جائے اس کے لئے اپنے حصے کی زکات دینا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۸۸۴جو شخص حاکم شرع کی جانب سے زکات کی جمع آوری پر مامور ھو وہ خرمن بنانے کے موقع پر، جب گندم اور جو کو بھوسے سے الگ کیا جاتاھے، ا سی طرح تازہ کھجور کے خشک ھونے کے بعد اور انگور کے کشمش ھونے کے بعد زکات کا مطالبہ کر سکتا ھے اور اگر مالک نہ دے اور جس چیز پر زکات واجب ھو گئی ھو وہ تلف ھو جائے تو اس کا عوض دینا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۸۸۵اگر کھجور کے درخت،انگور کی بیل یا گندم اور جو کی زراعت پر ان کا مالک بننے کے بعد زکات واجب ھو جائے تو ضروری ھے کہ ان کی زکات دے۔

مسئلہ۱۸۸۶اگر گندم،جو،کھجور یا انگور کی زکات کے واجب ھونے کے بعد زراعت وغیرہ کو فروخت کر دے تو فروخت کرنے والے کے لئے ضروری ھے کہ ان کی زکات ادا کرے۔

مسئلہ۱۸۸۷اگر انسا ن سارا گندم،جو، کھجور یا انگور خریدے اور جانتا ھو کہ فروخت کرنے والے نے اس کی زکات دے دی ھے تو اس پر زکات واجب نہیں ھے اور اگر جانتا ھے کہ اس کی زکات نہیں دی،تو اس صورت میں کہ فروخت کرنے والا اس کی زکات ادا کر دے سودا صحیح ھے،اسی طرح اگر خریدار زکات ادا کر دے، جسے وہ فروخت کرنے والے سے لے سکتا ھے۔

ان دو صورتوں کے علاوہ اگر حاکم شرع واجب زکات والی مقدار کے سودے کی اجازت نہ دے تو اس مقدار کا سودا باطل ھو گا اور حا کم شرع زکات کی مقدار کو خریدار سے لے سکتا ھے اور اگر واجب زکات والی مقدار کے سودے کی اجازت دے دے تو سودا صحیح ھو گا اور خریدار کے لئے ضروری ھے کہ اس مقدار کی قیمت حاکم شرع کو دے اور جبکہ اس مقدار کی قیمت فروخت کرنے والے کو بھی دی ھو تو اس سے واپس لے سکتا ھے۔

اور اگرخریدار شک کرے کہ بیچنے والے نے اس کی زکات ادا کی ھے یا نہیں تو فی الحا ل اس مال پر زکات واجب نہ ھونے کا حکم لگانا محل اشکال ھے۔

مسئلہ۱۸۸۸اگر گندم،جو،کھجور اور کشمش کا وزن تازہ ھونے کے وقت نصاب تک پہنچ جائے اور خشک ھو جانے کے بعد اس مقدار سے کم ھو جائے تو ان کی زکات واجب نہیں ھو گی۔

مسئلہ۱۸۸۹اگر گندم،جو، کھجور اور انگور کو خشک ھونے سے پہلے استعمال میں لائے، چنانچہ یہ مقدار خشک ھونے کی صورت میں نصاب تک پہنچ رھی ھو تو ان کی زکات دینا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۸۹۰کھجور تین قسموں پر مشتمل ھے:

۱) وہ کھجور کہ جسے خشک کیا جاتا ھے اور اس کی زکات کا حکم بیان ھو چکا ھے۔

۲) وہ کھجور کہ جسے اس کے ”رطب“(تازہ) ھو نے کی حالت میں کھایا جاتا ھے۔

۳) وہ کھجور کہ جسے اس کی کچی حالت میں کھایا جاتا ھے۔

دوسری قسم کی مقدار اگر اتنی ھو کہ خشک ھونے کی حالت میں نصاب کی مقدار تک پہنچ جائے تو بنا بر احتیاطِ واجب اس کی زکات واجب ھو گی،البتہ تیسری قسم کی کھجور میں زکات واجب نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۸۹۱ جس گندم، جو، کھجور اور کشمش کی زکات دے دی گئی ہو اگر وہ کئی سالبھی اس کے پاس رھیں تو اس پر دوبارہ زکات واجب نہیں ھوتی۔

مسئلہ۱۸۹۲اگر گندم،جو ،کھجور اور انگور بارش یا نہر کے پانی سے پہلے پھولیںیا زمین کی نمی سے استفادہ کریں تو ان کی زکا ت دسواں حصہ(۱۰/۱) ھو گی اور اگر ڈول یا اس جیسی چیز سے آبیاری ھو تو ان کی زکات بیسواں حصہ(۲۰/۱) ھو گی۔

مسئلہ۱۸۹۳اگر گندم،جو،کھجور اور انگور کو بارش وغیرہ کا پانی بھی دیا جائے اور وہ ڈول اور اس جیسی چیز کے پانی سے بھی استفادہ کریں تو اگر اس طرح ھو کہ عرف میں کہا جائے کہ ان کی آبیاری ڈول اور اس جیسی چیز سے ھوئی ھے تو ان کی زکات بیسواں حصہ(۲۰/۱) ھو گی اور اگر کہا جائے کہ ان کی آبیاری بارش اور ان جیسی چیزوں سے ھوئی ھے تو ان کی زکات دسواں حصہ(۱۰/۱) ھو گی اور اگر کہا جائے کہ دونوں سے آبیاری ھوئی ھے تو ان کی زکات (۴۰/۳)واں حصہ ھو گی۔

مسئلہ۱۸۹۴چنانچہ شک کرے اور نہ جانتا ھو کہ عرف کی نگاھوں میں دونوں سے آبیاری ھوئی ھے یا یہ کہ مثلاً بارش سے ھوئی ھے تو اس صورت میں(۴/۳۰)واں حصہ دینا کافی ھے۔

مسئلہ۱۸۹۵اگر شک کرے اور نہ جانتا ھو کہ عرف کہ نگاھوں میں دونوں سے آبیاری ھوئی ھو یا یہ کہ ڈول اور اس جیسی چیز سے آبیاری ھوئی ھے تو اس صورت میں بیسواں حصہ(۲۰/۱) دینا کافی ھو گا۔ اسی طرح اگر ساتھ میں کوئی تیسرا احتمال بھی آجائے کہ عرف کھے کہ بارش کے پانی سے آبیاری ھوئی ھے تب بھی یھی حکم ھے۔

مسئلہ۱۸۹۶اگر گندم،جو،کھجور اور انگور کی آبیاری بارش اور اس جیسی چیزوں سے ھوئی ھواور ڈول یا اس جیسی چیز سے آبیاری کرنے کی ضرورت ھی نہ ھو اس کے باوجود ڈول کا پانی بھی دیا جائے جب کہ ڈول کا پانی فصل کے زیادہ ھونے میں مددگار ثابت نہ ھو تو ان کی زکات دسواں حصہ (۱۰/۱) ھو گی،اور اگر ڈول اور اس کی مانند چیز سے آبیاری ھو اور بارش یااس جیسے پانی کی ضرورت نہ ھو لیکن بارش یا اس کی مانند پانی سے بھی آبیاری ھو اور وہ فصل کے زیادہ ھونے میں مدد نہ کرے تو ان کی زکات بیسواںحصہ (۲۰/۱) ھو گی۔

مسئلہ۱۸۹۷اگر کسی زراعت کی آبیاری ڈول اور اس جیسی چیزوں سے کی جائے اور اس کے برابر والی زمین میں دوسری زراعت ھو جو پھلی زمین کی نمی سے استفادہ کر لے اور اسے آبیاری کی ضرورت ھی پیش نہ آئے تو جس زراعت کی آبیاری ڈول وغیرہ کے پانی سے ھوئی ھو اس کی زکات بیسواں حصہ(۲۰/۱) اور اس کے برابر والی زراعت اگر کسی اور مالک کی ھو تو اس کی زکات دسواں حصہ(۱۰/۱) ھے اور اگر دوسری زراعت بھی پھلے مالک ھی کی ھو تو بھی احتیاطِ واجب کی بنا پر یھی حکم ھے۔

مسئلہ۱۸۹۸نصاب کو دیکھتے وقت گندم،جو ،کھجور اور انگور پر کئے گئے اخراجات کوفصل سے نکالا نہیں جا سکتا، لہٰذا اگر ان میں سے ایک بھی اخراجا ت کے حساب سے پہلے حدِنصاب تک پھنچ جائے تو اس کی زکات دینا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۸۹۹ جس بیج کو زراعت کے لئے استعمال کیا گیا ھو خواہ اس کا اپنا ھو یا خریداھوا،نصاب کو دیکھتے وقت اسے فصل سے نکالا نہیں جا سکتا بلکہ جتنی فصل حاصل ھوئی ھو اسے مکمل طور پرشامل کرتے ھوئے نصاب کو دیکھا جائے گا۔

مسئلہ۱۹۰۰ جو چیز حکومت اصل مال سے لیتی ھے اس پر زکات واجب نہیں، مثال کے طور پر اگر زراعت کا حاصل ۸۵۰ کلوگرام ھو اور حکومت ۵۰ کلوگرام بطور ٹیکس لے تو زکات صرف ۸۰۰ کلو گرام پر واجب ھو گی۔

مسئلہ۱۹۰۱ وہ اخراجات جو انسان نے زکات واجب ھونے سے پہلے کئے ھوںاحتیاطِ واجب کی بنا پر زکات دیتے وقت اس بات کی اجازت نہیں ھے کہ اتنی مقدار الگ کر لے اور باقی کی زکات دے دے۔

مسئلہ۱۹۰۲ زکات واجب ھونے کے بعد جواخراجات کئے جائیں اور جو کچھ زکات کی مقدار کی نسبت خرچ کرے، حاکم شرع سے اجازت لے کر اسے زکات سے جدا کر سکتا ھے۔

مسئلہ۱۹۰۳زکات واجب ھونے سے پہلے زکات دینا جائز نہیں ھے اور زکات واجب ھونے کے بعد ضروری نہیں ھے کہ گندم اور جوکی فصل کاٹے جانے اور دانے وبھوسے کے جدا ھونے یا کھجور

Presented by Ziaraat.Com

اور انگور کے خشک ہونے تک صبر کرے، بلکہ زکات واجب ہوتے ھی زکات کی مقدار کی قیمت معلوم کر کے اسے زکات کی نیت سے دے سکتا ھے۔

مسئلہ۱۹۰۴زکات واجب ہو جانے کے بعد اصل زراعت یا کھجور اور انگور کو فصل کی کٹائی یا چننے سے پہلے ھی مستحق،حاکم شرع یا ان کے وکیل کو بطور مشاع دے سکتا ھے اور اس کے بعد کے اخراجات میں وہ بھی شریک ہونگے۔

مسئلہ۱۹۰۵ اس صورت میں کہ جب زراعت،کھجور یا انگور میں سے اصل مال ھی حاکم شرع،مستحق یا ان کے وکیل کے حوالے کر دے تو فصل کی کٹائی یا کھجور و انگور کے خشک ہونے کا وقت آنے تک،ان چیزوں کو اپنی زمینوں پر رھنے دینے کے لئے اجرت طلب کر سکتا ھے۔

مسئلہ۱۹۰۶ اگر کسی شخص کے پاس چند شھروں میں کہ جن میںفصل پکنے کا موسم ایک دوسرے سے مختلف ہو اور ان کی زراعت اور پھل ایک ساتھ حاصل نہ ہوتے ہوں،گندم،جو،کھجور یا انگور ہو اور وہ سب کے سب ایک ھی سال کی فصل شمار ہو تو اگر پہلے والی چیز نصاب تک پہنچ جائے تو ضروری ھے کہ اس فصل کے پکنے پر اس کی زکات دے دے اور باقی فصلوں کی زکات ان کی تیاری کے وقت ادا کرے اور اگر پہلے پکنے والی چیز نصاب کے برابر نہ ہو تو صبر کرے یھاں تک کہ اس کی بقیہ فصلیں پک جائیں،اب اگر ساری فصلیںمجموعی طور پر نصاب تک پہنچ جائیں تو اس کی زکات واجب ہو گی اور اگر نصاب تک نہ پھنچے تو اس کی زکات واجب نہ ہو گی۔

مسئلہ۱۹۰۷ اگر انگور یا کھجور کا درخت ایک سال میں دو مرتبہ پھل دے تو مجموعی طور پر نصاب تک پھنچنے کی صورت میں احتیاطِ واجب کی بنا پر اس کی زکات واجب ھے۔

مسئلہ۱۹۰۸ اگر کسی کے پاس تازہ کھجور یا انگور کی اتنی مقدار ہو کہ جس کی خشک شدہ مقدار نصاب تک پہنچ جاتی ہو، تو اگر زکات کی نیت سے اس تازہ مقدار میں سے اتنی مقدار زکات کے مصرف میںلائے جو اگر خشک ہوتی تو واجب زکات کے برابر ہوتی تو اس میں کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ۱۹۰۹ اگر خشک کھجور یا کشمش کی زکات کسی پر واجب ہو تو خود پر واجب شدہ زکات کی نیت سے تازہ کھجور یا انگور نہیں دے سکتا۔ اسی طرح اگر تازہ کھجور یا انگور کی زکات اس پر واجب ہو تو خود پر واجب شدہ زکات کی نیت سے خشک کھجور یا کشمش نہیں دے سکتا۔ اسی طرح احتیاطِ واجب کی بنا پر یہ بھی نہیں کر سکتا کہ ان میں سے تازہ کی جگہ خشک اور خشک کی جگہ تازہ کو قیمت زکات کے طور پر دے دے۔

مسئلہ۱۹۱۰ جو شخص مقروض ہو اور اس کے پاس ایسا مال بھی ہو جس پر زکات واجب ہو چکی ہو اگر وہ مر جائے تو ضروری ھے کہ پہلے اس کے مال سے واجب شدہ زکات کو ادا کیا جائے اس کے بعد اس کے قرض کو ادا کیا جائے۔

مسئلہ۱۹۱۱ جو شخص مقروض ہو اور اس کے پاس جوَ،گندم،کھجور یا انگور بھی ہو اگر وہ مر جائے اور اس سے پہلے کہ ان کی زکات واجب ہو وارث اس کے قرض کو کسی دوسرے مال سے دے دیں تو جس وارث کا حصہ حد نصاب تک پھنچے اس کے لئے زکات دینا ضروری ھے او ر اگر زکات واجب ہونے سے پہلے اس کا قرضہ نہ دیں تو اگر مرنے والے کا سارا ما ل اس کے قرض جتنا ہو تو زکات واجب نہیں ہو گی اور اگر مرنے والے کا مال اس کے قرض سے زیادہ ہو تو ضروری ھے کہ جس مال پر زکات واجب ہو اسے تمام مال کی نسبت دیکھاجائے جیسے آدھی ایک تھائی یا ایک چوتھائی وغیرہ کی نسبت اور اسی نسبت سے (قرضے کی مقدار)زکات والے مال سے نکالی جائے اور باقی وارثوں میں تقسیم کر دیا جائے اور اس کے بعد اب جس وارث کا حصہ نصاب کی حد تک پہنچے گا اس پر زکا ت واجب ہوگی۔

مسئلہ۱۹۱۲ اگر جس گندم،جو،کھجور اور کشمش پر زکات واجب ہو چکی ہو اس میں گھٹیا اور اعلیٰ دونوں قسمیں ہوں تو احتیاطِ واجب یہ ھے کہ اعلٰی قسم کی زکات گھٹیا قسم سے نہ دے۔

سونے اور چاندی کا نصاب

مسئلہ۱۹۱۳ سونے کے دو نصاب ھیں :

۱) سونے کا پھلا نصاب ۲۰ مثقال شرعی ھے کہ جس کا ھر مثقال ۱۸چنے کے برابر ھے جو بنا بر مشھورصیرفی (معمولی) مثقال کا تین چوتھائی ھے،لہٰذا جب سونے کی مقدار ۲۰مثقال شرعی،جو ۱۵مثقال صیرفی ہوتا ھے،تک پہنچ جائے تو باقی شرائط کے ہوتے ہوئے جن کا تذکرہ گزرچکا

Presented by Ziaraat.Com

ھے،انسان پر ضروری ہو کہ چالیسواں حصہ(۴۰/۱)جو ۹ چنے کے برابر ہوتا ھے،زکات کی بابت دے اور اگر سونا اس مقدار تک نہ پہنچے تو ا س کی زکات واجب نہیں۔

۲) سونے کا دوسرا نصاب۴مثقال شرعی ھے جو تین مثقال صیرفی (معمولی)ہوتاھے،یعنی اگر پندرہ مثقال پر تین مثقال کا اضافہ ہو جائے تو پورے اٹھارہ مثقال کی زکات چالیسویں حصے کے اعتبار سے دینا ضروری ھے اور اگر تین مثقال سے کم کا اضافہ ہو تو صرف پندرہ مثقال کی زکات دے دے اور اس سے زیادہ پر زکات نہیں۔ اسی طرح جس قدر اضافہ ہوتا جائے یعنی اگر پورے تین مثقال کا اضافہ ہو تو ضروری ھے کہ سارے سونے کی زکات دی جائے اور اگر اس سے کم کا اضافہ ہو تو جتنی مقدار کا اضافہ ہو اس پر زکا ت نہیں۔

مسئلہ۱۹۱۴ چاندی کے دو نصاب ھیں :-

۱) چاندی کا پہلا نصاب ۱۰۵ صیرفی (معمولی) مثقال ھے یعنی اگر چاندی کی مقدار ۱۰۵مثقال تک پہنچے اور گذشتہ باقی تما م شرائط بھی موجود ہوں تو انسان پر واجب ھے کہ اس کا چالیسواں حصہ جو دو مثقال اور پندرہ چنے کے برابر ہوتا ھے، زکات کی بابت دے اور اگر اس مقدار تک نہ پہنچے تو اس کی زکات واجب نہیں۔

۲) چاندی کا دوسرا نصاب ۲۱مثقال ھے یعنی اگر ۱۰۵مثقال پر ۲۱مثقال کا اضافہ ہو جائے تو پورے ۱۲۶مثقال کی زکات چالیسویں حصے کے اعتبار سے دینا ضروری ھے اور اگر ۲۱مثقال سے کم کا اضافہ ہو تو صرف ۱۰۵مثقال کی زکا ت دینا ضروری ھے اور اس سے زیادہ پر زکات نہیں۔ اسی طرح جس قدر اضافہ ہوتا جائے یعنی اگر پورے ۲۱مثقال کا اضافہ ہو تو ان تمام کی زکات دینا ضروری ھے اور اگر اس سے کم کا اضافہ ہو تو ۲۱ مثقا ل سے کم اضافہ شدہ مقدار پر زکات نہیں،لہٰذا انسان کے پاس جتنا سونا اور چاندی ہو تو اگر اس کا چالیسواں حصہ دے دے تو اس نے نہ صرف یہ کہ واجب شدہ زکات دے دی ھے بلکہ بعض اوقات تو واجب مقدار سے بھی زیادہ ادائیگی ہو جاتی ھے مثلاً جس شخص کے پاس ۱۱۰ مثقال چاندی ہو اگر وہ اس کا چالیسواں حصہ دے دے تو ۱۰۵ مثقال کی زکات جو اس پر واجب تھی وہ تو دے ھی دی اور کچھ مقدار اس ۵مثقال کے لئے بھی دے دی جو واجب نہیں تھی۔

مسئلہ۱۹۱۵ جس شخص کا سونا یا چاندی نصاب کے برابر ہو اگرچہ اس نے اس کی زکات ادا کر دی ہو لیکن جب تک اس کی مقدار پہلے نصاب سے کم نہ ہو ہر سال اس کی زکات ادا کرنا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۹۱۶ سونے اورچاندی کی زکات اس صورت میں واجب ھے کہ جب ان کو سکوں کی شکل میں ڈھال دیا گیا ہو اور ان سے لین دین کرنا رائج ہو اور اگر ان کے سکے اپنی صورت کھو بھی چکے ہوں تب بھی ان کی زکات دینا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۹۱۷ جو سکے دار سونا اور چاندی عورت اپنی زینت کے کام میں لاتی ھے اس صورت میں کہ اس سے لین دین کا رواج باقی ہو یعنی اب بھی انھیں سونے اور چاندی کا سکہ ھی سمجھا جاتا ہو توبنابر احتیاط ان کی زکات واجب ھے،لیکن اگر ان سے لین دین کا رواج باقی نہ ہو تو زکات واجب نہ ہو گی۔

مسئلہ۱۹۱۸ جس شخص کے پاس سونا اور چاندی ہو لیکن ان میں سے کوئی بھی نصاب تک نہ پہنچا ہو مثلاً ۱۰۴ مثقال چاند ی اور ۱۴ مثقال سونا ہو تو اس پر زکات واجب نہیں ھے۔

مسئلہ۱۹۱۹ جیسا کہ پہلے بھی بیان ہوا، سونے اور چاندی کی زکات اس صورت میں واجب ہوتی ھے کہ جب انسان گیارہ مہینے مسلسل نصاب کی مقدار کا مالک ہو،لہٰذا اگر گیارہ مہینے کے دوران اس کا سونا اور چاندی پہلے نصاب سے بھی کم ہو جائے تو اس پر زکات واجب نہیں۔

مسئلہ۱۹۲۰ اگر گیارہ مہینوں کے دوران میں جو سونا اور چاندی اس کے پاس ہو انھیں سونے یا چاندی یا کسی اور چیز سے تبدیل کر لے یا انھیں پگھلا لے تواس پر زکات واجب نہیں، لیکن اگر ان کاموں کوزکات سے بچنے کے لئے انجام دیا ہو تو احتیاط مستحب یہ ھے کہ زکات دے۔

مسئلہ۱۹۲۱ اگر بارھویں مھینے میں سونے اور چاندی کے سکوں کو پگھلا دے تو ان کی زکات دینا ضروری ھے اور اگر پگھلانے کی وجہ سے ان کی قیمت یا وزن کم ہو جائے تو ضروری ھے کہ پگھلانے سے پہلے جو زکات اس پر واجب تھی اسے ادا کرے۔

مسئلہ۱۹۲۲ جو سونا اور چاندی اس کے پاس موجود ہو اگر اس میں اعلیٰ اور گھٹیا دونوں قسمیں ہوں تو اعلیٰ اور گھٹیا میں سے ہر ایک کی زکا ت خود ان سے دے سکتا ھے،لیکن بہتر یہ ھے کہ

Presented by Ziaraat.Com

ان تمام کی زکات اعلیٰ سونے اور چاندی سے دے اور احتیاطِ واجب یہ ھے کہ ان تمام کی زکات گھٹیا قسم سے نہ دے۔

مسئلہ۱۹۲۳جس سونے اور چاندی کے سکوں میں دوسری کوئی دھات معمول سے زیادہ ملی ھوئی ھو اگر انھیں سونے اور چاندی کے سکے کھا جائے تو اس صورت میں کہ جب خالص سونا اور چاندی نصاب کی حد تک پھنچ جائے اس پر زکات واجب ھو گی،اسی طرح اگر خالص سونا اور چاندی نصاب کی حد تک نہ پھنچے لیکن وہ سکے خود نصاب کی حد تک پھنچ رھے ھوں تو احتیا ط واجب یہ ھے کہ ان کی زکات ادا کی جائے،لیکن اگر انھیں سونے اور چاندی کے سکے ھی نہ کھا جائے تو اگرچہ ان کی خالص مقدار نصاب کی حد تک پھنچ بھی جائے،اقویٰ یہ ھے کہ ان پر زکات واجب نھیں۔

مسئلہ۱۹۲۴ سونے اور چاندی کے جو سکے انسان کے پاس ھوں اگر ان میں دوسری دھات معمول کے مطابق ملی ھوئی ھو تو وہ یہ نھیں کر سکتا کہ ان کی زکات ایسے سونے اور چاندی کے سکوں سے دے جن میں دوسری دھات معمول کی مقدار سے زیادہ ملی ھو لیکن اگر اس قدر دے دے کہ اسے یقین ھو جائے کہ ان سکوں میں موجود خالص سونا اور چاندی اس پر واجب شدہ زکات کے اندازے کے برابر ھے تو کوئی حرج نھیں۔ اسی طرح اس صورت میں کہ ان کی قیمت اس پر واجب شدہ زکات کے برابر ھو اور وہ انھیں واجب زکات کی قیمت کے اعتبار سے دے تب بھی کوئی حرج نھیں۔

اونٹ،گائے اور بھیڑکی زکات

مسئلہ۱۹۲۵ اونٹ،گائے اور بھیڑ کی زکات میںبیان شدہ شرائط کے علاوہ دو شرائط اور بھی ھیں:

۱) جانورپورے سال بیکار رھا ھو،البتہ اگر پورے سال میں ایک دو دن کام کیا بھی ھو تو اقویٰ یہ ھے کہ ان پر زکات واجب ھے۔

۲) یہ کہ سار اسال وہ بیابان سے چارہ کھائے،لہٰذا اگر پورے سال یا ان کے کچھ حصے میں کٹائی کیا ھوا چارہ کھائے یا اس زراعت سے ،جو اِن کے مالک یا کسی اور کی ملکیت ھو چارہ کھائے تو اس کی زکات نھیں،البتہ اگر پورے سال کے دوران ایک دودن مالک کے چارے سے کھائے تو اقویٰ یہ ھے کہ ان پر زکات واجب ھے۔

مسئلہ۱۹۲۶ اگر انسان اپنے اونٹ،گائے اور بھیڑکے لئے کسی ایسی چراگاہ کو جسے کسی نے کاشت نہ کیا ھو خریدے یا کرائے پر لے تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ان کی زکا ت دے،لیکن اگر اس میں چرانے کے لئے خراج (محصول) دینا پڑا ھو تو زکات واجب ھے۔

اونٹ کا نصاب

مسئلہ۱۹۲۷ اونٹ کے بارہ نصاب ھیں :

۱) ۵ عدد کہ جن کی زکات ایک بھیڑ ھے اور جب تک اونٹوں کی تعداد اس مقدار تک نہ پھنچے اس پر زکات نھیں۔

۲) ۱۰ عدد اور ان کی زکات ۲ بھیڑیں ھیں۔

۳) ۱۵ عدد اور ان کی زکات ۳ بھیڑیں ھیں۔

۴) ۲۰ عدد اور ان کی زکات ۴بھیڑیں ھیں۔

۵) ۲۵ عدد اور ان کی زکات ۵بھیڑیں ھیں۔

۶) ۲۶ عدداور ان کی زکات ایک ایسی اونٹنی ھے جو دوسرے سال میں داخل ھو گئی ھو۔

۷) ۳۶ عدداور ان کی زکات ایک ایسی اونٹنی ھے جو تیسرے سال میں داخل ھو گئی ھو۔

۸) ۴۶ عدداور ان کی زکات ایک ایسی اونٹنی ھے جو چوتھے سال میں داخل ھو گئی ھو۔

۹) ۶۱ عدد اور ان کی زکا ت ایک ایسی اونٹنی ھے جو پانچویں سال میں داخل ھو گئی ھو۔

۱۰) ۷۶ عدد اور ان کی زکات دو ایسی اونٹنیاں ھیں جو تیسرے سال میں داخل ھو گئی ھوں۔

۱۱) ۹۱ عدد اور ان کی زکات دو ایسی اونٹنیاں ھیں جو چوتھے سال میں داخل ھو گئی ھوں۔

۱۲) ۱۲۱ عدداور ان سے زیادہ کہ ان میں ضروری ھے کہ یا چالیس چالیس (۴۰،۴۰)عدد کا حساب کیا جائے اور ھر چالیس عدد کے لئے ایک ایسی اونٹنی دے جو تیسرے سال میں داخل ھو گئی ھو یا

Presented by Ziaraat.Com

پچاس پچاس(۵۰،۵۰)عدد کا حساب کیا جائے اور ھر پچاس عدد کے لیے ایک ایسی اونٹنی د ے جو چوتھے سال میں داخل ھو گئی ھو یا چالیس اور پچاس کا حساب کرے لیکن ھر صورت میں اس طرح حساب کرنا ضروری ھے کہ کوئی چیز باقی نہ رھے یا اگر کوئی چیز باقی رہ بھی جائے تو نو(۹)عدد سے زیادہ نہ ھو مثال کے طور پر اگر اس کے پاس ۱۴۰اونٹ ھوں تو ۱۰۰اونٹوں کے لئے دو ایسی اونٹنیاں دے جو چوتھے سال میں داخل ھو چکی ھوں،اور چالیس اونٹوںکے لئے ایک ایسی اونٹنی دے جو تیسرے سال میں داخل ھو چکی ھو۔

زکات میں جو اونٹ دیا جائے اس کا مادہ ھونا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۹۲۸ دونصابوں کی درمیانی تعداد پر زکات واجب نہیں ھے،لہٰذا اگر اس کے اونٹوں کی تعدادپانچ سے زیادہ ھو جائے جو کہ پھلا نصاب ھے تو جب تک یہ تعداد دس تک نہ پھنچے جو کہ دوسرا نصاب ھے ضروری ھے کہ ان میں سے صرف پانچ اونٹوں کی زکات دے۔ بعد کے نصابوں کے لئے بھی یھی حکم ھے۔

گائے کا نصاب

مسئلہ۱۹۲۹ گائے کے دو نصاب ھیں:

۱) گائے کا پھلا نصاب تیس (۳۰) عدد ھے یعنی جب گائے کی تعداد ۳۰ ھو تو بیان شدہ شرائط کے موجود ھونے کی صورت میں ضروری ھے کہ ایک بچھڑا جو دوسرے سال میں داخل ھو گیا ھو زکات کے طور پر دے جو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ نرھو۔ یھی حکم(احتیاطِ واجب کی بنا پر بچھڑے کا نرَ ھونا)ھر اس مقام پر ھے جب ایسا بچھڑا دینا ضروری ھو جو دوسرے سال میں داخل ھو گیا ھو مگر یہ کہ ان کی تعداد ۹۰تک پھنچ جائے کہ بنابر احتیاطِ واجب ضروری ھے کہ تین مادہ بچھیا جو دوسرے سال میں داخل ھو چکی ھوں زکات کے طور پر دی جائیں۔ -

۲) گائے کا دوسرا نصاب چالیسگائیں ھے اور ان کی زکات ایک مادہ بچھیا ھے کہ جو تیسرے سال میں داخل ھو چکی ھو۔

تیس اور چالیس کی درمیانی مقدار پر زکات واجب نہیں۔ مثال کے طور پر جس کے پاس ۳۹گائیں ھوں اس پر صرف ۳۰ عدد کی زکات دینا ضروری ھے،نیز اگر اس کے پاس چالیس سے زیادہ گائیںھوں تو جب تک یہ مقدار ۶۰ تک نہ پھنچے ضروری ھے کہ ان میں سے چالیس عددکی زکات دے اور جب یہ تعداد ۶۰ تک پھنچے تو چونکہ اب اس کے پاس پھلے نصاب کے دو برابر گائیں ھیں، لہٰذا ضروری ھے کہ دو ایسے بچھڑے دے جو دوسرے سال میں داخل ھو گئے ھوں اور اسی طرح جس قدر تعداد بڑھتی جائے ضروری ھے کہ۳۰،۳۰یا ۴۰،۴۰یا ۳۰اور ۴۰ کاحساب کرے اور بیان کئے گئے طریقے کے مطابق ان کی زکات دے لیکن اس طرح حساب کرنا ضروری ھے کہ کوئی چیز باقی نہ رھے یا جوچیز باقی رہ جائے وہ نو(۹) عد د سے زیادہ نہ ھو،مثلاًاگر اس کے پاس ۷۰گائیںھو تو ضروری ھے کہ ان کی زکات ۳۰اور ۴۰ کے حساب سے نکالے یعنی ۳۰عدد کے لئے ۳۰کی زکات اور ۴۰ عددکے لئے ۴۰کی زکات دے اس لیے کہ اگر صرف ۳۰ عد د کے اعتبار سے حساب کرے گا تو دس عدد گائیں بغیر زکات دئے رہ جائیں گی۔

بھیڑ کا نصاب

مسئلہ۱۹۳۰ بھیڑ کے پانچ نصاب ھیں:

۱) ۴۰ عدد اور ان کی زکات ایک بھیڑ ھے اور جب تک بھیڑیں چالیس نہ ھو جائیں ان پر زکات واجب نہیں۔

۲) ۱۲۱عدد اور ان کی زکات ۲بھیڑیں ھیں۔

۳) ۲۰۱عدد اور ان کی زکات ۳ بھیڑیں ھیں۔

۴) ۳۰۱عدد اور ان کی زکات۴ بھیڑیں ھیں۔

۵) ۴۰۰ یا اس سے زیادہ ھیں کہ جن کو سو سو عدد کر کے حساب کیا جائے گا اور ان میں سے ھر سو عدد کے لئے ایک بھیڑ دینا ضروری ھے۔ اور ضروری نہیں ھے کہ زکات کو خودانھی بھیڑوں میں سے دے،بلکہ اگر کوئی دوسری بھیڑ دے دے یا اس کی قیمت کے مطابق رقم دے دے تو بھی کافی ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۹۳۱ دو نصابوں کی درمیانی تعداد پر زکا ت واجب نہیں ھے،پس اگر کسی کی بھیڑوں کی تعداد پھلے نصاب سے جو کہ چالیس ھے زیادہ ھو تو جب تک دوسرے نصاب تک، جو کہ ایک سو اکیس ھے، نہ پھنچے ان میں سے صرف چالیس عدد کی زکات دینا اس کے لئے ضروری ھے اور ان سے زیادہ پر زکات نہیں ۔بعد کے نصابوں میں بھی یھی حکم ھے۔

مسئلہ۱۹۳۲نصاب کی مقدار تک پھنچنے والے اونٹ،گائے اور بھیڑ پر زکات واجب ھے خواہ وہ تمام نر ھوں یا مادہ یا کچھ نر ھوں اور کچھ مادہ۔

مسئلہ۱۹۳۳زکات واجب ھونے میں گائے اور بھینس ایک جنس شمار ھوتی ھیں اور عربی اور غیر عربی اونٹ ایک جنس ھیں اور اسی طرح بکری،بھیڑ اور مینڈھا آپسمیں کوئی فرق نہیں رکھتے۔

مسئلہ۱۹۳۴اگر زکات کے لئے بھیڑ دے تو بنابر احتیاط ضروری ھے کہ کم ازکم دوسرے سال میں داخل ھو گئی ھو اور اگر بکری دے تو بنا براحتیاط ضروری ھے کہ تیسرے سا ل میں داخل ھو چکی ھو۔

مسئلہ۱۹۳۵جس بھیڑ کو زکات کی بابت دے رھا ھو اگر اس کی قیمت دوسری بھیڑوں کے مقابلے میں کچھ کم ھو تو کوئی حرج نہیں، لیکن بہتر ھے کہ ایسی بھیڑ دے جس کی قیمت اس کی تمام بھیڑوں سے زیادہ ھو۔ یھی حکم گائے اور اونٹ کے بارے میں ھے۔

مسئلہ۱۹۳۶ اگر کئی افراد آپس میں شریک ھوں تو ان میں سے جس کا حصہ پھلے نصاب تک پھنچ جائے ضروری ھے کہ زکات دے اور جس کا حصہ پھلے نصاب سے کم ھو اس پر زکات واجب نہیں۔

مسئلہ۱۹۳۷اگر ایک شخص کے پاس چند مختلف جگھوں میں گائے، اونٹ یا بھیڑیں ھوں اور ان سب کی مقدار مل کر نصاب تک پھنچ جاتی ھو تو ضروری ھے کہ ان کی زکات دے۔

مسئلہ۱۹۳۸گائے،بھیڑ یا اونٹ، جو کسی شخص کے پاس ھیں خواہ وہ بیمار یانقص والے ھوں،ان کی زکات دینا ضروری ھے۔

مسئلہ۱۹۳۹ اگر جو گائے،بھیڑ اور اونٹ اس کے پاس ھیں وہ سب بیمار یا نقص دار یا بوڑھے ھو ں تو ان کی زکات کا جانور وہ خود ان میں سے دے سکتا ھے،لیکن اگر سب سالم، بے عیب اور جوان ھوں تو ان کی زکات میں بیمار یا نقص دار یا بوڑھا جانور نہیں دے سکتا،بلکہ اگر ان میں سے کچھ سالم اور کچھ مریض،کچھ نقص دار اور کچھ بے عیب اور کچھ بوڑھے اور کچھ جوان ھوں تو ضروری ھے کہ ان کی زکات کے لئے سالم،بے عیب اور جوان جانور دے۔

مسئلہ۱۹۴۰ اگر گیارھواں مھینہ ختم ھونے سے پھلے موجودہ گائے،بھیڑ اور اونٹ کو کسی دوسری چیز سے تبدیل کر دے یا جو نصاب اس کے پاس ھو اسے اسی جنس کے نصاب کی مقدار سے تبدیل کرے،مثلاً چالیس بھیڑیں دے اور چالیس بھیڑ یں ھی لے لے تو ان پر زکات واجب نہیں۔

مسئلہ۱۹۴۱ جس شخص پر گائے،بھیڑ اور اونٹ کی زکات ادا کرنا ضروری ھو اگر وہ ان کی زکات کو اپنے دوسرے مال سے دے تو جب تک ان جانوروں کی تعداد نصاب سے کم نہ ھو ھر سال زکات دینا ضروری ھے اور اگر ان کی زکات خود ان جانوروں میں سے دے اور وہ پھلے نصاب سے کم ھو جائیں تو اس پر زکات واجب نہیں ھو گی مثلاًجس کے پاس چالیس بھیڑیں ھوں اگر وہ اپنے دوسرے مال سے ان کی زکات دے دے تو جب تک اس کی بھیڑیں چالیس سے کم نہ ھوںضروری ھے کہ ھر سال ایک بھیڑ دے اور اگر خود ان میں سے دے دے تو جب تک دوبارہ چالیس تک نہ پھنچ جائیں اس پر زکات واجب نہیں ھو گی۔

زکات کا مصرف

مسئلہ۱۹۴۲ زکات کو آٹھ مقامات پر استعمال کیا جا سکتا ھے:

۱) فقیر: فقیر وہ شخص ھے کہ جس کے پاس خود اپنے اور اپنے اھل وعیال کے سال بھر کے اخراجات نہ ھوں،اور وہ شخص کہ جس کے پاس کوئی ایسی صنعت،ملکیت یا سر مایہ ھو کہ جس سے وہ اپنے سال بھر کے اخراجا ت کو چلا سکے تو وہ فقیر نہیں ھے۔

۲) مسکین : یہ وہ شخص ھے کہ جو فقیر سے بھی زیادہ سخت زندگی گزار رھا ھو۔

Presented by Ziaraat.Com

۳)　　وہ شخص جو امام　علیہ السلام یا نائب امام　علیہ السلام کی طرف سے زکات کی جمع آوری،اس کی نگرانی،اس کے حساب کی جانچ پڑتال اور اسے امام　علیہ السلام یا نائب امام　علیہ السلام یا فقراء تک پہنچانے پر مامور ہو۔

۴)　　ایسے مسلمان جو خداوند تعالیٰ کی وحدانیت اور حضورِ اکرم(ص)　کی رسالت کی گواھی دیتے ھیں لیکن راہِ اسلام میں ثابت قدم نہیں ھیں، تاکہ انھیں زکات دے کر ان کے ایمان کو مضبوط کیا جائے۔ البتہ جب کسی جگہ فقیر ھو او ر کیفیت یہ ھو کہ زکات یا فقیر کو دی جا سکتی ھو یا ایسے مسلمانوں کو تو احتیاطِ واجب یہ ھے کہ فقیر کو دی جائے اور ساتویں مورد میں بھی اس احتیاط کا خیال رکھنا ضروری ھے۔

۵)　　ایسے مسلمان غلاموں کو خرید کر آزاد کرنے کے لئے جو سختی میں مبتلا ھوں۔ اسی طرح اگر زکات کا کوئی مصرف نہ ھو تو ایسے غلاموں کو خرید کر آزاد کرنے کے لئے بھی جو سختی میں نہ ھوں۔

۶)　　وہ مقروض جو اپنا قرض ادا نہ کر سکتا ھو جب کہ اسے گناہ کے کام میں خرچ نہ کیا ھو۔

۷) فی سبیل اللہ یعنی وہ نیک امور کہ جن کو قصد قربت سے انجام دیا جا سکتا ھے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ وہ امور عمومی مصلحت رکھتے ھوں جیسے مسجد و دینی مدرسے بنانا،ھسپتال تعمیر کروانا،بوڑھوں کے لئے آسایشگاہ بنوانا اور اسی طرح کے دوسرے کام۔

۸)　　ابن السبیل، یعنی وہ مسافر جو سفر میں رہ گیا ھو۔

ان کے احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

مسئلہ۱۹۴۳احتیاطِ واجب یہ ھے کہ فقیر اور مسکین اپنے اور اپنے اھل و عیا ل کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ زکات نہ لیں اور اگر ان کے پاس کچھ رقم یا سامان موجود ھو تو صرف اپنے سال بھر کے کم پڑنے والے اخراجات لیں۔

مسئلہ۱۹۴۴جس شخص کے پاس اپنے سال بھر کے اخراجات کے لئے مال موجود ھو اگر وہ اس میں سے کچھ خرچ کر دے اور بعد میں شک کرے کہ باقی ماندہ مال اس کے ایک سال کے اخراجات کے برابر ھے یا نہیں تو وہ زکات نہیں لے سکتا۔

مسئلہ۱۹۴۵جس صنعت گر،مالک یا تاجر کی آمدنی اس کے سال بھر کے اخراجات سے کم ھو وہ اپنے کم پڑنے والے اخراجات کے لئے زکات لے سکتا ھے اور ضروری نہیں ھے کہ کام کے اوزار یا ملکیت یا اپنے سرمائے کو اپنے اخراجات میں استعمال کرے۔

مسئلہ۱۹۴۶جس فقیر کے پاس اپنے سال بھر کا خرچ نہ ھو اگر اس کے پاس کوئی ایسا گھر ھو جو اس کی ملکیت ھو اور وہ اس میں رہتا ھو یا سواری کا ذریعہ رکھتا ھو تو اگر ان کے بغیر زندگی بسر نہ کر سکتا ھو،چاھے اپنی آبرو کی حفاظت کے لئے ھی سھی،وہ زکات لے سکتا ھے اور یھی حکم اس کے گھر کے سامان،برتن،گرمی و سردی کے لباس اور ضرورت کی باقی چیزوں کے بارے میں ھے،اور جس فقیر کے پاس یہ سب کچھ نہ ھو اگر وہ ان کی احتیاج رکھتا ھو توزکات سے ان چیزوں کو خرید سکتاھے۔

مسئلہ۱۹۴۷　　جس فقیر کے لئے ھنر کا سیکھنا مشکل نہ ھو ضروری ھے کہ سیکھے اور زکات لے کر زندگی بسر نہ کرے، لیکن جب تک سیکھنے میں مشغول ھو زکات لے سکتا ھے۔

مسئلہ۱۹۴۸　　جو شخص پھلے فقیر تھا اور کہتا ھو کہ میںفقیر ھوں جب کہ اس کے فقر کے ختم ھونے کا شک ھو تو اگرچہ اس کے کھنے سے اطمینان حاصل نہ ھو،اسے زکات دی جا سکتی ھے اور جس کے بارے میں معلوم نہ ھو کہ فقیر تھا یا نہیں اور وہ کھے کہ میں فقیر ھوں،اگر اس کے کھنے سے اطمینان حاصل نہ ھو تو بنا بر احتیاطِ واجب اسے زکات نہیں دی جاسکتی۔

مسئلہ۱۹۴۹　　جو شخص فقر کا اظھار کرتا ھو جب کہ وہ پھلے فقیر نہیں تھا تو اگر اس کے کھنے سے اطمینان حاصل نہ ھو تو اسے زکات نہیں دی جا سکتی۔

مسئلہ۱۹۵۰　　جس شخص پر زکات واجب ھو چکی ھو اور کوئی فقیر اس کا مقروض ھو،وہ قرض کی اس مقدار کو زکات کی نیت سے حساب کر سکتا ھے،لیکن اگر جانتا ھو کہ فقیر نے اس مال کو گناہ میں خرچ کر دیا ھے تو قرض کی ادائیگی کے لئے دی جانے والی زکات سے حساب نہیں کر سکتا۔

مسئلہ۱۹۵۱　　اگر فقیر مر جائے اور ا س کا مال اس کے قرض کے برابر نہ ھو تو انسان اپنے مطلوبہ قرض کی مقدار کو زکات کی بابت میں حساب کر سکتا ھے۔ لیکن اگر جانتا ھو کہ فقیر نے اس مال

کو گناہ میں خرچ کیا ھے تو وہ اپنے مطلوبہ قرض کو قرض کی ادائیگی کے لئے دی جانے والی زکات سے حساب نہیں کر سکتا ھے۔

اور اگر میت کا مال اس کے قرضے کے برابر ھو اور اس کے وارث اس کا قرض نہ دیں یا کسی اور وجہ سے انسان اپنا قرضہ واپس نہ لے سکتا ھو تو بنابر احتیاطِ واجب ضروری ھے کہ اپنا قرضہ زکات کی بابت میں حساب نہ کرے۔

مسئلہ۱۹۵۲انسان زکات کے عنوان سے جو چیز فقیر کودے رھا ھو ضروری نہیں ھے کہ اسے بتائے کہ یہ زکات ھے، بلکہ اگر فقیر شرم محسوس کر رھا ھو تو مستحب ھے کہ اس بات کا اظھار کئے بغیر زکات کی نیت سے دے دے۔

مسئلہ۱۹۵۳ اگر کسی کو فقیر سمجھتے ھوئے زکات دے دے اور بعد میں معلوم ھو کہ وہ فقیر نہیں تھا یامسئلہ کی لاعلمی کی بنا پر کسی ایسے شخص کو زکات دے دے جس کے بارے میں جانتا ھو کہ فقیر نہیں ھے،چنانچہ دیا گیا مال اگر باقی ھو تو ضروری ھے کہ اس سے مال واپس لے کر مستحق کو دے دے اور اگر واپس نہ لے سکے تو اس زکات کا عوض اپنے مال سے دے اور اگر دیا گیا مال ختم ھو چکا ھو تو اگر زکات لینے والا جانتا تھا کہ یہ زکات ھے تو انسان اس شخص سے عوض لے کر فقیر کو دے سکتا ھے لیکن اگر وہ یہ نہیں جانتا تھاکہ یہ زکات ھے تو اس سے کوئی چیز نہیں لے سکتا بلکہ ضروری ھے کہ اس زکات کا عوض اپنے مال سے مستحق تک پھنچائے۔

مسئلہ۱۹۵۴جو شخص مقروض ھواور اپنا قرض ادا نہ کر سکتا ھو اگرچہ ا س کے پاس سال بھر کے اخراجات ھوں وہ اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے زکات لے سکتا ھے لیکن ضروری ھے کہ جو مال بطور قرضہ لیا ھو اسے معصیت میں خرچ نہ کیا ھو۔

مسئلہ۱۹۵۵اگر انسان کسی ایسے مقروض شخص کو زکات دے دے جو قرض کو ادا نہ کر سکتا ھو اور بعد میں معلوم ھو کہ اس نے قرض کو معصیت میں خرچ کیا تھا تو اگر وہ مقروض فقیر ھو تو جو زکات اسے دی ھے،اسے فقراء کو دی جانے والی زکات کی بابت حساب کر سکتا ھے۔

مسئلہ۱۹۵۶جو شخص مقروض ھو اور قرض ادا نہ کر سکتا ھو اگرچہ وہ فقیر نہ بھی ھو توبھی انسان اپنے مطلوبہ قرض کو زکات کی بابت حساب کر سکتا ھے،لیکن فقیر نہ ھونے کی صور ت میں اگر جانتا ھو کہ اس نے قرضہ لئے ھوئے مال کو معصیت میں خرچ کیا ھے تو اسے زکات کی بابت حساب نہیں کر سکتا۔

مسئلہ۱۹۵۷جس مسافر کا خرچہ ختم ھو گیا ھو یا اس کی سواری بیکار ھو گئی ھو، اگر اس کا سفر معصیت کا سفر نہ ھو اور قرض لے کر یا کسی چیز کو بیچ کراپنے آپ کو منزلِ مقصود تک نہ پھنچا سکتا ھو،اگرچہ اپنے وطن میںوہ مسافر فقیر نہ ھو پھر بھی زکات لے سکتا ھے،لیکن اگر کسی دوسرے مقام پر پھنچ کر قرضہ لے سکتا ھو یا اپنی کسی چیز کو بیچ کرزادِسفر مھیا کر سکتا ھو تو صرف اتنی مقدار میں زکات لے سکتاھے جس سے وہ اس مقام تک پھنچ جائے۔

مسئلہ۱۹۵۸جس مسافر نے سفر میں رہ جانے کی وجہ سے زکات لی ھو اگر اپنے وطن پھنچنے کے بعد مالِ زکات میں سے کوئی چیز بچ جائے تو اگر وہ مال، زکات دینے والے کو نہ لوٹا سکتا ھو یا اس تک مال پھنچانے میں مشقت کا سامنا ھو تو ضروری ھے کہ حاکم شرع کویہ بتا کر دے دے کہ یہ مالِ زکات ھے۔

مستحقینِ زکات کی شرائط

مسئلہ۱۹۵۹ زکات لینے والے شخص کاشیعہ اثنا عشری ھونا ضروری ھے،لہٰذا اگر کسی کو شیعہ اثنا عشری سمجھتے ھوئے زکات دے دے اور بعد میںمعلوم ھو کہ وہ شیعہ نہیں تھا تو ضروری ھے کہ دوبارہ زکات دے۔

مسئلہ۱۹۶۰ اگر کوئی شیعہ اثنا عشری بچہ یا دیوانہ فقیر ھو تو انسان اس کے ولی کو اس نیت سے کہ دی جانے والی چیز بچے یا دیوانے کی ملکیت ھو، زکات دے سکتا ھے اور ولی کے لیے بھی ضروری ھے کہ اسی نیت سے زکات لے۔

مسئلہ۱۹۶۱ اگر بچے یا دیوانے کے ولی تک رسائی نہ رکھتا ھو تو وہ خود یا کسی امین شخص کے ذریعے زکات کو بچے یا دیوانے کے مصرف میں لا سکتا ھے اور ضروری ھے کہ جس وقت زکات ان کے مصرف میں لائی جا رھی ھو اس وقت زکات کی نیت کرے اور اگر بچے یا دیوانے کے ولی تک رسائی رکھتا ھو تو بنابر احتیاطِ واجب ولی کے ذریعے یا اس کی اجازت سے ان کے لئے خرچ کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۱۹۶۲ بھیک مانگنے والے فقیر کو زکات دی جاسکتی ہے لیکن جو فقیر زکات کو معصیت میں خرچ کرتا ہو اسے زکات نہیں دی جاسکتی۔

مسئلہ۱۹۶۳کھلم کھلا گناہِ کبیرہ انجام دینے والے،بے نمازی اور احتیاطِ واجب کی بنا پرشرابی کو زکات نہیں دی جا سکتی۔

مسئلہ۱۹۶۴جو مقروض اپنے قرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اگرچہ اس کے اخراجات انسان پر واجب ہوں،اس کے قرض کو زکات سے ادا کر سکتا ہے۔

مسئلہ۱۹۶۵انسان ایسے افراد کے اخراجات کو جن کا خرچہ اس پر واجب ہو جیسے اولاد ،زکات سے نہیں دے سکتا لیکن اگر ان کے اخراجات نہ دے تو دوسرے انہیں زکات دے سکتے ہیں۔

مسئلہ۱۹۶۶ اگر انسان اپنے بیٹے کو اس کی بیوی،نوکراور نوکرانی کا خرچہ چلانے کے لئے زکات دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۱۹۶۷اگر بیٹے کو دینی اور علمی کتابوں کی ضرورت ہو تو باپ ان کو زکات سے خرید کربیٹے کو استفادہ کے لئے دے سکتا ہے اور اگر سبیل اللہ کے حصے میں سے خرید نا چاہے تو بنا براحتیاط ضروری ہے کہ اس میں عمومی مصلحت ہو۔

مسئلہ۱۹۶۸باپ،شادی کی ضرورت رکھنے والے بیٹے کو شادی کرنے کے لیے اپنی زکات دے سکتا ہے۔ بیٹے کے لئے باپ کی بہ نسبت بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ۱۹۶۹ ایسی عورت کو جس کا شوہر اس کے اخراجات دیتا ہو یا نہ دیتا ہو لیکن وہ اسے اخراجات دینے پر مجبور کر سکتی ہو،زکا ت نہیں دی جا سکتی۔

مسئلہ۱۹۷۰جس عورت نے متعہ کیا ہو اگر وہ فقیر ہو تو اس کا شوہراور دوسرے افراد اسے زکات دے سکتے ہیں،لیکن اگر اس کے شوہر نے عقد کے ضمن میں شرط رکھ دی ہو کہ وہ اس کے اخراجات بھی برداشت کرے گا یا کسی اور وجہ سے اس عورت کے اخراجات دینا شوہر پر واجب ہو تو اگر وہ شوہر اس کے اخراجات دے رہا ہو تو اس عورت کو زکات نہیں دی جا سکتی۔

مسئلہ۱۹۷۱ بیوی اپنے فقیر شوہر کو زکات دے سکتی ہے اگرچہ شوہر اس زکات کو اسی کے اخراجات میں صرف کرے۔

مسئلہ۱۹۷۲سید،غیر سید سے زکات نہیں لے سکتا لیکن اگر خمس یا اور شرعی اموال اس کے اخراجات کے لئے کافی نہ ہوں اورغیر سید کی زکات لینے پرمجبور ہو تو اپنے روزانہ کے اخراجات کے مطابق زکات لے سکتا ہے۔

مسئلہ۱۹۷۳جس شخص کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ سید ہے یا نہیں اسے زکات دی جا سکتی ہے۔

زکات کی نیت

مسئلہ۱۹۷۴ضروری ہے کہ انسان زکات کو قصدِ قربت جیسے کہ وضو کے مسائل میں بیان کیا گیا،اور خلوص کے ساتھ دے اور نیت میںمعین کرے کہ جو چیز دے رہا ہے وہ مال کی زکات ہے یا فطرہ ہے۔

مسئلہ۱۹۷۵جس شخص پر چند اموال کی زکات واجب ہو گئی ہو تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ وہ دی جانے والی زکات کے بارے میں معین کرے کہ کس مال کی زکات ہے،چاہے زکات کے طور پر رقم دے رہا ہو یا اس مال کی جنس سے ہی زکات دے رہا ہو۔

مسئلہ۱۹۷۶اگر کوئی شخص کسی کو اپنا وکیل بنائے کہ وہ اس کے مال کی زکات نکالے تو وکیل کے لئے ضروری ہے کہ فقیر کو زکات دیتے وقت مالک کی جانب سے زکات کی ادائیگی کی نیت کرے اور احتیاط یہ ہے کہ اس وقت مالک بھی زکات کی ادائیگی کی نیت کئے ہوئے ہو۔

اور اگر مالک کسی کو وکیل بنائے کہ جو زکات تمھیں دے رہا ہو ں اسے فقیر تک پہنچا دو تو ضروری ہے کہ مالک اس وقت نیت کرے جب وکیل فقیر کو زکات دے رہا ہو اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ وکیل کو زکات دیتے وقت ہی نیت کرلے اور زکات کے فقیر تک پہنچنے تک اپنی نیت پر باقی رہے۔

مسئلہ۱۹۷۷اگر قصدِ قربت کے بغیر زکات فقیر کو دے دے اور مال کے تلف ہونے سے پہلے زکات کی نیت کر لے تو وہ زکات شمار ہو گی۔

Presented by Ziaraat.Com

زکات کے متفرق مسائل

مسئلہ۱۹۷۸انسان کے لئے ضروری ہے کہ جو اور گندم کو بھوسے سے الگ کئے جانے کے وقت اور کھجور و انگور کے خشک ہونے کے موقع پران چیزوں کی زکات فقیرکو دے دے یا اپنے مال سے جدا کرلے اورسونے، چاندی، گائے، بھیڑ اور اونٹ کی زکات گیارھواں مہینہ مکمل ہونے پر فقیر کو دے دے یا اپنے مال سے الگ کر لے۔

اور اگر کسی خاص فقیر کا منتظر ہو یا کسی ایسے فقیر کو زکات دینا چاہتا ہو جو کسی اعتبار سے دوسروں پر برتری رکھتا ہو تو وہ یہ کر سکتا ہے کہ زکات کو الگ نہ کرے،بشرطیکہ اسے لکھ کر محفوظ کرلے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ تین مہینے سے زیادہ تاخیر نہ کرے۔

مسئلہ۱۹۷۹زکات کو الگ کر لینے کے بعد فوری طور پر اسے مستحق کو دینا ضروری نہیں،لیکن اگر کسی ایسے شخص تک دسترسی رکھتا ہو جسے زکات دی جا سکے تو احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ زکات دینے میں تاخیر نہ کرے۔

مسئلہ۱۹۸۰جو شخص زکات کو مستحق تک پہنچا سکتا ہو اگر نہ پہنچائے اور اس کی کوتاھی کی وجہ سے زکات تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

مسئلہ۱۹۸۱ جو شخص زکات کو مستحق تک پہنچا سکتا ہو اگر نہ پہنچائے، تو اس صورت میں کہ اس کی نگرانی میں کوتاھی نہ کرے اور کسی شرعی مقصد کی وجہ سے زکات نہ پہنچائی ہو مثلاً یہ کہ وہ کسی افضل مصرف یا کسی معین فقیر کا منتظر ہو تو ضامن نہیں ہے جب کہ اس صورت کے علاوہ ضامن ہے۔

مسئلہ۱۹۸۲اگر زکات کو مال سے جدا کر لے تو بقیہ مال میں تصرف کر سکتا ہے اور اگر کسی دوسرے مال سے جدا کر لے تو تمام مال میں تصرف کر سکتا ہے۔

مسئلہ۱۹۸۳انسان جس زکات کو علیحدہ کرچکا ہو اسے اپنے لئے لے کر اس کی جگہ کوئی دوسری چیز نہیں رکھ سکتا۔

مسئلہ۱۹۸۴اگر علیحدہ رکھی گئی زکات سے کوئی فائدہ حاصل ہو مثلاً جس بھیڑکو زکات کے لئے رکھا تھا وہ بچہ دے تو وہ فقیر کا مال ہے۔

مسئلہ۱۹۸۵ اگر زکات کو علیحدہ کرتے وقت کوئی مستحق حاضر ہو تو بہترھے کہ وہ زکات اس کو دے دے، مگر یہ کہ کوئی ایسا شخص اس کی نظر میں ہو جسے زکات دینا کسی اعتبار سے بہتر ہو۔

مسئلہ۱۹۸۶اگر حاکمِ شرع کی اجازت کے بغیر زکات کے لئے علیحدہ رکھے گئے مال سے تجارت کرے اور اسے نقصان ہو جائے تو اگر اس نے ذمہ پر سودا کیا ہو اور اس مال کو مافی الذمہ کی نیت سے دے تو نقصا ن مالک کا مانا جائے گا اور وہ زکات کا ضامن ہے اور اگر سودا عینِ مال پر واقع ہو ا ہو تو سودا باطل ہے اور حاکمِ شرع کی اجازت سے بھی صحیح نہیں ہو سکتا۔

اور اگر اسے فائدہ حاصل ہو تو اگر سودا ذمہ پر ہو اور اس مال کو مافی الذمہ ادا کرنے کی نیت سے دیا ہو تو فائدہ اس کا ہے اور وہ زکات کا ضامن ہے۔ جب کہ اگر سودا عینِ مال پر ہوا ہو اور حاکم شرع اس کی اجازت دے دے تو ضروری ہے کہ سارا منافع فقیر کو دے۔

مسئلہ۱۹۸۷اگر زکات واجب ہونے سے پہلے کوئی چیز زکات کی بابت فقیر کو دے تو وہ زکات نہیں مانی جائے گی۔ ھاں،زکات واجب ہونے کے بعد اگر فقیر کو دی گئی چیز تلف نہ ہوئی ہو اور فقیر بھی اپنے فقر پر باقی ہو تو اسے دی جانے والی چیز کو زکات کی بابت حساب کر سکتا ہے۔

مسئلہ۱۹۸۸جو فقیر کسی شخص سے یہ جانتے ہوئے کہ اس پر زکات واجب نہیں ہوئی ہے زکات لے لے اور وہ زکات فقیر کے پاس تلف ہو جائے تو وہ ضامن ہو گا،لہٰذا جب اس شخص پر زکات واجب ہو اور فقیر اپنے فقر پر باقی ہو تو اسے دی جانے والی چیز کے عوض کو زکات کی بابت حساب کر سکتا ہے۔

مسئلہ۱۹۸۹ جو فقیر نہ جانتا ہو کہ انسان پر زکات واجب نہیں ہوئی ہے اگر وہ کوئی چیز زکات کی بابت لے لے اور وہ اس کے پاس تلف ہو جائے تو وہ ضامن نہیں ہو گا اور انسان اس کے عوض کو زکات کی بابت حساب نہیں کر سکتا۔

مسئلہ۱۹۹۰ مستحب ہے کہ گائے،بھیڑ اور اونٹ کی زکات آبرومند فقیروں کو دے اور زکات دینے میں اپنے رشتے داروں کو دوسروں پر،اھلِ علم وکمال کو ان کے علاوہ پر اور دستِ سوال دراز نہ

Presented by Ziaraat.Com

کرنے والوں کو ھاتھ پھیلانے والوں پر مقدم رکھے،لیکن اگر کسی فقیر کو زکات دینا کسی اور اعتبار سے بہتر ھو تو مستحب ھے کہ زکات اسے دے۔

مسئلہ۱۹۹۱ زکات کو اعلانیہ اور مستحب صدقے کو مخفی طور پر دینا افضل ھے۔

مسئلہ۱۹۹۲ اگر زکات دینے والے شخص کے شھر میں نہ کوئی مستحق ھو اور نہ ھی اسے زکات کے لئے مقررہ مصارف میں سے کسی مصرف میں لا سکتا ھو،پس اگر اسے بعد میں کسی مستحق کے مل جانے کی امید بھی نہ ھو تو ضروری ھے کہ زکات کو دوسرے شھر میں لے جا کر اس کے مصر ف میں لائے اور زکات کو اس شھر تک لے جانے کے اخراجات زکات میں سے نکال سکتا ھے اور احتیاطِ واجب یہ ھے کہ حاکمِ شرع کی اجازت سے نکالے اور اگر زکات تلف ھو جائے تو اس صورت میں کہ اس نے زکات کی حفاظت میں کوتاھی نہ کی ھو ضامن نھیںھو گا۔

مسئلہ۱۹۹۳اگر اپنے شھر میںمستحق مل جائے تب بھی زکات کو دوسرے شھر میں لے جا سکتاھے لیکن ضروری ھے کہ دوسرے شھر تک لے جانے کے اخراجات اپنی جیب سے دے اور زکات تلف ھو جانے کی صورت میں ضامن بھی ھو گا، مگر یہ کہ حاکمِ شرع کی اجازت سے لے گیا ھو۔

مسئلہ۱۹۹۴زکات کے طور پر دی جانے والے گیھوں، جو، کشمش اور کھجور کے ناپ تول کی اجرت دیناخود مالک کی ذمہ داری ھے۔

مسئلہ۱۹۹۵ جو شخص دو مثقال اور ۱۵چنے کے برابر یا اس سے زیادہ مقدارکی چاندی زکات کی بابت دینے کا ذمہ دار ھو احتیاطِ مستحب یہ ھے کہ ایک فقیر کو دو مثقال اور ۱۵چنے کے برابر چاندی سے کم نہ دے۔ نیزاگر اس پر چاندی کے علاوہ کوئی دوسری چیز جیسے گندم یا جو واجب ھوں اور اس کی قیمت دو مثقال اور ۱۵ چنے چاندی کے برابر پھنچ جائے تو احتیاطِ مستحب یہ ھے کہ ایک فقیر کو اس مقدار سے کم نہ دے۔

مسئلہ۱۹۹۶ مکروہ ھے کہ انسان مستحق سے در خواست کرے کہ اس سے لی گئی زکات کو اسی کے ھاتھ فروخت کردے لیکن اگرمستحق لی جانے والی چیز کو فروخت کرنا چاھتا ھو تو قیمت لگانے کے بعد اسے زکات دینے والا اس کو خریدنے میں دوسروں پر مقدم ھے۔

مسئلہ۱۹۹۷اگر انسان شک کرے کہ اس نے واجب شدہ زکات ادا کر دی ھے یا نھیں تو جس مال پر زکات واجب ھوئی تھی اگر وہ موجود ھو تو ضروری ھے کہ زکات ادا کرے خواہ اس کا شک پچھلے سالوں کی زکات کے بارے میں ھو اور اگر وہ مال تلف ھو چکا ھو تو اس پر زکات نھیں خواہ وہ اسی سال کے بارے میں ھو۔

مسئلہ۱۹۹۸ فقیر یہ نھیں کر سکتا کہ زکات کی مقدار سے کم پر مصالحت کر لے یا کسی چیزکو مھنگی قیمت پر زکات کی بابت قبول کر لے یا زکات کو مالک سے لے کر اسے ھی بخش دے لیکن جس شخص پر زکات واجب ھو اور فقیر ھو گیا ھو اور زکات نہ دے سکتا ھو اگر وہ توبہ کرنا چاھتا ھو تو فقیراس سے زکات لے کر اسی کو بخش سکتا ھے۔

مسئلہ۱۹۹۹ فقھائے کرام اعلیٰ اللہ مقامھم کی ایک جماعت نے فرمایا ھے کہ انسان زکات سے کسی زمین کو وقف کر سکتا ھے یا قرآن یا دینی کتب یا دعاؤں کی کتب کو خرید کر وقف کر سکتا ھے اور اس وقف کا متولی خود کو یا اپنی اولاد کو بنا سکتا ھے، لیکن حاکم شرع سے رجوع کئے بغیرمالک کا وقف اور متولی معین کرنے پر ولایت رکھنا محلِ اشکال ھے۔

مسئلہ۲۰۰۰ انسا ن یہ نھیں کر سکتا کہ زکات سے کوئی ملکیت خریدے اور اپنی اولاد پر یا ان افراد پر جن کے اخراجات اس پر واجب ھیں وقف کر دے تاکہ وہ اس کی آمدنی کو اپنے اخراجات کے لئے استعمال کریں۔

مسئلہ۲۰۰۱ انسان چاھے فقیر نہ ھو یا ھو اور سال بھر کے اخراجات کے لئے زکات لے چکاھو،حج و زیارات پر جانے یا ان جیسی چیزوں کے لئے سھم سبیل اللہ سے زکات لے سکتا ھے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر اطاعت ھونے کے علاوہ معتبر ھے کہ ان امور میں عمومی مصلحت بھی ھو جیسے مقدساتِ دین کا احترام اور ترویجِ دین وغیرہ۔

مسئلہ۲۰۰۲ اگر مالک کسی فقیر کو اپنے مال کی زکات کی ادائیگی پر وکیل بنائے اور فقیر احتمال دے کہ مالک کی نیت یہ تھی کہ وہ خود ا س زکات سے کچھ نہ لے تو وہ اس زکات سے خود کے لئے کچھ نھیں لے سکتا۔ھاں،اگر یقین یا اطمینان رکھتا ھو کہ مالک کی نیت یہ نھیں تھی تو خود اپنے لئے بھی لے سکتا ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۰۰۳اگر فقیر اونٹ،گائے،بھیڑ،سونا یا چاندی زکات کی بابت لے اور زکات واجب ہونے کے مذکورہ شرائط اس مال میں جمع ہو جائیں تو ضروری ہے کہ ان کی زکات دے۔

مسئلہ۲۰۰۴اگر دو افراد ایسے مال میں شراکت دار ہوں جس میں زکات واجب ہو چکی ہو اور ان میں‌سے ایک اپنے حصے کی زکات دے دے اور پھر آپس میں مال کو تقسیم کر لیں تو جو زکات ادا کر چکا ہے اس کے لئے خود کے حصے میں تصرف کرنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے جانتا ہو کہ شریک نے اپنے حصے کی زکات نہیں دی ہے۔

مسئلہ۲۰۰۵ جس شخص پر خمس یازکات واجب ہو،کفارہ،نذر یا ان جیسی چیزیں بھی اس پر واجب ہوں اور قرض دار بھی ہو اگر وہ ان تمام کو ایک ساتھ ادا نہ کر سکتا ہوتو جس مال پر خمس یا زکات واجب ہوئی تھی، اگر تلف نہ ہوگیا ہو تو ضروری ہے کہ خمس وزکات ادا کرے اور اگر تلف ہو گیا ہو تو بنا بر احتیاطِ واجب مال کو قرض،خمس اور زکات میں نسبت کے اعتبار سے تقسیم کردے اور ان کی ادائیگی کو کفارے اور نذر کردہ مال کی ادائیگی پر مقدم رکھے۔

مسئلہ۲۰۰۶ جس شخص پر خمس یا زکات واجب ہو، حج بھی اس پر واجب ہو اور مقروض بھی ہو، اگر مرجائے اور اس کا مال ان سب کے لئے کافی نہ ہو،تو جس ما ل پر خمس یا زکات واجب ہوئے تھے اگر وہ تلف نہ ہو ا ہو تو ضروری ہے کہ زکات یا خمس کو ادا کیا جائے اور اس کے باقی مال کو حج اور قرض پر تقسیم کیا جائے۔

اور اگر وہ مال کہ جس پر خمس یا زکات واجب ہو ئی تھی تلف ہو گیا ہو تو اگر وہ صرورہ تھا، یعنی پھلی مرتبہ اس کا حج پر جانا ہو اتھا اور حج کے راستے میں احرام سے پہلے ھی مر گیا، تو ضروری ہے کہ اس کے مال کو حج میں خرچ کیا جائے اور اگر کچھ مال بچ جائے تو اسے خمس،زکات اور قرض میں نسبت کے اعتبار سے تقسیم کر دیا جائے اور اس صورت کے علاوہ حج،خمس وزکات پر تو مقدم ہے لیکن اس کا قرض پر مقدم ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ۲۰۰۷ اگر ایسا شخص علم حاصل کرنے میں مصروف ہوجوعلم حاصل نہ کرنے کی صورت میں روزی کماسکتا ہو تو اگر اس علم کا حاصل کرنا اس پر واجب ِعینی ہو یا واجبِ کفائی ہو لیکن کوئی دوسرااس ذمہ داری کو انجام دینے کے لئے آگے نہ بڑھ رہا ہو تو فقرا کے حصے سے زکات دی جاسکتی ہے۔ اسی طرح سبیل اللہ کے حصے سے بھی اس کو زکات دی جا سکتی ہے،لیکن اس صورت میں احتیاطِ واجب یہ ہے کہ اس کے علم حاصل کرنے میں عمومی مصلحت بھی ہو۔

اور اگر اس علم کا حاصل کرنا اس کے لئے مستحب ہو تو فقرا کے حصے سے اسے زکات دینا جائز نہیں لیکن سبیل اللہ کے حصے سے دی جا سکتی ہے اور بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ اس کے علم حاصل کرنے میں عمومی مصلحت بھی ہو اور اگر اس کا علم حاصل کرنا نہ واجب ہو نہ مستحب ہو تو اسے زکات دینا جائزنہیں۔

زکات فطرہ

مسئلہ۲۰۰۸ جو شخص عیدِ فطر کی رات بوقت غروب بالغ و عاقل ہو اور فقیر و غلام نہ ہو، یعنی سورج کے غروب ہونے سے پہلے، چاہے ایک لمحہ کے لئے ھی ان شرائط کے ساتھ ماہِ رمضان کو پالے توضروری ہے کہ اپنے اور ان افراد کے لئے جو اس کا کھانا کھاتے ہوں،فی نفر ایک صاع جو تین کلوکے قریب ہوتا ہے، گندم، جوَ، کھجور، کشمش، چاول یا ان جیسی کوئی چیز مستحق کو دے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ وہ چیز اس کے علاقے میں غذا کے طور پر رائج ہو۔ اگر ان میں سے کسی ایک کی قیمت بھی دے دے توکافی ہے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ عید کی رات میں غروب کے وقت جو شخص بے ہوش ہو وہ بھی فطرہ نکالے۔

مسئلہ۲۰۰۹ جس شخص کے پاس اپنے اور اپنے اهل وعیا ل کے سال بھر کے اخراجات کی رقم نہ ہو اور نہ ھی کوئی ایسا کمائی کا ذریعہ رکھتا ہو کہ اپنے اور اپنے اهل و عیال کے سال بھر کے اخراجات چلا سکے تو وہ فقیر ہے اور اس پر فطرہ دینا واجب نہیں۔

مسئلہ۲۰۱۰ انسان کے لئے ان تمام افراد کا فطرہ نکالنا واجب ہے جو عیدفطر کی رات میں غروب کے وقت اس کا کھانا کھانے والے شمار ہوں،چھوٹے ہوں یا بڑے،مسلمان ہوں یا کافر،ان کا خرچ دینا اس پر واجب ہویا نہ ہو اور اس کے اپنے شہر میں ہوں یا دوسرے شہر میں۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۰۱۱ اگر اس شخص کو جو اس کا کھانا کھاتا ھو اور دوسرے شھر میں ھو وکیل بنا دے کہ وہ اس کے مال سے خود کا فطرہ دے دے، تو اگر اسے اطمینان ھو کہ وہ فطرہ دے دے گا تو موکل پر اس کا فطرہ نکالنا ضروری نھیں۔

مسئلہ۲۰۱۲ ان مھمانوں کا فطرہ جو عید فطر کی رات کو غروب سے پھلے صاحب خانہ کی رضامندی سے آ ئے ھوں اور فطرہ واجب ھونے کے وقت اس کا کھانا کھانے والے شمار ھوتے ھوں،صاحب خانہ پر واجب ھے۔

مسئلہ۲۰۱۳ وہ مھمان کہ جو شب عیدفطر کو غروب سے پھلے صاحب خانہ کی رضایت کے بغیرآئے ھوں اور کچھ وقت اس کے پاس رھیں تو بنا بر احتیاطِ واجب ضروری ھے کہ ان کا فطرہ وہ خود بھی دیں اور میزبان بھی دے اور اسی احتیاط کا خیال رکھنا اس شخ-ص کے بارے میں بھی ضروری ھے کہ جس کا خرچہ دینے کے لئے انسان کو مجبور کیا گیا ھو۔

مسئلہ۲۰۱۴ اس مھمان کا فطرہ جو عید فطر کی رات غروب کے بعد پھنچا ھو،صاحب خانہ پر واجب نھیں اگرچہ غروب سے پھلے اس کو دعوت دی گئی ھو اور وہ افطار بھی اس کے گھر کرے۔

مسئلہ۲۰۱۵ جو شخص عید فطر کی رات میں غروب کے و قت دیوانہ ھو اس پر فطر ہ نکا لنا واجب نھیں۔

مسئلہ۲۰۱۶ اگر غروب سے پھلے بچہ بالغ ھو جائے یا دیوانہ عاقل ھو جائے یا فقیر غنی ھو جائے تو فطرہ واجب ھونے کے باقی شرائط کے ھوتے ھوئے فطرہ نکالنا ضروری ھے۔

مسئلہ۲۰۱۷ جس شخص پر عید فطر کی رات میں غروب کے وقت فطرہ واجب نہ ھو اگر عید کے دن ظھر سے پھلے تک فطرہ واجب ھونے کے شرائط اس میں پیدا ھو جائیں تو احتیاط مستحب یہ ھے کہ فطرہ نکالے۔

مسئلہ۲۰۱۸ جو کافر عید فطر کی رات غروب کے بعد مسلمان ھوا ھو اس پر فطرہ واجب نھیں لیکن جو مسلمان شیعہ نھیں تھا اگر چاند دیکھنے کے بعد شیعہ ھو جائے تو ضروری ھے کہ فطرہ نکالے۔

مسئلہ۲۰۱۹ جس شخص کے پاس صرف ایک صاع جو تین کلو کے قریب ھوتا ھے گندم یا اس جیسی کوئی چیز ھو،مستحب ھے کہ فطرہ دے اور اگر اھل و عیا ل والا ھو اور ان کا فطرہ بھی دینا چاھتا ھو تو وہ فطرے کی نیت سے اس ایک صاع کو اپنے اھل وعیال میں سے کسی ایک کو دے سکتا ھے اوروہ بھی اسی نیت سے کسی دوسرے کو دے یھاں تک کے بات آخری فرد تک پھنچ جائے اور بھتر ھے کہ آخری فرد یہ چیز کسی ایسے شخص کو دے جو خود ان میں‌سے نہ ھو اور اگر ان میں سے کوئی چھوٹاھو تو احتیاطِ واجب یہ ھے کہ اس کا ولی اس کو خود کے لئے قبول کر کے بچے کے لئے فطرے کی نیت سے دے دے اور اگر بچے کے لئے قبول کر لے تو پھر احتیاطِ واجب یہ ھے کہ اسے کسی اور کو نہ دے۔

مسئلہ۲۰۲۰ اگر عید فطر کی رات غروب کے بعد بچہ پیدا ھو یا کوئی اس کا کھانا کھانے والا شمار ھو تو ان کا فطرہ نکالنا واجب نھیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ ھے کہ جو افراد غروب کے بعد سے لے کر عید کے دن ظھر سے پھلے تک اس کا کھانا کھانے والے شمار ھوں ان کا فطرہ نکالے۔

مسئلہ۲۰۲۱ اگر انسان کسی کا کھانا کھاتا ھو اورغروب سے پھلے اس کا شمار کسی اور کا کھانا کھانے والوں میں ھو جائے تو اس کا فطرہ اس شخص پر واجب ھو گا کہ اب جس کا کھانا کھانے والا بن گیا ھے۔ مثال کے طور پر اگر لڑکی غروب سے پھلے شوھر کے گھر رخصت ھو جائے تو اس کا فطرہ شوھر پر دینا ضروری ھے۔

مسئلہ۲۰۲۲ جس شخص کا فطرہ دینا کسی اور کی ذمہ داری ھو اس پر اپنا فطرہ دینا واجب نھیں۔

مسئلہ۲۰۲۳اگر انسان کا فطرہ دینا کسی اور پر واجب ھو اور وہ اس کا فطرہ نہ دے تو فطرہ واجب ھونے کے شرائط کی موجودگی میں احتیاط مستحب یہ ھے کہ اپنا فطرہ خود دے۔

مسئلہ۲۰۲۴جس شخص کا فطرہ کسی دوسرے پر واجب ھو اگر وہ اپنا فطرہ خود دے دے تو جس پر فطرہ واجب تھا اس کی ذمہ داری ختم نھیں ھوتی۔

مسئلہ۲۰۲۵ جس عورت کا شوھر اس کے اخراجات نہ دیتا ھو اگر وہ کسی اور کا کھانا کھاتی ھو تو اس کا فطرہ اس شخص پر واجب ھے اور اگر کسی اور کا کھانا نہ کھاتی ھو تو وجوبِ فطرہ کی شرائط کی موجودگی میں ضروری ھے کہ خود اپنا فطرہ دے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۰۲۶جو شخص سیّد نہیں وہ سیّد کو اپنا فطرہ نہیں دے سکتا یہاں تک کہ اگر کوئی سیّد اس کا کھانا کھاتا ہو تب بھی وہ اس کی طرف سے نکالا ہوا فطرہ کسی دوسرے سیّد کو نہیں دے سکتا۔

مسئلہ۲۰۲۷ اس بچے کا فطرہ جو ماں یا دایہ کا دودھ پیتا ہو اس شخص پر واجب ہے جو ماں یا دایہ کے اخراجات برداشت کرتاھو لیکن اگر ماں یا دایہ اپنے اخراجات کو بچے کے مال سے نکا لتی ہو تو بچے کا فطرہ کسی پر واجب نہیں۔

مسئلہ۲۰۲۸ انسان اگرچہ اپنے اھل و عیال کے اخراجات مال ِ حرام سے دیتا ہو پھر بھی ضروری ھے کہ ان کا فطرہ حلال مال سے دے۔

مسئلہ۲۰۲۹ اگر انسان کسی کو اجیر بنائے اور شرط یہ رکھی گئی ہو کہ اس کے اخراجات بھی دے اور اس شرط پر عمل بھی کرے تو ضروری ھے کہ اس کا فطرہ بھی ادا کرے، لیکن اگر شرط یہ رکھی گئی ہو کہ اس اخراجات کی مقدار اسے دے مثلاًکچھ رقم اسے مخارج کے لئے دے لیکن نفقہ کے عنوان سے نہ ھو،خواہ وہ اس کے کام کی مزدوری کے حساب سے ہو یا کسی اور حساب سے،تو اس کا فطرہ دیناواجب نہیں ۔

مسئلہ۲۰۳۰اگر کوئی شخص عید فطر کی رات غروب کے بعد مر جائے تو ضروری ھے کہ اس کا اور اس کے اھل و عیال کا فطرہ اس کے مال سے دیا جائے، لیکن اگر غروب سے پھلے مر جائے تو اس کا اور اس کے اھل و عیال کا فطرہ اس کے مال سے دینا واجب نہیں۔

فطرے کا مصرف

مسئلہ۲۰۳۱ علما میں مشھور قول یہ ھے کہ فطرے کا مصرف وھی ھے جو مال کی زکات کا مصرف ھے لیکن احتیاطِ واجب یہ ھے کہ فطرہ فقراء کو دیا جائے جن کا شیعہ اثنا عشری ھونا بھی ضروری ھے اورمومن نہ ملنے کی صورت میں کسی غیر ناصبی مسلمان کو بھی دیا جا سکتا ھے۔

مسئلہ۲۰۳۲اگر کوئی شیعہ اثنا عشری بچہ مسئلہ نمبر" ۱۹۶۰" اور"۱۹۶۱" میں بتائے گئے اعتبار سے فقیر ھو تو وہ فطرے کو اس بچے کے استعمال میں لا سکتا ھے۔

مسئلہ۲۰۳۳جس فقیر کو فطرہ دیا جائے اس کا عادل ھونا ضروری نہیں،لیکن احتیاطِ واجب یہ ھے کہ شرابی،بے نمازی اور کھلم کھلا گناہ کبیرہ کرنے والے کو فطرہ نہ دیا جائے۔

مسئلہ۲۰۳۴ایسے شخص کو فطرہ نہیں دیا جاسکتا جو اسے معصیت میں استعمال کرتا ہو۔

مسئلہ۲۰۳۵احتیاطِ واجب یہ ھے کہ ایک فقیر کو ایک صاع جو کہ تقریباً تین کلو ھوتا ھے،سے کم فطرہ نہ دیا جائے۔ ھاں، چند صاع دینے میں حرج نہیں۔

مسئلہ۲۰۳۶جس چیز کی اعلیٰ قسم کی قیمت اس کی گھٹیا قسم سے دگنی ھومثلاجس گندم کی قیمت اس کی گھٹیا قسم سے دگنی ھو اس سے آدھا صاع دینا کافی نہیں بلکہ اگر یہ آدھا صاع فطرے کی قیمت کے طور پر دے تب بھی کافی نہیں۔

مسئلہ۲۰۳۷ انسان یہ نہیں کر سکتا کہ آدھا صاع ایک چیز مثلا گندم سے اور باقی آدھا کسی دوسری چیز مثلا جَو سے دے اوراسے فطرے کی قیمت کے ارادے سے دینا بھی کافی نہیں۔

مسئلہ۲۰۳۸مستحب ھے کہ فطرہ دینے میں اپنے فقیر رشتہ داروں کو دوسروں پر مقدم رکھے اور اس کے بعد فقیر پڑوسیوں کو اور مستحب ھے کہ دین،فقہ اور عقل کے اعتبار سے برتری رکھنے والوں کو مقدم رکھے۔

مسئلہ۲۰۳۹اگر انسان کسی شخص کو فقیر سمجھ کر فطرہ دے اور بعد میں معلوم ہو کہ فقیر نہیں تھا تو اسے دیا جانے والا مال تلف نہ ھونے کی صورت میں ضروری ھے کہ واپس لے کر فقیر کو دے اور اگر واپس نہ لے سکتا ھو تو ضروری ھے کہ اپنے مال سے فطرے کا عوض دے۔

مال تلف ھوجانے کی صورت میں اگر فطرہ لینے والا جانتا تھا کہ اسے دی جانے والی چیز فطرہ ھے تو ضروری ھے کہ اس کا عوض دے اور اگر نہیں جانتا تھا تو اس کا عوض دینا اس پر واجب نہیں اور ضروری ھے کہ انسان دوبارہ فطرہ دے۔

مسئلہ۲۰۴۰ جو شخص کھے کہ میں فقیر ھوں اگر جانتا ہو کہ وہ پھلے فقیر تھا تو اسے فطرہ دیا جا سکتا ھے اور جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ وہ فقیر تھا یا نہیں،اور کھے کہ میں فقیر ھوں اگر اس کی بات سے اطمینان حاصل نہ ھو تو بنابر احتیاطِ واجب اسے فطرہ نہیں دیا جاسکتا اور اگر جانتا ھو کہ پھلے فقیر نہیں تھا تو جب تک اس کی بات سے اطمینان حاصل نہ ھوجائے اسے فطرہ نہیں دیا جا سکتا۔

Presented by Ziaraat.Com

فطرے کے متفرق مسائل

مسئلہ۲۰۴۱ انسان کے لئے ضروری ھے کہ فطرہ قصدِ قربت،جیسا کہ وضو کے مسائل میں بیان کیا گیا،اور اخلاص کے ساتھ دے اور فطرہ دیتے وقت فطرہ دینے کی نیت کرے۔

مسئلہ۲۰۴۲ماہِ رمضان سے پہلے فطرہ دینا صحیح نہیں ھاں ماہ رمضان داخل ہونے کے بعد دے سکتا ھے اگر چہ احتیاط یہ ھے کہ ماہ رمضان میں بھی نہ دے البتہ یہ کیا جا سکتا ھے کہ ماہ رمضان سے پہلے فقیر کو قرض دے اور فطرہ واجب ہونے کے بعد قرض کو فطرے کی بابت حساب کر لے۔

مسئلہ۲۰۴۳ضروری ھے کہ فطرے کے طور پر دی جانے والے گیھوں یا کسی اور چیز میں کوئی اور چیزیا مٹی ملی ہوئی نہ ہواور اگر کوئی چیز ملی ہوئی ہو لیکن فطرے کی چیز خالصاً ایک صاع کے برابر ہو اور اسے ملی ہوئی چیز سے جدا کرنا زحمت اور خرچے کا باعث نہ ہو یا ملی ہوئی چیز کی مقدار اتنی کم ہوکہ اسے خالص گندم ھی کہا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۲۰۴۴احتیاطِ واجب کی بنا پر کسی نقص رکھنے والی چیز سے فطرہ دینا کافی نہیں۔

مسئلہ۲۰۴۵جو شخص کئی افراد کا فطرہ دے رھا ہو ضروری نہیں کہ وہ سب کے لئے ایک ھی چیز دے مثلا اگر کچھ کے فطرے میں گندم اور کچھ کے فطرے میں جَو دے توکافی ھے۔

مسئلہ۲۰۴۶عید فطر کی نماز پڑھنے والے شخص کے لئے احتیاطِ واجب کی بنا پرضروری ھے کہ نماز عید سے پہلے فطرہ دے دے، لیکن اگر نماز عید نہ پڑھے تو فطرہ دینے میں ظھر تک تاخیر کر سکتا ھے۔

مسئلہ۲۰۴۷اگر اپنے مال کی کچھ مقدار فطرے کی نیت سے علیحدہ رکھے لیکن عید کے دن ظھر تک مستحق کو نہ دے تو جب بھی اسے دے فطرے کی نیت کرے۔

مسئلہ۲۰۴۸اگر فطرہ واجب ہونے کے وقت فطرہ نہ دے اور نہ ھی جدا کرے تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ بعد میں اس نیت سے فطرہ دے کہ جو خدا مجھ سے چاہتا ھے اسے ادا کر رھا ہوں۔

مسئلہ۲۰۴۹اگر فطرہ جدا کردے تو اسے اپنے لئے اٹھا کر اس کی جگہ دوسرا مال نہیں‌رکھ سکتا۔

مسئلہ۲۰۵۰اگر انسان کے پاس کوئی ایسا مال ہو جس کی قیمت فطرے سے زیادہ ہو تو اگر وہ فطرہ دئے بغیر نیت کرے کہ اس مال کی کچھ مقدار فطرے کے لئے ھے،اس طرح سے کہ اس میں کچھ اس کا مال ہو اور کچھ فطرہ ہو تو اس میں اشکال ھے لیکن اگر تمام مال فقیر کودے دینا چاہتا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۲۰۵۱ اگر فطرے کے لئے رکھا ھوا مال تلف ہوجائے تو فقیر تک دسترسی رکھنے کے باوجود فطرے کی ادائیگی میں‌تاخیر کی صورت میں ضروری ھے کہ اس کا عوض دے اور اگر فقیر تک دسترسی نہ ہو اور اس کی حفاظت میں‌کوتاھی نہ کی ہو تو ضامن نہیں‌ہوگا۔

مسئلہ۲۰۵۲اگر اپنے علاقے میں مستحق مل جائے تو احتیاطِ واجب یہ ھے کہ فطرہ دوسری جگہ نہ لے جائے اور اگر دوسری جگہ لے جائے اور تلف ہوجائے تو اس کا عوض دینا ضروری ھے۔

حج کے احکام

مسئلہ۲۰۵۳بیت اللہ کی زیارت اور مقررہ اعمال کی ادائیگی کو حج کہتے ھیں جو مندرجہ ذیل شرائط رکھنے والے پر پوری زندگی میں ایک مرتبہ واجب ہوتا ھے:

۱) بالغ ہو

۲) عاقل ہو

۳) آزادہو

۴) حج پر جانے کی وجہ سے کسی ایسے حرام کام کو کہ جس کا ترک کرنا حج سے زیادہ اھم ہو انجام دینے پر یا کسی ایسے واجب عمل کو جو حج سے زیادہ اھم ہو ترک کرنے پر مجبور نہ ہو۔

۵) استطاعت رکھتا ہو۔

مستطیع ہونے کے لئے چند چیزیں معتبر ھیں :

۱) اس کے پاس زادِ راہ اور سواری یا اتنا مال ہو کہ اسے مہیا کر سکے۔

Presented by Ziaraat.Com

۲)　ایسی صحت اور اتنی طاقت رکھتا ہو کہ مکہ جا کر حج کو بجا لا سکے۔

۳)　راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اور اگر راستہ بند ہو یا انسان کو خوف ہو کہ راستے میں یا اعمال حج کی ادائیگی کے دوران اس کی جان یا آبرو چلی جائے گی یا اس کے مال کو لوٹ لیا جائے گا تو اس پر حج واجب نہیں لیکن اگرکسی دوسرے راستے سے جانا ممکن ہو اگرچہ وہ راستہ دور ہو ضروری ہے کہ اس راستے سے جائے۔

۴)　اس کے پاس اعمال حج کی ادائیگی کے برابر وقت ہو۔

۵)　جن افراد کے اخراجات دینا اس پر واجب ہے جیسے بیوی اور بچے اور جن افراد کے اخراجات دینا لوگ ضروری سمجھتے ہیں جیسے وہ نوکر یا ملازمہ جس کی اسے ضرورت ہو،ان سب کے اخراجات اس کے پاس موجود ہوں۔

۶)　واپس لوٹنے کے بعد اپنے اور اہل وعیال کے لئے اپنی حیثیت کے مطابق کام دھندہ،کھیتی باڑی،ملکیت کی آمدنی یا کوئی اور ذریعہ معاش رکھتا ہو تاکہ زندگی گزارنے میں مشقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

مسئلہ۲۰۵۴جس شخص کے لئے ذاتی مکان اتنا ضروری ہو کہ اس کے نہ ہوتے ہوئے حرج ومشقت میں پڑ جائے تو اس پر حج اسی وقت واجب ہو گا کہ جب گھر کی رقم بھی اس کے پاس موجود ہو۔

مسئلہ۲۰۵۵جو عورت حج پر جا سکتی ہو اگرپلٹنے کے بعد اس کے پاس مال نہ ہو اور اس کا شوھر بھی اس کا خرچ نہ دے اور وہ زندگی گزارنے میں حر ج ومشقت میں پڑجائے تو اس پر حج واجب نہیں۔

مسئلہ۲۰۵۶اگر کسی کے پاس زادِ راہ اور سواری کا جانور نہ ہو اور دوسرا اسے حج پر جانے کی پیشکش کرے اور کہے:''سفر حج کے دوران تمھارا اور تمھارے اہل و عیال کا خرچہ میں دوں گا''،تو یہ اطمینان رکھنے کی صورت میں کہ وہ اس کا خرچہ دے گا،اس پر حج واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ۲۰۵۷اگر حج پر آنے جانے اوراس دوران میں اھل واعیا ل کا خرچہ کسی کو اس شرط پربخشا جائے کہ حج ادا کرو تو واجب ہے کہ قبول کرے اور حج بھی اس پر واجب ہو جا ئے گا چاہے واپسی پر اپنی زندگی گزارنے کے لئے مال نہ رکھتا ہویا مقروض ہو مگر یہ کہ قرض ادا کرنے کا وقت پہنچ گیا ہو،قرض خواہ مطالبہ بھی کر رھا ہو اور مقروض حج نہ کرنے کی صورت میں (ھی) قرض کی ادائیگی پر قدرت رکھتا ہو یا قرض مدت دار ہو لیکن مقرو ض جانتا ہو کہ حج کرنے کی ۔صورت میں وہ وقت پر قرض ادا نہیں کر سکے گا۔

مسئلہ۲۰۵۸ اگر کسی کے حج پر آنے جانے اور اس مدت میں اس کے اھل وعیا ل کے اخراجات کسی کو یہ کہہ کر دئے جائیں کہ حج پر جاؤ لیکن یہ مال اس کی ملکیت میں نہ دیا جائے تو اطمینان رکھنے کی صورت میں کہ اس سے مال واپس نہیں لیا جائے گا،اس پر حج واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ۲۰۵۹اگر مال کی اتنی مقدار جو حج کے لئے کافی ہو کسی کو اس شرط پر دی جائے کہ سفرِ حج کے دوران مال دینے والے کی خدمت کرے تو اس پر حج واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ۲۰۶۰اگر کسی کو مال کی کچھ مقدار دی جائے اور حج اس پر واجب ہو جائے چناچہ اگر وہ حج کر لے تو چاھے بعد میں اسے اتنا مال مل جائے کہ اپنے وطن سے حج پر جا سکے،دوبارہ حج اس پر واجب نہیں ہو گا۔

مسئلہ۲۰۶۱ اگر تجارت کے لئے مثلاًجدّہ تک جا ئے ا ور اتنامال اس کے ہاتھ لگے کہ وھاں سے مکہ جانے کے لئے شرائطِ استطاعت موجود ہوں تو ضروری ہے کہ حج کرے اور حج کر لینے کی صورت میں چاھے بعد میں اتنا مال مل جائے کہ اپنے وطن سے مکہ جا سکتا ہو،دوبارہ حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ۲۰۶۲جو شخص بذاتِ خود کسی دوسرے کی جانب سے حج کرنے پر اجیر بنا ہو اگر وہ خود نہ جاسکے اور کسی دوسرے کو اپنی جانب سے بھیجنا چاھے تو ضروری ہے کہ جس نے اسے اجیر بنایا تھا اس سے اجازت لے۔

مسئلہ۲۰۶۳اگر کوئی شخص مستطیع ہونے کے باوجود حج نہ کرے اور فقیر ہو جائے تو ضروری ہے کہ زحمت برداشت کر کے ہی سہی بعد میں حج کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

اور اگر کسی طرح حج پر نہ جا سکتا ہو اور کوئی اسے حج کے لئے اجیر بنا ئے تو ضروری ہے کہ مکہ جا کر جس شخص کے لئے اجیر بنا ھے اس کے حج کو بجا لائے اور اگرممکن ہو تو اگلے سال تک مکہ میں ٹھہرے اور اپنے لئے حج کرے اور اگر ممکن ہو کہ اجیر بن کر اجرت نقد لے اور جس نے اسے اجیر بنایا ھے وہ راضی ہوجائے کہ اس کا حج آئندہ سال انجام دیا جائے تو ضروری ھے کہ پہلے سال اپنے لئے اور آئندہ سال جس کے لئے اجیر بنا تھا اس کا حج کرے۔

مسئلہ۲۰۶۴اگر استطاعت کے پہلے سال میں مکہ جائے اور شریعت کے اعتبار سے مقررہ وقت میں عرفات اور مشعرالحرام میں نہ پہنچ سکے تو اس صور ت میں کہ اس کے لئے پہلے جا کر پہنچنا ممکن نہ تھا اگر آئندہ سالوں میں مستطیع نہ ہو تو اس پر حج واجب نہیں۔ لیکن اگر اس کے لئے جلدی نکل کر ان مقامات تک پہنچنا ممکن تھا یا وہ پچھلے سالوں میں مستطیع ہونے کے باوجود حج پر نہیں گیا تھا تو ضروری ھے کہ چاھے زحمت برداشت کر کے ھی سھی حج کرے۔

مسئلہ۲۰۶۵جو شخص استطاعت کے پہلے سال میں حج نہ کرے اور بعد میں ب۔ڑھاپے،بیماری یا ناتوانی کی وجہ سے حج نہ کر سکے یا اس کے لئے کوئی حرج ہو اور نا امید ہو جائے کہ بعد میں وہ بغیر حرج کے خود حج کر سکے گا تو ضروری ھے کہ فوراًکسی دوسرے کو اپنی طرف سے بھیجے بلکہ اس پہلے سال ھی جس میں حج پر جانے کی مقدار میں مال ملا ہو،اگر بڑھاپے،بیماری یا ناتوانی کی وجہ سے حج نہ کر سکتا ہو یا اس کے لئے کوئی حرج ہو اور بعد میں حج کرنے سے ناامید ہو تو احتیاطِ واجب یہ ھے کہ کسی کو اپنی جانب سے حج ادا کرنے کے لئے بھیجے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ اگر وہ خود مرد ہو تو کسی ایسے شخص کو نائب بنا ئے جو پہلی بار حج پر جا رہا ہو۔

مسئلہ۲۰۶۶جو شخص کسی دوسرے کی طرف سے حج کے لئے اجیر بنا ہو ضروری ھے کہ طواف النساء بھی اس کی طرف سے بجا لائے اور اگر انجام نہ دے تو عور ت خود اس اجیر پر حرام ہو جائے گی۔

مسئلہ۲۰۶۷اگر طواف النساء کو جھالت کی وجہ سے انجام نہ دے یا صحیح طور پر بجا نہ لایا ہو یا بھول جائے تو احتیاطِ واجب یہ ھے کہ خود بجا لائے اور اگر انجام دینے پر قدرت نہ رکھتا ہو یا حرج ہو تو کسی کو نائب بنا سکتا ھے لیکن جان بوجہ کر انجام نہ دینے کی صورت میں ضروری ھے کہ خود پلٹے اور بجالائے مگر یہ کہ اس کے لئے ممکن نہ ہو یا حرج ہو تو کسی کو نائب بنا سکتا ھے۔

”اور مسائلِ حج کی تفصیلات مناسکِ حج میں مذکور ھیں“۔

امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کے احکام

مکلف پر اھم ترین واجبات میں سے ایک امر بالمعروف اور نھی عن المنکر ھے۔

ارشادِ رب العزت ھے:

<وَالْمُو ٴْمِنُوْنَ وَ الْمُو ٴْمِنَاتُ بَعْضُہُمْ اٴَوْلِیَاءُ بَعْضٍ یَّاٴْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ>

ترجمہ: اور مومن مرد اور عورتیں، ان میں سے بعض افراد دوسرے بعض کے دوست ھیں، یہ امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کرتے ھیں۔

امر بالمعروف اور نھی عن المنکرانبیاء خدا علیھم السلام کا راستہ ھے۔ اسی الھی ذمہ داری کے ذریعے باقی دینی فرائض اور قوانین مرحلہ عمل تک پہنچتے ھیں۔ اسی سے رزق و روزی حلال ہوتے ھیں، لوگوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت ہوتی ھے اور حق اپنے اصل حقدار تک پہنچتا ھے۔اسی سے زمین منکرات اور برائیوں کی آلودگی سے طھارت پاکر اچھائیوں اور نیکیوں سے آباد ہوتی ھے۔

امام صادق علیہ السلام کی یھی حدیث کافی ھے جس میں آپ علیہ السلام فرماتے ھیں کہ:رسول اکرم(ص) نے فرمایا:”تمھاری کیا کیفیت ہوگی جب تمھاری عورتیں فاسد اور تمھارے جوان فاسق ہو جائیں گے جب کہ تم امر بالمعروف یا نھی عن المنکر نہ کر رھے ہوگے؟“

کھاگیا:”کیا ایسا ہوجائے گا، یا رسول اللہ(ص) !!؟“

فرمایا:”ھاں، بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگا۔تمھارا کیا حال ہوگا جب تم امر بالمنکر اور نھی عن المعروف کروگے؟“

کھا:”اے اللہ کے رسول(ص)! کیا ایسا ہوجائے گا!؟“

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا:"ھاں، بلکہ اس سے بھی بدتر، کیا حال ھوگا تمھارا جب تم معروف کو منکر اور منکر کو معروف سمجھو گے!؟"

مسئلہ۲۰۶۸امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کرنا ان شرائط کی موجودگی میں جن کا تذکرہ کیا جائے گا، واجب کفائی ھے، یعنی اگر مومنین کی اتنی تعداد اپنی اس شرعی ذمہ داری کو پورا کردے کہ کافی ھوجائے تو دوسروں کی ذمہ داری بھی ختم ھوجائے گی، ورنہ سب گنھگار ھوں گے۔

مسئلہ۲۰۶۹ امر بالمعروف اور نھی عن المنکر چند شرائط کی موجودگی میں واجب ھوتے ھیں:

۱) امر و نھی کرنے والا ، معروف اور منکر کا علم رکھتا ھو، لہٰذا جو شخص خود جاھل ھو کہ معروف کیا ھے اور منکر کیا، ایسے شخص کے لئے ضروری ھے کہ وہ یہ کام اپنے ذمہ نہ لے، بلکہ جاھل شخص کا امربالمعروف اور نھی عن المنکر کرنا خود ایک منکر ھے جس سے نھی کرنا ضروری ھے۔

۲) اس بات کا احتمال ھو کہ بات کا اثر ھوگا۔ لہٰذا اگر جانتا ھو کہ معروف کو ترک کرنے والا یا منکر کو انجام دینے والا بات کا اثر نہ لے گا تو امر و نھی واجب نھیں ھیں۔

۳) معروف کو ترک کرنے والا یا منکر کو انجام دینے والا اپنے عمل کو چھوڑ نہ چکا ھو، لہٰذا اگر وہ اپنا عمل چھوڑ چکا ھو یا احتمال ھو کہ اپنا عمل چھوڑ چکا ھے تو امرو نھی واجب نھیں ھیں۔

۴) وہ شخص معروف کو ترک کرنے یا منکر کو انجام دینے میں معذور نہ ھو۔ معذور، مثلاً یہ کہ اس کا مجتھد اس عمل کو حرام یا واجب نہ سمجھتا ھو، چاھے امر و نھی کرنے والے کے اجتھاد یا تقلید کے اعتبار سے وہ کام حرام یا واجب ھو۔

۵) یہ کہ اگر اس بات کا علم نہ ھو کہ بات کا اثر ھوگا تو ضروری ھے کہ اس کے امر ونھی کے نتیجے میں کسی مسلمان کی جان، مال یا آبرو کو ضرر نہ پھنچ رھا ھو۔جب کہ اگر جانتا ھو کہ اثر ھوگا تو ضروری ھے کہ اھم اور مھم کا خیال کرے، لہٰذا اگر امر بالمعروف یا نھی عن المنکر خود اس معروف یا منکر کی اھمیت کے اعتبار سے نقصان کے مقابلے میں شرعاً زیادہ اھم ھو تو امر و نھی کی ذمہ داری ختم نہ ھوگی۔

مسئلہ۲۰۷۰جب بھی یقین یا اطمینان کی بنا پر کسی مکلف کے لئے ثابت ھوجائے کہ امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کی شرائط موجودھیں تو امر و نھی واجب ھوجاتے ھیں، جب کہ اگر کسی ایک شرط کے بارے میں بھی شک ھو تو واجب نھیں ھیں۔

مسئلہ۲۰۷۱ اگر معروف کوترک کرنے والا یا منکر کو انجام دینے والا یہ دعویٰ کرے کہ اپنے کام میں شرعی عذر رکھتا ھے توپھر امر ونھی واجب نھیں ھیں۔

مسئلہ۲۰۷۲ھر مسلمان پر واجب ھے کہ دین میں بدعت کو رواج دینے والوں اور ان لوگوں سے جو دین میں فساد اور عقائد حقہ کے تزلزل کا باعث بنتے ھیں، برائت و بیزاری کا اظھار کرے اور دوسروں کو ان کے فتنہ و فساد سے بچائے۔

مسئلہ۲۰۷۳ترکِ معروف یا انجام منکر کی اطلاع حاصل کرنے کے لئے لوگوں کے گھروں میں گھسنا اور ان کے بارے میں تجسس کرنا جائز نھیں ھے۔

مسئلہ۲۰۷۴امر بالمعروف و نھی عن المنکر اس صورت میں واجب نھیں ھیں کہ جب امر و نھی کی وجہ سے امر و نھی کرنے والا ایسی مشقت اور حرج میں پڑ جائے جسے عام طور پر عرف میں برداشت نھیں کیا جاتا، سوائے اس مقام کے جھاں شریعت کی نگاہ میں کام کی اھمیت اتنی زیادہ ھو کہ حرج کی وجہ سے بھی ذمہ داری ختم نہ ھورھی ھو، مثلاً دین یا مسلمانوں کی جان کی حفاظت۔

مسئلہ۲۰۷۵<یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ>یعنی اے ایمان لانے والو! اپنے آپ اور اپنے اھل کو جھنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ھوں گے۔

خداندعالم کے اس فرمان کی روشنی میں ھر مکلف پر واجب موکد ھے کہ اپنے اھل و عیال کو امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کرے ، جن چیزوں کا خود کو حکم دیتا ھے انھیں بھی حکم دے اور جن چیزوں سے خود کو روکتا ھے انھیں بھی روکے۔

مسئلہ۲۰۷۶ھر مکلف پر واجب ھے کہ منکرات سے دل میں کراہت رکھے، چاھے ان کو رکوا نہ سکتا ھو۔

Presented by Ziaraat.Com

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کے لئے پہلے قلبی کراہت کا اظہار کرے، چاھے وہ اس طریقے سے ہو کہ معروف کو ترک کرنے والے یا منکر کو انجام دینے والے سے تعلقات توڑ لے اور زبان کے ذریعے وعظ و نصیحت، معروف کے ثواب اور منکر کے عذاب کا تذکرہ کرتے ہوئے معروف کی جانب راغب اور منکر سے دور کرے۔

اگر یہ دو طریقے اثر انداز نہ ہوں اور مار پیٹ کے بغیر روکنا ممکن نہ ہو تو ضروری ھے کہ اس طرح سے ہو کہ قصاص اور دیت کا سبب نہ بنے، لہٰذا مثلاً کوئی زخم آنے کی صورت میں اگر جان بوجھ کر ہو تو زخمی شخص قصاص کر سکتا ھے اور غلطی سے ہو تو دیت لے سکتا ھے۔

مسئلہ۲۰۷۷امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے کی ذمہ داری ھے کہ امرو نہی کرتے وقت شارع مقدس کے اس مقصد کو ذہن میں رکھے کہ گمراہ کی راھنمائی ہو اور فاسد شخص کی اصلاح ہو۔ یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ھے جب وہ کسی بھی گنھگار شخص کو اپنے بدن کے ایک فاسد عضو کی مانند سمجھے اور جس طرح سے اپنے پارہٴ تن کے معالجہ کے لئے تگ و دو کرتا ھے اسی انداز سے ان لوگوںکے علاج کے لئے کوشش کرے جو روحانی امراض و مفاسد میں مبتلا ھیں۔ امربالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے کو اس بات سے غافل نہیں ہونا چاہئے کہ شاید اس گنھگار کے نامہ اعمال میں کوئی ایسی نیکی ہو جس کی وجہ سے خداوند متعال اسے بخش دے، جب کہ خود اس کے نامہٴ اعمال میں کوئی ایسا گناہ ہو کہ جس کی وجہ سے خداوند متعال اس کا مواخذہ کرے۔

مسئلہ۲۰۷۸مستحبات کے سلسلے میں امر بالمعروف کرنا مستحب ھے۔

خاتمہ:

اگر چہ ہر گناہ بڑا ھے، اس لئے کہ خداوند متعال کی عظمت و جلال اور کبریائی کی کوئی حد نہیں۔ لہٰذا اس بات کے مدنظر کہ خدائے متعال کی معصیت، در حقیقت علی و عظیم خدا کی معصیت ھے، بڑی چیز ھے۔ روایت میں آیا ھے :"یہ مت دیکھو کیا گناہ کیا ھے، بلکہ یہ دیکھو کہ نافرمانی کس کی کر رھے ہو"۔ البتہ گناھوں کو آپس میں پرکھنے کے اعتبار سے بعض گناہ زیادہ بڑے ھیں اور ان کا عذاب زیادہ شدید ھے۔ بعض گناھوں پر صراحت کے ساتھ یا ضمنی طور پر عذاب اور آگ کی وعید سنائی گئی ھے۔ اھلبیت عصمت علیھم السلام کی روایات میں انھیں گناہ کبیرہ کھا گیا ھے، جب کہ اس آیہ کریمہ کے اعتبار سے کہ:

<اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهونَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ>

ترجمہ: اگر ان گناھان کبیرہ سے دوری اختیار کروگے جن سے تمھیں روکا گیا ھے، تو ھم تمھاری برائیوں اور خرابیوں سے پردہ پوشی کریں گے۔

ان گناھوں سے بچنا دوسرے گناھوں کی بخشش کا سبب ھے۔

بعض فقھاء اعلی اللہ مقامھم نے ان گناھوں کی تعداد ۷۰ تک جب کہ کچھ اور بزرگان نے ان کی تعداد اس سے بھی زیادہ بتا ئی ھے۔ ھم اُس فھرست میں سے زیادہ پیش آنے والے گناھوں کا تذکرہ کر رھے ھیں:

۱) خداوند متعال سے شرک اور کفر اختیار کرنا کہ جو کسی بھی گناہِ کبیرہ سے قابل قیاس ھی نھیں۔

۲) خداوندمتعال کی رحمت اور شفقت سے نا امید اور مایوس ہونا۔

۳) خداوند متعال کی سزائے اعمال سے اپنے آپ کو محفوظ سمجھنا۔

۴) خدا کی جھوٹی قسم کھانا۔

۵) ان چیزوں کا انکار کرنا جنھیں خداوند متعال نے نازل فرمایا ھے۔

۶) اولیاء الھی سے جنگ کرنا۔

۷) قطع طریق اور زمین میں فساد پھیلانے کے ذریعے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جنگ کرنا۔

۸) پروردگار کے نازل کردہ احکام کے علاوہ کسی چیز کا حکم لگانا۔

۹) خدا، رسول(ص) اور اوصیاء علیھم السلام سے جھوٹ منسوب کرنا۔

۱۰) مساجد میں ذکر خداوند متعال سے روکنا اور انھیں مخروبہ بنانے کی کوشش کرنا۔

Presented by Ziaraat.Com

(۱۱) واجب زکات نہ نکالنا۔
(۱۲) واجب جهاد میںشرکت نہ کرنا۔
۱۳)مسلمانوں کا کفار کے ساتھ جنگ سے فرار کرنا۔
۱۴)اضلال یعنی خداوند متعال کے راستے سے گمراہ کرنا۔
۱۵)گناھان صغیرہ پر مصر ھونا۔
(۱۶ جان بوجھ کر نماز یا کسی اور واجب الٰھی کو ترک کرنا۔
۱۷)ریا کاری کرنا۔
۱۸)لھو (لعب)، مثلاً غنا اور ستار بجانے میں مشغول ھونا۔
(۱۹ ظالم کو ولی بنانا۔
۲۰)ظالم کی مدد کرنا۔
(۲۱ عھد و قسم کو توڑ دینا۔
۲۲)تبذیر (مال کو فاسد کرنا اور اسے بے کار میں خرچ کرنا)
۲۳)اسراف۔
۲۴)شراب نوشی۔
۲۵)جادو۔
۲۶)ظلم۔
۲۷)غنا۔
۲۸)عاق والدین ھونا(ماں باپ کو اذیت دینا اور ان سے بدسلوکی کرنا)
۲۹)قطع رحم۔
۳۰)لواط۔
۳۱)زنا۔
۳۲)پاکدامن عورت پر زنا کی تھمت لگانا۔
۳۳)دلّالی (عورت اور مرد کو زنا کے لئے یا دو مردوںکو لواط کے لئے ایک دوسرے سے ملوانا)
۳۴)چوری۔
۳۵)سود خوری۔
۳۶)سحت (حرام) کھانا۔ جیسے شراب کی قیمت، زانیہ کی اجرت یا وہ رشوت جو حاکم حکم لگانے کے لئے لے۔
۳۷)ناپ تول میں کمی کرنا۔
۳۸)مسلمانوں سے غشّ (ملاوٹ) کرنا۔
۳۹)یتیم کا مال ظلم کرتے ھوئے کھانا۔
۴۰)جھوٹی گواھی دینا۔
۴۱)گواھی چھپانا۔
۴۲)مومنین کے درمیان گناہ و فواحش کو پھیلانا۔
۴۳)فتنہ۔
۴۴)سخن چینی (چغلخوری) کرناجو مومنین کے درمیان افتراق کا سبب ھو۔
۴۵)مومن سے نازیبا گفتگو کرنا، اس کی توھین کرنااور اسے ذلیل کرنا۔
۴۶)مومن پر بہتان (تھمت) لگانا۔
۴۷)غیبت کرنا۔ غیبت یہ ھے کہ مومن کی غیر موجودگی میں اس کے چھپے ھوئے عیب کو ظاھر کرنا، چاھے زبان کے ذریعے اسے ظاھر کرے یا اپنے عمل سے، اگر چہ اس عیب کو ظاھر کرتے وقت اس کی توھین اور ہتک حرمت کا ارادہ نہ ھو ، جب کہ اگر توھین کی غرض سے کسی کا عیب ظاھر کرے تو دو گناھوں کا ارتکاب ھوگا۔

Presented by Ziaraat.Com

غیبت کرنے والے کی ذمہ داری ھے کہ توبہ کرے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر جس کی غیبت کی ھے اس سے معافی مانگے، سوائے اس کے کہ معافی مانگنا خود فساد کا سبب ھو۔

چند مقامات پر غیبت جائز ھے:

۱) فسق میں تجاھر کرنے والا، یعنی کھلم کھلا فسق کرنے والا اور اس کی غیبت اسی گناہ کی حد تک کرنا جائز ھے۔

۲) مظلوم ظالم کی اس ظلم میں غیبت کرے جو اس پر ھوا ھے۔

۳) مشورہ کے موقع پر، کہ نصیحت کی نیت سے مشورہ دینے والا اس حد تک غیبت کر سکتا ھے کہ نصیحت ھوجائے۔

۴) دین میں بدعت گزاری کرنے والے اور اس شخص کی غیبت جو لوگوں کی گمراھی کا باعث ھو۔

۵) فاسق گواہ کے فسق کو ظاھر کرنے کے لئے غیبت، یعنی اگر گواھی دینے والا فاسق ھو تو اس لئے کہ کھیں اس کی گواھی سے کسی کا حق ضائع نہ ھوجائے ، جائز ھے کہ غیبت کر کے اس کے فسق کو ظاھر کر د یا جائے۔

۶) کسی شخص کی جان، مال یا آبرو کو نقصان سے بچانے کے لئے اس کی غیبت کرنا۔

۷) گناہ گار کو گناہ سے بچانے کے لئے اس کی غیبت جب کہ اس کے بغیر اسے گناہ سے بچانا ممکن نہ ھو۔

خرید و فروخت کے احکام

مسئلہ۲۰۷۹کاروباری شخص کے لئے سزاوار ھے کہ وہ خریدو فروخت کے احکام سیکھ لے بلکہ جن مقامات پر تفصیلی یا اجمالی طور پر یقین یا اطمینان رکھتا ھو کہ نہ جاننے کی وجہ سے کسی واجب کو چھوڑ دے گا یا حرام کو انجام دے دے گا تو ان پیش آنے والے مسائل کا سیکھنا ضروری ھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ھے:

”جو شخص تجارت کرنا چاھتا ھو ضروری ھے کہ اپنے دین میں دانا ھو تاکہ اسے معلوم ھوجائے کہ اس کے لئے کیا حلال ھے اور کیا حرام ھے اور جو شخص دین کی سمجھ بوجھ نہ رکھتے ھوئے تجارت کرے تو وہ شبہہ ناک معاملات میں پھنس جائے گا۔“

مسئلہ۲۰۸۰اگر انسان مسئلے سے لاعلمی کی بنا پر نہ جانتا ھو کہ جو سودا اس نے کیا وہ صحیح ھے یا باطل تو وہ اس سودے پر اس کے اثرات کو مرتب نھیں کر سکتا اور نہ ھی سودے کی بابت لئے گئے مال میں تصرف کر سکتا ھے۔

مسئلہ۲۰۸۱ جس شخص کے پاس مال نہ ھو اوراس پر کچھ اخراجات واجب ھو ں جیسے بیوی بچے کا خرچ تو ضروری ھے کہ کمائے اور مستحب کاموںکے لئے جیسے اھل وعیال کی زندگی میں وسعت دینے کے لئے اور فقراء کی دستگیری کے لئے کمانا مستحب ھے۔

خریدوفروخت کے مستحبات

خریدو فروخت میں چند امور مستحب ھیں جن میں سے چند یہ ھیں :

۱) چیزکی قیمت میں خریداروں کے درمیان فرق نہ رکھے مگر ایمان،فقر اور ان ھی جیسے امور کی وجہ سے جو ترجیح دینے کا باعث ھیں۔

۲) چیزکی قیمت میں سختی نہ کرے سوائے اس مقام کے جھاں سختی نہ کرنے کی وجہ سے اسے دھوکہ ھو جائے گا۔

۳) جو چیز فروخت کر رھا ھو اسے کچھ زیادہ د ے اور جو چیز خرید رھا ھو اسے کچھ کم لے۔

۴) اس کے ساتھ سودا کرنے والا شخص اگر پشیمان ھو کر اس سے سودا توڑ نے کا تقاضا کرے تو اس کے تقاضے کو قبول کرلے۔

Presented by Ziaraat.Com

مکروہ معاملات

مسئلہ۲۰۸۲اہم مکروہ معاملات یہ ہیں :

۱) جائیداد جیسے زمین،مکان،باغ اور پانی فروخت کر دیناسوائے اس کے کہ اس رقم سے کوئی اور جائیداد خرید لی جائے۔

۲) قصائی کا کام کرنا ۔

۳) کفن بیچنا ۔

۴) پست لوگوں سے سودا کرنا ۔

۵) اذانِ صبح اور سورج نکلنے کے درمیان سودا کرنا یا سودے کے لئے چیز کو پیش کرنا۔

۶) گندم،جوَ اور ان جیسی چیزوں کی خریدوفروخت کو اپنا پیشہ قرار دینا۔

۷) جس چیز کو کوئی شخص خرید رہا ہو اسے خریدنے کے لئے سودے میں دخل اندازی کرنا۔

حرام اور باطل معاملات

مسئلہ۲۰۸۳بعض سودے باطل ہیں مگر حرام نہیں،بعض حرام ہیں مگر باطل نہیں جب کہ بعض حرام ہیں اور باطل بھی۔ ان میں سے اہم یہ ہیں:

۱) بعض عین نجس اشیاء جیسے نشہ آور مشروبات اور سوٴر کی خریدو فروخت کہ یہ دونوں باطل اورحرام ہیں۔اسی طرح نجس مردار اور غیر شکاری کتے کی خرید وفروخت کہ یہ دونوں باطل اور بنا بر احتیاط حرام ہیں ۔

اس کے علاوہ عین نجس چیزوں میں اگر عقلاء کے اعتبار سے کوئی حلال فائدہ اٹھایا جاسکتا ہو جیسے پاخانہ کو کھاد بنا دینا یا مریض کو خون دینا تو ان کی خریدو فروخت صحیح اور حلال ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان کو ترک کیا جائے۔

۲) غصبی مال کی خرید وفروخت جو کہ مالک کی اجازت کے بغیر باطل ہے لیکن شرعی ذمہ داری کے اعتبارسے حرام نہیں بلکہ غصبی مال میں خارجی تصرفات حرام ہیں ۔

۳) ایسی چیزوں کی خریدوفروخت کرنا جن کی لوگوں کی نگاہ میں کوئی قیمت نہیں اور جن کی خریدوفروخت کو لوگوں کی نظروں میں بے وقوفانہ عمل سمجھا جاتاھوجیسے لوگوں کی نظر میں قیمت نہ رکھنے والے جانوروں کی خریدوفروخت، باطل ہے مگر حرام نہیں ۔

۴) ایسی چیزوں کی خریدوفروخت کرنا جو معمولاًحرام کاموں میں استعمال ہوتی ہیں مثلاًجوئے کے آلات،باطل اور حرام ہیں۔

۵) ایسا سودا کرنا کہ جس میں سود ہو باطل اور حرام ہے۔

۶) ایسی چیز کا فروخت کرنا جس میں ملاوٹ کی گئی ہو جب کہ یہ ملاوٹ ظاہر نہ ہو اور بیچنے والا بھی خریدار کو نہ بتائے جیسے چربی ملے ہو ئے گھی کا فروخت کرنا یا ملاوٹ والی چیز کو قیمت قرار دینا۔ اس قسم کا سودا حرام ہے اور بعض صورتوں میں کہ جن کا تذکرہ کیا جائے گا،باطل ہے۔

حضوراکرم(ص) نے اس طرح فرمایا : ”مسلمانوں کے ساتھ ملاوٹ کا سودا کرنے والا مسلمانوں سے نہیں “۔

حضرت(ص)سے روایت ہے : ”جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ ملاوٹ کرے خدا اس کی روزی سے بر کت اٹھا لیتا ہے اس کے ذریعہ معاش کو اس پر فاسد کر دیتا ہے اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے“۔

مسئلہ۲۰۸۴ایسی نجس شدہ پاک چیز کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں جسے پاک کرنا ممکن ہو لیکن اگر خریدار اس چیز کو کھانے پینے جیسی چیز وں میں استعمال کے لئے لے رہا ہویا ایسے کام کے لئے لے رہا ہو جس کے صحیح ہونے کے لئے ظاہری طہارت کافی نہیں مثلاً پانی کو وضو یا غسل میں استعمال کے لئے لے رہا ہو تو اس کے نجس ہونے کی اطلاع دینا ضروری ہے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر یہی حکم اس وقت ہے جب لباس نجس ہو گیا ہو اور خریدار واقعاً پاک لباس کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہو اگرچہ لاعلمی میں نماز پڑھنے والے کے لئے بدن اور لباس کا ظاہری طور پر پاک ہونا کافی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۰۸۵نجس شدہ پاک چیز جسے پاک کرنا ممکن نہ ہو اگر عقلاء کی نظر میں اس سے حلال استفادے کی کوئی صورت ہو تو اس کی خرید وفروخت میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر خریدار اسے کھانے پینے جیسی چیزوں میںاستعمال کرنا چاہتا ہو یا نجاست اس کے ایسے عمل کے باطل ہونے کا باعث بنے جس میں طہارت شرط ہے۔ جیسے کوئی نجس مٹّی کا تیل جلانے میں استعمال کرنا چاہتا ہولیکن یہی تیل کھانے یا اس کے بدن کے نجس ہونے کا باعث بن جائے جس کی وجہ سے اس کا وضو یا غسل ھی باطل ہوجائے تو خریدار کو اس کی نجاست کی اطلاع دینا واجب ہے اور اگر بدن کی نجاست وضو یاغسل کے باطل ہونے کا سبب نہ بنے لیکن خریدار واقعی پاک لباس کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہو تب بھی احتیاطِ واجب کی بنا پر یہی حکم ہے۔

مسئلہ۲۰۸۶کھائی جانے والی نجس دواوں کی خرید وفروخت باطل ہے جن سے عقلاء کے نزدیک کھانے کے علاوہ کوئی حلال فائدہ نہ اٹھایا جا سکتا ہو،ہاں اگر کوئی فائدہ ہو تو صحیح ہے لیکن خریدار کو اس کی نجاست کی اطلاع دینا ضروری ہے۔

اور اگروہ دوا کھائی جانے والی نہ ہو تو اس کی خریدوفروخت جائز ہے۔ لیکن گذشتہ مسئلے میں بیان شدہ تفصیلات کے مطابق خریدا ر کو نجاست کی اطلاع دینا ضروری ہے۔

مسئلہ۲۰۸۷جوتیل اورگھی غیراسلامی ممالک سے درآمدکیا جاتا ہے اگران کے نجس ہونے کاعلم نہ ہوان کی خریدو فروخت میں کوئی حرج نہیں۔ یہی حکم اس صورت میں ہے کہ جب ان کے نجس ہونے کا علم ہو لیکن عقلائی حلال فائدہ بھی رکھتے ہو ں لیکن اس صورت میں ضروری ہے کہ مسئلہ نمبر" ۲۰۸۵"میں بیان شدہ تفصیلات کے مطابق خریدار کو نجاست کی اطلاع دے دی جائے۔

اور وہ گھی جو جانور سے اس کی جان نکلنے کے بعد حاصل کیا جاتا ہے چاہے اس جانور کو شریعت کے طریقے کے مطابق ذبح کئے جانے کا احتمال ہو لیکن اگر اسے کسی کافر سے لیا جائے جب کہ یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس نے کسی مسلمان یا مسلمانوں کے بازار سے اسے حاصل کیا ہے یا اگر اسے غیر اسلامی ممالک سے لایا گیا ہو،اس کا کھانا حرام اور خریدوفروخت باطل ہے اور اس پر نجس چیز کے احکام جاری ہوں گے۔

مسئلہ۲۰۸۸اگر لومڑی یا اس جیسے جانور کوشریعت کے مقررہ طریقے کے علاوہ کسی اور طریقے سے مارا گیا ہو یا وہ خود مر گیا ہو تو اس کی کھال کی خریدوفروخت باطل ہے اور بنا بر احتیاط حرام ہے۔

مسئلہ۲۰۸۹جو چمڑا غیر اسلامی ممالک سے در آمد کیا جاتا ہے یا کسی کافر کے ہاتھ سے لیا جاتاھے جب کہ یہ ثابت نہ ہو کہ اس نے اسے کسی مسلمان یا مسلمانوں کے بازار سے لیا ہے،چاھے اس بات کا احتمال ہو کہ یہ چمڑا شریعت کے مقررہ طریقے سے ذبح شدہ جانور کاھے،اس کی خریدوفروخت باطل ہے اور اس میں نماز جائز نہیں ہے۔

مسئلہ۲۰۹۰ چمڑا یا جانور کے جان دینے کے بعد اس سے حاصل کیا جانے والا گھی اگر مسلمان کے ہاتھ سے لیا جائے لیکن انسان جانتا ہو کہ اس مسلمان نے اسے کسی کافر کے ہاتھ سے یہ تحقیق کئے بغیر لیا ہے کہ یہ شریعت کے مقررہ طریقے سے ذبح کئے گئے جانور کے ہیں یا نہیں تو ان کی خریدوفرخت باطل ہے اور اس چمڑے کے ساتھ نماز پڑھنا اور اس گھی کو کھانا جائز نہیں ۔

مسئلہ۲۰۹۱ نشہ آور مشروبات کی خریدوفروخت حرام اور باطل ہے۔

مسئلہ۲۰۹۲غصبی مال کا مالک کی اجازت کے بغیر فروخت کرنا باطل ہے اور فروخت کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ خریدار سے لی ہو ئی رقم اسے واپس لوٹا دے۔

مسئلہ۲۰۹۳اگر خریدار سودا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو لیکن جو چیز خرید رہا ہے اس کی قیمت نہ دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو یہ سودا صحیح ہے اور واجب ہے کہ فروخت کرنے والے کو اس کی قیمت ادا کرے۔

مسئلہ۲۰۹۴اگر خریدار کوئی چیز ذمے پر خریدے اور اس کی قیمت حرام مال سے ادا کرے تویہ سودا صحیح ہے مگر جب تک وہ اس کی قیمت حلال مال سے ادا نہ کردے وہ بریٔ الذمہ نہیں ہوگا۔

مسئلہ۲۰۹۵آلاتِ لہوجیسے گٹار اور ساز کی خریدوفروخت حرام ہے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر یہی حکم چھوٹے سازوں کا بھی ہے جسے بچے کھلونے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ البتہ مشترکہ آلات جیسے ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈر کی خریدوفروخت اگر حرام میں استعمال کے لئے نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۰۹۶ ایسی چیزجس سے حلال فائدہ اٹھایا جا سکتا ھے اگر کسی حرام میں استعمال کرنے والے کو اس نیت سے بیچی جائے کہ وہ اسے حرام میں استعمال کرے مثلاًانگور اس ارادے سے بیچے کہ ا س سے شراب تیا ر کی جائے تو اس کا سودا حرام اور باطل ھے لیکن اگر نیت یہ نہ ہو بلکہ صرف یہ جانتا ہو کہ خریدار اس انگور سے شراب تیار کرے گا تو اسے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۲۰۹۷جاندار کا مجسمہ بنانا،اور احتیاطِ واجب کی بنا پر اس کی پینٹنگز بنانا حرام ھے،البتہ اس کی خریدو فروخت کرنا اور اسے اپنے پاس رکھنا جائز ھے اگرچہ احوط یہ ھے کہ انھیں بھی ترک کیا جائے۔

مسئلہ۲۰۹۸جوئے،چوری یا باطل سودے سے حاصل ہونے والی چیز سے سودا کرنا کسی اور کے مال سے سودا کرنے کا حکم رکھتا ھے جس کے صحیح اور نافذ ہونے کے لئے اس کے مالک یا ولی کی اجازت ضروری ھے،(کہ جس کے بغیر)اس مال میں تصرف حرام ھے اور جس کسی کے ھاتھ میں بھی ہو ضروری ھے کہ مالک یا اس کے ولی کو لوٹا دے۔

مسئلہ۲۰۹۹ اگر چربی ملا ہوا گھی فروخت کرے، چنانچہ اگر سودے میں اسے معین کر دیا گیا ہو مثلاًکھے کہ یہ ایک من گھی فروخت کرتا ھوں تو دوصورتیں ھیں :

۱) اس ملی ہوئی چربی کی مقدار اتنی ہو کہ عرفاًیہ کھا جائے کہ ایک من گھی ھے لیکن اس میں ملاوٹ ہوئی ھے تو یہ سودا صحیح ھے،ھاں خریدار کو سودا فسخ کرنے کا حق ھے۔

۲) ملی ہوئی چربی کی مقدار اتنی ہوکہ عرفًا اسے گھی نہ کھا جاسکے بلکہ یہ کھا جائے کہ یہ گھی اور چربی ھے تو اس صورت میں چربی کی مقدار کا سودا باطل ھے اور چربی کے مقابلے میں لی گئی رقم خریدارکی ھے جب کہ چربی خود بیچنے والے کا مال ھے اور خریدار خالص گھی کی بہ نسبت سودے کو بھی فسخ کر سکتا ھے۔

اور اگر بیچا جانے والا گھی معین نہ ہو بلکہ ایک من گھی ذمے پر فروخت کرے اور بعد میں چربی ملا ہو اگھی دے دے تو خریدار اس گھی کو واپس کر کے خال--ص گھی کا مطالبہ کر سکتا ھے۔

مسئلہ۲۱۰۰ اگر وزن یا پیمانے سے فروخت کی جانے والی چیزکی کچھ مقدار اسی چیز سے زیادہ کے عوض فروخت کرے مثلاً ایک من گندم کو ڈیڑھ من گندم کے عوض فروخت کرے تو یہ سودھے اور حرام اور یہ سودا بھی باطل ھے یھی حکم اس وقت بھی ھے جب دونوں میں سے ایک سالم اور دوسری نقص والی ہو یا ایک اعلیٰ اور دوسری گھٹیا ہو یا دونوں کی قیمتیں مختلف ہو ں لیکن اگر خرید وفروخت کے وقت ایک کی مقدار دوسری سے زیادہ ہو تب بھی سود اور حرام اور سودا باطل ھے، لہٰذا اگر ثابت تانبا دے کر اس سے زیادہ ٹوٹا ہوا تانبا لے یا ثابت قسم کا پیتل دے کر اس سے زیادہ مقدار میں ٹوٹا ہوا پیتل لے یا گھڑا ہو سونا دے کر اس سے زیادہ مقدار میں بغیر گھڑا ہو سونا لے تو یہ سود اور حرام ھوں گے اور سودا بھی باطل ہوگا۔

مسئلہ۲۱۰۱ اگر اضافی لی گئی چیز فروخت کی جانے والی چیز کے علاوہ سے ہو مثلاًایک من گندم کو ایک من گندم اور ایک روپے کے عوض فروخت کرے تب بھی یہ سوداور حرام ھے اور سودا باطل ھے بلکہ اگر کوئی چیز زیادہ نہ لے لیکن شرط رکھے کہ خریدار اس کے لئے کوئی کام انجام دے پھر بھی یہ سود اور حرام ھے اور سودا باطل ھے۔

مسئلہ۲۱۰۲ جو چیزیں وزن یا پیمانے سے فروخت کی جاتی ھیں اگر سودا کرنے والا چاھے کہ سودے میں سود نہ آئے تو اس بات کا خیال رکھنا ضروری ھے کہ سودے کی دونوں اطراف میں سے کسی ایک میں کوئی اضافہ جو پچھلے مسئلے میں بیان شدہ تفصیل کے مطابق اضافے کے حکم میں ھے وجود میں نہ آئے مثلاً(یہ کر لیں کہ) ایک من گندم اور ایک رومال کو ڈیڑھ من گندم نقد کے عوض فروخت کرے تاکہ آدھا من گندم اس ایک رومال کا عوض ہوجائے ۔ یھی حکم ھے اگر دونوں اطراف میں کوئی چیز بڑھادی جائے مثلاًایک من گندم اور ایک رومال کو ڈیڑھ من گندم اور ایک رومال کے عوض گزرے ہوئے مسئلے کا خیال رکھتے ہوئے فروخت کردے۔

مسئلہ۲۱۰۳اگر کسی ایسی چیز کو جسے کپڑے کی طرح میٹراور گز کے حساب سے فروخت کیا جاتا ھے یا ایسی چیز کو جیسے اخروٹ اور انڈے کی طرح تعداد کے حساب سے فروخت کیا جاتا ھے،فروخت کرے اور اس سے زیادہ لے تو اگر سودا دو معین چیزوں کے درمیا ن میں ہو تو کوئی حرج نہیں یا اسی طرح اگر ذمے پر فروخت کرے اور ان کے درمیان فرق ہو جیسے دس عدد بڑے انڈوں کو گیارہ عدد درمیانی اندازے کے انڈوں کے عوض ذمے پر فروخت کرے،لیکن اگر ان کے درمیان کسی قسم کا فرق نہ ہو تو سودے کا صحیح ہونا محلِ اشکال ھے اور اسی طرح کاغذی نوٹوں کا زیادہ کے عوض

Presented by Ziaraat.Com

فروخت کرنا جو اگر چہ گنے جاتے ھیں،اگر دونوں ایک ھی جنس سے ھوں خواہ دونوں معین ھوں یا ایک معین اور دوسرا ذمے پر ھو محل اشکال ھے۔

مسئلہ۲۱۰۴جس چیز کو کچھ شھروں میں وزن یا پیمانے سے اور کچھ شھروں میں تعداد کے حساب سے فروخت کیا جاتا ھو،تو ان میں سے کسی طریقے کے غالبی نہ ھونے کی صورت میں ھر شھر میں وھیں کے رواج کے مطابق حکم جاری ھوگا۔ اسی طرح اگر زیادہ تر شھروں میں اسے وزن یا پیمانے کے حساب سے فروخت کیا جاتا ھو اور کچھ شھروں میں تعداد کے اعتبار سے پھر بھی یھی حکم ھے اگرچہ احتیاط اس میں ھے کہ اس چیز کو اسی چیز کی زیادہ مقدار کے عوض نہ بیچا جائے۔

مسئلہ۲۱۰۵ بیچی جانے والی چیز اور اس کا عوض ایک ھی جنس سے نہ ھو ں تو زیادہ لینے میں کوئی حرج نھیں،لہٰذا اگر ایک من چاول کو دو من گندم کے عوض فروخت کرے تو سودا صحیح ھوگا۔

مسئلہ۲۱۰۶ اگر بیچی جانے والی چیز اور اس کے عوض کو ایک ھی چیز سے حاصل کیا گیا ھو تو ضروری ھے کہ زیادہ نہ لیا جائے،لہٰذا اگر ایک من گائے کے گھی کو ڈیرھ من گائے کے پنیر سے فروخت کیا جائے تو یہ سود اور حرام ھے اور سودا باطل ھے۔یھی حکم اس وقت بھی ھے جب پکے ھوئے پھل کو اسی جنس کے کچے پھل کے عوض فروخت کیا جائے۔

مسئلہ۲۱۰۷ سودی معاملات میں جواَور گندم ایک ھی چیز سمجھے جائیں گے،لہٰذا مثلاًاگر ایک من گندم کو ایک من اور پانچ چھٹا نک جوَ کے عوض فروخت کرے تو یہ سود اور حرام ھے اور سودا باطل ھے نیز اگر مثال کے طور پر دس من جوَ خریدے تاکہ فصل کی صفائی کی ابتدا میں دس من گندم عوض کے طور پر دے تو چونکہ جوَ کو نقد لیا ھے اور گندم کچھ عرصے بعد دے گا تو یہ ایسا ھے جیسے زیادہ مقدار لی ھو، لہٰذا حرام اور سودا باطل ھے۔

مسئلہ۲۱۰۸ مسلمان کافر حربی سے سود لے سکتا ھے اور اس کافر سے جو اسلام کی پناہ میں ھو سودی سودا کرنا جائز نھیں،ھاں سودا ھوجانے کے بعد اگر سود لینا اس کی شریعت میں جائز ھو تو لے سکتا ھے اور باپ بیٹا اور دائمی میاں بیوی ایک دوسرے سے سود لے سکتے ھیں۔

بیچ نے والے اور خریدار کے شرائط

مسئلہ۲۱۰۹ بیچنے والے اور خریدار کے کچھ شرائط ھیں:

۱) بالغ ھو ں۔

۲) عاقل ھوں۔

۳) سفیہ(نادان) نہ ھوں،یعنی اپنے مال کو بےکار کاموں میں صرف نہ کریں۔

۴) خرید وفروخت کا ارادہ رکھتے ھوں۔ پس اگر مثلاًمذاق میں کھے کہ میں نے اپنا مال بیچ دیا تو سودا وجود میں ھی نھیں آئے گا۔در حقیقت خریدنے اور بیچنے کا ارادہ سودے کی حقیقت میں شامل ھیں،سودے کے لئے شرطِ صحت نھیں ھے۔

۵) کسی نے انھیں ناحق مجبور نہ کیا ھو،البتہ اگر مجبور ھوں لیکن بعد میں راضی ھو جائیں تو سودا نافذھو گا۔

۶) یہ کہ جس جنس اور عوض کو دے رھے ھوں ان کے مالک ھوں یا مالک پر ولایت یا اس کی جانب سے وکالت یا اجازت رکھتے ھوں۔

ان سب کے احکام آئندہ مسائل میں بیا ن کئے جائیں گے۔

مسئلہ۲۱۱۰ اس نا بالغ بچے کے ساتھ سودا کرنا جو آزادانہ طور پر سودا کر رھاھو،اس کے اپنے مال میں باطل ھے لیکن اگر سودا ولی کے ساتھ ھو اور نابالغ ممیز بچہ صرف سودے کا صیغہ جاری کرے تو سودا صحیح ھو گااور اگر چیز یا رقم کسی اور کی ھو اور وہ بچہ اس کے مالک کی طرف سے بطورِ وکیل اس چیز کو فروخت کرے یا اس رقم سے کوئی چیز خریدے تو اگرچہ وہ ممیز بچہ تصرف میں آزاد ھو،سودا صحیح ھے اور اگر بچہ سودے میں بیچی گئی چیز اور دی گئی رقم،ایک دوسرے تک پھچانے کا وسیلہ ھو تو اگرچہ ممیز نہ بھی ھو تو پھر بھی کوئی حرج نھیں،لیکن بیچنے والے اور خریدارکو یقین یا اطمینان ھونا ضروری ھے کہ بچہ چیز یا رقم اس کے مالک تک پھنچا دے گا۔

مسئلہ۲۱۱۱اگر نا بالغ بچے سے جب کہ اس کے ساتھ سودا کرنا صحیح نہ ھو،کوئی سودا کرے اور کوئی چیز یا رقم اس بچے سے لے،تو اگر وہ چیز یا رقم بچے کا اپنا مال ھو تو ضروری ھے کہ اس کے ولی تک پھنچائے اور اگر کسی دسرے کا مال ھو تو ضروری ھے کہ یا اس کے مالک کو دے یا اس

Presented by Ziaraat.Com

کے مالک سے رضامندی طلب کرے اور اگر اس کے مالک کو نہ پھنچانتا ھو اور اس کو پہچاننے کا کوئی ذریعہ بھی نہ ھو تو ضروری ھے کہ بچے سے لی گئی چیز کو اس کے مالک کی طرف سے ردّ ِ مظالم کی بابت میں فقیر کو دے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر اس کام کے لئے حاکم شرع کی اجازت حاصل کرے۔

مسئلہ۲۱۱۲ اگر کوئی شخص کسی ممیز بچے کے ساتھ،جب کہ اس کے ساتھ سودا کرنا صحیح نہ ھو،سودا کرے اور وہ چیز یا رقم جو بچے کو دی ھو ضائع ھو جائے تو وہ شخص اس بچے سے، اس کے بالغ ھونے کے بعد اس چیز یا رقم کا مطالبہ کر سکتا ھے،لیکن اگر بچہ ممیز نہ ھو تو پھروہ مطالبے کا حق نہیں رکھتا۔

مسئلہ۲۱۱۳ اگر خریدار یا فروخت کرنے والے کو ناحق کسی سودے پر مجبور کیا جائے تو سودے کے بعد راضی ھو جانے کی صورت میں سودا صحیح ھے،لیکن احتیاط مستحب یہ ھے کہ دوبارہ سودا کیا جائے۔

مسئلہ۲۱۱۴ اگر انسان کسی کے ما ل کو اس کی اجازت کے بغیر فروخت کردے تو جب تک اس مال کا مالک اس کے فروخت کرنے پر راضی نہ ھو اور اجازت نہ دے سودا بے اثر رھے گا۔

مسئلہ۲۱۱۵ بچے کا باپ اور دادا نیز باپ کا وصی اور دادا کا وصی جسے انھوں نے بچے کے امور پر نگراں قرار دیا ھو،بچے کے مال کو فروخت کر سکتے ھیں اور بنا بر احتیا ط واجب ضروری ھے کہ سودا بچے کی مصلحت میں ھو،اور ان میں سے کسی کے نہ ھونے کی صورت میں عادل مجتھدبھی بچے کی مصلحت کی صورت میں اس کا مال فروخت کر سکتا ھے،اسی طرح دیوانے اور غائب کے مال کو بھی بوقت ضرورت بیچ سکتا ھے۔

مسئلہ۲۱۱۶ اگر کوئی شخص کسی کا ما ل غصب کر کے فروخت کر دے اور فروخت ھو جانے کے بعد مال کا مالک سودے کی اجازت دے دے تو سودا نافذ ھو گا اور غاصب کی جانب سے خریدار کو دی گئی چیز اور سودے کے وقت سے اجازت دینے کے وقت تک،اس چیز کے سارے فائدے خریدار کے ھو ںگے اور خریدار کی جانب سے غاصب کو (قیمت کے طور پر) دی گئی چیز اور سودے کے وقت سے (اجازت دینے کے وقت تک) اس چیز کے سارے فائدے اس (اصل) مالک کی ملکیت ھوں گے جس کے مال کو غصب کیا گیا تھا۔

مسئلہ۲۱۱۷ اگر کوئی شخص کسی کے مال کو غصب کر کے اس ارادے سے فروخت کر دے کہ اس کے عوض حاصل ھونے والی رقم اس کا اپنا مال ھو تو اگر صاحبِ مال سودے کی اجازت دے دے تو سودا نافذھو گا لیکن رقم مالک کا مال ھو گی نہ کہ غاصب کا مال۔

بیچی جانے والی چیز اور اس کے عوض کے شرائط

مسئلہ۲۱۱۸ جس چیز کو فروخت کیا جا رھا ھو اور جس چیز کو اس کے عوض لیا جا رھا ھو اس کی پانچ شرطیں ھیں ؛

۱) یہ کہ اس کی مقدار وزن یا پیمانہ یا گنتی یاان جیسی چیزوں کے ذریعے معلوم ھو۔

۲) یہ کہ وہ ان چیزوں کو ایک دوسرے کے حوالے کر سکیں،اور اگر فروخت کرنے والا مثلاًکوئی ایسا مال فروخت کرے کہ جسے وہ خریدار کے حوالے نہ کر سکتا ھو لیکن خریدنے والا اس کو حاصل کرنے کی قدرت رکھتا ھو تو کافی ھے، لہٰذا مثا ل کے طور ایسے بھاگے ھوئے گھوڑے کو فروخت کرنا کہ دونوں میں سے کوئی بھی اس کو حاصل کرنے کی قدرت نہ رکھتا ھو،باطل ھے،لیکن اگر اسی بھاگے ھوئے گھوڑے کو ایک اور ایسی چیز کے ساتھ ملا کر بیچ دے جسے خریدار کے حوالے کر سکتا ھو تو اگرچہ و ہ گھوڑا ھاتھ نہ لگ سکے،سودا صحیح ھے اور احتیا ط یہ ھے کہ بھاگے ھوئے غلام اور کنیز کے علاوہ،ایسی کسی چیز کو بیچنے کے لئے طریقہ یہ اختیا ر کرے کہ کسی بھی قیمت رکھنے والی چیز کو بیچے اورسودے میں یہ شرط لگا دے کہ اگر وہ بھاگی ھوئی چیز مل گئی توخریدار کی ھو گی۔

۳) جنس وعوض میں موجود وہ خصوصیات معین ھوں جن سے قیمت پر اثر پڑتا ھے۔

۴) یہ کہ ملکیت طِلق ھو،لہٰذا وقف شدہ مال فروخت کرنا جائز نہیں مگر کچھ مقامات پر کہ جن کا تذکرہ بعد میں آئے گا۔

۵) خودچیز کو فروخت کرے نہ کہ اس کی منفعت کو،پس اگر ایک سال کے لئے گھر کی منفعت کو فروخت کرے تو یہ صحیح نہیں۔ھاں، اگر خریدار رقم کی بجائے اپنی ملکیت کی منفعت کو

Presented by Ziaraat.Com

دے،مثلاًکسی سے قالین خریدے اور قیمت کے طور پر ایک سال کے لئے اپنے گھر کی منفعت دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ان کے احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

مسئلہ۲۱۱۹ جس چیز کا کسی شہر میں،وزن یاپیمانے کے ذریعے سودا کیا جاتا ہو تو اس شہر میں بنا بر احتیاط ضروری ھے کہ وہ چیز وزن یا پیمانہ کے ذریعے ھی خریدی جائے،لیکن اسی چیز کو جس شہر میں مشاھدے سے خریدا جاتا ہو، مشاھدے کے ذریعے خرید سکتا ھے۔

مسئلہ۲۱۲۰ جس چیز کی وزن کے ذریعے خریدوفروخت کی جاتی ھو،اس کا سودا پیمانے کے ذریعے بھی کیا جا سکتا ھے،اس طرح کہ اگر مثال کے طور پر دس من گندم فروخت کرنا چاہتا ھو تو ایک من گندم کی گنجائش رکھنے والے پیمانے کے ذریعے سے دس پیمانے دے۔

مسئلہ۲۱۲۱ اگر بیان کی گئی شرائط میں سے کوئی ایک شرط بھی نہ ھو تو سودا باطل ھے،لیکن اگر دونوں مالک ایک دوسرے کے مال میں تصرف کرنے پر راضی ھو ں اور تصرف بھی ایسا نہ ھو جو ملکیت پر موقوف ھو تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۲۱۲۲ وقف شدہ چیز کا سودا باطل ھے لیکن اگر وہ اس طرح خراب ھو جائے یا خراب ھونے والی ھو کہ اس چیز سے وہ فائدہ اٹھانا کہ جس کے لئے اسے وقف کیا گیا ھے،ممکن نہ رھے مثلاًمسجد کی چٹائی اس طرح بوسیدہ ھو جائے کہ اس پر نماز نہ پڑھی جاسکے تو اسے فروخت کر دینے میں کوئی حرج نہیں اور اگر ممکن ھو تو ضروری ھے کہ اس کے عوض کو اسی مسجد میں کسی ایسی جگہ جو وقف کرنے والے کے مقصد سے نزدیک تر ھو،استعمال کیا جائےبہر حال ضروری ھے کہ وقف اور اسی طرح اس کے عوض کا تصرف متولی کرے اور اس کے نہ ھونے کی صورت میں حاکم شرع کی اجازت سے ھو۔

مسئلہ۲۱۲۳جن افراد کے لیے کسی چیز کو وقف کیا گیاھو،جب بھی ان کے درمیان اس طرح اختلاف پیدا ھو جائے کہ وقف کے مال کو نہ بیچنے کی صورت میں وقف میں مالی یا کسی جانی نقصان کا اندیشہ ھو تو اس مال کو فروخت کیا جا سکتا ھے اورضروری ھے کہ اس کے عوض میں کوئی مال خریدا جائے جس کے فوائد کو پھلے والے وقف کے مطابق وقف کرنے والے کے معین کردہ مواردمیں استعمال کیا جائے اور یہ ممکن نہ ھونے کی صورت میں اسے اس مصرف میں جو وقف کرنے والے کے مقصد کے قریب تر ھو،لایا جائے۔ یھی حکم اس وقت بھی لگے گا جب وقف کرنے والے نے وقف کے وقت ھی شرط رکھ دی ھو کہ اگر مصلحت،وقف کے مال کو بیچ دینے میں ھے تو اسے بیچ دیا جائے۔

مسئلہ۲۱۲۴ ایسی ملکیت کا خرید وفروخت کرنا جو کسی دوسرے کو کرایہ پر دی جاچکی ھو اشکال نھیں رکھتا لیکن کرایے کی مدت ختم ھونے تک اس کے فوائد کرایے دار کا ھی حق ھوں گے۔اور اگر خریدار نہ جانتا ھو کہ اس ملکیت کو کرایے پر دیا جا چکاھے یا اس گمان سے کہ کرایے کی مدت کم ھے ملکیت کو خرید لے تو صورتِ حال سے مطلع ھونے پراس سودے کو توڑ سکتاھے۔

خرید وفروخت کا صیغہ

مسئلہ۲۱۲۵ خرید وفروخت کے لئے عربی میں صیغہ پڑھنا ضروری نھیں،لہٰذا اگر فروخت کرنے والا مثال کے طور پر اردو میں کھے:”میں نے اس مال کو اس رقم کے عوض فروخت کیا“،اور خریدار کھے:”میں نے قبول کیا“،تو سودا صحیح ھو گا،لیکن خریدار اور فروخت کرنے والے کے لئے ضروری ھے کہ قصدِ انشاء رکھتے ھوں یعنی ان دو جملوں کے کھنے سے ان کا مقصد خرید وفروخت ھو۔

مسئلہ۲۱۲۶ اگر سودے کے وقت صیغہ نہ پڑھا جائے لیکن فروخت کرنے والا اور خریدار،اس لین دین سے خرید وفروخت کا ارادہ کریں تو سودا صحیح ھے اور دونوں مالک ھو جائیں گے۔

پھلوں کی خرید وفروخت

مسئلہ۲۱۲۷ اس پھل کو فروخت کرنا جس کا پھول گر گیا ھو اور پھل اپنے ابتدائی مرحلے میں داخل ھو چکاھو، درخت سے توڑنے سے پھلے بھی صحیح ھے۔ نیز بیلوں پر لگے ھوئے کچے انگور فروخت کرنے میں بھی کوئی حرج نھیں، لیکن درخت پر لگی ھوئی کھجور کو ضروری ھے کہ لال یا پیلا ھونے سے پھلے فروخت نہ کیا جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۱۲۸ ایک سال کا پھل اس کے کونپل بننے سے پہلے،کسی چیز کو ساتھ ملا ئے بغیر فروخت کرنا جائز نہیں ھے،البتہ دو یا اس سے زیادہ سالوں کا پھل فروخت کرنایا کسی چیز کو ساتھ ملاتے ھوئے ایک سال کا پھل فروخت کرنا جائز ھے،اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ پھل کے کونپل بن جانے کے بعد اس سے پہلے کہ پھول گرے اور پھل اپنے ابتدائی مرحلے میں داخل ھو،بیچنے کے لیے اس کے ساتھ زمین سے ھی حاصل ھونے والی کوئی چیز مثلاً سبزیجات یا کوئی اور مال ملا کر بیچا جائے یا ایک سال سے زیادہ کا پھل بیچا جائے۔

مسئلہ۲۱۲۹ درخت پر لگی ھوئی کھجور اگر لال یا پیلی ھو چکی ھو تو اسے بیچنے میں کوئی حرج نہیں،لیکن اس کی قیمت اسی درخت پر لگی ھوئی کھجور کو قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسی طرح احتیاطِ واجب یہ ھے کہ کسی اور کھجور کو بھی چاھے معین ھو یا ذمے پر،اس کا عوض قرار نہ دیا جائے۔

البتہ اگر کسی شخص کے پاس ایک کھجور کا درخت کسی دوسرے کے گھر میں ھو تو درخت کا مالک اگر ان کھجوروں کی مقدار کا اندازہ لگا کر اس گھر کے مالک کو بیچ دے اور اس کا عوض بھی کھجوریں ھی قرار دے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۲۱۳۰ کھیرے،بینگن اور سبزیاں جن کی سال میں کئی فصلیں اترتی ھیں،ان کو ظاھر ونمایاں ھو جانے کے بعد یہ طے کرتے ھوئے کہ خریدار سال میں ان کی کتنی فصلیں اتارے گا،بیچنا جائز ھے۔

مسئلہ۲۱۳۱ اگر گند م او ر جوَ کے خوشے کو دانہ پڑنے کے بعد گندم اور جوَ کے علاوہ کسی اور چیز کے عوض فروخت کیا جائے تو کوئی حرج نہیں،البتہ اسی خوشے سے حاصل ھونے والے گندم یا جوَکے عو ض میں بیچنا جائز نہیں۔اسی طرح احتیاطِ واجب کی بنا پر اس خوشے کی جوَ یا گندم کے علاوہ کسی اور جوَ یا گندم کے عو ض بیچنا بھی،چاھے جوَ یا گندم معین ھو یا نہ ھو، جائز نہیں ھے۔

نقد اور ادھار

مسئلہ۲۱۳۲ اگر کسی چیز کو نقد فروخت کیا جائے تو خریدار اور فروخت کرنے والا ایک دوسرے سے چیز اور رقم کا مطالبہ کر کے اپنی تحویل میں لے سکتے ھیں ۔

اور اموال کو تحویل میں دینا، خواہ منقول ھوں یاغیر منقو ل، یہ ھے کہ دوسرے کے تصرف میں موجود رکاوٹوں کو برطرف کر دیاجائے۔

مسئلہ۲۱۳۳ادھار سودے میں ضروری ھے کہ مدت مکمل طور پر معلوم ھو، لہٰذا اگر کسی چیز کو فروخت کرے کہ فصل کی کٹائی کے وقت اس کی رقم لے تو چونکہ مدت مکمل طور پر معین نہیں ھوئی لہٰذا سودا باطل ھو گا۔

مسئلہ۲۱۳۴اگر کسی چیز کو ادھار پر فروخت کرے تو طے شدہ مدت کے ختم ھونے سے پہلے اس کی قیمت کا خریدار سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔ ھاں، اگر خریدار مر جائے اور اس کا اپنا مال ھو تو فروخت کرنے والامدت کے ختم ھونے سے پہلے اس کے وارثوں سے قیمت کا مطالبہ کر سکتا ھے۔

مسئلہ۲۱۳۵اگر کسی چیز کو ادھار پر فروخت کرے تو طے شدہ مدت ختم ھونے کے بعد خریدار سے اس کا مطالبہ کر سکتا ھے، لیکن اگر خریدار قیمت ادا نہ کر سکے تو ضروری ھے کہ یا اسے مہلت دے اور یا پھرمعاملے کو ختم کردے اور اگر بیچی گئی چیز موجود ھو تو اسے واپس لے لے۔

مسئلہ۲۱۳۶اگر کسی ایسے شخص کو ادھار بیچے جو چیز کی قیمت نہ جانتا ھو اور نہ ھی اس کی قیمت اس کو بتائے تو سودا باطل ھو گا،لیکن اگر کسی ایسے شخص کو جو چیز کی نقد قیمت کو جانتاھو ادھار دے اور مہنگی قیمت لگائے مثلاً کھے کہ اس ادھار میں دی ھوئی چیز کی قیمت نقد قیمت سے ایک روپے پر دس پیسے کے حساب سے زیادہ لوں گا اور خریدار قبول کر لے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۲۱۳۷ جس شخص نے کسی چیز کو ادھار پر فروخت کیاھو اور اس کی رقم لینے کی مدت کو طے کر لیا ھو اگر مثلاًآدھی مدت گزرنے کے بعد خریدار سے کھے کہ قیمت کی اتنی مقدار مجھے نقد دے دواور باقی تمھیں معاف کرتا ھوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ۔

Presented by Ziaraat.Com

معاملۂ سلف

مسئلہ۲۱۳۸معاملۂ سلف یہ ھے کہ خریدار نقد رقم دے کر کسی چیز کو بیچنے والے کے ذمہ پر خریدے کہ کچھ مدت کے بعد اس چیز کو بیچنے والے سے لےیہ سودا ادھار سودے کے بالکل برعکس ھے۔

اور اگر خریدار کھے:" میں یہ رقم دیتا ھوں تاکہ مثلاًچھ مھینے کے بعد فلاں چیز کو لوں کہ جو تمھارے ذمہ پر ھے" اور فروخت کرنے والا کھے:" میں نے قبول کیا"یا فروخت کرنے والا رقم لے کر کھے:" میں فلاں چیز کو اپنے ذمہ پر فروخت کرتا ھوں کہ چھ ماہ بعد تمھیں دوں"، تو یہ سودا صحیح ھے۔

مسئلہ۲۱۳۹ اگر سونے یا چاندی کو خواہ وہ رقم کی صورت میں ھو یا نہ ھو بطور سلف فروخت کرے اور اس کی قیمت میں سونا یا چاندی ھی لے، چاھے وہ رقم کی صورت میں ھو یا نہ ھو ،سودا باطل ھو گا ۔ لیکن اگر کسی چیز یا ایسی رقم کو جو سونے یا چاندی کی صورت مینہ ھو بطور سلف فروخت کرے اور اس کی قیمت میں کوئی چیز یا سونا چاندی لے تو خواہ وہ رقم کی صورت میں ھو یا نہ ھو، سودا صحیح ھو گا ۔

معاملۂ سلف کے شرائط

مسئلہ۲۱۴۰ معاملۂ سلف کے سات شرائط ھیں :

۱) ان خصوصیا ت کو معین کیا جائے جو چیز کی قیمت پر اثر انداز ھوتی ھیں اور ان خصوصیات کا اس طرح معین کرنا کہ عرفِ عام میں یہ کھا جائے کہ اس کی خصوصیا ت معلوم ھو گئی ھیں ، کافی ھے اور ان چیز وں میں کہ جن کی صفات اور خصوصیات دیکھے بغیر معین نھیں ھو سکتی ھیں جیسے جواھرات اور اس جیسی چیزیں ، معاملۂ سلف صحیح نھیں ھے۔

۲) خریدار اور بیچنے والے کے ایک دوسرے سے الگ ھونے سے پھلے خریدار مکمل قیمت بیچنے والے کو ادا کرے یا بیچنے والا قیمت کی مقدار میں خریدار کا مقروض ھو اور اس کا قرضہ نقد رقم یا ایسے ادھار کی صورت میں ھو جس کی مدت پوری ھو چکی ھو اور اپنے اس قرض کو چیز کی قیمت کے طور پر حساب کرے اور بیچنے والا بھی اس حساب کو قبول کرے۔

اور اگر قیمت کا کچھ ادا کرے تو صرف اس قیمت کی بہ نسبت سودا صحیح ھو گا اور بیچنے والے کو یہ اختیار ھو گا کہ سودا ختم کر دے۔

۳) مدت کو اس طرح معین کیا جائے کہ مکمل طور پر معلوم ھو ،لھٰذا اگر مثلاًکھے کہ فصل کی کٹائی کے وقت چیزکو تمھارے حوالے کروں گا تو چونکہ مدت مکمل طور پر معلوم نھیںھوئی ھے، لھٰذا سودا باطل ھو گا۔

۴) چیز تحویل میں دینے کے لئے معین کیا جانے والا وقت ایسا ھو کہ بیچنے والا اس وقت چیز کو تحویل میں دے سکے۔

۵) چیزکا قبضہ دینے کی جگہ، اس صورت میں معین ھونا ضروری ھے کہ جب جگھوں کا مختلف ھونا قبضہ دینے میں دشواری یا مالی نقصان کا سبب ھو، لیکن اگر قرائن سے اس کی جگہ معلوم ھو تو اس جگہ کا نام لینا ضروری نھیں۔

۶) چیز کی مقدار کو وزن، پیمانہ، گنتی یا ان جیسی چیزوں سے معین کیا جائے اور ان چیزوں کو بھی بطور سلف فروخت کرنے میں کوئی حرج نھیں جنھیں عام طور پر دیکھ کر خریدا جاتاھے، بشرطیکہ اخروٹ اور انڈے کی بعض اقسام کی طرح اس کے افراد میں اس قدر کم فرق ھو جسے لوگ اھمیت نھیں دیتے ۔

۷) جس چیز کو فروخت کیا جارھا ھو اگر وہ ان چیزوں سے ھو کہ جنھیں وزن یا پیمانے سے فروخت کیا جاتا ھے تو اس کا عوض اسی چیز سے نہ ھو مثلاًگندم کو گندم کے عوض بطور سلف فروخت نھیں کیا جاسکتا ۔

معاملۂ سلف کے احکام

مسئلہ۲۱۴۱ جس چیز کو انسان نے بطور سلف خریدا ھو اسے مدت پوری ھونے سے پھلے بیچنے والے کے علاوہ کسی اور شخص کے ھاتھ نھیں بیچ سکتا ھے اور اسی طرح احتیاط واجب کی بنا

Presented by Ziaraat.Com

پر بیچنے والے کو بھی نہیں بیچ سکتا ہے۔ ہاں، مدت پوری ہونے کے بعد اس چیز کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اگرچہ خریدار نے مطلوبہ چیز اپنے قبضے میں نہ لی ہو، لیکن اگر بیچنے والے کو قیمت کی جنس سے ہی بیچے تو ضروری ہے کہ چیز کی قیمت سے زیادہ پر نہ بیچے۔ ناپ یا تول کر بیچی جانے والی اشیاء کو قبضے میں لےنے سے پہلے بیچنا جائز نہیں ہے، لیکن اگر سرمایہ سے زیادہ پر نہ بیچے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ۲۱۴۲ اگر بیچنے والا اُس چیز کوجس کا سودا بطور سلف ہوا ہو، وقت مقررہ میں خریدار کے سپرد کردے تو خریدار کے لئے اس کا قبول کرنا ضروری ہے اور اگر جس چیز کا سودا ہوا ہو اس سے بہتر چیز دے جس کا شمار اسی جنس سے ہو تو بھی خریدار کے لئے قبول کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ۲۱۴۳اگر بیچنے والا، جس چیز کا سودا ہوا ہو اس سے گھٹیا چیز دے تو خریدار کو اختیار ہے کہ وہ قبول نہ کرے۔

مسئلہ۲۱۴۴اگر بیچنے والا اُس چیز کے علاوہ کوئی دوسری چیز دے جس کا سودا ہوا تھا تو خریدار کے راضی ہونے کی صورت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ۲۱۴۵ جس چیز کو بطور سلف بیچا گیا ہو، اگر وہ اس وقت نایاب ہوجائے جب اسے خریدار کے سپرد کرنا ضروری ہو اور بیچنے والے کے لئے مہیا کرنا ممکن نہ رہے تو خریدار کو اختیار ہے کہ یا تو چیز کے دستیاب ہونے تک صبر کرے یا سودا فسخ کرکے اپنی رقم واپس لے لے۔

مسئلہ۲۱۴۶اگر کوئی شخص کسی چیز کو بیچے اور یہ طے پائے کہ کچھ عرصے کے بعد چیز دے گا اور رقم بھی کچھ عرصہ کے بعد لے گا تو سودا باطل ہے۔

سونے و چاندی کی سونے و چاندی کے عوض فروخت

مسئلہ۲۱۴۷ اگر سونے کو سونے کے عوض اور چاندی کو چاندی کے عوض بیچا جائے خواہ وہ سکے کی صورت میں ہو یا نہ ہو، اگر ان میں سے ایک کا وزن دوسرے سے زیادہ ہو توسودا حرام اور باطل ہے۔

مسئلہ۲۱۴۸ اگر سونے کو چاندی کے عوض یا چاندی کو سونے کے عوض بیچا جائے تو سودا صحیح ہے اور ضروری نہیں ہے کہ دونوں کا وزن مساوی ہو۔

مسئلہ۲۱۴۹ اگر سونے یا چاندی کو سونے یا چاندی کے عوض بیچا جائے تو بیچنے والے اور خریدنے والے کے لئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے چیز اور اس کے عوض کا تبادلہ کرلیں اور اگر معاملہ شدہ جنس کی کچھ مقدار کا بھی تبادلہ نہ کریں تو ایسی صورت میں سودا باطل ہے۔

مسئلہ۲۱۵۰ اگر بیچنے والے یا خریدنے والے میں سے کوئی ایک طے شدہ مال پورا پورا دوسرے کے سپرد کردے لیکن دوسرا کچھ مقدار حوالے کرے اور پھر وہ ایک دوسرے سے جدا ہوجائیں تو اگرچہ اتنی مقدار کی نسبت سودا صحیح ہے، لیکن جس کو پورا مال نہ ملا ہو وہ سودا فسخ کرسکتا ہے۔

مسئلہ۲۱۵۱ اگر کان میں موجود چاندی کی مٹی کو خالص چاندی سے اور اسی طرح کان میں موجود سونے کی مٹی کو خالص سونے سے بیچا جائے تو سودا باطل ہے، مگر یہ کہ بیچنے والا جانتا ہو کہ مٹی میں موجود سونے یا چاندی کی مقدار خالص سونے یا چاندی کے برابر ہے۔ ہاں، چاندی کی مٹی کو سونے کے عوض اور سونے کی مٹی کو چاندی کے عوض بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وہ مقامات جہاں انسان معاملہفسخ (ختم) کر سکتا ہے

مسئلہ۲۱۵۲سودا فسخ کرنے کے حق کو ”خیار“ کہتے ہیں۔ خریدار اور بیچنے والے کو گیارہ صورتوں میں سودا فسخ کرنے کا اختیار ہے:

۱) خریدار اور بیچنے والا سودے کے بعد ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے ہوں اگرچہ اس مقام سے باہر آگئے ہوں جہاں معاملہ طے پایا تھا۔ اس خیار کو ”خیار مجلس“ کہا جاتا ہے۔

۲) خریدار یا بیچنے والے کو خریدوفروخت یا اس کے علاوہ کسی چیز میں دھوکا ہواہو۔ اس خیار کو ”خیار غبن“ کہتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

۳)   سودے میں طے کیا جائے کہ ایک خاص مدت تک دونوں یا کسی ایک کو سودا فسخ کرنے کا اختیار ہے اور اس خیار کو "خیار شرط" کہتے ہیں۔

۴)   فریقین میں سے کوئی اپنے مال کو اس کی اصلی حالت سے بہتر بتائے اور اس طرح پیش کرے کہ لوگوں کی نظروں میں مال کی قیمت بڑھ جائے۔ اس خیار کو "خیار تدلیس" کہتے ہیں۔

۵)   فریقین میں سے ایک فریق دوسرے کے ساتھ شرط باندھے کہ وہ ایک کام بجا لائے گا اور اس شرط پر عمل نہ ہو یا یہ شرط کی جائے کہ وہ مال چند خصوصیات کا حامل ہو اور وہ خصوصیت اس مال میں نہ پائی جائے، ان دونوں صورتوں میں شرط کرنے والا سودا فسخ کرسکتا ہے۔ اس خیار کو "خیار تخلف شرط" کہتے ہیں۔

۶)   چیز یا اس کے عوض میں عیب ہو۔ اس خیار کو "خیار عیب" کہتے ہیں۔

۷)   معلوم ہوجائے کہ فریقین نے جس چیز کا سودا کیا تھا اس کی کچھ مقدار دوسرے شخص کا مال ہے۔اس صورت میں اگر اس مقدار کا مالک اس سودے پر راضی نہ ہو تو خریدار سودا فسخ کرسکتا ہے یا اگر اتنی مقدار کا عوض دے چکا ہو تو اسے واپس لے سکتا ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں:

۱لف)   وہ معین مقدار بطور مشاع ہو۔ یہاں "خیار شرکت" کا مقام ہے۔

ب)   وہ معین مقدار جداگانہ ہو۔ یہاں "خیار تبعض صفقہ" کا مقام ہے۔

۸) مال کا بیچنے والا مال جو کہ معین ہے اور ذمہ پر نہیں ہے، کی خصوصیات کو خریدار کے سامنے بیان کرے جب کہ خریدار نے اس مال کو نہ دیکھا ہو اور بعد میں معلوم ہو کہ چیز ویسی نہیں ہے جیسی بتلائی گئی تھی۔ اس صورت میں خریدار سودا فسخ کرسکتا ہے۔ اس خیار کو "خیار رویت" کہتے ہیں۔

۹) خریدار خریدی ہوئی چیز کی قیمت تین روز تک نہ دے جب کہ اس نے دیر سے ادائیگی کی کوئی شرط بھی نہ رکھی ہو۔ اس صورت میں اگر بیچنے والے نے مال خریدار کے سپرد نہ کیا ہو تو سودا فسخ کرسکتا ہے، لیکن اگر خریدی ہوئی شَے بعض ایسے پھلوں کی طرح ہو جو ایک دن پڑے رہنے سے خراب ہوجاتے ہیں تو ایسی صورت میں اگر رات تک ادائیگی نہ کرے جب کہ شرط بھی نہ رکھی ہو کہ دیر سے قیمت ادا کرے گا تو بیچنے والا سودا فسخ کرسکتا ہے۔ اسے "خیار تاخیر" کہتے ہیں۔

۱۰)   جو شخص کوئی حیوان خریدے، تین روز تک سودا فسخ کرسکتا ہے اور اگر کسی چیز کو حیوان کے بدلے بیچا ہو تو بیچنے والا تین روز تک سودا فسخ کرسکتا ہے۔ اسے "خیار حیوان" کہتے ہیں۔

۱۱)   بیچنے والا اس چیز کا قبضہ نہ دے سکے جسے بیچ چکا ہو، مثلاً جس گھوڑے کو بیچا ہو وہ بھاگ جائے، تو اس صورت میں خریدار سودا فسخ کرسکتا ہے۔ اسے "خیار تعذر تسلیم" کہتے ہیں۔

ان کے احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

مسئلہ۲۱۵۳اگر خریدار چیز کی قیمت سے واقف نہ ہو یا سودا کرتے وقت غفلت برتے اور رائج قیمت سے زیادہ پر خریدلے، پس اگر اتنا مہنگا خریدا ہو کہ لوگ اسے اہمیت دیتے ہوں اور چھوٹ نہ برتتے ہوں تو خریدار سودا فسخ کرسکتا ہے۔

اسی طرح اگر بیچنے والا قیمت سے واقف نہ ہو یا سودے کے وقت غفلت برتے اور رائج قیمت سے کم پر فروخت کردے، پس اگر لوگ اسے اہمیت دیتے ہوں اور چھوٹ نہ برتتے ہوں تو بیچنے والا سودا فسخ کرسکتا ہے۔

مسئلہ۲۱۵۴"بیع شرط" میں، مثال کے طور پر ایک لاکھ روپے کا مکان ۵۰،ہزار روپے میں بیچ دیا جائے اور طے کیا جائے کہ اگر بیچنے والا مقررہ مدت تک رقم پلٹادے تو سودا فسخ کرسکتا ہے، اگر خریدار اور بیچنے والا خریدنے اور بیچنے کا ارادہ رکھتے ہوں تو سودا صحیح ہے۔

مسئلہ۲۱۵۵"بیع شرط" میں اگر بیچنے والے کو اطمینان ہو کہ خواہ وہ مقررہ مدت میںرقم واپس نہ بھی کرے تب بھی خریدار املاک اسے واپس کردے گا تو سودا صحیح ہے، لیکن اگر وہ مدت ختم ہونے تک رقم واپس نہ کرے تو وہ خریدار سے املاک کی واپسی کا مطالبہ نہیں کرسکتا ہے اور اگر

Presented by Ziaraat.Com

خریدار مقررہ مدت آجانے کے بعدمرجائے تو اس کے ورثاء سے املاک کی واپسی کا مطالبہ نہیں کرسکتا ہے۔

مسئلہ۲۱۵۶اگر مثلاًاعلیٰ قسم کی چائے کو معمولی قسم کی چائے کے ساتہ ملادے اور اسے اعلی قسم کی چائے کے نام پر فروخت کرے اور خریدنے والا یہ بات نہ جانتاھو تو وہ سودا توڑ سکتا ھے۔

مسئلہ۲۱۵۷اگر سودا اس مال پر ھو کہ جو خارج میں ھے ،نہ کہ ذمہ پر اور پھر خریدار کو پتہ چلے کہ اس مال میں کوئی عیب ھے مثلا کوئی جانور خریدے اور معلوم ھوکہ اس کی ایک آنکہ نہیں ھے، تواگر وہ عیب سودے سے پھلے مال میں تھا لیکن اسے اس بات کا علم نہیں تھا تو وہ سودا توڑ کر بیچنے والے کو وہ مال لوٹا سکتاھے اور اگر واپس کرنا ممکن نہ ھو مثلاًاس مال میں کوئی تبدیلی واقع ھوگئی ھو یا وہ مال میںکوئی ایسا تصرف کر چکا ھو جو مال کو واپس کرنے میں رکاوٹ ھو تو اس صورت میں مال کی سالم اور معیوب حالتوں کی قیمت کو معین کیا جائے اور بیچنے والے کو دی جانے والی رقم سے سالم اور معیوب حالت کی قیمتوں کے فرق کی مقدار نسبت کے اعتبار سے واپس لے لےمثال کے طور پر جس مال کو چار روپے میں خریدا ھو اور پتہ چلے کہ وہ معیوب ھے تو اس صورت میں کہ اس کے سالم کی قیمت آٹہ روپے ھو اور اس کے معیوب کی قیمت چہ روپے ھو، تو چونکہ سالم اور معیوب کی قیمتوں کا فرق نسبت کے اعتبار سے ایک چو تھائی(۴/۱) ھے، تو وہ دی ھوئی رقم کا ایک چوتھائی(۴/۱) یعنی ایک روپیہ بیچنے والے سے لے سکتا ھے۔

مسئلہ۲۱۵۸اگر فروخت کرنے والے کو پتہ چلے کہ اس معینِ خارجی میں کہ جس کے عوض اپنا مال فروخت کیا تھا ، کوئی عیب ھے۔ تو اگر وہ عیب سودے سے پھلے عوض میں تھا اور وہ نہیں جانتا تھا تو وہ سودا توڑ کر یہ عوض اس کے مالک کو لوٹا سکتا ھے اور اگر تبدیلی یا ایسے تصرف کی وجہ سے جو لوٹانے میں رکاوٹ ھو ، نہ لوٹا سکتا ھو تو وہ سالم اور معیوب کی قیمت کے فرق کی نسبت کو سابقہ مسئلے میں بتائے گئے طریقے کے مطابق لے سکتاھے۔

مسئلہ۲۱۵۹ اگر سودا ھونے کے بعد اور مال سپرد کرنے سے پھلے اس میںکوئی عیب پیدا ھوجائے تو خریدار سودا توڑ سکتاھے۔اسی طرح اگر مال کے عوض میں سودا ھونے کے بعد اور قبضہ سے پھلے کوئی عیب پیدا ھوجائے تو بیچنے والا سودا توڑ سکتاھے لیکن اگر قیمت کا فرق لینا چاھیں تو یہ جائز نہیںھے۔

مسئلہ۲۱۶۰ اگر سودے کے بعد مال کے عیب کا علم ھوجائے توفوری طور پر سودا توڑنا ضروری نہیں بلکہ بعد میں بھی سودا توڑنے کا حق رکھتا ھے۔ اگر چہ احوط یہ ھے کہ تاخیر نہ کی جائے۔

مسئلہ۲۱۶۱ جب کوئی چیز خریدنے کے بعد اس کے عیب کا علم ھو تو اگرچہ بیچنے والا موجود نہ ھو وہ سودا توڑ سکتا ھے۔ باقی خیارات میں بھی یھی حکم ھے ۔

مسئلہ۲۱۶۲ چار صورتوں میں خریدار، مال میں موجود عیب کی وجہ سے نہ سودا توڑ سکتا ھے اور نہ ھی قیمتوں کا فرق لے سکتاھے:

۱) خریدتے وقت ھی وہ مال کے عیب سے واقف ھو ۔

۲) مال کے عیب پر راضی ھوجائے۔

۳) سودے کے وقت کھے:"اگر مال میں کوئی عیب ھوگا تو میں واپس نہیں دوں گا اور قیمت کا فرق بھی نہیں لوں گا"۔

۴) فروخت کرنے والا سودے کے وقت کھے "میں اس مال کو اس میں موجود ھر عیب کے ساتہ فروخت کرتا ھوں"، لیکن اگر عیب کو معین کر دے او ر کھے: " میں مال کو اس عیب کے ساتہ فروخت کرتاھوں" اور بعد میں معلوم ھوکہ کوئی اور عیب بھی ھے تو خریدار اس عیب کی خاطر جسے فروخت کرنے والے نے معین نہیں کیا تھا ، مال کو واپس کر سکتا ھے اور اگر واپس نہ کرسکے تو قیمت کا فرق لے لے۔

مسئلہ۲۱۶۳چند صورتوں میں ، جس شخص کے پاس معیوب مال پھنچا ھو، معاملہ کو عیب کی وجہ سے فسخ نہیں کر سکتا بلکہ صرف قیمت کے فرق کا مطالبہ کر سکتاھے:

۱) جب عین مال تلف ھو چکا ھو۔

۲) جب وہ چیزاس کی ملکیت سے نکل چکی ھو، مثلاً کسی کو وہ چیز بیچ چکا ھو یا بخش چکا ھو۔

Presented by Ziaraat.Com

۳) وہ مال تبدیل ہو چکا ہو، مثلاً جو کپڑا خریدا ہو اسے کاٹ چکا ہو یا اسے رنگ کروا چکا ہو۔

۴) اس صورت میں کہ اگرچہ وہ چیز اس کی ملکیت سے باھر نہ گئی ہو لیکن اس پر کوئی معاملہ انجام پا چکا ہو مثلاً اسے کرائے پر دے چکا ہو یا گروی رکھوا چکا ہو۔

۵) قبضہ لینے کے بعد اس میں کوئی عیب پیدا ہو چکا ہو، لیکن اگر خریدی ہوئی چیز معیوب حیوان ہو اور تین دن گزرنے سے پہلے اس میں کوئی اور عیب پیدا ہوجائے تو چاھے اس پر قبضہ کر چکا ہو، پھر بھی خیارحیوان کا حق رکھنے کے اعتبار سے سودا توڑ سکتا ھے۔ یھی حکم اس صورت میں ھے کہ جب خیار شرط کے اعتبار سے فسخ کا حق رکھتا ہو۔

مسئلہ۲۱۶۴اگر انسان کے پاس کوئی ایسا مال ہو جسے اس نے خود نے نہ دیکھا ہو، بلکہ کسی اور نے اس کی خصوصیات اسے بتائی ہوں اور وہ وھی خصوصیات خریدنے والے کو بتا کر مال بیچ دے اور بعد میں معلوم ہو کہ اس کامال اس سے بہتر تھا تو وہ معاملہ ختم کر سکتا ھے۔

خرید و فروخت کے متفرق مسائل

مسئلہ۲۱۶۵اگر بیچنے والا اپنی چیز کی قیمتِ خرید، گاہک کو بتائے تو ضروری ھے کہ ان تمام چیزوں کا تذکرہ کرے جن کی وجہ سے قیمت کم یا زیادہ ہوتی ھے، چاھے اسی قیمت پر یا اس سے کم پر بیچے، مثلاً بتائے کہ ادھار خریدی ھے یا نقد، لہٰذا اگر بعض خصوصیات کا تذکرہ نہ کرے اور بعد میں گاہک کو معلوم ہو تو وہ سودا ختم کر سکتا ھے۔

مسئلہ۲۱۶۶اگر انسان کسی چیز کی قیمت معین کرتے ہوئے کسی کو دے اور کھے: "یہ چیز اس قیمت پر بیچ دو اور اس سے جتنا مہنگا بیچو وہ تمہارے کام کی اجرت ھے"۔ تو وہ شخص جتنی زیادہ قیمت پر بھی بیچے، سب کا سب اصل مالک کا مال ھے اور اجارہ باطل ھے۔ ھاں، بیچنے والا، مشہور قول کی بنا پر، اپنے کام کی اجرت المثل اصل مالک سے لے سکتا ھے، لیکن اگر اجرت المثل بیچنے والے کے راضی ہونے والی مقدار سے زیادہ ہو تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ اضافی مقدار میں اصل مالک کے ساتھ مصالحت کرے۔ ھاں، اگر بطور جعالہ معاملہ کرے اور کھے:"اگر تم نے اس سے زیادہ قیمت پر بیچ دیا تو اضافی مقدار تمہاری ہوگی"، تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۲۱۶۷اگر قصائی نر جانور کا گوشت بیچے اور اس کی جگہ مادہ کا گوشت دے تو گنھگار ھے اور اگر گوشت کو معین بھی کیا ہو اور کھا ہو کہ میں یہ نر جانور کا گوشت بیچ رھا ہوں تو گاہک معاملہ فسخ کر سکتا ھے، جب کہ اگر اسے معین نہ کیا ہو تو گاہک کے اس گوشت پر راضی نہ ہونے کی صورت میں ضروری ھے کہ اسے نر کا گوشت دے۔

مسئلہ۲۱۶۸اگر خریدار کپڑے والے سے کھے:"مجھے ایسا کپڑا چاہئے جس کا رنگ پکا ہو"، تو اگرکپڑے والا اسے کچے رنگ کا کپڑا بیچ دے تو گاہک سودا ختم کر سکتا ھے۔

مسئلہ۲۱۶۹ سودے میں قسم کھانا، اگر سچی ہو تو مکروہ ھے اور جھوٹ ہو تو حرام ھے۔

شراکت کے احکام

مسئلہ۲۱۷۰شراکت یہ ھے کہ ایک مال کے، چاھے وہ مال عین ہو یا ذمہ، مشاع طور پرنصف، ثلث یا اسی طرح کی نسبت کے اعتبار سے، دو یا دوسے زیادہ مالک ہوں۔

شراکت کی کئی وجوھات ہو سکتی ھیں: غیر اختیار ی وجہ جیسے وراثت۔

اختیاری وجہ، چاھے وہ وجہ کوئی خارجی عمل ہو مثلاً دو افراد مل کر کوئی مال حیازت کے ذریعے اپنی ملکیت میں لیں یا کوئی عقد، مثلاً دو افراد جو دو علیحدہ علیحدہ مال کے مالک ہوں، دونوں میں سے ھر ایک اپنے آدھے مال کا مشاع طور پر دوسرے کے آدھے مشاع سے خرید و فروخت یا مصالحت وغیرہ کے ذریعے معاوضہ کرے۔

اسی طرح دومالوں کے آپس میں اس طرح مل جانے سے بھی کہ ان دونوں کے درمیان فرق باقی نہ رھے، شراکت حاصل ہو جاتی ھے، چاھے وہ دونوں مال ایک ھی جنس سے ہوں یا دو الگ اجناس سے۔

Presented by Ziaraat.Com

اور عقدی شراکت، جس کے احکام بیان کئے جائیں گے، یہ ھے کہ دو یا اس سے زیادہ افراد آپس میں قرار داد طے کریں کہ مشترک مال سے معاملہ کیا جائے اور نفع و نقصان میں سب آپس میں شریک ہوں۔

مسئلہ ۲۱۷۱ اگر دو یا زیادہ افراد اپنے کام سے ملنے والی مزدوری میں شراکت کریں، مثلاً اگر چندمزدور آپس میں طے کریں کہ ھمیں جتنی بھی مزدوری ملے گی آپس میں‌تقسیم کر لیں گے تو یہ شراکت صحیح نہیں ھے۔ ھاں، اگر ان میں سے ھر ایک آپس میں اس بات پر مصالحت کر لے کہ ایک معینہ مدت تک اپنی آدھی کمائی اور اس کی آدھی کمائی آپس میں بانٹ لیں اور وہ بھی اسے قبول کر لے تو وہ اپنی مزدوریوں میں شریک ہو جائیں‌گے۔

اور اگر کسی عقدِ لازم کے ضمن میں یہ شرط رکھیں کہ دونوں‌میں سے ھر ایک اپنی آدھی مزدوری دوسرے کو دے تو اگرچہ آپس میں شریک نہ بنیں‌گے لیکن ضروری ھے کہ شرط پر عمل کریں۔یہی حکم اس وقت ھے جب عقدِ جائز کے ضمن میں شرط رکھی ہو، البتہ اس وقت تک جب تک عقد باقی ہو۔

مسئلہ۲۱۷۲اگر دو افراد آپس میں اس طرح شراکت کریں کہ دونوں میں سے ھر ایک اپنے اعتبار سے ایک چیز خریدے، لیکن اس چیز کو استعمال کرنے میں جو دونوں نے علیحدہ علیحدہ خریدی ھے آپس میں شریک ہوں، تو یہ صحیح نہیں ھے۔ ھاں، اگر دونوں‌میں‌سے ھر ایک دوسرے کو وکیل بنا دے کہ جو چیز تم نقد یا ادھار ، ما فی الذمہ پر خریدوگے، اس میں سے ایک مشاع نسبت مثلاً نصف یا ثلث، میرے ذمّے پر خریدو اور پھر دونوں اس طرح ایک چیز اپنے اور اپنے شریک کے لئے خریدیں کہ دونوں پر اس کی قیمت ادا کرنا ضروری ہوجائے، تو شراکت صحیح ھے۔

مسئلہ۲۱۷۳شراکت کے عقد کے ذریعے شریک بننے والوں‌کے لئے ضروری ھے کہ عاقل و بالغ ہوں، ارادے و اختیار سے آپس میں شراکت کریں اور اپنے مال میں تصرف کر سکتے ہوں۔ لہٰذا سفیہ، یعنی وہ شخص جو اپنا مال بے کار کاموں‌میں استعمال کرتا ھے،چونکہ اپنے مال میں تصرف کا حق نہیں رکھتا، اگرشراکت کرے تو صحیح نہیں ھے۔

مسئلہ۲۱۷۴اگر شراکت کی قرارداد میں یہ شرط رکھیں کہ کام کرنے والا، زیادہ کام کرنے والا یا جس کے کام کی اھمیت زیادہ ھے، زیادہ منافع کا حقدار ہو تو ضروری ھے کہ شرط کے مطابق اسے زیادہ منافع دیا جائے، لیکن اگر شرط رکھیں کہ جو کام نہیں کرتا، یا کم کام کرتا ھے یا جس کے کام کی اھمیت زیادہ نہیں ھے، وہ زیادہ منافع لے تو یہ شرط باطل ھے۔ ھاں، اگر یہ شرط رکھیں کہ اضافی مقدار اس کی ملکیت میں دے دی جائے تو یہ شرط صحیح ھے اور اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ھے۔

مسئلہ۲۱۷۵اگر یہ طے کریں کہ سارا نفع ایک شخص کا ہو یا سارا نقصان کوئی ایک برداشت کرے تو یہ قرارداد باطل ھے اور شراکت کا صحیح ہونا بھی محل اشکال ھے، لیکن اگر یہ شرط کریں کہ ایک فرد جتنے نفع کا مالک بنے گا سارا اپنے شریک کو دے دے گا یا سارے ضرر میں سے جتنا حصہ شریک کا ہوگا، اپنے مال سے اس کی ملکیت میں دے گا تو شراکت صحیح ھے اور شرط پر عمل کرنا ضروری ھے۔

مسئلہ۲۱۷۶ اگر یہ شرط نہ رکھی گئی ہو کہ کسی ایک شریک کا زیادہ منافع ہوگا تو دونوں کا سرمایہ مساوی ہونے کی صورت میں وہ نفع و نقصان میں برابر کے شریک ہوں گے،جب کہ اگر ان کا سرمایہ مساوی نہ ہو تو نفع نقصان بھی سرمائے کی مقدار کے اعتبار سے ہوگا، مثلاً اگر دو افراد شراکت کریں جن میں سے ایک کا سرمایہ دوسرے کے مقابلے میں دگنا ہو، تو منافع یا ضرر میں بھی اس کا حصہ دو برابر ہوگا، خواہ دونوں نے برابر کام کیا ہو یا کسی ایک نے کم کام کیا ہو یا بالکل کام نہ کیا ہو۔

مسئلہ۲۱۷۷اگر شراکت کی قرارداد میں شرط کریں کہ خرید و فروخت دونوں مل کر کریں گے یا دونوں علیحدہ علیحدہ معاملہ کریں گے یا دونوں‌میں سے صرف کوئی معاملہ کرے گا تو شرط پر عمل کرنا ضروری ھے۔

مسئلہ۲۱۷۸اگر یہ طے نہ کیا جائے کہ دونوں میں سے کون سرمائے سے خرید و فروخت کرے گا تودونوں‌میں سے کوئی بھی دوسرے کی اجازت کے بغیر اس سرمائے سے سودا نہیں کر سکتا۔

مسئلہ۲۱۷۹اس شریک کے لئے، جس کے اختیار میں شراکت کا سرمایہ ھے، ضروری ھے کہ شراکت کی قرارداد پر عمل کرے، مثلاً اگر طے ہوا ہو کہ خریداری ادھار پر ہوگی یا ھر چیز نقد بیچی جائے گی یا یہ کہ خریداری کسی خاص جگہ سے ہوگی تو ضروری ھے کہ اسی طریقے سے عمل کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

ھاں، اگر اس سے کوئی بات بطور خاص طے نہ کی ھوتو ضروری ھے کہ معمول کے مطابق معاملہ کرے اور اگر سفر پر شراکت کا مال ساتھ لے جانے کا معمول نہ ھو یا مال کے لئے خطرے کا احتمال ھو تو ساتھ لے کر نہ جائے۔

مسئلہ ۲۱۸۰ جو شریک شراکت کے مال سے خرید و فروخت کرتا ھو، اگر قرارداد کی خلاف ورزی کرے یا قرارداد نہ ھونے کی صورت میں معمول کے خلاف عمل کرے، ان دوصورتوں میں دوسرے شریک کے حصے کی بہ نسبت معاملہ فضولی ھوگا، لہٰذا اگر شریک اس کی اجازت نہ دے تووہ اپنا عین مال یا عین مال کے تلف ھوجانے کی صورت میں اپنے مال کا عوض لے سکتا ھے۔

مسئلہ ۲۱۸۱ جو شریک شرکت کے سرمائے سے معاملہ کرتا ھے اگر افراط نہ کرے اور سرمائے کی دیکھ بھال میں کوتاھی نہ کرے اور اتفاقاً سرمائے کی کچھ مقدار یا تمام کا تمام سرمایہ تلف ھوجائے تو ضامن نہیں ھے۔

مسئلہ۲۱۸۲جو شریک شرکت کے سرمائے سے معاملہ کرتا ھے اگر کھے کہ سرمایہ تلف ھوگیا ھے اور حاکم شرع کے سامنے قسم کھائے تو اس کی بات قبول کرنا ضروری ھے۔

مسئلہ۲۱۸۳اگر تمام شرکاء جنھوں نے ایک دوسرے کو تصرف کی اجازت دی ھو اجازت واپس لے لیں تو ان شرکاء میں سے کوئی بھی شراکت کے مال میں تصرف نہیں کرسکتا اور اگر ان میں سے کوئی ایک اپنی اجازت سے پلٹ جائے تو دوسرے شریک تصرف کا حق نہیں رکھتے، لیکن جو شریک اپنی اجازت سے پلٹ گیا ھے وہ شرکت کے مال میں تصرف کرسکتا ھے۔

مسئلہ۲۱۸۴جب بھی شرکاء میں سے کوئی شریک تقا ضا کرے کہ شرکت کے سرمائے کو تقسیم کردیا جائے، اگرچہ شراکت مدت والی ھو، دوسروں کے لئے ضروری ھے کہ مان لیں، سوائے اس صورت میں کہ جب تقسیم، مشترک مال کے علاوہ کسی اور مال کے ضمیمے کی محتاج ھو، جسے ”قسمت ردّ“ کہتے ھیں یا تقسیم سے شرکاء کو قابل ذکر نقصان پھنچ رھا ھو۔

مسئلہ۲۱۸۵اگر شرکاء میں سے کوئی ایک مرجائے یا دیوانہ یا بے ھوش ھوجائے تو دوسرے شرکاء، شرا کت کے مال میں تصرف نہیں کرسکتے۔ یھی حکم اس وقت ھے جب شرکاء میں سے کوئی ایک سفیہ ھوجائے یعنی اپنے مال کو بے کار کاموں میں صرف کرے یا حاکم شرع اسے دیوالیہ ھونے کی وجہ سے ممنوع التصرف کردے۔

مسئلہ۲۱۸۶اگر کوئی شریک اپنے لئے کوئی چیز ادھار خریدے تو نفع اور نقصان اس کے ذمہ ھے لیکن اگر شرکت کے لئے خریدے اور شرکت کا اطلاق ادھار والے معاملات کو بھی شامل کر رھا ھو تو نفع اور نقصان میں تمام شرکاء شریک ھونگے۔ یھی حکم اس وقت ھے کہ جب شراکت کی قرارداد میں ادھار معاملات شامل نہ ھوں لیکن وہ شرکت کے لئے ادھار پر خرید لے اور دوسرا شریک اس کی اجازت دے دے۔

مسئلہ۲۱۸۷اگر شراکت کے سرمائے سے کوئی معاملہ کئے جانے کے بعد معلوم ھو کہ شرکت باطل تھی، تو اگر صورت یہ ھو کہ معاملے کی اجازت میں شراکت کے صحیح ھونے کی قید نہ ھو یعنی اگر شرکاء کو معلوم ھوتا کہ شرکت صحیح نہیں ھے تب بھی ایک دوسرے کے مال میں تصرف پر راضی ھوتے تو معاملہ صحیح ھے اور اس معاملے سے حاصل ھونے والا مال سب کا ھوگا۔ ھاں، اگر ا س طرح نہ ھو تو جو لوگ دوسروں کے تصرف کرنے پرراضی نہ تھے اگر معاملے کی اجازت دیں تو معاملہ صحیح ورنہ باطل ھوگا اور ھرصورت میں فقھاء اعلی اللہ مقامھم کی ایک جماعت نے فرمایا ھے کہ ”ان میں سے جس نے بھی شراکت کے لئے کوئی کام کیا ھے، اگر بلا معاوضہ کام کرنے کے ارادے سے نہ کیا ھو تو اپنی محنت کی معمول کے مطابق اجرت دوسرے شرکاء سے اپنے کام کی نسبت کے اعتبار سے لے سکتا ھے“، لیکن ظاھر یہ ھے کہ اجازت نہ دینے کی صورت میں اجرت کے مستحق نہ ھوں گے اور اجازت کی صورت میں اجرت کا مستحق ھونا محل اشکال ھے اور احوط مصالحت ھے۔

مصالحت کے احکام

مسئلہ۲۱۸۸صُلح یہ ھے کہ انسان کسی دوسرے شخص کے ساتھ اس بات پر اتفاق کرے کہ اپنے مال یامنافع سے کچھ مقدار اس کی ملکیت میں دے دے یا اس کے لئے مباح کردے یا اپنا قرض یا حق معاف کردے تاکہ دوسرا بھی اس کے عوض اپنے مال یا منافع کی کچھ مقدار اسے دے دے یا اس کے لئے مباح کردے یا قرض یا حق سے دستبردار ھوجائے۔ اور

مذکورہ چیزوں میں سے کسی پر کوئی عوض لئے بغیر مصالحت کرنا محل اشکال ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۱۸۹ عقد صلح میں ضروری ہے کہ طرفین میں سے ہر ایک عاقل و بالغ ہوں، مصالحت کا قصد رکھتے ہوں اور کسی نے انہیں مصالحت کرنے پر ناحق مجبور نہ کیا ہو۔ہاں، اگر زبردستی کی گئی ہو اور بعد میں وہ راضی ہوجائیں تو صلح نافذ ہوگی۔ اسی طرح ضروری ہے کہ سفیہ اور دیوالیہ ہونے کی وجہ سے حاکم شرع کی طرف سے ممنوع التصرف نہ ہوں۔

مسئلہ۲۱۹۰ ضروری نہیں ہے کہ صلح کا صیغہ عربی زبان میں پڑھا جائے بلکہ جن الفاظ سے بھی پتہ چلے کہ فریقین نے آپس میں مصالحت کی ہے وہ مصالحت صحیح ہے۔ اسی طرح معاطات، بلکہ مصالحت کے ارادے سے اگر ایک دے اور دوسرا لے لے تو مصالحت ہو جاتی ہے۔

مسئلہ۲۱۹۱ اگر کوئی شخص اپنی بھیڑیں چرواہے کو دے تاکہ وہ مثلاً ایک سال ان کی دیکھ بھال کرے اور ان کا دودھ سے استعمال کرے اور گھی کی کچھ مقدار مالک کو دے تو اگر چرواہے کی محنت اور اس گھی کے مقابلے میں جو بھیڑوں کے دودھ سے نہ بنا ہو، وہ شخص اپنی بھیڑوں کے دودھ پر مصالحت کرلے تو کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ اگر بھیڑوں کو ایک سال کے لئے چرواہے کو کرایہ پر دے تاکہ وہ ان کا دودھ استعمال کرے اور اس کے عوض گھی کی معینہ مقدار اُسے دے دے جوکرایہ دی ہوئی بھیڑوں کے دودھ سے نہ بنا ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ۲۱۹۲ اگرکوئی شخص اپنے قرض یا حق کے بدلے کسی دوسرے سے مصالحت کرنا چاہے تو یہ مصالحت اس صورت میں صحیح ہے کہ جب دوسرا اسے قبول کرلے۔ ہاں، اگر اپنے قرض یا حق سے دستبردار ہونا چاہے تو دوسرے کا قبول کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ۲۱۹۳اگر مقروض اپنے قرضے کی مقدار جانتا ہو جب کہ قرض خواہ کو اس کا علم نہ ہو تو اگر اس مقدار سے کم پر مصالحت کرے مثلاً اس کو پچاس روپے لینے ہوں اور دس روپے پر مصالحت کرے تو اضافی رقم مقروض کے لئے حلال نہیں ہے، مگر یہ کہ اپنے قرضے کی مقدار کے متعلق قرض خواہ کو بتائے اور اسے راضی کرلے یا صورت ایسی ہو کہ اگر قرض خواہ کو قرضے کی مقدار کا علم ہو تا تب بھی وہ اس مقدار یعنی دس روپے پر مصالحت کرلیتا۔

مسئلہ۲۱۹۴اگر دو اشخاص دو ایسی چیزوں کے سلسلے میںجو ایک ہی جنس سے ہوں اور جن کے وزن معلوم ہوں آپس میں مصالحت کریں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک چیز کا وزن دوسری چیز سے زیادہ نہ ہواور اگر ان کا وزن معلوم نہ ہو تو اگرچہ اس بات کا احتمال ہو کہ ایک چیز کا وزن دوسری چیز سے زیادہ ہے اور وہ مصالحت کرلیں تو مصالحت صحیح ہے۔

مسئلہ۲۱۹۵ اگر دو اشخاص کو ایک شخص سے قرضہ وصول کرنا ہو یا دو اشخاص کو دوسرے دو اشخاص سے کچھ لینا ہو اور اپنی اپنی طلب پر ایک دوسرے سے مصالحت کرنا چاہتے ہوں اور دونوں کی طلب ایک ہی جنس سے ہو اور ایک وزن ہو مثلاًدونوں کو دس من گندم لینی ہو تو ان کی مصالحت صحیح ہے۔ یہی حکم اس وقت ہے جب طلب کی جنس ایک نہ ہو مثلاً ایک نے دس من چاول اور دوسرے نے بارہ من گندم لینی ہو تب بھی مصالحت صحیح ہے لیکن اگر ان کی طلب ایک ہی جنس کی ہو اور وہ ایسی چیز ہو جس کا سودا عموماً تول کر یا ناپ کر کیا جاتا ہے تو اگر ان کا وزن یا پیمانہ یکساں نہ ہو تو ان کی مصالحت میں اشکال ہے۔

مسئلہ۲۱۹۶ اگر کسی شخص کو کسی دوسرے سے اپنا قرضہ کچھ مدت کے بعد واپس لینا ہو اور وہ مقروض کے ساتھ مقررہ مدت سے پہلے معین مقدار سے کم پر مصالحت کرے اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اپنے قرضے کا کچھ حصہ معاف کردے اور باقی نقد لے لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ۲۱۹۷ اگر دو اشخاص کسی چیز پر آپس میں مصالحت کرلیں تو ایک دوسرے کی رضامندی سے اس صلح کو توڑ سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر صلح کے ضمن میں دونوں کو یا کسی ایک کو معاملہ فسخ کرنے کا حق دیا گیا ہو تو جو شخص وہ حق رکھتا ہو، صلح کو فسخ کرسکتا ہے۔

مسئلہ۲۱۹۸ جب تک خریدار اور بیچنے والا ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے ہوں معاملہ کو فسخ کرسکتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص ایک جانور خریدے تو وہ تین دن تک معاملہ فسخ کرنے کا حق رکھتا ہے۔ اسی طرح اگر خریدار خریدی ہوئی جنس کی قیمت تین دن تک نہ دے اور جنس کا قبضہ نہ لے تو بیچنے والا معاملہفسخ کرسکتا ہے، لیکن جو شخص کسی مال پر مصالحت کرے وہ ان تینوں صورتوں میں مصالحت فسخ کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ ہاں، اگر مصالحت کادوسرا فریق مصالحت کا مال دینے میں غیر معمولی تاخیر کرے تو اس صورت میں مصالحت فسخ کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح باقی خیارات میں بھی، جن کا ذکر خریدوفروخت کے احکام میں آیا ہے، مصالحت فسخ کی جاسکتی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۱۹۹ جو چیز بذریعہ مصالحت ملے اگر وہ عیب دار ہو تو مصالحت فسخ کی جاسکتی ہے، لیکن اگر بے عیب اور عیب دار کے مابین قیمت کا فرق لینا چاہے تو اس میں اشکال ہے۔

مسئلہ۲۲۰۰ اگر کوئی شخص اپنے مال پر دوسرے سے مصالحت کرے اور اس کے ساتھ شرط کرے کہ جس چیز پر میں نے تجھ سے مصالحت کی ہے میرے مرنے کے بعد مثلاً تو اسے وقف کردے گا اور دوسرا شخص بھی اس کو قبول کرے تو اس شرط پر عمل ضروری ہے۔

کرائے کے احکام

مسئلہ۲۲۰۱ کوئی چیز کرائے پر دینے والے اور کرائے پر لینے والے کے لئے ضروری ہے کہ بالغ و عاقل ہوں اور کسی نے انہیں ناحق اس پر مجبور نہ کیا ہو۔ ہاں، اگر زبردستی ہو لیکن معاملے کے بعد وہ راضی ہو جائیں تو کرائے کا معاملہ صحیح ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے مال میں حق تصرف رکھتے ہوں، لہٰذا سفیہ اور وہ شخص جو دیوالیہ ہونے کی وجہ سے حاکم شرع کی طرف سے اپنے مال میں ممنوع التصرف ہوچکا ہو، اپنے ولی یا قرض خواہوں کی اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ کرائے پر لے سکتے ہیں اور نہ کرائے پر دے سکتے ہیں۔ ہاں، وہ شخص جو دیوالیہ ہوچکا ہے اپنے آپ کو اور اپنی خدمات کو کرایہ پر دے سکتا ہے اور اس کے لئے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ۲۲۰۲ انسان دوسرے کی طرف سے وکیل بن کر اس کا مال کرائے پر دے سکتا ہے یا اس کے لئے کوئی چیز کرائے پر لے سکتا ہے۔

مسئلہ۲۲۰۳اگر بچے کا ولی یا سرپرست، اس کا مال کرائے پر دے یا بچے کو کسی کا اجیر مقرر کردے تو کوئی حرج نہیں۔

اور اگر بچے کے بالغ ہونے کے بعد کی کچھ مدت کو بھی اجارے کی مدت کا حصہ قرار دیا جائے تو بچہ بالغ ہونے کے بعد باقی ماندہ اجارہ فسخ کرسکتا ہے، لیکن اگر بچے کے بالغ ہونے کے بعد کی کچھ مدت کو اجارہ کی مدت کا حصہ بنانے میں کوئی ایسی مصلحت ہو جس کا خیال رکھنا شرعاً واجب ہو تو بالغ ہونے کے بعد کی مدت کے لئے بھی اجارہ نافذ ہوگا اور احتیاط واجب یہ ہے کہ حاکم شرع کی اجازت سے ہو۔

مسئلہ۲۲۰۴جس نابالغ بچے کا سرپرست نہ ہو اسے عادل مجتھد کی اجازت کے بغیر اجارے پر نہیں لیا جاسکتا اور جس شخص کی رسائی عادل مجتھد تک نہ ہو وہ چند عادل مومنین سے اجازت لے کر بچے کو اجارے پر لے سکتا ہے اور اگر چند نہ ہوں تو ایک عادل مومن کی اجازت بھی کافی ہے۔

مسئلہ۲۲۰۵ اجارہ دینے اور لینے والے کے لئے ضروری نہیں کہ صیغہ عربی زبان میں پڑھیں، بلکہ اگر مالک کسی سے کہے کہ: "میں نے اپنا مال تمھیں اجارے پر دیا" اور دوسرا کہے کہ:"میں نے قبول کیا"، تو اجارہ صحیح ہے، بلکہ اگر وہ زبان سے کچھ نہ کہیں اور مالک اپنا مال اجارے کے قصد سے مستاجر کو دے اور وہ بھی اجارے کے قصد سے لے تو اجارہ صحیح ہوگا۔

مسئلہ۲۲۰۶ اگر کوئی شخص چاہے کہ اجارے کا صیغہ پڑھے بغیر کوئی کام کرنے کے لئے اجیر بن جائے تو جیسے ہی وہ کام کرنے میں مشغول ہوگا اجارہ صحیح ہوگا۔

مسئلہ۲۲۰۷جوشخص بول نہ سکتا ہو اگر وہ اشارے سے سمجھادے کہ اس نے کوئی جائیداد اجارے پر دی یا لی ہے تو اجارہ صحیح ہے۔

مسئلہ۲۲۰۸ اگر کوئی شخص ایک جائیداد اجارے پر لے اور اس کا مالک یہ شرط لگائے کہ صرف وہی اس سے استفادہ کرسکتا ہے اور کسی دوسرے کو منتقل نہیں کرسکتا تو مستاجر اسے کسی دوسرے کو استعمال کے لئے اجارہ پر نہیں دے سکتا۔ ہاں، اگر شرط کرے کہ منفعت سے خود فائدہ اٹھائے گا تو مستاجر چاہے تو کسی دوسرے کو بھی اس صورت میں اجارہ پر دے سکتا ہے کہ خود ہی اس منفعت سے فائدہ اٹھائے۔

مثلاً کوئی شخص مکان کرائے پر لے اور کسی ایسے شخص کو کرائے پر دے جسے شرط یا ایسی ہی کسی چیز سے پابند کر چکا ہو کہ وہ اس کے لئے بھی رہائش کا بندوبست کرے گا اور پھر وہ شخص اسی گھر میں اسے رہنے کی جگہ دے دے یا مثلاً عورت کوئی گھر کرائے پر لے ا ور پھر اپنے شوہر کو کرائے پر دے دے اور شوہر اُس عورت کو اُسی گھر میں رکھے۔

Presented by Ziaraat.Com

ایسی صورت میں جب مستاجر کے لئے وھی چیز کسی اور کو کرائے پر دینا جائز ھے، اگر وہ مکان،دکان یا کشتی اور اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر کمرہ اور چگی کو لی گئی مقدار سے زیادہ مقدار پر کرائے پر دینا چاھے تو ضروری ھے کہ اس میں کوئی کام مثلاً مرمت اور سفیدی وغیرہ کرادے یا اس جنس کے علاوہ کسی اور جنس کے بدلے کرائے پر دے جس پر اس نے خود اسے کرائے پر لیا ھے مثلاً اگر روپے کے بدلے کرائے پر لیا ھے تو گندم یا کسی اور چیز کے بدلے کرائے پر دے۔

مسئلہ۲۲۰۹ اگر اجیر کسی انسان سے شرط کرے کہ وہ صرف اسی کا کام کرے گا اور کسی کا کام نھیں کرے گا تو اسے کسی دوسرے شخص کو بطور اجارہ نھیں دیا جاسکتا۔ ھاں، اگر شرط کرے کہ اس کے کام سے خود فائدہ اٹھائے جیسا کہ پچھلے مسئلے میں بیان کیا جا چکاھے تو اُسے دوسرے کواجا رہ پر دے سکتے ھیں۔

اور اس صورت میں کہ جب دوسرے کو اجارے پر دے سکتا ھے، اگر اسی چیز پر اجارے پر دے جس پر خود اجارے پر لیا تھا تو زیادہ قیمت نھیں لے سکتا، لیکن اگر کسی اور چیز پر اجارے پر دے تو زیادہ لے سکتا ھے۔

اور اگر کوئی شخص خود کو کسی کا اجیر بنائے تو اس کام کی انجام دھی کے لئے کسی اور شخص کو کم قیمت پر اجیرنھیں بنا سکتا۔ ھاں، اگر خود کچھ کام انجام دے چکا ھو تو پھر کسی دوسرے کو کم اجرت پر اجیر بنا سکتا ھے۔

مسئلہ۲۲۱۰ اگر کوئی شخص مکان، دکان، کشتی، اجیر اور اسی طرح بنا بر احتیاط واجب کمرے و چگی کے علاوہ کوئی اور چیز اجارہ کرے اور مالک نے اُس سے یہ شرط نہ کی ھو کہ کسی اور کو اجارہ پر نہ دینا تو جس مقدار پر اس نے وہ چیز کرائے پر لی ھو اگر اس سے زیادہ پر کسی کو کرائے پر دے دے تو بھی کوئی حرج نھیں۔

مسئلہ۲۲۱۱ اگر کوئی شخص مکان یا دکان مثال کے طور پر ایک سال کے لئے سو روپے کرایہ پر لے اور اس کا آدھا حصّہ خود استعمال کرے تو باقی آدھا حصہ سو روپے کرائے پر دے سکتا ھے، لیکن اگر ا س آدھے کو اس مقدار سے زیادہ کرائے پر دینا چاھے جس پر اس نے خود لیا ھے، مثلاً ۱۲۰ روپے کرایہ پر دینا چاھے تو ضروری ھے کہ اس میں کوئی کام مثلاً مرمت کا کام انجام دیا ھو یا اجارے کی جنس کے علاوہ کسی اور چیز کے عوض کرائے پر دے۔

کرائے پر دئے جانے والے مال کے شرائط

مسئلہ۲۲۱۲ جو مال اجارہ پر دیا جائے اس کے چند شرائط ھیں:

۱) وہ مال معین ھو، لہٰذااگر کوئی شخص کھے کہ میں نے اپنے مکانات میں سے ایک مکان تمھیں کرائے پر دیا تو یہ صحیح نھیں ھے۔

۲) مستاجرمال کو دےکھ لے یا اجارہ پر دینے والا شخص اپنے مال کی خصوصیات اس طرح بیان کرے کہ اس کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ھو جائیں۔

۳) اجارہ پر دئے جانے والا مال دوسرے فرےق کے سپرد کرنا ممکن ھو، لہٰذا بھاگے ھوئے گھوڑے کو اجارہ پر دینا باطل ھے، مگر یہ کہ مستاجر کے لئے اس پر تسلط حاصل کرنا ممکن ھو۔

۴) اس مال سے استفادہ کرنا اس کے ختم یا کالعدم ھوجانے پر موقوف نہ ھو، لہٰذا روٹی،پھلوں اور دوسری کھانے والی اشیاء کو، جن سے فائدہ اٹھانا ان کے ختم ھوجانے پر ھی موقو ف ھے، اجارہ پر دینا باطل ھے۔

۵) مال سے وہ فائدہ اٹھانا ممکن ھو جس کے لئے کرائے پر دیا جائے، لہٰذا ایسی زمین کا زراعت کے لئے کرائے پر دینا جس کے لئے بارش کا پانی کافی نہ ھو اور دوسرے کسی پانی سے بھی اس کی سنچائی ممکن نہ ھو ، باطل ھے۔

۶) جو چیز کرائے پر دی جارھی ھو وہ کرائے پر دینے والے کا اپنا مال ھو اوراگر کسی دوسرے کا مال کرائے پر دیا جائے تو معاملہ اس صورت میں صحیح ھے کہ جب ا س مال کا مالک اجازت دے دے۔

مسئلہ۲۲۱۳درخت کا اس مقصد سے کرائے پر دینا کہ اس کے پھل سے فائدہ اٹھایا جائے گا، جب کہ فی الحال اس میں پھل نہ لگے ھوں، کوئی حرج نھیں ھے۔ جانور کو اس کے دودھ کے لئے کرائے پر دینے کا بھی یھی حکم ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۲۱۴عورت اس مقصد کے لئے اجیر بن سکتی ھے کہ اس کے دودھ سے فائدہ اٹھایا جائے اور اس کے لئے شوھر سے اجازت لینا ضروری نہیں، لیکن اگر اس کے دودھ پلانے سے شوھر کی حق تلفی ھوتی ھو تو پھر اس کی اجازت کے بغیر عورت اجیر نہیں بن سکتی۔

کرائے پر دئے جانے والے مال سے فائدہ اٹھانے کے شرائط

مسئلہ۲۲۱۵ جس استفادہ کے لئے مال کرائے پر دیا جاتا ھے اس کی چار شرطیں ھیں:

۱) حلال ھو، لہٰذا دکان کو شراب بیچنے کے لئے کرایہ پر دینا اور اسی طرح شراب کی حمل و نقل کے لئے وسائل کرایہ پر دینا باطل ھے۔

۲) ان کاموں کے لئے پیسہ خرچ کرنا سفاہت اور غیر عقلائی نہ ھو۔ اسی طرح وہ عمل شریعت میں بغیر کسی اجرت کے انجام دینا واجب نہ ھو، لہٰذا میت کی تجہیز کے لئے اجیر ھونا جائز نہیں۔

۳) اگر کرایہ پر دی جانے والی چیز سے کئی فائدے اٹھانا ممکن ھوں تو ضروری ھے کہ ان فائدوں کو جو مستاجر اٹھائے گا معین کریں، مثلاً حیوان جو سواری اور وزن اٹھانے کے لئے استعمال ھوتا ھے، معین کریں کہ فقط سواری کے لئے ھے یا فقط وزن اٹھانے کے لئے ھے یا تمام فائدوں کے لئے۔

۴) فائدہ اٹھانے کی مدت معین کرے۔ ھاں، اگر مدت معلوم نہ ھو لیکن تعین عمل سے جہالت دور ھوجائے تو کافی ھے، جیسے کسی کو دس روز تک کپڑے سینے کے لئے کرائے پر بلائیں یا درزی سے طے کریں کہ معین لباس کو مخصوص طریقے سے سیئے۔

مسئلہ۲۲۱۶ اگر اجارہ کی مدت کی شروعات کو معین نہ کریں تواس کی ابتدا معاھدہ واقع ھونے کے بعد سے ھے۔

مسئلہ۲۲۱۷اگر مثلاً گھر کو ایک سال کے لئے کرائے پر دیا جائے اور اس کی شروعات کو معاھدے کے ایک ماہ بعد قرار دیا جائے تو اجارہ صحیح ھے، اگرچہ معاھدے کے وقت گھر دوسرے کے اجارے پر ھو۔

مسئلہ۲۲۱۸ اگر مدتِ اجارہ کو طے نہ کرے اور کھے :"جب بھی گھر میں رھو گے گھر کا کرایہ ماھانہ دس روپے ھے"، تو اجارہ صحیح نہیں ھے۔

مسئلہ۲۲۱۹ اگر مستاجر سے کھے : "گھر کو ماھانہ دس روپے کرایہ پر تمھیں دیا" یا کھے : "گھر کو ایک مھینہ کے لئے دس روپے میں تمھیں کرایہ پر دیا اور اس کے بعد تم جتنا بھی رھو ھر مھینے کا کرایہ د س روپے ھے"، تو اس صورت میں کہ اجارہ کی شروعات کو معین کردیں یا (اس کی ابتداء) معلوم ھو تو پھلے مھینے کا اجارہ صحیح ھے۔

مسئلہ۲۲۲۰ وہ گھر جھاں مثلاً زائرین و مسافرین رہتے ھیں اور معلوم نہیں کہ کتنا رھیں گے، اگر اجارہ کی صورت میں قرارداد اس طرح رکھیں کہ مثلاً ھر روز ایک روپیہ دیں گے تو چونکہ اجارہ کی مدت طے نہیں کی، پھلی رات کے علاوہ کا اجارہ صحیح نہیں ھے اور مالک پھلی رات کے بعد جب چاھے ان کو نکال سکتا ھے۔ھاں، پھلی رات کے بعد مالک کی اجازت سے گھر کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

کرایہ کے مختلف مسائل

مسئلہ۲۲۲۱ جو مال مستاجر کرائے کے طور پر دے رھا ھو وہ مال معلوم ھونا چاہئے، لہٰذا اگر ایسی چیزیں ھوں جن کا لین دین تول کر کیا جاتا ھے مثلاً گندم تو ان کا وزن معلوم ھونا چاہئے اور اگر ایسی چیزیں ھوں جن کا لین دین گن کر کیا جاتا ھے مثلاً رائج الوقت سکے تو ان کا عدد معلوم ھواور اگر وہ چیزیں گھوڑے اور بھیڑ کی طرح ھوں تو ضروری ھے کہ کرایہ پر دینے والا انھیں دیکھ لے یا مستاجر ان کی خصوصیات بتادے۔

مسئلہ۲۲۲۲اگر زمین زراعت کے لئے اجارہ پر دی جائے اور اس کی اجرت اسی زمین یا کسی ایسی زمین کی فصل کو قرار دیا جائے جو اس وقت موجود نہ ھو تو اجارہ صحیح نہیں ھے اور اگر مالِ اجارہ بالفعل موجود ھو یا ما فی الذمہ پر اجارہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۲۲۳جس نے کوئی چیز کرائے پر دی ہو جب تک چیز کا قبضہ نہ دے دے اجرت کے مطالبے کا حق نہیں رکھتا، سوائے اس کے کہ شرط رکھی ہو کہ قبضہ دینے سے پہلے اجارہ دیا جائے۔ اسی طرح اگر کسی کام کے لئے اجیر ہوا ہو تو اس کام کے انجام دینے سے پہلے اجرت کے مطالبے کا حق نہیں رکھتا مگر یہ کہ کام سے پہلے اجرت دینے کی شرط کرلی ہو یا معمول ہی اسی طرح کا ہو جیسے حج، قضا نماز یا روزے کے لئے کسی کو اجیر بنانا۔

مسئلہ۲۲۲۴جب اجارہ پر دی گئی چیز کاقبضہ دے دے، اگرچہ مستاجر قبضہ نہ لے یا قبضہ تو لے لیکن مدت کے اختتام تک فائدہ نہ اٹھائے تو ضروری ہے کہ کرایہ ادا کرے۔

مسئلہ۲۲۲۵اگر انسان اس طرح اجیر بنے کہ معین روز میں کوئی کام انجام دے گا اور وہ اُس روز کام کرنے کے لئے حاضر ہو تو جس نے اسے اجیر کیا ہے ضروری ہے کہ اس کی مزدوری اسے دے چاہے اس سے کام نہ لے مثلاً اگر درزی کو کسی خاص دن کام پر بلائے اور درزی بھی آجائے تو اگرچہ اسے سینے کے لئے کپڑا نہ دے، پھر بھی اجرت دینا ضروری ہے، چاہے درزی بےکار بیٹھا رہے اور چاہے اپنے یا کسی دوسرے کے لئے کام کررہا ہو۔

مسئلہ۲۲۲۶اگر اجارہ کی مدت ختم ہوجانے کے بعد معلوم ہو کہ اجارہ باطل تھا تومستاجر کے لئے ضروری ہے کہ اجرت المثل دے، لیکن اگر اجرت المثل اُس مقدار سے زیادہ ہو جو اجارہ میں معین کی گئی تھی تو اگر اجارہ دینے والا خود صاحب مال یا اُس کا وکیل ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ طے شدہ مقدار سے زائد میں مصالحت ہو۔ اسی طرح اگر اجارہ کی کچھ مدت گزرنے کے بعد معلوم ہو کہ اجارہ باطل تھا تو گزری ہوئی مدت کے بارے میں بھی یہی حکم جاری ہوگا۔

مسئلہ۲۲۲۷اگر کرائے پر لی ہوئی چیز تلف ہوجائے، تو اگر اس کی دےکھ بھال میں کوتاہی نہ کی ہو اور اس سے فائدہ اٹھانے میں افراط سے کام نہ لیا ہو تو ضامن نہیں ہے۔ نےز مثلاً اگر کپڑے درزی کو دئے ہوں اور وہ اُس سے ضائع ہوجائیں جب کہ درزی نے افراط نہ کیا ہو اور اس کی دےکھ بھال میں بھی لاپرواھی نہ کی ہو تو ضامن نہیں ہے۔

مسئلہ۲۲۲۸جب بھی صنعت گر کسی لی ہوئی چیز کو ضائع کرے تو ضامن ہے۔

مسئلہ۲۲۲۹ اگر قصائی حےوان کو ذبح کرے اور حرام کردے، چاھے مزدوری لی ہو یا مفت میں ذبح کیا ہو، ضروری ہے کہ اس کی قیمت صاحب ِحےوان کو دے۔

مسئلہ۲۲۳۰اگر حےوان کرائے پر لے اور معین کرے کہ کتنا وزن اس پر رکھا جائے گا، اگر اس مقدار سے زیادہ وزن رکھا جائے اور وہ حےوان مر جائے یا معےوب ہوجائے تو ضامن ہے۔ اسی طرح اگر وزن کی مقدار معین نہ کی ہو لیکن معمول سے زیادہ وزن لادنے سے حےوان مر جائے یا معےوب ہوجائے پھر بھی ضامن ہے اور دونوں صورتوں میں جھاں زائد مقدار کا استعمال کیا گیا ہے اجرت المثل دینا ضروری ہے۔

مسئلہ۲۲۳۱ اگر حےوان کو کسی ایسے سامان کے لئے اجارہ کیا جائے جو ٹوٹنے والا ہو، اگر وہ حےوان پھسل جائے یا بھاگ جائے اور سامان ٹوٹ جائے تو صاحبِ حےوان ضامن نہ ہوگا، لیکن اگر حےوان کو مارنے یا اس جیسی کسی دوسری وجہ سے جس کی اجازت مالک نے نہیں دی تھی کوئی ایسا کام کرے جس سے حےوان زمین پر گر جائے اورسامان توڑ دے تو ضامن ہے۔

مسئلہ۲۲۳۲اگر کوئی شخص کسی بچے کا اس کے ولی کی اجازت سے ختنہ کرے اور اس بچہ کو ضرر پھنچے یا وہ مر جائے چنانچہ اگر معمول سے زیادہ کاٹا ہو تو ضامن ہے۔ ھاں، اگر معمول سے زیادہ نہ کاٹا ہو، ولی کی طرف سے بچے کے لئے نقصان دہ ہونے یا نہ ہونے کی پہچان کی ذمہ داری اسے نہ سونپی گئی ہو، اپنے کام میں مہارت بھی رکھتا ہو اور علاج میں کوتاھی بھی نہ کی ہو تو ضرر کی صورت میں ضامن نہ ہونا محل اشکال ہے، سوائے اس کے کہ ولی سے اس بات کی برائت لے لی ہو، البتہ تلف کی صورت میں اگر ولی سے برائت نہ لی ہو تو ضامن ہے۔

مسئلہ۲۲۳۳اگر طبےب اپنے ھاتھوں سے مرےض کو دوا پلائے اور معالجہ میں خطاء کرے اور مرےض کو نقصان پھنچے یا مرجائے تو طبےب ضامن ہے، لیکن اگر کھے:"فلاں دوا فلاں مرض کے لئے فائدہ مند ہے" اور دوا کے استعمال کو مرےض پر چھوڑ دے اور اُس دوا کے کھانے کی وجہ سے مرےض کو نقصان پھنچے یا وہ مر جائے تو طبےب ضامن نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۲۳۴جب طبیب مریض سے کہے:"اگر تمھیں کوئی نقصان پہنچے تو میں ضامن نہیں ہوں" جب کہ اپنے کام میں مہارت بھی رکھتا ہو اور اپنی احتیاط بھی کی ہو اور مریض کو نقصان پہنچے یا مر جائے تو ضامن نہیں ہے چاہے طبیب نے اپنے ہاتھوں سے دوا دی ہو۔

مسئلہ۲۲۳۵مستاجر اور اور اجارہ پر دینے والا دونوں ایک دوسرے کی رضایت کے ساتھ معاملہ ختم کرسکتے ہیں۔ اسی طرح اگر اجارہ میں شرط کریں کہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک معاملہ ختم کرنے کا حق رکھتے ہوں تو وہ اجارہ کی قرارداد کے مطابق معاملہ کو ختم کر سکتے ہیں۔

مسئلہ۲۲۳۶اگر مستاجر یا اجارہ پر دینے والا شخص اجارے کے بعد سمجھے کہ اس کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے تو وہ اجارہ ختم کرسکتے ہیں، لیکن اگر اجارہ کی قرارداد میں شرط کرچکے ہوں کہ حتی دھوکے کی صورت میں بھی کسی کو عقد اجارہ کو فسخ کرنے کا اختیار نہ ہو تو اجارہ ختم نہیں کرسکتے۔

مسئلہ۲۲۳۷اگر اجارہ پر دینے کے بعد اور قبضہ دینے سے پہلے کوئی شخص اس چیز کو غصب کرلے تو مستاجر اس اجارہ کو فسخ کرسکتا ہے اور وہ چیز جو اجارہ دینے والے کو دی ہے واپس لے سکتا ہے۔ یہ بھی کر سکتا ہے کہ اجارہ کو فسخ نہ کرے اور جتنی مدت وہ چیز غاصب کے اختیار میں رہی ہو معمول کے مطابق اس سے اجارہ وصول کرے جو کہ اجرت المثل ہے۔ پس اگر ایک حیوان کو ایک مہینے کے لئے دس روپے اجارہ پر لیا تھا اور کسی نے دس روز کے لئے غصب کیا ہو اور اس دس روز کی اجرت المثل پندرہ روپے ہو تو وہ غاصب سے پندرہ روپے لے سکتا ہے۔

مسئلہ۲۲۳۸اگراجارہ پر لی گئی چیز قبضہ میں لے لے اور پھر کوئی اسے غصب کرلے تو اجارہ کو ختم نہیں کرسکتا، بلکہ فقط اتنا حق رکھتا ہے کہ اُس چیز کا کرایہ اجرت المثل کی مقدار میں غاصب سے لے لے۔

مسئلہ۲۲۳۹اگر مدتِ اجارہ ختم ہونے سے پہلے مال کو مستاجر کے ہاتھوں فروخت کردے تو اجارہ ختم نہیں ہوتا اور مستاجر کے لئے اجارہ کا مال دینا ضروری ہے۔ یہی حکم اس وقت بھی ہے جب مال کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کر دے۔

مسئلہ ۲۲۴۰ اگر مدت اجارہ کی شروعات سے پہلے مال اس طرح خراب ہوجائے کہ اس سے کسی طرح سے فائدہ نہ اٹھایا جاسکے یا اس فائدے کے قابل نہ رہے جس کے لئے اجارہ پر دیا گیا تھا تو اجارہ باطل ہو جائے گا اور وہ رقمجو کہ مستاجر نے دی تھی مستاجر کو دوبارہ مل جائے گی اور اگر کیفیت یہ ہو کہ اس سے کچھ تھوڑا ہی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہو تو وہ اجارہ ختم کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۴۱ اگر کسی جائیداد کو اجارہ پر لے جو اجارہ کی کچھ مدت گزرنے کے بعد اس طرح خراب ہوجائے کہ بالکل استفادہ کے قابل نہ رہے یا جس چیز کے لئے اجارہ پر دیا گیا تھا اس چیز کے لئے قابل استفادہ نہ رہے تو باقی ماندہ اجارہ کی مدت باطل ہوجائے گی اور وہ گذشتہ مدت کے اجارہ کو ختم کرکے اس کے بدلے اجرت المثل دے سکتا ہے۔

مسئلہ۲۲۴۲اگر کوئی مکان جومثلاً دو کمرے والا ہو، کرائے پر دے اور اس کا ایک کمرہ خراب ہوجائے تو اس صورت میں کہ وہ خصوصیت جو کہ ختم ہو چکی ہے مورد اجارہ نہ ہو اور فوراً اس کمرے کو بنادے اور کوئی استفادہ بھی ضائع نہ ہوا ہو تو اجارہ باطل نہیں ہوتا اور مستاجر اجارہ کو ختم نہیں کرسکتا، لیکن اگر اس کمرے کو بنانے میں اتنی دیر لگ جائے کہ مستاجر کے استفادے کی کچھ مقدار ختم ہوجائے تو اس فوت شدہ استفادہ کی مقدار میں اجارہ باطل ہوگا اور مستاجر پوری مدتِ اجارہ کو فسخ کرکے جتنا استفادہ اس نے کیا ہے اس کے بدلے اجرت المثل دے سکتا ہے۔

مسئلہ۲۲۴۳اگر مال اجارہ پر لینے یا دینے والا مرجائے تو اجارہ باطل نہیں ہوتا۔ ہاں، اگر اجارہ پر دینے والے کا مکان اپنا نہ ہو مثلاً کسی دوسرے شخص نے اس کے لئے وصیت کی ہو کہ جب تک وہ زندہ ہے مکان کی آمدنی اس کا مال ہوگا تو اگر وہ مکان کرائے پر دے دے اور اجارہ کی مدت ختم ہونے سے پہلے مرجائے تو اس کے مرنے کے وقت سے اجارہ فضولی ہوگا اور اگر موجودہ مالک اجارہ کی بقیہ مدت کی اجازت دے دے تو اجارہ صحیح ہے اور اجارہ پر دینے والے کی موت کے بعد اجارہ کی باقی ماندہ مدت کی ملنے والی اجرت موجودہ مالک کو ملے گی۔

مسئلہ۲۲۴۴اگر کوئی کام کرانے والا شخص کسی معمار کو اس مقصد سے وکیل بنائے کہ وہ اس کے لئے کاریگر مہیا کردے تو معمار نے جو کچھ اس شخص سے لیا ہے اگر کاریگروں کو اس سے کم دے تو زائد مال اس پر حرام ہے اور ضروری ہے کہ وہ رقم مالک کو واپس کر دے، لیکن اگر معمار اجیر بن جائے کہ عمارت کو مکمل کردے گا اور اپنے لئے یہ اختیار حاصل کرے کہ خود بنائے گا یا

Presented by Ziaraat.Com

دوسرے سے بنوائے گا تو اس صورت میں کہ کچھ کام خود کرے اور باقی کام دوسروں سے اس اجرت سے کم اجرت پر کروائے جس پر وہ خود اجیر بنا ھے تو زائد رقم اس کے لئے حلال ھوگی۔

مسئلہ۲۲۴۵اگر کپڑا رنگنے والا طے کرے کہ مثلاً کپڑا نیل سے رنگے گا اور نیل کے بجائے کسی اور چیز سے رنگ دے تو اسے اجرت لےنے کا حق نھیں ھے۔

جعالہ کے احکام

مسئلہ۲۲۴۶جعالہ سے مراد یہ ھے کہ انسان طے کرے کہ اس کے لئے انجام دئے جانے والے کام کے بدلے میں معین شدہ مال دے گا مثلاً یہ کھے:"جو کوئی یا کوئی معین شخص مےری گمشدہ چیز ڈھونڈ لائے گا میں اسے دس روپے دوں گا یا گمشدہ چیز کا آدھا دوں گا۔"

جو شخص یہ قرار داد باندھے اسے جاعل اور جو شخص وہ کام انجام دے اسے عامل کہتے ھیں۔ جعالہ و اجارہ میں بعض فرق ھیں۔ ان میں سے ایک یہ ھے کہ اجارے میںصیغہ پڑھے جانے کے بعد اجیر ضامن ھے اور اس کے لئے ضروری ھے کہ وہ کام انجام دے اور وہ شخص بھی، جس نے اسے اجیر بنایا تھا، اجرت کی بہ نسبت اجیر کا مقروض بن جاتا ھے، جب کہ جعالہ میں چاھے عامل کوئی معین فرد ھو،اس کے پاس اختیار ھے کہ کام انجام نہ دے اور جب تک عامل کام انجام نہ دے جاعل اس کا مقروض نھیں ھوتا۔ دوسرا یہ کہ اجارے میں قبول شرط ھے لیکن جعالہ میں قبول شرط نھیں ھے۔

مسئلہ۲۲۴۷جاعل کا عاقل و بالغ ھونا ضروری ھے اور اپنے ارادے و اختیار سے بغیر کسی ناحق زبردستی کے قرارداد باندھے۔ یہ بھی ضروری ھے کہ شرعاً اپنے مال میں تصرّف کرسکتا ھو، لہٰذا سفےیہ یعنی جو اپنا مال فضول کاموں میں خرچ کرتا ھو یا دےوالیہ جو حاکم شرع کے حکم سے اپنے مال میں تصرّف نہ کرسکتا ھو، کا جعالہ صحیح نھیں ھے۔

مسئلہ۲۲۴۸جو کام جاعل کروانا چاہتا ھو ضروری ھے کہ بے فائدہ یا حرام یا ان واجبات میں سے نہ ھو جن کا بلامعاوضہ بجا لانا شرعاً ضروری ھو،لہٰذا اگر کوئی کھے رات کے وقت جو تارےک جگہ پر جائے گا یا شراب پےئے گا یا واجب نماز پڑھے گا میں اسے دس روپے دوں گا تو جعالہ صحیح نھیں ھے۔

مسئلہ۲۲۴۹جس مال کے دئے جانے پر جعالہ کیا ھو، اگر اسے معین کرے مثلاً کھے:" جو کوئی مےرا گھوڑا ڈھونڈ کر لائے گا، یہ گندم اسے دوں گا،" یہ بتانا ضروری نھیں ھے کہ گندم کھاں کی ھے اور اس کی قیمت کتنی ھے۔ اسی طرح اگر مال کو معین نہ کرے مثلاً کھے:"جو کوئی مےرا گھوڑا ڈھونڈلائے اسے دس من گندم دوں گا،" جعالہ صحیح ھے، لیکن احتیاط موٴکد یہ ھے کہ اس کی پوری خصوصیات معین کرے۔

مسئلہ۲۲۵۰اگر جاعل کام کے لئے معین اجرت مقرر نہ کرے، مثلاً کھے:"جو شخص میرے بچے کو ڈھونڈ کر لائے گا اسے میں کچھ مال دوں گا"، لیکن اس کی مقدار معین نہ کرے، تو جب کوئی شخص اس کا کام انجام دے، ضروری ھے کہ اسے اتنی اجرت دے جتنا لوگوں کی نگاھوں میں اس کے کام کی اھمیت ھو۔

مسئلہ۲۲۵۱ اگرعامل نے جاعل کی قرارداد سے پھلے وہ کام انجام دے دیا ھو یا قرارداد کے بعد اس نیت سے وہ کام انجام دے کہ اس کے بدلے رقم نھیں لے گا تو پھر وہ اجرت لےنے کا حق نھیں رکھتا۔

مسئلہ۲۲۵۲عامل کے کام شروع کرنے سے پھلے جاعل، جعالہ کو منسوخ کرسکتا ھے۔

مسئلہ۲۲۵۳عامل کے کام شروع کرنے کے بعد اگر جاعل جعالہ منسوخ کرنا چاھے تو اس میں اشکال ھے۔

مسئلہ۲۲۵۴عامل کام کو ادھورا چھوڑ سکتا ھے لیکن کام کو ادھورا چھوڑنے پر جاعل کو نقصان پھنچتا ھو تو ضروری ھے کہ کام کو مکمل کرے مثلاً کوئی شخص کھے:"جو کوئی مےری آنکھ کا آپرےشن کرے میں اسے اس قدر معاوضہ دوں گا" اور سرجن اس کا آپرےشن شروع کردے اور صورت یہ ھو کہ اگر آپرےشن مکمل نہ کرے تو آنکھ میں عےب پیدا ھوسکتا ھے، تو ضروری ھے کہ اسے مکمل کرے او راگر ادھورا چھوڑدے تو جاعل سے اجرت لےنے کا اسے کوئی حق نھیں ھے بلکہ عےب و نقصان کا ضامن بھی ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۲۵۵اگر عامل کام ادھورا چھوڑدے اور وہ کام ایسا ہو جےسے گھوڑا ڈھونڈنا کہ جسے مکمل کئے بغیر جاعل کو کوئی فائدہ نہ ہوتو عامل، جاعل سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرسکتا اور اگر اجرت کو کام مکمل کرنے سے مشروط کردے تب بھی یہی حکم ہے مثلاً کہے:"جو کوئی مےرا لباس سےئے گا میں اسے دس روپے دوں گا"، لیکن اگر اس کی مراد یہ ہو کہ جتنا کام کیا جائے اتنی اجرت دے گا تو پھر ضروری ہے کہ جتنا کام ہوا ہو اتنی اجرت عامل کو دے دے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ دونوں مصالحت کے طور پر ایک دوسرے کو راضی کرلیں۔

مزارعہ کے احکام

مسئلہ۲۲۵۶مزارعہ سے مراد یہ ہے کہ مالک یا وہ شخص جو مالک کے حکم میں ہو مثال کے طور پر ولی یا مالکِ منفعت یا مالکِ انتفاع یا وہ شخص جس کا حق زمین سے متعلق ہوجیسے کسی زمین کے گرد سنگ چینی کی وجہ سے پیدا ہونے والا حق،کاشتکار سے معاہدہ کرے کہ اپنی زمین اس کے اختیار میں دے تاکہ وہ اس میں کاشتکاری کرے اور پیداوار کا کچھ حصہ مالک یا اس شخص کو دے جو مالک کے حکم میں ہے ۔

مسئلہ۲۲۵۷مزارعہ میں چند باتوں کا خیال رکھنا ضرور ی ہے:

۱) مالک کی طرف سے ایجاب اور کاشتکار کی طرف سے قبول، اس طرح کہ زمین کا مالک کاشتکار سے کہے:"میں نے زمین تمھیں کھیتی باڑی کے لئے دی " اور کاشتکار بھی کہے: "میں نے قبول کیا "۔ یا بغیر اس کے کہ زبانی کچھ کہیں مالک کاشتکار کو کھیتی باڑی کے ارادے سے زمین دے دے اور کاشتکار اسے اپنی تحویل میںلے لے۔ یہ بھی جائز ہے کہ ایجاب کاشتکار کی طرف سے اور قبول مالک کی طرف سے ہو۔

۲) زمین کا مالک اور کاشتکار دونوں عاقل اور بالغ ہوں، کسی نے انھیں مزارعہ کے معاملے پر ناحق مجبور نہ کیا ہو اور مالک اپنے مال میں تصرف سے شرعاً ممنوع نہ ہو جیسے سفیہ اور دےوالیہ جسے حاکم شرع نے اپنے مال میں تصرف کرنے سے روک دیا ہو۔ یہی حکم کاشتکار کے لئے اس وقت ہے جب مزارعہ کی وجہ سے اس کو اپنے مال میں جو کہ ممنوع التصرف تھا،تصرف کرنا پڑے۔

۳) زمین کی پیداوار میں دونوں مشترک ہوں، لہٰذا اگر شرط کریں کہ تمام پیداوار یا ابتدائی یا آخر کی فصل ان میں سے کسی ایک کا مال ہو تو مزارعہ باطل ہے۔

۴) زمین کی پیداوار میں ہر ایک کا حصہ بطور مشاع مثلاً نصف یا ایک تہائی وغیرہ ہو۔ لہٰذا اگر مالک کہے:"اس زمین میں کھیتی باڑی کرو اور جو تمہارا جی چاہے مجھے دے دینا،" یا معین مقدار مثلاً پیداوار میں سے دس من مالک یا کاشتکار کے لئے مقرر کریں تومزارعہ باطل ہے۔

۵) جتنی مدت کے لئے زمین کاشتکار کے قبضے میں رہنی ہو، ضروری ہے کہ اسے معین کریں اور ضروری ہے کہ وہ مدّت اتنی ہو کہ اس مدت میں پیداوار حاصل ہونا ممکن ہو اور اگر مدت کی ابتدا ایک مخصوص دن سے اور مدت کا اختتام فصل تیار ہونے کو مقرر کردیں تو کافی ہے۔

۶) زمین کاشت کے قابل ہو، اگر اس میں کاشت کرنا ممکن نہ ہو لیکن ایسا کام کیا جاسکتا ہو جس سے کاشت ممکن ہوجائے تو مزارعہ صحیح ہے۔

۷) اگر کسی مخصوص چیز کی کاشت دونوں کے مدّ نظر ہو تو کاشتکار جو چیز کاشت کرے اسے معین کرنا ضروری ہے، لیکن اگر کسی مخصوص چیز کی کاشت مدّنظر نہ ہو یا جو چیز کاشت کرنا چاہیں اس کا علم ہو تو اسے معین کرنا ضروری نہیں ہے۔

۸) مالک،زمین کو معین کرے اس طرح کہ مورد نظر ٹکڑا مردّد نہ ہو اور ظاہر یہ ہے کہ معین جگہ میں بطور کلی تعےےن کرنا ،معین کرنے کے لئے کافی ہے اگرچہ زمین کے ٹکڑے آپس میں مختلف ہوں۔

۹) جو اخراجات ان میں سے ہر ایک کو کرنا ضروری ہیں انھیںمعین کریں لیکن جو اخراجات ہر ایک کو کرنا ضروری ہوں اگر اس کا علم ہو تو معین کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ۲۲۵۸اگر مالک،کاشتکار سے طے کرے کہ جو کچھ زمین کی اصلاح اور آبادکاری میں خرچ ہوگا اور جو مقدار ٹیکس کے طور پر دیناہوگی، اسے نکالنے کے بعد باقی کو اپنے درمیان تقسےم

Presented by Ziaraat.Com

کریں گے تو صحیح ہے۔ اسی طرح اگر طے کرے کہ پیداوار کی کچھ مقدار اس کی ہوگی تو اگر جانتے ہوں کہ اس مقدار کو کم کرنے کے بعد کچھ باقی بچ جائے گا تو مزارعہ صحیح ہے۔

مسئلہ۲۲۵۹اگر مزارعہ کی مدت ختم ہوجائے اور فصل دستیاب نہ ہو تو اگر مالک اس بات پر راضی ہو کہ اجرت پر یا بغیرا جرت کے، فصل اس کی زمین میں کھڑی رہے اور کاشتکار بھی راضی ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر مالک راضی نہ ہو تو اس صورت میں جب فصل کے زمین میںباقی رہنے سے مالک کو کوئی نقصان نہ ہو، کوئی قابل ذکر منفعت بھی ضائع نہ ہورہی ہو اور فصل کی عدم دستیابی میں کاشتکار کی کوتاهی بھی نہ ہو تو مالک کاشتکار کو زمین میں سے فصل کاٹنے پر مجبور نہیں کرسکتا، بلکہ ضروری ہے کہ فصل تیار ہونے تک صبر کرے تاکہ کاشتکار کو نقصان نہ ہو اور کاشتکار کے لئے ضروری ہے کہ اس زیادہ مدت کے لئے زمین کو استعمال کرنے پر مالک کو اجرت المثل دے۔

مسئلہ۲۲۶۰اگر کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ زمین میں کھیتی باڑی کرنا ممکن نہ ہو مثلاً زمین کا پانی بند ہوجائے تو مزارعہ ختم ہوجاتا ہے اور اگرکاشتکار بلاوجہ کھیتی باڑی نہ کرے تو اگر زمین اس کے تصرف میں رہی ہو اور مالک کا اس میں کوئی تصرف نہ رہا ہو تو ضروری ہے کہ معمول کے مطابق مدت کا کرایہ مالک کو دے۔

مسئلہ۲۲۶۱ اگر مالک اور کاشتکار صیغہ پڑھ چکے ہوں تو ایک دوسرے کی رضامندی کے بغیر مزارعہ منسوخ نہیں کرسکتے اور اسی طرح اگر مالک نے مزارعہ کے قصد سے کسی کو زمین دے دی ہو اور اس نے بھی تحویل لے لی ہو، تو ایک دوسرے کی رضامندی کے بغیر مزارعہ منسوخ نہیں کرسکتے لیکن اگر مزارعہ کے معاهدے کے سلسلے میں انھوں نے یہ شرط طے کی ہو کہ ان میں سے دونوں یا کسی ایک کو معاملہ فسخ کرنے کا حق ہوگا تو جو معاهده انھوں نے کر رکھا ہو اس کے مطابق معاملہ فسخ کرسکتے ہیں۔

مسئلہ۲۲۶۲اگر مزارعہ کے معاهدے کے بعد مالک یا کاشتکار مرجائے تو مزارعہ فسخ نہیں ہوتا بلکہ ان کے وارث ان کی جگہ لے لیتے ہیں لیکن اگر کاشتکار مرجائے اور انھوں نے یہ شرط رکھی ہو کہ کاشتکار خود کاشت کرے گا تو مزارعہ فسخ ہوجاتا ہے۔ اس صورت میں اگر پیداوار نمایاں ہوچکی ہو تو ضروری ہے کہ کاشتکار کا حصّہ اس کے ورثاء کو دیں اور جو دوسرے حقوق کاشتکار کو حاصل ہوں وہ بھی اس کے ورثاء کومیراث میں مل جاتے ہیں اور کاشت حاصل ہونے تک اس کا زمین میں باقی رہنے کا وهی حکم ہے جو مسئلہ "۲۲۵۹" میں بیان ہوچکا ہے۔

مسئلہ۲۲۶۳اگر کاشت کے بعد پتہ چلے کہ مزارعہ باطل تھا تو جو بیج ڈالا گیا تھا اگر وہ مالک کا مال ہو توجو فصل ہاتھ آئے گی وہ بھی اسی کی ہوگی۔ اس صورت میں مالک کے لئے ضروری ہے کہ کاشتکار کی اجرت، جو کچھ اس نے خرچ کیا ہو اور کاشکار کے حیوانوں اور دوسرے وسائل کا کرایہ دے۔

اور اگر بیج کاشتکار کا مال ہو تو فصل بھی اسی کی ہوگی اور ضروری ہے کہ زمین کا کرایہ اور جو کچھ مالک نے خرچ کیا ہو اور مالک کے وسائل کا کرایہ دے اور اس کاشتکاری میں جو کام مالک نے انجام دیا ہو اس کی اجرت دے۔

دونوں صورتوںمیں اگر اجرت المثل اور جو خرچ کیا ہو وہ معاهدے کی مقدار سے زیادہ ہوں تو زیادہ کا استحقاق محل اشکال ہے اور احوط مصالحت ہے۔

مسئلہ۲۲۶۴اگر بیج کاشتکار کا مال ہو اور کاشت کے بعد فریقین کو پتہ چلے کہ مزارعہ باطل تھا تو اگر مالک اور کاشتکار رضامند ہوں کہ اجرت پر یا بلا اجرت فصل زمین پر کھڑی رہے تو کوئی اشکال نہیں ہے اور اگر مالک راضی نہ ہو تو حکم وهی ہے جو مسئلہ "۲۲۵۹" میں بیان ہوچکا ہے۔

مسئلہ۲۲۶۵ اگر پیداوار جمع کرنے اور مزارعہ کی مدت ختم ہونے کے بعد کاشت کی جڑیں زمین میں رہ جائیں اور د وسرے سال سرسبز ہوجائیں اور پیداوار دیں تو اگر مالک یا کاشتکار نے جڑوں میں اشتراک کا معاهده نہ کیا ہو تو اگرچہ زمین کے مالک کی مالکیت دوسرے سال کی پیداوار کی بنسبت صحت سے خالی نہیں ہے لیکن احوط یہ ہے کہ اگر کاشتکار بیج کا مالک ہو تو آپس میں مصالحت کریں۔

Presented by Ziaraat.Com

مضاربہ کے احکام

مضاربہ سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص کسی دوسرے کو کوئی مال دے کہ وہ اس مال سے تجارت کرے اور اس تجارت سے ہونے والے منافع کو آپس میں بطور مشاع یعنی نصف یا ثلث وغیرہ کے اعتبار سے تقسیم کریں۔

صاحب مال کو مالک اور تجارت کرنے والے کو عامل کہتے ہیں۔ مضاربہ میں ایجاب و قبول شرط ہے، چاہے لفظ کے ذریعے ہو یا فعل کے ذریعے، مثال کے طور پر مالک مضاربہ کے عنوان سے عامل کو مال دے اور عامل مال لے کر اسے قبول کرے۔

مسئلہ۲۲۶۶مضاربہ کے صحیح ہونے کے لئے چند شرائط ضروری ہیں:

۱) مالک اور عامل بالغ و عاقل اور مختار ہوں اور مالک سفاہت یا دیوالیہ ہونے کی وجہ سے اپنے مال میں ممنوع التصرف نہ ہو اور سفیہ عامل کے ساتھ مضاربہ کا صحیح ہونا بھی محل اشکال ہے۔

۲) مالک اور عامل میں سے ہر ایک کے لئے نفع کی شرح معین ہو مثلاً نصف یا ایک تہائی یا ایک چوتھائی وغیرہ۔

۳) یہ کہ نفع مالک اور عامل کے درمیان ہو پس اگر شرط کی جائے کہ اس نفع میں سے کچھ مقدار ایسے شخص کے لئے ہو جو کام میں شریک نہ ہو تو مضاربہ باطل ہے۔

۴) عامل تجارت کرسکتا ہو اگرچہ اس کے لئے دوسرے کی مدد لے۔

مسئلہ۲۲۶۷اقویٰ یہ ہے کہ مضاربہ کے صحیح ہونے کے لئے مال کا سونے یا چاندی کے سکوں کی شکل میں ہونا ضروری نہیں بلکہ نوٹ جیسے دوسرے اموال سے انجام دینا بھی جائز ہے لیکن ایسا مال جو دوسرے کے ذمّے ہو مثال کے طور پر ایسا مال جو انسان کسی دوسرے سے قرض خواہ ہو، کے ساتھ جائز نہیں اور منافع سے مضاربہ کرنا مثال کے طور پر گھر کی سکونت سے مضاربہ، محل اشکال ہے۔

مسئلہ۲۲۶۸مضاربہ کے صحیح ہونے کے لئے مال کا عامل کے تصرّف میں ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر مال مالک کے تصرّف میں ہو اور عامل فقط معاملے کو انجام دے تو مضاربہ صحیح ہے۔

مسئلہ۲۲۶۹اگر مضاربہ صحیح ہو تو مالک اور عامل نفع میں شریک ہوتے ہیں اور اگر صحت کے بعض شرائط کی عدم موجودگی کی وجہ سے مضاربہ فاسد ہو تو پورا نفع مالک کا مال ہے اور ضروری ہے کہ مالک عمل کی اجرت المثل،عامل کو دے اور اگراجرت المثل عامل کے لئے مقررہ حصّے سے زیادہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ عامل اور مالک اضافی مقدار میں مصالحت کریں۔

مسئلہ۲۲۷۰مضاربہ میں نقصان و ضرر مالک کے ذمّے ہے اور اگر یہ شرط کی جائے کہ نقصان عامل یا دونوں کے ذمّے ہوگا تو شرط باطل ہے لیکن اگر یہ شرط کی جائے کہ مالک کو کاروبار میں ہونے والا نقصان عامل پورا کرے اور اپنے مال میں سے مالک کو بخش دے تو یہ شرط صحیح ہے۔

مسئلہ۲۲۷۱ مضاربہ جائز معاملات میں سے ہے اور مالک یا عامل میں سے کوئی ایک جس وقت چاہیں مضاربہ کو فسخ کرسکتے ہیں خواہ عمل شروع کرنے سے پہلے خواہ عمل انجام دینے کے بعد،خواہ نفع حاصل ہونے سے پہلے خواہ نفع حاصل ہونے کے بعد۔

مسئلہ۲۲۷۲عامل نے مالک سے جو مال لیا ہو اسے مالک کی اجازت کے بغیر اپنے یا کسی دوسرے کے مال کے ساتھ مخلوط نہیں کرسکتا اگرچہ اس عمل سے مضاربہ باطل نہیں ہوتا لیکن اگر مال کو مخلوط کرے اور تلف ہوجائے تو عامل ضامن ہے۔

مسئلہ۲۲۷۳مالک خریدوفروخت میں جن خصوصیات کو معین کرے مثلاً یہ کہ عامل معینہ چیز خریدے اور معینہ قیمت پر بیچے ضروری ہے کہ عامل ان پر عمل کرے ورنہ معاملہ فضولی ہوگا اور اس کا صحیح ہونا مالک کی اجازت پر موقوف ہے۔

مسئلہ۲۲۷۴اگر مالک کسی معاملے میں عامل کو سرمایہ کے اعتبار سے محدود اور مقید نہ کرے، توعامل جس طرح چاہے معاملہ کرسکتا ہے۔

مسئلہ۲۲۷۵اگر عامل ،مالک کی اجازت سے سفر کرے اور یہ شرط نہ کی گئی ہوکہ سفر کا خرچہ عامل کے ذمّے ہے تو سفر اور تجارت کے لئے خرچ ہونے والی رقم سرمائے سے اٹھائی جائے گی اور اگر عامل چند مختلف مالکوں کے لئے کام کرتا ہو تو ہر مالک کے کام کی نسبت خرچہ تقسیم ہوگا۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۲۷۶کام میں منافع ہونے کی صورت میں عامل نے تجارت کے مقدماتی کاموں اور سفر کے خرچ کے لئے جو کچھ سرمائے سے لیا ہو،وہ رقم نفع سے نکال کر سرمایہ میں ملائی جائے گی اور باقی بچنے والے نفع کو معاہدے کے مطابق تقسیم کریں گے۔

مسئلہ۲۲۷۷مضاربہ میں یہ شرط نہیں ہے کہ مالک ایک شخص ہو اور عامل بھی ایک شخص ہو بلکہ چند مالک اور ایک عامل یا چند عامل اور ایک مالک بھی ہوسکتا ہے، چاہے ان چند عاملوں کے لئے نفع سے حاصل ہونے والا جو حصہ طے ہوا ہے وہ مساوی یا مختلف ہو۔

مسئلہ۲۲۷۸اگر دو شخص سرمائے میں شریک ہوں اور عامل ایک شخص ہو اور شرط کریں کہ مثلاً آدھا نفع عامل کے لئے ہو اور باقی آدھا دو مالکوں کے درمیان بطور تفاضل ہو یعنی ایک کا حصہ دوسرے سے زیادہ ہو باوجود اس کے کہ دونوں کا سرمایہ برابر ہو یا شرط کریں کہ باقی آدھا دو مالکوں کے درمیان مساوی تقسیم ہوگا باوجود اس کے کہ ایک کا سرمایہ دوسرے سے زیادہ ہو مضاربہ باطل ہے، مگر یہ کہ ان میں سے کسی ایک کے لئے وہ زیادہ مقدار تجارت کے سلسلے میں کسی کام کو انجام دینے کے عوض میں ہو کہ اس صورت میں صحیح ہے۔

مسئلہ۲۲۷۹اگر مالک یا عامل مرجائے تو مضاربہ باطل ہوجاتا ہے۔

مسئلہ۲۲۸۰جائز نہیں ہے کہ عامل نے جو سرمایہ مالک سے لیا ہو مالک کی اجازت کے بغیر اس سرمایہ کے ساتھ کسی دوسرے شخص کے ساتھ مضاربہ کا معاہدہ کرے یا اس سرمائے کے ساتھ کام کسی دوسرے شخص کے سپرد کرے یا سرمائے کے ساتھ کسی اور کو تجارت کے لئے اجیر کرے اور اگریہ تصرفات مالک کی اجازت کے بغیر انجام پائیں اور مالک بھی اجازت نہ دے اور مال تلف ہوجائے عامل ضامن ہے۔ ہاں، کام کے مقدمات کو انجام دینے کے لئے اجیر لےنے یا کسی کو وکیل بنانے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۲۲۸۱ مالک اور عامل میں سے ہر ایک دوسرے کے لئے شرعی طور پر جائز کام کی شرط کرسکتا ہے مثلاً ان میں سے ایک دوسرے پر شرط کرے کہ مال دے یا کوئی کام انجام دے اور اس شرط کو پورا کرنا واجب ہے ،خواہ عامل تجارت اور کام انجام نہ دے یا انجام دیا ہو اور نفع حاصل نہ ہوا ہو۔

مسئلہ۲۲۸۲جیسے ہی تجارت میں نفع حاصل ہو عامل کے لئے جو حصہ مقرر کیا گیا ہو وہ اس کا مالک بن جاتا ہے اگرچہ ابھی نفع تقسیم نہ ہوا ہو لیکن جو بھی نقصان ہوا ہو اس کا جبران اور تلافی ہوگی اور معاملے میں نفع حاصل ہونے کے وقت اگر مالک تقسیم کرنے پر راضی نہ ہوتو عامل کو حق نہیں ہے کہ مالک کو تقسیم پر مجبور کرے اور اگر عامل تقسیم کرنے پر راضی نہ ہو تو مالک اسے تقسیم قبول کرنے پر مجبور کرسکتا ہے۔

مسئلہ۲۲۸۳اگر نفع تقسیم کریں اور تقسیم کے بعد سرمائے میں کوئی خسارہ وارد ہوجائے اور اس کے بعد کوئی نفع حاصل ہو جو خسارہ سے کم نہ ہو تو وہ خسارہ اس نفع سے ادا ہوگا اور اگر نفع خسارہ سے کم نہ ہو تو وہ خسارہ اس نفع سے ادا ہوگا اور اگر نفع خسارہ سے کم ہو تو ضروری ہے کہ عامل اس خسارہ کو جو نفع اس نے لیا ہے اس سے ادا کرے پس اگر خسارہ نفع سے کمتر ہو تو خسارہ سے بچنے والا مال اس کا ہوگا اور اگر خسارہ نفع سے زیادہ ہو تو نفع سے زیادہ مقدار عامل کے ذمّے نہیں ہے۔

مسئلہ۲۲۸۴جب تک مضاربہ کا معاہدہ باقی ہو سرمائے پر وارد ہونے والے خسارے کا جبران کام سے حاصل ہونے والے نفع سے ہوگا، خواہ نفع خسارہ سے پہلے ہوا ہو یا بعد میں او راگرکام شروع کرنے سے پہلے خسارہ وارد ہو اور سرمائے کی کچھ مقدار تلف ہوجائے تو اس خسارے کا جبران نفع سے ہوگااور اگر پورا کا پورا سرمایہ تلف ہوجائے جب کہ کسی نے اسے تلف نہ کیا ہو تو مضاربہ باطل ہوجائے گا اور اگر کوئی اسے تلف کرے اور تلف کرنے والا اس کا عوض دے دے تو مضاربہ باطل نہیں ہوتا۔

مسئلہ۲۲۸۵اگر عامل،مالک کے ساتھ یہ شرط کرے کہ سرمائے پر وارد ہونے والے خسارے کا جبران نفع سے نہ ہوگا، تو یہ شرط صحیح ہے اور عامل کے حصّے سے کم نہ ہوگا۔

مسئلہ۲۲۸۶مالک اور عامل، جےسا کہ پہلے بیان ہوچکا، جس وقت چاہیں مضاربہ کے معاہدے کو فسخ کرسکتے ہیں اگرچہ عمل انجام دینے کے بعد اور نفع حاصل ہونے سے پہلے ہو لیکن اگر عامل مالک کی اجازت سے سفر کرے اور سرمائے کی کچھ مقدار سفر پر خرچ کرے اورمضاربہ فسخ کرنا چاہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ مالک کو راضی کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۲۸۷اگر نفع حاصل ہونے کے بعدمضاربہ فسخ ہو تو ضروری ہے کہ نفع معاہدے کے مطابق مالک اور عامل کے درمیان تقسیم ہو اگر ان میں سے کوئی ایک تقسیم کرنے پر راضی نہ ہو تو دوسرے کو حق حاصل ہے کہ اسے تقسیم پر مجبور کرے۔

مسئلہ۲۲۸۸اگر مضاربہ فسخ ہوجائے اور مضاربہ کا مال یا اس کی کچھ مقدار قرض ہو توضروری ہے کہ عامل اسے مقروض سے لے کر مالک کو لوٹادے۔

مسئلہ۲۲۸۹اگر مضاربہ کا سرمایہ عامل کے پاس ہو اور وہ مرجائے تو اگر معین طور پر معلوم ہو تو مالک کو دیا جائے گا اور اگر معین طور پر معلوم نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسے قرعہ کے ذریعے معین کیاجائے یا مالک عامل کے ورثاء کے ساتھ مصالحت کرے۔

مساقات اور مغارسہ کے احکام

مسئلہ۲۲۹۰اگر انسان کسی کے ساتھ معاہدہ کرے کہ پھل دار درختوں کو جن کا پھل خود اس کا مال ہو یا اس پھل پر اس کا اختیار ہو ایک مقررہ مدت کے لئے کسی دوسرے شخص کے سپرد کرے تاکہ وہ ان کی نگھداشت کرے اور انہیں پانی دے اور جتنی مقدار بطور مشاع آپس میں طے کریں اس کے مطابق وہ ان درختوں کا پھل لے لے تو ایسا معاملہ مساقات کہلاتا ہے۔

مسئلہ۲۲۹۱ بید اور چنار جیسے درختوں میں، جو پھل نہیں دیتے، مساقات کا معاملہ صحیح نہیں ہے اور مہندی وغیرہ کے درخت میں کہ جن کے پتے کام آتے ہیں، محل اشکال ہے۔

مسئلہ۲۲۹۲مساقات کے معاملے میں صیغہ پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر درخت کا مالک مساقات کی نیت سے اسے کسی کے سپرد کرے اور جس شخص کو کام کرنا ہو وہ بھی اسی نیت سے تحویل لے لے تو معاملہ صحیح ہے۔

مسئلہ۲۲۹۳مالک اور جو شخص درختوں کی نگھداشت کی ذمہ داری لے ضروری ہے کہ دونوں عاقل و بالغ ہوں اور کسی نے انہیںناحق مجبور نہ کیا ہو اور نیز یہ کہ مالک شرعاً اپنے مال میں ممنوع التصرف نہ ہو مثال کے طور پر سفیہ جو اپنے مال کو فضول کاموں میں خرچ کرتا ہو اور دیوالیہ جو حاکم شرع کے حکم سے اپنے مال میں تصرف نہ کرسکتا ہو اور یہی حکم عامل کے لئے اس وقت ہے جب اس کے عمل سے اس کے مال میں تصرف لازم آتا ہو۔

مسئلہ۲۲۹۴مساقات کی مدت کا معین ہونا ضروری ہے اور جس مدت میں پھل دستیاب ہوتے ہوں اس سے کم مدت نہ ہو اور اگراس کی ابتدا کو معین کریں اور اس کا اختتام اس وقت قراردیں جب اس سال کے پھل دستیاب ہوں تو صحیح ہے۔

مسئلہ۲۲۹۵ضروری ہے کہ ہر فریق کا حصّہ پیداوار کا بطور مشاع نصف یا ایک تہائی وغیرہ ہو اور اگر یہ معاہدہ کریں کہ مثلاً سو من پھل مالک کے اور باقی کام کرنے والے کے،تو معاملہ باطل ہے۔

مسئلہ۲۲۹۶ضروری ہے کہ مساقات کا معاملہ پھل ظاہر ہونے سے پہلے طے کرلیں یا پیداوار کے ظاہر ہونے کے بعد اس کے پکنے سے اتنا پہلے طے کرلیں جب کہ ابھی آبیاری جیسا کچھ ایسا کام باقی ہو جو درختوں کی نگھداشت اور پھلوں میں اضافے کے لئے ضروری ہو۔ ان دو صورتوں کے علاوہ اگرچہ پھل توڑنے اور اس کی نگھداشت جیسے کام کی ضرورت ہو معاملہ صحیح نہیں ہے بلکہ اگر پھلوں کے زیادہ اور بہتر ہونے کے لئے آبیاری کی ضرورت نہ ہوتو اگرچہ درخت کی نگھداشت کے لئے کوئی کام ضروری ہو پھر بھی معاملہ کا صحیح ہونا محل اشکا ل ہے۔

مسئلہ۲۲۹۷خربوزے اور کھیرے جیسے پھلوں میں، جن کے پودوں کی جڑیں ثابت نہ ہوں، مساقات کا معاملہ محل اشکال ہے۔

مسئلہ۲۲۹۸جو درخت بارش کے پانی یا زمین کی نمی سے استفادہ کرتا ہو اور جسے آبیاری کی ضرورت نہ ہو ،اگر اسے پھلوں کے زیادہ یا بہتر ہونے کے لئے بیلچہ چلانے اور کھاد دینے جیسے کاموں کی ضرورت ہو تومساقات صحیح ہے۔

مسئلہ۲۲۹۹دو افراد جنھوں نے مساقات کی ہو باہمی رضامندی سے معاملہ فسخ کرسکتے ہیں نیز اگر مساقات کے معاہدے کے ضمن میں یہ شرط طے کریں کہ ان دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو معاملہ فسخ کرنے کا حق ہوگا تو ان کے طے کردہ معاہدے کے مطابق معاملہ فسخ کرنے میں کوئی اشکال نہیں اور اگرمساقات کے معاملے میں کوئی شرط طے کریں اور اس شرط پر عمل نہ ہو تو جس

Presented by Ziaraat.Com

شخص کے فائدے کے لئے وہ شرط کی گئی ہو وہ معاملہ فسخ کرسکتا ہے اور شروط کے باقی موارد کی طرح طرفِ مقابل کو حاکم شرع کے ذریعہ شرط پر عمل کرنے پر مجبور بھی کرسکتا ہے۔

مسئلہ۲۳۰۰اگر مالک مرجائے تو مساقات کا معاملہ فسخ نہیں ہوتا بلکہ اس کے وارث اس کی جگہ پاتے ہیں۔

مسئلہ۲۳۰۱ درختوں کی پرورش جس شخص کے سپرد کی گئی ہواگر وہ مرجائے اور معاہدے میں یہ شرط نہ کی گئی ہو کہ وہ خود درختوں کی پرورش کرے گا تو اس کے ورثاء اس کی جگہ لے لیتے ہیں اور اگر ورثاء خود درختوں کی پرورش کا کام انجام نہ دیں اور نہ ھی اس مقصد کے لئے کسی کو اجیر مقرر کریں تو حاکم شرع مردے کے مال سے کسی کو اجیر مقرر کرے گا اور اس سے جو آمدنی ہوگی اسے مردے کے ورثاء اور مالک کے درمیان تقسیم کردے گا اور اگر یہ شرط کی گئی ہو کہ وہ خود درختوں کی پرورش کرے گا تو اس کے مرنے کے بعد معاملہ فسخ ہوجائے گا۔

مسئلہ۲۳۰۲اگر یہ شرط کی جائے کہ تمام پےدوار مالک کا مال ہوگی تو مساقات باطل ہے۔ ایسی صورت میں پھل مالک کے ہوں گے اور کام کرنے والا اجرت طلب نہیں کرسکتا، لیکن اگر مساقات کسی اور وجہ سے باطل ہو تو ضروری ہے کہ مالک آبیاری اور دوسرے کام کرنے کی اجرت درختوں کی پرورش کرنے والے کو معمول کے مطابق دے لیکن اگر معمول کے مطابق اجرت طے شدہ اجرت سے زیادہ ہو تو اس اضافی مقدار کی ادائیگی کا لازم ہونا محل اشکال ہے اور احوط صلح ہے۔

مسئلہ۲۳۰۳اگر زمین دوسرے کے سپرد کردے تاکہ وہ اس میں درخت لگائے اور جو کچھ حاصل ہو وہ دونوں کا ہو تو اس معاملے کو جسے مغارسہ کہتے ہیں اور یہ باطل ہے۔ لہٰذا اگر درخت صاحب زمین کے تھے تو پرورش کے بعد بھی اسی کے ہوں گے اور ضروری ہے کہ پرورش کرنے والے کو اجرت دے، مگر یہ کہ وہ اجرت کام کرنے والے سے طے شدہ حصّے سے زیادہ ہو تو اس صورت میں اضافی مقدار کی ادائیگی کالازم ہونا محل اشکال ہے اور احتیاط صلح میں ہے جب کہ اگر یہ درخت اس شخص کے ہیں جس نے ان کی تربیت کی تھی تو تربیت کے بعد بھی یہ اسی کے رہیں گے اور ان درختوں کو اکھاڑ بھی سکتا ہے، لیکن انھیں اکھاڑنے سے جو گڑھے ہوں ضروری ہے ان گڑھوں کو پُر کرے اور جس دن سے اس نے زمین میں درخت کاشت کئے ہوں اس کا کرایہ زمین کے مالک کو دے مگر یہ کہ زمین کا کرایہ درختوں کی نگھداشت کے عوض مالک کے طے شدہ حصے سے زیادہ ہو کہ اس صورت میں اضافی مقدار کی ادائیگی کا لازم ہونا محل اشکال ہے اور احوط صلح ہے۔

اسی طرح مالک بھی اسے مجبور کرسکتا ہے کہ درختوں کو اکھاڑے اور اگر درخت اکھاڑنے سے ان میں کوئی عےب پیدا ہو تو صاحب زمین کی ذمہ داری نہ ہوگی لیکن اگر صاحب زمین خود درختوں کو اکھاڑے اور ان میں عےب پیدا ہو تو ضروری ہے کہ قیمت کے فرق کی مقدار درختوں کے مالک کو دے اور درختوں کا مالک اسے مجبور نہیں کرسکتا کہ اجارہ یا اجارے کے بغیر درختوں کو زمین میں باقی رھنے دے۔ اسی طرح صاحب زمین اسے مجبور نہیں کرسکتا کہ اجارہ یا اجارے کے بغیر درختوں کو زمین میں باقی رھنے دے۔

وہ افراد جو اپنے مال میں تصرف نہیں کرسکتے

مسئلہ۲۳۰۴جو بچہ بالغ نہ ہوا ہو وہ مال یا اپنی ذمہ داری پر مثال کے طور پر یہ کہ ضامن بنے یا قرض کرے یا اس طرح کے کاموں میں شرعاً تصرف نہیں کرسکتا اور یہی حکم اپنے نفس میں مالی تصرف کا بھی ہے مثال کے طور پرخود کو کرائے پر دے یا مضاربہ یا مزارعہ اور اس طرح کے کام کرے۔ ھاں، مال میں اس کی وصیت کا حکم مسئلہ نمبر ”۲۷۶۱“ میں آئے گا۔

اور بلوغ کی نشانی ان تےن چیزوںمیں سے ایک ہے:

۱) لڑکے میںناف کے نیچے اور شرم گاہ کے اوپر سخت بالوں کا اگنا۔

۲) منی کا خارج ہونا۔

۳) لڑکے میں عمر کے پندرہ قمری سال پورے ہونا، اور لڑکی میں عمر کے نو قمری سال پورے ہونا، اور جس لڑکی کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ نو سال پورے ہوچکے یا نہیں اسے حےض آنا۔

مسئلہ۲۳۰۵چھرے، ہونٹوں کے اوپر، سےنے اور بغل کے نیچے سخت بالوں کا اگنا، آواز کا بھاری ہونا اور ایسی ھی دوسری علامات بالغ ہونے کی نشانیاں نہیں ہیں مگر یہ کہ انسان ان کی وجہ سے بالغ ہونے کا ےقےن یا اطمینان کرلے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۳۰۶دےوانہ اپنے مال اور ذمہ داری میں تصرف نہیں کرسکتا۔ اسی طرح اپنے نفس میں مالی تصرفات کا بھی یہی حکم ہے اور سفےہ یعنی جو اپنے مال کو فضول کاموں میں خرچ کرتا ہو اپنے مال اور ذمہ داری میں مثال کے طور پر یہ کہ ضامن بنے یا قرض کرے اپنے ولی کے اذن یا اجازت کے بغیر تصرف نہیں کرسکتا اور اسی طرح اپنے نفس میں ولی کے اذن یا اجازت کے بغیر مالی تصرف نہیں کرسکتا مثال کے طور پر یہ کہ خود کو کرائے پر دے یا مضاربہ یا مزارعہ کا عامل بنے اور اس طرح کے کام کرے اور دےوالیہ یعنی جسے قرض خواہوں کے مطالبہ کی وجہ سے حاکم شرع نے اپنے مال میں تصرف سے منع کیا ہو اپنے مال میں قرض خواہوں کے اذن یا اجازت کے بغیر تصرف نہیں کرسکتا۔

مسئلہ۲۳۰۷جو شخص کبھی عاقل اور کبھی دےوانہ ہوجائے اس کا دےوانگی کی حالت میں اپنے مال میں تصرف کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ۲۳۰۸انسان کو اختیار ہے کہ مرض الموت کے عالم میں اپنا مال اپنے آپ، عیال، مہمانوں اور ان کاموں پر جو فضول خرچی میں شمار نہ ہوتے ہوں جتنا چاہے صرف کرے اور اگر اپنا مال کسی کو بخش دے یا قیمت سے سستا فروخت کرے اگرچہ ثلث مال سے زیادہ ہو اور ورثاء بھی اجازت نہ دیں اس کا تصرّف صحیح ہے۔

وکالت کے احکام

وکالت سے مراد یہ ہے کہ وہ کام جسے انسان خود انجام دینے کاحق رکھتا ہو اور اسے کرنے کے لئے اس کااپنا ہونا شرط نہ ہو اسے دوسرے کے سپرد کردے تاکہ وہ اس کی طرف سے اس کام کو نجام دے مثلاً کسی کو اپنا وکیل بنائے تاکہ وہ اس کا مکان بیچ دے یا کسی عورت سے اس کا نکاح کردے لہٰذا سفےہ چونکہ اپنے مال میں تصرف کا حق نہیں رکھتا اس لئے وہ اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنے مکان کو بیچنے کے لئے کسی کو وکیل نہیں بناسکتا اور اسی طرح دےوالیہ جو حاکم شرع کے حکم سے اپنے مال میں ممنوع التصرف ہوچکا ہو اپنے مال میں تصرف کے لئے کسی کو وکیل نہیں بناسکتا مگر یہ کہ قرض خواہوں سے اذن یا اجازت لے لے۔

مسئلہ۲۳۰۹وکالت میں صیغہ پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر انسان دوسرے شخص کو سمجھادے کہ اس نے اسے وکیل مقرر کیا ہے اور وہ بھی سمجھا دے کہ اس نے وکیل بننا قبول کرلیا ہے مثلاً وہ اپنا مال دوسرے کو دے کہ وہ اس کی طرف سے بیچ دے اور دوسرا شخص وہ مال لے لے تو وکالت صحیح ہے۔

مسئلہ۲۳۱۰اگر انسان ایک ایسے شخص کو وکیل مقرر کرے جو دوسرے شہر میں ہو اور اس کو وکالت نامہ بھےج دے اور وہ وکالت نامہ قبول کرلے تو اگرچہ وکالت نامہ اسے کچھ عرصے بعد ملے وکالت صحیح ہے۔

مسئلہ۲۳۱۱ موٴکل یعنی وہ شخص جو دوسرے کو وکیل بنائے اور وہ شخص جو وکیل بنے ضروری ہے کہ دونوں عاقل ہوں اور قصد و اختیار سے اقدام کریں اور کسی نے انہیں ناحق مجبور نہ کیا ہو اور موٴکل کے لئے بالغ ہونا بھی ضروری ہے مگر یہ کہ اسے ان کاموں میں جن کو ممےّز بچے کا انجام دینا صحیح ہو وکیل بنائے مثال کے طور پر دس سالہ بچہ جسے حق ہے کہ وصیت کرے۔

مسئلہ۲۳۱۲جو کام انسان انجام نہ دے سکتا ہو یا شرعاً انجام نہ دینا چاہئے اسے انجام دینے کے لئے وہ دوسرے کا وکیل نہیں بن سکتا مثلاً جو شخص حج کا احرام باندھ چکا ہو چونکہ ضروری ہے کہ نکاح کا صیغہ نہ پڑھے اس لئے وہ صیغہ نکاح پڑھنے کے لئے دوسرے کا وکیل نہیں بن سکتا۔

مسئلہ۲۳۱۳اگر کوئی شخص اپنے تمام کام انجام دینے کے لئے دوسرے شخص کو وکیل بنائے تو صحیح ہے لیکن اگراپنے کاموں میں سے ایک کام کرنے کے لئے دوسرے کو وکیل بنائے اور کام معین نہ کرے تو وکالت صحیح نہیں ہے۔ ہاں اگر وکیل کو چند کاموں میں سے ایک کام جس کا وہ انتخاب کرے انجام دینے کے لئے وکیل بنائے مثلاً اسے کہے: ”تم وکیل ہو کہ گھر کو فروخت کرنے یا کرائے پر دینے میں جسے چاہو اختیار کرو“، تو وکالت صحیح ہے۔

مسئلہ۲۳۱۴اگر وکیل کو معزول کردے یعنی کام سے برطرف کردے تو وکیل اطلاع مل جانے کے بعد اس کام کو انجام نہیں دے سکتا لیکن اگر اطلاع ملنے سے پہلے اس نے وہ کام کردیا ہو تو صحیح ہے۔

مسئلہ۲۳۱۵وکیل خود کو وکالت سے کنارہ کش کرسکتا ہے خواہ موٴکِل موجود نہ ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۳۱۶جو کام وکیل کے سپرد کیا گیا ہو اس کام کے لئے وہ کسی دوسرے کو وکیل مقرر نہیں کرسکتا لیکن اگر موٴکِّل نے اجازت دی ہو کہ کسی کو وکیل کرے تو جس طرح اس نے کہا ہو اسی طرح وہ عمل کرسکتا ہے، لہٰذا اگر اس نے کہا ہو ”میرے لئے وکیل مقرر کرو“ تو ضروری ہے کہ اس کی طرف سے وکیل مقرر کرے لیکن کسی کو اپنی جانب سے وکیل مقرر نہیں کرسکتا۔

مسئلہ۲۳۱۷اگر وکیل موٴکِّل کی اجازت سے کسی کو اس کا وکیل بنائے تو پہلا وکیل اس وکیل کو معزول نہیں کر سکتا اور اگر پہلا وکیل مرجائے یا موٴکِّل اسے معزول کردے تو دوسرے وکیل کی وکالت باطل نہیں ہوتی۔

مسئلہ۲۳۱۸اگر وکیل موٴکِّل کی اجازت سے کسی کو خود اپنی طرف سے وکیل مقرر کرے تو موٴکّل اور پہلا وکیل اس وکیل کومعزول کرسکتے ہیں اور اگر پہلا وکیل مرجائے یا معزول ہوجائے تو دوسری وکالت باطل ہوجاتی ہے۔

مسئلہ۲۳۱۹ اگر کسی کام کے لئے چند اشخاص کو وکیل مقرر کرے اور انہیں اجازت دے کہ ان میں سے ہر ایک ذاتی طور پر اس کام کو انجام دے تو ان میں سے ہر ایک اس کام کو انجام دے سکتا ہے اور اگران میں سے کوئی ایک مرجائے تو دوسرے کی وکالت باطل نہیں ہوتی لیکن اگر یہ نہ کہا ہو کہ سب مل کر یا علیحدہ علیحدہ انجام دیں یا کہا ہو کہ سب مل کر انجام دیں، تو علیحدہ سے اسے انجام نہیں دے سکتے اور اگر ان میں سے کوئی ایک مرجائے تو باقی اشخاص کی وکالت باطل ہوجاتی ہے۔

مسئلہ۲۳۲۰اگر وکیل یا موٴکِّل مرجائے تو وکالت باطل ہوجاتی ہے اور نیز جس چیز میں تصرف کے لئے کسی شخص کو وکیل مقرر کیا جائے اگر وہ چیز تلف ہوجائے مثلاً جس بھیڑ کو بیچنے کے لئے کسی کو وکیل مقرر کیا ہو وہ بھیڑ مرجائے تو وکالت باطل ہوجائے گی اور ان میں سے کوئی ایک دیوانہ یا بے ہوش ہوجائے تو وکالت کا اس طرح سے باطل ہو جانا کہ دیوانگی یا بے ہوشی سے افاقے کے بعد بھی عمل کو انجام نہ دے سکے اور اس کے لئے نئی توکیل کی ضرورت ہو، محل اشکال ہے۔

مسئلہ۲۳۲۱ اگر انسان کسی کو ایک کام کے لئے وکیل مقرر کرے اور اسے کوئی چیز دینا طے کرے تو کام انجام پانے کے بعد ضروری ہے کہ وہ چیز اسے دے دے۔

مسئلہ۲۳۲۲جو مال وکیل کے اختیار میں ہو اگر وہ اس کی نگہداشت میں کوتاہی نہ کرے اور جس تصرف کی اسے اجازت دی گئی ہو اس کے علاوہ اس میں اور تصرف نہ کرے اور اتفاقاً وہ مال تلف ہوجائے تو اس کے لئے اس کاعوض دیناضروری نہیں ہے۔

مسئلہ۲۳۲۳جو مال وکیل کے اختیار میں ہو اگر وہ اس کی نگہداشت میں کوتاہی برتے یا جس تصرف کی اجازت ہو اس کے علاوہ اس میں کوئی اورتصرف کرے اور وہ مال تلف ہوجائے تو ضامن ہے، لہٰذا اگر جس لباس کے لئے کہا جائے کہ اسے بیچ دو اگر وہ اسے پھن لے اور وہ لباس تلف ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

مسئلہ۲۳۲۴اگر وکیل کو مال میں جس تصرف کی اجازت دی گئی ہو اس کے علاوہ کوئی اور تصرف کرے مثلاً اسے جس لباس کے بیچنے کے لئے کہا جائے وہ اسے پھن لے اور بعد میں وہ تصرف کرے جس کی اسے اجازت دی گئی ہو تو وہ تصرف صحیح ہے۔

قرض کے احکام

کسی مسلمان کو خصوصاً مومنین کو قرض دینا مستحب کاموں میں سے ہے۔ قرآن مجید میں اس کے بارے میں حکم ہوا ہے اور موٴمنین کوقرض دینا خدا کو قرض دینا شمار کیا گیا ہے، قرض دینے والے کو مغفرت کا وعدہ دیا گیا ہے۔ احادیث میں بھی اس کے متعلق تاکید کی گئی ہے۔ پیغمبر اکرم(ص) سے روایت ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو قرض دے اس کے لئے ہر درھم کے مقابلے میں احد کے پہاڑ کے وزن کے برابر رضویٰ اور طور سیناء کی پہاڑیوں جتنی نیکیاں ہیں اور اگرمقروض سے نرمی برتے تو بغیر حساب و عذاب اور برق رفتاری سے پل صراط سے گزرجائے گا اور اگر کسی سے اس کا مسلمان بھائی قرض مانگے اور وہ نہ دے تو خدائے عزّ و جل بھشت ا س پر حرام کردیتا ہے۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اگر میں قرض دوں تو میرے لئے قرض دینا اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ اس جیسا کوئی صدقہ دوں۔

مسئلہ۲۳۲۵قرض میں صیغہ پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر ایک شخص دوسرے کو کوئی چیز قرض کی نیت سے دے اور دوسرا بھی اسی نیت سے لے لے تو قرض صحیح ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۳۲۶جب قرض میں مدت کی شرط نہ کی گئی ہو یا مدت مکمل ہوچکی ہو،تو جب بھی مقروض اپنا قرض ادا کرے ضروری ہے کہ قرض خواہ اسے قبول کرے۔

مسئلہ۲۳۲۷اگر قرض کے صیغے میں قرض کی واپسی کی مدت معین کردی جائے تو قرض خواہ مدت کے ختم ہونے سے پہلے اپنے قرضے کی واپسی کا مطالبہ نہیں کرسکتا، لیکن اگر مدت معین نہ کی گئی ہو تو قرض خواہ جب بھی چاہے اپنے قرض کی واپسی کامطالبہ کرسکتا ہے۔

مسئلہ۲۳۲۸اگر قرض خواہ ،جب مطالبے کا حق رکھتا ہو، اپنے قرض کی ادائےگی کا مطالبہ کرے اور مقروض قرض ادا کرسکتا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ فوراً ادا کرے اور اگر تاٴخےر کرے تو گنھگار ہے۔

مسئلہ۲۳۲۹اگر مقروض کے پاس اس کی شان کے مطابق ایک گھر ہو کہ جس میں وہ رہتا ہو اور گھر کا سامان اور چیزیں جنھیں رکھنے پر مجبور ہے، کے علاوہ اس کے پاس کوئی دوسری چیز نہ ہو تو قرض خواہ ا س سے قرض کی ادائےگی کا مطالبہ نہیں کرسکتا، بلکہ ضروری ہے کہ مقروض کے قرض ادا کرنے کے قابل ہونے تک صبر کرے۔

مسئلہ۲۳۳۰جو شخص مقروض ہو اور اپنا قرض ادا نہ کرسکتا ہو تو اگر وہ کوئی ایسا کام کرسکتا ہو جس میں اس کے لئے مشکل یا حرج نہ ہو تو واجب ہے کہ کام کرے اور اپنا قرض ادا کرے۔

مسئلہ۲۳۳۱جس شخص کو اپنا قرض خواہ نہ مل سکے اور اس کے ملنے کی امےد بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ وہ قرضے کا مال قرض خواہ کی طرف سے فقیر کو صدقہ دے دے اور احتیاط واجب کی بنا پر حاکم شرع سے اجازت لے اور اگر اس کا قرض خواہ سےّد نہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کے قرضے کا مال سےّد فقیر کو نہ دے۔

مسئلہ۲۳۳۲اگر میت کا مال اس کے کفن و دفن کے واجب اخراجات اور قرض سے زیادہ نہ ہو تو اس کا مال انھی امور پر خرچ کرنا ضروری ہے اور اس کے وارث کو کچھ نہیں ملے گا۔

مسئلہ۲۳۳۳اگر کوئی شخص سونے یا چاندی کے سکے قرض لے اور بعد میں ان کی قیمت کم ہوجائے تو اگر وھی مقدار جو اس نے لی تھی واپس کردے تو کافی ہے اور اگر ان کی قیمت بڑھ جائے تو بھی ضروری ہے کہ اتنی ھی مقدار واپس کرے جو لی تھی لیکن دونوں صورتوں میں اگر مقروض اور قرض خواہ کسی اور بات پر رضا مند ہوجائیں تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ۲۳۳۴کسی شخص نے جو مال لیا ہو اگر تلف نہ ہوا ہو اور صاحب مال اس کا مطالبہ کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ مقروض وھی مال مالک کو دے دے۔

مسئلہ۲۳۳۵اگر قرض دینے والا شرط کرے کہ وہ جتنی مقدار میں مال دے رہا ہے اس سے زیادہ واپس لے گا مثلاً ایک من گندم دے اور شرط کرے کہ ایک من پانچ کیلو واپس لوں گا یا دس انڈے دے اور کھے کہ گیارہ انڈے واپس لوں گا تو یہ سود اور حرام ہے، بلکہ اگر شرط کرے کہ مقروض اس کے لئے کوئی کام انجام دے یا جو چیز اس سے لی ہے اسے کسی چیز کے ساتھ ملا کر واپس دے مثلاً ایک روپیہ جو قرض لیا ہے اسے ایک ماچس کی ڈبیاکے ساتھ واپس کرے تو بھی یہ سود اور حرام ہے۔ اسی طرح اگر یہ شرط کرے کہ جو چیز قرض دے رہا ہے اسے مخصوص طریقے سے واپس لے گا مثلاً بغیر گھڑے سونے کی مقدار دے اور شرط کرے کہ گھڑا ہوا سونا واپس لے گا تب بھی یہ سود اور حرام ہے۔ ھاں، اگر قرض خواہ کوئی شرط نہ لگائے بلکہ مقروض خود قرضے کی مقدار سے کچھ زیادہ واپس کرے تو کوئی حرج نہیں بلکہ ایسا کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ۲۳۳۶سود دینا سود لےنے کی طرح حرام ہے اور اقویٰ یہ ہے کہ جو شخص سود پر قرض لے وہ اس کا مالک ہوجاتا ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس میں تصرّف نہ کرے۔

مسئلہ۲۳۳۷اگر کوئی شخص گندم یا اس جےسی کوئی چیز سودی قرضے کے طور پر لے اور اسے کاشت کرے تو اقویٰ یہ ہے کہ وہ پیداوار کا مالک ہوجاتا ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس میں تصرّف نہ کرے۔

مسئلہ۲۳۳۸اگر کوئی شخص لباس خریدے اور اس کی قیمت کپڑے کے مالک کو سودی قرضے کے طور پر لی ہوئی رقم سے یا ایسی حلال رقم سے جو اس رقم کے ساتھ مخلوط ہے، ادا کرے تو اس لباس کے پھننے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نھیں۔ اسی طرح اگر بیچنے والے سے کھے: ”میں یہ لباس اس مال سے خرید رھا ہوں“، تو اس کا بھی یھی حکم ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس لباس کو استعمال نہ کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۳۳۹اگر کوئی شخص کسی کو کچھ رقم دے کہ دوسرے شہر میں اس کی جانب سے کم رقم لے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ھے اور اسے صرف برات کہتے ھیں۔

مسئلہ۲۳۴۰اگر کوئی شخص کسی کو قرض اس شرط پر دے کہ چند دن بعد دوسرے شہر میں اس سے زیادہ لے گا مثلاً ۹۹۰ روپے دے کہ دس دن بعد دوسرے شہر میں ہزار روپے لے گا تو یہ سود اور حرام ھے،لیکن جو شخص زیادہ لے رھا ھو اگر وہ اس اضافی مقدار کے مقابلے میں کوئی جنس دے یا کوئی کام کردے تو پھر کوئی اشکال نہیں ھے۔

مسئلہ۲۳۴۱اگر قرض خواہ کو کسی سے قرض واپس لےنا ھو اور وہ چیز سونا یا چاندی یا ناپی یا تولی جانے والی جنس نہ ھو تو وہ شخص اس چیز کو مقروض یا کسی اور کے پاس کم قیمت پر بیچ کر اس کی قیمت نقد وصول کرسکتا ھے لیکن اگر قرض کرنسی نوٹ ھوں تو ان کا اسی کرنسی کے نوٹوں میں کم قیمت پر بیچنا محل اشکال ھے ۔ ھاں، کسی اور کرنسی مثلاً روپوں کو ڈالر میں بیچنے میں کوئی اشکال نہیں ھے۔ اسی طرح مقروض کو دی ھوئی رقم میں سے کچھ مبلغ کم کرکے باقی قرض نقد کی صورت میں لے سکتا ھے۔

حوالہ دینے کے احکام

مسئلہ۲۳۴۲اگر کوئی شخص اپنے قرض خواہ کو حوالہ دے کہ وہ اپنا قرض ایک اور شخص سے لے لے اور قرض خواہ اس بات کو قبول کرلے تو اس کے بعد جب یہ حوالہ بعد میں آنے والی شرائط کے ساتھ محقق ھوجائے گا تو جس شخص کے نام حوالہ دیا گیا ھے وہ مقروض ھوجائے گا اور اس کے بعد قرض خواہ پہلے مقروض سے اپنے قرض کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔

مسئلہ۲۳۴۳ضروری ھے کہ مقروض اور قرض خواہ عاقل و بالغ ھوں۔ ضروری ھے کہ کسی نے انھیں ناحق مجبور نہ کیا ھو اور سفیہ، یعنی اپنا مال فضول کاموں میں خرچ کرنے والے نہ ھوں مگر یہ کہ ولی سے اذن یا اجازت لے لیں۔ ھاں، اگر بریٔ یعنی ایسے شخص کی طرف حوالہ دیا گیا ھو جو حوالہ دینے والے کا مقروض نہ ھو، جب کہ حوالہ دینے والا سفیہ ھو تو اس میں کوئی اشکال نہیں۔ اسی طرح شرط ھے کہ مقروض اور قرض خواہ دےوالیہ ھونے کی وجہ سے حاکم شرع کے حکم سے اپنے اموال میں ممنوع التصرّف نہ ھو چکے ھوں، لیکن اگر حوالہ بریٔ کی طرف دیا گیا ھو جب کہ حوالہ دینے والا ممنوع التصرف ھو تو اس میں کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ۲۳۴۴ایسے شخص کے نام حوالہ دینا جو مقروض نہ ھو اسی صورت میں صحیح ھے جب وہ قبول کرے اور اگر انسان جس شخص کا کسی جنس میں مقروض ھو اسے کسی دوسری جنس کا حوالہ دینا چاھے مثلاً جو شخص جَو کا مقروض ھے گندم کا حوالہ دے تو جب تک قرض خواہ قبول نہ کرے حوالہ صحیح نہیں ھے۔

مسئلہ۲۳۴۵انسان جب حوالہ دے تو ضروری ھے کہ وہ اس وقت مقروض ھو۔ لہٰذا اگر وہ کسی سے قرض لےنا چاہتا ھو تو جب تک اس سے قرض نہ لے لے اسے کسی کے نام کا حوالہ نہیں دے سکتا کہ جو قرض اسے دے وہ اس شخص سے وصول کرلے۔

مسئلہ۲۳۴۶حوالہ دینے والے اور قرض خواہ کے لئے حوالے کی مقدار اور اس کی جنس کا جاننا ضروری ھے، لہٰذا اگر مثال کے طور پر کوئی شخص دس من گندم اور دس روپے کا مقروض ھو اور اس سے کھے ”ان دو قرضوں میں سے ایک فلاں شخص سے لے لو“ اور اس قرضے کو معین نہ کرے تو صحیح نہیں ھے۔

مسئلہ۲۳۴۷اگر قرض واقعاً معین ھو لیکن حوالہ دینے کے وقت مقروض اورقرض خواہ کو اس کی مقدار یا جنس کا علم نہ ھو تو حوالہ صحیح ھے مثلاً اگر کسی کا قرضہ رجسٹر میں لکھا ھو اور رجسٹر دےکھنے سے پھلے حوالہ دے اور بعد میں رجسٹر دےکھے اور قرض خواہ اپنے قرض کی مقدار بتادے تو حوالہ صحیح ھے۔

مسئلہ۲۳۴۸قرض خواہ کو اختیار ھے کہ حوالہ قبول نہ کرے اگرچہ جس کے نام حوالہ دیا جائے وہ فقیر نہ ھو اور حوالہ کے ادا کرنے میں کوتاھی بھی نہ کرے۔

مسئلہ۲۳۴۹جو شخص حوالہ دینے والے کا مقروض نہ ھو اور حوالہ قبول کرلے توحوالہ ادا کرنے سے پھلے حوالہ دینے والے سے حوالے کی مقدار کا مطالبہ نہیں کرسکتا اور اگر قرض خواہ اپنے قرض سے تھوڑی مقدار پر صلح کرلے تو حوالہ قبول کرنے والا حوالہ دینے والے سے فقط اتنی مقدار کا ھی مطالبہ کرسکتا ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۳۵۰حوالہ محقق ہونے کے بعد حوالہ دینے والا اور جس کے نام حوالہ دیا گیا ہے حوالہ منسوخ نہیں کرسکتے اور جب حوالہ دئے جانے کے وقت، جس کے نام حوالہ دیا گیا ہے وہ فقیر نہ ہو، اگرچہ وہ بعد میں فقیر ہوجائے قرض خواہ بھی حوالہ منسوخ نہیں کرسکتا۔ اسی طرح ا گر حوالہ دئے جانے کے وقت فقیر ہو لیکن قرض خواہ یہ بات جانتا ہو تب بھی یہی حکم ہے۔ ہاں، اگر قرض خواہ کو علم نہ ہو کہ فقیر ہے اور بعد میں پتہ چلے کہ مالدار ہوگیا ہے تو قرض خواہ حوالہ منسوخ کرسکتا ہے اور اپنا قرضہ حوالہ دینے والے سے لے سکتا ہے۔

مسئلہ۲۳۵۱اگر مقروض، قرض خواہ اور جس کے نام حوالہ دیا گیا ہو، جب کہ اس کا قبول کرنا حوالہ کے صحیح ہونے میں شرط ہو مثال کے طور پر جب وہ حوالہ دینے والے کا مقروض نہ ہو، یا ان میں سے کوئی ایک اپنے لئے حوالہ منسوخ کرنے کے حق کی شرط کرے تو کئے گئے معاہدے کے مطابق وہ حوالہ منسوخ کرسکتا ہے۔

مسئلہ۲۳۵۲اگر حوالہ دینے والا خود قرض خواہ کا قرضہ ادا کردے، تو اگر یہ کام اس شخص کی درخواست پر ہوا ہو جس کے نام حوالہ دیا گیا تھا جب کہ وہ حوالہ دینے والے کا مقروض بھی ہو تو جو کچھ دیا ہے وہ اس سے لے سکتا ہے اور اگر اس کی درخواست کے بغیر دیا ہو یا وہ حوالہ دینے والے کا مقروض نہ ہو تو پھر اس نے جو کچھ دیا ہو اس کا مطالبہ اس سے نہیں‌کرسکتا۔

رہن کے احکام

مسئلہ۲۳۵۳رہن یہ ہے کہ جس شخص کے ذمّے کسی کا کوئی مالی حق واجب الادا ہو وہ اپنے مال کی کچھ مقدار اس کے پاس گروی رکھوائے کہ اگر اس کا حق نہ دے تو صاحب حق اس گروی والی چیز سے حاصل کرسکے مثال کے طور پر مقروض اپنا کچھ مال گروی رکھوائے کہ قرض نہ دینے کی صورت میں قرض خواہ اپنا قرض اس مال سے لے لے۔

مسئلہ۲۳۵۴رہن میں صیغہ پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر اپنا مال گروی رکھنے کی نیت سے قرض خواہ کو دے اور وہ اسی نیت سے لے لے تو رہن صحیح ہے۔

مسئلہ۲۳۵۵ضروری ہے کہ گروی رکھوانے والا اور گروی رکھنے والا عاقل و بالغ ہوں، کسی نے انہیں‌ناحق مجبور نہ کیا ہو اور گروی رکھوانے والا دےوالیہ اور سفیہ نہ ہو مگر یہ کہ دےوالیہ کے قرض خواہوں اور سفیہ کے ولی کی اجازت یا اذن ہو اور دےوالیہ کے معنی مسئلہ "۲۳۰۶" میں گذرچکے ہیں۔

مسئلہ۲۳۵۶انسان وہ مال گروی رکھ سکتا ہے جس میں شرعاً تصرف کرسکتا ہو اور اگر کسی دوسرے کا مال اس کے اذن یا اجازت سے گروی رکھ دے تو صحیح ہے۔

مسئلہ۲۳۵۷جس چیز کو گروی رکھا جارہا ہو ضروری ہے کہ اس سے قرض کی مقدار کو حاصل کیا جا سکے چاہے وہ انسان کی ملکیت نہ ہوجیسے وہ زمین جس پر سنگ چینی کی وجہ سے انسان کا حق ہو۔ لہٰذا اگر شراب یا اس جےسی چیز کو گروی رکھے تو رہن باطل ہے۔

مسئلہ۲۳۵۸جس چیز کوگروی رکھا جارہاہے اس سے جوفائدہ ہوگا وہ اس چیز کے مالک کی ملکیت ہوگا اور ان مسائل میں مالک سے مراد صاحب حق بھی ہے۔

مسئلہ۲۳۵۹گروی رکھنے والے نے جو مال بطور گروی لیا ہو اس مال میں اس کے مالک کی اجازت کے بغیر تصرف نہیں کرسکتا اور اسی طرح مالک بھی اس مال میں کوئی ایسا تصرف نہیں کر سکتا جو گروی رکھنے والے کے حق کے ساتھ منافات رکھتا ہو۔

مسئلہ۲۳۶۰فقہاء اعلی اللہ مقامھم کی ایک جماعت نے فرمایا ہے: " قرض خواہ نے جو مال بطور گروی لیا ہو اگر اس کے مالک کی اجازت سے بیچ دے تو اس کا عوض گروی کے مال کی مثل ہے اور یہی حکم اس وقت ہے کہ جب اس کے مالک کی اجازت کے بغیر بیچ دے اور مقروض بعد میں اجازت دے"، لیکن یہ حکم محل اشکال ہے مگر یہ کہ عقد کے ضمن میں، چاہے اسی بیع میں، شرط رکھ دے کہ مقروض عوض کو گروی رکھے گا، کہ اس صورت میں اس پر واجب ہے کہ شرط پوری کرے، یا شرط رکھ دے کہ عوض بھی گروی ہوگا کہ اس صورت میں خود شرط کی وجہ سے عوض گروی ہوجائے گی۔

مسئلہ۲۳۶۱جس وقت مقروض کو قرض ادا کردینا چاہئے اگر قرض خواہ اس وقت مطالبہ کرے اور مقروض نہ دے تو اس صورت میں اگر قرض خواہ اسے بیچنے اور اس سے اپنا قرضہ وصول کرنے کی وکالت رکھتا ہو تو وہ گروی مال کو فروخت کرکے اپنا قرضہ وصول کرسکتا ہے، جب کہ اگر قرض

Presented by Ziaraat.Com

خواہ وکالت نہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ مقروض سے اجازت لے اوراگر اس تک دسترسی نہ رکھتا ہو تو حاکم شرع سے اجازت لے اور اگر حاکم شرع تک بھی رسائی نہ ہو تو عادل موٴمن سے اجازت لے اور ہر صورت میں اگر کوئی چیز بچ جائے تو ضروری ہے کہ وہ مقروض کو دے۔

مسئلہ۲۳۶۲اگر مقروض کے پاس اس مکان کے علاوہ جو اس کی شان کے مطابق ہو اور جس میں وہ رہتا ہو اور گھر کا سامان اور دوسری چیزیں جن کو رکھنے پر مجبور ہو، کے سواکوئی چیز نہ ہو تو قرض خواہ اس سے اپنے قرض کا مطالبہ نہیں کرسکتا، لیکن مقروض نے جو مال بطور گروی دیا ہو اگرچہ مکان اور سامان ہی کیوں نہ ہو قرض خواہ اسے بیچ کر اپنا قرض وصول کرسکتا ہے۔

ضمانت کے احکام

مسئلہ۲۳۶۳اگر کوئی شخص کسی دوسرے کا قرضہ ادا کرنے کے لئے ضامن بننا چاہے تو اس کا ضامن بننا اس وقت صحیح ہوگا جب وہ کسی لفظ سے، چاہے عربی زبان میں نہ ہو یا کسی عمل سے قرض خواہ کو سمجھادے کہ میں تمہارے قرض کی ادائیگی کے لئے ضامن بن گیا ہوں اور قرض خواہ اسے قبول کرلے اور مقروض کا رضامند ہونا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ۲۳۶۴ضامن اور قرض خواہ دونوں کے لئے ضروری ہے کہ عاقل و بالغ ہوں اور کسی نے انہیں ناحق مجبور نہ کیا ہو اور سفیہ و دیوالیہ نہ ہوں مگر سفیہ کے ولی اور قرض خواہوں کے اذن یا اجازت سے۔

مقروض میں ان شرائط کا ہونا ضروری نہیں ہے، لہٰذا اگر ضامن بنے کہ بچے،یا دیوانے یا سفیہ یا دیوالیہ کا قرض ادا کرے گا تو صحیح ہے۔

مسئلہ۲۳۶۵جب کوئی شخص ضامن بننے کے لئے کوئی شرط رکھے مثلاً کہے: "اگر مقروض نے تمہارا قرض ادا نہ کیا تو میں ضامن ہوں" تو اس کے ضامن ہونے میں اشکال ہے۔

مسئلہ۲۳۶۶انسان جس شخص کے قرض کی ضمانت دے رہا ہے ضروری ہے کہ وہ مقروض ہو، لہٰذا اگرکوئی شخص کسی سے قرض لینا چاہتا ہو تو جب تک وہ قرض نہ لے لے اس وقت تک کوئی شخص اس کا ضامن نہیں بن سکتا۔

مسئلہ۲۳۶۷انسان اسی صورت میں ضامن بن سکتا ہے جب قرض خواہ،مقروض اور قرض کی جنس فی الواقع معین ہوں، لہٰذا اگر دو اشخاص کسی ایک شخص کے قرض خواہ ہوں اور انسان کہے: "میں ضامن ہوں کہ تم میں سے ایک کا قرض ادا کردوں گا"، تو چونکہ اس نے معین نہیں کیا کہ کس کو قرض ادا کرے گا اس لئے اس کا ضامن بننا باطل ہے۔ اسی طرح اگر کسی کو دو اشخاص سے قرض وصول کرنا ہو اور کوئی شخص کہے: "میں ضامن ہوں کہ ان دو میں سے ایک کا قرض ادا کردوں گا"، تو چونکہ اس نے معین نہیں کیا کہ ان دونوں میں سے کس کا قرض ادا کرے گااس لئے اس کا ضامن بننا باطل ہے اور اسی طرح اگر کسی نے ایک دوسرے شخص سے مثال کے طور پر دس من گندم اور دس روپے لینے ہوں اور کوئی شخص کہے: "میں تمہارے دونوں قرضوں میں سے ایک کی ادائیگی کا ضامن ہوں"، اور معین نہ کرے کہ گندم کا ضامن ہے یا روپوں کے لئے تو یہ ضمانت صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ۲۳۶۸اگر قرض خواہ اپنا قرض ضامن کو بخش دے تو ضامن مقروض سے کوئی چیز نہیں لے سکتا اور اگر وہ قرضے کی کچھ مقدار بخش دے تو ضامن اس مقدار کا بھی مطالبہ نہیں کرسکتا۔

مسئلہ۲۳۶۹اگر کوئی شخص کسی کا قرضہ ادا کرنے کے لئے ضامن بن جائے تو پھر وہ ضامن ہونے سے انکار نہیں کرسکتا۔

مسئلہ۲۳۷۰احتیاط واجب کی بنا پر ضامن اور قرض خواہ یہ شرط نہیں کرسکتے کہ جس وقت چاہیں ضامن کی ضمانت منسوخ کردیں۔

مسئلہ۲۳۷۱اگر انسان ضامن بننے کے وقت قرض خواہ کا قرضہ ادا کرنے کے قابل ہو تو خواہ وہ بعد میں فقیر ہوجائے قرض خواہ اس کی ضمانت منسوخ کرکے پہلے مقروض سے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔ یہی حکم اس وقت ہے جب ضمانت دیتے وقت ضامن قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو لیکن قرض خواہ یہ بات جانتے ہوئے اس کے ضامن بننے پر راضی ہوجائے۔

مسئلہ۲۳۷۲اگر انسان ضامن بنتے وقت قرض خواہ کا قرضہ ادا کرنے پر قادر نہ ہو اور قرض خواہ اس وقت نہ جانتا ہوا ور بعد میں صورت حال سے واقف ہو تو اس کی ضمانت منسوخ کرسکتا ہے،

Presented by Ziaraat.Com

لیکن اس سے پہلے کہ قرض خواہ کی صورت حال معلوم ہو ضامن قرضے کی ادائےگی پر قادر ہوجائے، پھر اگر قرض خواہ اس کی ضمانت منسوخ کرنا چاھے تو اس میں اشکال ھے۔

مسئلہ۲۳۷۳اگر کوئی شخص مقروض کی اجازت کے بغیر ا س کا قرضہ ادا کرنے کے لئے ضامن بن جائے تو وہ مقروض سے کچھ نہیں لے سکتا۔

مسئلہ۲۳۷۴اگر کوئی شخص مقروض کی اجازت سے اس کے قرضے کی ادائےگی کا ضامن بنے تو جس مقدار کے لئے ضامن بنا ھو اسے ادا کرنے کے بعد مقروض سے اس کا مطالبہ کرسکتا ھے لیکن جس جنس کا وہ مقروض تھا اگر اس کے بجائے کوئی اور جنس قرض خواہ کو دے تو جو چیز دی ھو اس کا مطالبہ مقروض سے نہیں کرسکتا مثلاً اگر مقروض کو دس من گندم دینے ھوں اور ضامن دس من چاول دے دے تو ضامن مقروض سے دس من چاول کا مطالبہ نہیں کرسکتا لیکن اگر مقروض خود چاول دینے پر رضا مند ھوجائے تو پھر کوئی اشکال نہیں۔

کفالت کے احکام

مسئلہ۲۳۷۵کفالت سے مراد یہ ھے کہ انسان یہ بات اپنے ذمہ لے کہ جس وقت قرض خواہ چاھے گا وہ مقروض کو اس کے حوالے کردے گا اور جو شخص اس طرح کی ذمہ داری قبول کرے اسے کفیل کہتے ھیں۔

مسئلہ۲۳۷۶کفالت اس وقت صحیح ھے جب کفیل کسی بھی الفاظ میں خواہ عربی زبان کے نہ ھوں یا کسی عمل سے قرض خواہ کو یہ بات سمجھادے کہ میں ذمہ لیتا ھوں کہ جس وقت تم چاھو گے میں مقروض کو تمھارے حوالے کردوں گا اور قرض خواہ یا اس کا ولی بھی اس بات کو قبول کرلے۔

مسئلہ۲۳۷۷کفیل کے لئے ضروری ھے کہ عاقل و بالغ ھو، مال میں تصرف لازم آنے کی صورت میں ضروری ھے کہ سفیہ اور دےوالیہ نہ ھو مگر سفیہ کے ولی اور قرض خواھوں کے اذن یا اجازت کے بعد، اسے کفیل بننے پر ناحق مجبور نہ کیا گیا ھو اور وہ اس بات پر قادر ھو کہ جس کا کفیل بنے اسے حاضر کرسکے۔

مسئلہ۲۳۷۸ان پانچ چیزوں میں سے کوئی ایک کفالت کو کالعدم کردیتی ھے:

۱) کفیل مقروض کو قرض خواہ کے حوالے کردے یا مقروض خود اپنے آپ کو قرض خواہ کے حوالے کردے،یا کوئی تیسرا شخص مقروض کو قرض خواہ کے حوالے کرے اور وہ قبول کرے۔

۲) قرض خواہ کا قرضہ ادا کردیا جائے۔

۳) قرض خواہ اپنے قرضے سے دستبردار ھوجائے یا کسی دوسرے کو بےع یا صلح یا حوالہ یا اس طرح کے طریقوں سے منتقل کردے۔

۴) مقروض مرجائے۔

۵) قرض خواہ کفیل کو کفالت سے بری الذمہ قرار دے دے۔

مسئلہ۲۳۷۹اگر کوئی شخص مقروض کو زبردستی یا مکاری سے قرض خواہ سے آزاد کرادے اور قرض خواہ کی مقروض تک پہنچ نہ ھو تو جس شخص نے اسے آزاد کرایا ھو ضروری ھے کہ وہ مقروض کو قرض خواہ کے حوالے کردے اور اگر حوالے نہ کرے تو ضروری ھے کہ اس کا قرض ادا کرے۔

امانت کے احکام

مسئلہ۲۳۸۰اگر ایک شخص کوئی مال کسی کو دے اور کھے: "تمھارے پاس امانت رھے"، اور وہ قبول کرے یا کوئی لفظ کھے بغیر صاحب مال اس شخص کو سمجھادے کہ وہ اسے مال حفاظت کے لئے دے رھا ھے اور وہ بھی حفاظت کے مقصد سے لے لے تو ضروری ھے کہ وہ آنے والے امانت کے احکام پر عمل کریں۔

مسئلہ۲۳۸۱امانت دار اور وہ شخص جو مال بطور امانت دے دونوں کا عاقل ھونا ضروری ھے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص کسی مال کو دےوانے کے پاس امانت کے طور پر رکھے یا دےوانہ کوئی مال کسی کے پاس امانت کے طور پر رکھے تو صحیح نہیں ھے۔

جو شخص اپنے مال کو امانت رکھوائے اس کا بالغ ھونا ضروری ھے اور سمجھ دار بچہ کسی دوسرے کے مال کو اس کی اجازت سے کسی کے پاس امانت رکھے تو جائز ھے اور سمجھ دار بچے کے

Presented by Ziaraat.Com

پاس امانت رکھوانا جب کہ وہ اس کی حفاظت کرسکتا ہو اور امانت کی حفاظت کرے اور بچے کے مال میں تصر ف لا زم نہ آتا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

شرط ھے کہ جو شخص اپنا مال امانت رکھوائے سفیہ اور دیوالیہ نہ ہو مگر سفیہ کے ولی اور دیوالیہ کے قرض خواھوں کے اذن یا اجازت کے بعد، لیکن سفیہ اور دیوالیہ کے پاس امانت رکھوانا جب کہ اس سے ان کا اپنے مال میں تصرف لازم نہ آتا ہو کوئی حرج نہیں ھے اور لازم آنے کی صورت میں ولی اور قرض خواھوں کے اذن یا اجازت کے بعد کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۲۳۸۲اگر کوئی شخص بچے سے کوئی چیز اس کے مالک کی اجازت کے بغیر بطور امانت قبول کرلے تو ضروری ھے کہ وہ چیز اس کے مالک کو دے دے اور اگر وہ چیز خود بچے کی ہو اور ولی نے اسے کسی کے پاس امانت رکھوانے کی اجازت نہ دی ہو تو ضروری ھے کہ وہ چیز بچے کے ولی تک پہنچائے اور اگر اس مال کے پہچانے میں کوتاھی کرے اور وہ مال تلف ہوجائے تو ضروری ھے کہ اس کا عوض دے اور اگر امانت رکھوانے والا دیوانہ ہو تو اس کا بھی یھی حکم ھے۔

مسئلہ۲۳۸۳جو شخص امانت کی حفاظت نہ کرسکتا ہو اگر امانت رکھوانے والا اس کی اس حالت سے باخبر نہ ہو تو ضروری ھے کہ وہ شخص امانت قبول نہ کرے۔

مسئلہ۲۳۸۴اگر انسان صاحب مال کو سمجھائے کہ وہ اس کے مال کی حفاظت کے لئے تیار نہیں اور صاحب مال پھر بھی مال چھوڑ کر چلا جائے اور وہ مال تلف ہوجائے تو جس شخص نے امانت قبول نہ کی ہو وہ ذمہ دار نہیں ھے لیکن احتیاط مستحب یہ ھے کہ اگر ممکن ہو تو اس مال کی حفاظت کرے۔

مسئلہ۲۳۸۵جو شخص کسی کے پاس کوئی چیز بطور امانت رکھوائے وہ جس وقت چاھے امانت واپس لے سکتا ھے اور اسی طرح امانت لےنے والا بھی جب چاھے صاحب مال کو امانت لوٹا سکتاھے۔

مسئلہ۲۳۸۶اگر کوئی شخص امانت کی نگھداشت سے منصرف ہوجائے اور امانت داری منسوخ کردے تو ضروری ھے کہ جس قدر جلدھوسکے مال اس کے مالک یا وکیل یا اس کے ولی کو پہنچادے یا انھیں اطلاع دے کہ مال کی رکھوالی کے لئے تیار نہیں ھے اور اگر بغیر عذر کے مال ان تک نہ پہنچائے یا اطلاع بھی نہ دے اور مال تلف ہوجائے تو ضروری ھے کہ اس کا عوض دے۔

مسئلہ۲۳۸۷جو شخص امانت قبول کرے اگر اس کے پاس اسے رکھنے کے لئے مناسب جگہ نہ ہو تو ضروری ھے کہ اس کے لئے مناسب جگہ مہیا کرے اور امانت کی اس طرح رکھوالی کرے کہ لوگ یہ نہ کھیں کہ اس نے رکھوالی کرنے میں کوتاھی کی اور اگر غیر مناسب جگہ میں رکھے اور امانت تلف ہوجائے تو ضروری ھے کہ اس کا عوض دے۔

مسئلہ۲۳۸۸جس شخص نے امانت قبول کی ہو اگرتعدّی کرے یعنی زیاہ روی کرے مثال کے طور پر جو سواری اس کے پاس امانت ہو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر اس پر سواری کرے، یا تفریط کرے یعنی اس امانت کی رکھوالی میں کوتاھی کرے مثال کے طور پر اسے ایسی جگہ رکھے جھاں وہ ایسی غیر محفوظ ہو کہ کوئی خبر پائے تو لے جائے، تو وہ ضامن ھے اور اگر تلف ہوجائے تو ضروری ھے کہ اس کا عوض اگر مثلی ھے تو مثل اور اگر قیمی ھے تو اس کی قیمت ادا کرے اور ان دو صورتوں کے علاوہ ضامن نہیں ھے۔

مسئلہ۲۳۸۹اگر صاحب مال اپنے مال کی نگھداشت کے لئے کوئی جگہ معین کرے اور جس شخص نے امانت قبول کی ہو اس سے کھے کہ مال کی حفاظت حتماً اسی جگہ کرنا اور اگر ضائع ہوجانے کا احتمال ہو تب بھی تم اسے کھیں اور نہ لے جانا تو اسے کسی اور جگہ لے جانا جائز نہیں ھے اور اگر لے جائے تو ضامن ھے۔

مسئلہ۲۳۹۰اگر صاحب مال اپنے مال کی نگھداشت کے لئے کوئی جگہ معین کرے اور امانت قبول کرنے والا یہ جانتا ہو کہ وہ جگہ صاحب مال کی نظر میں کوئی خصوصیت نہیں رکھتی بلکہ محفوظ جگھوں میں سے ایک ھے تو وہ اس مال کو کسی ایسی جگہ جو زیادہ محفوظ ہو یا پھلی جگہ جتنی محفوظ ہو لے جاسکتا ھے اور اگر مال وھاں تلف ہوجائے تو ضامن نہیں ھے۔

مسئلہ۲۳۹۱ اگر صاحب مال دیوانہ ہوجائے تو جس شخص نے امانت قبول کی ہو اس کے لئے ضروری ھے کہ فوراً امانت اس کے ولی کو پہنچائے یا اس کے ولی کو اطلاع دے اور اگر کسی شرعی عذر کے بغیر مال اس کے ولی کو نہ پہنچائے اور اسے اطلاع دینے میں بھی کوتاھی کرے اور مال تلف ہوجائے تو ضروری ھے کہ اس کا عوض دے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۳۹۲اگر صاحب مال مرجائے تو امانت دار کے لئے ضروری ھے کہ فوراً مال اس کے وارث تک پہنچائے یا اس کے وارث کو اطلاع دے اور اگر کسی شرعی عذر کے بغیر مال اس کے وارث کو نہ پہنچائے یا اس کو اطلاع دینے میں کوتاھی کرے اور مال تلف ھوجائے تو ضروری ھے کہ اس کا عوض دے لیکن اگریہ جاننے کے لئے کہ جو شخص کہتا ھے کہ میں میت کا وارث ھوں واقعاً ٹھےک کہتا ھے یا نھیں،یا میت کا کوئی اور بھی وارث ھے یا نھیں مال نہ دے اور اطلاع دینے میں بھی کوتاھی کرے اور مال تلف ھوجائے تو وہ ذمہ دار نھیں ھے۔

مسئلہ۲۳۹۳اگر صاحب مال مرجائے اور اس کے کئی وارث ھوں تو جس شخص نے امانت قبول کی ھو اس کے لئے ضروری ھے کہ مال تمام ورثاء کو دے یا اس شخص کو دے جسے باقی ورثاء نے مال لےنے پر مأمور کیا ھو لہٰذا اگر وہ دوسرے ورثاء کی اجازت کے بغیر تمام مال کسی ایک وارث کو دے دے تو دوسروں کے حصوں کا ذمہ دار ھے اور اگر مرنے والا مال سے متعلق وصی معین کر چکا ھو تو اس کی اجازت بھی شرط ھے۔

مسئلہ۲۳۹۴جس شخص نے امانت قبول کی ھو اگر وہ مر جائے یا دےوانہ ھوجائے تو اس کے وارث یا ولی کے لئے ضروری ھے کہ جس قدر جلد ھوسکے صاحب مال کو اطلاع دے یا امانت اس تک پہنچائے۔

مسئلہ۲۳۹۵اگر امانت دار اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دےکھے اگر اسے اطمینان ھو کہ امانت اس کے مالک تک پہنچ جائے گی مثال کے طور پر اس کا وارث امےن ھو اور امانت کے بارے میں اسے اطلاع ھوا ور اسی طرح اگر اسے اطمینان ھو کہ امانت کا مالک اس کے ورثاء کے پاس امانت کے رھنے پر راضی ھے تو ضروری نھیں کہ امانت کو اس کے مالک یا وکیل یا ولی تک پہنچائے یا وصیت کرے اگرچہ احوط یہ ھے کہ امانت کو اس کے مالک یا وکیل یا ولی تک پہنچائے اور اگر ممکن نہ ھو تو امانت حاکم شرع کو دے دے۔

اس صورت کے علاوہ جس طرح ممکن ھو حق کو اس کے مالک یا وکیل یا ولی تک ضرور پہنچائے اور اگر ممکن نہ ھو تو وصیت کرے اور گواہ بنائے اور وصی اور گواہ کو صاحب مال کا نام،مال کی جنس وخصوصیات اور جگہ بتائے۔

مسئلہ۲۳۹۶اگر امانت دار اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دےکھے اور سابقہ مسئلے میں بیان کی گئی ذمہ داری پر عمل نہ کرے اور وہ امانت ضائع ھوجائے تو ضروری ھے کہ اس کا عوض دے،اگرچہ اس کی نگھداشت میں کوتاھی نہ کی ھو اور صحت یاب ھوجائے یا کچھ مدت کے بعد پشےمان ھو اور وصیت کرے اور چاھے مال بھی وصیت کے بعد تلف ھوجائے۔

احکام عاریہ

مسئلہ۲۳۹۷عاریہ یہ ھے کہ انسان اپنا مال دوسرے کو دے تا کہ وہ بغیر کسی عوض کے اس سے استفادہ کرے۔

مسئلہ۲۳۹۸عاریہ میں صیغہ پڑھنا ضروری نھیں ھے اور اگر مثال کے طور پر کوئی شخص عاریہ کے قصد سے کسی کو لباس دے اور وہ بھی اسی قصد سے لے تو عاریہ صحیح ھے۔

مسئلہ۲۳۹۹غصبی چیز کا یا اس چیز کا بطور عاریہ دینا جو انسان کی ملکیت میں ھو لیکن اس سے حاصل ھونے والی منفعت پر کسی اور شخص کا حق ھو یا اس کی ملکیت میں ھو مثلاً یہ کہ اس نے وہ چیز کرایہ پر دے رکھی ھو، اسی صورت میں صحیح ھے جب غصبی چیز کا مالک یا وہ شخص جو عاریہ دی جانے والی چیز کی منفعت کا مالک ھے یا اس پر اس کا حق ھے اس کے عاریہ دئے جانے پر راضی ھو جائے۔

مسئلہ۲۴۰۰ جس چیز کی منفعت انسان کی ملکیت میں ھو مثلاً اس چیز کو کرائے پر لے رکھا ھو، اسے کسی ایسے شخص کو جو اس مال پر قابل اطمینان ھو یا مالک کی اجازت سے بطور عاریہ دے سکتا ھے لیکن اگر اجارہ میں یہ شرط رکھی ھو کہ خود وہ شخص اس مال سے استفادہ کرے گا تو اسے کسی دوسرے شخص کو بطور عاریہ نھیں دے سکتاھے۔

مسئلہ۲۴۰۱ دیوانے اور بچے کا اپنے مال کو بطور عاریہ دینا صحیح نھیں ھے۔ اسی طرح سفیہ اور مُفلس کا اپنے مال کو عاریہ دینا (بھی) صحیح نھیں ھے مگر یہ کہ سفیہ کا ولی اور وہ اشخاص جو مُفلس سے قرض خواہ ھوں وہ اس بات کی اجازت دے دیں اور اگر ولی اس بات میں مصلحت سمجھتا ھو کہ جس شخص کا وہ ولی ھے اس کا مال عاریہ پر دے دے تو کوئی حرج نھیں ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۴۰۲جس شخص نے کوئی چیز عاریۃ لی ہو اگر وہ اس کی نگھداشت میں کوتاھی نہ کرے اور اس سے معمول سے زیادہ استفادہ بھی نہ کرے اور اتفاقاً وہ چیز تلف ھو جائے تو وہ شخص ضامن نہیں ھے لیکن اگر فریقین آپس میں شرط رکھیں کہ اگر وہ چیز تلف ھوجائے تو عاریہ لینے والا ذمہ دار ھوگا یا جو چیز بطور عاریہ لی گئی ھو وہ سونا یا چاندی ھو تو عاریہ لینے والے کے لئے ضروری ھے کہ اس کا عوض دے۔

مسئلہ۲۴۰۳اگر کوئی شخص سونا یا چاندی بطور عاریہ لے اور یہ شرط رکھے کہ تلف ھونے کی صورت میں وہ ذمہ دار نہیں ھوگا۔ پس اگر تلف ھو جائے تو وہ شخص ذمہ دار نہیں ھے۔

مسئلہ۲۴۰۴اگر عاریہ دینے والا مرجائے تو عاریہ لینے والے کی وھی ذمہ داری ھے جسے مسئلہ نمبر ۲۳۹۲ میں بیان کیا گیا ھے۔

مسئلہ۲۴۰۵اگر عاریہ دینے والے کی کیفیت ایسی ھو جائے کہ وہ شرعا اپنے مال میں تصرف نہ کرسکتا ھو مثلاً دیوانہ ھو جائے تو عاریہ لینے والے کی ذمہ داری وھی ھے جسے مسئلہ نمبر "۲۳۹۱" میں بیان کیا گیا ھے۔

مسئلہ۲۴۰۶عاریہ عقد جائز ھے اور عاریہ دینے اور لینے والا دونوں، کسی وقت بھی عاریہ کو ختم کرنے کا اختیار رکھتے ھیں۔ لہذا، عاریہ دینے والا کسی بھی وقت دی ھوئی چیز واپس لے سکتا ھے مگر اس مقام پر جہاں زمین کو میت کے دفن کرنے کی غرض سے عاریہ پر دیا گیا ھو کہ وھاں میت کے دفن ھونے کے بعد قبر کھود کر زمین کو واپس نہیں لے سکتا ھے۔

مسئلہ۲۴۰۷ایسی چیز کا بطور عاریہ دینا باطل ھے جس سے حلال طریقے سے استفادہ نہ ھوسکتا ھو مثلاً لھو و لعب اور قمار بازی کے آلات۔ اسی طرح کھانے اور پینے کے لئے سونے یا چاندی کے برتن کا بطور عاریہ دینا، بلکہ احتیاط واجب یہ ھے کہ دیگر کاموں کے لئے حتی سجاوٹ کی خاطر بھی دینا صحیح نہیں ھے۔

مسئلہ۲۴۰۸بھیڑوں کو ان کے دودھ اور اون سے استفادہ کرنے کے لئے اور نر حیوان کو مادہ حیوان سے ملانے کے لئے عاریۃ دینا صحیح ھے۔

مسئلہ۲۴۰۹ اگر چیز کو عاریۃ لینے والا اسے اس کے مالک یا مالک کے وکیل یا ولی کو دے دے اور پھر وہ چیز تلف ھو جائے تو عاریہ لینے والا ضامن نہیں ھے لیکن اگر وہ مال کے مالک یا اس کے وکیل یا ولی کی اجازت کے بغیر مال کو کسی دوسری جگہ لے جائے تو اگر چہ وہ جگہ ایسی ھو جہاں مال کا مالک عموماً اسے لے جاتا ھو مثلاً یہ کہ گھوڑے کو ایسے اصطبل میں باندھے جو اس کے مالک نے اس کے لئے بنایا تھا، پھر بھی وہ ضامن ھے اور تلف ھونے کی صورت میں ضروری ھے کہ اس کا عوض دے۔

مسئلہ۲۴۱۰ اگر کوئی شخص کسی نجس چیز کو ایسے کام کے لئے عاریہ دے جس میں طھارت شرط ھو مثلاً نجس برتن بطور عاریہ دے تا کہ اس میں کھانا کھایا جائے تو اس کے لئے ضروری ھے کہ جو شخص اس چیز کو عاریہ لے رھا ھو اسے اس کے نجس ھونے کے بارے میں بتا دے اور اگر نجس لباس کو نماز پڑھنے کے لئے بطور عاریہ دے تو ضروری نہیں ھے کہ اس کے نجس ھونے کے بارے میں اطلاع دے مگر یہ کہ لباس کو عاریۃ لینے والا چاھتا ھو کہ واقعی پاک لباس میں نماز پڑھے کہ اس صورت میں احتیاط واجب یہ ھے کہ لباس کے نجس ھونے کے بارے میں اطلاع دے دے۔

مسئلہ۲۴۱۱ جو چیز کسی شخص نے عاریۃ لی ھو اسے وہ اس کے مالک کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو اجارے پر یا عاریۃ نہیں دے سکتا ھے۔

مسئلہ۲۴۱۲ جو چیز کسی نے عاریۃ لی ھو اگر وہ اسے مالک کی اجازت سے کسی اور شخص کو عاریۃ دے دے تو اگر وہ شخص جس نے پہلے وہ چیز عاریۃ لی تھی مرجائے یا پاگل ھو جائے تو دوسرا عاریہ باطل نہیں ھوگا۔

مسئلہ۲۴۱۳اگر انسان جانتا ھو کہ جو مال اس نے عاریۃ لیا ھے وہ غصبی ھے تو ضروری ھے کہ اسے اس کے اصل مالک تک پھنچائے اور عاریہ دینے والے کو وہ چیز واپس نہیں دے سکتا ھے۔

مسئلہ۲۴۱۴اگر انسان ایسے مال کو بطور عاریہ لے جس کے بارے میں جانتا ھو کہ وہ غصبی ھے اور اس سے فائدہ اٹھائے اور اس سے وہ مال تلف ھو جائے تو مالک اس مال کا عوض اور وہ فائدہ جو عاریہ لینے والے نے اٹھایا ھے اس کا عوض خود اس عاریہ لینے والے سے یا مال غصب کرنے والے

Presented by Ziaraat.Com

سے طلب کرسکتا ہے اور اگر مالک عاریہ لینے والے سے عوض لے تو وہ جو کچھ مالک کو دے اس کا مطالبہ عاریہ دینے والے سے نہیں کرسکتا ہے۔

مسئلہ۲۴۱۵ اگر انسان نہ جانتا ہو کہ جس مال کو بطور عاریہ لیا ہوا ہے وہ غصبی ہے اور مال اس سے تلف ہو جائے تو اگر مال کا مالک اس کا عوض اس سے لے لے تو وہ بھی جو کچھ مال کے مالک کو دیا ہے اس کا مطالبہ عاریہ دینے والے سے کرسکتا ہے لیکن اگر وہ چیز جسے بطور عاریہ لیا ہو سونا یا چاندی ہو یا عاریہ دینے والے نے شرط رکھی ہو کہ اگر وہ چیز تلف ہو جائے تو اس کا عوض دے تو پھر جو کچھ اس نے مال کے مالک کو دیا ہو اس کا مطالبہ عاریہ دینے والے سے نہیں کرسکتا ہے۔

ہبہ کے احکام

ہبہ یہ ہے کہ انسان کوئی عوض لئے بغیر، کسی کو کسی چیز کا مالک بنا دے۔ ضروری ہے کہ جو چیز اس طرح بخشی گئی ہو وہ چاہے مشاع طور پر ہی سہی لیکن عین ہو، منفعت نہ ہو۔ اس سے فرق نہیں پڑتا کہ وہ چیز خارج میں موجود ہو یا ذمّے پر ہو۔ ہاں، ذمّے پر موجود ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ جس کے ذمّے پر ہے اس کے علاوہ کسی اور کو بخشے اور اگر اسی کو بخش دے جس کے ذمّے پر ہے تو پھر وہ بری ُ الذمہ ہوجائے گا اور بخشنے والا دوبارہ بخشی ہوئی چیز کو واپس نہیں لے سکتا۔

مسئلہ۲۴۱۶ ہبہ میں ایجاب و قبول ضروری ہے، چاہے اسے الفاظ کے ذریعے انجام دیا جائے مثلاً کہے:''یہ کتاب میں نے تمھیں بخش دی،'' اور جسے کتاب بخشی گئی ہے وہ کہے:''میں نے اسے قبول کیا،'' اور چاہے عمل کے ذریعے اسے انجام دیا جائے مثلاً کتاب کو بخشنے کی نیت سے کسی کو دے اور وہ بھی اسے قبول کرنے کی نیت سے لے لے۔

مسئلہ۲۴۱۷ضروری ہے کہ ہبہ کرنے والا بالغ و عاقل ہو، اپنے ارادے سے ہبہ کرے، اسے ہبہ کرنے پر مجبور نہ کیا گیا ہو، سفیہ یا دیوالیہ ہونے کی وجہ سے اپنے مال میں ممنوع التصرف نہ ہو چکا ہو اور جو مال بخش رہا ہے اس کا مالک ہو یا اس مال پر ولایت رکھتا ہو، ورنہ ہبہ ''فضولی''کہلائے گا اور اس کے صحیح ہونے کے لئے صاحبِ اختیار فرد کی اجازت ضروری ہوگی۔

مسئلہ۲۴۱۸ہبہ میں قبضہ میں لینا ضروری ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص کسی کو کوئی چیز بخشے تو جب تک دوسرا شخص اسے اپنے قبضے میں نہ لے لے ہبہ محقق نہیں ہوتا۔جسے مال بخشا گیا ہو ضروری ہے کہ وہ اسے ہبہ کرنے والے کی اجازت سے اپنے قبضے میں لے، لیکن اگر مال پہلے ہی سے اس کے تصرف میں ہو جسے بخشا جا رہا ہو تو قبضے کے لئے یہی کافی ہے۔

غیر قابل انتقال چیزیں، مثلاً زمین اور گھر کا قبضہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ تصرف کی راہ میں موجود رکاوٹوں کو ہٹا دے اورمال کا اختیار اس کے ہاتھ میں دے دے جسے بخشا گیا ہے، جب کہ قابل انتقال چیزوں میں قبض کا مطلب یہ ہے کہ مال دوسرے کو دے دے اور دوسرا بھی اسے لے لے۔

مسئلہ۲۴۱۹ اگر مال کسی ایسے فرد کو دے جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو یا دیوانہ ہو تو ضروری ہے کہ ان کا ولی اسے قبول کرے اور اس مال کا قبضہ لے۔ ہاں، اگر خود ولیؔ ان کو کوئی ایسی چیز بخشے جو اس ولیؔ کے ہاتھ میں ہو تو قبضہ لینے کے لئے اس کا ولیؔ کے ہاتھ میں ہونا ہی کافی ہے۔

مسئلہ۲۴۲۰ اگر اپنے ارحام یعنی رشتہ داروں میں سے کسی کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اس کا قبضہ دے دینے کے بعد دوبارہ ان سے واپس نہیں لے سکتا۔ یہی حکم اس وقت بھی ہے جب ہبہ کرنے والا ہبہ لینے والے پر کوئی شرط لگائے جس پر عمل ہو جائے یا ہبہ لینے والا ہبہ کے عوض میں کوئی چیز ہبہ کرنے والے کو دے دے۔

مذکورہ مقامات کے علاوہ اگر ہبہ دی گئی چیز عیناً باقی ہو تو اسے واپس لے سکتا ہے۔ ہاں، اگر وہ چیز تلف ہوچکی ہو یا اسے کسی اور کو منتقل کیا جاچکا ہو یا اس میں کوئی تبدیلی رونما ہوچکی ہو مثلاً وہ کوئی کپڑا ہو جسے رنگا جا چکا ہوتو پھر واپس نہیں لے سکتا۔

مسئلہ۲۴۲۱ ہبہ لازم ہونے کے احکام میں میاں اور بیوی کا شمار رشتہ داروں میں نہیں ہوتا۔

مسئلہ۲۴۲۲اگر کوئی مال کسی کو بخشے اور اس کے ضمن میں شرط لگائے کہ وہ بھی کوئی مال اسے دے یا اس کے لئے کوئی جائز کام انجام دے تو جس شخص کے لئے شرط لگائی گئی ہو ضروری ہے کہ وہ اس شرط پر عمل کرے اور ہبہ کرنے والا اس شرط پر عمل درآمد سے پہلے ہبہ

Presented by Ziaraat.Com

دینے سے پلٹ سکتا ہے۔ اسی طرح اگر جس پر شرط لگائی گئی ہو وہ شرط پر عمل نہ کرے یا نہ کرسکے تو بھی ہبہ کرنے والا پلٹ سکتا ہے۔

مسئلہ۲۴۲۳اگر ہبہ کرنے والا یا جسے مال ہبہ کیا گیا ہے، قبضہ لینے سے پہلے مرجائے تو ہبہ باطل ہوجاتا ہے۔

مسئلہ۲۴۲۴اگر ہبہ کرنے والا قبضہ دینے کے بعد مرجائے تو اس کے وارث اس ہبہ کو واپس نہیں لے سکتے۔ اسی طرح اگر وہ شخص مرجائے جسے ہبہ کیا گیا ہے تو بھی ہبہ کرنے والا اسے واپس نہیں لے سکتا۔

مسئلہ۲۴۲۵ہبہ سے جس طرح الفاظ کے ذریعے پلٹا جا سکتاھے مثلاً یہ کہہ کر:"میں اپنی کی ہوئی بخشش سے پلٹتا ہوں،" اسی طرح عمل کے ذریعے بھی یہ بات سمجھائی جا سکتی ہے، مثلاً پلٹنے کے ارادے سے دوسرے شخص سے ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے لے یا وھی چیز ہبہ سے پلٹنے کے ارادے سے کسی اور کے حوالے کردے۔

رجوع یعنی پلٹنے کے وقوع پذیر ہونے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ جسے ہبہ کیا گیا تھا اسے بھی معلوم ہو کہ ہبہ دینے والا اب اپنے ہبہ سے پلٹ چکاھے۔

مسئلہ۲۴۲۶جو مال کسی کو بخشا جائے اور ہبہ لینے والے کی ملکیت میں اس میں کوئی ایسا اضافہ ہو جو علیحدہ سے ہو یا علیحدہ کیا جا سکتا ہو، مثلاً بکری ہبہ میں دی ہوجو بچہ جنے یا درخت پر پھل لگ جائیں تو یہ ہبہ لینے والے کا مال ھی سمجھے جائیں گے اور ہبہ دینے والا اگر ان مثالوں میں اپنے ہبہ کو واپس لینا چاہے تو بکری کا بچہ یا پھل واپس نہیں لے سکتا۔

نکاح کے احکام

عقد ازدواج کے ذریعے عورت اور مرد ایک دوسرے پر حلال ہو جاتے ہیں۔ عقد کی دو قسمیں ہیں:

۱) عقد دائمی

۲) عقد موقت یا غیر دائمی

عقد دائمی وہ عقد ہے کہ جس میں ازدواج کے لئے کسی مدت کا تعین نہ ہو اور جس عورت سے اس قسم کا عقد کیا جائے اسے دائمہ کہتے ہیں۔

اور عقد غیر دائمی یہ ہے کہ جس میں ازدواج کی مدت معین ہو مثلاً عورت سے ایک گھنٹے یا ایک دن یا ایک مہینہ یا ایک سال یا اس سے زیادہ مدت کے لئے عقد کیا جائے، لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ عقد کی مدت عورت اور مرد کی عمر سے یا ان میں سے کسی ایک کی عمر سے زیادہ نہ ہو اور جس عورت سے اس قسم کا عقد کیا جائے اسے متعہ کہا جاتا ہے۔

عقد کے احکام

مسئلہ۲۴۲۷ازدواج چاہے دائمی ہو یا غیر دائمی اس میں صیغہ پڑھنا ضروری ہے اور فقط مرد اور عورت کا راضی ہونا کافی نہیں ہے۔ عقد کا صیغہ مرد اور عورت اگر چاہیں تو خود بھی پڑھ سکتے ہیں یا کسی اور کو وکیل بناسکتے ہیں جو ان کی طرف سے پڑھے۔

مسئلہ۲۴۲۸وکیل کا مرد ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ عورت بھی عقد کا صیغہ پڑھنے کے لئے کسی دوسرے کی جانب سے وکیل ہوسکتی ہے۔

مسئلہ۲۴۲۹عورت اور مرد جب تک اس بات کا یقین یا اطمینان پیدا نہ کرلیں کہ ان کے وکلاء نے صیغہ پڑھ لیا ہے اس وقت تک نکاح کے احکام اور آثار کو جاری نہیں کرسکتے ہیں اور اس بات کا گمان کہ وکیل نے صیغہ پڑھ لیا ہوگا کافی نہیں ہے اور اگر وکیل کہہ دے کہ میں نے صیغہ پڑھ لیا ہے تو اس صورت میںکافی ہے کہ وہ قابل بھروسہ ہواور اس کی بات کے بر خلاف بات کا گمان نہ ہویا اس کے قول سے اطمینان حاصل ہوجائے۔ ان دو مذکورہ صورتوں کے علاوہ اس کی خبر پر اکتفا کرنے میں اشکال ہے۔

مسئلہ۲۴۳۰اگر عورت کسی کو وکیل مقرر کرے اور اس سے کہے کہ تم میرا عقد دس دن کے لئے فلاں شخص کے ساتھ پڑھ دو اور دس دن کی ابتدا کو معین نہ کرے تو وہ وکیل جن دس دنوں کے لئے

Presented by Ziaraat.Com

چاھے اسے اس مرد کے عقد میں لاسکتا ھے، لیکن اگر وکیل کو معلوم ھو کہ عورت کا مقصد کسی خاص دن یا گھنٹے کا ھے تو اس کے لئے ضروری ھے کہ عورت کے قصد کے مطابق صیغہ پڑھے۔

مسئلہ۲۴۳۱عقد دائمی یا غیر دائمی کا صیغہ پڑھنے کے لئے ایک ھی شخص دونوں کی طرف سے وکیل بن سکتا ھے اور انسان یہ بھی کرسکتا ھے کہ عورت کی طرف سے وکیل بن جائے اور اس سے خود ھی دائمی یا غیر دائمی عقد کرے۔ لیکن احتیاط مستحب یہ ھے کہ عقد دو اشخاص پڑھیں مخصوصاً اس صورت میں جب انسان اپنے آپ سے عقد کرنے کے لئے وکیل بنا ھو۔

عقد دائمی پڑھنے کا طریقہ

مسئلہ۲۴۳۲اگر عورت اور مرد خود اپنے دائمی عقد کا صیغہ پڑھیں اور پہلے عورت کھے:''زَوَّجْتُکَ نَفْسِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْم''یعنی میں نے معین شدہ مھر پر اپنے آپ کو تمھاری زوجہ بنایا اور اس کے بعد عرفاً بلا فاصلہ مرد کھے:''قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْم'' یعنی میں نے معین شدہ مھر پر ازدواج کو قبول کیا یا کھے:''قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ'' اور اسی ازدواج کا قصد کرے جس کا مھر معین ھوچکا ھو تو عقد صحیح ھے۔

اور اگر وہ کسی دوسرے کو وکیل مقرر کریں جو ان کی طرف سے صیغہ عقد پڑھیں تو اگر مثال کے طور پر مرد کا نام احمد اور عورت کا نام فاطمہ ھو اور عورت کا وکیل کھے:

''زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ فَاطِمَةَ مُوَکِّلَکَ اَحْمَدَ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْم''

اور اس کے بعد عرفی موالات کے ختم ھوئے بغیر مرد کا وکیل کھے:

''قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ اَحْمَدَ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْم''

تو عقد صحیح ھوگا اور بہتر یہ ھے کہ عورت کا وکیل یوں کھے:

''زَوَّجْتُ مُوَکِّلَکَ اَحْمَدَ مُوَکِّلَتِیْ فَاطِمَةَ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْم''۔

اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ مرد کے الفاظ عورت کے الفاظ کے مطابق ھوں مثلاً اگر عورت ''زَوَّجْتُ'' کھے تو مرد بھی ''قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ'' کھے، اگرچہ ''قَبِلْتُ النِّکَاحَ'' کھنے میں بھی کوئی حرج نھیں ھے۔

عقد غیر دائمی کے پڑھنے کا طریقہ

مسئلہ۲۴۳۳اگر خود عورت اور مرد چاھیں تو غیر دائمی عقد کا صیغہ عقد کی مدت اور مھر معین کرنے کے بعد پڑھ سکتے ھیں۔ لہٰذا اگر عورت کھے:''زَوَّجْتُکَ نَفْسِیْ فِی الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَی الْمَھْرِالْمَعْلُوْم'' اور اس کے بعد عرفی موالات کے ختم ھوئے بغیر مرد کھے:''قَبِلْتُ ھٰکَذَا'' تو عقد صحیح ھے۔

اور اگر وہ کسی اور شخص کو وکیل بنائیں اور پھلے عورت کا وکیل مرد کے وکیل سے کھے:''زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ فِی الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْم'' پھر عرفی موالات کے ختم ھوئے بغیر مرد کا وکیل کھے: ''قَبِلْتُ لِمُوَکِّلِیْ ھٰکَذَا'' تو عقد صحیح ھوگا۔

عقد کے شرائط

مسئلہ۲۴۳۴عقدِ ازدواج کی چند شرطیں ھیں:

۱) بنا بر احتیاط واجب عقد کا صیغہ، صحیح عربی میں پڑھا جائے اور اگر خود مرد اور عورت صحیح عربی میں صیغہ نہ پڑھ سکتے ھوں تو عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں بھی پڑھ سکتے ھیں، مگر ضروری ھے کہ ایسے الفاظ کھیں جو ''زَوَّجْتُ'' و ''قَبِلْتُ'' کے معنی کو سمجھا دیں، ا گرچہ احتیاط مستحب یہ ھے کہ اگر ممکن ھو تو کسی ایسے شخص کو اپنا وکیل بنائیںجو صحیح عربی پڑھ سکتا ھو ۔

۲) مرد اور عورت یا ان کے وکیل جو صیغہ پڑھ رھے ھوں وہ انشاء کا قصد رکھتے ھوں یعنی اگر خود مرد اور عورت صیغہ پڑھ رھے ھوں تو عورت کا''زَوَّجْتُکَ نَفْسِیْ'' کھنا اس قصد سے ھو کہ وہ خود کو اس مرد کی بیوی قرار دے اور مرد کا ''قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ'' کھنا اس قصد سے ھو کہ وہ اس کا اپنی بیوی بننا قبول کرے اور اگر مرد اور عورت کے وکیل صیغہ پڑھ رھے ھوں تو ''زَوَّجْتُ'' اور ''قَبِلْتُ''

Presented by Ziaraat.Com

کھنے سے ان کا قصد یہ ھو کہ وہ مرد اور عورت جنھوں نے انھیں وکیل بنایا ھے ایک دوسرے کے میاں بیوی بن جائیں۔

۳) جو شخص صیغہ پڑھ رہا ھو اس کا عاقل ھونا ضروری ھے اور جو شخص بالغ نہ ھو لیکن انشاء عقد کرسکتا ھو اگر وہ ولی کے اذن یا اس کی اجازت کے بغیر اپنے لئے صیغہ پڑھ لے تو یہ باطل ھے، البتہ ولی کی اجازت کے ساتھ کوئی حرج نھیں ھے۔ ھاں، اگر کسی اور کا وکیل بن کر صیغہ پڑھے تو اس کا عقد صحیح ھے۔

۴) اگر عورت اور مرد کے وکیل یا ولی صیغہ پڑھ رھے ھوں تو وہ عقد کے وقت عورت اور مرد کو معین کرلیں مثلاً ان کے نام لیں یا ان کی طرف اشارہ کریں۔ پس جس شخص کی کئی لڑکیاں ھوں اگر وہ کسی مرد سے کھے:"زَوَّجْتُکَ اِحْدیٰ بَنَاتِی" یعنی میں نے اپنی بیٹیوں میں سے ایک کو تمھاری بیوی بنایا اور مرد کھے:"قَبِلْتُ" یعنی قبول کیا تو چونکہ عقد کرتے وقت لڑکی کو معین نھیں کیا گیا لہٰذا عقد باطل ھے۔

۵) عورت اور مرد ازدواج پر راضی ھوں اور اگر عورت ظاھر میں ناپسندیدگی سے اجازت دے اور معلوم ھو کہ دل سے راضی ھے تو عقد صحیح ھے۔

مسئلہ۲۴۳۵اگر عقد میں ایک حرف بھی غلط پڑھا جائے اس طرح کہ اس کا مطلب بدل جائے تو عقد باطل ھے۔

مسئلہ۲۴۳۶جو شخص عربی زبان کے قواعدسے واقف نہ ھو اگر صیغہ عقد کو صحیح طرح پڑھے اور عقد میں موجود ھر لفظ کے معنی جانتا ھو اور ھر لفظ سے اس کے معنی کا قصد کرے تو وہ عقد پڑھ سکتا ھے۔

مسئلہ۲۴۳۷اگر کسی عورت کا عقد کسی مرد کے ساتھ ان کی اجازت کے بغیر کر دیا جائے اور بعد میں عورت اور مرد اس عقد کی اجازت دے دیں تو عقد صحیح ھے۔

مسئلہ۲۴۳۸اگر عورت اور مرد دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو ازدواج پر مجبور کیا جائے تو اس صورت میں کہ عقد خود انھوں‌نے پڑھا ھو اگر عقد پڑھے جانے کے بعد راضی ھو جائیں تو عقد صحیح ھے اور اگر کسی اور نے پڑھا ھو تو اجازت دینے سے مثلاً یہ کہہ دینے سے کہ ھم اس عقد سے راضی ھیں، عقد صحیح ھو جائے گا۔

مسئلہ۲۴۳۹باپ اور دادا اپنے نابالغ فرزند کا یا دیوانے فرزند کا جو دیوانگی کی حالت میں بالغ ھوا ھو عقد کرسکتے ھیں اور بچہ، بالغ ھونے کے بعد، جب کہ پاگل، عاقل ھونے کے بعد اگر اس عقد میں جو اس کے لئے کیا گیا تھا کوئی خرابی نہ پائے تو اسے ختم نھیں کرسکتا ھے اور اگر خرابی پائے تو اسے اس عقد کو برقرار رکھنے یا ختم کرنے کا اختیار ھے۔ ھاں، اس صورت میں کہ نابالغ لڑکے اور لڑکی کا باپ ان کا ایک دوسرے سے عقد کر دیں اور وہ بالغ ھونے کے بعد اس کی اجازت نہ دیں تو طلاق یا عقد جدید کے ذریعے احتیاط ترک نہ کیا جائے۔

مسئلہ۲۴۴۰جو لڑکی بالغ ھوچکی ھو اور رشیدہ ھو یعنی اپنی مصلحت کی پہچان رکھتی ھو، اگر شادی کرنا چاھے اور کنواری ھو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کے لئے باپ یا دادا سے اجازت لینا ضروری ھے جب کہ ماں یا بھائی کی اجازت ضروری نھیں ھے۔

مسئلہ ۲۴۴۱ اگر لڑکی کنواری نہ ھو یا کنواری ھو لیکن باپ یا دادا سے اجازت لینا ممکن نہ ھو یا باعث حرج ھو اور لڑکی کو شادی کی احتیاج ھو تو باپ یا دادا سے اجازت لینا ضروری نھیں ھے۔

مسئلہ۲۴۴۲اگر باپ یا دادا اپنے نابالغ بچے کی شادی کردیں تو لڑکے پر بالغ ھونے کے بعد اس عورت کا خرچہ دینا ضروری ھے۔ البتہ بالغ ھونے سے پھلے کے اخراجات کے سلسلے میں جب کہ اس زمانے میں عورت اس کی خواھشات کے لئے حاضر ھو اورلڑکا بھی لذت حاصل کر سکتا ھو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ مصالحت کر کے یا کسی اور طریقے سے اپنے بریٔ الذمہ ھونے کا یقین حاصل کرے۔

مسئلہ۲۴۴۳اگر باپ یا دادا اپنے نابالغ لڑکے کی شادی کر دیں تو اگر لڑکا عقد کے وقت مال رکھتا ھو تو وہ عورت کے مھر کا مقروض ھے اور اگر وہ عقد کے وقت مال نہ رکھتا ھو تو اس کے باپ یا دادا کے لئے ضروری ھے کہ وہ عورت کا مھر دیں۔

Presented by Ziaraat.Com

وہ عیوب جن کی وجہ سے عقد فسخ کیا جاسکتا ہے

مسئلہ۲۴۴۴اگر مرد کو عقد کے بعد پتہ چلے کہ عورت میں مندرجہ ذیل عیبوں میں سے کوئی عیب موجود ہے تو وہ عقد کو فسخ کرسکتا ہے۔

۱) پاگل پن
۲) کوڑھ پن (جذام)
۳) برص (سفید داغ)
۴) اندھاپن
۵) اپاھج ہونا یا مفلوج ہونا مگر یہ کہ اس کے کسی عضو کا مفلوج ہونا اس قسم کا ہو کہ اسے عرفاً عیب شمار نہ کیا جائے۔
۶) افضاء یعنی اس کے پیشاب اور حیض کا مخرج یا حیض اور پاخانے کا مخرج ایک ہوگیا ہو۔
۷) عورت کی شرمگاہ میں ایسا گوشت یا ہڈی ہوجو جماع سے مانع ہو۔

مسئلہ۲۴۴۵اگر عورت کو عقد کے بعد پتہ چلے کہ اس کا شوہر عقد سے پہلے دیوانہ رہا ہے یا آلہ تناسل نہیں رکھتا ہے یا عقد کے بعد لیکن مجامعت سے پہلے آلہ تناسل کٹ جائے یا یہ جان لے کہ اسے کوئی ایسی بیماری ہے جس کی وجہ سے مجامعت پر قادر نہیں ہے گرچہ یہ مرض عقد کے بعد اور نزدیکی کرنے سے پہلے ہی لاحق ہوا ہو، ان تمام صورتوں میں عقد کو ختم کرسکتی ہے مگر اس صورت میں جب کہ شوہر اس سے تعلقات قائم نہیں کرسکتا ہے ضروری ہے کہ عورت حاکم شرع کی طرف رجوع کرے اور حاکم شوہر کو ایک سال کی مہلت دے گا پس اگر اس مدت میں شوہر اس عورت سے یا کسی اور عورت سے تعلقات قائم کرنے پر قدرت پیدا نہ کرے تو اس کے بعد عورت عقد فسخ کرسکتی ہے۔

اور اگر مرد عقد کے بعد پاگل ہو جائے، چاھے نزدیکی سے پہلے ہو یا بعد میں، احتیاط واجب کی بنا پر عورت طلاق کے بغیر علیحدگی اختیار نہیں کرسکتی ہے اور اگر مرد کا آلہ تناسل نزدیکی کرنے کے بعد کٹ جائے یا نزدیکی کے بعد کوئی ایسا مرض پیدا ہو جائے کہ اب نزدیکی نہ کرسکے تو ایسی صورت میں عورت عقد کو فسخ کرنے کا حق نہیں رکھتی ہے۔

مسئلہ۲۴۴۶اگر عورت کو عقد کے بعد پتہ چلے کہ اس کے شوہر کے تخم نکال دئے گئے ہیں تو اگر اس امر کو عورت پر مخفی رکھا گیا ہو اور اسے دھوکا دیا گیا ہو وہ عقد کو ختم کرسکتی ہے اور اگر اسے دھوکا نہ دیا گیا ہو اور وہ عقد کو ختم کرنا چاھے تو طلاق کے ذریعے احتیاط کو ترک نہ کیا جائے۔

مسئلہ۲۴۴۷اگر عورت اس بنا پر عقد ختم کردے کہ مرد مجامعت پر قادر نہیں تو شوہر کے لئے آدھا مہر دینا ضروری ہے لیکن اگر ان کے علاوہ دوسرے مذکورہ نقائص میں سے کسی ایک کی بنا پر مرد یا عورت عقد ختم کریں تو اگر مرد نے عورت سے مجامعت نہ کی ہو تو کوئی چیز بھی اس پر واجب نہیں ہے اور اگر تعلقات قائم کرلئے ہوں تو ضروری ہے کہ پورا مہر دے۔ ہاں، اگر خود عورت نے مرد کو دھوکا دیا ہو تو اس صورت میں مرد پر کوئی چیز دینا واجب نہیں ہے۔

وہ عورتیں جن سے ازدواج حرام ہے

مسئلہ۲۴۴۸محرم عورتوں مثلاً ماں، بہن، بیٹی، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی اور ساس کے ساتھ ازدواج حرام ہے۔

مسئلہ۲۴۴۹اگر کوئی شخص کسی عورت سے عقد کرے تو خواہ اس سے مجامعت نہ بھی کرے اس عورت کی ماں، نانی اور دادی اور جتنا سلسلہ اوپر چلاجائے سب عورتیں اس مرد کی محرم ہو جاتی ہیں۔

مسئلہ۲۴۵۰اگر کوئی شخص کسی عورت سے عقد کرے اور اس کے ساتھ مجامعت کرے تو پھر اس عورت کی لڑکی، نواسی، پوتی اور جتنا سلسلہ نیچے چلا جائے سب عورتیں اس مرد کی محرم ہو جاتی ہیں خواہ وہ عقد کے وقت موجود ہوں یا بعد میں پیدا ہوں۔

مسئلہ۲۴۵۱ اگر کسی مرد نے ایک عورت کے ساتھ عقد کیا ہو لیکن مجامعت نہ کی ہو تو جب تک وہ عورت اس کے عقد میں ہے اس وقت تک وہ اس عورت کی بیٹی سے ازدواج نہیں کرسکتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۴۵۲ انسان کی پھوپھی اور خالہ اور اس کے باپ کی پھوپھی اور خالہ اور دادا کی پھوپھی اور خالہ اور دادی کی پھوپھی اور خالہ اور ماں کی پھوپھی اور خالہ اور نانا یا نانی کی پھوپھی اور خالہ اور جس قدر یہ سلسلہ اوپر چلا جائے سب اس کی محرم ہیں۔

مسئلہ۲۴۵۳شوہر کا باپ اور دادا اور جس قدر یہ سلسلہ اوپر چلا جائے اور شوہر کا بیٹا، پوتا اور نواسا اور جس قدر یہ سلسلہ نیچے چلا جائے خواہ وہ عقد کے وقت دنیا میں موجود ہوں یا بعد میں پیدا ہوں سب عورت کے محرم ہیں۔

مسئلہ۲۴۵۴ اگر کوئی شخص کسی عورت سے عقد کرے تو خواہ وہ عقد دائمی ہو یا غیر دائمی جب تک وہ عورت اس کے عقد میں ہے وہ اس کی بہن کے ساتھ عقد نہیں کرسکتا۔

مسئلہ۲۴۵۵اگر کوئی شخص اس ترتیب کے مطابق جس کا ذکر کتاب طلاق میں کیا جائے گا اپنی بیوی کو طلاق رجعی دے تو وہ عدت کے دوران اس کی بہن سے عقد نہیں کرسکتا ہے اور اسی طرح سے جب وہ متعہ کی عدت گذار رہی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے، لیکن طلاق بائن کی عدت کے دوران اس کی بہن سے عقد کرسکتا ہے۔

مسئلہ۲۴۵۶انسان اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کی بھانجی یا بھتیجی سے ازدواج نہیں کرسکتا ہے لیکن اگر وہ بیوی کی اجازت کے بغیر ان سے عقد کرلے اور بعد میں بیوی اجازت دے دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ۲۴۵۷ اگر بیوی کو پتہ چلے کہ اس کے شوہر نے اس کی بھانجی یا بھتیجی سے عقد کرلیا ہے اور کچھ نہ کہے، جب کہ اس کی خاموشی اس کی رضامندی کی دلیل نہ بنے۔ پس اگر بعد میں راضی نہ ہو تو ان کا عقد باطل ہے۔

مسئلہ۲۴۵۸ اگر انسان اپنی خالہ زاد بہن سے عقد کرنے سے پہلے اس کی ماںسے زنا کرے تو پھر وہ اپنی خالہ زاد بہن سے عقد نہیں کرسکتا ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر پھوپھی زاد بہن کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ۲۴۵۹اگر کوئی شخص اپنی پھوپھی زاد بہن یا خالہ زاد بہن سے شادی کرے اور اس سے مجامعت کرنے کے بعد اس کی ماں سے زنا کرے تو یہ کام ان کی جدائی کا سبب نہیں ہوگا، لیکن اگر اس سے مجامعت کرنے سے پہلے اس کی ماں سے زنا کرلے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے طلاق دے کر اس سے جدا ہو جائے۔

مسئلہ۲۴۶۰اگر کوئی شخص اپنی پھوپھی یا خالہ کے علاوہ کسی اور عورت سے زنا کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کی بیٹی سے عقد نہ کرے اور اگر کسی عورت سے عقد کرنے کے بعد اس سے مجامعت کرنے سے پہلے اس کی ماں سے زنا کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے طلاق دے کر اس سے جدا ہو جائے۔ ھاں، اگر اس سے مجامعت کرنے کے بعد اس کی ماں سے زنا کرے تو اس عورت سے جدائی اختیار کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ۲۴۶۱ مسلمان عورت اپنے آپ کو کافر کے عقد میں نہیں لاسکتی ہے اور مسلمان مرد بھی اہل کتاب کے علاوہ کافرہ عورتوں سے عقد نہیں کرسکتا ہے، لیکن اہل کتاب عورتوں مثلاً یہود و نصاریٰ سے متعہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان سے دائمی ازدواج نہ کیا جائے ۔

اور بعض فرقے مثلاً خوارج، غُلاۃ اور نواصب جو اگرچہ کفّار کے حکم میں ہیں لیکن اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں، مسلمان عورتیں یا مرد ان کے ساتھ دائمی یا غیر دائمی عقد نہیں کرسکتے۔

مسئلہ۲۴۶۲اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے زنا کرے جو طلاق رجعی کی عدت میں ہو تو بنا بر احتیاط وہ عورت اس شخص پر حرام ہو جاتی ہے اور اگر کسی ایسی عورت سے زنا کرے جو متعہ یا طلاق بائن یا وفات کی عدت میں ہو تو بعد میں اس کے ساتھ عقد کرسکتا ہے۔ طلاق رجعی، طلاق بائن، عدۂ متعہ اور عدۂ وفات کے معنی طلاق کے احکام میں آئیں گے۔

مسئلہ۲۴۶۳اگر انسان کسی ایسی عورت سے زنا کرے جو شوہر نہ رکھتی ہو اور عدت میں بھی نہ ہو تو بعد میں اس عورت سے عقد کرسکتا ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ ایسی عورت سے جس کا زنا کروانا آشکار ہو،جب تک کہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس نے توبہ کرلی ہے شادی نہ کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس عورت کے خون حیض آ نے تک صبر کرے اور پھر اس سے شادی کرے۔ ھاں، اگر کوئی دوسرا شخص اس عورت سے شادی کرنا چاھے تو یہ احتیاط مستحب ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۴۶۴اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے عقد کرے جو دوسرے کی عدت میں ہو تو اگر مرد اور عورت دونوں یا ان میں سے کوئی ایک جانتا ہو کہ عورت کی عدت ختم نہیں ہوئی ہے اور یہ بھی جانتے ہوں کہ عدت کے دوران عورت سے عقد کرنا حرام ہے تو اگر چہ مرد نے عقد کے بعد اس عورت سے مجامعت نہ بھی کی ہو، وہ عورت ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہوجائے گی۔

مسئلہ۲۴۶۵اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے عقد کرے جو دوسرے کی عدت میں ہو اور اس سے مجامعت کرے تو خواہ اسے یہ علم نہ ہو کہ وہ عورت عدت میں ہے یا نہ جانتا ہو کہ عدت کے دوران میں عورت سے عقد حرام ہے، وہ عورت ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو جائے گی۔

مسئلہ۲۴۶۶ اگر کوی شخص یہ جانتے ہوئے کہ عورت شوہر دار ہے اور اس سے عقد کرنا حرام ہے اس سے شادی کرے تو ضروری ہے کہ اس سے علیحدگی اختیار کرلے اور وہ اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی اور اگر اس شخص کو علم نہ ہو کہ یہ عورت شوہر دار ہے لیکن اس نے عقد کے بعد اس سے مجامعت کی ہو تب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ۲۴۶۷ اگر شوہر دار عورت زنا کرے تو اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوگی۔ پس اگر وہ عورت توبہ نہ کرے اور اپنے کام پر باقی رہے تو بہتر یہ ہے کہ اس کا شوہر اسے طلاق دے دے لیکن ہر صورت میں شوہر پر مہر دینا ضروری ہے۔

مسئلہ۲۴۶۸طلاق یافتہ عورت اور وہ عورت جو متعہ میں رہی ہو اور اس کے شوہر نے متعہ کی مدت بخش دی ہو یا مدت ختم ہوگئی ہو تو اگر وہ کچھ مدت کے بعد دوسرا شوہر کرے اور بعد میں شک کرے کہ آیادوسرے شوہر سے عقد کے وقت پہلے شوہر کی عدت ختم ہوئی تھی یا ختم نہیں ہوئی تھی تو اگر اس حالت میں احتمال ہو کہ عقد کے وقت وہ عدت سے غافل نہیں تھی تو یہ دوسرا عقد صحیح ہے ورنہ اس کا صحیح ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ۲۴۶۹جس شخص نے کسی لڑکے کے ساتھ لواط کیا ہو اگر وہ لواط کرنے والا بالغ ہو تو اس لڑکے کی ماں، بھن اور بیٹی لواط کرنے والے پر حرام ہیں۔ اسی طرح احتیاط کی بنا پر اس لڑکے کی نانی اور نواسی بھی حرام ہوجاتی ہے۔ جب کہ اگر لواط کروانے والا بالغ ہو یا لواط کرنے والا بالغ نہ ہو اور عقد ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ عورت مرد سے طلاق کے ذریعے علیحدگی اختیار کرے۔ یہی حکم نانی یا نواسی سے کئے جانے والے عقد کے لئے ہے۔ ھاں، اگر انسان گمان یا شک کرے کہ دخول ہوا ہے یا نہیں تو وہ عورتیں حرام نہیں ہوں گی ۔

مسئلہ۲۴۷۰اگر کوئی شخص کسی لڑکے کی ماں یا بھن سے شادی کرے اور شادی کے بعد اس لڑکے سے لواط کرے تو وہ عورتیں اس پر حرام نہیں ہوں گی اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اپنی زوجہ سے طلاق کے ذریعے علیحدگی اختیار کرلے مخصوصاً جب اس کی زوجہ اس لڑکے کی بھن ہو اور اگر اغلام کرنے والا اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ دوبارہ اس سے ازدواج نہ کرے۔

مسئلہ۲۴۷۱ساگر کوئی شخص احرام کی حالت میں کسی عورت سے عقد کرے تو اس کا عقد باطل ہے اور اگر جانتا تھا کہ احرام کی حالت میں شادی کرنا حرام ہے تو وہ عورت اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

مسئلہ۲۴۷۲جو عورت احرام کی حالت میں ہو اگر وہ کسی ایسے مرد سے عقد کرے جو احرام کی حالت میں نہ ہو تو اس کا عقد باطل ہے اور اگر عورت پہلے سے جانتی تھی کہ احرام کی حالت میں عقد کرنا حرام ہے تو احتیاط کی بنا پر وہ مرد ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو جائے گا۔

مسئلہ۲۴۷۳اگر مرد طواف النساء کو جو حج اور عمرہٴ مفردہ کے اعمال میں سے ایک عمل ہے بجا نہ لائے تو اس کی بیوی اوردوسری عورتیں جو احرام کے سبب اس پر حرام ہوئیں تھیں اس کے لئے حلال نہیں ہوں گی۔ اسی طرح اگر عورت طواف النساء نہ کرے تو مرد اس کے لئے حلال نہیں ہوگا، لیکن اگر یہ لوگ بعد میں طواف النساء انجام دے دیں تو حلال ہو جائیں گے۔

مسئلہ۲۴۷۴جس نابالغ لڑکی سے عقد کیا گیا ہو اس کے بالغ ہونے تک اس سے مجامعت کرنا حرام ہے، لیکن اگر کوئی شخص لڑکی کے نو سال مکمل ہونے سے پہلے اس سے مجامعت کرے تو لڑکی کے بالغ ہونے کے بعد اس سے مجامعت حرام نہیں ہے خواہ وہ افضاء ہوچکی ہو۔ (افضا کے معنی مسئلہ نمبر ۲۴۴۴ میں بتائے جاچکے ہیں)

مسئلہ۲۴۷۵وہ آزاد عورت جسے اس کے شوہر نے تین مرتبہ طلاق دے دی ہو، اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی ہے لیکن اگر ان شرائط کے ساتھ کسی دوسرے مرد سے شادی کرے جو طلاق کے احکام

Presented by Ziaraat.Com

میں آئیں گے تو پھر دوسرے شوہر کے مرنے یا طلاق دینے کے بعد اور اس کی عدت گزر جانے کے بعد پہلا شوہر دوبارہ اس سے عقد کرسکتا ہے۔

دائمی عقد کے احکام

مسئلہ۲۴۷۶جس عورت کا دائمی عقد ہو جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے اور یہ بھی ضروری ہے کہ شوہر کی ہر جائز لذت کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے خود کوشوہر کے سامنے پیش کردے اور بغیر کسی شرعی عذر کے شوہر کو مجامعت سے نہ روکے اور اگر وہ اپنی ان ذمہ داریوں کو بجالائے تو اس کی غذا، لباس، رھائش اور اس کے علاوہ ہر وہ چیز جس کی اسے ضرورت ہے اس کا متعارف مقدار میں مہیا کرنا شوہر پر واجب ہے اور اگر شوہر ان چیزوں کو فراہم نہ کرے تو چاہے ان چیزوں کو مہیا کرنے کی قدرت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو وہ بیوی کامقروض ہوگا۔

مسئلہ۲۴۷۷اگر عورت ان کاموں میں جن کا ذکر سابقہ مسئلے میں ہوا ہے اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے تو وہ گنہگار ہے اور وہ غذا، لباس،رھائش، دیگر ضروریات اور ہم بستر ہونے کا حق نہیں رکھتی، لیکن اس کا مہر ضایع نہیں ہوگا۔

مسئلہ۲۴۷۸مرد کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ بیوی کو گھر کے کام انجام دینے پر مجبور کرے۔

مسئلہ۲۴۷۹بیوی کے سفر کے اخراجات اگر وطن میں رھنے کے اخراجات سے زیادہ ہوں تو ان کا دینا شوہر پر واجب نہیں ہے مگر ایسا سفر ہو جس کے اخراجات عرف میں اُس کا نفقہ شمار ہوتے ہوں مثلاً یہ کہ وہ بیمار ہو اور علاج کے لئے سفر کرنا ضروری ہو کہ اس صورت میں سفر کے اخراجات متعارف مقدار میں شوہر پر واجب ہوں گے۔ اسی طرح اگر شوہر بیوی کو سفر پر لے جانا چاہتا ہو تب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ۲۴۸۰جس عورت کے اخراجات اس کے شوہر کے ذمے ہوں اور شوہر اسے خرچہ نہ دے تو مطالبہ کرنے اور شوہر کے منع کرنے کے بعد وہ اپنا خرچہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال سے لے سکتی ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو اس سلسلے میں حاکم شرع سے اجازت لے لے اور اگر اس کے لئے شوہر کے مال سے لیناممکن نہ ہو اور امور حسبیّہ کے متولی کے ذریعے شوہر کو مجبور کرنا بھی ممکن نہ ہو، تو اگراپنی معاش کا بندوبست خود کرنے پر مجبور ہو تو جس وقت وہ اپنی معاش کا بندوبست کرنے میں مشغول ہو اس وقت میں شوہر کی اطاعت اس پر واجب نہیں ہے۔

مسئلہ۲۴۸۱ احتیاط واجب کی بنا پر مرد کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر چار راتوں میں سے ایک رات اپنی دائمی منکوحہ بیوی کے پاس رہے اور اگر دو بیویاں رکھتا ہو اور ایک کے پاس ایک رات گذاری ہے تو اس پر واجب ہے کہ چار راتوں میں سے کوئی ایک رات دوسری کے پاس بھی گذارے ۔

مسئلہ۲۴۸۲مرد کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی دائمی جوان بیوی سے چار ماہ سے زیادہ مدت تک مجامعت نہ کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر اگر بیوی جوان نہ ہو تب بھی یہی حکم ہے مگر یہ کہ بیوی راضی ہو یا یہ کہ مرد کے لئے مجامعت ضرر یا حرج کا باعث ہو جب کہ یہ ضرر و حرج عورت کے لئے پیش آنے والے ضرر یا حرج سے ٹکرا نہ رہا ہو یا یہ کہ عورت اس کی نافرمان ہو یا یہ کہ عقد کے وقت عورت کے ساتھ شرط کی گئی ہو کہ مجامعت کا اختیار مرد کے پاس ہوگا۔

مسئلہ۲۴۸۳اگر دائمی عقد میں مہر معین نہ کیا جائے تو عقد صحیح ہے اور اگر مرد عورت کے ساتھ مجامعت کرے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کا مہر اسی جیسی عورتوں کے مہر کے مطابق دے دے، البتہ اگر متعہ میں مہر معین نہ کیا جائے تو عقد باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ۲۴۸۴اگر دائمی عقد پڑھتے وقت مہر دینے کی مدت معین نہ کی جائے تو عورت مہر لینے سے پہلے شوہر کو مجامعت کرنے سے روک سکتی ہے قطع نظر اس کے کہ مرد مہر دینے پر قادر ہو یا نہ ہو لیکن اگر وہ مہر لینے سے پہلے مجامعت پر راضی ہو جائے اور شوہر اس سے مجامعت کرے تو بعد میں وہ بغیر شرعی عذر کے شوہر کو مجامعت کرنے سے نہیں روک سکتی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

متعہ (ازدواج موقت)

مسئلہ۲۴۸۵عورت کے ساتھ متعہ کرنا اگرچہ لذت حاصل کرنے کے لئے نہ بھی ہو تب بھی صحیح ہے۔

مسئلہ۲۴۸۶احتیاط واجب یہ ہے کہ مرد نے جس عورت سے متعہ کیا ہو اس کے ساتھ چار مھینے سے زیادہ مجامعت ترک نہ کرے مگر یہ کہ وہ راضی ہو جائے۔

مسئلہ۲۴۸۷جس عورت کے ساتھ متعہ کیا جا رہا ہو اگر وہ عقد میں یہ شرط عائد کرے کہ شوھر اس سے مجامعت نہ کرے تو عقد اور اس کی عائد کردہ شرط صحیح ہے اور شوھر اس سے فقط دوسری لذتیں حاصل کرسکتا ہے، لیکن اگر وہ بعد میں راضی ہو جائے تو شوھر اس سے مجامعت کرسکتا ہے۔

مسئلہ۲۴۸۸جس عورت کے ساتھ متعہ کیا گیا ہو خواہ وہ حاملہ بھی ہو جائے تب بھی خرچہ لینے کا حق نہیں رکھتی ہے مگر یہ کہ اس نے عقد متعہ یا کسی دوسرے لازم عقد میں اس بات کی شرط رکھ دی ہو، اسی طرح اس وقت خرچ لینے کا حق رکھتی ہے جب کسی عقد جائز میں شرط رکھی ہو بشرطیکہ وہ عقد جائز باقی رہے۔

مسئلہ۲۴۸۹جس عورت کے ساتھ متعہ کیا گیا ہو وہ ہم بستری کا حق نہیں رکھتی ہے اور شوھر سے میراث بھی نہیں پاتی ہے اور شوھر بھی اس سے میراث نہیں پاتا ہے مگر یہ کہ میراث پانے کی شرط عائد کی ہو تو اس صورت میں جس نے ایسی شرط عائد کی ہو وہ میراث پاتا ہے۔

مسئلہ۲۴۹۰جس عورت سے متعہ کیا گیا ہو اگرچہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ خرچ اور ہم بستری کا حق نہیں رکھتی اس کا عقد صحیح ہے اور اس وجہ سے کہ وہ ان امور سے ناواقف تھی اس کا شوھر پر کوئی حق پیدا نہیں ہوتا ہے۔

مسئلہ۲۴۹۱ جس عورت سے متعہ کیا گیا ہو وہ شوھر کی اجازت کے بغیر گھر سے باھر نکل سکتی ہے لیکن اگر اس کے باھر نکلنے سے شوھر کا حق ضایع ہو رہا ہو تو اس کا باھر نکلنا حرام ہے۔

مسئلہ۲۴۹۲اگر کوئی عورت کسی مرد کو وکیل بنائے کہ معین مدت اور معین رقم کے عوض اس کا خود اپنے ساتھ متعہ پڑھے اور وہ مرد اس کا دائمی عقد اپنے ساتھ پڑھ لے یا معینہ مدت یا مقررہ مھر کے علاوہ پر عقد متعہ پڑھ دے تو پتہ چلنے پر اگر عورت اس کی اجازت دے دے تو عقد صحیح ہے ورنہ باطل ہے۔

مسئلہ۲۴۹۳اگر باپ یا دادا محرم بن جانے کی غرض سے کسی لڑکی کا عقد تھوڑی مدت کے لئے مثلاً ایک گھنٹے کے لئے اپنے ایسے بیٹے سے کر دیں جو لذت حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو یہ عقد صحیح ہے اور باپ یا دادا اس بیٹے کے فائدہ و مصلحت کا خیال رکھتے ہوئے عقد کی مدت عورت کو بخش سکتے ہیں۔ اسی طرح باپ یا دادا محرم بن جانے کی غرض سے کسی شخص کا عقد اپنی ایسی نابالغ بیٹی سے کرسکتے ہیں جس سے لذت اٹھائی جاسکتی ہو اور دونوں صورتوں میں ضروری ہے کہ عقد کی وجہ سے نابالغ بچے کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پھنچے۔

مسئلہ۲۴۹۴اگر باپ یا دادا اپنی لڑکی کا عقد محرم بن جانے کی خاطر کسی سے کر دیں جب کہ وہ لڑکی دوسری جگہ پر ہو اور معلوم نہ ہو کہ وہ زندہ ہے یا مرگئی ہے تو اگر وہ لڑکی عقد کی مدت میں اس قابل ہو کہ اس سے لذت اٹھائی جاسکے تو ظاھراً محرم بننا حاصل ہو جائے گا۔ ھاں، اگر بعد میں پتہ چلے کہ وہ لڑکی زندہ نہیں تھی تو عقد باطل ہے اور وہ لوگ جو عقد کی وجہ سے بظاھر محرم بن گئے تھے نامحرم ہیں۔

مسئلہ۲۴۹۵اگر مرد غیر دائمی ازدواج کی مدت عورت کو بخش دے تو اگر اس نے اس کے ساتھ مجامعت کی ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام چیزیں جن کا عھد کیا تھا اسے دے دے اور اگر اس نے اس کے ساتھ مجامعت نہ کی ہو تو ضروری ہے کہ ان چیزوں کی آدھی مقدار اسے دے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ تمام چیزیں دے دے۔

مسئلہ۲۴۹۶مرد کے لئے جائز ہے کہ جس عورت کے ساتھ اس نے پھلے متعہ کیا ہو اور عقد کی مدت تمام ہوگئی ہو یا اس نے مدت بخش دی ہو لیکن عدت کی مدت ابھی پوری نہ ہوئی ہو، اس سے دائمی عقد کرلے یا دوبارہ متعہ کرلے۔

Presented by Ziaraat.Com

نگاہ کرنے کے احکام

مسئلہ۲۴۹۷مرد کے لئے نامحرم عورت کے بدن اور اس کے بال کو دیکھنا حرام ھے خواہ ایسا کرنا لذت کے قصد سے ھو یا نہ ھو اور خواہ ایسا کرنا حرام میں پڑنے کے خوف کے ساتھ ھو یا نہ ھو اور مرد کے لئے اس کے چھرے اور ھاتھوں کو دیکھنا جب کہ ایسا کرنا لذت کے ساتھ ھو یا حرام میں پڑنے کے خوف کے ساتھ ھو، حرام ھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ قصدِ لذت اور حرام میں پڑنے کے خوف کے بغیر بھی اس کے چھرے اور کلائیوں تک ھاتھوں کو نہ دیکھے۔ اسی طرح عورت کا نامحرم مرد کے بدن کو دیکھنا بھی حرام ھے سوائے ان مقامات کے کہ شریعت کے پیروکار اور دیندار اشخاص کی روش یہ ھو کہ وہ انھیں نہ چھپاتے ھوں جیسے سر، چھرہ، گردن، ھاتھ اور پنڈلیوں تک پاؤں، کہ ان مقامات کا دیکھنا عورت کے لئے قصدِ لذت اور حرام میں پڑنے کے خوف کے بغیر جائز ھے۔

مسئلہ۲۴۹۸وہ عورتیں کہ جنھیں اگر نامحرم سے اپنے بدن کو نہ چھپانے پر روکا جائے تو اُن پر کچھ اثر نہ ھو چاھے کافر ھوں یا مسلمان ان کے بدن کے ایسے حصّوں کو دیکھنا جنھیں عام طور پر چھپانے کی عادت نہ رکھتی ھوں جب کہ یہ دیکھنا قصدِ لذت اور حرام میں پڑنے کے خوف کے ساتھ نہ ھو تو جائز ھے۔

مسئلہ۲۴۹۹عورت کے لئے ضروری ھے کہ وہ اپنے بال اور بدن کو نامحرم مرد سے چھپائے اور اس صورت میں جب کہ عورت اپنے آپ کو دکھانا چاہتی ھو اور مرد بھی لذت کے ساتھ دیکھ رھا ھو اس پر چھرے اور ھاتھوں کو کلائیوں تک بھی چھپانا واجب ھے اور اسی طرح اس صورت میں بھی احتیاط واجب کی بنا پر یھی حکم ھے جب عورت تو دکھاوے کا قصد نہ رکھتی ھو مگر مرد لذت کے قصد سے دیکھ رھا ھو۔

اور سر اور بالوں کو نابالغ لڑکے سے چھپانا واجب نھیں ھے مگر اس صورت میں جب کہ اس نابالغ لڑکے کی شھوت کے ابھرنے کا باعث بن رھا ھو احتیاط واجب یہ ھے کہ اس سے بھی سر اور بالوں کو چھپائے۔

مسئلہ۲۵۰۰کسی شخص کی شرمگاہ دیکھنا حتی ممیّز بچہ جو برے بھلے کی تمیز رکھتا ھو اس کی شرمگاہ دیکھنا بھی حرام ھے، اگرچہ ایسا کرنا شیشے کے پیچھے سے یا آئینے میں یا صاف پانی وغیرہ میں ھی کیوں نہ ھو اور میاں اور بیوی ایک دوسرے کا پورا بدن دیکھ سکتے ھیں۔

مسئلہ۲۵۰۱ جو مرد اور عورت آپس میں محرم ھوں وہ قصدِ لذت کے بغیر شرمگاہ کے علاوہ ایک دوسرے کا پورا بدن دیکھ سکتے ھیں۔

مسئلہ۲۵۰۲ ایک مرد کا دوسرے مرد کے بدن کو اور ایک عورت کا دوسری عورت کے بدن کو قصدِ لذت سے دیکھنا حرام ھے۔

مسئلہ۲۵۰۳ نامحرم عورت کی تصویر دیکھنا جب کہ انسان اسے جانتا ھو اور وہ ان خواتین میں سے ھو جنھیں اگر نامحرم کے سامنے دکھاوا کرنے سے روکا جائے تو قبول کرلے، بنابر احتیاط جائز نھیں ھے۔

مسئلہ۲۵۰۴ اگر ایک عورت کسی دوسری عورت یا اپنے شوھر کے علاوہ کسی دوسرے مرد کی شرمگاہ کو دھونا چاھے تو اس کے لئے ضروری ھے کہ ھاتھ پر کوئی چیز لپیٹ لے تا کہ اس کا ھاتھ دوسری عورت یا مرد کی شرمگاہ تک نہ پھنچے اور اگر کوئی مرد کسی دوسرے مرد یا اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کو دھونا چاھے تو اس کے لئے بھی یھی حکم ھے۔

مسئلہ۲۵۰۵ اگر عورت کسی نامحرم مرد سے علاج کروانے پر مجبور ھو اور مرد بھی علاج کرنے میں مجبور ھو کہ اسے دیکھے اور اس کے بدن کو ھاتھ لگائے تو یہ جائز ھے لیکن اگر دیکھ کر علاج کرسکتا ھو تو اس کے لئے ضروری ھے کہ ھاتھ نہ لگائے اور اگر ھاتھ لگاکر علاج کرسکتا ھو تو ضروری ھے کہ اسے نہ دیکھے اور ھر صورت میں اگر دستانے پھن کر علاج کرسکتا ھو تو ضروری ھے کہ ھاتھ سے علاج نہ کرے۔

مسئلہ۲۵۰۶اگر انسان کسی سے علاج کروانے پر مجبور ھو جائے اور وہ شخص بھی علاج کرنے کے لئے اس کی شرمگاہ دیکھنے کے علاوہ کو ئی چارہ ٔ کار نہ رکھتا ھو تو بنا بر احتیاط واجب اسے چاہئے کہ آئینہ میں دیکھ کر اس کا علاج کرے، لیکن اگر شرمگاہ کو دیکھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ ھو یا آئینہ میں دیکھ کر علاج کرنا مشقت کا باعث بن رھا ھو تو کوئی حرج نھیں ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

شادی کے مختلف مسائل

مسئلہ۲۵۰۷جو شخص بیوی کے نہ ہونے کی وجہ سے فعلِ حرام میں مبتلا ہو جائے اس پر شادی کرنا واجب ہے۔

مسئلہ۲۵۰۸اگر شوہر عقد میں یہ شرط عائد کرے کہ عورت کنواری ہو اور عقد کے بعد معلوم ہو جائے یا خود عورت اقرار کرلے یا دوعادل مردوں کی گواہی سے ثابت ہو جائے کہ عقد سے پہلے ہی کسی سے مجامعت کے سبب اس کی بکارت زائل ہوچکی تھی تو اگرچہ مرد کے لئے خیارِ فسخ کے ثابت ہونے کا احتمال موجود ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر عقد کو فسخ کرے تو طلاق بھی دے اور مرد کنواری اور غیر کنواری عورت کے مہر کے مابین فرق کی نسبت کو دیکھتے ہوئے مقررہ مہر میں سے اسی نسبت کے مطابق لے سکتا ہے خواہ وہ عقد فسخ کردے یا اس پر باقی رہے۔

مسئلہ۲۵۰۹نامحرم مرد اور عورت کا کسی ایسے خلوت کے مقام پر رہنا کہ جہاں کوئی دوسرا یہاں تک کہ ممیّز بچہ بھی نہ ہو، حرام کے ارتکاب کے احتمال کی صورت میں جائز نہیں ہے۔

مسئلہ۲۵۱۰ اگر کوئی مرد عورت کا مہر عقد میں معین کر دے اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ وہ مہر نہیں دے گا اور عورت کا عقد پر راضی ہونا اس کے مہر دینے کے ارادے پر موقوف نہ ہو تو عقد صحیح ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہر دے۔

مسئلہ۲۵۱۱ وہ مسلمان جو دین اسلام کو چھوڑ کر کافر ہوجائے مرتد کہلاتا ہے۔ (کفر کے معنیٰ مسئلہ نمبر ۱۰۷ میں گذرچکے ہیں)

اور مرتد کی دو قسمیں ہیں:

۱) فطری

۲) ملی

مرتد فطری اسے کہتے ہیں جو ایسے ماں باپ سے پیدا ہوا ہو جو دونوں یا ان میں سے کوئی ایک مسلمان ہو اور پھر یہ شخص بالغ اور عقل کے کامل ہونے کے بعد اپنے اختیار سے دین اسلام کو ترک کردے۔

اور مرتد ملی اسے کہتے ہیں جو کافر ماں باپ سے پیدا ہوا ہو اور پھر مسلمان ہونے کے بعد دوبارہ اسلام کو ترک کر دے۔

مسئلہ۲۵۱۲ اگر عورت شادی کے بعد مرتد ہو جائے پس اگر اس کے شوہر نے اس کے ساتھ جماع نہ کیا ہو تو اس کا عقد باطل ہو جاتا ہے اور کوئی عدت بھی نہیں ہے اور اگر جماع کیا ہو لیکن نو سال پورے نہ ہوئے ہوں یا یہ کہ یائسہ ہو تو بھی یہی حکم ہے۔ ہاں، اگر نو سال پورے ہوگئے ہوں اور یائسہ بھی نہ ہو (جس کے معنی مسئلہ نمبر ۴۴۱ میں گذر چکے ہیں) تو ضروری ہے کہ اسی طریقے کے مطابق عدت گذارے جو طلاق کے احکام میں بیان کیا جائے گا اور اگر عدت کے آخر تک مرتد رہے تو عقد باطل ہے اور اگر عدت کے دوران مسلمان ہو جائے تو عقد کے باقی رہنے میں اشکال ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر مرد اس کے ساتھ رہنا چاہے تو دوبارہ عقد کرے اور اگر اس سے علیحدگی اختیار کرنا چاہے تو اسے طلاق دے دے۔

مسئلہ۲۵۱۳وہ مرد جس کے ماں باپ میں سے کوئی ایک مسلمان ہو اگر وہ مرتد ہو جائے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے اور ضروری ہے کہ وفات کی عدت کے برابر عدت رکھے جس کا بیان طلاق کے احکام میں ہوگا۔

مسئلہ۲۵۱۴وہ مرد جو غیر مسلم والدین سے پیدا ہو لیکن بعد میں مسلمان ہو گیا ہو اور شادی کے بعد مرتد ہوجائے تو اگر اس نے اپنی بیوی سے جماع نہ کیا ہو یا اس کی بیوی کے نو سال مکمل نہ ہوئے ہوں یا اس کی بیوی یائسہ ہو تو عقد باطل ہو جائے گا اور اُسے عدت رکھنے کی ضرورت نہیں اور اگر جماع کرنے کے بعد مرتد ہو جائے اور اس کی بیوی کے نو سال پورے ہوگئے ہوں اور وہ یائسہ بھی نہ ہو تو اس عورت کے لئے ضروری ہے کہ طلاق کی عدت کے برابر کہ جس کا ذکر احکام طلاق میں آئے گا عدت رکھے اور اگر عدت تمام ہونے تک مسلمان نہ ہو تو عقد باطل ہے اور اگر عدت تمام ہونے سے پہلے مسلمان ہو جائے تو عقد کا باقی رہنا محل اشکال ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر بیوی کے ساتھ رہنا چاہتا ہو تو دوبارہ عقد کرے اور اگر علیحدگی اختیار کرنا چاہے تو طلاق دے دے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۵۱۵ اگر عورت عقد میں مرد کے ساتھ یہ شرط رکھے کہ وہ اسے شہر سے باھر نہیں لے جائے گا اور مرد بھی اس شرط کو قبول کرلے تو اس کے لئے ضروری ھے کہ اسے رضامندی کے بغیر شہر سے باھر نہ لے جائے۔

مسئلہ۲۵۱۶ اگر عورت کی پہلے شوھر سے ایک بیٹی ھو تو دوسرا شوھر اس لڑکی کا عقد اپنے اس بیٹے سے کرسکتا ھے جو اس بیوی سے نہ ھو اور اگر مرد کسی لڑکی کا عقد اپنے بیٹے سے کرے تو اس لڑکی کی ماں سے خود شادی کرسکتا ھے۔

مسئلہ۲۵۱۷اگر کوئی عورت زنا کے سبب حاملہ ھو جائے تو اس صورت میں جب کہ وہ عورت یا وہ مرد جس نے اس سے زنا کیا ھو یا وہ دونوں مسلمان ھوں اس عورت کے لئے بچہ گرانا جائز نہیں ھے اور اگر مسلمان نہ ھوں تو بھی احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ھے۔

مسئلہ۲۵۱۸اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے جو نہ شوھر دار ھو اور نہ ھی کسی کی عدت میں ھو، زنا کرے تو اگر اس طریقے کے مطابق استبرا کرنے کے بعد جس کا ذکر مسئلہ ۲۴۶۳میں ھوا ھے اس عورت سے عقد کرے اور پھر ان سے کوئی بچہ پیدا ھو تو اگر نہ جانتے ھوں کہ بچہ حلال نطفے سے ھے یا حرام نطفے سے تو وہ بچہ بغیر اشکال کے حلال زادہ ھے لیکن اگر استبرا کرنے سے پہلے عقد کیا ھو اور پھر جماع کیا ھو تو اس میں اشکال ھے۔

مسئلہ۲۵۱۹ اگر مرد کو معلوم نہ ھو کہ عورت عدت میں ھے اور وہ اس سے شادی کرلے تو اگر عورت کو بھی اس بارے میں علم نہ ھو اور ان کا بچہ پیدا ھو تو وہ حلال زادہ ھے اور شرعاً ان دونوں کا فرزند ھوگا، لیکن اگر عورت جانتی ھو کہ وہ عدت میں ھے تو شرعاً بچہ باپ کا فرزند ھوگا اور جو شخص عدت میں ھونے کا یقین رکھتا ھو اور اس کے پورا ھونے کے بارے میں مشکوک ھو وہ اسی شخص کے حکم ھے جو جانتا ھے کہ وہ عدت میں ھے اور ھر صورت میں ان کا عقد باطل ھے اور وہ ایک دوسرے پر حرام ھیں۔

مسئلہ۲۵۲۰ اگر کوئی عورت کہے کہ میں یائسہ ھوں تو ضروری ھے کہ اس کا کہنا قبول نہ کیا جائے لیکن اگر کہے کہ میں شوھردار نہیں ھوں تو اس کی بات قبول کی جائے گی۔

مسئلہ۲۵۲۱ اگر عورت کہے کہ میں شوھردار نہیں ھوں اور کوئی شخص اس سے شادی کرلے اور پھر بعد میں کوئی کہے کہ اس عورت کا شوھر موجود ھے پس اگر شرعاً اس کی بات ثابت نہ ھو تو ضروری ھے کہ اس کی بات کو قبول نہ کیا جائے۔

مسئلہ۲۵۲۲جب تک لڑکا یا لڑکی دو سال کے نہ ھو جائیں ان کا باپ انھیں ان کی ماں سے جدا نہیں‌کرسکتا ھے اور احتیاط واجب یہ ھے کہ لڑکی کو سات سال تک اس کی ماں سے جدا نہ کرے۔

مسئلہ۲۵۲۳اگر شادی کی درخواست کرنے والا لڑکا دینداری اور اخلاق میں اچھا ھو تو مستحب ھے کہ بالغ لڑکی کی شادی کرنے میں جلدی کی جائے ۔

مسئلہ۲۵۲۴اگر بیوی شوھر کے ساتھ اس شرط پر اپنے مھر کی مصالحت کرے کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گا تو بیوی بعد میں مھر نہیں لے سکتی ھے اور شوھر پر بھی واجب ھے کہ دوسری شادی نہ کرے ۔

مسئلہ۲۵۲۵جو شخص ولدالزنا ھو اگر وہ کسی عورت سے شادی کرلے اور اس کا بچہ پیدا ھو تو وہ حلال زادہ ھوگا۔

مسئلہ۲۵۲۶اگر کوئی شخص ماہِ رمضان المبارک کے روزوں میں یا حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے مجامعت کرے تو وہ گنھگار ھے لیکن اگر اس مجامعت کے نتیجے میں ان کا کوئی بچہ پیدا ھو تو وہ حلال زادہ ھوگا۔

مسئلہ۲۵۲۷جس عورت کو یقین ھو کہ اس کا شوھر مثلاً سفر میں مرگیا ھے اگر وہ وفات کی عدت، جس کی مقدار احکامِ طلاق میں بتائی جائے گی، کے بعد شادی کرے و بعد ازاں اس کا پھلا شوھر سفر سے واپس آجائے تو اس کے لئے ضروری ھے کہ وہ دوسرے شوھر سے جدا ھو جائے اور وہ پہلے شوھر پر حلال ھوگی لیکن اگر دوسرے شوھر نے اس سے مجامعت کی ھو تو عورت پر عدت گذارنا ضروری ھے اور دوسرے شوھر پر ضروری ھے کہ اس جیسی عورتوں کے مھر کے مطابق اسے مھر ادا کرے لیکن عدت کے زمانے کا خرچہ دوسرے شوھر کے ذمے نہیں ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

رضاعت (دودھ پلانے) کے احکام

مسئلہ۲۵۲۸اگر کوئی عورت ایک بچے کو ان شرائط کے ساتھ دودھ پلائے جو مسئلہ ۲۵۳۸میں ذکر کی جائیں گی تو وہ بچہ مندرجہ ذیل لوگوں کا محرم بن جاتا ھے:

۱) خود وہ عورت اور اسے رضاعی ماں کہتے ھیں۔
۲) عورت کا شوھر جس کی بدولت دودھ ھے اور اسے رضاعی باپ کہتے ھیں ۔
۳) اس عورت کے ماں باپ چاھے یہ سلسلہ کتنا ھی اُوپر چلا جائے اور خواہ وہ اس عورت کے رضاعی ماں باپ ھی کیوں نہ ھوں۔
۴) اس عورت کے وہ بچے جو پیدا ھوچکے ھیں یا بعد میں پیدا ھوں۔
۵) اس عورت کے بچوں کی اولاد خواہ یہ سلسلہ کتنا ھی نیچے چلا جائے اور خواہ وہ اولاد اس کے بچوں سے وجود میں آئی ھو یا انھوں نے دودھ پلایا ھو۔
۶) اس عورت کی بہنیں اور بھائی خواہ وہ رضاعی ھی ھوں یعنی دودھ پینے کی وجہ سے اس عورت کے بہن بھائی بن گئے ھوں۔
۷) اس عورت کا چچا اور پھوپھی خواہ وہ رضاعی ھی کیوں نہ ھوں۔
۸) اس عورت کا ماموں اور اس کی خالہ خواہ وہ رضاعی ھی کیوں نہ ھوں۔
۹) اس عورت کے اس شوھر کی اولاد جس کی بدولت دودھ ھے جھاں تک بھی یہ سلسلہ نیچے چلا جائے اور اگر چہ اس کی اولاد رضاعی ھی کیوں نہ ھو۔
۱۰) اس عورت کے اس شوھر کے ماں باپ جس کی بدولت دودھ ھے جھاں تک بھی یہ سلسلہ اُوپر چلا جائے اور اگر چہ وہ ماں باپ رضاعی ھوں۔
۱۱) اس عورت کے اس شوھر کے بہن بھائی جس کی بدولت دودھ ھے گرچہ اس کے رضاعی بہن بھائی ھی کیوں نہ ھوں۔
۱۲) اس عورت کے اس شوھر کے چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ جس کی بدولت دودھ ھے جھاں تک بھی یہ سلسلہ اُوپر چلا جائے خواہ وہ رضاعی ھی ھوں۔

اور ان کے علاوہ کئی اور لوگ بھی دودھ پلانے کی وجہ سے محرم بن جاتے ھیں جن کا ذکر آئندہ مسائل میں کیا جائے گا۔

مسئلہ۲۵۲۹اگر کوئی عورت کسی بچے کو ان شرائط کے ساتھ دودھ پلائے جن کا ذکر مسئلہ ۲۵۳۸میں کیا جائے گا تو اس بچے کا باپ اس عورت کی نسبی لڑکیوں سے شادی نہیں کرسکتا ھے۔ ھاں، اس کا اس عورت کی رضاعی لڑکیوں سے شادی کرنا جائز ھے گرچہ احتیاط مستحب یہ ھے کہ اُن سے بھی شادی نہ کرے اور وہ ان لڑکیوں سے بھی شادی نہیں کرسکتا ھے جو اس عورت کے اس شوھر کی بیٹیاں ھیں کہ اس عورت کا دودھ جس کی بدولت ھے، خواہ وہ بیٹیاں نسبی ھوں یا رضاعی اور ان دونوں صورتوں میں اگر اس وقت (یعنی اس عورت کے بچے کو دودھ پلانے کے وقت) ان میں سے کوئی عورت اس کی بیوی ھو تو اس کا عقد باطل ھو جاتا ھے۔

مسئلہ۲۵۳۰اگر کوئی عورت کسی بچے کو ان شرائط کے ساتھ دودھ پلائے جن کا ذکر مسئلہ ۲۵۳۸ میں کیا جائے گا تو اس عورت کا وہ شوھر کہ دودھ جس کی بدولت ھے وہ اس بچے کی بہنوں کا محرم نہیں بنتا لیکن احتیاط مستحب یہ ھے کہ وہ ان سے شادی نہ کرے۔ نیز شوھر کے رشتہ دار بھی اس بچے کے بھائی بہنوں کے محرم نہیں بن جاتے۔

مسئلہ۲۵۳۱اگر کوئی عورت ایک بچے کو دودھ پلائے تو وہ اس کے بھائیوں کی محرم نہیں بن جاتی ھے اور اس عورت کے رشتہ دار بھی اس بچے کے بھائی بہنوں کے محرم نہیں بنتے ھیں۔

مسئلہ۲۵۳۲اگر کوئی شخص اس عورت سے جس نے کسی لڑکی کو پورا دودھ پلایا ھو، شادی کرے اور اس سے جماع کرلے تو پھر وہ اس لڑکی سے عقد نہیں کرسکتاھے۔

مسئلہ۲۵۳۳اگر کوئی شخص کسی لڑکی سے شادی کرلے تو پھر وہ اس عورت سے شادی نہیں کرسکتا ھے جس نے اس لڑکی کو پورا دودھ پلایا ھو۔

مسئلہ۲۵۳۴انسان کسی ایسی لڑکی سے شادی نہیں کرسکتا جسے اس کی ماں یا دادی نے پورا دودھ پلایا ھو۔ نیز اگر کسی شخص کی سوتیلی ماں نے اس شخص کے باپ کی بدولت موجود دودھ کسی لڑکی کو پلایا ھو تو یہ شخص اس لڑکی سے شادی نہیں کرسکتا ھے اور اگر کوئی شخص کسی شیر خوار

Presented by Ziaraat.Com

بچی سے عقد کرے اور اس کے بعد اس کی ماں یا دادی اس شیرخوار بچی کو دودھ پلا دے یا اس کی سوتیلی ماں اس کے باپ کی بدولت موجود دودھ اس بچی کو پلا دے تو عقد باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ۲۵۳۵کوئی شخص اس لڑکی سے شادی نہیں کرسکتا جسے اس شخص کی بھن یا بھابھی نے جب کہ دودھ بھائی کی بدولت ہو ، پورا دودھ پلایا ہو۔ یہی حکم اس وقت بھی ہے جب اس شخص کی بھانجی، بھتیجی یا بھن یا بھائی کی نواسی یا پوتی نے اس لڑکی کو دودھ پلایا ہو۔

مسئلہ۲۵۳۶اگر کوئی عورت اپنی بیٹی کے بچے یعنی اپنے نواسے یا نواسی کو پورا دودھ پلائے تو اس عورت کی بیٹی اپنے شوھر پر حرام ہو جائے گی اور اگر وہ عورت اُس بچے کو دودھ پلائے جو اس کی بیٹی کے شوھر کی دوسری بیوی سے پیدا ھوا ھو تب بھی یہی حکم ھے، لیکن اگر کوئی عورت اپنے بیٹے کے بچے یعنی پوتے یا پوتی کو دودھ پلائے تو اس کی بھو جو کہ دودھ پیتے بچے کی ماں ھے، اپنے شوھر پر حرام نہیں ھوگی۔

مسئلہ۲۵۳۷اگر کسی لڑکی کی سوتیلی ماں اُس لڑکی کے شوھر کے بچے کو اس لڑکی کے باپ کی بدولت موجود دودھ پلائے تو وہ لڑکی اپنے شوھر پر حرام ھو جاتی ھے خواہ وہ بچہ اسی لڑکی کے بطن سے ھو یا کسی دوسری عورت کے بطن سے ھو۔

دودھ پلانے کے ذریعے محرم بننے کی شرائط

مسئلہ ۲۵۳۸محرم بننے کے لئے دودھ پلانے کی آٹھ شرائط ھیں:

۱) بچہ زندہ عورت کا دودھ پئےلہٰذا اگر بچہ مردہ عورت کے سینے سے دودھ پئے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

۲) عورت کا دودھ ولادت کی وجہ سے ھو اور حرام کا نہ ھولہٰذا اگر زنا کی وجہ سے عورت کی چھاتی میں دودھ آجائے اور کسی بچے کو پلائے تو اس سے وہ بچہ کسی کا محرم نہیں بن سکتا۔

۳) بچہ چھاتی سے ھی دودھ پئے، لہٰذا گر دودھ صرف اس کے گلے میں انڈیل دیا جائے تو کوئی فائدہ نہیں۔

۴) خالص ددوھ پئے جو کسی اور چیز سے ملا ھوا نہ ھو۔

۵) دودھ ایک ھی شوھر کا ھولہٰذا اگر دودھ پلانے والی عورت کو طلاق دے دی جائے، پھر وہ دوسری شادی کرلے اور اس سے حاملہ ھوجائے اور زچگی سے پہلے تک پہلے شوھر والا دودھ باقی ھو اور مثلاً آٹھ مرتبہ زچگی سے پہلے، پہلے شوھر والا دودھ اور سات مرتبہ زچگی کے بعد دوسرے شوھر والا دودھ کسی بچے کو پلائے تو یہ بچہ کسی کا محرم نہیں بنے گا۔

۶) بچہ دودھ کی قے نہ کردے اور اگر قے کردے تو احتیاط واجب کی بنا پر وہ افراد جو دودھ پلانے کی وجہ سے اس کے محرم بنیں گے اس سے شادی نہ کریں اور نہ ھی اس پرمحرمانہ نظر ڈالیں۔

۷) پندرہ بار یا ایک شب و روز سیر ھو کر اس طرح دودھ پئے کہ جس کا ذکر اگلے مسئلے میں آئے گا یا اتنا دودھ اسے پلائے کہ کھا جائے کہ اس دودھ سے اس کی ہڈیاں مضبوط ھوئی ھیں اور اس کے بدن پر گوشت چڑھا ھے۔ اگر دس بار اس کو دودھ پلائے تو احتیاط مستحب یہ ھے کہ دودھ پینے کی وجہ سے جو اس کے محرم بنتے ھیں، وہ اس سے شادی نہ کریں، اور محرمانہ نظر بھی اس پرنہ ڈالیں۔

۸) بچہ دو سال کا نہ ھو چکا ھو۔ لہٰذا اگر دو سالہ ھو جانے کے بعد کسی عورت کا دودھ پئے تو اس وجہ سے کسی کا محرم نہیں بنے گا، بلکہ اگر مثلاً دو سال مکمل ھونے سے پہلے آٹھ مرتبہ اور دوسال مکمل ھونے کے بعد سات مرتبہ دودھ پئے تو بھی کسی کا محرم نہیں بنے گا۔ ھاں، اگر دودھ پلانے والی عورت کے زچگی کے بعد سے دو سال گزر چکے ھوں اور ابھی اسے دودھ آتا ھو اور کسی بچے کو دودھ پلائے تو وہ بچہ مذکورہ افراد کامحرم بن جائے گا۔

مسئلہ ۲۵۳۹ضروری ھے کہ بچہ ایک روز و شب میں کوئی غذا نہ کھائے یا کسی اور کا دودھ نہ پئے ۔ ھاں، اگر اتنی مختصر غذا کھائے کہ اسے درمیان میں غذا کھانا نہ کھا جا سکے تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح ضروری ھے کہ پندرہ مرتبہ ایک ھی عورت کا دودھ پئے اور اس پندرہ مرتبہ کے درمیان کسی اور عورت کا دودھ نہ پئے۔ ھر مرتبہ میں بغیر کسی فاصلے کے مکمل سیر ھو کر دودھ پئے۔ ھاں، اگر درمیان میں سانس لینے کے لئے رکے یا کچھ صبر کرے ، اتنا کہ پہلی مرتبہ چھاتی منہ میں لینے سے لے کر سیر ھونے تک عرفاً یہ کھا جائے کہ اس نے حقیقتاً ایک ھی بار دودھ پیا ھے، تو کوئی حرج نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ ۲۵۴۰اگرعورت اپنے شوھر کا دودھ کسی بچے کو پلائے، پھر دوسری شادی کرے اور دوسرے شوھر کا دودھ کسی اور بچے کو پلائے تو یہ دونوں بچے آپس میں محرم نہیں بنتے۔ اگرچہ بہتر یہ ھے کہ آپس میں شادی نہ کریں، لیکن ایک دوسرے کو محرمانہ نگاھوں سے نہیں دیکہ سکتے۔

مسئلہ ۲۵۴۱اگر عورت ایک ھی شوھر کا دودھ چند بچوں کو پلائے تو یہ سارے بچے آپس میں اور اس عورت اور اس کے شوھر کے محرم بن جاتے ھیں۔

مسئلہ ۲۵۴۲اگر کسی مرد کی چند بیویاں ھوں اور ان میں سے ھر ایک، مذکورہ شرائط کے ساتہ ایک ایک بچے کودودھ پلائے،تو یہ سارے بچے آپس میں، اس مرد اور اس کی تمام بیویوں کے محرم بن جائیں گے۔

مسئلہ ۲۵۴۳اگر کسی کی دودھ پلانے والی دو بیویاں ھوں اور ان میں سے ایک، ایک بچے کو آٹہ مرتبہ اور دوسری سات مرتبہ دودھ پلائے تو وہ بچہ کسی کا محرم نہیں بنے گا۔

مسئلہ ۲۵۴۴اگر عورت ایک شوھرکے دودھ سے ایک لڑکے اور ایک لڑکی کو مکمل دودھ پلائے تو لڑکی کے بھائی بھن ، لڑکے کے بھائی بھن کے محرم نہیں بنتے۔

مسئلہ ۲۵۴۵انسان اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کے رضاعی بھائی یا بھن کی بیٹی سے شادی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اگر مرد کسی لڑکے سے لواط کرے تواس کی رضاعی بھن، بیٹی یا ماں اور احتیاط واجب کی بنا پر اس کی رضاعی دادی یا نواسی سے ازدواج نہیں کرسکتا۔ احتیاط واجب کی بنا پر یھی حکم اس وقت بھی ھے جب لواط کرنے والا بالغ نہ ھو یا جس سے لواط کیا گیا ھو وہ بالغ ھو۔ اور جن مقامات پر احتیاط کا تذکرہ کیاگیا اگر لواط کے بعد شادی ھوئی ھو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ طلاق دے دے۔

مسئلہ ۲۵۴۶جس عورت نے کسی کے بھائی کو دودھ پلایا ھو وہ خود اس کی محرم نہیں بنتی اگرچہ احتیاط مستحب یہ ھے کہ اس سے ازدواج نہ کرے۔

مسئلہ ۲۵۴۷انسان بیک وقت دو بھنوں سے شادی نہیں کر سکتا چاھے وہ رضاعی بھنیں ھی ھوں۔ اگر کوئی شخص دو عورتوں سے شادی کرلے اور بعد میں معلوم ھو کہ وہ آپس میں بھنیں ھیں تو اگر دونوں کے ساتہ ایک ساتہ شادی کیا ھو تو اختیار ھے کہ ان میں سے جس کو چاھے اختیار کرے اور اگر ایک وقت میں نہ ھو تو پھلا عقد درست ھوگا اور دوسرا باطل۔

مسئلہ ۲۵۴۸اگر عورت اپنے شوھر کا دودھ مندرجہ ذیل افراد میں سے کسی کو پلائے تواس کا شوھر اس پر حرام نہیں ھوتا اگرچہ بہتر ھے کہ احتیاط کرے:

۱) اپنے بھائی یا بھن کو۔
۲) اپنے چچا، پھوپھی، ماموں یا خالہ کو۔
۳) اپنے چچا زاد یا ماموں زاد کو۔
۴) اپنے بھائی کے بچے کو۔
۵) اپنے دیور یا نند کو۔
۶) اپنی بھن کے بچے یا شوھر کی بھن کے بچے کو۔
۷) شوھر کے چچا، پھوپھی، ماموں یا خالہ کو۔
۸) اپنے شوھر کی کسی اور بیوی کے نواسے، نواسی، پوتے یا پوتی کو۔

مسئلہ ۲۵۴۹اگر کوئی عورت کسی شخص کی پھوپھی زاد یا خالہ زاد بھن کود ودھ پلائے تووہ اس شخص کی محرم نہیں بنتی، لیکن احتیاط مستحب یہ ھے کہ اس سے شادی نہ کرے۔

مسئلہ ۲۵۵۰جس شخص کی دو بیویاں ھوں اگر ان میں سے ایک دوسری کے چچا زاد کو دودھ پلائے تو جس عورت کے چچا زاد کو دودھ پلایا ھے وہ اپنے شوھر پر حرام نہیں ھوتی۔

دودھ پلانے کے آداب

مسئلہ ۲۵۵۱بچے کو دودھ پلانے کے لئے اس کی ماں سے بہتر کوئی نہیں۔ اور سزاوار ھے کہ عورت اپنے بچے کو دودھ پلانے کے لئے اپنے شوھر سے اجرت نہ لے اور اچھا ھے کہ شوھر اجرت دے دے اور اگر ماں اپنے بچے کو دودھ پلانے کے لئے دایہ سے زیادہ اجرت طلب کرے تو شوھر اس سے بچہ لے کر دایہ کو دے سکتا ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۵۵۲مستحب ھے کہ بچے کو دودھ پلانے کے لئے جس دایہ کا انتخاب کیا جائے وہ اثناء عشری، صاحب عقل و عفت اور خوبصورت ھو۔ مکروہ ھے کہ دایہ کم عقل، بدصورت، بد اخلاق یا زنازادی ھویہ بھی مکروہ ھے کہ کسی ایسی عورت کو دایہ بنایا جائے جس نے حرام کا بچہ جنا ھوا ھو۔

دودھ پلانے کے مختلف مسائل

مسئلہ۲۵۵۳احتیاط مستحب یہ ھے کہ عورتیں ھر بچے کو دودھ نہ پلائیں، کیونکہ ممکن ھے کہ بعد میں بھول جائیں کہ کس کس کو دودھ پلایا ھے اور نتیجتاً دو محرم آپس میں شادی کر لیں۔

مسئلہ۲۵۵۴سزاوار ھے کہ جو افراد رضاعی رشتہ دار ھوں وہ ایک دوسرے کا احترام کریں لیکن یہ ایک دوسرے سے میراثنھیں پاتے اور انسان کے اپنے رشتہ د اروں پر جو حقوق ھوتے ھیں ان کے حقدار بھی نھیں ھوتے۔

مسئلہ۲۵۵۵مستحب ھے کہ بچے کو پورے دوسال دودھ پلایا جائے۔

مسئلہ۲۵۵۶اگر دودھ پلانے کی وجہ سے شوھر کا حق ضائع نہ ھورھا ھو تو عورت اپنے شوھر کی اجازت کے بغیر بھی دوسروں کے بچے کو دودھ پلا سکتی ھے۔ ھاں، کسی ایسے بچے کو دودھ پلانا جائز نھیں ھے کہ جس کو د ودھ پلانے کے نتیجے میں وہ خود اپنے شوھر پر حرام ھو جائے۔

البتہ مشھور علما اعلی اللہ مقامھم کا یہ فرمانامحل اشکال ھے کہ:”اگر شوھر نے کسی شیر خوار بچی سے عقد کیا ھو توضروری ھے کہ اس کی بیوی اسے دودھ نہ پلائے کیونکہ اگر اسے دودھ پلائے گی تو خود اپنے شوھر کی ساس بن جائے گی اور نتیجتاً اپنے شوھر پر حرام ھو جائے گی۔“ھاں، وہ شیر خوار بچی اپنے شوھر پر حرام ھوجائے گی، چاھے دودھ اسی شوھر کا ھو یا کسی اور کا جبکہ شوھر اس سے دخول کر چکا ھو۔

مسئلہ۲۵۵۷فقھاء اعلی اللہ مقامھم کی ایک جماعت نے فتوی دیا ھے :”اگر کوئی چاھے کہ اس کی بھابھی اس کی محرم بن جائے تو اس کا طریقہ یہ ھے کہ کسی شیر خوار بچی سے مثلاً دو دن کے لئے متعہ کرے اور ان دنوں میں اس کی بھابھی مسئلہ نمبر ۲۵۳۸میں بیان شدہ شرائط کے مطابق اس بچی کو دودھ پلائے، اس طرح وہ اس کی رضاعی ساس بن جائے گی۔“لیکن یہ فتوی اشکال سے خالی نھیں۔

مسئلہ۲۵۵۸اگر مرد کسی عورت سے عقد کرنے سے پھلے کھے کہ رضاعی ھونے کی وجہ سے یہ عورت اس پر حرام ھوچکی ھے، مثلاًکھے:”میں نے اس کی ماں کا دودھ پیا ھوا ھے۔“ تو اگر اس کی بات کی تصدیق ممکن ھو تو وہ اس عورت سے شادی نھیں کر سکتا اور اگر شادی کے بعد یہ بات کھے اور عورت بھی اس کی بات کو قبول کرلے تو عقد باطل ھوگا۔ تو اگر مرد نے اس عورت سے نزدیکی نہ کی ھو یا کی ھو لیکن نزدیکی کے وقت عورت جانتی ھو کہ وہ اس مرد پر حرام ھے تو عورت مھر کی حقدار نہ ھوگی، جبکہ اگر نزدیکی کے بعد معلوم ھوکہ وہ اس مرد پر حرام تھی تو مردکے لئے ضروری ھے کہ اس عورت کو وہ مھر دے جو اس جیسی عورتوں کا ھوتا ھے۔

مسئلہ ۲۵۵۹اگر عورت عقد سے پھلے کھے : ”میں دودھ پینے کی وجہ سے فلاں مرد پر حرام ھوچکی ھوں۔“ اور اس کی تصدیق کرنا ممکن ھو تو وہ اس مرد سے شادی نھیں کر سکتی ا ور اگر عقد کے بعد یہ بات کھے تو اس کا حکم وھی ھے جو مرد کے عقد کے بعد کھنے کا تھا جس کا حکم پچھلے مسئلے میں بیان کیا جا چکا۔

مسئلہ۲۵۶۰وہ دودھ پلانا جو محرم بننے کا سبب ھوتا ھے، دو طریقوں سے ثابت ھوجاتا ھے:

۱) یقین یا اطمینان پیدا ھوجائے۔

۲) دو عادل مرد یا ایک مرد اور دو عورتیںیا چار عادل عورتیں گواھی دیں، لیکن ضروری ھے کہ ان میں سے ھر ایک دودھ پلانے کی شرائط کی گواھی بھی دیں، مثلاً گواھی دیں کہ ھم نے دیکھا کہ اس بچے نے ۲۴گھنٹے اس عورت کی چھاتی سے دودھ پیا ھے اور درمیان میں کوئی اور چیز بھی نھیں کھائی اور اسی طرح کی باقی شرائط کی بھی تشریح کریں جن کا ذکر مسئلہ نمبر۲۵۳۸میں کیا گیا۔

مسئلہ۲۵۶۱ اگر شک ھو کہ بچے نے اتنا دودھ پیا ھے یا نھیں کہ جس بنا پر وہ محرم بن جائے یا گمان ھو کہ اتنا دودھ پی چکا ھے تو وہ بچہ کسی کا محرم نھیں بنتا اگرچہ بہتر یہ ھے کہ احتیاط کی جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

طلاق کے احکام

مسئلہ۲۵۶۲جو مرد اپنی بےوی کو طلاق دے ضروری ہے کہ بالغ ہو اگرچہ دس سالہ لڑکے کا طلاق دینا صحتسے خالی نہیں ہے لیکن ضروری ہے کہ احتیاط کی رعایت کی جائے اور(ضروری ہے کہ) عاقل ہو اور اپنے اختیار سے طلاق دے اور اگر اسے اپنی بےوی کو طلاق دینے پر مجبور کیا جائے اور طلاق دے تو طلاق باطل ہے اورطلاق دینے کا ارادہ بھی ضروری ہے لہٰذا اگر طلاق کا صیغہ مزاحاً کہے تو طلاق صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ۲۵۶۳ضروری ہے کہ عورت طلاق کے وقت حےض و نفاس کے خون سے پاک ہو اور شوہر نے اس پاکی میں اس کے ساتھ نزدےکی نہ کی ہو اور ان دو شرائط کی تفصیل آئندہ مسائل میں بیان ہوگی۔

مسئلہ۲۵۶۴عورت کو تےن صورتوں میں حےض و نفاس کی حالت میں طلاق دینا صحیح ہے:

۱) اس کے شوہر نے نکاح کے بعد اس سے نزدےکی نہ کی ہو۔

۲) معلوم ہو کہ حاملہ ہے اور اگر معلوم نہ ہو اور اس کو اس کا شوہر حےض کی حالت میں طلاق دے اور بعد میں معلوم ہو کہ حاملہ تھی تو احتیاط واجب ہے کہ اسے دوبارہ طلاق دے۔

۳) غائب ہونے کی وجہ سے مرد معلوم نہ کرسکتا ہو کہ اس کی بےوی حےض و نفاس سے پاک ہے یا نہیں۔

مسئلہ۲۵۶۵اگر عورت کو خون حےض سے پاک سمجھتے ہوئے طلاق دے اور بعد میں معلوم ہو کہ طلاق دیتے وقت وہ حالت حےض میں تھی تو اس کی طلاق باطل ہے اور اگر اسے حالت حےض میںسمجھتے ہوئے طلاق دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ پاک تھی تو طلاق صحیح ہے۔

مسئلہ۲۵۶۶جس شخص کو معلوم ہو کہ اس کی بےوی حالت حےض یا نفاس میں ہے اگر وہ غائب ہوجائے مثلاً سفر پر چلا جائے اور طلاق دینا چاہے اور اس کی حالت پر اطلاع حاصل کرنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ جب تک اسے اپنی بےوی کے پاک ہونے کا ےقےن یا اطمینان نہ ہو جائے صبر کرے اور بعد میں اسے طلاق دے۔

مسئلہ۲۵۶۷اگر کوئی غائب شخص اپنی بےوی کو طلاق دینا چاہے تو اگر اپنی بےوی کے بارے میں معلوم کرسکتا ہو کہ حےض یا نفاس کی حالت میں ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ جس طریقے سے بھی اسے ےقےن یا اطمینان حاصل ہو اس کے ذریعے معلوم کرے اور اگر معلوم نہ کرسکتا ہو تو اپنی غیبت کے ایک مہینے بعد اسے طلاق دے سکتا ہے۔

مسئلہ۲۵۶۸اگر کوئی شخص اپنی بےوی سے جبکہ وہ حےض و نفاس سے پاک ہو ہم بستری کرے اور اسے طلاق دینا چاہے تو ضروری ہے کہ اتنا انتظار کرے کہ وہ دوبارہ حےض دےکھنے کے بعد پاک ہوجائے لیکن وہ بےوی جو نو سال کی نہ ہوئی ہو یا معلوم ہو کہ حاملہ ہے اگر ان کو نزدےکی کرنے کے بعد طلاق دے تو اشکال نہیں ہے اور اگر یائسہ ہو تب بھی یہی حکم ہے اور یائسہ کے معنی مسئلہ نمبر ۴۴۱ میں بیان ہو چکے ہیں۔

مسئلہ۲۵۶۹اگر ایسی عورت سے ہم بستری کرے جو حےض و نفاس سے پاک ہو اور اس پاکی کے دوران اسے طلاق دے دے تو اگر بعد میں معلوم ہوجائے کہ بوقت طلاق حاملہ تھی تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے دوبارہ طلاق دے۔

مسئلہ۲۵۷۰اگر ایسی عورت سے ہم بستری کرے جو حےض ونفاس سے پاک ہو اور پھر غائب ہوجائے مثلاً سفر کرے تو اگر سفر میں اسے طلاق دینا چاہے اور اس کی حالت کے بارے میں اطلاع حاصل نہ کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ ایک مہینہ صبر کرے۔

مسئلہ۲۵۷۱اگر مرد اپنی ایسی بےوی کو طلاق دینا چاہے جسے پیدائشی طور پر یا کسی عارضی وجہ سے حےض نہ آتا ہو تو جب سے اس نے اس عورت سے ہمبستری کی ہے تےن ماہ تک اس سے ہم بستری کرنے سے اپنے آپ کو روکے رکھے اور اس کے بعد اس کو طلاق دے۔

مسئلہ۲۵۷۲ضروری ہے کہ طلاق صحیح عربی صیغے اور لفظ "طالق" سے پڑھی جائے اور دو عادل مرد اسے سنیں اور اگر شوہر خود صیغۂ طلاق جاری کرنا چاہے اور اس کی بےوی کا نام مثلاً فاطمہ ہو تو ےوں کہے "زَوْجَتِیْ فَاطِمَۃُ طَالِقٌ" یعنی مےری بےوی فاطمہ آزاد ہے اور اگر کسی دوسرے کو وکیل کرے تو وہ وکیل کہے "زَوْجَۃُ موَکِّلِی فَاطِمَۃُ طَالِقٌ" اور جب عورت معین ہو تو نام ذکر کرنا ضروری نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۵۷۳جس عورت کے ساتھ متعہ کیا گیا ہو مثلاً ایک ماہ یا ایک سال کے لئے اس سے عقد کیا گیا ہو تو اس کی طلاق نہیں ہے اور اس کی جدائی اس طرح ہے کہ یا مدت تمام ہوجائے یا مرد اسے مدت بخش دے مثلاً کہے میں نے تجھے مدت بخشی اور گواہ قرار دینا اور عورت کا حیض و نفاس سے پاک ہونا لازم نہیں ہے۔

طلاق کی عدت

مسئلہ۲۵۷۴نو سال سے کم عمر عورت اور یائسہ عورت کی کوئی عدت نہیں ہے، یعنی اگرچہ شوہر نے اس سے ہم بستری کی ہو وہ طلاق کے فوراً بعد ہی کسی سے شادی کرسکتی ہے۔

مسئلہ۲۵۷۵جس عورت کی عمر نو سال ہوگئی ہو اور وہ یائسہ بھی نہ ہو اگر اس کا شوہر اس سے ہم بستری کرے اور طلاق دے دے تو طلاق کے بعد ضروری ہے کہ عدت رکھے اور ایسی آزاد عورت کی عدت جو مستقیم اور متعارف طریقے پر حیض دیکھتی ہو یعنی ایسی عورت نہیں ہے جو تین یا چار مہینے میں ایک بار حیض دیکھتی ہے، یہ ہے کہ جب وہ طہارت کے عالم میں ہو اور اس پاکی کے دوران اس کے شوہر نے اس سے ہمبستری نہ کی ہو اور اس پاکی میں ہی طلاق دے دے جب کہ وہ طلاق کے بعد بھی چاہے ایک لمحہ ہی سہی، پاک رہی ہو، تو اس کی عدت یہ ہے کہ اتنا صبر کرے کہ دوبارہ حیض دیکھنے کے بعد پاک ہوجائے اور جیسے ہی تیسرا حیض دیکھے اس عورت کی عدت تمام ہوجائے گی۔ لہٰذا اب وہ نکاح کرسکتی ہے لیکن اگر اس سے نزدیکی کئے بغیر طلاق دی ہو تو عدت نہیں ہے یعنی وہ فوراً نکاح کرسکتی ہے۔

مسئلہ۲۵۷۶جس عورت کو حیض نہ آتا ہو اور اس کی عمر ان عورتوں کی عمر ہو جن کو حیض آتا ہے تو اگر اس کا شوہر ہم بستری کرنے کے بعد اس کو طلاق دے تو ضروری ہے کہ طلاق سے تین مہینے تک عدت رکھے۔

مسئلہ۲۵۷۷جس عورت کی عدت تین ماہ ہو اگر اسے ابتدائے ماہ میں ہی طلاق دی جائے تو تین قمری مہینے یعنی جب سے چاند نظر آیا ہے اس وقت سے لے کر تین ماہ تک عدت رکھے اور اگر مہینے کے درمیان اسے طلاق ہوئی ہو تو مہینے کے باقی ایام، اس کے بعد دو مہینے اور اس کے علاوہ جتنے دن پہلے ماہ سے کم تھے اتنے چوتھے مہینے سے گذارے اور احتیاط واجب کی بنا پر چوتھے مہینے اتنے دن عدت رکھے کہ ان کامجموعہ پہلے مہینے کے ناقص دنوں کے ساتھ تیس ہوجائے،مثلاً بیسویں دن غروب کے وقت طلاق دے اور یہ مہینہ انتیس دن کا ہو تو ضروری کہ اس ماہ کے باقی نو دن، اس کے بعد دو ماہ اور پھر چوتھے مہینے کے بیس اور احتیاط واجب کی بنا پرچوتھے مہینے کے اکیس دن عدت میں گذارے ۔

مسئلہ۲۵۷۸اگر حاملہ عورت کو طلاق دی جائے اور اس کا بچہ زنا سے نہ ہو تو اس کی عدت بچہ پیدا ہونا یا ساقط ہونا ہے۔ لہٰذا اگر مثلاً طلاق کے ایک گھنٹہ بعد اس کا بچہ پیدا ہو تو اس کی عدت تمام ہوجائے گی۔

مسئلہ۲۵۷۹جس عورت کی عمر نو سال ہوجائے اور وہ یائسہ نہ ہو اور اس کا مثلاً ایک ماہ یا ایک سال کے لئے متعہ ہوجائے تو اگر اس کا شوہر اس سے ہم بستری کرلے اور اس کی مدت پوری ہوجائے یا شوہر اسے مدت بخش دے تو ضروری ہے کہ دو حیض کی مقدار میں عدت رکھے اور نکاح نہ کرے اور حیض نہ آتا ہو تو پینتالیس روز عدت رکھے اور اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت یہ ہے کہ بچہ پیداہوجائے یا ساقط ہوجائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ بچہ جننے اور پینتالیس دن میں سے جو زیادہ ہو اتنی مدت تک عدت میں رہے۔

مسئلہ۲۵۸۰طلاق کی عدت اس وقت شروع ہوتی ہے جب طلاق کا صیغہ مکمل ہوجائے چاہے عورت کو معلوم ہو کہ اسے طلا ق ہوئی ہے یا معلوم نہ ہو۔ لہٰذا اگر عدت تمام ہونے کے بعد اسے معلوم ہو کہ اسے طلاق دے دی گئی تھی تو ضروری نہیں ہے کہ دوبارہ عدت رکھے۔

اس عورت کی عدت جس کا شوہر مر گیا ہو

مسئلہ۲۵۸۱ جس عورت کا شوہر مر گیا ہو اگر حاملہ نہ ہو تو ضروری ہے کہ چار مہینے دس دن عدت رکھے یعنی نکاح کرنے سے گریز کرے چاہے اس کے شوہر نے اس سے نزدیکی کی ہو یا نہ کی ہو اور چاہے نابالغ ہو یا بالغ ہو اور چاہے یائسہ ہو یا یائسہ نہ ہو اور چاہے اس کا عقد نکاح دائمی ہو یا موقت ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

اور اگر حاملہ ہو تو ضروری ہے کہ بچہ متولد ہونے تک عدت رکھے، لیکن اگر چار ماہ اور دس دن گزرنے سے پہلے ہی اس کا بچہ متولد ہوجائے تو ضروری ہے کہ شوہر کی وفات سے چار مہینے دس دن تک عدت رکھے۔اور اسے وفات کی عدت کہتے ہیں۔

مسئلہ۲۵۸۲آزاد عورت جو عدہ وفات میں ہو اس پر بدن اور لباس میں زینت حرام ہے مثلاً سرمہ لگانا،عطر استعمال کرنا اور رنگین لباس پہننا۔ البتہ یہ حکم نابالغ اور پاگل عورت پر نہیں ہے اور ولی پر انہیں روکنا واجب نہیں ہے اور جس عورت سے متعہ کیا گیا ہو اور اس کی مدت دو دن یا اس سے کم ہو اس پر زینت کرنا حرام نہیں ہے۔

مسئلہ۲۵۸۳اگر عورت کو یقین ہو کہ شوہر مر گیا ہے اور وہ عدت پوری کرنے کے بعد نکاح کرے پھر معلوم ہو کہ اس کا شوہر بعد میں مرا تھا تو ضروری ہے کہ دوسرے شوہر سے جدا ہوجائے اور حاملہ ہونے کی صورت میںاحتیاط واجب کی بنا پر بچہ پیدا ہونے تک جو طلاق کی عدت ہوتی ہے، دوسرے شوہر کے لئے طلاق کی عدت رکھے اور اس کے بعد پہلے شوہر کے لئے وفات کی عدت رکھے جبکہ اگر حاملہ نہ ہو تو پہلے شوہر کے لئے عدت وفات اور بعد میںدوسرے شوہر کے لئے وطی بالشبہہ کی عدت رکھے جو کہ طلاق کی عدت کی طرح ہے۔

مسئلہ۲۵۸۴وفات کی عدت کی ابتدا اس وقت سے ہوتی ہے جب عورت کو شوہر کے مرنے کی اطلاع ملے۔

مسئلہ۲۵۸۵اگر عورت کہے کہ اس کی عدت مکمل ہوگئی ہے تو اس کی بات قبول کی جائے گی بشرطےکہ طلاق یا شوہر کے مرنے کے بعد اتنا عرصہ گزرگیا ہو کہ جس عرصہ میں عدت کا مکمل ہونا ممکن ہو۔

طلاق بائن اور طلاق رجعی

مسئلہ۲۵۸۶طلاق بائن وہ طلاق ہے جس میں مرد اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد رجوع کرنے کا حق نہیں رکھتا ہے یعنی اسے عقد نکاح کے بغیر اپنے پاس پلٹا نہیں سکتا ہے اور اس کی پانچ قسمیں ہیں:

۱) اس عورت کی طلاق جس کے نو سال مکمل نہ ہوئے ہوں

۲) یائسہ عورت کی طلاق

۳) اس عورت کی طلاق جس کے شوہر نے نکاح کے بعد اس سے نزدیکی نہ کی ہو

۴) اس عورت کی تیسری طلاق جسے تین دفعہ طلاق دی گئی ہو

۵) طلاق خلع و مبارات

ان کے احکامات بعد میں ذکر ہوں گے اور ان کے علاوہ طلاق رجعی ہے یعنی جب تک عورت عدت میں ہے اس کا شوہر رجوع کرسکتا ہے۔

مسئلہ۲۵۸۷جس نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی دی ہو اس پر حرام ہے کہ اسے اس گھر سے نکالے جس میں طلاق کے وقت موجود تھی لیکن بعض صورتوں میں جیسے فحاشی اور عورت کے زنا کرنے کی صورت میں اسے گھر سے باہر نکالنے میںاشکال نہیں ہے اور عورت پر بھی حرام ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر غیر ضروری کاموں کے لئے گھر سے باہر نکلے۔

رجوع کرنے کے احکام

مسئلہ۲۵۸۸طلاق رجعی میں مرد دو طرح سے اپنی بیوی کی طرف رجوع کرسکتا ہے:

۱) کوئی ایسا لفظ کہے کہ جس سے اس کا ارادہ یہ ہو کہ وہ اسے اپنی زوجیت میں پلٹا رہا ہے نہ یہ کہ خبردے کہ اس نے اسے اپنی زوجیت میں پلٹا لیا ہے۔

۲) رجوع کے قصد سے کوئی ایسا کام کرے جس سے معلوم ہوجائے کہ اس نے رجوع کرلیا ہے جیسے چھونا اور بوسہ لینا۔اور نزدیکی کرنے سے بھی رجوع متحقق ہوجاتا ہے اور اگر چہ قصد رجوع سے نہ ہو۔

مسئلہ۲۵۸۹رجوع کرنے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ مرد گواہ رکھے لیکن گواہ رکھنا افضل ہے اور اسی طرح عورت کو بھی خبر دینا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر کسی کے علم میں لائے بغیر رجوع کرے تب بھی اس کا رجوع صحیح ہے اور اگر دعویٰ کرے کہ میں نے رجوع کرلیا ہے تو اگر

Presented by Ziaraat.Com

عدت میں ہو تو ثابت کرنا لازم نہیں ہے اور اگر عدت تمام ہونے کے بعد ہو تو ضروری ہے کہ ثابت کرے۔

مسئلہ ۲۵۹۰جس مرد نے اپنی بےوی کو طلاق رجعی دی ہو اگر بےوی سے مال لے کر اس بات پر صلح کرلے کہ رجوع نہیں کرے گا تو واجب ہے کہ صلح کی قرارداد کے مطابق عمل کرے، لیکن اگر رجوع کرے تو رجوع صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۵۹۱اگر آزاد عورت کو دو مرتبہ طلاق دے اور ہر مرتبہ رجوع کرے یا اسے دو مرتبہ طلاق دے کر ہر مرتبہ اس سے عقد کرے یا ایک طلاق کے بعد رجوع اور دوسری کے بعد عقد کرے تو تےسری طلاق کے بعد عورت اس پر حرام ہوجائے گی لیکن اگر تےسری طلاق کے بعد کسی اور مرد سے نکاح کرے تو چند شرائط کے ساتھ پہلا شوہر حلال ہوجائے گا یعنی اب اس سے دوبارہ نکاح کرسکتی ہے اور وہ شرائط درج ذیل ہیں:

۱) دوسرے شوہر کے ساتھ عقد دائمی کرے اور اگر مدت والا عقد(متعہ) کرے مثلاً ایک مہینہ یا ایک سال کے لئے عقد کرے اور اس سے جدا ہوجائے تو پہلاشوہر اس سے عقد نہیں کرسکتا ہے۔

۲) دوسرا شوہر اس کے ساتھ آگے سے نزدےکی کرے اور اس طرح دخول کرے کہ دونوں جماع کی لذت محسوس کریں۔

۳) دوسرا شوہر اسے طلاق دے یا مر جائے۔

۴) دوسرے شوہر کی عدت طلاق یا عدت وفات تمام ہوجائے۔

۵) احتیاط واجب کی بنا پر دوسرا شوہر بالغ ہو۔

طلاق خلع

مسئلہ۲۵۹۲جس عورت کو اپنے شوہر سے کراہت ہو اور خوف ہو کہ وہ اس کے واجب حقوق کی رعایت نہ کرسکے گی اور حرام میں مبتلا ہوجائے گی اور وہ اپنے شوہر کو مہر یا کوئی دوسرا مال بخشے کہ وہ اسے طلاق دے دے تو اس طلاق کو طلاق خلع کہتے ہیں۔

مسئلہ۲۵۹۳اگر شوہر خود طلاق خلع کا صیغہ پڑھنا چاہے تو مثلاً اگر اس کی بےوی کا نام فاطمہ ہو تو ما ل لےنے کے بعد کہے: ”زَوْجَتِی فَاطِمَۃُ خَلَعْتُھَا عَلٰی مَا بَذَلَتْ“ یعنی مےری بےوی فاطمہ کو اس مال کے بدلے جو اس نے دیا ہے طلاق خلع دیتاہوں۔

اور احتیاط مستحب کی بنا پر خلع پر مشتمل جملے کے بعد ”ھِیَ طَالِقٌ“ بھی کہے، البتہ بےوی معین ہونے کی صورت میں نام لےنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ۲۵۹۴اگر عورت کسی کو وکیل کرے کہ اس کا مہر شوہر کو بخشے اور شوہر بھی اسی کو وکیل بنائے کہ اس کی بیوی کو طلاق دے تو اگر مثلاً شوہر کا نام محمد اور بےوی کا نام فاطمہ ہو تو وکیل طلاق کا صیغہ اس طرح پڑھے: ”عَنْ مُوَکِّلَتِی فَاطِمَۃَ بَذَلْتُ مَھْرَھَا لِمُوَکِّلِی مُحَمَّدٍ لِےَخْلَعَھَا عَلَےہِ“ اور اس کے بعد فوراً بعد احتیا ط کی بنا پر موالات عرفی ختم ہونے سے پہلے کہے: ”زَوْجَۃُ مُوَکِّلِی خَلَعْتُھَا عَلٰی مَا بَذَلَتْ“ اور اگر عورت کسی کو وکیل کرے کہ مہر کے علاوہ کوئی چیز شوہر کو بخشے تاکہ وہ طلاق دے تو ضروری ہے کہ وکیل”مَھْرَھَا“ کے لفظ کے بجائے اس چیز کو ذکر کرے، مثلاً اگر ہزار روپے دئے ہوں تو ضروری ہے کہ کہے: ”بَذَلْتُ اَلفَ رُوْبِیَۃٍ“

طلاق مبارات

مسئلہ۲۵۹۵اگر میاں بےوی دونوں ایک دوسرے سے کراہیت رکھتے ہوں اور بےوی مرد کو طلاق دینے کے لئے مال دے تو اس طلاق کو مبارات کہتے ہیں۔

مسئلہ۲۵۹۶اگر شوہر مبارات کا صیغہ جاری کرنا چاہے اور مثلاً ا س کی بےوی کا نام فاطمہ ہو تو کہے: ”بَارَاْتُ زَوْجَتِیْ فَاطِمَۃَ عَلٰی مَا بَذَلَتْ فَھِیَ طَالِقٌ“ یعنی میں اور مےری بےوی فاطمہ اس مال کے بدلے میںجو اس نے مجھے دیا ہے ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں تو وہ آزاد ہے، اور اگر کسی اور کو وکیل کرے تو ضروری ہے کہ وکیل کہے ”بَارَاْتُ زَوْجَۃَ مُوَکِّلِیْ فَاطِمَۃَ عَلٰی مَا بَذَلَتْ فَھِیَ طَالِقٌ“ یا کہے: ”عَنْ قِبَلِ مُوَکِّلِیْ بَارَاْتُ زَوْجَتَہُ فَاطِمَۃَ عَلیٰ مَا بَذَلَتْ فَھِیَ طَالِقٌ“ اور ذکر کئے گئے صیغوں میں ”فَھِیَ طَالِقٌ“ کو ذکر کرنے کا لزوم احتیاط واجب کی بنا پر ہے اور اگر ”عَلیٰ مَا بَذَلَتْ“ کے بجائے ”بِمَا بَذَلَتْ“ کہے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۵۹۷ضروری ہے کہ طلاق خلع و مبارات کے صیغے صحیح عربی میں پڑھے جائیں، لیکن اگر عورت شوہر کو اپنا مال بخشنے کے لئے اردو میں کہے: ”میں نے طلاق حاصل کرنے کے لئے فلاں مال تمھیں بخش دیا“ تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر مرد عربی میں طلاق نہ دے سکتا ہو تو احتیاط واجب ہے کہ وکیل کرے اور اگر وکیل بھی نہ کرسکتا ہو تو جس لفظ سے بھی جو عربی صیغے کے مترادف ہو طلاق خلع یا مبارات دے، صحیح ہے۔

مسئلہ۲۵۹۸اگر عورت طلاق خلع کی عدت کے دوران اپنا مال واپس مانگ لے تو شوہر رجوع کرسکتا ہے اور عقد کے بغیر اسے دوبارہ اپنی زوجہ بنا سکتا ہے۔

مسئلہ۲۵۹۹شوہر جو مال طلاق مبارات کے لئے لیتا ہے ضروری ہے کہ مہر سے زیادہ نہ ہو لیکن اگر طلاق خلع میں مہرسے زیادہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

طلاق کے متفرق احکام

مسئلہ۲۶۰۰اگر نا محرم عورت کو اپنی بےوی سمجھ کر اس سے نزدےکی کرے تو ضروری ہے کہ عورت عدت رکھے چاھے عورت کو معلوم ہو کہ اس کا شوہر نہیں ہے یا گمان ہو کہ اس کا شوہر ہے۔

مسئلہ ۲۶۰۱اگر ایسی عورت سے زنا کرے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ اس کی بےوی نہیں ہے تو اس کے لئے عدت رکھنا ضروری نہیں ہے، چاھے اسے معلوم ہو کہ یہ مےرا شوہر نہیں ہے یا گمان ہو کہ شوہرہے۔

مسئلہ ۲۶۰۲اگر کوئی مرد کسی عورت کو دھوکہ دے کر اپنے شوہر سے طلاق دلوائے اور وہ عورت اس کی بےوی بن جائے تو طلاق اور عقد صحیح ہیں لیکن دونوں نے گناہِ عظےم کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶۰۳جب بھی عورت عقد کے ضمن میں شوہر سے شرط کرے کہ اگر شوہر سفر پرجائے یا چھ مہینے تک اسے خرچہ نہ دے تو اس کو طلاق کا حق حاصل ہوگا تو یہ شرط باطل ہے لیکن اگر شرط کرے کہ اگر شوہر سفر پر جائے یا چھ مہینے کا خرچہ نہ دے تو اس کی جانب سے بےوی اپنی طلاق کے لئے وکیل ہوگی اور کیفیت یہ ہو کہ طلاق مشروط ہو، وکالت مشروط نہ ہو تو شرط صحیح ہے اور جب شرط حاصل ہوجائے اور خود کو طلاق دے تو طلاق صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۶۰۴جس عورت کا شوہر گم ہوگیا ہو اگر وہ دوسرے شخص سے نکاح کرنا چاھے تو ضروری ہے کہ عادل مجتھد کے پاس جائے اور اس کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرے۔

مسئلہ ۲۶۰۵جو شخص دائمی پاگل ہو اس کے باپ اور دادا مصلحت کا خیال رکھتے ہوئے اس کی بےوی کو طلاق دے سکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۶۰۶باپ اور دادا اپنے نابالغ بچے کی دائمی بےوی کو طلاق نہیں دے سکتے ہیں اور اگر باپ یا دادا اپنے نابالغ بچے کا کسی عورت سے متعہ کریں تو بچے کی مصلحت کا خیال رکھتے ہوئے اس عورت کی مدت بخش سکتے ہیں اگرچہ بچے کے بالغ ہونے کا کچھ زمانہ متعہ کی مدت کا ہو جےسے چودہ سالہ بچے کا کسی عورت سے دو سال کے لئے متعہ کیا گیا ہو۔

مسئلہ ۲۶۰۷اگر مرد کے لئے شریعت کے معین کردہ طریقے سے دو افراد کی عدالت ثابت ہو جائے اور ان کے سامنے عورت کو طلاق دے تو جس شخص کے نزدےک ان کی عدالت ثابت نہ ہو وہ شخص بھی عدت تمام ہونے کے بعد اس عورت سے اپنا یا کسی اور کا عقد کرسکتا ہے،اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ اس عورت سے نکاح نہ کرے اور نہ ہی کسی اور کے ساتھ اس کا نکاح کروائے۔

مسئلہ ۲۶۰۸اگر کوئی شخص اپنی بےوی کو بتائے بغیر طلاق دے تو اگر اس کا خرچہ اسی طرح دیتا رھے جےسے اس کے بےوی ہوتے وقت دیتا تھا اور مثلاً ایک سال کے بعد کھے کہ میں ایک سال پھلے تجھے طلاق دے چکا ہوں اور شرعاً ثابت بھی کردے تو جس عرصہ میں وہ اس کی بےوی نہیں تھی، اس عرصہ میں دیا ہوا نفقہ اگر عورت نے استعمال نہ کیا ہو تو اس کا مطالبہ کرسکتا ہے لیکن وہ چیزیں جو یہ استعمال کرچکی ہے ان کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔

غصب کے احکام

غصب یہ ہے کہ انسان ظلم کرتے ہوئے کسی کے مال یا حق پر مسلط ہوجائے۔ ایسا کرنا بڑے گناھوں میں سے ہے کہ اگر کوئی انجام دے تو قیامت کے دن سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔

Presented by Ziaraat.Com

پےغمبر اکرم(ص) سے مروی ھے کہ جو بھی کسی سے ایک بالشت زمین غصب کرے تو اس زمین کو اس کے سات طبقوں کے ساتھ طوق کی مانند اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا۔

مسئلہ۲۶۰۹اگر انسان عام لوگوں کے لئے بنائی گئی مسجد،مدرسہ،پل اور دوسری جگھوں سے لوگوں کو استفادہ نہ کرنے دے تو اس نے ان کا حق غصب کیاھے۔ یھی حکم اس وقت بھی ھے جب کوئی شخص مسجد میں اپنے لئے کسی جگہ کا انتخاب کرے اور دوسرا شخص اسے اس جگہ سے استفادہ نہ کرنے دے۔

مسئلہ۲۶۱۰ جو شخص کوئی چیز قرض خواہ کے پاس گروی رکھواتا ھے ضروری ھے کہ وہ چیزاسی کے پاس رھے تاکہ قرضہ ادا نہ کرنے کی صورت میں وہ اپنا قرضہ اس سے حاصل کرلے، لہٰذا اگر قرضہ ادا کرنے سے پھلے اس سے وہ چیز چھےن لے تو اس نے اس کا حق غصب کیا ھے۔

مسئلہ۲۶۱۱ جو مال کسی کے پاس گروی رکھا گیا ھو اگر کوئی تےسرا شخص اسے غصب کرلے تو اس چیز کا مالک اور قرض خواہ دونوں ھی غصب کرنے والے سے اس چیز کا مطالبہ کرسکتے ھیں۔ اب اگر وہ چیز ا س سے لے لیں تو پھر بھی وہ گروی ھی رھے گی اور اگر وہ چیز تلف ھوگئی ھو اور اس کا معاوضہ لیں تو وہ معاوضہ بھی اس چیزکی طرح گروی رھے گا۔

مسئلہ۲۶۱۲ اگر انسان کوئی چیزغصب کرلے تو ضروری ھے کہ اس کے مالک کو واپس کرے اور اگر وہ چیز تلف ھوجائے تو اس کا عوض دینا ضروری ھے۔

مسئلہ۲۶۱۳اگر غصب شدہ چیز سے کوئی نفع حاصل ھو مثلاً اگر غصب شدہ بھےڑ سے بچہ پیدا ھو تو وہ مالک کی ملکیت ھوگا۔ اسی طرح اگر کسی نے مکان غصب کیا ھو تو اگرچہ اس میں رھائش اختیار نہ کی ھو تب بھی اس کا کرایہ ادا کرنا ضروری ھے۔

مسئلہ۲۶۱۴اگر کسی بچے یا دےوانے سے اس کے مال میں سے کوئی چیز غصب کرلے تو ضروری ھے کہ اس کے ولی کو لوٹائے اور اگر تلف ھوگئی ھو تو ضروری ھے کہ اس کا عوض دے۔

مسئلہ۲۶۱۵جب دو آدمی مل کر کسی چیز کو غصب کریں تو اگرھر شخص آدھے حصے پر مسلط ھو تو دونوں آدھے حصے کے ضامن ھیں اور اگر دونوں پورے پر مسلط ھوں تو ھر ایک پورے کا ضامن ھے۔

مسئلہ۲۶۱۶ اگر غصب شدہ چیز کسی اور چیز سے مخلوط کردے مثلاً غصب کئے ھوئے گندم کو جو سے مخلوط کردے تو اگر ان کو جدا کرنا ممکن ھو، چاھے باعث زحمت ھو، ضروری ھے کہ جدا کرکے مالک کو واپس کرے۔

مسئلہ۲۶۱۷اگر انسان ایسی چیزغصب کرے جس میں کوئی کام کیا گیا ھو مثلاً وہ سونا جس سے گوشوارہ بنایا گیا ھو اور اسے خراب کردے تو ضروری ھے کہ ا س کے مادّے کے ساتھ اس کام اور صفات کی قیمت بھی مالک کو دے اور اگر خرابی کے بعد مادّہ کی قیمت اس کی پھلی والی قیمت سے کم ھوگئی ھو تو ضروری ھے کہ دونوں قیمتوں کا فرق بھی ادا کرے اور اگر کھے کہ اسے پھلے کی طرح بنادیتا ھوں، تو مالک کے لئے قبول کرنا ضروری نھیں ھے اور مالک بھی اسے پھلے کی طرح کا بنانے پر مجبور نھیں کرسکتا ۔

مسئلہ۲۶۱۸اگر غصب شدہ چیز کو اس طرح بدل دے کہ پھلے سے بہتر ھوجائے مثلاً غصب کئے ھوئے سونے کا گوشوارہ بنادے اور مالک کھے کہ اسی طرح واپس کرو، تو ضروری ھے کہ واپس دے دے اور اپنی محنت کی اجرت نھیں لے سکتا۔ اسی طرح مالک کی اجازت کے بغیر یہ حق بھی نھیں رکھتا کہ اسے پھلی حالت میں لے آئے اور اگر بغیر اجازت اسے پھلی حالت میں لے آئے تو اس صفت کی قیمت کا ضامن ھونا محل اشکال ھے اور احوط یہ ھے کہ مصالحت کرے۔

مسئلہ۲۶۱۹ اگر غصب شدہ چیز کو اس طرح بدل دے کہ وہ پھلے سے بہتر ھوجائے اور مالک کھے کہ اس کو پھلی صورت میں تبدیل کرو تو واجب ھے کہ اسے پھلی شکل میں لے آئے اور اگر تبدیلی کی وجہ سے اس کی قیمت پھلی قیمت سے کم ھوجائے تو ضروری ھے کہ قیمت کا فرق بھی مالک کو دے۔

مسئلہ۲۶۲۰اگر غصب کی ھوئی زمین میں زراعت کرے یا درخت لگائے تو زراعت،درخت اور پھل اس کی ملکیت ھے۔ ھاں، اگر مالک اپنی زمین میں اس غاصب کی زراعت اور درخت رکھنے پر راضی نہ ھو تو ضروری ھے کہ غاصب فوراً اپنی زراعت اور درخت زمین سے اکھاڑ لے چاھے نقصان ھی کیوں نہ ھو اور ضروری ھے کہ جتنی مدت زراعت اور درخت اس زمین میں رھے ھیں اس کا کرایہ

ادا کرے بلکہ اس سے بھی پہلے کی مدت یعنی جب سے غصب کیا ھے اس وقت کا کرایہ بھی دے اور جو خرابیاں زمین میں پیدا ھوگئی ھیں انھیں ٹھےک کرے مثلاً درختوں کی جگہ پُر کرے اور اگر ان چیزوں کی وجہ سے زمین کی قیمت پہلے کی نسبت کم ھو گئی ھو تو ضروری ھے کہ اس کا فرق بھی دے اور غاصب، زمین کے مالک کو مجبور نہیں کرسکتا کہ زمین اسے بیچ دے یا کرائے پر دے اور زمین کا مالک بھی اس کو مجبور نہیں کرسکتا کہ یہ درخت اور زراعت اسے بیچ دے۔

مسئلہ۲۶۲۱ اگر زمین کا مالک اس بات پر راضی ھو جائے کہ کھیتی اور درخت اس کی زمین پر باقی رھیں تو غصب کرنے والے کے لئے ضروری نہیں ھے کہ انھیں زمین سے اکھاڑے، لیکن ضروری ھے کہ غصب کرنے کے وقت سے راضی ھونے تک کا کرایہ زمین کے مالک کو دے۔

مسئلہ۲۶۲۲اگر غصب شدہ چیز تلف ھوجائے اور وہ چیز قےمی ھو یعنی ایسی ھو کہ اس صنف کی اشیاء کی خصوصیات میں ان کی اھمیت اور عقلاء کی دلچسپی کے اعتبار سے معمولاً فرق موجود ھو جےسے حےوانات، تو ضروری ھے کہ اس کی قیمت ادا کرے اور اگر اس کی بازاری قیمت غصب سے لے کر ادا کرنے تک مختلف ھوں تو احتیاط واجب کی بنا پر غصب سے لے کر تلف کی مدت تک کی قیمتوں میں سے سب سے زیادہ والی قیمت ادا کرے اور احتیاط مستحب ھے کہ غصب سے لے کر ادائیگی کرنے تک کی قیمتوں میں سے سب سے زیادہ والی قیمت ادا کرے۔

مسئلہ۲۶۲۳اگر غصب شدہ چیز تلف ھوجائے اور مثلی ھو یعنی اس صنف کی اشیاء کی خصوصیات میں ان کی اھمیت اور عقلاء کی دلچسپی کے اعتبار سے معمولاً فرق موجود نہ ھو جےسے گندم و جو کی طرح دانے دار چیزیں تو نوعی اور صنفی خصوصیات میں اسی غصب شدہ چیز کی مثل ادا کرے مثلاً اگر بارش سے سینچی گئی گندم غصب کرے تو اس کے بدلے پانی کے ذریعے سینچی گئی گندم نہیں دے سکتا۔ اسی طرح اگر بارش سے سینچی گئی اعلی گندم غصب کرے تو گھٹیا گندم نہیں دے سکتا۔

مسئلہ۲۶۲۴اگر بھےڑ جےسی کوئی چیز غصب کرے اور وہ تلف ھوجائے تو اگر اس کی بازاری قیمت تبدیل نہ ھوئی ھو لیکن جتنا عرصہ اس کے پاس رھی ھو اس عرصہ میں صحت مندھوگئی ھو تو ضروری ھے کہ صحت مندبھےڑ کی قیمت دے۔

مسئلہ۲۶۲۵اگر غصب شدہ چیز کو کوئی دوسرا اس سے غصب کرلے اور وہ چیز تلف ھوجائے تو مالک کو حق ھے کہ ان دونوں میں سے جس سے چاھے پورے مال کا عوض یا بعض کا عوض لے سکتا ھے پس اگر پہلے غاصب سے عوض لے لے تو پہلے نے جو کچھ دیا ھے اس کا مطالبہ دوسرے سے بھی کرسکتا ھے، البتہ اگر دوسرے سے عوض لے لے تو وہ پہلے سے مطالبہ نہیں کرسکتا ھے۔

مسئلہ۲۶۲۶اگر خریدو فروخت میں ایسا معاملہ واقع ھو جس میں معاملہ کی شرائط میں سے کوئی ایک شرط موجود نہ ھو جےسے جس چیز کی مقدار معلوم ھونا ضروری تھا اسے مقدار جانے بغیر فروخت کرے تو معاملہ باطل ھے اور اگر بیچنے اور خریدنے والا معاملے سے قطع نظر کرتے ھوئے اس بات پر راضی ھوجائیں کہ ان میں سے ھر ایک دوسرے کے مال میں تصرف کرے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ھے ورنہ جو چیز انھوں نے ایک دوسرے سے لی ھے ضروری ھے کہ ایک دوسرے کوواپس کردیں اور اگر ھر ایک کا مال دوسرے کے ھاتھ میں تلف بھی ھو جائے تو ضروری ھے کہ اس کا عوض دے چاھے انھیں معاملے کے باطل ھونے کا معلوم تھا یا نہیں، لہٰذا اگرتلف شدہ مال مثلی ھو تو اس کا مثل دے اور اگر قےمی ھو تو تلف ھوتے وقت کی قیمت دے اگرچہ احوط یہ ھے کہ مال ھاتھ میں لےنے سے لے کر تلف ھونے تک کی قیمتوں میں سے سب سے زیادہ والی قیمت دے اور اس سے زیادہ احوط یہ ھے کہ مال ھاتھ میں لےنے سے لے کر قیمت ادا کرنے تک کی قیمتوں میں سے سب سے زیادہ والی قیمت دے۔

مسئلہ۲۶۲۷جب بھی مال فروخت کرنے والے سے دیکھنے یا اپنے پاس رکھنے کے لئے مال لے تاکہ پسند آنے کی صورت میں اسے خریدسکے اور یہ مال تلف ھوجائے تو اس مال کے عوض کے ضامن ھونے کا حکم لگانا محل اشکال ھے اور احوط یہ ھے کہ مصالحت کرے۔

گرا پڑا مال پانے کے احکام

مسئلہ۲۶۲۸اگر انسان کو حیوان کے علاوہ کوئی ایسا گراپڑا مال ملے جس میں اس کے مالک کی شناخت کی کوئی علامت، چاھے اسی اعتبار سے کہ وہ مال چند معین افراد میں سے ایک کا ھے، موجود نہ ھو اور اس کی قیمت ایک درھم یعنی ۶/۱۲ چنے کے برابر سکے دار چاندی سے کم ھو تو اس کے لئے جائز ھے کہ اسے اٹھا کر اپنی ملکیت میں لے لے اور اس کے مالک کے بارے میں جستجو کرنا بھی

Presented by Ziaraat.Com

ضروری نہیں، البتہ احتیاط مستحب یہ ھے کہ وہ مال اس کے مالک کی جانب سے کسی فقیر کو صدقہ دے دے۔

مسئلہ۲۶۲۹اگر کوئی ایسا مال ملے جس میں مالک کی کوئی نشانی ہو اور اس مال کی قیمت ایک درھم سے کم ہو تو اگر اس کا مالک معلوم ہو، چاھے اسی اعتبار سے کہ وہ مالک چند معین افراد میں سے ایک ھے تو جب تک اس کی رضایت کا یقین نہ ہوجائے اس کی اجازت کے بغیر نہیں اٹھا سکتا، جب کہ اگر اس کا مالک کسی بھی اعتبار سے معلوم نہ ہو تو اسے اپنے لئے اٹھا سکتا ھے، البتہ احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ اس کا مالک مل جانے کے بعد اگر وہ چیز باقی ھے تو وھی چیز ورنہ اس کا عوض مالک کو دے۔

مسئلہ۲۶۳۰اگر انسان کو مالک کی علامت رکھنے والی کوئی چیز ملے، چاھے اس کا مالک مسلمان ہو یا ایسا کافر ہو کہ جس کا مال محترم ہوتا ھے اور اس چیز کی قیمت بھی ایک درھم تک پہنچ جائے تو ضروری ھے کہ چیز ملنے والے دن سے لے کر ایک سال تک لوگوں کے اجتماع کے مقام پر اس کے بارے میں اعلان کرے۔

مسئلہ۲۶۳۱انسان اگر خود اعلان نہ کرنا چاھے تو کسی قابل اطمینان فرد سے کہہ کر بھی اعلان کروا سکتا ھے۔

مسئلہ۲۶۳۲اگر ایک سال تک اعلان کے باوجود مالک نہ ملے اور وہ مال بھی حرم مکہ کے علاوہ کسی اور مقام سے ملا ہو تو چاھے تو وہ اسے اپنے پاس سنبھال کر رکھ سکتا ھے کہ جب بھی اس کامالک ملے گا اسے دے دے گا اور چاھے تو اسے مالک کی طرف سے کسی فقیر کو صدقہ دے دے یا خود اسے لے لے، لیکن جب بھی اس کا مالک ملے اس کا حق ہوگا کہ وہ یہ مال مانگ لے۔ البتہ اگر وہ مال حرم میں ملا ہو تو ضروری ھے کہ اسے مالک کی طرف سے فقرا کو صدقہ دے دے۔

مسئلہ۲۶۳۳اگر انسان نے ایک سال تک اعلان کے بعد بھی اس چیز کا مالک نہ ملنے کی صورت میں اپنے پاس اصل مالک کے لئے سنبھال کر رکھا ہو اور وہ چیز تلف ہوجائے تو اگر اس چیز کی حفاظت میں کوتاھی بھی نہ کی ہو اور زیادہ روی بھی نہ کی ہوتو ضامن نہیں ھے، لیکن اگر اسے اپنے لئے لیا ہو اور وہ چیز تلف ہوجائے تو مالک کے ملنے اور مطالبہ کرنے کی صورت میں ضامن ھے، جبکہ اگر مالک کی طرف سے صدقہ کرچکا ہو تو مالک کی مرضی ھے کہ وہ اس صدقہ پر راضی ہو جائے یا اپنے مال کا عوض صدقہ دینے والے سے لے لے اور صدقے کا ثواب صدقہ دینے والے کو مل جائے ۔

مسئلہ۲۶۳۴جس شخص کو مال ملا ہو اور اس نے مذکورہ طریقے کے مطابق اعلان نہ کروایا ہو تو گنہگار ہونے کے باوجود اس کی ذمہ داری ختم نہیںہوئی اور ضروری ھے کہ بتلائے گئے طریقے پر عمل کرے۔

مسئلہ۲۶۳۵اگر کسی پاگل یا بچے کو کوئی ایسی چیز ملے جس کا اعلان کرنا ضروری ھے تو ولی اعلان کرنے کے مذکورہ طریقے پر عمل کر سکتا ھے، لیکن اگر ولی وہ چیز اس پاگل یا بچے سے لے لے تو پھر اس پر اعلان کرنا واجب ہو جائے گا اور ایک سال گزرنے پر بھی اگر مالک نہ ملے تو ولی کو چاہئے کہ یا تو اس کو اصل مالک کے لئے سنبھال کر رکھے یا پاگل یا بچے کے لئے لے لے یا اصل مالک کی طرف سے صدقہ دے دے اور اگر بعد میں اس کا مالک ملے اور صدقے پر راضی نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ ولی اپنے مال میں سے اس کا عوض دے۔

مسئلہ۲۶۳۶اگر انسان اعلان کرنے کے سال کے دوران ھی مالک کے ملنے سے نا امید ہوجائے تو ملے ہوئے مال کو اپنی کی ملکیت میں لینا تو اشکال رکھتا ھے لیکن اگرچاھے تو اصل مالک کی طرف سے صدقہ دے سکتا ھے، البتہ احتیاط واجب یہ ھے کہ حاکم شرع سے اجازت لے۔

مسئلہ۲۶۳۷اگر اعلان کے سال کے دوران ھی مال تلف ہوجائے جب کہ مال کی حفاظت کرنے میں کوتاھی یا زیادہ روی کی ہو تو ضامن ھے ورنہ ضامن نہیں۔

مسئلہ۲۶۳۸اگر ایسا مال ملے جس کی قیمت تو ایک درھم تک پہنچ جاتی ہو لیکن اس کی پہچان ممکن نہ ہو، مثلاً اس میں علامت تو ہو لیکن ایسی جگہ سے ملی ہو کہ یقین ہو کہ وھاں اعلان کرنے سے اس کا مالک نہیں ملے گا، یا سرے سے اس میں کوئی علامت ھی نہ ہو تو پہلے دن سے ھی اس کے مالک کی طرف سے صدقہ دے سکتا ھے جو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ حاکم شرع کی اجازت سے ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۶۳۹اگر انسان کو کوئی چیز ملے جسے اپنی سمجھ کر اٹھالے اور بعد میں پتہ چلے کہ وہ اس کی نہیں تھی تو گذشتہ مسائل میں گمشدہ چیزوں کے بارے میں بتلائے گئے سارے احکام اس پر لاگو ہوں گے۔

مسئلہ۲۶۴۰اعلان کرتے وقت ضروری نہیں ہے کہ ملنے والی چیز کی جنس کا بھی تذکرہ کرے ، بلکہ اگر اتنا بھی کہہ دے کہ مجھے ایک چیز ملی ھے تو کافی ھے مگر یہ کہ جس کی وہ چیز ھے اس پر تاثیر کے اعتبار سے جنس کا اعلان کئے بغیر کوئی فائدہ نہ ہو۔

مسئلہ۲۶۴۱اگر کسی کو کوئی چیز ملے اور دوسرا کھے کہ یہ میری ھے اوراس میں موجود نشانیوں کا تذکرہ بھی کردے تب بھی صرف اسی صورت میں اسے وہ چیز دے سکتا ھے جب اسے اطمینان ہوجائے کہ یہ اس کی ھے۔ البتہ ان علامتوں کا تذکرہ ضروری نہیں ھے جن کی طرف عام طور پر مال کے مالک کی بھی توجہ نہیں ہوتی۔

مسئلہ۲۶۴۲اگر کسی کو ملی ہوئی چیز کی قیمت ایک درھم تک پہنچ رہی ہو لیکن وہ شخص اعلان نہ کرے بلکہ اسے مسجد وغیرہ میں رکھ دے اور وہ چیز تلف ہوجائے یا کوئی اور شخص اسے اٹھا لے تو ضامن وھی شخص ہوگا جسے وہ چیز ملی تھی۔

مسئلہ۲۶۴۳اگر انسان کو پھل اور سبزیجات وغیرہ جیسی کوئی چیز ملے جو ایک سال تک باقی رھنے کے قابل نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ جب تک انھیں کوئی نقصان نہ پہنچے، سنبھال کر رکھے۔ اب اگر اس کا مالک نہ ملے تو حاکم شرع یا اس کے وکیل کی اجازت سے اور اگر ان میں سے کوئی نہ ہوتو ممکنہ صورت میں دو عادل مومنین کی اجازت سے اس کی قیمت معلوم کرکے اسے بیچ دے یا خود خرید لے اور اس کی قیمت سنبھال کر رکھ دے اور احتیاط واجب یہ ھے کہ چیز ملنے سے ایک سال تک اعلان کرے اور اگر اس کا مالک نہ ملے تو مسئلہ نمبر ۲۶۳۲ میں ذکر شدہ طریقے پر عمل کرے۔

مسئلہ۲۶۴۴جو چیز انسان کو پڑی ہوئی ملی ہو اور وہ وضو و نماز کے وقت انسان کے پاس ہو تو اگر انسان کا ارادہ یہ ہو کہ اس کے مالک کو ڈھونڈ کر اسے دے دے گا تو کوئی حرج نہیں ورنہ اس چیز میں تصرف کرنا چاھے اپنے پاس رکھنے کا تصرف ھی ہو، حرام ھے ، البتہ صرف اس لئے کہ وہ چیز اس کے پاس ھے اس کے وضو و نماز باطل نہیں ہو جائیں گے۔

مسئلہ۲۶۴۵اگر کسی شخص کا جوتا چوری ہو جائے اور اس کی جگہ اسے دوسرا جوتا پڑا ہوا ملے اور اسے یقین ہوجائے یا قرائن سے اطمینان آجائے کہ چھوڑا ہوا جوتا اسی جوتا اٹھانے والے شخص کا ھے اور وہ اس بات پر بھی راضی ھے کہ یہ شخص اپنے جوتے کے عوض اس کا جوتا اٹھالے، تو یہ شخص اپنے جوتے کے عوض میں وہ جوتا اٹھا سکتا ھےیھی حکم اس وقت بھی ہوگا جب اسے معلوم ہو کہ اس کا جوتا ناحق اور ظلم کرتے ہوئے اٹھایا گیا ھے، البتہ اس صورت میں ضروری ھے کہ چھوڑے ہوئے جوتے کی قیمت اس کے اپنے جوتے سے زیادہ نہ ہو ورنہ قیمت کی اضافی مقدار میں مجھول المالک کا حکم جاری ہوگا۔مذکورہ دوصورتوں کے علاوہ چھوڑے ہوئے جوتے میں مجھول المالک کا حکم جاری ہوگا۔

مسئلہ۲۶۴۶اگر انسان کے پاس مجھول المالک کا مال ہویعنی معلوم نہ ہو کہ اس کا مالک، چاھے چند معین کے افراد کے درمیان ھی سھی، کون ھے اور اس مال کو گرا پڑا مال نہ کھا جا سکے تو ضروری ھے کہ اس کے مالک کے بارے میں اس وقت تک جستجو کرے جب تک اس کے ملنے سے نا امید نہ ہو جائے اور مایوسی کے بعد ضروری ھے کہ اسے فقرا کو صدقے کے طور پر دے دے جو کہ احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ حاکم شرع کی اجازت سے ہواور اگر بعد میں اس کا مالک مل بھی جائے تو ضامن نہیں ھے۔

جانوروں کو ذبح اور شکار کرنے کے احکام

مسئلہ۲۶۴۷اگر حلال گوشت جانور کو ، چاھے جنگلی ہو یا پالتو، گردن سے یا کسی اور طریقہ سے جس کی تفصیل بعد میں آئے گی، تذکیہ کیا جائے تو جان نکلنے کے بعد اس کا بدن پاک اور مندرجہ ذیل موارد کے سوا گوشت حلال ھے :

۱) ایسا حلال گوشت چار پایہ اور اس کی نسل جس کے ساتھ کسی بالغ شخص نے بد فعلی کی ہو۔ اگر بد فعلی کرنے والا نابالغ ہو تو بھی احتیاط واجب کی بنا پر یھی حکم ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

۲) وہ حیوان جو انسانی نجاست کھانے کا عادی ہو جب کہ شریعت میں معین شدہ طریقے کے مطابق اس کا استبرا نہ کیا گیا ہو۔

۳) وہ بکری کا بچہ جس کی ہڈیاں سوٴرنی کا دودھ پی کر مضبوط ہوئی ہوں۔ اور اس کی نسل احتیاط واجب کی بنا پر بھیڑ کے بچے کا بھی یہی حکم ہے۔

۴) وہ بکری یا بھیڑ کا بچہ جس نے سوٴرنی کا دودھ پیا ہو لیکن اس کی ہڈیاں اس سے مضبوط نہ ہوئی ہوں جبکہ شریعت میں معین طریقے کے مطابق ان کا استبرا نہ کیا گیا ہو۔

مسئلہ۲۶۴۸حلال گوشت جنگلی جانور مثلاً ہرن، چکور اور پہاڑی بکری اور ایسے حلال گوشت جانور جو پالتو ہوں لیکن کسی وجہ سے جنگلی بن گئے ہوں مثلاً وہ پالتو گائے اور اونٹ جو بھاگ جانے کی وجہ سے جنگلی ہو گئے ہوں، اگر ان کو آئندہ ذکر ہونے والے طریقے کے مطابق شکار کیا جائے تو وہ پاک اور حلال ہیں البتہ حلال گوشت پالتو جانور مثلاً پالتو بھیڑ،بکری ، مرغی اور وہ حلال گوشت جنگلی جانور جو تربیت کرنے سے پالتو ہوگیا ہے،شکار کرنے کی وجہ سے پاک اور حلال نہیں ہوتے۔

مسئلہ۲۶۴۹حلال گوشت جنگلی جانور اسی صورت میں شکار کرنے سے پاک اور حلال ہوتا ہے جب وہ بھاگ یا اڑ سکتا ہو لہٰذا ہرن کا بچہ جو بھاگ نہیں سکتا یا چکور کا بچہ جو اڑ نہیں سکتا، شکار کرنے سے پاک اور حلال نہیں ہوگا اور اگرہرن اور اس کے نہ بھاگ سکنے والے بچے کو ایک ہی تیر سے شکار کریں تو ہرن حلال اور بچہ حرام ہوگا۔

مسئلہ۲۶۵۰اگر مچھلی جیسا خون جھندہ نہ رکھنے والا حلال گوشت جانور، آئندہ بیان کئے جانے والے تذکیہ کے طریقے کے علاوہ کسی اور وجہ سے مرجائے تو پاک ہے لیکن اس کا کھانا حرام ہے۔

مسئلہ۲۶۵۱اگر سانپ جیسے خون جھندہ نہ رکھنے والے حرام گوشت جانور کو ذبح کیا جائے تو حلال نہیں ہوگا لیکن اس کا مردار پاک ہے ۔

مسئلہ۲۶۵۲کتا اور سورذبح یا شکار کرنے سے پاک نہیں ہوتے اور ان کا گوشت کھانا بھی حرام ہے۔ اور وہ حرام گوشت جانور جو بھیڑئے اور چیتے کی طرح درندے اور گوشت خور ہیں اگر انہیں آئندہ بیان کئے جانے والے طریقے کے مطابق ذبح کیا جائے یا تیر وغیرہ سے ان کا شکار کیا جائے تو وہ پاک ہیں لیکن ان کا گوشت حلال نہیں ہوگا اور اگر شکاری کتے کے ذریعے ان کا شکار کیا جائے تو ان کا پاک ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ۲۶۵۳ہاتھی،ریچھ،اور بندر کو اگر آئندہ بیان کئے جانے والے طریقے کے مطابق ذبح یا تیر وغیرہ سے شکار کیا جائے تو پاک ہیں لیکن چوہے جیسے چھوٹے جانور جو زمین کے اندر رہتے ہیں اگر وہ خون جھندہ رکھتے ہوں اور ان کی جلد قابل استفادہ نہ ہو، ذبح یا شکار کرنے سے پاک نہیں ہوتے ہیں اور اگر ان کی کھال قابل استفادہ ہو تو ان کا پاک ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ۲۶۵۴اگر زندہ جانور کے شکم سے مردہ بچہ باہر نکلے یا نکالا جائے تو اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔

جانوروں کے ذبح کرنے کا طریقہ

مسئلہ۲۶۵۵حیوان کو ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی گردن میں موجود مری یعنی کھانے کی نالی، حلقوم یعنی سانس کی نالی اور اس پر محیط دو بڑی رگوں کو جنھیں چار رگ کہا جاتا ہے، گلے کے ابھار کی نچلی جانب سے مکمل طور پر کاٹ دیا جائے اور انہیں صرف کھول دینا کافی نہیں ہوگا ۔

مسئلہ۲۶۵۶اگر چار رگوں میں سے بعض کو کاٹ دیں اور حیوان کے مرنے تک صبر کریں اور اس کے بعد باقی کو کاٹیں تو حلال اور پاک نہیں ہوگا اور یہی حکم احتیاط واجب کی بنا پر اس وقت بھی ہے جب چاروں رگوں کو جانور کے مرنے سے پہلے کاٹیں لیکن ان کو معمول کے مطابق ایک ساتھ نہ کاٹیں۔

مسئلہ۲۶۵۷اگر بکری کی گردن کے کچھ حصے کو بھیڑیا اس طرح نوچ لے کہ چار رگیں باقی ہوں یا بدن کے کسی حصے کو نوچ لے لیکن بکری زندہ ہو تو بعد میں آنے والی شرائط کے مطابق ذبح کرنے کی صورت میں حلال اور پاک ہوجائے گی اور اگر بکری کی گردن اس طرح نوچے کہ گردن کی جن چار رگوں کو کاٹنا ضروری ہے وہ باقی نہ بچیں تو یہ بکری حرام ہوجائے گی۔ ہاں، اگر کچھ رگوں

Presented by Ziaraat.Com

کو اس طرح نوچے کہ اس سے اوپر یا نیچے سے اس رگ کو کاٹنا ممکن ہو تو اس حیوان کا حلال ہونا محل اشکال ہے۔

جانور ذبح کرنے کی شرائط

مسئلہ۲۶۵۸جانور ذبح کرنے کی چندشرائط ہیں:

۱) جانور ذبح کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسلمان مرد،عورت یا مسلمان کا ممیز بچہ ہو جو اچھائی اور برائی کو سمجھتا ہے اور اگر کفار،نواصب،خوارج اور وہ غلات جو کافر کے حکم میں ہیں جیسے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کو خدا ماننے والے افراد، حیوان کو ذبح کریں تو وہ حیوان حلال نہیں ہوگا۔

۲) حیوان کا گلا کسی لوہے کی چیز سے ذبح کریں اور لوہا نہ ملنے کی صورت میں شیشے یا تیز پتھر جیسی تیز دھار والی چیز سے چار رگوں کو کاٹا جاسکتا ہے لیکن اس صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ جانور ایسی حالت میں ہو کہ اگر اسے ذبح نہ کیا جائے تو مرجائے یا کسی وجہ سے اس کو ذبح کرنا ضروری ہو۔

۳) ذبح کرتے وقت جانور کے بدن کا اگلا حصہ رو بہ قبلہ ہو اور جو شخص جانتا ہو کہ جانور کو روبقبلہ ذبح کرنا ضروری ہے اگر عمداً جانور کو روبقبلہ نہ کرے تو جانور حرام ہوجائے گا۔ ہاں، اگر بھول جائے یا مسئلہ نہ جانتا ہو یا قبلہ معین کرنے میں غلطی کرے یا قبلہ کی سمت نہ جانتا ہو یا جانور کو قبلہ رخ نہ کرسکتا ہو اور ذبح کرنا ضروری ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

۴) جب جانور کو ذبح کرنے لگے یا چھری اس کی گردن پر رکھے تو ذبح کرنے کی نیت سے خدا کا نام لے اور بسم اللہ یا اللہ اکبر اور ان جیسے ذکر کافی ہیں بلکہ صرف اللہ کہنا بھی کافی ہے اور اگر ذبح کے قصدکے بغیر خدا کا نام لے تو یہ حیوان پاک نہیں ہوگا اور اس کا گوشت حرام ہے لیکن اگر بھول کر خدا کا نام نہ لے تو اشکال نہیں اور احتیاط مستحب ہے کہ جب بھی یاد آئے خدا کا نام لے اور کہے: "بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰیٓ اَوَّلِہٖ وَ (عَلٰی) آخرہ"۔

۵) حیوان ذبح ہونے کے بعد حرکت کرے اگرچہ وہ اپنی آنکھ یا دم جیسی چیز کو حرکت دے یا اپنے پاؤں زمین پر مارے اور یہ حکم اس وقت ہے جب ذبح کرتے وقت جانور کا زندہ ہونا مشکوک ہو ورنہ ضروری نہیں ہے۔ یہ بھی واجب ہے کہ اس حیوان کے بدن سے اس کے اعتبار سے معمول اور متعارف مقدار میںخون نکلے۔

۶) احتیاط واجب کی بنا پر پرندوں کے علاوہ باقی جانوروں میں روح نکلنے سے پہلے جانور کی گردن جدا نہ کرے بلکہ یہ کام پرندوں میں بھی محل اشکال ہے۔ لیکن اگر غفلت یا چاقو کے تیز ہونے کی وجہ سے سر جدا ہوجائے تو اشکال نہیں ہے۔

اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر اس سفید رگ کو بھی جو گردن کے مہروں سے دم تک جاتی ہے اور جسے حرام مغز کہتے ہے، عمداً جدا نہ کرے ۔

۷) احتیاط واجب کی بنا پر ذبح کرنے کی جگہ سے ذبح کرے اور گدّی سے ذبح نہ کرے۔ اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر جائز نہیں ہے کہ چاقو رگوں کے نیچے گھونپ کر باھر کی جانب رگوں کو جدا کرے۔

اونٹ نحر کرنے کا طریقہ

مسئلہ۲۶۵۹اگر اونٹ کو نحر کرنا چاھیں تاکہ مرنے کے بعد پاک اور حلال ہو تو ضروری ہے کہ حیوان ذبح کرنے کی شرائط کے ساتھ لوہے کی چھری یا لوہے کی کوئی اور چیز جو تیز ہو، سینہ اور گردن کے درمیانی حصے میں گھونپ دے۔

مسئلہ۲۶۶۰جب چھری اونٹ کی گردن میں گھونپناچاھیں تو بہتر ہے کہ اونٹ کھڑا ہو لیکن اگر اس نے اپنے زانو زمین پر رکھے ہوں یا پہلو کے بل اس طرح لیٹا ہوا ہو کہ اس کے بدن کا اگلا حصہ روبقبلہ ہو اور اس کی گردن کی نشیب والی جگہ میں چھری گھونپ دی جائے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ۲۶۶۱ اگر اونٹ کی گردن کے نشیب میں چھرا گھونپنے کے بجائے اسے ذبح کریں یا بکری اور گائے جیسے جانوروں کو ذبح کرنے کے بجائے نحر کریں تو ان کا گوشت حرام اور بدن نجس ہے، لیکن اگر ذبح کرنے کے بعد اونٹ زندہ ہو اور اس کی گردن کے نشیب والے حصے میں چھرا

Presented by Ziaraat.Com

گھونپ دیا جائے تو اس کا گوشت حلال اور بدن پاک ہے اور اگر بکری اور گائے جیسے جانور کو نحر کرنے کے بعد مرنے سے پہلے ذبح کردیا جائے تو حلال اور پاک ہیں۔

مسئلہ۲۶۶۲اگر حیوان سرکش ہو جائے اور اس کو شریعت کے معین شدہ طریقہ سے ذبح کرنا ممکن نہ ہو یا کنویں میں گرنے کی وجہ سے احتمال ہو کہ وہیں مرجائے گا اور اس کو وہاں شرعی طریقہ سے ذبح کرنا ممکن نہ ہو تو اس کے جس حصے کو بھی تلوار،نیزہ یا خنجر جیسی چیز سے زخم لگایا جائے اور اسی زخم کی وجہ سے مرجائے تو حلال ہوجائے گا اور اس کا روبقبلہ ہونا ضروروری نہیں ہے لیکن ضروری ہے کہ حیوان ذبح کرنے کی دوسری شرائط موجود ہوں۔

وہ چیزیں جو حیوان ذبح کرتے وقت مستحب ہیں

مسئلہ۲۶۶۳حیوان ذبح کرنے میں چند چیزیں مستحب ہیں:

۱) بکرا ذبح کرتے وقت اس کے آگے کی دو اور پیچھے کی ایک ٹانگ باندھی جائے اور گائے ذبح کرتے وقت اس کی چاروں پیر بندھے ہوئے ہوں اور دم کھلی ہو اور بیٹھے ہوئے اونٹ کو نحر کرتے وقت اس کے دونوں اگلے پیر نیچے سے زانو یا بغل کے نیچے تک ایک دوسرے سے بندھے ہوئے ہوں اور پیچھے والے پیر کھلے رہیں اور مستحب ہے کہ پرندے کو ذبح کرنے کے بعد چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ پھڑپھڑا سکے۔

۲) جانور کو ذبح کرنے والا شخص قبلہ رخ ہو۔

۳) جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اس کے سامنے پانی رکھا جائے۔

۴) ایسا انتظام کریں کہ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو، مثلاً چھری اچھی طرح تیز کریں اور جانور کو جلدی جلدی ذبح کریں۔

وہ چیزیں جو جانور کو ذبح کرنے میں مکروہ ہیں

مسئلہ۲۶۶۴چند چیزیں جانور ذبح کرنے میں مکروہ ہیں:

۱) بنا بر مشہور روح نکلنے سے پہلے حیوان کی کھال اُتارنا اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کام کو ترک کردیا جائے۔

۲) جانور کو ایسی جگہ ذبح کرنا جہاں اس جیسا کوئی دوسرا جانور اسے دیکھ رہا ہو جیسے بھیڑ،بکری اور اونٹ کو دوسرے بھیڑ،بکری اور اونٹ کے سامنے ذبح کرنا جبکہ وہ اسے دیکھ رہے ہوں۔

۳) حیوان کو رات کے وقت ذبح کرنا، مگر یہ کہ اس کے مرجانے کا خوف ہو۔ یہی حکم جمعہ کے دن زوال سے پہلے کا ہے، البتہ اگر ضروری ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۴) انسان اپنے پالے ہوئے جانور کو خود ذبح کرے۔

اسلحہ سے شکار کرنے کے احکام

مسئلہ۲۶۶۵اگر حلال گوشت رکھنے والے جنگلی جانور کا اسلحے سے شکار کیا جائے اور وہ مرجائے تو پانچ شرائط کے ساتھ وہ حلال ہوجاتا ہے اور اس کا بدن پاک ہوتا ہے:

۱) شکار میں استعمال کیا جانے والا اسلحہ چھری اور تلوار کی طرح کاٹنے والا ہو یا نیزے اور تیر کی طرح تیز ہو۔ اگر جال لکڑی یا پتھر وغیرہ سے جانور کا شکار کیا جائے تو جانور پاک نہیں ہوتااور اس کا کھانا بھی حرام ہے۔اگر جانور کو گولی سے شکار کیا جائے اور گولی ایسی تیز ہو کہ جانور کے بدن میں گھس جائے اور اسے چیر دے تو جانور پاک اور حلال ہے لیکن اگر گولی تیز نہ ہو بلکہ پریشر کی وجہ سے جانور کے بدن میں گھس کر اسے ماردے یا اپنی حرارت کی وجہ سے جانور کے بدن کو جلادے اور جانور اس وجہ سے مر جائے تو جانور کا پاک اور حلال ہونا محل اشکال ہے۔

۲) شکاری مسلمان ہو یا مسلمان کا ایسا بچہ ہو جو اچھے اور برے کی پہچان رکھتا ہو۔ لہٰذا کفار یا وہ افراد جو کافر کے حکم میں ہیں جیسے نواصب، خوارج یا غلات مثلاً وہ افراد جو امیر المومنین علیہ السلام کو خدا مانتے ہیں، اگر کسی جانور کو شکار کریں تو وہ جانور حلال نہیں ہوگا۔

۳) اسلحہ حیوان کو شکار کرنے کے لئے ہی استعمال کیا گیا ہو۔ لہٰذا اگر کسی جگہ کا نشانہ لیا ہو اور اتفاقاً کسی جانور کو لگ جائے تو وہ جانور پاک نہیں ہوگااور اس کا کھانا بھی حرام ہوگا۔

Presented by Ziaraat.Com

۴) اسلحہ استعمال کرتے وقت خدا کا نام لے۔ اگر جان بوجھ کر خدا کا نام نہ لے تو شکار حلال نہیں ہوگا۔ ہاں، اگر بھول جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۵) جانور کے پاس اس وقت پہنچے جب یا جانور مر چکا ہو یا اس کو ذبح کرنے کا وقت نہ بچا ہو۔ ہاں، اگر اتنا وقت بچا ہو اور اسے ذبح نہ کرے یہاں تک کہ جانور مر جائے تو شکار حرام ہوگا۔

مسئلہ۲۶۶۶اگر دو آدمی شکار کریں جب کہ ان میں سے ایک قصد کرے اور دوسرا نہ کرے یا ایک مسلمان ہو اور دوسرا کافر یا ان میں سے ایک خدا کا نام لے اور دوسرا عمداً خدا کا نام نہ لے تو جانور حلال نہیں ہوگا۔

مسئلہ۲۶۶۷اگر جانور گولی لگنے کے بعد پانی میں گر جائے اور انسان جانتا ہو کہ جانور گولی اور پانی دونوں کی وجہ سے مرا ہے تو جانور حلال نہیں ہوگابلکہ اگر یہ یقین نہ ہو کہ جانور صرف گولی کی وجہ سے مرا ہے تو بھی حلال نہیں ہوگا۔

مسئلہ۲۶۶۸اگر غصبی کتے یا اسلحے سے جانور کا شکار کرے تو شکار حلال بھی ہوگا اور اس کی ملکیت میں بھی آجائے گالیکن ایک تو وہ گنہگار ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اسلحہ یا کتے کی اجرت اس کے مالک کو دے۔

مسئلہ۲۶۶۹اگر تلوار یا کسی بھی ایسی چیز سے جس سے شکار صحیح ہے، مسئلہ نمبر ۲۶۶۵ میں ذکر شدہ تمام شرائط کے ساتھ کسی جانور کا شکار کرے اور حیوان کے اس طرح دو ٹکڑے کردے کہ جانور کا سر اور گردن ایک حصے میں آجائے اور وہ جانور کے پاس اس وقت پہنچے جب جانور مر چکا ہو تو دونوں حصے حلال ہوں گے۔ یہی حکم اس وقت بھی ہے جب جانور زندہ ہو لیکن اس کوذبح کرنے کا وقت نہ بچا ہو۔ لیکن اگر ذبح کرنے کا وقت بچا ہو اور یہ ممکن ہو کہ جانور ابھی کچھ دیر اور زندہ رہے گاتو جس حصے میں سر اور گردن نہیں ہیں وہ حصہ تو حرام ہے اور سرو گردن والے حصے کو اگر شریعت میں مقررہ طریقے کے مطابق ذبح کر دیا جائے تو حلال ورنہ حرام ہے۔

مسئلہ۲۶۷۰اگر لکڑی، پتھر یا اور کسی ایسی چیز سے جس سے شکار صحیح نہیں ہے جانور کے دو حصے کردے تو سروگردن کے بغیر والا حصہ تو حرام ہے اور جس حصے میں سر و گردن ہے اگر وہ حصہ زندہ ہو اور اس بات کا امکان ہو کہ جانور ابھی کچھ دیر اور زندہ رہے گا اور اس کو شریعت کے مقررہ طریقے کے مطابق ذبح کر دیا جائے تو وہ حصہ حلال ہو گا ورنہ وہ بھی حرام ہوگا۔

مسئلہ۲۶۷۱اگر کسی جانور کے بدن سے شکار یا ذبح کرنے کے بعد زندہ بچہ نکلے تو شریعت کے مقرر کردہ طریقے سے ذبح کردینے پر وہ بچہ حلال ورنہ حرام ہوگا۔

مسئلہ۲۶۷۲اگر کسی جانور کا شکار کیا جائے یا اسے ذبح کیا جائے اور اس کے بدن سے مردہ بچہ نکلے تو اگر اس بچے کی خلقت مکمل ہو چکی ہو اور اس کے بدن پر بال یا اون آ چکے ہوں اور اس کے مرنے کا سبب بھی اس کی ماں کا شکار ہوجانا یا ذبح ہوجانا ہو اور اس بچے کو ماں کے پیٹ سے نکالنے میں معمول سے زیادہ تاخیر بھی نہ کی گئی ہو تو وہ بچہ پاک اورحلال ہوگا۔

شکاری کتے کے ساتھ شکار کرنا

مسئلہ۲۶۷۳کتا اگر کسی حلال گوشت جنگلی جانور کا شکار کرے تو چھ شرائط کے ساتھ وہ جانور پاک اور حلال ہوگا:

۱) کتے کی تربیت اس انداز سے کی گئی ہو کہ جب بھی اسے شکار کے لئے بھیجا جائے چلا جائے اور جب بھی اسے روک لیا جائے رک جائے۔ اور احتیاط واجب کی بنا پر اس کی عادت یہ ہو کہ مالک کے پہنچنے سے پہلے شکار کو نہ کھاتا ہو لیکن اگر وہ خون پینے کا عادی ہو یا کبھی کبھی گوشت کھاتا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۲) اسے شکار کے لئے بھیجا جائے ۔ لہٰذا اگر کتا خود سے شکار کے پیچھے جائے اور اس کا شکار کرلے تو اس کا کھانا حرام ہے، بلکہ اگر کتا خود سے شکار کے لئے جائے اور پیچھے سے مالک آواز لگائے تاکہ کتا اور رفتار سے شکار تک پہنچے اور کتا بھی مالک کی آواز کی وجہ سے تیزی دکھائے، پھر بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اس شکار کو نہ کھایا جائے۔

۳) کتے کو شکار پر بھیجنے والا یا مسلمان ہو یا مسلمان کا ایسا بچہ ہو جو بھلے برے کی تمیز رکھتا ہو۔لہٰذا اگر کافر، ناصبی، خارجی یا ایسا غالی جو کافر کے حکم میں ہو، کتے کو شکار پر بھیجے تو اس کتے کا کیا ہوا شکار حرام ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

۴) کتے کو بھیجتے وقت خدا کا نام لے ۔ لہٰذا اگر جان بوجھ کر خدا کا نام نہ لے تو وہ شکار حرام ہے۔ ھاں، اگر نام لینا بھول جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۵) شکار کیا ھوا جانور کتے کے دانتوں سے لگے ھوئے زخم کی وجہ سے مرے۔ لہٰذا اگر کتا شکار کا گلا گھونٹ دے یا شکار بھاگنے کی وجہ سے یا خوف کے مارے مر جائے تو حلال نہ ھوگا۔

۶) کتے کو شکار پر بھیجنے والا خود شکار کے پاس اس وقت پہنچے جب شکار مر چکا ھو یا زندہ تو ھو لیکن اتنا وقت نہ ھو کہ اسے ذبح کیا جا سکے، البتہ اس کی شرط یہ ھے کہ اس نے شکار کے پاس جانے میں سستی نہ کی ھو۔ لہٰذا گر شکار کے پاس اس وقت پہنچے جب اسے ذبح کرنے جتنا وقت باقی ھو اور وہ اس کوذبح نہ کرے یھاں تک کہ وہ جانور مر جائے تو وہ شکار حلال نہ ھوگا۔

مسئلہ۲۶۷۴کتے کو شکار پر بھیجنے والااگر اس وقت پہنچے جب اسے ذبح کرنا ممکن تو ھو لیکن مثلاً چاقو نکالنے یا ایسے ھی کسی کام میں سستی برتے بغیر ھی وقت گزر جائے اور جانور مر جائے تو وہ حلال ھے۔ ھاں، اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز ھی نہ ھو جس سے حیوان کو ذبح کیا جاسکے اور حیوان مر جائے تو وہ حلال نہ ھوگا۔ البتہ اگر ایسی صورتحال میں کتے کو اس پر چھوڑ دے کہ وہ اسے مار دے تو حلال ھوگا۔

مسئلہ۲۶۷۵اگر کچھ کتوں کو بھیجے جو مل کر جانور کا شکار کریں، جب کہ ان سب میں مسئلہ نمبر ۲۶۷۳ میں بیان شدہ شرائط موجود ھوں تو شکار حلال ھوگا اور اگر ان میں سے ایک میں بھی وہ ساری شرائط نہ ھوں تو شکار حرام ھوگا۔

مسئلہ۲۶۷۶اگر کتے کو کسی جانور کے شکار کے لئے بھیجے اور کتا کسی اور جانور کا شکار کر لے تو وہ جانور حلال اور پاک ھوگانیز اگر اس جانور کے ساتھ کسی اور جانور کا شکار کر لے تو دونوں حلال اور پاک ھوں گے۔

مسئلہ۲۶۷۷اگر چند افراد مل کر کتے کو شکار کے لئے بھیجیں اور ان میں سے ایک بھی کافر ھو یا اس پر کافر کے احکام جاری ھوتے ھوں تو وہ شکار حرام ھے۔ یھی حکم اس وقت ھے جب ان میں سے کوئی جان بوجھ کر خدا کا نام نہ لے اور اگر بھیجے جانے والے کتوں میں سے ایک بھی تربیت شدہ نہ ھو جیسا کہ مسئلہ نمبر ۲۶۷۳ میں بتایا گیا ھے، تو وہ شکار حرام ھوگا۔

مسئلہ۲۶۷۸اگر شکاری کتے کے علاوہ کوئی جانور جیسے باز یا کوئی اور جانور کسی جانور کا شکار کرے تو وہ شکار حلال نہیں ھے۔ ھاں، اگر اس جانورکے پاس ایسے وقت میں پہنچ جائے کہ ابھی حیوان زندہ ھو اور شریعت کی معین کردہ طریقے کے مطابق اسے ذبح کر دیا جائے تو وہ جانور حلال ھوگا۔

مچھلی کا شکار

مسئلہ۲۶۷۹اگر چھلکوں والی مچھلی کو پانی سے اس وقت نکال لیا جائے جب وہ ابھی زندہ ھواور پانی سے باھر آکر مرے تو وہ پاک ھے اور اس کا کھانا حلال ھے۔جبکہ اگر پانی میں مر جائے تو پاک ھے لیکن اس کا کھانا حرام ھے۔ھاں، اگر مچھیرے کے جال میں مر جائے تو اس کا کھانا حلال ھے۔ البتہ بغیر چھلکوں کی مچھلی حرام ھے، چاھے اسے پانی سے زندہ ھی نکالا جائے اور پانی سے باھر جان دے ۔

مسئلہ۲۶۸۰اگر مچھلی پانی سے باھر آگرے یا موج اسے پانی سے باھر اچھال دے یا پانی زمین میں چلا جائے اور مچھلی رہ جائے اور کوئی شخص اس کے مرنے سے پہلے اسے ھاتھ یا کسی اور وسیلے سے پکڑ لے تو مرنے کے بعد وہ مچھلی حلال ھوگی۔

مسئلہ۲۶۸۱مچھیرے کا مسلمان ھونا یا مچھلی پکڑتے وقت اس پر خدا کا نام لینا ضروری نہیں۔ ھاں، یہ ضروری ھے کہ مسلمان نے اسے مچھلی پکڑتے ھوئے دیکھا ھو یا کسی اور طریقے سے اسے یقین ھو یا اس کے پاس شرعی دلیل ھو کہ مچھلی کو پانی سے زندہ حالت میں پکڑا گیا ھے یا پانی کے اندر ھی مچھیرے کے جال میں مری ھے۔

مسئلہ۲۶۸۲ایسی مردہ مچھلی جس کے بارے میں معلوم نہ ھو کہ اسے پانی سے زندہ پکڑا گیا ھے یا مردہ، اگر کسی مسلمان کے ھاتھ میں ھو تو حلال ھے اور اگر کسی کافر کے ھاتھ میں ھو جب کہ اس نے اسے کسی مسلمان سے نہ لیا ھو توچاھے وہ یہ کھے کہ میں نے اسے زندہ پکڑا ھے، حرام ھے، مگر یہ کہ شرعی گواھی آجائے یا کوئی قابل اعتماد شخص جس کی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ھو، اس بات کی گواھی دے کہ اسے اس نے پانی سے زندہ پکڑا ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۶۸۳زندہ مچھلی کھانا جائز ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے۔
مسئلہ۲۶۸۴اگر زندہ مچھلی کو بھونا جائے یا پانی سے باھر، جان دینے سے پہلے ھی اسے مار دیا جائے تو اسے کھانا جائز ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے کھانے سے پرہیز کیا جائے۔
مسئلہ۲۶۸۵اگر مچھلی کو پانی کے باھر دو حصوں میں کاٹ دیا جائے اور اس کا ایک حصہ اسی کیفیت میں جب ابھی زندہ ھو پانی میں گر جائے تو احتیاط کی بنا پر پانی سے باھر رہ جانے والے حصے کو کھانا جائز نہیں۔

ٹڈی کا شکار

مسئلہ۲۶۸۶اگر ٹڈی کو ہاتھ سے یا کسی اور طریقے سے زندہ پکڑ لیا جائے تو وہ مرجانے کے بعد حلال ھوجاتی ہےیہ ضروری نہیں ہے کہ اسے پکڑنے والا مسلمان ھو یا اسے پکڑتے وقت خدا کانام لے۔ البتہ اگر کسی کافر کے ہاتھ میں مردہ ٹڈی ھو جسے اس نے کسی مسلمان سے نہ لیا ھو اور یہ بھی معلوم نہ ھو کہ اس نے اسے زندہ پکڑا ہے یا نہیںتو وہ حرام ہے چاھے کافر کا کہنا ھو کہ اس نے اسے زندہ پکڑا ہے، مگر یہ کہ اس مسلمان کے پاس شرعی گواھی آجائے یا ایک قابل اعتماد شخص جس کی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ھو، گواھی دے دے کہ کافر نے اسے زندہ پکڑا ہے۔
مسئلہ۲۶۸۷ایسی ٹڈی کھانا حرام ہے جس کے پر نہ نکلے ھوں اور ابھی پرواز کے قابل نہ ھوئی ھو۔

کھانے پےنے کی چیزوں‌کے احکام

مسئلہ۲۶۸۸گھریلو مرغی،کبوتر اور مختلف قسم کی چڑےوں کا گوشت حلال ہے۔ اور بلبل، مےنا اور چنڈول چڑےوں ھی کی اقسام ھیں۔
چمگادڑ، مور، کوّے کی تمام اقسام اور ہر وہ پرندہ جو شاھےن، عقاب اور باز کی مانند پنجے رکھتا ھو یا اڑتے وقت پروں کو حرکت کم دیتا ھو اور سےدھا زیادہ رکھتا ھو ان کا گوشت حرام ہے۔ اسی طرح ہر اس پرندے کا گوشت بھی حرام ہے جس کا پوٹا، سنگدانہ اور پاؤں کی پشت کا کانٹا نہ ھو لیکن اگر یہ معلوم ھو کہ اڑتے وقت اس کا پروں کو حرکت دینا سےدھا رکھنے کے مقابلے میں زیادہ ہے تو اس صورت میں اس کا گوشت حلال ہے۔
اور ابابیل اور ھد ھد کو مارنا اور ان کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔
مسئلہ۲۶۸۹اگر زندہ جانور کے جسم سے ایک ایسے حصّے کو جدا کیا جائے جو روح رکھتا ھو جےسے چربی یا گوشت تو وہ حصّہ نجس اور حرام ہے۔
مسئلہ۲۶۹۰حلال گوشت حےوانات کے کچھ اجزا حرام ھیں اور ان کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

۱) خون ۲) فضلہ(پاخانہ) ۳) عضو تناسل ۴) شرمگاہ ۵) بچہ دانی
۶) غدود۷) بیضے ۸) وہ چیزجو بھےجے میں ھوتی ہے اور چنے کے دانے کی شکل کی ھوتی ہے۔
۹) حرام مغز جو رےڑھ کی ہڈی میں ھوتا ہے ۱۰) پتّہ ۱۱) تلی
۱۲) مثانہ(پیشاب کی تھیلی) ۱۳) آنکھ کا ڈھیلا

احتیاط واجب کی بنا پر اس چربی سے جو رےڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف ھوتی ہے اور اس چیز سے جو سُم کے درمیان میں ھوتی ہے، جسے ذات الاشاجع کہتے ھیں، اجتناب کرے۔ یہ احتیاط چربی میں زیادہ تاکےد کے ساتھ ہے۔ اور پرندوں میں خون و فضلہ جو کہ ےقےناً حرام ھیں، کے علاوہ مذکورہ بالا اشیاء میں سے جو بھی چیز موجود ھو، احتیاط واجب یہ ہے کہ ا س کے کھانے سے پرہےز کیا جائے۔
مسئلہ۲۶۹۱ حرام گوشت جانور کا پیشاب پےنا حرام ہے۔ یھی حکم حلال گوشت جانور کے پیشاب کا ہے اور ہر اس چیز کا کھانا و پےنا جائز نہیں ہے جس سے انسان کی طبےعت نفرت کرے، لیکن ضرورت پڑنے پر اونٹ،گائے اور بھےڑ کے پیشاب کو بےماری سے شفا کی خاطر پےنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۶۹۲مٹی کھانا حرام ھے اور اسی طرح سے احتیاط واجب کی بنا پر زمین کے دیگر اجزاء مثلاً خاک،ریت اور پتھر کا کھانا بھی حرام ھے، البتہ داغستان کی مٹی اور ارمنی مٹی کو علاج کی غرض سے کھانے میں اس صورت میں کوئی حرج نہیں جب علاج اسے کھانے میں ھی منحصر ھو۔ علاج کی غرض سے تربت حضرت سید الشھداء علیہ السلام کی اتنی تھوڑی مقدار کھانے میں کوئی حرج نہیں ھے جو ایک معمولی چنے کی مقدار سے زیادہ نہ ھو اور بہتر یہ ھے کہ تربت کو مثلاً پانی میں حل کرلیا جائے تاکہ مٹی ختم ھوجائے اور پھر بعد میں اس پانی کو پی لیا جائے۔

مسئلہ۲۶۹۳ناک کا پانی اور سینہ کے بلغم وغیرہ جو منہ میں آجائیں اس کا نگلنا حرام نہیں ھے۔ اسی طرح جو غذا خلال کرتے وقت دانتوں کے درمیان سے نکلے اگر طبیعت انسان اس سے نفرت نہ کرے تو اس کے نگلنے میں کوئی حرج نہیں ھے۔

مسئلہ۲۶۹۴ ایسی چیز کا کھانا جو انسان کی موت کا سبب بنے یا انسان کے لئے سخت نقصان کا باعث ھو حرام ھے۔

مسئلہ۲۶۹۵گھوڑے، خچر اور گدھے کے گوشت کا کھانا مکروہ ھے اور اگر کوئی ان سے وطی کرلے تو خود وہ حیوان، اس کی نسل اور اس کے دودھ کا پینا حرام ھوجاتا ھے اور پیشاب اور لید نجس ھوجاتی ھے اور ضروری ھے کہ ایسے جانوروں کو دوسرے شھر میں لے جاکر بیچ ڈالا جائے اور وطی کرنے والے کے لئے لازم ھے کہ اس جانور کی قیمت اس کے مالک کو دے

اور اگر حلال گوشت جانور مثلاً گائے یا بھیڑ سے وطی کی جائے تو ان کا پیشاب اور گوبر نجس ھوجاتا ھے اور اس کے گوشت کا کھانا اور دودھ کا پینا بھی حرام ھے اور اسی طرح اس کی نسل کا حکم ھے اور ضروری ھے کہ فوراً اس حیوان کو قتل کرکے جلادیا جائے اور وطی کرنے والے کے لئے لازم ھے کہ اس جانور کی قیمت اس کے مالک کو دے۔

مسئلہ۲۶۹۶اگر بکری کا دودھ پیتا بچہ سوٴرنی کا دودھ اتنی مقدار میں پی لے کہ اس کی ہڈیاں اس کے دودھ سے مضبوط ھوجائیں تو وہ خود اور اس کی نسل حرام ھوجاتی ھے اور احتیاط واجب کی بنا پر شیرخوار بھیڑکے بچے کابھی یھی حکم ھے۔ ھاں، اس مقدار سے کم پینے کی صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر اس وقت حلال ھوگا جب اس کا استبرا کیا جائے۔ ان جانوروں کا استبرا یہ ھے کہ سات دن تک بکری یا بھیڑ کے تھنوں سے دودھ پیئیں اور اگر انھیں دودھ کی احتیاج نہ ھو تو سات دن تک گھاس کھائیں۔

اس حیوان کا بھی گوشت حرام ھے جس نے انسانی نجاست کھانے کی عادت کرلی ھو اور اگر اس کا استبرا کیا جائے تو حلال ھوجاتا ھے اور اس کے استبرا کی کیفیت مسئلہ نمبر ۲۲۶ میں بیان کی جاچکی ھے۔

مسئلہ۲۶۹۷شراب او دیگر منشیات کا پینا حرام ھے۔ اس کی مذمت میں بہت سی روایات آئی ھیں اور ان میں سے بعض کا مضمون تقریباً یہ ھے کہ: پروردگار کی نافرمانی نشہ آور چیز پینے سے زیادہ کسی دوسری چیز سے نہیں ھوئی ھے۔ امام جعفرصادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ شراب کا پینا زیادہ گناہ کا سبب بنتا ھے یا نماز کا ترک کرنا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا شراب کا پینا اس لئے کہ شراب پینے والے کی ایسی حالت ھوجاتی ھے کہ اپنے پروردگار کو نہیں پہچانتا۔

حضرت رسول اکرم(ص) سے مروی ھے کہ شراب ھر گناہ کی ابتدا ھے۔

بعض روایتوں میں شراب پینے کو زنا اور چوری سے زیادہ بدتر شمار کیا گیا ھے اور خدا نے شراب کو اس لئے حرام کیا ھے کہ یہ ام الخبائث اور ھر برائی کی ابتدا ھے۔

شراب پینے والا اپنی عقل کھو بیٹھتا ھے، اس لئے اسے اپنے پروردگار کی پہچان نہیں رہتی اور وہ ھر طرح کے گناہ کا ارتکاب، کسی بھی عزت کی پامالی، کسی بھی قریبی رشتہ دار سے قطع رحم اور کسی بھی برائی کو انجام دے دیتا ھے۔

مسئلہ۲۶۹۸ایسے دستر خوان پر بیٹھنا جھاں شراب پی جارھی ھو اس وقت حرام ھے جب انسان کو انھیں کا ایک فرد سمجھا جائے اور ایسے دستر خوان سے کوئی چیز کھانا بھی حرام ھے۔

مسئلہ۲۶۹۹ھر مسلمان پر واجب ھے کہ وہ دوسرے مسلمان کو جو بھوک یا پیاس کے سبب قریب المرگ ھو روٹی اور پانی دے اور اس کو مرنے سے بچائے۔

کھانے اور پینے کے مستحبات اور مکروھات

Presented by Ziaraat.Com

وہ روایات جن پر فتوی دینے کے سلسلے میں اعتماد کیا گیا ھے گرچہ وہ مستحب اور مکروہ شرعی کو بیان نہیں کررھی ھیں بلکہ اس فائدہ اور نقصان کو بیان کررھی ھیں جو ان امور(یعنی مستحب کے بجالانے اور مکروہ سے بچنے) پر مترتب ہوتے ہیں۔

مسئلہ۲۷۰۰کھانا کھانے کے سلسلے میں چند چیزیں مستحب ھیں

۱)کھانا کھانے سے پہلے دونوں ھاتھ دھوئے۔

۲)کھانا کھالےنے کے بعد اپنے دونوں ھاتھ دھوئے اور رومال سے خشک کرے۔

۳)میزبان سب سے پہلے کھانا کھانا شروع کرے اور سب کے بعد کھانے سے ھاتھ کھےنچے اور کھانا کھانے سے قبل سب سے پہلے میزبان اپنے ھاتھ دھوئے اور اس کے بعد جو شخص اس کے دائیں طرف بےٹھا ھو وہ دھوئے اور اسی طرح سلسلہ وار دھوئیں یہاںتک کہ نوبت اس شخص تک آجائے جو اس کے بائیں طرف بےٹھا ھو اور کھانا کھانے کے بعد جو شخص میزبان کے دائیں طرف بےٹھا ھو سب سے پہلے وہ ھاتھ دھوئے اور اسی طرح دھوتے چلے جائیں یھاں تک کہ نوبت میزبان تک پہنچ جائے۔

۴)کھانا کھانے کی ابتدا میں بسم اللہ الرحمن الرحےم پڑھے لیکن اگر دسترخوان پر کئی قسم کے کھانے ھوں تو ان میں سے ھر غذا کی ابتدا میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ھے۔

۵)کھانا سےدھے ھاتھ سے کھائے۔

۶)تےن انگلےوں یا اس سے زیادہ سے کھائے اور دو انگلےوں سے نہ کھائے۔

۷)اگر چند لوگ ایک دسترخوان پر بےٹھے ھوں تو ھر ایک اپنے سامنے سے کھائے۔

۸)چھوٹے چھوٹے لقمہ بنائے۔

۹)دستر خوان پر زیادہ دیر بےٹھے اور کھانا کھانے کو طول دے۔

۱۰)کھانے کو اچھی طرح چبائے۔

۱۱)کھانا کھالےنے کے بعد پروردگار کی حمد کرے۔

۱۲)انگلےوں کو چاٹے۔

۱۳)کھانا کھالےنے کے بعد مسواک کرے ،البتہ انار،رےحان اور سرکنڈہ کی لکڑی سے اور کھجور کے درخت کے پتے سے خلال نہ کرے۔

۱۴)جو غذا دسترخوان سے باھر گرجائے اسے جمع کرے اور کھالے اگر جنگل میں کھانا کھائے تو مستحب ھے کہ جو کچھ گرے اسے پرندوں اور جانوروں کے لئے چھوڑ دے۔

۱۵)دن اور رات کی ابتدا میں کھانا کھائے اور دن کے درمیان اور رات کے درمیان میں کھانا نہ کھائے۔

۱۶) کھانا کھانے کے بعد پیٹھ کے بل لےٹے اور دایاں پاؤں بائیں پاؤں پر رکھے۔

۱۷)کھانا شروع کرتے وقت اور کھالےنے کے بعد نمک چکھے۔

۱۸)پھل کھانے سے پہلے انھیں پانی سے دھولے۔

مسئلہ۲۷۰۱کھانا کھاتے وقت چند چیزیں مکروہ ھیں:

۱) بھرے پیٹ پر کھاناکھانا۔

۲)بہت زیادہ کھانا۔

۳)کھانا کھاتے وقت دوسروں کے منہ کی طرف دےکھنا۔

۴)گرم کھانا کھانا۔

۵)جو چیز کھایا پی رھا ھو اسے پھونک مارنا۔

۶)دسترخوان پر روٹی رکھ دینے کے بعد کسی اور چیز کا انتظار کرنا۔

۷)روٹی کو چھری سے کاٹنا۔

۸)روٹی کو کھانے کے برتن کے نیچے رکھنا۔

۹)ہڈی سے چپکے ھوئے گوشت کو ےوں کھانا کہ ہڈی پر بالکل گوشت باقی نہ رھے۔

۱۰)پھل کا چھلکا اتارنا۔

۱۱)پھل پورا کھانے سے پہلے پھےنک دینا۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۷۰۲پانی پےنے میں چند چیزیں مستحب ھیں:
۱)پانی چوسنے کے طرز پر پئے۔
۲)دن میں کھڑے ھوکر پئے۔
۳)پانی پےنے سے پھلے بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم اور پےنے کے بعد الحمدُ لِلّٰہ کھے۔
۴)پانی تےن سانسوں میں پئے۔
۵)پانی خواھش کے ساتھ پئے۔
۶)پانی پےنے کے بعد حضرت امام حسےن علیہ السلام اور ان کے اھل بیت علیھم السلام کو یاد کرے اور ان کے قاتلوں پر لعنت بھےجے۔

مسئلہ ۲۷۰۳زیادہ پانی پےنا ،مرغن کھانے کے بعد پانی پےنا،اور رات کو کھڑے ھو کر پانی پےنا مذموم شمار کیا گیا ھے۔ نےز بائیں ھاتھ سے پانی پےنا اور اسی طرح کوزے کی ٹوٹی ھوئی جگہ سے اور اس جگہ سے پےنا جھاں کوزے کا دستہ ھو مذموم شمار کیا گیا ھے۔

نذر و عھد کے احکام

مسئلہ۲۷۰۴نذر یہ ھے کہ انسان خدا (کی رضا) کے لئے اپنے آپ پر واجب کرلے کہ وہ کسی اچھے کام کو بجالائے گا اور کوئی ایسا کام جس کا نہ کرنابہتر ھو ترک کردے گا۔

مسئلہ۲۷۰۵نذر میں ضروری ھے کہ صیغہ پڑھا جائے اور عربی میں پڑھنا ضروری نہیں ھے پس اگر انسان ےوں کھے ”اگر مےرا مرےض صحت یاب ھوگیا تو اللہ تعالیٰ کے لئے مجھ پر ضروری ھے کہ میں دس روپے فقیر کودوں“ تو اس کی نذر صحیح ھے۔

مسئلہ۲۷۰۶نذر کرنے والے کے لئے ضروری ھے کہ بالغ و عاقل ھو اور اپنے ارادہ و اختیار سے نذر کرے۔ لہٰذا، اگر کوئی غصے میں آنے کے سبب بے اختیار نذر کرے یا اسے نذر کرنے پر مجبور کیا جائے تو اس کی نذر صحیح نہیں ھے۔

مسئلہ۲۷۰۷مُفَلّس یعنی جس شخص کوحاکم شرع نے اپنے اموال میں تصرف سے روک دیا ھو یا سفےیہ یعنی وہ شخص جو اپنے مال کو فضول کاموں میں خرچ کرتا ھے، اگرنذر کرے کہ کسی فقیر کو مال دیں گے تو نذر صحیح نہیں ھے۔

مسئلہ۲۷۰۸اگر شوھر اپنی بیوی کو نذر کرنے سے روکے تو وہ ایسے کسی کام کی نذر نہیں کرسکتی ھے جس کا پورا کرنا شوھر کے حقوق کے منافی ھو بلکہ اس صورت میں شوھر کی اجازت کے بغیر نذر باطل ھے اور ایسی نذر کے صحیح ھونے میں اشکال ھے جو عورت اپنے مال میں شوھر کی اجازت کے بغیر کرے جب کہ نذر حج،زکات، ماں باپ سے حسن سلوک اور رشتہ داروں سے صلۂ رحم کے علاوہ ھو۔

مسئلہ۲۷۰۹اگر عورت شوھر کی اجازت سے نذر کرے تو شوھر نہ ھی اس کی نذر کو ختم کرسکتا ھے اور نہ ھی اسے نذر پر عمل کرنے سے روک سکتا ھے۔

مسئلہ۲۷۱۰ اگر بےٹا باپ کی اجازت کے بغیر یا باپ کی اجازت سے نذر کرے تو ضروری ھے کہ اسے پورا کرے لیکن اگر ماں باپ اس عمل کو بجالانے سے روک دیں جس کی اس نے نذر کی ھو تو اس کی نذر صحیح نہیں ھے۔

مسئلہ۲۷۱۱ انسان اس کام کے لئے نذر کرسکتا ھے جس کا انجام دینا اس کے لئے ممکن ھو لہٰذا اگر کوئی شخص مثلاً پےدل کربلا نہ جاسکتا ھو اور پےدل کربلا جانے کی نذر کرے تو اس کی نذر صحیح نہیں ھے۔

مسئلہ۲۷۱۲ اگر کوئی شخص کسی حرام یا مکروہ کام کو بجالانے یا کسی واجب یا مستحب کام کو ترک کرنے کی نذر کرے تو اس کی نذر صحیح نہیں ھے۔

مسئلہ۲۷۱۳اگر کوئی شخص کسی مباح کام کو بجالانے یا ترک کرنے کی نذر کرے جبکہ اس کام کا بجالانا یا ترک کرنا ھر اعتبار سے مساوی ھو تو اس کی نذر صحیح نہیں ھے ، اور اگر اس کام کا بجالانا ایک لحاظ سے بہتر ھو اورانسان اسی لحاظ کا قصد کرتے ھوئے نذر کرے مثلاً یہ نذر کرے کہ غذا تناول کروں گا تاکہ عبادت میں توانائی مل سکے تو اس کی نذر صحیح ھے اور اسی طرح اگر اس کام کو ترک کرنا ایک لحاظ سے بہتر ھو اور انسان اسی کو مدنظر رکھتے ھوئے نذر کرے کہ اس کام کو ترک

Presented by Ziaraat.Com

کردوں گا مثلاً چونکہ تمباکو صحت کے لئے نقصان دہ ھے اس لئے نذرکرے کہ اسے استعمال نہیں کرے گا تو اس کی نذر صحیح ھے۔

مسئلہ۲۷۱۴اگر انسان نذر کرے کہ اپنی واجب نمازوں کو ایسی جگہ پڑھے گا جھاں بغیر کسی وجہ کے نماز پڑھنے سے ثواب میں اضافہ نہیں ھوتا ھے مثلاً یہ کہ نذر کرے کہ نماز کمرے میں پڑھے گا تو اگر وھاں نماز پڑھنا کسی لحاظ سے بہتر ھو مثلاً یہ کہ کمرے میں تنھائی ھے جس کی وجہ سے حضور قلب پیدا ھوگا تو اس کی نذر اس لحاظ کو مدنظر رکھنے کی وجہ سے صحیح ھے۔

مسئلہ۲۷۱۵اگر انسان کسی عمل کو بجالانے کی نذر کرے تو جس طرح نذر کی ھو اسی طریقے سے بجالانا ضروری ھے۔ لہٰذا اگر نذر کرے کہ مھینے کی پھلی تارےخ کو صدقہ دے گایا روزہ رکھے گا تو اگر اس دن سے پھلے یا بعد میں اس عمل کو بجالائے تو یہ کافی نہیں ھے اور اسی طرح اگر نذر کرے کہ جب اس کا مرےض صحت یاب ھوجائے گا تو وہ صدقہ دے گاتو اگر مرےض کی صحت یابی سے پھلے صدقہ دے دے تو یہ کافی نہیں ھے۔

مسئلہ۲۷۱۶ اگر روزہ رکھنے کی نذر کرے لیکن اس کا وقت معین نہ کرے پس اگر ایک دن روزہ رکہ لے تو یہ کافی ھے اور اگر نماز پڑھنے کی نذر کرے اور اس کی تعداد اور خصوصیات معین نہ کرے تو ایک دو رکعتی نماز پڑھ لینا کافی ھے اور اگر صدقہ دینے کی نذر کرے اور صدقہ کی جنس اور مقدار معین نہ کرے تو اگر ایک ایسی چیز دے دے کہ کھا جائے کہ صدقہ دے دیا ھے تو پھر ا س نے اپنی نذر کو پورا کرلیا ھے اور اگر نذر کرے کہ قربۃ الی اللہ کوئی کام بجالائے گا تو ایک نماز بجالانے سے یا ایک روزہ رکھنے سے یا کوئی چیز صدقہ دینے سے نذر پوری ھو جائے گی۔

مسئلہ۲۷۱۷اگر کوئی شخص کسی مخصوص دن میں روزہ رکھنے کی نذر کرے تو اسی دن روزہ رکھنا ضروری ھے اور جان بوجہ کر اس دن روزہ نہ رکھنے کی صورت میں قضا کے علاوہ کفارہ بھی دینا ضرروی ھے اور یہ کفارہ قسم توڑنے کا کفارہ ھے جسے مسئلہ نمبر ۲۷۳۴ میں بیان کیا جائے گا لیکن اس دن وہ اس بات کا اختیار رکھتا ھے کہ سفر پر چلا جائے اور روزہ نہ رکھے اور اگر اس دن سفر کی حالت میں ھو تو ضروری نہیں ھے کہ کسی مقام پر دس دن ٹھھرنے کا ارادہ کرے اور روزہ رکھے اور اگر سفر یا مرض کی وجہ سے روزہ نہ رکھے تو قضا کرنا ضروری ھے۔ اسی طرح اگر حےض کی وجہ سے روزہ نہ رکھے تو احتیاط واجب کی بنا ء پر قضا کرنا ضروری ھے اور بھر حال دونوں صورتوں میں کفّارہ واجب نہیںھے۔

مسئلہ۲۷۱۸اگر انسان حالت اختیار میںاپنی نذر پر عمل نہ کرے تو کفّارہ دینا ضروری ھے۔

مسئلہ۲۷۱۹اگر انسان یہ نذر کرے کہ ایک وقت معین تک کسی عمل کو انجام نہیں دے گاتو اس وقت معین کے گذرنے کے بعد وہ اس عمل کو بجا لا سکتا ھے ور اگر بھولے سے یا مجبوراً وقت معین کے گذرنے سے پھلے اس عمل کو انجام دے دے تو کوئی حرج نہیں ھے لیکن یہ پھر بھی ضروری رھے گا کہ اس وقت تک اس عمل کو انجام نہ دے اور اگر معینہ وقت کے گذرنے سے پھلے دوبارہ بغیرکسی عذر کے اس عمل کو انجام دے تو کفّارہ دینا ضروری ھے۔

مسئلہ۲۷۲۰ اگر کوئی شخص کسی عمل کو انجام نہ دینے کی نذر کرے لیکن کوئی وقت معین نہ کیا ھو تو اگر بھولے سے یا مجبوراً یا غفلت کی وجہ سے اس عمل کو انجام دے دے تو اس پر کفّارہ واجب نہیں ھے لیکن بعد میں جب بھی اختیاراً اس عمل کو بجالائے تو کفّارہ دینا ضروری ھے۔

مسئلہ۲۷۲۱ اگر کوئی شخص نذر کرے کہ ھر ہفتے ایک معین دن مثلاً ھر جمعہ کو روزہ رکھوں گا تو اگر اس جمعہ کو عےد فطر یا قربان آجائے یا جمعہ کے دن کوئی عذر پےش آجائے مثلاً سفر کرلے یا مرےض ھوجائے تو ضروری ھے کہ اس دن روزہ نہ رکھے اور اس کی قضا بجالائے اور اگر حےض کی وجہ سے روزہ نہ رکھے تو احتیاط واجب کی بنا پر یھی حکم ھے۔

مسئلہ۲۷۲۲اگر کوئی شخص نذر کرے کہ ایک معینہ مقدار میں صدقہ دے گاپس اگر وہ صدقہ دینے سے پھلے مرجائے تو اس کے مال میں سے اتنی مقدار صدقہ دینا ضروری نہیں، لیکن بالغ ورثاء کے لئے احتیاط مستحب یہ ھے کہ وہ اپنے حصے میں سے اتنی مقدار میت کی طرف سے صدقہ دے دیں۔

مسئلہ۲۷۲۳اگر کوئی شخص کسی خاص فقیر کو صدقہ دینے کی نذر کرے تو وہ صدقہ کسی اور شخص کو نہیں دے سکتا اور اگر وہ فقیر مر جائے تو احتیاط مستحب یہ ھے کہ اس کے ورثاء کو دے۔

مسئلہ۲۷۲۴اگر کوئی شخص نذر کرے کہ ائمہ علیھم السلام میں سے کسی ایک مثلاً حضرت امام حسےن علیہ السلام کی زیارت کرے گا تواگر وہ کسی دوسرے امام علیہ السلام کی زیارت کے لئے جائے

تو یہ کافی نہیں ھے اور اگر کسی عذر کے سبب اس امام علیہ السلام کی زیارت کو نہ جاسکے تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ھے۔

مسئلہ۲۷۲۵اگر کوئی شخص زیارت کی نذر کرے اور زیارت کے غسل اور نماز کی نذر نہ کرے تو اس کے لئے انہیں بجالانا ضروری نہیں ھے۔

مسئلہ۲۷۲۶اگر کوئی شخص ائمہ علیهم السلام یا ان کی اولاد میں سے کسی ایک کے حرم کے لئے مال خرچ کرنے کی نذر کرے اور کوئی خاص مَصرف مد نظر نہ رکھے تو ضروری ھے کہ اس مال کو حرم کی تعمےر،روشنی اور قالےن وغیرہ جیسے امور پر خرچ کرے۔

مسئلہ۲۷۲۷اگر کوئی شخص خود امام علیہ السلام کے لئے کوئی چیز نذر کرے تو جس مدّ میں خرچ کرنے کا قصد کیا ہو اسی میں خرچ کرنا ضروری ھے اور اگر معین مَصرف کا قصد نہ کیا ہو تو ضروری ھے کہ ایسی جگہ خرچ کرے جس کی امام علیہ السلام سے نسبت ہو مثلاً اس امام علیہ السلام کے تنگ دست زائرےن پر خرچ کرے یا اس امام علیہ السلام کے حرم کے اخراجات میں صرف کردے مثلاً تعمےر وغیرہ میں یا ایسی جگہ خرچ کرے جو امام علیہ السلام کی تعظےم و تکرےم کا سبب بنے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ اس کے ثواب کو بھی اسی امام علیہ السلام کے لئے ھدیہ کردے اور اگر کوئی چیز کسی امام علیہ السلام کی اولاد کے لئے نذر کرے تب بھی یہی حکم ھے۔

مسئلہ۲۷۲۸جس بھےڑ کو صدقہ کے لئے یا ائمہ علیهم السلام میں سے کسی ایک کے لئے نذر کیا گیا ہو اگر وہ نذر کے مصرف میں لائے جانے سے پہلے دودھ دے دے یا بچہ جنے تو نذر کرنے والا اس دودھ اور بچے کا مالک ہوگا البتہ بھےڑ کی اون اور جس مقدار میں وہ فربہ ہوجائے وہ نذر کا حصہ ھے۔

مسئلہ۲۷۲۹جب بھی کوئی شخص یہ نذر کرے کہ اگر مرےض تندرست ہوگیا یا اس کا مسافر واپس آگیا تو وہ ایک کام کو انجام دے گا۔ پس اگر پتہ چلے کہ نذر کرنے سے پہلے ھی مرےض تندرست ہوگیا ھے یا مسافر واپس آگیا ھے تو نذر پر عمل کرنا ضروری نہیں ھے۔

مسئلہ۲۷۳۰اگر ماں یا باپ نذر کرے کہ وہ اپنی بےٹی کی شادی کسی سےّد سے کریں گے تو مکلف ہونے کے بعد لڑکی اس بارے میں خود مختار ھے اور والدین کی نذر کی کوئی اھمیت نہیں ھے۔

مسئلہ۲۷۳۱جب بھی کوئی شخص خدا سے عھد کرے کہ اگر اس کی شرعی حاجت پوری ہوجائے تو وہ کوئی نےک عمل انجام بجالائے گا تو حاجت کے پورا ہوجانے کے بعد نےک عمل کا انجام دینا ضروری ھے۔ نےز اگر وہ کوئی حاجت نہ ہوتے ہوئے عھد کرے کہ عمل خےر کو بجالائے گا تو اس عمل کا بجالانا اس پر واجب ہوجائے گا۔ یھی حکم احتیاط واجب کی بنا پر دونوں صورتوں میں اس وقت بھی ھے جب وہ ایک مباح عمل ہو۔

مسئلہ۲۷۳۲عھد میں بھی نذر کی طرح صیغہ پڑھا جائے گا اور ضروری ھے کہ جس چیز کا عھد کیا گیا ہو وہ مرجوح(ہر وہ کام جس کا نہ کرنا بہتر ہو) نہ ہو لیکن جس چیز کا عھد کیاگیا ہو اس کا راجح ہونا(ہر وہ کام جس کا انجام دینا اس کے ترک کرنے سے بہتر ہو) جس طرح کہ مشہور علما کا نظریہ ھے،محل اشکال ھے۔

مسئلہ۲۷۳۳اگر کوئی شخص اپنے عھد پر عمل نہ کرے تو اس کے لئے کفارہ دینا ضروری ھے یعنی ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا دو مھینہ مسلسل روزہ رکھے۔

قسم کھانے کے احکام

مسئلہ۲۷۳۴اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ کسی کام کو انجام دے گا یا کسی کام کو ترک کرے گا مثلاً قسم کھائے کہ روزہ رکھے گا یا تمباکو استعمال نہیں کرے گا، تو اگر جان بوجھ کر مخالفت کرے تو کفارہ دینا ضروری ھے یعنی ایک غلام آزاد کرے یا دس فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا دس فقیروں کو لباس پہنائے اور اگر ان میں سے کسی ایک کو بھی انجام نہ دے سکتا ہو تو تین روز مسلسل روزہ رکھے۔

مسئلہ۲۷۳۵قسم کے لئے چند شرائط ھیں :-

۱) ضروری ھے کہ قسم کھانے والا بالغ و عاقل ہو اور اپنے ارادہ و اختیار کے ساتھ قسم کھائے۔ لہٰذا بچے، پاگل، مست اور اس شخص کا قسم کھانا صحیح نہیں ھے جسے مجبور کیا گیا ہو اور اگر کوئی شخص غصے کے عالم میں بغیر کسی ارادے کے قسم کھائے تو اس کا بھی یہی حکم ھے۔ سفیہ

Presented by Ziaraat.Com

اور مفلّس کا قسم کھانا اُس صورت میں صحیح نہیں ہے جب اس کی وجہ سے مال میں تصرف کرنا ضروری ہو رہا ہو۔

۲) ضروری ہے کہ انسان جس کام کو انجام دینے کی قسم کھا رہا ہو وہ حرام یا مکروہ نہ ہو اور جس کو ترک کرنے کی قسم کھا رہا ہو واجب یا مستحب نہ ہو۔ اور کسی ایسی قسم پر عمل واجب ہونا محل اشکال ہے جو کسی ایسے مباح کام کے بارے میں ہو جس کا انجام دینا یا نہ دینا دین و دنیا میں کوئی فائدہ نہ رکھتا ہو ۔

۳) قسم کھانے والا اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کسی ایسے نام کی قسم کھائے جو اس کی ذات کے علاوہ کسی اور کے لئے استعمال نہ ہوتا ہو مثلاً خدا اور اللہ۔ اور اگر کسی ایسے نام کی قسم کھائے جو غیر خدا کے لئے بھی استعمال ہوتا ہو لیکن خدا کے لئے اس قدر استعمال ہوتا ہو کہ جب بھی کوئی وہ نام لے تو خدا کی ذات ذھن میں آتی ہو مثلاً اگر کوئی خالق اور رازق کی قسم کھائے تو یہ قسم بھی صحیح ہے بلکہ اگر کسی ایسے نام کی قسم کھائے جو خدا اور غیر خدا دونوں کے لئے بولا جاتا ہو اور خدا کا قصد کرے تب بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اس قسم پر عمل کرے۔

۴) قسم کھانے والا قسم کے الفاظ زبان پر لائے اور اگر قسم کو لکھے یا دل میں ارادہ کرے تو یہ صحیح نہیں ہے لیکن اگر گونگا شخص اشارے سے قسم کھائے تو صحیح ہے۔

۵) قسم پر عمل کرنا اس کے لئے ممکن ہو اور اگر قسم کھانے کے وقت عمل کرنا ممکن ہو لیکن بعد میں عاجز ہو جائے تو اس وقت سے اس کی قسم ختم ہو جائے گی اور اگر نذر یا قسم یا عھد پر عمل کرنا ناقابل برداشت مشقت کا باعث بنے تو بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ۲۷۳۶اگر باپ بیٹے کو یا شوھر بیوی کو قسم کھانے سے روکے تو ان کی قسم صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ۲۷۳۷اگر بیٹا باپ کی اجازت کے بغیر اور بیوی شوھر کی اجازت کے بغیر قسم کھائے تو باپ اور شوھر ان کی قسم توڑ سکتے ہیں بلکہ ظاھر یہ ہے کہ باپ اور شوھر کی اجازت کے بغیر ان کی قسمیں صحیح نہیں ہیں۔

مسئلہ۲۷۳۸اگر انسان بھولے سے، مجبوری میں یا غفلت کی وجہ سے اپنی قسم پر عمل نہ کرے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے اور اگر اسے مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی قسم پر عمل نہ کرے تو بھی اس کے لئے یہی حکم ہے اور وہ قسم جو وسواسی شخص کھاتا ہے مثلاً یہ کہے کہ واللہ میں ابھی نماز میں مشغول ہوتا ہوں اور وسواس کی وجہ سے مشغول نہ ہوسکے تو اگر اس کا وسواس اس قسم کا ہو کہ قسم پر عمل نہ کرنا اس کے اختیار میں نہ ہو تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ۲۷۳۹اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے پس اگر اس کی بات سچی ہو تو اس کا قسم کھانا مکروہ ہے اور اگر اس کی بات جھوٹی ہو تو اس کا قسم کھانا حرام ہے اور یہ بڑے گناھوں‌میں سے ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے آپ کو یا کسی مسلمان کو ظالم کے شر سے نجات دلانے کی خاطر جھوٹی قسم کھائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ بعض اوقات تو جھوٹی قسم کھانا واجب ہو جاتا ہے۔

ھاں اگر توریہ کرسکتا ہو یعنی قسم کھاتے وقت اس طرح نیت کرے کہ جھوٹ نہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ توریہ کرے مثلاً اگر ظالم شخص کسی کو اذیت پہچانا چاھے اور انسان سے پوچھے کہ کیا تم نے فلاں شخص کو دیکھا ہے؟ اور انسان نے اسے ا یک گھنٹہ پہلے دیکھا ہو تو وہ کہے کہ میں نے اسے نہیں دیکھا ہے اور ارادہ یہ کرے کہ پانچ منٹ پہلے نہیں دیکھا ہے۔

احکام وقف

مسئلہ۲۷۴۰اگر کوئی شخص کسی چیز کو وقف کر دے تو وہ خود یا دوسرے افراد نہ ھی اس چیز کو بخش سکتے ہیں اور نہ ھی اسے بیچ سکتے ہیں اور کوئی بھی اس وقف شدہ مال میں سے میراث نہیں پاتا۔ لیکن بعض صورتوں میں کہ جن کا ذکر مسئلہ نمبر ۲۱۲۲ اور ۲۱۲۳ میں ہوچکا ہے وقف شدہ چیز کا بیچنا صحیح ہے۔

مسئلہ۲۷۴۱ وقف کا صیغہ عربی زبان میں پڑھنا ضروری نہیں بلکہ اگر کوئی شخص مثال کے طور پر یوں کہے ”میں نے اپنے گھر کو وقف کر دیا“ تو یہ کافی ہے۔ اسی طرح عمل سے بھی وقف ثابت ہو جاتا ہے مثلاً کوئی شخص وقف کی نیت اور ارادے سے چٹائی مسجد میں ڈال دے یا کسی عمارت کو مسجد کے ارادے سے بنائے۔ اور عمومی وقف شدہ چیزیں مثلاً مسجد اور مدرسہ یا وہ چیز جو فقراء یا

Presented by Ziaraat.Com

سادات وغیرہ کے لئے وقف کی جائے، ایسے وقف کے صحیح ہونے کے لئے کسی کے قبول کرنے کی شرط نہیں ہے بلکہ ایسے وقف میں جو مخصوص لوگوں کے لئے ہو مثلاً اولاد کے لئے ان میں بھی اقوی یہ ہے کہ قبول کرنا معتبر نہیں ہے گرچہ احتیاط قبول کرنے میں ہے۔

مسئلہ۲۷۴۲اگر کوئی شخص اپنی کسی چیز کو وقف کرنے کے لئے معین کرے اور وقف کا صیغہ پڑھنے سے پہلے ارادہ بدل دے یا مر جائے تو وقف واقع نہیں ہوگا۔

مسئلہ۲۷۴۳جو شخص کسی مال کو وقف کر رہا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اس مال کو وقف کا صیغہ پڑھنے کے وقت سے ہمیشہ کے لئے وقف کر دے اور اگر مثال کے طور پر یہ کہے کہ یہ مال میرے مرنے کے بعد وقف ہے تو یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ وقف کے پڑھے جانے کے وقت سے اس کی موت تک یہ چیز وقف نہیں ہوئی ہے اور اگر یہ کہے کہ یہ مال دس سال تک وقف ہے اور پھر نہیں ہے یا یہ کہے کہ یہ مال دس سال تک وقف ہے پھر پانچ سال وقف نہیں ہے پھر دوبارہ وقف ہو جائے گا تو بھی صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ۲۷۴۴خصوصی وقف (جس میں وقف خاص افراد کے لئے ہو) اس وقت صحیح ہوگا جب وقف کرنے والا مال کو اُن افراد کے سپرد کر دے جن کے لئے وقف کیا گیا ہے یا ان کے وکیل یا ولی کے سپرد کر دے لیکن اگر کسی چیز کو اپنے نابالغ بچوں کے لئے وقف کرے اور پھر ان کی جانب سے (بطور ولی) اس چیز کو اپنی تحویل اور اختیار میں لے لے تو وقف صحیح ہے۔

مسئلہ۲۷۴۵عمومی وقف شدہ چیزوں مثلاً مدارس و مساجد وغیرہ میں قبضہ دینے کی شرط نہیں ہے گرچہ احوط ہے۔ قبضہ لینے کا مطلب یہ کہ مثلاً مسجد کے وقف میں کوئی ایک شخص وہاں نماز پڑھے یا قبرستان کے وقف میں کوئی شخص وہاں دفن ہو جائے۔

مسئلہ۲۷۴۶وقف کرنے والے کا بالغ ہونا ضروری ہے اور ایسے ممیز بچے کا وقف کرنا جسے ولی کی جانب سے اجازت ہو جب کہ وقف میں مصلحت ہو اور وقف شدہ چیز کی مقدار معمول کے مطابق ہو تو ایسے وقف کا صحیح ہونا بعید نہیں ہے۔ اسی طرح ضروری ہے کہ وقف کرنے والا عاقل ہواور ارادہ کے ساتھ وقف کرے اور یہ بھی کہ کسی نے اسے مجبور نہ کیا ہو اور شرعاً وہ اپنے مال میں تصرف کرنے کا حق رکھتا ہولہٰذا سفیہ یعنی وہ شخص جو اپنے مال کو فضول کاموں میں خرچ کرتا ہے اور اسی طرح مُفلّس یعنی وہ شخص جسے حاکم شرع نے اپنے مال میں تصرف کرنے سے روک دیا ہو، اگر یہ لوگ کسی چیز کو وقف کریں تو یہ وقف نافذالعمل نہیں ہوگا مگر یہ کہ ولی یا اس کے قرض خواہ اسے اجازت دے دیں۔

مسئلہ۲۷۴۷اگر کوئی شخص کسی مال کو ماں کے بطن میں موجود بچے کے لئے جو ابھی دنیا میں نہ آیا ہو وقف کرے تو اس وقف کے صحیح ہونے میں اشکال ہے لیکن اگر کوئی مال ایسے لوگوں کے لئے وقف کیا جائے جو ابھی موجود ہوں اور پھر اِن کے بعد اُن لوگوں کے لئے وقف کیا جائے جو بعد میں پیدا ہوں گے تو اگر چہ وقف کرتے وقت ماں کے بطن میں بھی موجود نہ ہوں پھر بھی وقف صحیح ہے مثلاً اگر کوئی شخص کسی چیز کو اپنی اولاد کے لئے وقف کرے کہ ان کے بعد اس کے پوتوں کے لئے وقف ہوگی اور ہر گروہ کے بعد آنے والا گروہ اس وقف سے استفادہ کرے تو وہ وقف صحیح ہے۔

مسئلہ۲۷۴۸اگر کوئی شخص کسی چیز کو اپنے آپ پر وقف کرے مثلاً کوئی دکان وقف کر دے تا کہ اس کی آمدنی اس کے مرنے کے بعد اس کے مقبرے پر خرچ کی جائے تو یہ وقف صحیح نہیں ہے لیکن اگر مثال کے طور پر وہ کوئی مال فقراء کے لئے وقف کردے اور پھر خود بھی فقیر ہو جائے تو وقف کے منافع سے استفادہ کرسکتا ہے۔

مسئلہ۲۷۴۹اگر وقف کرنے والا وقف شدہ چیز کے لئے کسی کو متولی بنائے تو اس شے کا اختیار اسی متولی کے لئے ہے جسے وقف کرنے والے نے معین کیا ہے اور اگر کسی کو متولی نہ بنائے اور مال کو مخصوص افراد مثلاً اپنی اولاد کے لئے وقف کیا ہو تو بالغ ہونے کی صورت میں وہ لوگ اس سے استفادہ کرنے میں خود مختار ہیں اور اگر نابالغ ہوں تو اس سلسلے میں اختیار ان کے ولی کے پاس ہوگا لیکن ایسے تصرفات میں حاکِم شرع کی اجازت ضروری ہے جن کا تعلق وقف شدہ چیز کی بہتری یا آئندہ نسلوں کی بھلائی سے ہو۔

مسئلہ۲۷۵۰اگر مثال کے طور پر کوئی شخص کسی مال کو فقراء یا سادات کے لئے وقف کرے یا اس نیت سے وقف کرے کہ اس سے ملنے والا نفع بطور خیرات دیا جائے تو اگر اس نے وقف شدہ چیز کے لئے متولی معین نہ کیا ہو تو اس کا اختیار حاکِم شرع کو ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۷۵۱اگر کوئی شخص کسی جگہ کو مخصوص افراد مثلاً اپنی اولاد کے لئے وقف کرے کہ ایک پشت کے بعد دوسری پشت اس سے استفادہ کرتی رہے تو اگر وقف کا متولی اس مال کو کرائے پر دے دے اور مر جائے تو اجارہ باطل نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس جگہ کا کوئی متولی نہ ہو اور جن افراد کے لئے وقف کیا گیا ہو ان میں سے پہلا گروہ اس مال کو کرائے پر دے دے اور کرائے کی مدت کے مابین وہ گروہ مرجائے تو اگر دوسرا گروہ اس اجارے کے جاری رہنے کی اجازت نہ دے تو اجارہ باطل ہو جائے گا اور اگر کرایہ دار نے پوری مدت کا کرایہ ادا کر رکھا ہو تو پہلے گروہ کی موت کے وقت سے اجارے کی مدت کے خاتمے تک کا کرایہ وہ اُن کے مال میں سے لے سکتا ہے۔

مسئلہ۲۷۵۲اگر وقف شدہ جائیداد خراب ہو جائے تب بھی وہ وقف شدہ ہی رہتی ہے مگر یہ کہ وقف کسی خاص مقصد کے لئے کیا گیا ہو۔ ایسی صورت میں اس مقصد کے فوت ہوتے ہی وقف ختم ہو جائے گا جیسے کسی گھر کو رہنے کے لئے وقف کیا جائے پس جیسے ہی یہ مقصد فوت ہوگا وقف باطل ہو جائے گا اور اس چیز کو وقف کرنے والے یا اس کے نہ ہونے کی صورت میں اس کے ورثاء کی طرف پلٹا دیا جائے گا ۔

مسئلہ۲۷۵۳اگر کسی جائیداد کا کچھ حصّہ بطور مشاع وقف شدہ ہو اور کچھ حصہ وقف نہ ہو تو اگر اس وقف شدہ حصّے کا کوئی معین متولی ہو تو وہ اور غیر وقف شدہ حصّہ کا مالک اہل خبرہ کی رائے کے مطابق اس جگہ کی تقسیم کرسکتے ہیں اور متولی نہ ہونے کی صورت میں حاکم شرع اور غیر وقف شدہ حصّہ کا مالک اس جگہ کو تقسیم کریں گے۔

مسئلہ۲۷۵۴اگر وقف شدہ چیز کا متولی اس میں خیانت کرے تو حاکم شرع اس کے ساتھ ایک امین شخص کو معین کرے گا جو اسے خیانت کرنے سے روکے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو حاکم شرع اس متولی کے بجائے کسی دیانتدار متولی کو معین کرسکتا ہے۔

مسئلہ۲۷۵۵جو قالین امام بارگاہ کے لئے وقف کی گئی ہو اسے نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں نہیں لے جایا جاسکتا ہے گرچہ وہ مسجد امام بارگاہ کے قریب ہی ہو۔

مسئلہ۲۷۵۶اگر کسی جائیداد کو مسجد کی مرمت کے لئے وقف کرے جب کہ اس مسجد کو مرمت کی ضرورت نہ ہو اور توقع بھی نہ ہو کہ مسجد کو مرمت کی ضرورت پڑے گی اس طرح سے کہ اس جائیداد کی آمدنی کو مسجد کی مرمت کے لئے سنبھالنا غیر عقلائی ہو تو ایسے وقف کا صحیح ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ۲۷۵۷اگر کوئی شخص کسی جائیداد کو وقف کرے تا کہ اس کی آمدنی کو مسجد کی مرمت پر خرچ کیا جائے اور امام جماعت اور مسجد کے موذن کو دیا جائے تو اگر معلوم ہو یا اطمینان ہو کہ ہر ایک کے لئے کتنی مقدار معین کی ہے تو اس طریقے سے استعمال کرنا ضروری ہے اور اگر یقین یا اطمینان نہ ہو تو ضروری ہے کہ پہلے مسجد کی مرمت کرائی جائے اور اگر کچھ بچ جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ امام جماعت اور موذن اس رقم کی تقسیم میں ایک دوسرے سے مصالحت کرلیں۔

وصیت کے احکام

مسئلہ۲۷۵۸وصیت یہ ہے کہ انسان تاکید کرے کہ اس کے مرنے کے بعداس کے لئے فلاں فلاں کام کئے جائیں یایہ کہے کہ اس کے مرنے کے بعداس کے مال کی کچھ مقدار فلاں شخص کی ملکیت ہوگی یا یہ کہ یوں کہے کہ اس کے مال کی کچھ مقدار کا کسی کو مالک بنا دیا جائے یااسے وقف کردیاجائے یانیک کاموں میں صرف کیاجائے یااپنی اولادکے لئے اوران لوگوں کے لئے جواس کی کفالت میں ہوں کسی شخص کونگراں اورسرپرست مقررکرے۔جس شخص کووصیت کی جائے اسے وصی کہتے ہیں ۔

مسئلہ۲۷۵۹جوشخص بول نہ سکتاہواگروہ اشارے سے اپنامقصدسمجھادے تووہ ہرکام کے لئے وصیت کرسکتاہے بلکہ جوشخص بول سکتاہواگروہ بھی اس طرح اشارے سے وصیت کرے کہ اس کامقصدسمجھ میں آجائے تووصیت صحیح ہے۔

مسئلہ۲۷۶۰اگرایسی تحریرملے جس پرمرنے والے کے دستخط یا مہر ثبت ہو تو اگروہ تحریرمرنے والے کے مقصد کو سمجھا رہی ہو اور یہ معلوم ہو کہ اس نے یہ تحریر وصیت کی غرض سے لکھی ہے تواس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے ۔

مسئلہ۲۷۶۱ ضروری ہے کہ وصیت کرنے والا عاقل ہواور اسے وصیت کرنے پرمجبورنہ کیا گیا ہو۔ دس سالہ بچے کی وصیت اس کے ایک تہائی مال میں اس وقت نافذالعمل ہوگی جب وہ

Presented by Ziaraat.Com

ممیز ھو،اس کی وصیت عقلائی ھواوروصیت رشتہ داروں یانیک کا موں کے بارے میں ھو اور احتیاط واجب یہ ھے کہ سات سالہ ممیزبچے کی وصیت پرکسی ایسے مصرف میں جومناسب ھواس کے مال کی کچھ مقدار کوخرچ کرکے وصیت پرعمل کیاجائے۔ سفیہ کی وصیت پر عمل کرنا اگر مال میں تصرف پرموقوف ھوتواس کی وصیت نافذنھیں ھوگی ۔

مسئلہ۲۷۶۲جس شخص نے خودکشی کے قصدسے مثلااپنے آپ کوزخمی کرلیاھویازھرکھالیاھواوراسی کے سبب وہ مر جائے اس کی وصیت اپنے مال کے بارے میں صحیح نھیں ھے۔ البتہ اگر اس کام سے پہلے ھی وصیت کر چکا ھو تو صحیح ھے۔

مسئلہ۲۷۶۳اگر انسان وصیت کرے کہ اس کے مال میں سے ایک چیز کسی دوسرے کی ھوگی تو اس صورت میں جب کہ وہ دوسرا شخص و صیت کو قبول کرلے خواہ اس کا قبول کرنا وصیت کرنے والے کی زندگی میں ھی کیوں نہ ھو وہ وصیت کرنے والے کے مرنے کے بعد اس چیز کا مالک بنے گا بلکہ ظاھر یہ ھے کہ قبول کرنے کوئی شرط نھیں ھے۔ ھاں، اگر وہ وصیت کو ٹھکرا دے تو یہ چیز وصیت کے نافذھونے میں رکاوٹ ھے ۔

مسئلہ۲۷۶۴جب بھی انسان اپنے آپ میں موت کی نشانیاں‌دیکھے تو ضروری ھے کہ لوگوں کی امانتو ں کے سلسلے میں اپنی اس ذمہ داری کے مطابق عمل کرے جومسئلہ نمبر ۲۳۹۵ میں بیان کیا گیا ھے اور اگر لوگوں کا مقروض ھو اور قرض واپس کرنے کا وقت آچکا ھو اور قرض خواہ مطالبہ بھی کررھا ھو تو ضروری ھے کہ انھیں قرضہ اداکردے اور اگروہ خود قرضہ اداکرنے کے قابل نہ ھو یا قرض کی ادائیگی کا وقت نہ آیا ھو یا قرض خواہ ابھی مطالبہ نہ کر رھا ھو تو ضروری ھے کہ اس بات کا اطمینان حاصل کرے کہ قرض ادا کر دیا جائے گا چاھے اس کے لئے وصیت کرے اور اس پر کسی کو گواہ بنائے۔

مسئلہ۲۷۶۵جو شخص اپنے آپ میں موت کی نشانیاں‌دیکھ رھا ھو اگر زکات وخمس اور ردّمظالم اس کے ذمے واجب الادا ھو ں اور وہ انھیں فوراً ادا نہ کرسکتا ھو تو اگر اس کے پاس اپنا مال ھو یا احتمال ھو کہ کوئی دوسر اشخص ان چیزوں کی ادائیگی کر دے گا تواس کے لئے ضروری ھے کہ وصیت کرے اور اگر اس پر حج واجب ھو تو اس کے لئے بھی یھی حکم ھے ۔

مسئلہ۲۷۶۶جو شخص اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھ رھاھو اگر اس کی نماز اور روزے قضاھوئے ھوں توضروری ھے کہ ان کے بجالانے کے بارے میں وصیت کرے مثلایہ کہ وصیت کرے کہ اس کے مال سے ان عبادات کی ادائیگی کے لئے کسی کو اجیر بنایا جائے اور اگر مال نہ ھو لیکن اس بات کا احتمال ھو کہ کوئی شخص بلا معاوضہ ان عبادات کو بجالائے گا تب بھی اس کے لئے وصیت کرنا ضروری ھے اوراگر اس کی قضانمازیں اورروزے اسی تفصیل کے مطابق جو مسئلہ نمبر ۱۳۹۸میں گزری ،بڑے بیٹے پر ھوں تواسے اطلاع دینا ضروری ھے ۔

مسئلہ۲۷۶۷جو شخص اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھ رھا ھواگر اس کا مال کسی کے پاس ھو یا ایسی جگہ چھپایا ھو جس کا ورثاء کو علم نہ ھوتو اگر لا علمی کی وجہ سے ورثاء کا حق ضائع ھورھا ھو تو ضروری ھے کہ انھیں اطلاع دے اوراپنے نابالغ بچوں کے لئے نگراں اور سر پرست مقررکرنا ضروری نھیں ھے لیکن اس صورت میں جب کہ نگران کے نہ ھونے سے بچوں کا مال ضا یع ھورھا ھو یا خود بچے ضائع ھو رھے ھوں توضروری ھے کہ ان کے لئے ایک امین نگران کو مقررکرے ۔

مسئلہ۲۷۶۸ضروری ھے کہ وصی عاقل ھو اور احوط یہ ھے کہ بالغ بھی ھو لیکن اگر کسی نابالغ کو وصی کے ساتھ اس طرح ملا دیا جائے کہ وہ بالغ ھونے کے بعد اس وصی کے ساتھ شامل ھوکر کاموں کی انجام دے تو اس میں کوئی حرج نھیں ھے ۔اورمسلمان کے وصی کامسلمان ھونااس وقت ضروری ھے جب وصی بنناکسی دوسرے مسلمان پرحق ولایت ثابت کررھاھوجیسے موصی کے نابالغ مسلمان بچوں کانگراں اورولی بننا۔

اور ان امورمیں جووصیت کرنے والے کے علاوہ کسی اورسے متعلق ھوں،جیسے واجبات کی ادائیگی اورنابالغ بچوں کے مال میں تصرف وغیرہ ، وصی کاقابل اطمینان ھوناضروری ھے۔ لیکن وہ امورجوموصی سے مربوط ھوں اورواجبات میں سے نہ ھوں جیسے موصی کایہ وصیت کرناکہ اس کے ایک تھائی مال کونیک کاموں میں خرچ کیاجائے ، ایسے امورمیں وصی کاقابل اطمینان ھوناضروری نھیں ھے ۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۷۶۹اگرکوئی شخص کچھ لوگوں کواپناوصی معین کرے تواگراس نے اجازت دی ہوکہ ان میں‌سے ہرایک اکیلا بھی وصیت پرعمل کرسکتاھے توضروری نہیں ھے کہ وہ وصیت انجام دینے میں ایک دوسرے سے اجازت لیں اوراگروصیت کرنے والے نے ایسی کوئی اجازت نہ دی ہوتوخواہ اس نے سب کومل کروصیت پرعمل کرنے کوکھاہویانہ کھا ہو، سب کے لئے ضروری ھے کہ وہ ایک دوسرے کی رائے کے مطابق وصیت پرعمل کریں اوراگرکسی شرعی عذر نہ ہونے کے باوجودوہ لوگ ایک ساتھ وصیت پرعمل کرنے پرتیارنہ ہوں توحاکم شرع انھیں اس کام پر مجبور کرے گا اور اگر وہ لوگ حاکم شرع کی اطاعت نہ کریں یاکوئی عذرشرعی رکھتے ہوں توحاکم شرع ان میں سے کسی ایک شخص کے بجائے دوسرے کومعین کرے گا۔

مسئلہ۲۷۷۰اگرکوئی شخص اپنی وصیت سے پلٹ جائے مثلا پھلے کھے کہ اس کاایک تھائی مال فلاں شخص کودے دیاجائے اوربعدمیں کھے کہ اسے نہ دیاجائے تووصیت باطل ہوجاتی ھے اوراگرکوئی شخص اپنی وصیت میں تبدیلی کرے مثلاپھلے ایک شخص کواپنے بچوں کانگراں بنائے اوربعدمیں کسی اورکونگراں مقررکرے تواس کی پھلی وصیت باطل ہوجائے گی اورضروری ھے کہ اس کی دوسری وصیت پرعمل کیاجائے ۔

مسئلہ۲۷۷۱اگروصیت کرنے والاکوئی ایساکام کرے جس سے پتہ چلے کہ وہ اپنی وصیت سے منصرف ہوگیاھے یاکوئی ایساکام کرے جواس کی وصیت کے منافی ہوتووصیت باطل ہوجائےگی۔

مسئلہ۲۷۷۲اگرکوئی شخص وصیت کرے کہ ایک معین چیزکسی شخص کو دے دی جائے اوربعد میں وصیت کرے کہ اس چیزکانصف حصہ کسی اورکودیاجائے توضروری ھے کہ اس چیزکے دوحصے کئے جائیں اوران دونوں اشخاص میں سے ہرایک کوایک حصہ دیاجائے ۔

مسئلہ۲۷۷۳اگرکوئی شخص اپنے مال کی کچھ مقدار مرض الموت میں کسی کو بخش دے اور وصیت کرے کہ اس کے مرنے کے بعد بھی ایک مقدار کسی کو دی جائے توضروری ھے کہ وہ مال جواس نے بخشا تھا اسے اصل مال سے نکالیں جیسا کہ مسئلہ نمبر ۲۳۰۸ میں گذر چکا ھے، لیکن جس مال کے بارے میں وصیت کی تھی اسے ایک تھائی مال سے نکالاجائے۔

مسئلہ۲۷۷۴اگرکوئی شخص وـصیت کرے کہ اس کے مال کاتیسراحصہ بیچا نہ جائے اوراس سے حاصل ہونے والی آمدنی کوکسی کام میں خرچ کیاجائے تواس کے کھنے کے مطابق عمل کرناضروری ھے ۔

مسئلہ۲۷۷۵اگرکوئی شخص مرض الموت میں کھے کہ وہ اتنی مقدارمیں کسی شخص کامقروض ھے تواگراس پریہ تھمت لگائی جا ئے کہ اس نے یہ بات ورثاء کونقصان پھنچانے کے لئے کی ھے تو اس نے قرضے کی جو مقدار معین کی ھے وہ اس کے مال کے تیسرے حصے سے دی جائے گی اوراگراس پریہ تھمت نہ لگائی جائے تواس کااقرارنافذھے اورقرضہ اس کے اصل مال سے ادا کیا جائے گا ۔

مسئلہ۲۷۷۶جس شخص کے بارے میں انسان وصیت کرے کہ کوئی چیزاسے دی جائے اس کاوصیت کرنے کے وقت موجودھونا ضروری نہیں ھے لہذااگرکوئی انسان وصیت کرے کہ فلاں چیزاس بچے کودے دی جائے جس کے بارے میں ممکن ہوکہ فلاں عورت اس سے حاملہ ہوجائے گی تو اگروہ بچہ موصی کی موت کے بعد موجود ہو تو ضروری ھے کہ وہ چیزاسے دی جائے اوراگروہ بچہ موجود نہ ہوتواس صورت میں جبکہ موصی کی وصیت یادوسرے قرائن سے یہ سمجھ میں آرھاھو کہ موصی کی نگاہ میں بچہ کی عدم موجودگی کی صورت میں اس مال کوایک دوسرے مصرف میں خرچ کرناضروری ھے تو موصی کی نظرکے مطابق عمل کیاجائے ورنہ وصیت باطل ہوجائے گی اورمال ورثاء کومنتقل ہوجائے گا اوراگریہ وصیت کرے کہ اس کے مال میں سے کوئی چیزکسی دوسرے شخص کی ہوگی پس اگروہ شخص موصی کے مرنے کے وقت موجودھوتووصیت صحیح ھے ورنہ باطل ہوجائے گی اوروصیت شدہ مال ورثاء کی جانب منتقل ہوجائے گا ۔

مسئلہ۲۷۷۷اگرانسان کوپتہ چلے کہ کسی نے اسے وصی بنایاھے میت کے کفن ودفن کے مسئلے کے علاوہ جس کاحکم مسئلہ نمبر۵۵۵میں بیان ہوچکاھے، تو اگروہ موصی کواطلاع دے دے کہ وہ اس کی وصیت پرعمل کر نے کے لئے تیار نہیں ھے توضروری نہیں ھے کہ وہ اس کے مرنے کے بعدوصیت پرعمل کرے لیکن اگرموصی کے مرنے سے پھلے انسان کویہ پتہ نہ چلے کہ اسے وصی بنایاھے یاپتہ چل جائے لیکن موصی کواس بات کی اطلاع نہ دے کہ وہ وصیت پرعمل کرنے کے لئے تیار نہیں ھے تواگروصیت پرعمل کرناباعث مشقت نہ ہوتوضروری ھے کہ اس کی وصیت کوانجام دے اوراگروصی، موصی کے مرنے سے پھلے اس وقت اس جانب متوجہ ہوجب مرض کی شدت یاکسی

Presented by Ziaraat.Com

دوسری رکاوٹ کی بنا پرموصی کسی اورکووصی نہ بناسکتاھوتواحتیا ط کی بنا پرضروری ھے کہ وصیت کوقبول کرلے۔

مسئلہ۲۷۷۸اگرموصی کاانتقال ھوجائے تووصی وصیت کے کاموں کی انجام دھی کے لئے کسی دوسرے شخص کومعین کرکے خودان کاموں سے کنارہ کشی اختیارنھیں کرسکتاھے ھاں اگروصی یہ جانتاھوکہ مرنے والے کامقصودیہ نھیں تھاکہ وصی بذات خودان کاموں کوانجام دے بلکہ اس کامقصودفقط یہ تھاکہ کام کردئے جائیں تواپنی طرف سے کسی دوسرے شخص کووکیل مقررکرسکتاھے ۔

مسئلہ۲۷۷۹اگرکوئی شخص دوافرادکواکھٹے وصی بنائے تواگران دونوں میں سے ایک مرجائے یاپاگل ھوجائے توحاکم شرع اس کے بجائے کسی دوسرے شخص کومعین کرے گااوراگردونوں مرجائیں یاپاگل ھوجائیں توحاکم شرع دوسرے دواشخاص کومعین کرے گالیکن اگرایک شخص وصیت پرعمل کرسکتاھوتودواشخاص کامعین کرنالازم نھیں ھے۔ یھی حکم اس صورت میں بھی ھے جب ان دونوں میں سے کوئی ایک یادونوں کافرھوجائیں جب کہ وصی بننے کے نتیجے میں وصی، ولی بھی بن رھا ھو مثلاً نابالغ بچوں کی نگرانی اس کے ذمے آرھی ھو۔

مسئلہ۲۷۸۰اگروصی اکیلا یا دوسرے سے مددلینے کے باوجود میت کے کام انجام نہ دے سکے توحاکم شرع اس کی مددکرنے کے لئے ایک اورشخص کومعین کرے گا۔

مسئلہ۲۷۸۱اگرمیت کے مال کی کچھ مقدارتلف ھوجائے تواگروصی نے اس کی حفاظت میں کوتاھی کی ھومثلاًغیرمحفوظ جگہ پرمال کو رکھ دیا ھو یا زیادہ روی کی ھو مثلاً مرنے والے نے وصیت کی ھوکہ مال کی اتنی مقدارفلاں شھرکے فقراء کودے دے اوروہ مال کودوسرے شھرلے جائے اورراستے میں مال تلف ھوجائے تووہ ضامن ھے اوراگرحفاظت میں کوتاھی یا زیادہ روی نہ کی ھو تو وہ ضامن نھیں

۔

مسئلہ۲۷۸۲جب بھی انسان کسی شخص کووصی مقررکرے اوریہ کھے کہ اس کے مرجانے کی صورت میں فلاں شخص وصی ھوگاتوپھلے وصی کے مرنے کے بعددوسرے وصی پرلازم ھے کہ وہ میت کے کام کوانجام دے ۔

مسئلہ۲۷۸۳استطاعت کی وجہ سے واجب ھونے والا حج اور ایسا قرضہ اور حقوق مثلا خمس، زکوٰۃ اور ردّ مظالم، جن کاادا کرنامیت کے لئے واجب ھو، انھیں میت کے اصل مال سے دیناضروری ھے اگرچہ میت نے ان چیزوں کے بارے میں وصیت نہ کی ھواوراگروصیت کی ھوکہ ایک تھائی مال سے انھیں اداکیاجائے تووصیت پرعمل کرناضروری ھے اوراگرایک تھائی مال کافی نہ ھوتواصل مال سے نکال لیاجائے گا۔

مسئلہ۲۷۸۴اگرمیت کامال قرضے، واجب حج اور واجب الادا حقوق کی ادائیگی کے بعد بچ جائے تو اگر اس نے وصیت کی ھوکہ اس کاایک تھائی مال یااس کی کچھ مقدارکوایک معین مصر ف میں استعمال کیاجائے تواس وصیت پرعمل کرناضروری ھے اوراگروصیت نہ کی ھوتوجوکچھ بچے وہ ورثاء کامال ھے ۔

مسئلہ۲۷۸۵جن اموال کے بارے میں میت نے وصیت کی ھو اگر وہ اس کے ایک تھائی مال سے زیادہ ھو تو مال کے تیسرے حصّے سے زیادہ کے بارے میں اس کی وصیت اس صورت میں صحیح ھے جب ورثاء کوئی ایسی بات کھیں یا ایسا کام کریں کہ معلوم ھو جائے کہ انھوں نے وصیت کے مطابق عمل کرنے کی اجازت دے دی ھے اور ان کا صرف راضی ھونا کافی نھیں ھے اور اگر وہ موصی کے مرنے کے کچھ عرصے کے بعد اجازت دیں تو بھی صحیح ھے اور اگر بعض ورثاء اجازت دے دیں اور بعض اجازت نہ دیں تو جنھوں نے اجازت دی ھے ان کے حصّوں کی حدتک وصیت نافذ العمل ھے۔

مسئلہ۲۷۸۶جن اموال کے بارے میں میت نے وصیت کی ھو اگر وہ اس کے ایک تھائی مال سے زیادہ ھو اور اس کے مرنے سے پھلے ورثاء وصیت پر عمل کرنے کی اجازت دے دیں تو اس کے مرنے کے بعد اپنی اجازت سے نھیں پھر سکتے۔

مسئلہ۲۷۸۷اگر مرنے والا وصیت کرے کہ اس کے مال کے ایک تھائی حصّے سے خمس و زکات یا اس کا کوئی اور قرضہ ادا کیا جائے اور اس کی قضا نمازوں اور روزوں کے لئے اجیر مقرر کیا جائے اور کوئی مستحب کام مثلاً فقیروں کو کھانا بھی دیا جائے تو ضروری ھے کہ پھلے اس کا قرضہ ایک تھائی مال سے ادا کیا جائے اور اگر کچھ بچ جائے تو روزوں اور نمازوں کے لئے اجیر مقرر کیا جائے اور اگر پھر بھی کچھ بچ جائے تو جو مستحب کام اس نے معین کیے ھوں اس پر خرچ کیا جائے اور اگر اس کے مال کا ایک تھائی حصّہ صرف اس کے قرضے کے برابر ھو اور ورثاء بھی ایک تھائی مال

Presented by Ziaraat.Com

سے زیادہ خرچ کرنے کی اجازت نہ دیں تو پھر ایک تہائی مال کو قرض، نمازوں اور روزوں کے مابین تقسیم کیا جائے گا اور مالی واجبات میں کم پڑجانے والی مقدار کو اصل ترکہ میں سے نکالا جائے گا۔

مسئلہ۲۷۸۸اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کا قرضہ ادا کیا جائے اور اس کی نمازوں اور روزوں کے لئے اجیر مقرر کیا جائے اور کوئی مستحب کام بھی انجام دیا جائے تو اگر اس نے یہ وصیت نہ کی ہو کہ یہ کام ایک تہائی مال میں سے کئے جائیں تو ضروری ہے کہ اس کا قرضہ اس کے اصل مال میں سے دیا جائے اور پھر جو کچھ بچ جائے اس کا ایک تہائی حصّہ نماز روزوں کی ادائیگی اور مستحب کام کے لئے استعمال کیا جائے اور اگر ایک تہائی مال ان کاموں کے لئے کافی نہ ہو تو ورثاء کی اجازت کی صورت میں ضروری ہے کہ اس کی وصیت پر عمل کیا جائے۔ اور اگر ورثاء اجازت نہ دیں تو ضروری ہے کہ نماز اور روزوں کی اجرت ایک تہائی مال سے ادا کی جائے اور پھر اگر کچھ بچ جائے تو وصیت کرنے والے نے جن مستحب کاموں کا کہا ہے اس پر خرچ کیا جائے۔

مسئلہ۲۷۸۹اگر کوئی شخص کہے کہ مرنے والے نے وصیت کی تھی کہ اتنی رقم مجھے دے دی جائے تو اگر دو عادل مرد اس کے قول کی تصدیق کریں یا وہ قسم کھائے اور ایک عادل مرد بھی اس کے قول کی تصدیق کرے یا ایک عادل مرد اور دو عادل عورتیں یا چار عادل عورتیں اس کے قول کی گواہی دیں تو جتنی مقدار وہ طلب کر رہا ہو اسے دینا ضروری ہے اور اگر صرف ایک عادل عورت گواہی دے تو جس چیز کا وہ مطالبہ کر رہا ہو اس کا ایک چوتھائی حصّہ اسے دینا ضروری ہے اور اگر دو عادل عورتیں گواہی دیں تو ضروری ہے کہ مطلوبہ مقدار کا آدھا حصّہ اور اگر تین عورتیں گواہی دیں تو تین چوتھائی حصّہ اسے دے دیا جائے اور اگر دو کتابی کافر مرد جو اپنے مذہب میں عادل ہوں اس کے قول کی تصدیق کریں تو اس صورت میں جب کہ مرنے والا وصیت کرنے پر مجبور ہوگیا ہو اور عادل مرد اور عورتیں بھی وصیت کے وقت موجود نہ ہوں ضروری ہے کہ مطلوبہ شے اسے دے دی جائے۔

مسئلہ۲۷۹۰اگر کوئی شخص کہے کہ میں میت کا وصی ہوں کہ اس کے مال کو کسی کام میں خرچ کروں یا یہ کہے کہ میت نے مجھے اپنے بچوں کا نگراں بنایا تھا تو ضروری ہے کہ اس کا قول اسی وقت قبول کیا جائے جب دو عادل مرد اس کے قول کی تصدیق کریں۔

مسئلہ۲۷۹۱ مشہور یہ ہے کہ : ”اگر مرنے والا وصیت کرے کہ اس کے مال کی اتنی مقدار فلاں شخص کی ہوگی اور وہ شخص وصیت کو قبول کرنے یا ٹھکرانے سے پہلے مرجائے تو جب تک اس کے ورثاء وصیت کو ٹھکرا نہ دیں وہ اس چیز کو قبول کرسکتے ہیں“۔ لیکن بعید نہیں ہے کہ وہ شحص اگر وصیت کرنے والے کے بعد مرا ہو تو اس کے وارثوں کو وہ چیز میراث میں مل جائے۔ البتہ یہ حکم اس صورت میں ہے جب وصیت کرنے والا اپنی وصیت سے پلٹ نہ گیا ہو ورنہ اس شخص کے ورثاء کا کوئی حق اس چیز پر نہیں رہے گا۔

وراثت کے احکام

مسئلہ۲۷۹۲جن افرادکورشتہ داری کی وجہ سے میراث ملتی ہے ان کے تین گروہ ہیں :

”پہلاگروہ “:میت کے باپ ،ماں اوراولادھیں اوراولادنہ ہونے کی صورت میں اولادکی اولادجہاں‌تک یہ سلسلہ نیچے چلاجائے۔ ان میں سے جودوسرے کے مقابلے میں میت سے زیادہ قریب ہواسے میراث ملے گی اورجب تک اس گروہ میں سے ایک شخص بھی موجودھودوسرے گرو ہ کومیراث نہیں ملتی ھے ۔

”دوسراگروہ“: دادا،دادی ،نانا،نانی،بہن اوربھائی ہیں اوربہن اوربھائی نہ ہونے کی صورت میں ان کی اولاداوراولادمیں سے جوبھی میت سے قریب ترھواسے میراث ملتی ھے ۔اورجب تک اس گروہ میں سے ایک شخص بھی موجودھوتیسرے گروہ کومیراث نہیں ملتی ھے ۔

”تیسراگروہ “: چچا،پھوپھی ،ماموں ،خالہ اوران کی اولادھے ۔اورجب تک میت کے چچاوٴں ،پھوپھیوں ،ماموٴں اورخالاوٴں میں سے ایک شخص بھی زندہ ھوان کی اولاد کومیراث نہیں ملتی ھے لیکن اگرمیت کے وارث صرف ایک پدری چچااورایک پدری ومادری چچاکابیٹاھوتوپدری ومادری چچازادبھائی کومیراث ملے گی اورپدری چچاکومیراث نہیں ملے گی ۔اس صورت کے علاوہ میں احتیاط واجب یہ ھے کہ مصالحت سے تقسیم کی جائے خصوصاجب ان دونوں کے ساتھ دوماموں یاخالہ ہوں۔

مسئلہ۲۷۹۳اگرمیت کے چچا،پھوپھی ،ماموں ،خالہ اوران کی اولاد در اولاد میں سے کوئی بھی زندہ نہ ہوتومیت کے ماں باپ کے چچا،پھوپھی ،ماموں اورخالہ کومیراث ملے گی اوراگریہ نہ ہوں توان

Presented by Ziaraat.Com

کی اولادکومیراث ملے گی اوراگریہ بھی نہ ھوں تومیت کے دادا،دادی، نانااور نانی کے چچا،پھوپھی ،ماموں،اورخالہ کومیراث ملے گی اوراگریہ بھی نہ ھوں توان کی اولادکومیراث ملے گی ۔

مسئلہ۲۷۹۴شوھراوربیوی عنقریب ذکرھونے والی تفصیل کے مطابق ایک دوسرے سے میراث پاتے ھیں ۔

پهلے گروہ کی میراث

مسئلہ۲۷۹۵اگرپهلے گروہ میں میت کاصرف ایک ھی وارث ھومثلاماں ،باپ ،اکلوتا بیٹا، یا بیٹی ھوں تومیت کا تمام مال اسے ملتاھے اوراگربیٹے یا بیٹیاں وارث ھوں تو مال کو یوں تقسیم کیا جائے کہ ھر بیٹے کو بیٹی سے دگنا حصہ ملے۔

مسئلہ۲۷۹۶اگرمیت کے وارث فقط باپ اورماں ھوں تومال کے تین حصے ھوں گے۔دوحصے باپ کواورایک حصہ ماں کو ملے گا لیکن اگر میت کے ایسے دوبھائی یاچاربھنیں یاایک بھائی اوردوبھنیں ھوں کہ جوسب کے سب مسلمان ،آزاداورایک باپ کی اولادھوں خواہ ان کی ماں مشترک ھو یا علیحدہ علیحدہ ھواوران میں سے کوئی حمل کی صورت میں نہ ھو تواگرچہ ماں باپ کے ھوتے ھوئے ان لوگوں کومیراث نھیں ملے گی لیکن ان کی وجہ سے ماں کومال کاچھٹاحصہ اورباقی باپ کوملتاھے ۔

مسئلہ۲۷۹۷اگرمیت کے وارث فقط ماں باپ ھوں اوراکلوتی بیٹی ھواورسابقہ مسئلہ میں ذکرشدہ شرائط کے ساتھ اس کے دوبھائی ،چاربھنیں یاایک بھائی اوردوبھنیں نہ ھوں تومال کے پانچ حصے کرکے ماں باپ کوایک ایک اوربیٹی کوتین حصے دئے جائیں گے اوراگرگذشتہ مسئلے میں ذکرشدہ شرائط کے ساتھ دوبھائی ،چاربھنیں یاایک بھائی موجودھوں توماں کے مال کے چھ حصے کرکے ماں باپ کوایک ایک ،بیٹی کوتین اورآخری حصے کے چارحصے کرکے تین حصے بیٹی کو اور ایک حصہ باپ کو دیاجائے گایعنی حقیقت میں ترکہ کے چوبیس حصے ھوں گے جن میں سے پندرہ حصے بیٹی کو،پانچ حصے باپ کواورچارحصے ماں کوملیں گے ۔اگرچہ احتیاط موٴکد ھے کہ باپ اور بیٹی کی رضایت سے ترکہ کے پانچ حصے کئے جائیں ۔

مسئلہ۲۷۹۸اگرمیت کے وارث فقط ماں،باپ اوراکلوتابیٹاھوں تومال کے چھ حصے کرکے ماں باپ کو ایک ایک اوربیٹے کو چارحصے ملیں گے اوراگرصرف لڑکے یاصرف لڑکیا ں ھوں تویہ چار حصے ان میں برابرتقسیم کئے جائیں گے اوراگر لڑکے اورلڑکیاں دونوں ھوں توان چارحصوں کو ان کے درمیان اس طرح تقسیم کیاجائے گاکہ ھر لڑکے کو لڑکی سے دگنا ملے ۔

مسئلہ۲۷۹۹اگرمیت کے وارث ماں یا باپ اوراکلوتابیٹایابیٹے ھوں تومال کے چھ حصے کرکے ایک حصہ ماں یاباپ اورپانچ حصے بیٹے کو دئے جائیں گے اوراگر چند بیٹے ھوں تو ان پانچ حصوں کوان کے درمیان برابرتقسیم کردیا جائے گا۔

مسئلہ۲۸۰۰اگرمیت کے وارث فقط باپ یاماں اورایک بیٹا اور ایک بیٹی ھوں تومال کے چھ حصے کرکے ایک حصہ ماں یا باپ کو ملے گااورباقی اس طرح تقسیم کیاجائے گا کہ بیٹے کو بیٹی سے دگنا ملے ۔

مسئلہ۲۸۰۱اگرمیت کے وارث فقط ماں یاباپ اوراکلوتی لڑکی ھوں تو مال کے چار حصے کر کے ایک حصہ ماں یاباپ کو اورباقی اکلوتی بیٹی کودیاجائے گا۔

مسئلہ۲۸۰۲اگرمیت کے ورثاء میں فقط ماں یاباپ اوربیٹیاں ھوں تو مال کے پانچ حصے کرکے ماں یاباپ کوایک اورچارحصے بیٹیاں آپس میں برابر تقسیم کریں گی۔

مسئلہ۲۸۰۳اگرمیت کی اولادنہ ھوتواس کے بیٹے کی اولاد چاھے وہ بیٹی ھی کیوں نہ ھو میت کے بیٹے کاحصہ اوربیٹی کی اولاد چاھے وہ بیٹا ھی کیوں نہ ھومیت کی بیٹی کاحصہ لیں گے مثلاًمیت کاایک نواسہ اورایک پوتی ھوتومال کے تین حصے کرکے ایک حصہ نواسے کواوردوحصے پوتی کودئے جائیں گے ۔

دوسرے گروہ کی میراث

مسئلہ۲۸۰۴دوسرے گروہ کے وہ افرادجورشتہ داری کی وجہ سے کسی سے میراث لیتے ھیں ان میں میت کے دادا، دادی، نانا، نانی، بھائی اوربھنیں ھیں۔اوراگربھائی بھنیں نہ ھوں توان کی اولاد اور اولاد در اولاد کو میراث ملے گی۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۸۰۵اگرمیت کاوارث فقط ایک بھائی یابہن ہوتوسارامال اسے ملے گا.اگرمادری وپدری بہنیں یابھائی ہوں توان میں مال کوبطورمساوی تقسیم کیاجائے گا اور اگر مادری وپدری بہنیں اوربھائی دونوں ہوں‌تو ہربھائی کوبہن کادگنا حصہ ملے گا.مثال کے طور پراگرمیت کے مادری وپدری دوبھائی اورایک بہن ہوں تومال کے پانچ حصے کرکے ہربھائی کودواوربہن کوایک حصہ ملے گا.

مسئلہ۲۸۰۶اگرمیت کے پدری ومادری بھائی بہن ہوں تو صرف پدری بھائی بہنوں کومیراث نہیں ملے گی. اوراگرپدری ومادری بہن بھائی نہ ہوں تواگرصرف ایک پدری بھائی یابہن ہوتوساراامال اسے ملے گااوراگرچندپدری بھائی یاپدری بہنیں ہوں تومال ان میں برابرتقسیم ہوگا.اوراگرپدری بھائی اوربہنیں دونوں ہوں توہربھائی کوبہن سے دگنا ملے گا.

مسئلہ۲۸۰۷اگرمیت کے ورثاء میں سے فقط ایک مادری بہن یابھائی یعنی ان کااورمیت کاباپ جدا ہو، موجود ہو تو سارا مال اسے ملے گااوراگرمادری بہنیں یابھائی ہوں یادونوں‌ہوں تومال ان میں مساوی طورپرتقسیم ہوگا.

مسئلہ۲۸۰۸اگرمیت کے مادری وپدری بھائی بہن ،پدری بھائی بہن اورایک مادری بھائی یابہن ہوتوپدری بھائی بہن کومیراث نہیں‌ملے گی اورمال کے چھ حصے کرکے ان میں سے ایک حصہ مادری بہن بھائی اپنے درمیان مساوی طورپرتقسیم کریں گے اورباقی پدری ومادر ی بھائی بہنوں کواسی طرح دیاجائے گاکہ ہربھائی کوبہن کادگنا حصہ ملے .

مسئلہ۲۸۰۹اگرمیت کے پدری ومادری بھائی بہن ،پدری بھائی بہن اورچندمادری بھائی اوربہنیں ہوں توپدری بھائی اور بہن کومیراث نہیں ملے گی اورمال کے تین حصے کرکے ایک حصہ مادری بہن بھائیوں میں‌مساوی طورپرتقسیم کیاجائے گااورباقی پدری ومادری بھائی بہنوں کے درمیان اس طرح تقسیم کیاجائے گاکہ ہربھائی کوبہن سے دگنا ملے.

مسئلہ۲۸۱۰اگرمیت کے ورثاء میں فقط پدری بھائی بہن اورایک مادری بھائی یابہن ہوتومال کے چھ حصے کرکے ایک حصہ مادری بھائی یابہن کواورباقی پدری بھائی بہنوں میں اس طرح تقسیم کیاجائے گاکہ ہربھائی کوبہن کادگنا ملے گا.

مسئلہ۲۸۱۱اگرمیت کے وارث فقط پدری بہن بھائی اورمادری بھائی بہن ہوں تومال کے تین حصے کرکے ایک حصہ مادری بہن بھائیوں میں مساوی طورپرتقسیم کیاجائے گااور باقی پدری بھائی بہنوں کواس طرح دیاجائے گاکہ ہربھائی کوبہن کادگنا حصہ ملے .

مسئلہ۲۸۱۲اگرمیت کے ورثاء میں فقط بھائی بہن اوربیوی ھی ہوں توبیوی کواس کے حصہ کی میراث ملے گی جس کی تفصیل آ ئندہ بیان ہوگی اوربھائی بہنوں‌کوسابقہ مسائل کی روشنی میں‌ان کے حصے کی میراث ملے گی اوراگرعورت مرجائے اوراس کے وارث فقط بھائی بہن اورشوھرھوں‌توآدھی میراث شوھرکوملے گی .اور بھائی بہنوں کوسابقہ مسائل کی تفصیل کے مطابق میراث دی جائے گی البتہ بیوی یاشوھرکومیراث ملنے کی وجہ سے مادری بھائی بھائی بہنوں کی میراث میں کمی نہیں‌کی جائے گی بلکہ پدری ومادری یاپدری بھائی بہنوں کے حصے میں کمی واقع ہوگی. مثلااگرمیت کے وارث کے شوھر،مادری بھائی بہن اورمادری وپدر ی بہن بھائی ہوں توآدھامال شوھرکوملے گااوراصل مال کاتیسراحصہ مادری بھائی بہنوں کودیاجائے گااورباقی مال پدری ومادری بھائی بہنوں کاحصہ ھے لہٰذااگرسارامال مثلاً چھ روپیہ ہوتوتین روپے شوھرکواوردوروپے مادری بھائی بہنوں کواورایک روپیہ پدری ومادری بہن بھائیوں کودیاجائے گا.

مسئلہ۲۸۱۳اگرمیت کے بھائی بہن نہ ہوں توان کاحصہ ان کی اولادمیں‌تقسیم ہوگااورمادری بہن بھائیوں کاحصہ ان کی اولادکے درمیان برابرتقسیم کیاجائے گااورپدری ومادری اورپدری بھائی بہنوں کی اولادمیں ان کاحصہ اس طرح تقسیم ہوگاکہ ہربھائی کوبہن کادگنا ملے .اگرچہ احتیاط یہ ھے کہ آپس میں مصالحت کی جائے .

مسئلہ۲۸۱۴اگرمیت کے ورثاء میں دادا،دادی،نانااورنانی میں سے صرف ایک ھی زندہ ہوتوساراامال اسے ملے گا. میت کے دادااورناناکے ہوتے ہوئے اس کے پرنانااورپردادادکومیراث نہیں ملے گی اوراگرمیت کے وارث فقط دادا اور دادی ہوں تومال کے تین حص‌ہوں گے جن میں سے دوحصے داداکواورایک حصہ دادی کودیاجائے گا اور اگر وارث فقط نانا اور نانی ہوں توان کے درمیان مال کوبطورمساوی تقسیم کیاجائے گا.

مسئلہ۲۸۱۵اگرمیت کے ورثاء میں دادا یا دادی میں سے ایک اورنانا یا نانی میں سے بھی ایک زندہ ہوتومال کے تین حصے کرکے دوحصے دادایادادی کواورایک حصہ نانایانانی کوملے گا.

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۸۱۶اگردادا،دادی ،نانااورنانی میت کے وارث ہوں تومال کے تین حصے کرکے ایک حصہ نانانانی میں مساوی طورپراوردوحصے دادادادی کواوراس طرح دئے جائیں گے کہ داداکودادی سے دگنا زیادہ ملے گا۔

مسئلہ۲۸۱۷اگرمیت کے وارث فقط بیوی ،دادا،دادی،نانااورنانی ہوں توبیوی کواس کا حصہ ملے گاجس کی تفصیل آئندہ بیان ہوگی اوراصل مال کاتیسراحصہ نانانانی کے درمیان برابرتقسیم کیاجائے گااورباقی دادادادی کے درمیان اس طرح تقسیم کیاجائے گاکہ داداکودادی کادگنا حصہ ملے گا۔اوراگروارث شوھر،دادا،دادی،نانااورنانی ہوں توشوھرکوآدھامال اوردادا،دادی ،نانااورنانی کوسابقہ تفصیل کے مطابق میراث دی جائے گی۔

مسئلہ۲۸۱۸جب ایک بھائی یابھن ،یاچند بھائی یا بھنیں اوردادا یا دادی یا نانا یا نانی یا ان میں سے چند وارث بنیں تواس کی چند صورتیں ھیں :

۱) سب مادری ھوں یعنی نانا،نانی اورمادری بھن بھائی ھوں تواس صورت میں ان کے درمیان مال کوبرابرتقسیم کیا جائے گا اگرچہ ان میں کچھ مرد اور کچھ عورتیں ھوں ۔

۲) سب پدری ھوں اس صورت میں اگرسب عورتیں یاسب مردھوں توبھی مال سب میں برابرتقسیم کیاجائے گا اور اگر مرد و عورت دونوں ھوں تو ھر مرد کو عورت سے دگنا ملے گا۔

۳) دادادادی ھوں‏اورپدر ی ومادری بھائی بھن ھوں اس کاحکم سابقہ صورت والاھے جوکہ مسئلہ۲۸۰۹ میں بیان کیا گیاھے کہ اگرپدری بھائی یابھن پدری ومادری بھائی یابھن کے ساتھ جمع ھوجائیں توپدری بھائی بھنوں کومیراث نھیں ملتی ھے ۔

۴) دادا،دادی،نانااورنانی میں سے بعض ھوں چاھے سب مردھوں یاعورتیں یادونوں ھوں اوراسی طرح بھائی اوربھنیں بھی ھوں تواس صورت میں مادری رشتہ داروں یعنی مادری بھائی ،بھن ،نانااورنانی جوبھی ھوں ان کوترکہ کا تیسرا حصہ ملے گا جو اِن میں مساوی طور پر تقسیم کیاجائے گااگرچہ بعض مرداوربعض عورتیں ھوں اورپدری رشتہ داروں کوترکہ کے تین حصوں میں سے باقی دوحصے اس طرح دئے جائیں گے کہ ھر مرد کو عورت کادگنا ملے اوراگرسب مرد یا عورتیں ھوں توا ن کے درمیان برابرتقسیم کیا جائے گا۔

۵) دادایادادی اورمادری بھائی یابھن وارث بنیں تواس صورت میں اگربھائی یابھن ایک ھی ھو تواسے مال کا چھٹا حصہ ملے گا اور اگر زیادہ ھو تو مال کاتیسراحصہ سب میں برابرتقسیم کیاجائے گااوردونوں صورتوں میں باقی مال دادا یا دادی کاھے اوراگردونوں زندہ ھوں توداداکو دادی سے دگنا ملے گا۔

۶) نانا یا نانی اور پدری بھائی وارث بنیں تواس صورت میں نانایانانی کے لئے تیسراحصہ ھے اگرچہ ان میں سے صرف ایک ھی زندہ ھواورباقی دوحصے بھائی کے لئے ھیں اگرچہ ایک ھی بھائی ھواوراگرنانا یا نانی کے ساتھ پدری بھن وارث بنے توایک ھی بھن ھو تواسے آدھا مال ملے گا اوراگر متعدد ھوں توتمام مال کادوتھائی انھیں ملے گا اور دونوں صورتوں میں ناناکے لئے ایک تھائی ھے لھٰذاگرایک بھن ھوفریضہ مال اداکرنے کے بعد چھٹاحصہ اضافی بچے گا۔اور اقویٰ یہ ھے کہ یہ حصہ بھن کوملے گااگرچہ احوط یہ ھے کہ مصالحت کی جائے ۔

۷) نانا،نانی میں سے کوئی ایک یادادا اور دادی میں سے کوئی ایک یا ان کے ساتھ پدری بھائی یابھنیں وارث ھوں خواہ وہ ایک ھو یا کئی ھوں‏تواس صورت میں نانا یا نانی کے لئے تیسراحصہ ھے جو ان دونوں کے زندہ ھونے کی صورت میں دونوں میں برابرتقسیم ھوجائے گا چاھے یہ مرد اور عورت ھونے کے اعتبار سے مختلف ھوں اورباقی دوحصے دادا،دادی اور پدری بھائی بھن کے لئے ھیں جو مردوں اور عورتوں کے جمع ھونے کی صورت میں مردوں کو عورتوں کا دگنا اور صرف مرد یا صرف عورتیں ھونے کی صورت میں برابرتقسیم کیاجائے گا۔اوراگران دادااورنانایادادی اورنانی کے ساتھ مادری بھائی یابھنیں وارث ھوں تو مادری رشتہ داروں یعنی نانا،نانی اورمادری بھن بھائیوں کے لئے تیسراحصہ ھے جوسب میں برابرتقسیم کیاجائے گا اگرچہ بعض مرداوربعض عورتیں ھوں اوردادا،دادی کوباقی دوحصے ملیں گے اورمختلف ھونے کی صورت میں مردوں کودگنا اورایک صنف ھونے کی صورت میں سب کوبرابرملے گا۔

۸) پدری بھائی بھن ،مادری بھائی بھن اوردادااوردادی وارث ھوں تواس صورت میں اگرایک مادری بھن یا بھائی ھو تواسے اصل ترکہ میں سے چھٹاحصہ ملے گا اورایک سے زیادہ ھوتوترکہ کاتیسراحصہ سب میں برابرتقسیم کیاجائے گا اور باقی پدری بھائیوں یابھنوں اور دادا یا دادی کے لئے ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

لہذااگرسب ایک صنف ھوں تومساوی تقسیم ھوگا ورنہ مردکوعورت سے دگنا ملے گا۔اگران بھائی اوربھنوں کے ساتھ ناناپانانی ھوں‌تونانایانانی ، مادری بھائی یابھنوں کے درمیان تیسراحصہ برابرتقسیم کیاجائے گااورپدری بھائی بھنوں کے لئے دوتھائی ھے کہ اگرسب ایک صنف سے ھوں تو برابر تقسیم ھوگااور مختلف ھونے کی صورت میں مردوں کودگنا ملے گا۔

مسئلہ۲۸۱۹جب میت کے بھائی یابھن ھوں‌توان کی اولادکومیراث نھیں ملے گی لیکن یہ حکم اس وقت جاری نھیں ھوگاجب ان کومیراث دینے سے بھائی یابھن کے حصہ میں کمی نہ آتی ھو۔مثلاًاگرمیت کاپدری بھائی اورنانازندہ ھوں توپدری بھائی کودو تھائی اور ناناکوایک تھائی میراث ملے گی اوراس صورت میں اگرمیت کے مادری بھائی کا بیٹا بھی ھو توبھائی کابیٹااورنانا اس تیسرے حصے میں‌شریک ھوں گے ۔

تیسرے گروہ کی میراث

مسئلہ۲۸۲۰تیسرے گروہ میں چچا،پھوپھی ،ماموں ،خالہ اوران کی اولاد سابقہ تفصیل کے مطابق اس صورت میں میراث لیں گے جب پھلے اوردوسرے گروہ میں سے میراث کاکوئی حق دارموجود نہ ھو۔

مسئلہ۲۸۲۱اگرمیت کاوارث صرف ایک چچایاپھوپھی توسارامال اسے ملے گاچاھے یہ وارث میت کے باپ کا پدری ومادری یا صرف پدری یا صرف مادری رشتہ دار ھو اور اگر چند چاچے یاپھوپھیاں وارث ھوں اورسب مادری و پدری یا صرف پدری ھوں توسارامال ان میں برابرتقسیم کیاجائے گااوراگرچچے اورپھوپھیاں دونوں ھوں اورسب پدری ومادری یاپدری ھوں توچچاکوپھوپھی کادگنا ملے گا۔مثلاًاگرورثاء میں دوچاچے اورایک پھوپھی ھوں تومال کے پانچ حصے کرکے ایک حصہ پھوپھی کواورباقی چارحصے دوچاچوں میں برابرتقسیم کئے جائیں گے ۔

مسئلہ۲۸۲۲اگرمیت کے وارث صرف چندمادری چاچے یامادری پھوپھیاں ھوں توان میں مال کوبرابرتقسیم کیاجائے گا۔لیکن اگرمادری چچااورپھوپھی دونوں وارث ھوں احتیاط واجب کی بنا پرمال کی تقسیم میں مصالحت کریں ۔

مسئلہ۲۸۲۳اگرمیت کے وارث چچااورپھوپھی ھوں اوران میں سے بعض پدری، بعض مادری اوربعض پدری اورمادری ھوں توپدری چچااورپھوپھی کومیراث نھیں ملے گی ۔لہذااگرمیت کاایک مادری چچا یا پھوپھی ھو تو بنا بر مشھور، مال کے چہ حصوں میں سے ایک حصہ مادری چچا یا پھوپھی کو اور باقی پدری ومادری چچااورپھوپھی کو دیا جائے گا۔اوراگریہ نہ ھوں پدری چچااورپھوپھی کودیاجائے گالیکن احتیاط واجب کی بنا پرپانچ حصوں میں سے ایک حصے میں‌چچا و پھوپھی پدرو مادری یا پدری چچاوپھوپھی ،مادری چچاوپھوپھی سے مصالحت کریں اوراگرمادری چچااورپھوپھی دونوں ھوں تومال کے تین حصے کرکے دوحصے مادری وپدری چچاوپھوپھی کو اوراگریہ نہ ھوں توپدری چچاوپھوپھی کودئے جائیں گے اورایک حصہ مادری چچااورپھوپھی کودیاجائے گااورتمام صورتوں میں پدری ومادری چچااورپدری چچا کو پدری ومادری یاپدری پھوپھی سے دگنا دیاجائے گااوراحتیاط واجب یہ ھے کہ مادری چچااورپھوپھی ایک دوسرے کے ساتھ مصالحت کریں۔

مسئلہ۲۸۲۴اگرمیت کے وارث صرف ایک ماموں یا ایک خالہ ھوں توسارامال انھیں ملے گا اوراگرماموں اورخالہ دونوں ھوں اورسب پدری ومادری یاپدری یامادری ھوں توبنا بر مشھورمال ان کے درمیان برابرتقسیم کیاجائے گا۔لیکن احتیاط واجب ھے کہ خالہ اورماموں تقسیم میں ایک دوسرے سے مصالحت کریں ۔

مسئلہ۲۸۲۵اگرمیت کے وارث صرف ایک مادری ماموں یاخالہ اورپدری ومادری خالہ اورماموں ھوں اورپدری مادری ماموں وخالہ نہ ھونے کی صورت میں پدری خالہ اورماموں ھوں تو مشھور یہ ھے :"مال کے چہ حصوں میں سے ایک حصہ مادری ماموں یاخالہ کواورباقی پدری ومادری یاپدری خالہ اور ماموں کودیاجائے گااورجب مادری خالہ اورماموں دونوں ھوں تومال کے تین حصوں میں سے ایک حصہ مادری ماموں اورخالہ کواوردوحصے پدری ومادری خالہ ،ماموں یا پدری خالہ اورماموں کودئے جائیں گے"۔ لیکن احتیاط واجب ھے کہ دونوں صورتوں میں مادری رشتہ دار، پدری رشتہ داروں سے اسی طرح ماموں اورخالہ بھی ایک دوسرے سے مصالحت کریں ۔

مسئلہ۲۸۲۶اگرمیت کے وارث ایک یاچند ماموں یاایک یا چند خالہ یاماموں وخالہ اورایک یاچندچچایاایک یاچندپھوپھیاں یاچچاوپھوپھیاں ھوں تو مال کے تین حصوں میں سے ایک حصہ ماموں یاخالہ یادونوں کو اور باقی چچا،پھوپھی یادونوں کوملے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۸۲۷اگرمیت کے وارث ایک ماموں یاایک خالہ اورچچااورپھوپھی ہوں تواگرچچااورپھوپھی پدری و مادری یاپدری ہوتو مال کے تین حصوں میں سے ایک حصہ ماموں یاخالہ کواورباقی دوحصہ مال کے تین حصہ کر کے دوحصے چچا کو اور ایک حصہ پھو پھی کو دیں گے لہٰذااس (ترکہ)مال کے نوحصے ہوںگے جن میں سے تین ماموں یاخالہ کو اور چار حصے چچا کو اور دو حصے پھوپھی کو دیں گے ۔

مسئلہ۲۸۲۸اگرمیت کے وارث ایک ماموں یا خالہ اورایک مادری چچا یا پھوپھی اور پدری و مادری یا پدری چچا اور پھوپھی ہوں توما ل کے تین حصے کرکے ایک حصہ ماموں یاخالہ کو دئے جائیںگے اور مشہوریہ ہے کہ:''باقی دو حصوں کے چھ حصے کرکے ایک مادری چچا یا پھوپھی کو اور باقی پدری ومادری یاپدری چچا و پھوپھی کو اس طرح دیں گے کہ چچا کو پھوپھی کا دگنا ملے۔ لہٰذا اگرمال کے نوحصے کریں توتین حصے ماموں یاخالہ کواورایک حصہ مادری چچا یا پھوپھی کواورباقی پانچ حصے پدری ومادری یا پدری چچا و پھوپھی کو دیں گے لیکن احتیاط واجب ہے کہ پدری چچاوپھوپھی پانچویں حصے میں مادری چچاوپھوپھی سے صلح کرلیں ۔

مسئلہ۲۸۲۹اگرمیت کے ورثاء میں کچھ پدری ومادری یاپدری یامادری ماموں اورخالہ ہوں اورچچااورپھوپھی بھی ہوں تومال کے تین حصوں میں سے دوحصے چچاوپھوپھی کودیں گے اور اگرچچاوپھوپھی پدری ومادری یاپدری ہوں توچچاکوپھوپھی سے دگنا ملے گااوراگرمادری ہوں تواحتیاط واجب کی بنا پرتقسیم میں آپس میں مصالحت کریں اورباقی ایک تھائی ماموں اورخالاؤں کوملے گااوراحتیاط واجب کی بنا پرتقسیم میں مصالحت کریں ۔

مسئلہ۲۸۳۰اگرمیت کے وارث مادری ماموں یاخالہ اورچندپدری ومادری ماموں یا خالہ یا پدری ماموں اور خالہ جبکہ پدری و مادری ماموں و خالہ نہ ہوں اور اس کے چچاو پھوپھی ہوں تومال کے تین حصے کرکے دوحصے سابقہ دستورکے مطابق چچااورپھوپھی کے درمیان تقسیم ہوں گے اوربچاھواایک حصہ بھی سابقہ دستورکے مطابق تقسیم ہوگا۔

مسئلہ۲۸۳۱اگرمیت کے چچا،پھوپھی ،ماموں اورخالہ نہ ہوں توجومقدار چچا و پھوپھی کو ملتی ہے ان کی اولاد کو اور جو مقدار ماموں اورخالہ کوملتی ہے ان کی اولادکودی جائے گی ۔

مسئلہ۲۸۳۲اگرمیت کے وارث اس کے باپ کاچچا،پھوپھی، ماموں ،خالہ اور اس کی ماں کاچچا، پھوپھی، ماموں اورخالہ ہوں تو مال کے تین حصے ہوں گے۔ مشہور یہ ہے کہ :''ان میں سے ایک حصہ میت کی ماں کے چچا،پھوپھی ،ماموں اورخالہ کے درمیان مساوی تقسیم ہوگااورباقی دوحصوں کے تین حصے کرے ایک تھائی میت کے باپ کے ماموں اورخالہ کے درمیان برابرتقسیم ہوگااورباقی دوحصے میت کے باپ کے چچااورپھوپھی کواس طرح دیں گے کہ چچاکوپھوپھی کادگنا ملے ''۔ لیکن احتیاط واجب ہے کہ میت کی ماں کے چچا،پھوپھی ،ماموں اورخالہ اصل مال کے تیسرے حصے میں ایک دوسرے سے مصالحت کریں ۔اوراسی طرح باپ کے ماموں اورخالہ دوتھائی کے تیسرے حصے میں اورمیت کے باپ کے چچااورپھوپھی ،تقسیم میں مسئلہ نمبر۲۸۲۳کے طریقے کے مطابق عمل کریں ۔

میاں بیوی کی میراث

مسئلہ۲۸۳۳اگربیوی مرجائے اور اس کی کوئی اولادنہ ہو تو آدھا حصہ شوھر کو اور باقی دوسرے وارثوں کوملے گا اوراگر اس موجودہ شوھر یا دوسرے شوھرسے اولادھو توسارے مال کاچوتھائی حصہ شوھر کو اور باقی دوسرے ورثاء کو ملے گا۔

مسئلہ۲۹۳۴اگرمردمرجائے اوراس کی کوئی اولادنہ ھوتوما ل کاچوتھائی حصہ بیوی کواورباقی دوسرے ورثہ کوملے گا اور اگراس بیوی یا دوسری بیوی سے اولادھو تومال کاآٹھواں حصہ بیوی اورباقی دوسرے ورثہ کو ملے گااوربیوی کو زمین، گھر، باغ، کھیتی اوردوسری زمینوں سے میراث نھیں ملے گی اورنہ ھی ان کی قیمت سے اورزمین پربنی عمارت اوردرختوں سے میراث ملے گی لیکن اگرباقی ورثہ عمارت اوردرخت کی قیمت دیناچاھیں توعورت کے لئے اسے قبول کرنا ضروری ھے اورباغ ،زراعت اوردوسری زمینوں پر موجود درخت، زراعت وعمارت کابھی یھی حکم ھے ۔

مسئلہ۲۹۳۵جن چیزوں سے بیوی کومیراث نھیں ملتی جیسے گھرکی زمین، اگران میں تصرف کرناچاھے توضروری ھے کہ دوسرے ورثہ سے اجازت حاصل کرے۔ اسی طرح دوسرے ورثہ عورت کے حصے، مثلاً عمارت اوردرخت میں سے اس کاحق دئے بغیر، چاھے اس حق کی قیمت ادا کرکے ھی سھی، بیوی کی اجازت کے بغیراس میں تصرف نہ کریں۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۹۳۶اگرعمارت، درخت اور ان جیسی چیزوں‌کی قیمت لگانا چاھیں تاکہ قیمت سے عورت کا حصہ ادا کیا جائے توفرض کیاجائے کہ اگرچہ چیزیں خراب ہونے تک اجارے پر دئے بغیر، اس زمین میں باقی رھیں تواس کی کیاقیمت ھے۔ اس قیمت سے عورت کاحصہ دیاجائے گا۔

مسئلہ۲۹۳۷کاریزے کے جاری ہونے کی جگہ اوران جیسی چیزیں زمین کے حکم میں ھیں اوراینٹیں اوراس جیسی چیزیں جواس میں استعمال کی گئی ہوں عمارت کے حکم میں ھیں ۔

مسئلہ۲۹۳۸اگرمیت کی بیویاں ایک سے زیادہ ہوں اوراولادنہ ھوتومال کاچوتھاحصہ اوراگراولادھوتوآٹھواں حصہ سابقہ طریقے کے مطابق سب بیویوں میں برابرتقسیم کیاجائے گااگرچہ شوھر نے سب یابعض بیویوں کے ساتھ نزدیکی نہ کی ھو۔ لیکن اگراس نے مرض الموت میں کسی عورت سے شادی کی ھواورنزدیکی کئے بغیرمرگیاھوتواس عورت کومیراث اورمہردونوں نہیں ملیں گے ۔

مسئلہ۲۸۳۹اگرعورت مرض الموت میں شادی کرکے مرجائے توشوھرکواس سے میراث ملے گی اگرچہ شوھر نے نزدیکی نہ کی ھو۔

مسئلہ۲۸۴۰اگربیوی کواحکام طلاق میں گذری ھوئی ترتیب کے مطابق طلاق رجعی دے اوروہ عدت کے دوران مرجائے توشوھرکواس سے میراث ملے گی اوراگرشوھرعدت کے دوران مرجائے تو بیوی کوبھی اس سے میراث ملے گی لیکن اگرعدہ ختم ہونے کے بعدیاطلاق بائن کے عدہ میں ان میں‌سے کوئی مرجائے تودوسرے کومیراث نہیں ملے گی ۔

مسئلہ۲۸۴۱اگرشوھرنے مرض میں بیوی کوطلاق دی ھواوربارہ قمری مھینہ گزرنے سے پہلے مرجائے توعورت کوتین شرائط کے ساتھ میراث ملے گی :

۱) اس مدت میں شادی نہ کی ھواوراگرشادی کی ھوتواحتیاط واجب کی بنا پر ضروری ھے کہ آپس میں صلح کریں۔

۲) شوھرسے انس نہ ہونے کی وجہ سے اسے طلاق دینے کے لئے مال نہ دیاھوبلکہ اگر کچھ مال نہ بھی دیا ھو لیکن طلاق بیوی کے تقاضے کی وجہ سے ھوتوبھی اسے میراث ملنامحل اشکال ھے ۔

۳) شوھرنے جس مرض میں عورت کوطلاق دی ھواس مرض کے دوران ،اس مرض یاکسی اوروجہ سے مرجائے لہذا وہ اگراس مرض سے صحت یاب ھوجائے یاکسی اوروجہ سے اس کا انتقال ھوجائے توبیوی کومیراث نہیں ملے گی ۔

مسئلہ۲۸۴۲شوھرنے اپنی بیوی کے پھننے کے لئے جوکپڑے مہیاکئے ہوں وہ شوھرکے مرنے کے بعدشوھر کامال ھے، اگرچہ بیوی ان کپڑوں کوپھن چکی ھو۔

میراث کے متفرق مسائل

مسئلہ۲۸۴۳اگرباپ مرجائے تو اس کا قرآن ،انگوٹھی ،تلواراورپھنے ھوئے کپڑے بڑے بیٹے کے ھیں۔ اگرشروع والی تین چیزیں ایک سے زیادہ ہوں مثلادوقرآن یادوانگوٹھی تواحتیاط واجب ھے کہ بڑابیٹاان میں دوسرے ورثاء کے ساتھ مصالحت کرے۔ اسی طرح کتاب ،اونٹ کے پالان ،سواری کے اونٹ اورتلوارکے علاوہ باقی اسلحہ میں احتیاط واجب یہ ھے کہ مصالحت کرے ۔

مسئلہ۲۸۴۴اگرمیت کے ایک سے زیادہ بڑے بیٹے ہوں مثلادوبیویوں سے ایک ساتھ دوبیٹے پیداھوئے ہوں توسابقہ مسئلہ میں جوچیزیں بیان ھوئی ھیں دونوں آپس میں برابرتقسیم کریں گے ۔

مسئلہ۲۸۴۵اگرمیت مقروض ھواوراس کاقرضہ مال کے برابریازیادہ ھوتوجن چیزوں کے بارے میں بیان ھواکہ بڑے بیٹے کی ھیں ضروری ھے کہ میت کے قرض میں اداکر دی جائیں اوراگرقرض مال سے کم ھوتوضروری ھے کہ جوچیزیں بڑے بیٹے کوملتی ھیں ان سے قرض کوتناسب کے لحاظ سے اداکیاجائے۔ مثلااگراس کے سارے مال کی مالیت ساٹھ روپے ہوں اوران میں سے بیس روپے ان چیزوں کی مالیت ھوجوبڑے بیٹے کوملی ھیں اورقرض تیس روپے ھو تو ضروری ھے کہ بڑابیٹااپنے اختصاصی حصے میں سے دس روپے قرض کی بابت اداکرے ۔

مسئلہ۲۸۴۶مسلمان کوکافرسے میراث ملتی ھے لیکن کافرکومسلمان سے میراث نہیں ملتی ھے چاھے وہ مرنے والے کاباپ یابیٹا ھی کیوں نہ ھو۔

مسئلہ ۲۸۴۷ اگرکوئی اپنے رشتہ دار کو عمدا اور ناحق قتل کرے تو قاتل، مقتول سے میراث نہیں پاتا ھے۔ لیکن اگرخطا کرتے ھوئے قتل کرے مثلا اگر ھوا میں پتھر پھینکے اوراتفاقاًاس کے کسی رشتہ دارکولگ جائے اوروہ مرجائے تواس کومیراث ملے گی لیکن قتل کی دیت میں سے میراث لینامحل اشکال ھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۸۴۸جب بھی میراث تقسیم کرناچاھیں تواس بچے کے لئے جو شکم مادرمیں ھوکہ اگرزندہ پیداھوتو اس کومیراث ملے گی۔ تو اگر شکم میں ایک سے زیادہ بچوں کااحتمال نہ ھو توضروری ھے کہ ایک حصہ علیٰحدہ رکھاجائے اوراحتیاط واجب کی بنا پرایک لڑکے کے حصہ کوعلیٰحدہ رکھاجائے اورباقی مال کوورثہ آپس میں تقسیم کریں لیکن اگر عقلائی احتمال اس بات کا ھو کہ پیٹ میں ایک سے زیادہ بچے ھوں گے تو بنابر احتیاط ضروری ھے کہ جتنا احتمال ھے اتنا حصہ علیحدہ رکھ دیا جائے اور باقی مال آپس میں تقسیم کرلیں مگر یہ کہ وثوق اوراطمینا ن ھوکہ محتمل کاحق ضائع نھیں ھوگاتواس صورت میں وہ ایک سے زائدحصے کوآپس میں تقسیم کرسکتے ھیں ۔

ملحقات

بینک سے مربوط مسائل

بینک کی دو قسمیں ھیں:(۱)اسلامی بےنک(۲)غےر اسلامی بےنک

اسلامی بینک کی تےن صورتیں ھیں:

۱) پرائیویٹ بےنک

۲) سرکاری بےنک

۳) سرکاری اور عوامی مشترکہ بےنک

اظھر یہ ھے کہ سرکاری اور مشترکہ بےنکوں سے جائز معاملات کرنا صحیح ھے گرچہ احوط ھے کہ ان دونوں بےنکوں سے رقم نکالنے اور اسے استعمال کرنے کے سلسلے میں حاکم شرع سے اجازت لے لے۔

مسئلہ۲۸۴۹اسلامی بےنکوں سے سود و فائدہ کی شرط کے ساتھ قرض لےنا یا انھیں قرض دینا سود اور حرام ھے لیکن انسان چند صورتوں پر عمل کرکے اپنے آپ کو سود سے بچا سکتا ھے مثلاً قرض لےنے والا بینک یا اس کے وکیل سے کوئی چیز بازاری بھاؤ سے ایک خاص فیصد مثلاً ۱۰ یا ۲۰ فیصد زیادہ قیمت پر خریدے اور یہ شرط رکھے کہ بینک اس کی مطلوبہ رقم ایک خاص مدت تک اسے بطور قرض دے گا یا مثلاً یہ کہ بینک یا اس کے وکیل کو کوئی چیز بازاری بھاؤ سے ایک خاص فیصد کمتر قیمت پر بیچے اور شرط رکھے کہ بینک اس کی مطلوبہ رقم ایک خاص مدت تک اسے بطور قرض دے گا۔

اسی طرح بینک کو قرضہ دینے کے سلسلے میں بھی اسی طریقے پر عمل کرسکتا ھے مثلاً یہ کہ بینک کوئی چیز بازاری قیمت سے زیادہ پر اس شخص سے خرید لے یا کوئی چیز بازاری بھاؤ سے کم قیمت پر اسے بیچ دے اور یہ شرط رکھے کہ وہ شخص ایک خاص مدت تک بینک کو قرضہ دے گا۔

یھی نتائج اجارہ، مصالحت اور قرض کی شرط والے ھبہ سے بھی حاصل کئے جاسکتے ھیں۔

مسئلہ۲۸۵۰سابقہ مسئلہ میں بیان ھوا کہ بینک کو قرض دینے کا حکم بینک سے قرض لےنے کی مانند ھے اور اگر قرض کی قرارداد میں سود وفائدہ کی شرط ھو تو یہ ربا اور حرام ھے اور اس سلسلے میں فرق نھیں ھے کہ رقم Fixed Deposit Account میں جمع کروائی ھو یعنی ایسے اکاؤنٹ میں جس میں پےسہ رکھوانے والا معاملے کے مطابق ایک خاص مدت تک اپنی رقم کو استعمال نھیں کرسکتا ھے یا Current Account میں یعنی ایسے اکاؤنٹ میں جس میں پےسہ رکھوانے والا ھر وقت اپنی رقم کو استعمال کرسکتا ھے البتہ اگر سود کی شرط نہ لگائے اور اپنے آپ کو سود کی رقم کا حقدار نہ سمجھے تو اگرچہ بینک اسے سود دے پھر بھی ایسے بینک میں رقم رکھوانا جائز ھے۔

مسئلہ۲۸۵۱غےر اسلامی بےنکوں سے جن کا سرمایہ کافروں کا ھوتا ھے رقم لےنے میں کوئی حرج نھیں ھے چاھے سرمایہ سرکاری ھو یا پرائیویٹ اور اسی طرح ان میں رقم رکھوانا اور سود لےنا بھی جائز ھے۔ اسی طرح سود کی رقم کو استنقاذ کے عنوان سے بھی لے سکتا ھے ۔

ایل سی (لےٹر آف کرےڈٹ)

ایل سی کی دو قسمیں ھیں

۱) ایل سیL/C برائے امپورٹ

Presented by Ziaraat.Com

جو شخص بیرونی ممالک سے کوئی چیز امپورٹ کرنا چاھے تو قواعد کے مطابق اس کے لئے ضروری ھے کہ اپنے ملک کی کسی ایک بینک میں L/C کھولے اورL/C کھولنے کے بعد بینک کی ذمہ داری ھے کہ جب خریدار اور بیچنے والے کے درمیان خط و کتابت یا خریدار کے ملک میں موجود بیچنے والے نمائندے سے رابطہ کے ذریعے معاملہ واقع ھوجائے تو بیچنے والے کی جانب سے موصول شدہ Invoice رسےد جو کہ جنس کی مقدار اور کوالٹی کے اعتبار سے تمام خصوصیات کو بیان کررھی ھو، اس کی بابت بیچنے والے کو اسی کے ملک میں موجود بینک کے ذریعے اتنی رقم کی ادائےگی کردے جس پر طرفےن متفق ھوں اور اس اقدام کے ذریعے بینک خریدار سے اشیاء کی پوری قیمت کا کچھ فیصد مثلاً ۱۰ یا ۲۰ فیصد وصول کرے گا اور پھر بیچنے والے کو معاملہ پورا ھونے کی خبر دے گا تاکہ بیچنے والا جنس کی قیمت کی وصولی کے لئے ان اشیاء سے متعلقہ دستاویز بینک کے سپرد کرے اور پھر بینک ان دستاویز کو تحویل میں لےنے کے بعد جو ان تمام خصوصیات کے مطابق ھوں جن پر طرفےن نے ایل سی L/C کھلتے وقت اتفاق کیا تھا بیچنے والے کو پوری ادائےگی کردےگا۔

(۲)ایل سیL/C برائے ایکسپورٹ

جو شخص کسی چیز کو بیرون ملک ایکسپورٹ کرنا چاھے تو قواعد کے مطابق ضروری ھے کہ بیرون ملک موجود خریدار اپنے ملک کی کسی بینک میں ایل سی L/C کھولے تاکہ بینک ایکسپورٹ کے لئے ایل سی L/C کھولنے کے مذکورہ مراحل کو طے کرنے کے بعد ایکسپورٹ کرنے والے شخص سے رابطہ کرے اور جنس کو خریدار کے اور اس کی قیمت کو بیچنے والے کے سپرد کرے۔

لہٰذا امپورٹ اور ایکسپورٹ کے سلسلے میں بینک کے ایل سی L/C کھولنے کا طریقہ کار ایک ھی ھے۔اور بعض اوقات چیز کا ایکسپورٹریا اس کا نمائندہ اور وکیل، امپورٹر سے معاملہ طے کرنے سے پہلے ھی اشیاء کی دستاویزات کو جو اُن کی قسم،مقدار،کوالٹی اور دیگر مشخصات پر مشتمل ھوتی ھیں بینک کے سپرد کردیتا ھے اور بینک کو وکیل بناتا ھے کہ جو شخص بھی ان اشیاء کو خریدنا چاھے ان دستاویزات کو اس کے سامنے پےش کرے اور اگر خریدار معین شدہ قیمت پر راضی ھوجائے تو اس سے ایل سی L/C کھولنے کا تقاضا کرے اور بینک بھی اسی ترتےب سے جسے بیان کیا گیا چیز کو خریدار کے اور قیمت کو بیچنے والے کے سپرد کرنے کے مراحل کو انجام دیتا ھے۔

مسئلہ۲۸۵۲بینک میں ایل سی L/C کا کھولنا اور بینک کے لئے ایل سی L/C کا کھولنا اور دیگر ذمہ دارےوں کو انجام دینا جائز ھے۔

مسئلہ۲۸۵۳بینک کے لئے جائز ھے کہ وہ ایل سی L/C کھولنے اور اس سے متعلقہ ذمہ دارےوں کو انجام دینے کے لئے ایک مخصوص رقم L/C کھلوانے والے سے وصول کرے۔

شرعی اعتبار سے ایل سی L/C کھولنا اور ایک مخصوص رقم کی وصولی کو چند موضوعات پر تطبےق کیا جاسکتا ھے کہ ان میں سے تےن عناوین کو بیان کیا جارھا ھے۔

۱) اجارہ کے عنوان سے ھو یعنی ایل سی L/C کھولنے والا بینک کو ایل سی L/C کھولنے کے لئے اجیر بنائے اور مطلوبہ جنس کی قیمت کا ایک خاص فیصد جس پر بینک اور ایل سی L/C کھولنے والا متفق ھوں اجرت کے طور پر بینک کو ادا کرے۔

۲) جعالہ کے عنوان سے ھو یعنی ایل سی L/C کھولنے والا بینک کے ساتھ طے کرے کہ اگر بینک اس کے لئے ایل سی L/C کھولے تو وہ ایک مخصوص رقم بینک کو ادا کرے گا اور بینک ایل سی L/C کھولنے کے بعد حق رکھتا ھے کہ و ہ مخصوص رقم اس سے لے لے۔

۳) خرید وفروخت کے عنوان سے L/C کھولی جائے، اس طرح سے کہ بینک درخواست شدہ رقم کو فارن کرنسی کی صورت میں جنس بیچنے والے کے مُلک کی کرنسی میں اسے ادائےگی کرے گا اور ایل سی L/C کھولنے والے امپورٹر سے اس کے مُلک میں رائج کرنسی میں عوض وصول کرے گا اور پھر اس فارن کرنسی کو اپنا فائدہ رکھتے ھوئے اضافی قیمت پر امپورٹر کو اس کے ملک کی کرنسی کے عوض بیچ دے گا۔اب چونکہ یہ معاملہ دو الگ کرنسیوں میں ھوا ھے لہٰذااس میں کوئی حرج نھیں ھے۔

بینک کا مال کی حفاظت کرنا

بعض اوقات بینک امپورٹر کے اکاو ٔنٹ میں مال کی حفاظت کرتا ھے، اس طرح سے کہ امپورٹر اور ایکسپورٹر کے مابےن معاملہ طے پاجانے، درخواست شدہ رقم کی ایکسپورٹر کو ادائےگی اور جنس اور اس کی دستاویزات، امپورٹر کے مُلک میں بھیجنے اور بینک کی طرف سے امپورٹر کو جنس کی

Presented by Ziaraat.Com

وصولی کی اطلاع دینے کے بعد،جب امپورٹر جنس وصول کرنے میں تاخیر کرتا ھے تو بینک امپورٹر کے اکاؤنٹ میں جنس کی حفاظت کرتا ھے اور اس کے بدلے ایک معین رقم وصول کرتا ھے۔

جب کہ بعض اوقات بینک ایکسپورٹر کے حساب میں مال کی حفاظت کرتا ھے، اس طرح سے کہ ایکسپورٹر کسی سابقہ معاھدہ اور معاملہ کے بغیر مال Load کروا دیتا ھے اور دستاویزات بینک کو بھیج دیتا ھے تاکہ بینک اسے مُلک کے تاجروں کے سامنے پیش کرے لیکن (جب تک)کوئی اسے نہیں خریدتا ھے، بینک اس مال کی ایکسپورٹر کے حساب میں حفاظت کرتا ھے اور اس کے بدلے میں ایک معین اجرت اس سے لیتا ھے۔

مسئلہ۲۸۵۴مذکورہ دونوں صورتوں میں یعنی چاھے بینک امپورٹر کے لئے جنس کی حفاظت کرے یا ایکسپورٹر کے لئے، اگر مال کی حفاظت کی اجرت لینا معاملہ کے ضمن میں شرط کے طور پر ھو، چاھے یہ شرط ارتکازی ھو یعنی طرفین کے ذھن میں ھو اور وہ اس شرط سے غافل نہ ھوں جیسا کہ ان جیسے معاملات میں رائج ھے یا یہ کہ مال کی حفاظت امپورٹر یا ایکسپورٹر کی درخواست اور کھنے سے بینک نے کی ھو تو بینک کے لئے اجرت لینا جائز ھے لیکن ان دونوں صورتوں کے علاوہ بینک حق نہیں رکھتا ھے کہ مال کی حفاظت کے سلسلے میں کوئی چیز بطور اجرت وصول کرے۔اور اگر بینک کی طرف سے مال کی Loading اور دستاویز کا بھیجنا امپورٹر اور ایکسپورٹر کے مابین سابقہ معاھدہ کے سبب ھو اور بینک دستاویزات کی وصولی کے بارے میں اطلاع امپورٹر کو دے دے اور وہ دستاویزات نہ لے تو بینک اپنے حق کو یعنی ایکسپورٹر کو جو مطلوبہ رقم ادا کی ھے ،اسے حاصل کرنے کے لئے اپنے اُن اختیارات سے فائدہ اٹھاتے ھوئے جو ان جیسے موارد میں ایکسپورٹر بینک کو دیتا ھے،جنس کسی اور کو بیچ سکتا ھے۔

بینک گارنٹی

بعض اوقات کوئی شخص حکومت یا بعض لوگوں کے لئے کسی کام کو انجام دینے کا ٹھیکہ قبول کرتا ھے جیسے مدرسہ یا ھسپتال کی عمارت بنانا یا سڑک بنانا وغیرہ اور معاھدہ کے ضمن میں ٹھیکہ دینے والا ٹھیکےدار سے ایک معین رقم کی بینک گارنٹی کا مطالبہ کرتا ھے تاکہ اطمینان حاصل کرسکے کہ ٹھیکےدار اپنے وعدہ کے مطابق کام انجام دے گا لہٰذا اگر وہ پورے کام یا معاھدہ کی شرائط کو انجام نہ دے تو اس بینک گارنٹی سے متوقع نقصان کا ازالہ کرسکے اور معین رقم کو حاصل کرسکے اور اس مقصد کے لئے ٹھیکےدار بینک سے رابطہ کرتا ھے اور بینک سے درخواست کرتا ھے کہ ٹھیکہ دینے والے کی مطلوبہ رقم کاGuaranty Letter جاری کرے اور بینک ضروری شرائط کے مھیا ھونے کے بعد ٹھیکےدار کے لئےGuaranty Letter جاری کردیتا ھے اور ٹھیکےدار سے Guaranty Letter جاری کرنے کے عوض ضمانت شدہ رقم کی نسبت سے اجرت وصول کرتا ھے۔

مسئلہ۲۸۵۵بینک گارنٹی کا معاھدہ ھر اس چیز سے ھوجاتا ھے جو اس پر دلالت کرے، چاھے لفظی ھو جیسے زبانی ایجاب و قبول یا عملی ھو جو اس پر دلالت کرے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ضامن ٹھیکہ دینے والے سے وعدہ کرے کہ ٹھیکےدار ضمانت شدہ رقم ادا کرے گا یا ٹھیکیدار سے یہ وعدہ کرے کہ ٹھیکہ دینے والا اپنے وعدوں اور شرائط کو پورا کرے گا اور وعدہ خلافی کی صورت میں ضمانت شدہ رقم ادا کرے گا۔

مسئلہ۲۸۵۶اگر ٹھیکےدار معاھدہ کی خلاف ورزی کرے تو اس پر واجب ھے کہ اپنی لگائی ھوئی شرط یعنی ضمانت شدہ رقم کی ادائےگی کو پورا کرے جبکہ یہ شرط معاھدہ کے ضمن میں رکھی گئی ھو اور اگر ضمانت شدہ رقم کی ادائےگی نہ کرے تو ٹھیکہ دینے والے Guaranty Letter جاری کرنے والے بینک سے رابطہ کرے گا اور چونکہ Guaranty Letter کا اجراء ٹھیکےدار کی درخواست پر ھوا ھے لہٰذا وہ بینک کا ضامن ھوگا اور جو کچھ بینک ادا کرے گا ٹھیکےدار پر اس رقم کی ادائےگی ضروری ھے ا ور بینک حق رکھتا ھے کہ اس سے مطالبہ کرے اور وصول کرے۔

مسئلہ۲۸۵۷بینک Guaranty Letter جاری کرنے کے عوض ٹھیکےدار سے جو معین اجرت لیتا ھے وہ جائز ھے اور بینک کا ٹھیکےدار سے معاملہ چند طریقوں سے صحیح ھوسکتا ھے۔ ان میں سے ایک یہ ھے کہ معاملہ اجارہ کی صورت میں ھو یعنی ٹھیکدار بینک کو مذکورہ کام کے لئے ایک معین رقم پر اجیر بنائے یا یہ کہ جعالہ کی صورت میں ھو یعنی ٹھیکہ دار مذکورہ کام کی انجام دھی

Presented by Ziaraat.Com

کے عوض ادا کرنے والے کمیشن کو جعل قرار دے جُعل یعنی وہ رقم جو عقد جعالہ میں کسی کام کے عوض قرار دی جاتی ہے۔

حصص(shares) کی فروخت

بعض اوقات Share Holder Companies اپنے حصص اور با قیمت دستاویز Notes کی فروخت کے لئے بینک کو وسیلہ قرار دیتے ہیں اور بینک اپنے واسطہ بننے کی طے شدہ اجرت لے کر حصص اور دستاویزات کی فروخت کے لئے اقدام کرتا ہے۔

مسئلہ۲۸۵۸یہ معاھدہ بینک کے ساتھ جائز ہے چاھے اجارے کی صورت میں ہو یعنی Share Holder کمپنیاں بینک کو حصص اور با قیمت اسناد کی فروخت کے سلسلے میں معین رقم کی ادائےگی کے عوض اجیر بنائے اور چاھے جعالہ کی صورت میں ہو یعنی Share Holder Company پابند ھوجائے کہ اگر بینک اس کے لئے یہ کام انجام دے تو اس رقم کو اسے ادا کرے گا اور دونوں صورتوں میں بینک کو یہ حق حاصل ھے کہ مذکورہ کام کو انجام دینے کے بعد معینہ اجرت وصول کرے۔

مسئلہ۲۸۵۹Share Holders Companies کے حصص کی خرید و فروخت جائز ھے بشرطےکہ ان Companies میں سودی معاملات جےسے حرام معاملات انجام نہ پاتے ھوں اور جو Companies حرام معاملات کو انجام دیتی ھوں ان کے حصص کی خریدوفروخت اس صورت میں جائز نہیں ھے جب حرام معاملہ سے حاصل شدہ منافع کمپنی کے سرمایہ کا حصہ ھوں اور اس صورت کے علاوہ صرف حصص کی خریدوفروخت جائز ھے البتہ ضروری ھے کہ اس کمپنی کے حرام منافع سے بچا جائے۔

اندرونی اور بیرونیDrarft (حوالے کے احکام)

ڈرافٹ کی چند قسمیں ھیں:

۱) یہ کہ Client یعنی وہ شخص جس کا بینک میں اکاؤنٹ ھو اور بینک سے معاملے کے لئے بینک سے رابطہ کرتا ھو کی بینک میں رقم موجود ھو اور وہ بینک سے تقاضا کرے کہ اس کے چےک یا حوالہ کو اندرون یا بیرون مُلک موجود کسی ایک بینک کے ذمہ جاری کرے یا تقاضا کرے کہ اس کی رقم بینک ھی کے دوسرے شھر میں موجود کسی دوسری برانچ یا بیرون مُلک موجود برانچ کو ادا کرے اور پھر Client اپنی رقم مطلوبہ مقام سے وصول کرے اور بینک اس بات کاحق رکھتا ھے کہ اس کام کے لئے Client سے اجرت وصول کرے اور اس اجرت لےنے کو اس طریقے سے صحیح کھا جاسکتا ھے کہ چونکہ بینک کے لئے ضروری نھیں ھے کہ وہ اس مقام کے علاوہ جھاں Client نے رقم جمع کروائی تھی کسی دوسری برانچ میں رقم کی ادائےگی کرے۔ لہٰذا اپنے اس حق سے دستبردار ھونے کی خاطر بینک کے لئے جائز ھے کہ وہ اجرت Comission لے تاکہ Clinet کو رقم کی ادائےگی کسی دوسرے شھر یا مُلک میں کرے۔

۲) یہ کہ Client کی بینک میں کوئی رقم موجود نہ ھو اور بینک اس کے لئے چےک Cheaque یا ڈرافٹ جاری کرے تاکہ اندرون مُلک یا بیرون مُلک موجود وہ بینک جس کا Client کی بینک سے حساب و کتاب ھو اس Client کو قرضہ دے یا یہ کہ بینک دوسری برانچ کے سربراہ سے درخواست کرے کہ Client کو قرضہ دے۔ یہ کام (درحقےقت) بینک کا اپنے کسی حساب و کتاب والی بینک کو یا اپنی دوسری برانچ کے سربراہ کو جو Client کو قرضہ دے رھے ھیں وکیل بنانا ھے کہ client کو قرضہ دے یا یہ کہ خود اس شخص کو وکیل بنانا ھے کہ رقم وصول کرے اور بطور قرض اس رقم کا مالک بن جائے اور اس وکیل بنانے کی خدمات دینے کے لئے بینک ا س شخص سے اجرت Comission لے سکتا ھے۔

اور اگر بیرون مُلک بینک میں جس رقم کا حوالہ دے وہ اُسی ملک کی کرنسی میں ھو اور Clientاسی طریقہ سے جس کا ذکر کیا گیا بینک سے وہ رقم اپنے لئے بطور قرض وصول کرے تو بینک کو یہ حق حاصل ھے کہ وہ اسی بیرونی کرنسی کا Client سے مطالبہ کرے اور بینک یہ بھی کرسکتا ھے کہ Comission لے کر اپنے اس حق کو چھوڑ دے یا یہ کہ اس غےرمُلکی کرنسی کو client کے ملک کی مقامی کرنسی میں ھی کچھ زیادہ قیمت پر تبدیل کرلے۔

Presented by Ziaraat.Com

۳) یہ کہ کوئی شخص اپنے شہر میں موجود بینک کو رقم دے تاکہ اسی کے برابر رقم اندرون مُلک یا بیرون ملک موجود اس بینک سے حساب و کتاب رکھنے والے بینک سے وصول کرسکے مثلاً رقم نجف اشرف میں بینک میں جمع کروائے تاکہ بغداد میں وصول کرسکے یا شام و لبنان یا کسی اور ملک میں وصول کرسکے اور بینک اسی کام کے لئے کچھ پیسے زیادہ لے تو یہ بینک کا کام اور مذکورہ رقم کا لےنا جائز ھے اور کچھ رقم زیادہ لےنے کا صحیح ھونا اس اعتبار سے ھے کہ قرض میں حرام سود وہ اضافی رقم ھے جو قرض ھے اور جسے قرض دینے والا مقروض سے لیتا ھے لیکن اگر مقروض، قرضہ دینے والے سے اضافی رقم لے تو جائز ھے اور اگر وہ دونوں الگ الگ کرنسیاںھوں مثلاً اےرانی تومان اور عراقی دینار تو بینک یہ بھی کر سکتا ھے کہ فارن کرنسی کو کچھ زیادہ قیمت پر لوکل کرنسی میں client کو بیچ دے۔

۴) یہ کہ کوئی شخص بینک کی کسی ایک برانچ سے کوئی رقم لے اور بینک سے درخواست کرے کہ وہ کسی دوسری برانچ میں اس رقم کی ادائےگی کرے گا، جب کہ اس سلسلے میں بینک نے نہ درخواست کی تھی نہ ھی اسے ضروری قراردیا تھا اور بینک اس درخواست کو قبول کرنے کے لئے ایک مخصوص رقم اس شخص سے لے تو اس اضافی رقم کا لےنا ان دو طریقوں میں سے کسی ایک طریقے سے جائز ھے۔

الف) اگر وہ دو رقم دو جنس سے ھوں مثلاً یہ کہ کوئی شخص بینک سے اےرانی ریال لے اور اس کے عوض میں بینک اس سے اےرانی ریال کے علاوہ کسی دوسری کرنسی میں رقم وصول کرے۔اس صورت میں بینک اس شخص سے اس فارن کرنسی کو ایک اضافی رقم کے ساتھ اس رقم سے تبدیل کرے گا جو اسے دی تھی۔

ب)چونکہ بینک پر شرعاً ضروری نہیں ھے کہ جو رقم اسے دی تھی وہ کسی دوسرے مقام پر اس سے وصول کرے اور بینک کو یہ حق حاصل ھے کہ اس شخص کی درخواست کو قبول نہ کرے پس بینک اپنے اس حق سے دستبرداری کے سبب اس شخص سے comission وصول کرسکتا ھے۔

مسئلہ ۲۸۶۰بینک ڈرافٹ کی مختلف اقسام اور ان کی فقھی موضوعات پر تطبےق کے سلسلے میں جو کچھ بیان ھوا وہ تمام احکام لوگوں کے بارے میں بھی جاری ھوں گے مثلاً یہ کہ کوئی شخص کسی ودسرے شخص کو کسی مقام پر رقم دے تاکہ کسی دوسرے مقام پر وھی رقم یا اس کے برابر رقم وصول کرسکے اور وہ دوسرا شخص کچھ رقم اضافی لے یا یہ کہ کسی شخص سے کسی مقام پر کچھ رقم لے اور اس کے برابر رقم اضافی رقم کے ساتھ کسی دوسرے شہر یا ملک میں ادا کرے۔

مسئلہ۲۸۶۱اس سلسلے میں فرق نہیں ھے کہ حوالہ کرنے والا جس شخص یا بینک کی طرف حوالہ کررھا ھو اس کے پاس اس کی رقم ھو یا نہ ھو، دونوں صورتوں میں حوالہ کرنا صحیح ھے۔

بینک کے انعامات

بعض اوقات بینک لوگوں کو اس بات کا شوق و ترغیب دلانے کے لئے کہ وہ بینک میں اپنا a/c کھولیں یا بینک کے موجودہ a/c holders زیادہ مقدار میں رقم بینک میں جمع کروائیں، کسی انعام کا اعلان کرتے ھیں جو قرعہ اندازی کے ذریعے اس شخص کو دیتے ھیں جس کے نام قرعہ نکل آئے۔

مسئلہ۲۸۶۲بینک کے انعامات کی دو قسمیں ھیں:

۱) یہ کہ قرعہ اندازی بینک پر لازم نہ ھو بلکہ وہ فقط شوق دلانے کی خاطر قرعہ اندازی کررھا ھو۔ ایسی صورت میں یہ قرعہ اندازی والا طریقہ جائز ھے اور جس کے نام قرعہ نکل آئے وہ انعام لے سکتا ھے اگرچہ بینک کے سرکاری یا مشترکہ ھو نے کی صورت میں احتیاط یہ ھے کہ حاکم شرع کی اجازت سے انعام لیا جائے۔

۲) یہ قرعہ اندازی شرط کے طور پر ھو اوربینک پر لازم ھو اور بینک اپنی اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے قرعہ اندازی کروائے کہ ایسی صورت میں قرعہ اندازی کا عمل جائز نہیں ھے اور جس کے نام قرعہ نکل آئے اس کے لئے انعام لےنا بھی جائز نہیں ھے۔

بینک کا پرونوٹ (۱)کی وصولی اور اسے کےش کرنا

بینک کی ایک serviceیہ بھی ھے کہ وہ اپنے Account Holders یا Clientsکے پرونوٹ وصول کرتا ھے۔ اس کی کیفیت یہ ھوتی ھے کہ بینک ادائےگی کے مقررہ وقت سے پہلے پرونوٹ کی

Presented by Ziaraat.Com

ادائےگی کرنے والے شخص کو بینک میں اس پرونوٹ کی موجودگی،اسکا سےریل نمبر اس کی رقم کی مقدار اور ادائےگی کے مقررہ وقت کے بارے میں اطلاع دیتا ھے تاکہ وہ مقررہ وقت پر ادائےگی کے لئے تیار ھوجائے اور بینک پرونوٹ کی وصولی کے بعد، اس میں موجود رقم اپنے Client کے اکاؤنٹ میں منتقل کردیتا ھے یا نقدکی صورت میں اسے ادا کردیتا ھے اور اس service کے لئے بینک Comissionوصول کرتا ھے۔

بینک کی ایک service یہ بھی ھے کہ clients جو چیک بینک کے پاس رکھوائیں انھیں وصول کرتا ھے،اور بینک اس سروس کے عوض کمیشن لیتا ھے۔

مسئلہ۲۸۶۳پرونوٹ کی وصولی اور Comission کی چند صورتیں ھیں:

۱)پرونوٹ کی ادائےگی کرنے والے شخص کی بینک میں رقم جمع ھے اور اس پرونوٹ میں لکھا ھوا ھے کہ قرض خواہ وقت مقررہ پر بینک سے رابطہ کرے گا اور بینک پرونوٹ کی رقم قرض دار کے اکاؤنٹ سے نکال کر قرض خواہ کو بصورت نقد ادا کرے گا یا قرض خواہ کے اکاؤنٹ میں منتقل کردے گااور اس کام کا مطلب یہ ھے کہ پرونوٹ کی ادائےگی کرنے والے شخص نے اپنے قرض خواہ کو بینک کے حوالہ کردیا ھے اور چونکہ اس کی بینک میں رقم جمع ھے اور بینک اس کی مقروض ھے لہٰذا حوالہ صحیح ھے اور بینک کے قبول کرنے کی ضرورت نہیں ھے ۔اس صورت میں جبکہ بینک قرض کی رقم ادا کررھا ھے اس کے لئے Comissionلےنا جائز نہیں ھے۔

۲)پرونوٹ کی ادائےگی کرنے والے شخص کی بینک میں کوئی رقم جمع نہ ھو اور بینک اس کا مقروض نہ ھو ا ور وہ پرونوٹ کی رقم کو بینک کی طرف حوالہ کرے تو اس کام کا مطلب یہ ھے کہ یہ حوالہ بری الذمّہ شخص یعنی وہ شخص جو حوالہ کرنے والا کا مقروض نہیں ھے،کی طرف ھے۔ یہ حوالہ جائز ھے اور بینک اس حوالہ کو قبول کرتا ھے اور اس کی رقم کی ادائےگی کرتا ھے اور حوالہ قبول کرنے کے عوض پرونوٹ کی ادائےگی کرنے والے شخص سے کمےشن وصول کرتا ھے اور یہ Comissionلےنا بھی جائز ھے۔

۳) Account Holderخود اپنے پرونوٹ کو جو کسی جانب سے حوالہ نہیں ھوا ھے رقم کی وصولی کے لئے بینک کے سپرد کرے اور اس کام کو جعالہ کے عنوان سے انجام دیا جاسکتا ھے اور جُعل یعنی وہ چنز جو جعالہ میں عوض کے طور پر قرار دی جاتی ھے کے عنوان سے کمےشن کی وصولی بھی جائز ھے بشرطےکہ بینک کی مداخلت فقط قرضہ کی رقم کی وصولی کے لئے ھو لیکن اگر اس قرضہ پر سود اور down paymentکو بھی قرار دیا گیا ھو تو بینک ایسا کام نہیں کرسکتا۔

فارن کرنسی کی خریدوفروخت

مسئلہ۲۸۶۴فارن کرنسی کی خریدوفروخت مثلاً دینار کو تومان کے عوض بیچنا، خواہ قیمت ِخرید سے زیادہ، کم یا مساوی قیمت پر بیچاجائے، جائز ھے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ سودا فوری نوعیت کا ھو یا مدت دار ھو۔

Current Account کھلا کھاتہ

جس شخص کا بینک میں کرنٹ اکاؤنٹ ھو اور اُس نے اپنے اکاؤنٹ میں رقم جمع کروائی ھو، اسے بینک میں اپنی موجودہ رقم کی حد تک رقم نکالنے کا حق ھے، لیکن بعض اوقات بینک اپنے Account Holderپر اعتماد کی وجہ سے اس کے حساب میں رقم نہ ھونے کے باوجود بھی ایک معین رقم نکالنے کی اجازت دیتا ھے اور اسے over draftکھا جاتا ھے اور بینک اس معین رقم کو قرض دے کر منافع حاصل کرتا ھے۔ یہ قرض دینا اورفائدہ لےنا جائز نہیں ھے۔

پرونوٹس (ھنڈی) کی خریدوفروخت

کسی بھی چیز کی مالیت دو میں سے کسی ایک سبب کی بنا پر ھوتی ھے:

۱)وہ چیز ایسے فوائد اور خصوصیات کی حامل ھو جس کے باعث عقلا اس کی طرف رغبت کریں جےسے کھانے پےنے اور پھننے اوڑھنے کی چیزیں۔

۲) کوئی ایسی ذات جو خود صاحبِ اعتبار ھواس چیز کے لئے مالیت کااعتبار کرے، جیسے کرنسی نوٹ اور stamp جن کے لئے حکومتیں مالیت کا اعتبار کرتی ھیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۸۶۶بیع (خریدو فروخت)اور قرض میں موضوع اور حکم کے اعتبار سے چند فرق ھیں:

۱)موضوع کے اعتبار سے بیع یہ ھے کہ کسی عین کو اضافے میں عوض کے ساتھ تبدیل کر دیا جائے، چاھے وہ اضافہ ملکیت ھو یا حق. جب کہ قرض یہ ھے کہ کسی عین کو مقروض کی ملکیت میں دے دیا جائے اور مقروض اس عین کے مثلی ھونے کی صورت میں اس کی مثل کا اور قیمی ھونے کی صورت میں اس کی قیمت کا ضامن ھوتا ھے۔

جبکہ احکام کے اعتبار سے بھی ان دونوں میں کچھ فرق ھیںجن میں سے چند کی طرف اشارہ کیا جارھا ھے:

۱)بیع اور قرض میں سود کا معیار الگ ھے۔ قرض میں کسی طرح کے اضافے کی بھی شرط لگائی جائے وہ سود اور حرام ھے۔ جبکہ بیع میں سود یہ ھے کہ خریدی اور بیچی جانے والی چیز ایک ھی جنس سے ھوں اور انھیں وزن یا پیمانے سے بیچا جائے، تو جو اضافہ ھوگا وہ سود اور حرام ھوگا. لہٰذا اگر ایک جنس سے نہ ھوں یا انھیں پیمانے یا وزن سے نہ بیچا جائے تواضافی مقدار حرام نہ ھوگی، جیسے وہ اجناس جنھیں گن کربیچا جاتا ھے۔

۲)اگر بیع میں سودی معاملہ ھو تو معاملہ باطل ھوجاتا ھے اور عین و عوض ایک دوسرے کی ملکیت میں منتقل ھی نہیں ھوتے جبکہ قرض میں سودی قرض کے باوجود قرض باطل نہیں ھوتااور قرض لینے والا، قرض کے طور پر لی ھوئی مقدار کا مالک بن جاتا ھے۔ ھاں، قرض خواہ اس شرط شدہ اضافی مقدار کا مالک نہیں بنتا۔

مسئلہ۲۸۶۷تمام کاغذی نوٹ مثلاً عراقی دینار، امریکن ڈالر، روپیہ وغیرہ مالیت رکھتے ھیں، اس اعتبار سے کہ ھر ملک کی طرف سے ان کے ملک میں رائج کرنسی نوٹوںکے لئے مالیت کا اعتبار کر دیاگیا ھے جو پورے ملک میں قابل قبول اور رائج ھوتا ھے اور اسی لئے ان نوٹوں کو مالیت مل جاتی ھے۔ جبکہ یہ ممالک جب چاھیں ان نوٹوںکو مالیت اور اعتبار سے گرا سکتے ھیں۔

یہ بھی طے ھے کہ یہ نوٹ وزن یا پیمانے سے فروخت نہیں ھوتے ھیں۔ اسی لئے بعض فقھاء رضوان اللہ تعالی علیھم نے فرمایا ھے کہ:” ان نوٹوں کو انھیں کے جنس کی نوٹوں سے اضافے کے ساتھ عوض کرنا بھی جائز ھے۔ اسی طرح ان نوٹوں کو جب کہ یہ کسی کے ذمے قرض کی صورت میں ھوں، کم یا زیادہ نقد پر بیچنا بھی جائز ھے“لیکن اعتباری مالیت والی چیزوںکا معاملہ جنھیں گن کر خرید وفروخت کیاجاتاھے، اگر اسی کی جنس سے کم یا زیادہ پر بیچا جائے، محل اشکال ھے۔

ھاں، اگرکم مقدار کا مالک زیادہ مقدار کے مالک سے اس بات پر مصالحت کرلے کہ زیادہ مقدار والا اپنی مقدار اسے بخش دے اور وہ بھی اپنی کم مقدارزیادہ مقدار والے کو بخش دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔مثلاً نوسو روپے کا مالک مصالحت کی نیت سے ہزار روپے والے سے کھے:”میں تم سے اس بات پر مصالحت کرتا ھوں کہ تم ہزار روپے مجھے بخش دو اور میں نوسو روپے تمھیں بخش دوں“۔

مسئلہ۲۸۶۸ریال والے پرونوٹ جو لوگوں اور تاجروں میں رائج ھیں اور ان سے معاملہ بھی کیاجاتا ھے، یہ کرنسی نوٹ کی طرح نہیں ھیں جن کے خود کے لئے مالیت کا اعتبار کیاگیا ھو، بلکہ یہ ایک طرح سے اس قرضے کی سند کے طور پر ھوتا ھے جو پرونوٹ پر سائن کرنے والے ذمہ دار شخص کے ذمے واجب الادا ھوتا ھے۔ لہٰذا جب خریدار، بیچنے والے کو پرونوٹ دیتا ھے تو حقیقتاً اس نے خریدی ھوئی چیزکی قیمت نہیں دی ھوتی ھے، اسی لئے اگریہ پرونوٹ بیچنے والے کے پاس جل جائے یا گم ھوجائے تو بیچنے والے کا کچھ بھی مال ضائع نہیں ھوا ھے اور خریدار بھی بریٴ الذمہ نہیں ھوجاتا. جبکہ اگر قیمت کے طور پر کرنسی نوٹ دئے ھوتے اور بیچنے والے کے پاس سے گم ھوگئے ھوتے تو یھی مانا جاتا کہ اسی کا نقصان ھوا ھے اور وھی اس کا ذمہ دار ھے۔

مسئلہ۲۸۶۹پرونوٹ کی دو اقسام ھیں :

۱)وہ جو واقعی قرض کا ثبوت ھو۔ یعنی پرونوٹ پر سائن کرنے والا شخص پرونوٹ میں لکھی ھوئی مقدار کا واقعاً مقروض ھو اور پرونوٹ در حقیقت اس کے لئے ایک سند کی مانند ھو۔

۲)در حقیقت کوئی قرض نہ ھو بلکہ اس کی صرف ایک کاغذی حیثیت ھو۔

پھلی صورت میں جبکہ پرونوٹ کا مالک اس پرونوٹ کی بنیاد پر ایک مدت دار قرض کا قرض خواہ ھے، وہ اس پرونوٹ کو اس صورت میں اس کی اصل مقدار سے کم یا زیادہ پر بیچ سکتا ھے کہ جب کہ کرنسی مختلف ھو یعنی روپے کو ڈالر میں بیچا جارھا ھو اور خود قیمت کو ادھار نہ رکھا جا رھا ھولیکن اگر کرنسیاں مختلف نہ ھوں مثلاً روپے کے پرونوٹ کو روپے اور ڈالر کے پرونوٹ کو ڈالر کے

Presented by Ziaraat.Com

عوض بیچا جا رہا ہو تو اس کا جائز ہونا محل اشکال ہے۔ہاں، اگر مسئلہ نمبر ۲۸۶۷ میں بیان کئے گئے طریقے کے مطابق مصالحت کا معاملہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

دوسری صورت میں جو کہ کاغذی پرونوٹ ہے، پرونوٹ کا مالک اسے کسی اور کے ہاتھ نہیں بیچ سکتااس لئے کہ پرونوٹ سائن کرنے والے کے ذمے حقیقتاً کوئی قرض واجب الادا نہیں ہے، بلکہ یہ پرونوٹ اس لئے دیا گیا ہے کہ پرونوٹ کا مالک اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ اس طرح کے پرونوٹ سے شرعی اعتبار سے فائدہ اٹھانے کا طریقہ یہ ہے کہ پرونوٹ سائن کرنے والا شخص اس شخص کو وکالت دے جسے اس نے پرونوٹ لکھ کر دیا ہے، کہ پرونوٹ کی مقدار کو جو مثلاً ۵۰ امریکی ڈالر ہے اور جو ۳۰۰۰ روپئے کے برابر ہے، اس کی مالیت سے کم مقدار مثلاً ۲۵۰۰ روپئے پر پرونوٹ سائن کرنے والے کے کھاتے میں بینک کو بیچ دے اوراس کے پاس یہ وکالت بھی ہو کہ ان ۲۵۰۰ پاکستانی روپوں کو اس سائن کرنے والے کی طرف سے اپنے آپ کو پھر سے ۵۰ امریکی ڈالر کے عوض بیچ دے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پرونوٹ کا مالک ، پرونوٹ سائن کرنے والے کا اتنی مقدار میں مقروض ہوجائے گا جتنی مقدار میں پرونوٹ سائن کرنے والا بینک کا مقروض بنا ہے، یعنی ۵۰ امریکی ڈالریہ بھی ہوسکتا ہے کہ بینک پرونوٹ کے مالک کو پرونوٹ میں لکھی ہوئی مقدارقرض دے دے اور پرونوٹ کا مالک بینک کی جانب سے کسی پیشگی شرط کے بغیر کچھ مقدار service charges کے طور پر بینک کے رجسٹر میں لکھی ہوئی مقدار کے مطابق اس وقت ادا کرے جب وہ یہ قرضہ لوٹائے گا۔ لیکن اگر ان service charges کی چاہے ضمنی طور پر ہی سہی شرط لگائی گئی ہو تویہ سودی قرضہ بن جائے گا۔وہ شخص جس نے پرونوٹ کی ذمہ داری لی تھی پرونوٹ سے فائدہ اٹھانے والے شخص سے رجوع کرسکتا ہے اور تمام پرونوٹ کی رقم لے سکتا ہے کیونکہ فائدہ اٹھانے والے شخص نے بینک کو پرونوٹ کی ذمہ داری والے شخص کے لئے حوالہ دیا ہے۔

Bank Service

بینکنگ کے کاروبار کی دو قسمیں ہیں:

۱)ایسے کام جن کا تعلق سودی معاملات سے ہے۔ ایسے کاموں میں حصہ لینا جائز نہیں ہے اور اگر کوئی شخص کسی ایسے department میں نوکری کر رہا ہے تو وہ اس کام کے لئے تنخواہ نہیں لے سکتا۔

۲)ایسے کام جن کا سود سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان کاموں کے انجام دینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کی اجرت لینا بھی جائز ہے۔

بیمہ کے احکام

بیمہ، در حقیقت کمپنی اور پالیسی ہولڈر کے مابین اس بات پر معاہدہ ہوتا ہے کہ پالیسی ہولڈر، بیمہ کمپنی کو مال کی ادائیگی کرے گا خواہ وہ خودِ مال ہو یا کسی چیز کی منفعت ہو یا کوئی کام کاج کی صورت میں ہو اور اسی طرح خواہ اس کی ادائیگی یکمشت ہو یا اقساط کی صورت میں ہو اور اس کے عوض بیمہ کمپنی معاملہ کی طے شدہ صورت کے مطابق اسے یا کسی اور کو پہنچنے والے نقصان کی ادائیگی کی ذمہ دار ہوگی۔

مسئلہ۲۸۷۰بیمہ کی کئی قسمیں ہیں جیسے زندگی کا بیمہ،سلامتی کا بیمہ،مال کا بیمہ اور چونکہ ان تمام قسموں کا حکم ایک ہے لہٰذا انواع و اقسام کے بیان کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ۲۸۷۱بیمہ معاملات میں سے ہے اور ایجاب و قبول سے ثابت ہوجاتا ہے مثلاً یہ کہ بیمہ کرنے والا کہے:"میں ا س بات کا پابند ہوں کہ اتنی مقدار میں مال کی ادائیگی کی صورت میں (تمھاری) جان یا مال کو پہنچنے والے نقصان کا ازالہ کروں گا" اور وہ شخص جو بیمہ کروانا چاہتا ہے کہے کہ: "میں نے قبول کیا" یا یوں کہ بیمہ کروانے والا کہے: "میں اس بات کا وعدہ کرتا ہوں کہ جان و مال کے نقصان کے ازالہ کے بدلہ میں معین مقدار میں مال کی ادائیگی کروں گا" اور بیمہ کرنے والا قبول کرے۔

یہ معاملہ بھی دوسرے معاملات کی مانند قول و عمل، دونوں سے ثابت ہوجاتا ہے اور اس معاملے میں معاملات کے عمومی شرائط جیسے بالغ اور عاقل ہونا،ارادہ ہونا، زبردستی کا نہ ہونا،معاملہ کے طرفین کا سفیہ یا مفلس نہ ہونا، معتبر ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

یہ بھی ضروری ہے کہ جس چیز کا بیمہ کیا جائے مثلاً جان یا مال اور جان یا مال کا بیمہ جن ممکنہ خطرات سے کیا جارہا ہو، معین ہوں۔ اسی طرح مال کی ادائیگی اگر اقساط کی صورت میں ہو تو ماہانہ یا سالانہ قسط اور بیمہ کی ابتدا اور انتہا کا وقت بھی معین ہو۔

مسئلہ۲۸۷۲بیمہ کی تمام قراردادوں کی اقسام کو بیمہ کرنے والے کی طرف سے اس بات کی ذمہ داری لینا کہ بیمہ ہونے والے کو نقصان کی صورت میں وہ ادائیگی کا پابند رہے گا کرسکتے ہیں گرچہ احتیاط یہ ہے کہ جو بیمہ ہوا ہے وہ معین مال کو بیمہ کرنے والے سے اس بات کی شرط کرتے ہوئے کہ نقصان کی صورت میں وہ ادائیگی کرے گا صلح کرے اور بیمہ کرنے والے پر نقصان کا جبران کرنا واجب ہوجائے گا، اور اسی طرح جب معین مال بیمہ کرنے والے کی طرف سے عین ہو بیمہ کی قرار داد کو نقصان کی صورت میں بیمہ کرنے والے کی ادائیگی کو ہبہ مشروط قرار دیا جاسکتا ہے کہ بیمہ کرنے والے پر اس شرط کی پابندی واجب ہے۔

مسئلہ۲۸۷۳ عقد بیمہ نقصان کی صورت میں صلح ہو یا ہبہ مشروط، خسارت کی صورت میں اگر بیمہ کرنے والا ادائیگی نہ کرے اور شرط پر عمل نہ کرے،تو بیمہ ہونے والا شرط کی مخالفت ہونے کی صورت میں اختیار رکھتا ہے کہ صلح یا ہبہ کو فسخ کرے اور جو کچھ پہلے بیمہ کی اقساط ادا کرچکا ہے واپس لے لے۔

مسئلہ۲۸۷۴ بیمہ کی قرار داد کے مطابق بیمہ ہونے والا اگر قسطوں کو ادا نہ کرے تو بیمہ کرنے والے پر خسارت کا ازالہ کرنا واجب نہیں اور بیمہ ہونے والا جن اقساط کی ادائیگی کرچکا ہے ان کو واپس لینے کا حق نہیں رکھتا۔

مسئلہ۲۸۷۵ بیمہ کی قرار دار صحیح ہونے کے لئے معین مدت معتبر نہیں ہے کہ یک سالہ ہو یا دوسالہ بلکہ جو قرار داد ان دونوں کے درمیان ہوئی ہے مدت اسی کے تابع ہے۔

مسئلہ۲۸۷۶اگر چند سرمایہ گذار کسی کمپنی کی بنیاد رکھیں اور ان میں سے سب یا کوئی ایک سرمایہ گذار شرکت کی قرار داد کے ضمن میں دوسروں پر شرط رکھے کہ اگر اس کو جانی یا مالی معینہ خسارت ہو اور حادثہ کی نوعیت تعیین کرے، حادثہ کے وقوع کی صورت میں جب تک شرکت کی قرارداد باقی ہو واجب ہے کمپنی اس شرط پر عمل کرے اور اس کی خسارت کا ازالہ اپنے فائدہ سے کرے۔

پگڑی کے احکام

رائج معاملات میں سے ایک پگڑی ہے اور پگڑی یہ ہے کہ کرائے پر حاصل کی ہوئی چیز کو خالی کرنے اور اسے کسی اور کے حوالے کرنے کا حق مستاجر کے پاس ہو یا کرایہ زیادہ کرنے اور کرائے پر دی ہوئی چیز کو واپس لینے کا حق مالک کو نہ ہو۔

مسئلہ۲۸۷۷اس معاملہ کا صحیح ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ مستاجر کے لئے کوئی حق ثابت ہو اور یہ حق مکان اور دوکان کرائے پر لینے سے حاصل نہیں ہوتا ہے اگرچہ اجارے کی مدت طویل ہو یا کاروبار و کام کی نوعیت یا مستاجر کی شخصیت اس جگہ کی قیمت یا اس میں لوگوں کی توجہات کے اضافے کا باعث بنتی ہو اگرچہ عرف اور حکومتی قانون کی نگاہ میں مستاجر کو حقدارسمجھا جاتاہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے اس طریقہ سے اجارے پر لی ہوئی چیز میں اجارے کی مدت ختم ہونے کے بعد مستاجر کا ہر تصرف حرام ہے اور مستاجر کے ہاتھ میں یہ چیز اور اس کے تمام فائدے ظلم کے عنوان سے ہیں اور وہ اس کا ضامن ہے اور مستاجر کا اس جگہ کو کسی دوسرے شخص کو کرائے پر دینا فضولی ہے اور اگر مالک اس کی اجازت نہ دے توفاسد ہے۔

البتہ شرط مشروع کے ذریعے اس حق کو مستاجر کے لئے ثابت کیا جاسکتا ہے۔ جیسے عقد اجارہ کے ضمن میں شرط کردی جائے، چاہے اجارے پر دینے والا شرط قبول کرنے کے لئے رقم وصول کرے یا نہ کرے، کہ اجارہ کی مدت ختم ہونے کے بعد اس جگہ کو اسی مستاجر کو یا جسے مستاجر معین کرے اور اسی طرح ہر اس مستاجر کو جسے اس پہلے والے مستاجر نے معین کیا ہو، کو پہلے والے کرائے پر اجارہ دے گا۔ تو اس صورت میں حق شرط کے تقاضے کے مطابق ہر کرائے دار پگڑی لے کر اس جگہ کو چھوڑ سکتا ہے اور موجر کو شرط پوری کرنے کے وجوب کے تقاضے کے مطابق یہ حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ پہلے مستاجر کو یا جس کو اس نے معین کیا ہو یا ہر وہ مستاجر جسے پہلے والے مستاجر نے معین کیا ہو، کو کرائے پر دینے سے روک لے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۸۷۸اگر عقد اجارہ میں شرط رکھی جائے کہ مستاجر پرانے کرائے پر اجارہ کی تجدید کرکے جب تک چاھے رہ سکتا ھے تو مستاجر گھر خالی کرنے کے لئے پگڑی لے سکتا ھے اگرچہ موجر پابند نہیں ھے کہ پگڑی دینے والے کو کرائے پر دے۔

قاعدہ الزام کی بعض فروعات

مسئلہ۲۸۷۹اھل سنت کے چند علما کے علاوہ اکثر کے نزدیک عقد نکاح کے صحیح ھونے کے لئے گواھوں کا حاضر ھونا شرط ھے اور حنفی،حنبلی اور شافعی صیغہ نکاح کے اجرا کے وقت کو گواھوں کے حاضر ھونے کا وقت مانتے ھیں اور مالکی نے اس وقت کو دخول سے پھلے تک وسعت دی ھے ، جب کہ یہ شرط علمائے امامیہ کے نزدیک معتبر نہیں ھے لہٰذا اگر کوئی سنّی شخص جو اپنے مشھور علما کا تابع ھو، گواھوں کی غیر حاضری میں نکاح کرے تو اس کے مذھب کے مطابق یہ عقد باطل ھے اور وہ عورت اس کی بیوی نہیں بنی۔ اس صورت حال میں شیعہ مذھب رکھنے والا مرد قاعدہ الزام کی رو سے اس عورت سے شادی کرسکتا ھے۔

مسئلہ۲۸۸۰اھل سنت کے علما کے فتوے کے مطابق کوئی شخص ایک وقت میں پھوپھی،بھتیجی اور خالہ ،بھانجی کو اپنی زوجیت میں نہیں رکہ سکتا ھے اور وہ دونوں میں سے کسی ایک سے شادی کرسکتا ھے۔ لہٰذا اگر دونوں سے ایک ساتھ عقد کرے تو دونوں عقد باطل ھیں اور اگر ایک ساتہ نہ ھو تو دوسرا عقد باطل ھے لیکن علمائے امامیہ کے نزدیک پھوپھی یا خالہ کی اجازت سے دونوں کے ساتھ عقد صحیح ھے۔ لہٰذا اگر کوئی سنی پھوپھی اور بھتیجی یا خالہ اوربھانجی سے ایک ساتھ عقد کرے تو دونوں عقد باطل ھیںا ور شیعہ قاعدہ الزام کی رو سے دونوں میں سے کسی کے ساتھ بھی عقد کرسکتا ھے اور اگر دونوں عقد ایک ساتھ نہ ھوں تو شیعہ دوسری سے عقد کرسکتا ھے۔

مسئلہ۲۸۸۱اھل سنت کے نزدیک جس یائسہ عورت یا نابالغ لڑکی کے ساتھ اس کے شوھر نے جماع کیا ھو اگر اسے طلاق دی جائے تو اس پر عدت رکھنا واجب ھے اگرچہ نابالغ لڑکی کے بارے میں اھل سنت کے بعض علما تفصیل کے قائل ھیں لیکن مذھب تشیع میں یائسہ اور نابالغ لڑکی پر طلاق کی صورت میں عدت واجب نہیں ھے۔

اس بنا پر اھل سنت پابند ھیں کہ عدت کے احکام کی رعایت کریں پس اگر یائسہ عورت یا نابالغ لڑکی سنّی سے شیعہ ھوجائے تو اس پر عدت رکھنا لازم نہیں ھے اور اگر طلاق رجعی ھو تو جائز ھے کہ عدت کے ایام کا نفقہ سنّی شوھر سے مانگے اور جائز ھے کہ ان ایام میں دوسرے شخص سے عقد کرے۔ اسی طرح اگر سنی مرد شیعہ ھوجائے تو اس کے لئے طلاق شدہ یائسہ عورت اور نابالغ لڑکی کی بھن سے شادی کرنا جائز ھے جبکہ وہ مذھب اھل سنت کے مطابق ابھی تک عدت میں ھیں۔ اور اس پر عورت کے عدت کے احکام کا خیال رکھنا ضروری نہیں ھے۔

مسئلہ۲۸۸۲اگر سنی مرد دو عادل گواھوں کی غیرموجودگی میں اپنی بیوی کو طلاق دے یا اپنی بیوی کے بدن کے کسی جزء مثلاً اپنی بیوی کی انگلی کو طلاق دے تو ان کے مذھب کے مطابق یہ طلاق صحیح ھے لیکن مذھب امامیہ کے مطابق باطل ھے اس بنا پر شیعہ مرد قاعدہ الزام کی رو سے اس طلاق یافتہ عورت کی عدت تمام ھونے کے بعد اس سے عقد کرسکتا ھے۔

مسئلہ۲۸۸۳اگر سنی مرد اپنی حائضہ بیوی کو طلاق دے یا ان طھارت کے دنوں میں اسے طلاق دے جس میں اس سے جماع کیا ھو تو اس کے مذھب کے مطابق یہ طلاق صحیح ھے لیکن مذھب امامیہ کے مطابق باطل ھے لہٰذا شیعہ مرد قاعدہ الزام کی رو سے عدت تمام ھونے کے بعد اس عورت سے عقد کرسکتا ھے۔

مسئلہ۲۸۸۴ابوحنیفہ اور اھل سنت کے بعض دوسرے فقھاء کے مطابق اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو زبردستی دھمکی کی وجہ سے طلاق دے تو ان کے مذھب کے مطابق یہ طلاق صحیح ھے لیکن مذھب امامیہ کے نزدیک باطل ھے۔ لہٰذا جس عورت کو جبر و اکراہ کی وجہ سے طلاق دی گئی ھو اور وہ عورت ابوحنیفہ یا اس کے ھم نظریہ لوگوں کی پیروکار ھو تو شیعہ مر دقاعدہ الزام کی رو سے عدت تمام ھونے کے بعد اس عورت سے شادی کرسکتا ھے ۔

مسئلہ۲۸۸۵اگر کوئی سنی مرد قسم کھائے کہ میں فلاں کام نہیں کروں گا اور انجام دیا تو میری بیوی مطلقہ ھوجائے گی تو اگر یہ کام انجام دے تو اس کے مذھب کے مطابق اس کی بیوی کو طلاق ھوجائے گی اور شیعہ مذھب کے نزدیک طلاق والی قسم منعقد نہیں ھوتی۔ لہٰذا قاعدہ الزام کی رو سے شیعہ مرد کے لئے عدت تمام ھونے کے بعد اس عورت سے شادی کرنا جائز ھے۔ اسی طرح مذھب اھل

Presented by Ziaraat.Com

سنت میں لکھ کر طلاق دینا جائز ہے اور شیعہ مذہب میں لکھ کر طلاق دینے سے واقع نہیں ہوتی۔ لہٰذا قاعدہ الزام کی رو سے جس عورت کو لکھ کر طلاق دی گئی ہو شیعہ مرد عدت ختم ہونے کے بعد اس سے شادی کرسکتا ہے۔

مسئلہ۲۸۸۶ابن قدامہ کے نقل کے مطابق ابوحنیفہ کا فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو بیچنے والے کی جانب سے اس چیز کی خصوصیات سن کر خریدے جبکہ اس نے خود اس چیز کو نہ دیکھا ہو اور پھر بعد میں دیکھے تو اگرچہ وہ چیز ان خصوصیات کی حامل ہو جنھیں بیچنے والے نے بتایا تھا پھر بھی خریدار کے لئے خیار رویت ثابت ہے جبکہ مذہب امامیہ میں اس مورد میں خیار رویت نہیں ہے پس اس بنا پر اگر کوئی شیعہ کسی ابوحنیفہ کے پیروکار بیچنے والے سے کوئی چیز اس طرح خریدے کہ وہ بیچنے والا اس کی خصوصیات کو بیان کرے اور یہ شیعہ دیکھے بغیر خریدے اور پھر بعد میں دیکھے تو قاعدہ الزام کی رو سے اس شیعہ کے لئے خیار رویت ثابت ہو جائے گا۔

مسئلہ۲۸۸۷کتاب المغنی میں ابن قدامہ نے نقل کیا ہے کہ حنفی اور شافعی مذہب میں اگر کسی کو معاملہ میں دھوکا ہوجائے تو وہ خیار غبن نہیں رکھتا پس اس بنا پر اگر کوئی شیعہ کسی شافعی یا حنفی مذہب کے ماننے والے سے کوئی چیز خریدے اور بعد میں پتہ چلے کہ بیچنے والے کو دھوکا ہوا ہے تو قاعدہ الزام کی رو سے شیعہ خریدار، بیچنے والے کو پابند کر سکتا ہے کہ وہ معاملہ کو پورا کرے۔

مسئلہ۲۸۸۸ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ عقدِ سَلَم، جس میں ایک چیز کو کلی طور پر ایڈوانس میں نقد رقم لے کر بیچ دیا جاتا ہے، کے صحیح ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ چیز سودے کے وقت خارج میںموجود ہو، لیکن شیعہ مذہب میں معاملہ سَلَم کی صحت کے لئے یہ شرط معتبر نہیں ہے۔ پس اس بنا پر اگر کوئی شیعہ کسی حنفی سے معاملہ سَلَم کرے اور وہ جنس خارج میں موجود نہ ہو تو قاعدہ الزام کی رو سے وہ شیعہ حنفی بیچنے والے کو پابند کرسکتا ہے کہ یہ معاملہ باطل ہے اور یہی حکم اس وقت بھی رہے گا جب معاملہ کے وقت خریدار حنفی ہو اور بعد میں شیعہ ہوجائے۔

مسئلہ۲۸۸۹اگر کوئی سنّی شخص مرجائے اور پسماندگان میں فقط ایک سنّی لڑکی چھوڑ جائے اور اس مرنے والے کا ایک بھائی بھی ہو۔ پس اگر وہ شیعہ ہو یا اس کے مرنے کے بعد شیعہ ہوجائے تو قاعدہ الزام کی رو سے شیعہ بھائی کو یہ حق حاصل ہے کہ وارثوں کا حصہ نکال کر میت کے ترکہ میں سے جو کچھ بچ جائے وہ تعصیب کے عنوان سے لے لے گرچہ تعصیب مذہب شیعہ میں باطل ہے اور اسی طرح اگر مرنے والے کے ورثاء میں فقط ایک سنی مذہب بہن ہو اور پدری و مادری چچا بھی موجود ہوں پس اگر اس کا چچا شیعہ ہو یا بھتیجے کے مرنے کے بعد شیعہ ہوجائیں تو قاعدہ الزام کی رو سے جو کچھ تعصیب کے عنوان سے اُن تک پہنچ رہا ہو اسے لے سکتا ہے۔ یہی حکم دیگر تمام تعصیب کے موارد کے لئے ہے۔

مسئلہ۲۸۹۰سنّی مذہب میں مرنے والے کی بیوی مرنے والے کے تمام اثاثہ جات یعنی رقوم، سامان، زمین، باغات اور ان کے علاوہ دیگر تمام چیزیں میراث میں پاتی ہے جبکہ امامیہ مذہب میں مرنے والے کی بیوی کو زمین یا اس کی قیمت میراث میں نہیں ملتی ہے۔ لہٰذا اگر مرنے والا سنّی ہو اور اس کی بیوی شیعہ ہو تو قاعدہ الزام کی رو سے بیوی کو زمین سے میراث ملے گی۔

قاعدہ الزام کی رو سے ذکر شدہ مسائل میں سے یہاں بعض کا تذکرہ کیا گیا ہے اس کے علاوہ دیگر موارد مثلاً وارث کے لئے وصیت،حالت احرام میں عقد، پڑوسی کے لئے حق شفعہ، خیار شرط،خیار تصریہ وغیرہ بھی ان موارد میں سے ہیں جہاں قاعدہ الزام جاری ہوتا ہے۔

پوسٹ مارٹم کے احکام

مسئلہ۲۸۹۱مسلمان مردے کے بدن کا پوسٹ مارٹم جائز نہیں ہے اور پوسٹ مارٹم کرنے والے پر مسلمان جنین والی دیت اس تفصیل کے مطابق جو کتاب دیات میں مذکور ہے، لازم ہے۔

مسئلہ۲۸۹۲غیرذمّی کافر کے مردہ بدن کا پوسٹ مارٹم جائز ہے۔ البتہ کافرذمّی کا پوسٹ مارٹم جائز ہونا اور اس صورت میں کافرذمّی کے لئے جنین والی دیت کا ثابت نہ ہونا محل اشکال ہے۔ ہاں، اگر ایسا کرنا ان کے دین میں جائز ہو تو اس صورت میں کوئی مانع نہیں ہے اور اگر میت کا مسلمان یا ذمّی ہونا مشکوک ہو تو اس کے بدن کا پوسٹ مارٹم جائز ہے۔

مسئلہ۲۸۹۳اگر کسی مسلمان کی زندگی کسی انسان کے پوسٹ مارٹم پر متوقف ہو اور کسی غیر مسلم یا مشکوک الاسلام کا پوسٹ مارٹم ممکن نہ ہو اور اس مسلمان کو بچانے کا کوئی اور راستہ بھی نہ

Presented by Ziaraat.Com

ہو تو اس صورت میں فوت شدہ مسلمان کے بدن کا پوسٹ مارٹم جائز ہے۔ البتہ اس صورت میں مسلمان جنین بچے والی دیت، دیّات کے مسائل میں بتائی جانے والی تفصیل کے مطابق، پوسٹ مارٹم کرنے والے پر واجب ہو جائے گی۔

مسئلہ۲۸۹۴کسی زندہ شخص کو لگانے کے لئے مسلمان میت کے آنکھ وغیرہ جیسے اعضاء کو نکالنا جائز نہیں ہے اور جدا کرنے والے شخص کے لئے ضروری ہے کہ اس عضو کی دیت ادا کرے جو کہ مسلمان جنین کے اعضاء والی دیت ہے۔ لیکن اگر مسلمان کو زندہ رکھنا اس پر موقوف ہو کہ مسلمان میت کے اعضا جدا کرکے اُسے لگائے جائیں تو جائز ہے لیکن ضروری ہے کہ جدا کرنے والا ان کی دیت ادا کرے اور پیوندکاری کے بعد جب وہ عضو زندہ بدن کا حصہ بن جائے تو اس پر زندہ بدن کے احکام جاری ہوں گے۔

اگر کوئی اپنی زندگی میں وصیت کرے کہ مرنے کے بعد اس کے اعضاء میں سے کسی عضو کو جدا کرکے دوسرے کو لگایا جائے تو اس وصیت کا صحیح ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ۲۸۹۵اگر کوئی شخص راضی ہوجائے کہ اس کی زندگی میں اس کا کوئی عضو کاٹ کر دوسرے کو لگایا جائے تو اگر یہ عضو اعضائے رئیسہ میں سے ہو کہ جن کو کاٹنے سے اس کی زندگی کو نقصان پہنچے یا اس میں نقص یا عیب پیدا ہوجائے تو اس عضو کو کاٹنا جائز نہیں ہے اور اگر اس عضو کا کاٹنا ضرر یا عیب کا باعث نہ بنے جیسے تھوڑی سی کھال یا ران کا گوشت جو دوبارہ آجاتے ہوں تو اس عضو کو اس کی رضایت سے کاٹنا جائز ہے اور وہ شخص اس عضو سے دست بردار ہونے کے عوض رقم وصول کرسکتا ہے۔

مسئلہ۲۸۹۶جو بیمار اپنے بدن میں خون منتقل کرنے کے محتاج ہوں انہیں خون کا عطیہ دینا جائز ہے اور خون کے عوض رقم وصول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ہر صورت میں ضروری ہے کہ خون دینے سے خون دینے والے کی جان کو خطرہ نہ ہو۔

مسئلہ۲۸۹۷جس کافر میت کا پوسٹ مارٹم جائز ہو یا جس میت کا مسلمان یاذمی ہونا مشکوک ہو اس کے بدن سے کسی عضو کو کاٹ کر مسلمان کو لگانا جائز ہے اور جب یہ مسلمان کے بدن کا جزء بن جائے تو اس پر مسلمان کے بدن کے احکام جاری ہوں گے۔

اسی طرح نجس العین حیوان کے اعضاء کو مسلمان کے بدن میں لگانا جائز ہے اور مسلمان کے بدن کا جزء بننے کے بعد اس عضو پر مسلمان کے بدن کے احکام جاری ہوں گے۔

مصنوعی ذریعہ تولید کے احکام

مسئلہ۲۸۹۸اجنبی مرد کا نطفہ عورت کے رحم میں داخل کرنا جائز نہیں ہے چاہے یہ عمل اجنبی شخص انجام دے یا شوہر اور مذکورہ فرض میں یہ عمل اگرچہ حرام ہے مگر زنا نہیں ہے اور جس عورت کے رحم میں نطفہ داخل کیا گیا ہو اگروہ بچہ جنے تو بچہ صاحبِ نطفہ کا ہے اور اس پر اولاد کے تمام احکام جاری ہوں گے اور جس عورت نے نطفہ منتقل ہونے کی وجہ سے بچہ جنا ہے وہ اس کی ماں ہے اور اس پر اولاد کے احکام جاری ہوں گے۔

مسئلہ۲۸۹۹مرد کا نطفہ لے کر بچہ پیدا کرنے کی خاطر مصنوعی رحم میں اس کی پرورش کرنا جائز ہے مگر یہ کہ یہ کام کسی حرام کام کے ارتکاب پر موقوف ہو تو پھر یہ کام حرام ہے۔ جب اس طریقے سے بچہ پیدا ہو تو اگر اس میں عورت کا مادّہ تولید شامل نہ ہو تو یہ بچہ صاحبِ نطفہ کا ہے اور دونوں پر باپ بیٹے کے احکام جاری ہوں گے لیکن اس کی ماں کوئی نہ ہوگی اور جب عورت کا مادّہ تولید بھی شامل ہو تو یہ عورت بھی اس بچہ کی ماں ہوگی۔

مسئلہ۲۹۰۰اگر شوہر مصنوعی طریقے سے اپنی بیوی کے رحم میں اپنی منی داخل کرے تو ایسا کرنا جائز ہے اور اگر شوہر کے علاوہ کوئی اور یہ کام کرے تو اگر اس کام کو انجام دینا حرام کام کے ارتکاب پر موقوف ہو تو یہ حرام ہے اور جو بچہ اس مصنوعی ذریعہ تولید سے پیدا ہو اس پر اولاد کے احکام مترتب ہوں گے۔

حکومت کی بنائی ہوئی سڑکوں کے احکام

مسئلہ۲۹۰۱وہ سڑکیں جن کے راستے میں لوگوں کے مکانات اور جائیداد موجود ہوں اور حکومت زبردستی انھیں منہدم کرکے وہاں سڑکیں نکالے اُن پر چلنا جائز ہے لیکن مالک کی اجازت کے بغیر ان جگھوں سے نکلنے والے ملبے کا استعمال جائز نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسئلہ۲۹۰۲وہ مسجدیں جو سڑکوں کے راستے میں ھوں اور(اب) سڑکوں کا حصّہ بن گئی ھوں احتیاط واجب یہ ھے کہ ان جگھوں پر مسجد کے احکام کی رعایت کی جائے لیکن اگر وہ جگھیں نجس ھوجائیں تو ان کا پاک کرنا واجب نھیں ھے۔ وقف شدہ املاک اگر سڑکوں کے راستے میں آجائیں تو ان کا وقف ھونا ختم نھیں ھوجاتا اور ان میں وقف کے لئے متعین شدہ خاص متولی یا حاکم شرع یا اس کے وکیل کی اجازت کے بغیر کسی قسم کا تصرف کرنا جائز نھیں ھے۔

مسئلہ۲۹۰۳عمومی وقف شدہ چیزیں مثلاً مسجد وغیرہ اگر سڑکوں کا حصّہ بن جائیں تو ان سے گذرنا جائز ھے لیکن خاص لوگوں کے لئے وقف شدہ چیزیں مثلاً اولاد اور مدرسوں کے لئے وقف شدہ مقامات سے گذرنے میں اشکال ھے۔

مسئلہ۲۹۰۴سڑک بنانے کے بعد مسجد کی زمین سے جو کچھ باقی رہ جائے اگر وہ اتنا ھو کہ نماز اور دیگر عبادات کے لئے اس سے استفادہ کیا جاسکے تو مسجد کے احکام اس باقی رہ جانے والی جگہ پر مترتب ھوں گے اور تمام وہ کام جو دین دار لوگوں کی نظر میں مسجد سے منافات رکھتے ھیں وھاں جائز نھیں ھوں گے۔

مسئلہ۲۹۰۵اگر مسلمانوں کا قبرستان سڑک میں آجائے اور سڑک کا جزء بن جائے پس اگر قبرستان کی زمین کسی کی ملکیت ھو تو اس زمین کا حکم ذاتی جائیداد کا حکم ھے کہ جس کا بیان مسئلہ اول میں گزر چکا ھے اور اگر زمین وقف شدہ ھو تو اس کا حکم دوسرے اور تےسرے مسئلہ میں بیان ھوا ھے مگر یہ کہ ان زمینوں سے گزرنا مسلمان میتوں کی بے حرمتی کا سبب بن رھا ھو کہ اس صورت میں وھاں سے گزرنا جائز نھیں ھے۔

اگر وہ زمین نہ ھی کسی کی ملکیت میں ھو اور نہ ھی وقف شدہ ھو تو اسے استعمال کرنا جائز ھے بشرطےکہ میتوں کی بے حرمتی نہ ھو رھی ھو۔

پھلے فرض کی بنا پر ا س زمین پر باقی ماندہ ملبے کا استعمال اس کے مالک کی اجازت کے بغیر جائز نھیں ھے اور دوسرے فرض کی بنا پر دیگر منفعتوں کے استعمال میں متولی خاص اور اس کے نہ ھونے کی صورت میں حاکم شرع یا اس کے وکیل کی اجازت ضروری ھے جب کہ تےسرے فرض کی بنا پر ان چیزوں کے استعمال میں کسی کی اجازت ضروری نھیں ھے۔

نماز و روزہ کے کچھ مسائل

مسئلہ۲۹۰۶اگر روزہ دار رمضان کے مھینے میں غروب آفتاب کے بعد ھوائی جھاز سے ایسی جگہ سفر کرے جھاں سورج غروب نہ ھوا ھو تو وھاں پھنچنے کے بعد غروب آفتاب تک امساک کرنا واجب نھیں ھے چاھے اس نے اپنی منزل پر افطار کیا ھو یا نھیں۔

مسئلہ۲۹۰۷اگر مکلف اپنی منزل پر نماز پڑھنے کے بعد ایسی جگہ سفر کرے جھاں ابھی تک صبح نہ ھوئی ھو یا نماز ظھر و عصر پڑھنے کے بعد ایسی جگہ سفرکرے جھاں ظھر نہ ھوئی ھو یا نماز مغرب پڑھنے کے بعد ایسی جگہ سفر کرے جھاں ابھی تک مغرب نہ ھوئی ھو تو احتیاط واجب یہ ھے کہ پڑھی ھوئی نمازیں دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ۲۹۰۸اگر اپنی منزل پر نماز نہ پڑھی ھو مثلاً سورج طلوع ھوگیا ھو اور نماز فجر نہ پڑھی ھو یا سورج غروب ھوگیا ھو اور نماز ظھر و عصر نہ پڑھی ھو اور پھر ایسی جگہ سفر کرے جھاں ابھی تک فجر یا مغرب نہ ھوئی ھو تو احتیاط واجب کی بنا پر جو نمازیں اس سے قضا ھوگئی ھوں انھیں مَافِی الذِّمّہ کی نیت سے، ادا و قضا کی نیّت کے بغیر انجام دے۔

مسئلہ۲۹۰۹اگر کوئی ھوائی جھاز سے سفر کرے اور ھوائی جھاز میں نماز پڑھنا چاھے تو اگر رو بقبلہ ھو کر تمام شرائط کے ساتھ انجام دینا ممکن ھو تو اس کی نماز صحیح ھے اور اگر رو بقبلہ ممکن نہ ھو تو اگر نماز کے وقت میں گنجائش ھو کہ اترنے کے بعد روبقبلہ نماز پڑھ سکتا ھو تو اس صورت میں ھوائی جھاز میں نماز پڑھنا باطل ھے ا ور اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ھو کہ اترتے اترتے نماز قضا ھوجائے گی تو واجب ھے کہ ھوائی جھاز میں اُس طرف منہ کرکے نماز پڑھے جس کے بارے میں یقین ھو کہ قبلہ یھاں ھے اور اگر یقین پیدا نہ ھو تو جس طرف قبلہ کا گمان ھو وھاں نماز پڑھے اور اگر گمان بھی نہ ھو تو جس طرف چاھے نماز پڑھ سکتا ھے اگرچہ احتیاط مستحب ھے کہ چاروں طرف منہ کرکے نماز پڑھے اور اگر قبلہ رخ ھو کر نماز پڑھنا ممکن ھی نہ ھو تو یہ شرط اس سے ساقط ھے۔

مسئلہ۲۹۱۰اگر کوئی ایسے ھوائی جھاز میں سوار ھو جس کی رفتار زمین کی رفتار کے برابر ھو اور مشرق سے مغرب کی جانب حرکت کرے اور ایک عرصہ تک زمین کے گرد چکر لگاتا رھے تو

Presented by Ziaraat.Com

احتیاط واجب کی بنا پر ہر چوبےس گھنٹے میں اپنی پنجگانہ نمازیں پڑھے اور پھر ان نمازوں اور روزے کی قضا بھی کرے۔

اگر ھوائی جھاز کی رفتار زمین سے دگنا ھو تو واجب ھے کہ نماز صبح طلوع فجر کے وقت اور ظھر و عصر زوال آفتاب کے وقت اور مغرب و عشا غروب کے وقت پڑھے۔

اگر رفتار اتنی زیادہ ھو کہ مثلاً ھر ۳ گھنٹے میں ایک بار زمین کا چکر لگاتا ھو تو احتیاط واجب کی بنا پر نمازوں کو طلوع فجر، زوال آفتاب اور غروب کے وقت پڑھے اور ھر چوبےس گھنٹے میں ایک بار دوبارہ پنجگانہ نمازیں پڑھے۔

اگر ھوائی جھاز مغرب سے مشرق کی جانب حرکت کرے اور اس کی رفتار زمین کی رفتار کے برابر یا کم ھو تو واجب ھے کہ نمازوں کو طلوع فجر،زوال آفتاب اور غروب کے وقت پڑھے۔

اور اگر ھوائی جھاز کی رفتار زمین کی حرکت سے اتنی زیادہ ھو کہ مثلاً ھر تےن گھنٹے میں ایک بار زمین کے گرد چکر لگاتا ھو تو سابقہ احتیاط کی رعایت کی جائے۔

مسئلہ۲۹۱۱جس شخص کی ذمہ داری سفر میں بھی روزہ رکھنے کی ھو جےسے وہ اشخاص جن کا پےشہ سفر ھو اگر طلوع صبح اور روزہ کی نیّت کے بعد ھوائی جھاز کے ذریعہ دوسری منزل کی طرف سفر کریں جھاں ابھی تک صبح نہ ھوئی تو اس کے لئے مفطرات انجام دینا جائز ھے۔

مسئلہ۲۹۱۲اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں ظھر کے بعد سفر کرے اور دوسرے شھر پھنچے کہ جھاں ابھی تک ظھر نہ ھوئی ھو تو واجب ھے کہ خود کو روزہ باطل کرنے والی چیزوں سے بچائے اور روزہ مکمل کرے۔

مسئلہ۲۹۱۳اگر فرض کیا جائے کہ مکلف ایسی جگہ ھے جھاں چھ ماہ دن اور چھ ماہ رات ھوتی ھو تو اگر ایسے شھر کی طرف سفر کرسکتا ھو جھاں وہ اپنے نماز روزے اوقات شرعیہ کے مطابق انجام دے سکے تو ھجرت کرنا واجب ھے اور اگر ھجرت نہ کرسکتا ھو تو احتیاط واجب کی بنا پر چوبےس گھنٹے میں ایک بار پنجگانہ نمازیں انجام دے اور ان کی قضا بھی کرے ا ور ضروری ھے کہ روزے بھی قضا کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

فقهی اصطلاحات

(الف)
اجرۃ المثل:کسی چیز یا کام کی معمول کے مطابق اجرت ممکن ھے یہ اجرت طے شدہ اجرت سے کم یا زیادہ یا برابر ہو۔
اجرۃ المسمّیٰ:طے شدہ اجرت ،یعنی وہ اجرت ھے جو معاھدے طے کی گئی ہو۔
اجیر:وہ شخص جو کرائے کے معاھدے کے مطابق اجرت کے عوض کا م انجام دیتا ھے
احتلام:سوتے میں انسان سے منی کا خارج ہونا جو بلوغ کی نشانیوں میں سے ھے۔
احوط:احتیاط کے مطابق۔
استبراء :نجاست اور آلودگی سے تطھیر۔ چار مقامات پر استعمال ہوتا ھے۔
۱۔پیشاب سے استبراء۔وہ خاص فعل جو مرد پیشاب کرنے کے بعد انجام دیتے ھیں۔(مسئلہ ۷۳)
۲۔منی سے استبراء :منی خارج ہونے کے بعد پیشاب کرنا ۔
۳۔نجاست کھانے والے حیوان کا استبراء ۔(مسئلہ ۲۲۶)
۴۔عورت کا حیض کے ذریعے استبراء ہونا۔(مسئلہ ۲۴۶۳)
استطاعت :قابلیت ،یعنی حج کے کے اعمال کو انجام دینے کی صلاحیت و قابلیت رکھنا ۔اس کی تفصیل مسئلہ ۲۰۵۳بیان ہو چکی ھے۔
استمناء:مسئلہ۱۵۸۰۔
استیفاء:حاصل کرنا۔
افلاس:مسئلہ۲۳۰۶۔
وطن سے اعراض:انسان کا اپنے وطن کو ھمیشہ کے لئے چھوڑنے کا ارادہ کرنا۔
افضاء:مسئلہ۲۴۴۴۔
اسباب امالہ:حقنہ کے آلات۔
الزام کرنا:مجبور کرنا۔
امساک (پرھیزکرنا):اپنے آپ کو کسی کام کے انجام دینے سے روکنا جیسے روزے کی حالت میں روزہ باطل کرنے والی چیزوں سے بچنا۔
اولی:بہتر۔
اھل کتاب:مسئلہ ۱۰۷۔
(ب)
بالغ:شخص جو بلوغ شرعی کی عمر کو پھنچ گیا ہو۔مسئلہ ۲۳۰۴۔
بعید نھیں ھے:یہ فتوی ھے ،مگر یہ کہ کلام میں اس کے بر خلاف کوئی قرینہ ہو۔
(ت)
تذکیہ :اُن اعمال کوانجام دینا جو پاک ہونے یا جانور کے حلال ہونے کے لئے شریعت نے معین کئے ھیں۔
تطھیر :پاک کرنا۔
تعدّی:زیادہ روی ،تجاوز
تفریط:کوتاھی کرنا۔
تمکّن:صلاحیت رکھنا،توانائی رکھنا۔
تقنّع:سر اور چھرہ کا بعض حصہ چھپنا۔
توکیل:وکیل بنانا۔
توریہ:اس طرح گفتگو کرنا کہ جھوٹ نہ ہو۔مسئلہ۳۷۳۹۔

Presented by Ziaraat.Com

تدلیس:کسی چیز کو خلاف واقع (بہتر)ظاھر کرنا۔
مسئلہ ۲۱۵۲۔
تکلیف الزامی؛وہ ذمہ داری جو لازمی ہو جیسے واجب یا حرام ۔
تبرّع: اجرت کی غرض کے بغیر کسی کام کو انجام دینا۔
(ث)
ثمن :چیز یا مال کی قیمت۔
(ج)
جاھل قاصر:وہ جاھل جو عذر کو رکھتا ہو۔
جاھل مقصر:وہ جاھل جس کے پاس کوئی عذر نہ ہو۔
جماع:ھمبستری۔
جھر:بلند آواز،بلند آواز سے پڑھنا۔
(ح)
حاکم شرع:وہ مجتھد جو شرعا حکم کرنے کا حق رکھتا ہو۔
حدث اصغر: جو چیز فقط وضو کا سبب بنتی ھے۔مثلاً پیشاب و پاخانہ کا خارج ہونا۔
حدث اکبر:جو چیز غسل کا سبب بنتی ھے جیسے جماع وحیض۔
حد ترخص:نماز مسافر کی آٹھویں شرط میں بیان ہو چکا ھے۔
حرج:ایسی سختی اور دشواری جو عام طورپر قابل تحمل نہ ہو۔
حضر:سفر کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ھے۔
حق التحجیر: وہ حق جو کسی غیر آباد زمین کوکسی بھی طرح گھیر لینے کے ذریعے حاصل ہو۔
(خ)
خبرہ:ماھر فن۔
خوارج:وہ لوگ جو امام معصوم علیھم السلام پر خروج کریں جیسے خوارج جنگ نھروان۔
خیار:مسئلہ۲۱۵۲۔
(د)
دائمہ:وہ عورت جو عقد دائم کے ذریعے کسی کی بیوی ہو۔(احکام ازدواج)
دعای فرج :لا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ الحَلیمُ الکَریم،لا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ العَلِیُّ العَظیم،سُبْحانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمواتِ السَّبع وَرَبِّ الاَرَضینَ السَّبع وَمٰا فیھِنَّ وَمٰا بَیْنَھُنَّ وَرَبِّ العَرش العَظیم وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ العالَمین ۔
دبر:مقعد
(ذ)
ذمیّ:اھل کتاب کافر جیسے یھودی و عیسائی جو ذمہ کی شرائط کو مانتے ہوئے مسلمان حکومت کی پناہ میں آجائے۔
ذراع:بازو۔
(ر)
ربا:سود۔ مسئلہ ۲۱۰۰و ۲۳۳۵۔
رضاعی:دودھ پلانے کے احکام۔مسئلہ ۲۵۲۸۔
(س)
سال خمس:منافع کے حاصل ہونے کے بعد پورا ایک سال مسئلہ۱۷۸۲۔
سال قمری:چاند کے بارہ مھینے۔
(ش)
شاخص:مسئلہ۷۳۴۔
شارع مقدس:شریعت کو بنانے والا۔

Presented by Ziaraat.Com

شاھد:گواہ۔

(ص)

صغیرہ :وہ لڑکی جو بلو غ کی عمر تک نہ پہنچی ہو۔ مسئلہ۲۵۸۱۔

صیغہ:وہ جملہ جو کسی عقد(مثلاًخریدو فروخت)یا ایقاع (مثلاًطلاق)کا سبب بنے۔

(ط)طھارت ظاھری:جو چیزیں طھارت کے لحاظ سے مشکوک ھوں اس کے متعلق شارع کا طھارت کا حکم دینا ۔

(ع)

عدول:عادل کی جمع۔مسئلہ۲

کسی چیز سے پلٹنا جیسے جماعت کی نیت سے فرادیٰ کی نیت۔

عرف:عام لوگ۔مسئلہ۱۹۶۔

عمداً:جانتے بوجھتے کسی کام کو انجام دینا۔

عورت:شرمگاہ،جس کو چھپانا شریعت میں واجب ھے۔

عیال :بیوی۔وہ لوگ جن کے کھانے پینے کا بند و بست کیا جارھا ھوو۔

(غ)

غائط:پیخانہ۔

غبن :کسی چیز کا اصلی قیمت سے بہت اختلاف کے ساتھ اس انداز سے معاملہ کرناکہ قیمت کا یہ اختلا ف عوام الناس کے نزدیک چھوڑا نہ جاتا ھو۔

غسالہ:مسئلہ ۱۶۱۔

(ف)

فرادیٰ:نماز جو انسان تنھا پڑھے۔

فرج:شرمگاہ۔

(ق)

قُبُل:آگے کی شرمگاہ۔

قصد اقامہ:کسی مسافر کا کسی مقام پر دس دن یا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ۔

قرشیة:سید عورت۔

قصد رجاء:کسی عمل کو انجام دینے یا ترک کرنے کا رادہ اس احتمال کے ساتھ کہ یہ کام خدا کی جانب سے حکم رکھتا ھے۔

قصد قربت:وضو کی آٹھویں شرط ملاحظہ کیجئے۔

قصد قربت مطلقہ:شارع کے حکم کی تعمیل خوا ہ یہ حکم در حقیقت واجب ھو مستحب ۔

قضا:کسی کام کو انجام دینا جس کا وقت گذر چکا ھو۔

قیّم :سرپرست۔

(ک)

کافر حربی:وہ کافر جو شرائط ذمہ کو قبول نھیں کرتا اور مسلمانوں سے کوئی معاھدہ نھیں ھے۔

کلی در معین:ایسی کلی جس کا انطباق کسی خاص و معین موردیا موارد سے باھر نہ ھو۔

(م)

مابہ التفاوت:دوچیزوں کے درمیان قیمت کے فرق کی مقدار (دوچیزوں کی قیمت یا ایک چیز کی قیمت دو مختلف حالتوںمیں)

مال الاجارة:وہ مال کہ جو کرایہ دار،کرائے کے عنوان سے ادا کرے۔

ما فی الذمة:وہ چیز جو کسی شخص کی گردن پر ھو۔

ماہ ھلالی :قمری مھینہ۔پچھلی ماہ کی روٴیت ھلال سے لے کر اگلے ماہ کی روٴیت ھلال کی مدت ۔

موٴونة:اخراجات ،مخارج۔

Presented by Ziaraat.Com

متعہ:وہ عورت جو عارضی عقد کے ذریعے مر د کے نکاح میں آئے۔
متنجس:وہ چیز جو بذات خود پاک ہے ،لیکن نجس چیز سے ملنے کی بنا پر نجاست سے آلودہ ہو جائے۔
متولی:صاحب ولایت ،شرعی اختیار رکھنے والا۔
مجھول المالک:وہ مملوک کہ جس کا مالک معلوم نہ ہو اور اس کا حکم گمشدہ مال کے حکم کی مانند نہیں۔
مجزی ہے:کافی ہے ،شرعی تکلیف کو ادا کر دیتا ہے ۔
محتضر :وہ شخص جو جان دے رہا ہے۔
محتلم :وہ شخص جس کی سوتے میں منی خارج ہو جائے۔
محل اشکال :رجوع کیجئے مسئلہ ۷۔
محل تأمل ہے:مسئلہ۔۷ پر رجوع کیجئے۔
مد:تقریبا:۱۰ چھٹانک۔
مذکی:تذکیہ شدہ،مسئلہ ۲۶۴۷ پر رجوع کیجئے۔
مرتد:مسئلہ ۲۵۱۱پر رجوع کیجئے
مرتد فطری:مسئلہ ۲۵۱۱رجوع کیجئے۔
مرتد ملی:مسئلہ ۲۵۱۱ پر جوع کیجئے۔
معصتم:وہ پانی جو نجس سے ملنے کے بعد نجس نہ ہو،جیسے آب کر،بارش کا پانی اور جاری پانی۔
مستھلک:ختم ہو چکا ہو،گھس چکاھو،نابود ہو چکا۔
مسکرات:نشے میں لانے والی اشیاء۔
مضمضہ:منہ میں پانی گھمانا، کلی کرنا۔
مطھر:پاک کرنے والی چیز۔
مظالم :وہ چیز جو انسان کی گردن اور ذمے پر ہواور اس چیز کا مالک (اگر چہ بعض معین افراد کے ضمن میں بھی)معلوم نہ ہو یا اس چیز کے مالک تک رسائی نہ ہو۔
مفلّس:جس کا دیوالیہ نکل چکاھو۔اور بحکم حاکم شرع اپنے مال و دولت میں تصرف نہیں کر سکتا۔
مفطر:روزے کو باطل کرنے والی چیز۔
ممیز:وہ بچہ جو اچھا اور بُرا سمجھ سکے۔
موالات :ایک کے پیچھے ایک پے در
مستمرۃ الدم:وہ عورت جس کا خون مسلسل جاری ہو اور منقطع نہ ہو۔
موقوفہ:وقف شدہ۔
موکل :وکیل بنانے والا ۔(مسئلہ ۲۳۱۱)
معتنی بہ:قابل توجہ ،قابل اعتناء۔

(ن)

نصاب: حدیا معین مقدار۔

(و)

وطئی:نزدیکی اور ھمبستری کے معنی میں ہے۔
ولایت :اختیار شرعی کا مالک ھونا۔
ولی:وہ شخص جو کسی شرعی سبب کی بنا ء پر صاحب اختیار ہو۔

(ی)

یائسہ:جس عورت کی عمر اتنی ھوگئی ھوکہ جس کے بعد اس کو ماھواری نہ ھوتی ھو۔(مسئلہ ۴۴۱)۔

Presented by Ziaraat.Com

....

....

فهرست کتاب

تقلید کے احکام.. ۲

احکام طہارت ۵

مطلق اور مضاف پانی ۵

۱۔ کرُ پانی ۵

۲۔ قلیل پانی... ۶

Presented by Ziaraat.Com

۳۔ جاری پانی ۶
۴۔ بارش کا پانی ۷
۵۔ کنویں کا پانی ۸
پانی کے احکام ۸
بیت الخلاء کے احکام ۹
استبراء ۱۰
رفع حاجت کے مستحبات اور مکروہات ۱۱
نجاسات ۱۱
(۱۔۲) پیشاب اور پاخانہ ۱۲
۳۔ منی ۱۲
۴۔ مردار ۱۲
۵۔ خون ۱۳
(۶۔ ۷) کتا اور سوُر ۱۳
۸۔ کافر ۱۴
۹۔ شراب ۱۴
۱۰۔ فقآع (جوَ کی شراب) ۱۴
نجاست ثابت ہونے کے طریقے ۱۵
پاک چیز کیسے نجس ہوتی ہے ۱۵
احکام نجاسات ۱۶
مطہرات ۱۷
۱۔ پانی ۱۸
۲۔ زمین ۲۲
۳۔ سورج ۲۲
۴۔ استحالہ ۲۳
۵۔ انقلاب ۲۳
۶۔ انتقال ۲۴
۷۔ اسلام ۲۴
۸۔ تبعیت ۲۴
۹۔ عین نجاست کا دور ہونا ۲۵
۱۰۔ نجاست کھانے والے حیوان کا استبرا ۲۵
۱۱۔ مسلمان کا غائب ہوجانا ۲۵
۵) یہ کہ وہ مسلمان بالغ ہو۔ ۲۶
برتنوں کے احکام ۲۶
وضو ۲۷
ارتماسی وضو ۲۹
وضو کے وقت کی مستحب دعائیں ۲۹
وضو صحیح ہونے کی شرائط ۳۰
احکام وضو ۳۴
وہ چیزیں جن کے لئے حدث سے پاک ہونا ضروری ہے ۳۵
مبطلات وضو ۳۶
جبیرہ وضوکے احکام ۳۶

واجب غسل ۳۸
جنابت کے احکام ۳۸
وہ چیزیں جو جنب پر حرام ھیں ۳۹
وہ چیزیں جو جنب شخص پر مکروہ ھیں ۴۰
غسل جنابت ۴۰
غسل ترتیبی ۴۰
غسل ارتماسی ۴۱
غسل کے احکام ۴۱
استحاضہ ۴۳
احکام استحاضہ ۴۳
حیض ۴۷
حائضہ کے احکام ۴۸
حائضہ عورتوں کی اقسام ۵۰
۱۔وقتیہ و عددیہ عادت والی عورت ۵۱
۲۔وقتیہ عادت والی عورت ۵۳
۳۔عددیہ عادت والی عورت ۵۳
۴۔ مضطربہ ۵۴
۵۔مبتدئہ ۵۴
۶۔ ناسیہ ۵۵
حیض کے متفرق مسائل ۵۶
نفاس ۵۷
غسل مس میّت ۵۸
محتضر کے احکام ۵۹
مرنے کے بعد کے احکام ۶۰
غسل، کفن، نماز اور دفن میّت کے احکام ۶۰
غسل میت کا طریقہ ۶۱
کفن کے احکام ۶۲
حنُوط کے احکام ۶۳
نماز میّت کے احکام ۶۴
نماز میّت کے مستحبات ۶۶
دفن کے احکام ۶۶
دفن کے مستحبات ۶۸
نماز وحشت ۶۹
نبش قبر ۷۰
تیمم ۷۲
تیمم کی پھلی صورت ۷۲
تیمم کی دوسری صورت ۷۳
تیمم کی تیسری صورت ۷۴
تیمم کی چوتھی صورت ۷۴
تیمم کی پانچویں صورت ۷۴
تیمم کی چھٹی صورت ۷۵

Presented by Ziaraat.Com

تیمم کی ساتو یں صورت ۷۵
وہ چیزیں جن پر تیمم کرناصحیح ھے ۷۵
وضو یا غسل کے بدلے تیمم کرنے کا طریقہ ۷۶
تیمم کے احکام ۷۷
نماز کے احکام ۷۹
واجب نماز یں ۸۰
روزانہ کی واجب نماز یں ۸۰
ظھر اور عصر کی نماز کا وقت ۸۱
مغرب و عشا کی نماز کا وقت ۸۱
صبح کی نماز کا وقت ۸۲
اوقاتِ نماز کے احکام ۸۲
وہ نماز یں جنھیں ترتیب سے پڑھنا ضروری ھے ۸۳
مستحب نماز یں ۸۴
روزانہ کی نوافل کا وقت ۸۵
نماز غفیلہ ۸۵
قبلے کے احکام ۸۶
نماز میں بدن کا ڈھانپنا ۸۷
نمازی کے لباس کی شرائط ۸۸
پھلی شرط ۸۸
دوسری شرط ۸۹
تیسری شرط ۹۰
چوتھی شرط ۹۰
پانچویں شرط ۹۱
چھٹی شرط ۹۱
نماز پڑھنے کی جگہ ۹۴
پھلی شرط ۹۴
دوسری شرط ۹۵
تیسری شرط ۹۵
چوتھی شرط ۹۶
پانچویں شرط ۹۶
چھٹی شرط ۹۶
ساتویں شرط ۹۶
وہ مقامات جھاں نمازپڑھنا مستحب ھے ۹۷
وہ مقامات جھاں نماز پڑھنا مکروہ ھے ۹۷
مسجد کے احکام ۹۷
اذان اور اقامت ۹۹
اذان اور اقامت کا ترجمہ ۹۹
واجباتِ نماز ۱۰۱
نیت ۱۰۲
تکبیرۃالاحرام ۱۰۲
قیام(کھڑا ھونا) ۱۰۳

Presented by Ziaraat.Com

قرائت ۱۰۵
رکوع ۱۰۹
سجود ۱۱۰
سجدے کے مستحبات اور مکروھات ۱۱۴
قرآن مجید کے واجب سجدے ۱۱۵
تشھد ۱۱۵
نماز کا سلام ۱۱۶
ترتیب ۱۱۶
موالات ۱۱۷
قنوت ۱۱۷
نماز کا ترجمہ ۱۱۸
۱۔سورہ حمد کا ترجمہ ۱۱۸
۲۔سورہ اخلاص کا ترجمہ ۱۱۸
۳۔رکوع، سجود اور دیگر اذکار کا ترجمہ ۱۱۹
۴۔قنوت کا ترجمہ ۱۱۹
۵۔تسبیحات اربعہ کا ترجمہ ۱۱۹
۶۔تشھد اور سلام کا ترجمہ ۱۱۹
تعقیباتِ نماز ۱۲۰
پیغمبر اکرم(ص) پر صلوات ۱۲۰
مبطلات نماز ۱۲۰
وہ چیزیںجو نماز میں مکروہ ھیں ۱۲۴
وہ صورتیں جن میں واجب نماز توڑ ی جا سکتی ھے ۱۲۴
شکیاتِ نماز ۱۲۴
وہ شک جو نماز کو باطل کر دیتے ھیں ۱۲۴
وہ شک جن کی پروا نھیں کرنی چاہئے ۱۲۵
۱۔جس فعل کا موقع گزر گیا ھو اس میں شک کرنا ۱۲۵
۲۔سلام کے بعد شک کرنا ۱۲۶
۳۔ وقت کے بعد شک کرنا ۱۲۷
۴۔کثیر الشک کا شک کرنا ۱۲۷
۵۔پیش نماز اور مقتدی کا شک ۱۲۸
۶۔مستحب نمازمیں شک ۱۲۸
صحیح شکوک ۱۲۸
نماز ِاحتیاط ۱۳۱
سجدہٴ سھو ۱۳۳
سجدہٴ سھو کا طریقہ ۱۳۴
بھولے ھوئے سجدے اور تشھد کی قضا ۱۳۴
مسافر کی نماز ۱۳۶
پھلی شرط ۱۳۷
دوسری شرط ۱۳۷
تیسری شرط ۱۳۸
چوتھی شرط ۱۳۹

Presented by Ziaraat.Com

پانچویں شرط ۱۳۹
چھٹی شرط ۱۴۰
ساتویں شرط ۱۴۰
آٹھویں شرط ۱۴۱
نمازِ مسافر کے مختلف مسائل ۱۴۵
قضا نماز ۱۴۶
نماز جماعت ۱۴۹
امام جماعت کے شرائط ۱۵۳
جماعت کے احکام ۱۵۴
نمازجماعت میں امام اور ماموم کا وظیفہ ۱۵۶
وہ چیزیں جو نمازجماعت میں مستحب ھیں ۱۵۶
وہ چیزیں جو نمازجماعت میں مکروہ ھیں ۱۵۶
نماز آیات ۱۵۶
نماز آیات کا طریقہ ۱۵۸
عید فطر و عیدقربان کی نمازیں ۱۵۹
نماز کے لئے اجیر بنانا ۱۶۱
روزے کے احکام ۱۶۲
نیت ۱۶۲
مبطلاتِ روزہ ۱۶۴
۱۔ کھانا اور پینا ۱۶۵
۲۔ جماع ۱۶۶
۳۔ استمنا ۱۶۶
۴۔ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے جھوٹ منسوب کرنا ۱۶۶
۵۔ غبار حلق تک پھنچانا ۱۶۷
۶۔ سر کو پانی میں ڈبونا ۱۶۷
۷۔ جنابت، حیض اور نفاس پر اذان صبح تک باقی رھنا ۱۶۸
۸۔ حقنہ لینا ۱۷۰
۹۔ قے کرنا ۱۷۰
روزہ باطل کرنے والی چیزوں کے احکام ۱۷۱
وہ چیزیں جو روزہ دار کے لئے مکروہ ھیں ۱۷۱
قضا و کفارہ واجب ھونے کے مقامات ۱۷۲
روزے کا کفارہ ۱۷۲
وہ مقامات کہ جن میں صرف روزے کی قضا واجب ھے ۱۷۴
قضا روزے کے احکام ۱۷۵
مسافر کے روزوں کے احکام ۱۷۷
وہ افراد جن پر روزہ رکھنا واجب نھیں ۱۷۷
مھینے کی پھلی تاریخ ثابت ھونے کا طریقہ ۱۷۸
حرام اور مکروہ روزے ۱۷۹
مستحب روزے ۱۷۹
وہ صورتیں جن میں مبطلاتِ روزہ سے پرھیز مستحب ھے ۱۸۰
اعتکاف ۱۸۰

Presented by Ziaraat.Com

خمس کے احکام ۱۸۲
۱۔ کمانے سے حاصل ہونے والا منافع ۱۸۲
۲۔ معدنی کانیں ۱۸۶
۳۔ دفینہ ۱۸۷
۴۔حلال مال جو حرام مال میں مخلوط ہو جائے ۱۸۷
۵۔غوطہ خوری کے ذریعے حاصل ہونے والے موتی ۱۸۸
۶۔مال غنیمت ۱۸۹
۷۔ وہ زمین جو کافر ذمی کسی مسلمان سے خریدے ۱۸۹
خمس کا استعمال ۱۹۰
زکات کے احکام ۱۹۱
زکات واجب ہونے کے شرائط ۱۹۲
گندم،جو،کھجور اورکشمش کی زکات ۱۹۳
سونے اور چاندی کا نصاب ۱۹۵
اونٹ،گائے اور بھیڑکی زکات ۱۹۷
اونٹ کا نصاب ۱۹۷
گائے کا نصاب ۱۹۸
بھیڑ کا نصاب ۱۹۸
زکات کا مصرف ۱۹۹
مستحقینِ زکات کی شرائط ۲۰۱
زکات کی نیت ۲۰۲
زکات کے متفرق مسائل ۲۰۳
زکات فطرہ ۲۰۵
فطرے کا مصرف ۲۰۷
فطرے کے متفرق مسائل ۲۰۸
حج کے احکام ۲۰۸
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے احکام ۲۱۰
خاتمہ: ۲۱۲
خرید و فروخت کے احکام ۲۱۴
خریدوفروخت کے مستحبات ۲۱۴
مکروہ معاملات ۲۱۵
حرام اور باطل معاملات ۲۱۵
بیچ نے والے اور خریدار کے شرائط ۲۱۸
بیچی جانے والی چیز اور اس کے عوض کے شرائط ۲۱۹
خرید وفروخت کا صیغہ ۲۲۰
پھلوں کی خرید وفروخت ۲۲۰
نقد اور ادھار ۲۲۱
معاملۂ سلف ۲۲۲
معاملۂ سلف کے شرائط ۲۲۲
معاملۂ سلف کے احکام ۲۲۲
سونے و چاندی کی سونے و چاندی کے عوض فروخت ۲۲۳
وہ مقامات جھاں انسان معاملہفسخ (ختم) کر سکتا ھے ۲۲۳

Presented by Ziaraat.Com

خرید و فروخت کے متفرق مسائل ۲۲۶
شراکت کے احکام ۲۲۶
مصالحت کے احکام ۲۲۸
کرائے کے احکام ۲۳۰
کرائے پر دئے جانے والے مال کے شرائط ۲۳۱
کرائے پر دئے جانے والے مال سے فائدہ اٹھانے کے شرائط ۲۳۲
کرایہ کے مختلف مسائل ۲۳۲
جعالہ کے احکام ۲۳۵
مزارعہ کے احکام ۲۳۶
مضاربہ کے احکام ۲۳۸
مساقات اور مغارسہ کے احکام ۲۴۰
وہ افراد جو اپنے مال میں تصرف نہیں کرسکتے ۲۴۱
وکالت کے احکام ۲۴۲
قرض کے احکام ۲۴۳
حوالہ دینے کے احکام ۲۴۵
رھن کے احکام ۲۴۶
ضمانت کے احکام ۲۴۷
کفالت کے احکام ۲۴۸
امانت کے احکام ۲۴۸
احکام عاریہ ۲۵۰
ھبہ کے احکام ۲۵۲
نکاح کے احکام ۲۵۳
عقد کے احکام ۲۵۳
عقد دائمی پڑھنے کا طریقہ ۲۵۴
عقد غیر دائمی کے پڑھنے کا طریقہ ۲۵۴
عقد کے شرائط ۲۵۴
وہ عیوب جن کی وجہ سے عقد فسخ کیا جاسکتا ھے ۲۵۶
دائمی عقد کے احکام ۲۵۹
متعہ (ازدواج موقت) ۲۶۰
نگاہ کرنے کے احکام ۲۶۱
شادی کے مختلف مسائل ۲۶۲
رضاعت (دودھ پلانے) کے احکام ۲۶۴
دودھ پلانے کے ذریعے محرم بننے کی شرائط ۲۶۵
دودھ پلانے کے آداب ۲۶۶
دودھ پلانے کے مختلف مسائل ۲۶۷
طلاق کے احکام ۲۶۸
طلاق کی عدت ۲۶۹
اس عورت کی عدت جس کا شوھر مر گیا ھو ۲۶۹
طلاق بائن اور طلاق رجعی ۲۷۰
رجوع کرنے کے احکام ۲۷۰
طلاق خلع ۲۷۱

Presented by Ziaraat.Com

طلاق مبارات ۲۷۱
طلاق کے متفرق احکام ۲۷۲
غصب کے احکام ۲۷۲
گرا پڑا مال پانے کے احکام ۲۷۴
جانوروں کو ذبح اور شکار کرنے کے احکام ۲۷۶
جانوروں کے ذبح کرنے کا طریقہ ۲۷۷
جانور ذبح کرنے کی شرائط ۲۷۸
اونٹ نحر کرنے کا طریقہ ۲۷۸
وہ چیزیں جو حیوان ذبح کرتے وقت مستحب ھیں ۲۷۹
اسلحہ سے شکار کرنے کے احکام ۲۷۹
شکاری کتے کے ساتھ شکار کرنا ۲۸۰
مچھلی کا شکار ۲۸۱
ٹڈی کا شکار ۲۸۲
کھانے پینے کی چیزوں کے احکام ۲۸۲
نذر و عھد کے احکام ۲۸۵
قسم کھانے کے احکام ۲۸۷
وصیت کے احکام ۲۹۰
وراثت کے احکام ۲۹۴
پھلے گروہ کی میراث ۲۹۵
دوسرے گروہ کی میراث ۲۹۵
تیسرے گروہ کی میراث ۲۹۸
ملحقات ۳۰۱
بینک سے مربوط مسائل ۳۰۱
ایل سی (لیٹر آف کریڈٹ) ۳۰۱
بینک کا مال کی حفاظت کرنا ۳۰۲
بینک گارنٹی ۳۰۳
حصص(shares) کی فروخت ۳۰۴
اندرونی اور بیرونیDrarft (حوالے کے احکام) ۳۰۴
بینک کے انعامات ۳۰۵
بینک کا پرونوٹ کی وصولی اور اسے کیش کرنا ۳۰۵
فارن کرنسی کی خریدوفروخت ۳۰۶
Current Account کھلا کھاتہ ۳۰۶
پرونوٹس (ھنڈی) کی خریدوفروخت ۳۰۶
Bank Service ۳۰۸
بیمہ کے احکام ۳۰۸
پگڑی کے احکام ۳۰۹
قاعدہ الزام کی بعض فروعات ۳۱۰
پوسٹ مارٹم کے احکام ۳۱۱
مصنوعی ذریعہ تولید کے احکام ۳۱۲
حکومت کی بنائی ھوئی سڑکوں کے احکام ۳۱۲
نماز و روزہ کے کچھ مسائل ۳۱۳

Presented by Ziaraat.Com

فقهی اصطلاحات ۳۱۵
فهرست کتاب ۳۱۹

Presented by Ziaraat.Com